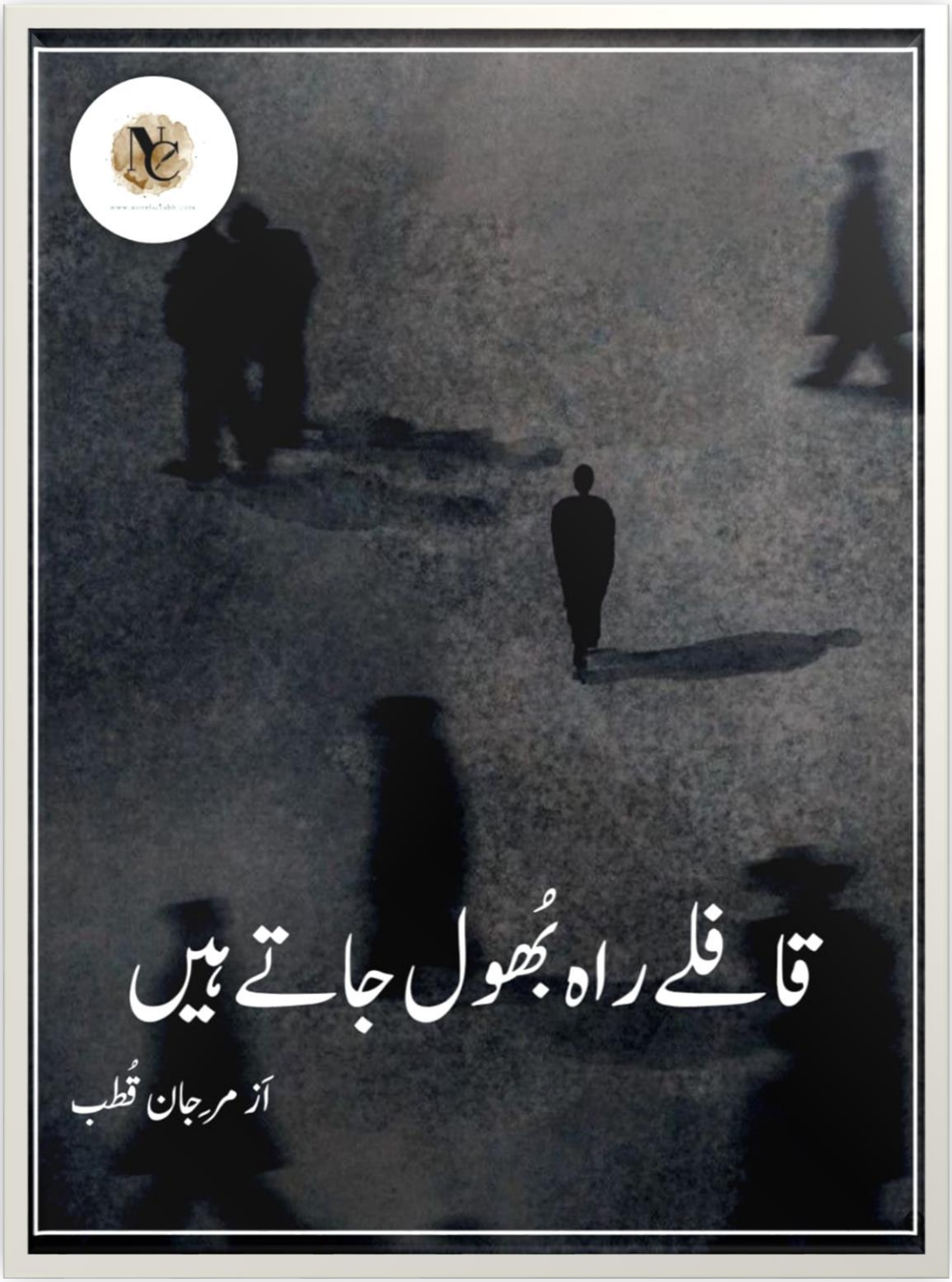
قافلے راہ بھول جاتے ہیں
از مرجان قطب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

قافلے راہ بھول جاتے ہیں

از

مرجان قطب

www.novelsclubb.com

"ذُوالجلال!" وہ مکمل اپنے نام کی مانند تھا۔ طاقتور، شہ زور، رعب اور دبدبے والا۔ خُدا نے خوب اُسکو وقار، توصیف اور ناموری سے نوازا تھا یوں جیسے وہ اکلوتا ہی اِس سب کا حقدار ہو۔ اُسکو دیکھ لینے والا نہ صرف اُسکی ظاہری شخصیت سے متاثر ہوتا بلکہ مالی سے بھی کیونکہ وہ بے اِنتہا امیر تھا۔ اِتنا کہ عام اِنسان محض خواب میں بھی اُسکا گُمان نہ کر سکے۔ بہت کچھ کا اکلوتا وارث، اکیلا حکمران۔۔۔ جدّی پُشتی امیر ترین تو وہ تھا ہی اوپر سے سیاست میں آجانے نے سُونے پہ سہاگا کر دیا لیکن اِیسا نہیں تھا کہ وہ اپنے پیسے، اپنی ساکھ کے بَل بُوتے پر سیاست میں شان سے کھڑا ہوا کیونکہ بہت سی جائیدادوں کے ساتھ وہ بہت سی ڈگریوں کا بھی مالک تھا، ڈگریوں پر 'فارن' کا تڑکہ بھی لگا رکھا تھا اور سیاست میں آنے سے پہلے عوام سے کیئے گئے

www.novelsclubb.com

دعوے اور وعدے سچ کر دِ کھانے نے اُسکو مزید سیاست اور عوام میں مضبوطی اور وقار عطا کر دیا۔

ایک انسان میں بہت سی خوبیاں ڈھونڈنا بہت مشکل آمر ہوتا ہے کیونکہ بعض اُوقات اِنسان خود ہی اُن سے انجان اور ناواقف ہوتا ہے سُو وہ تاحیات پسِ پردہ ہی رہتی ہیں مگر ذُوالجلال کے ساتھ معملہ دوسرا تھا۔ وہ نہ صرف ایک وجیہہ اور توجہ کھینچ لینے والا مرد تھا بلکہ ذہین ہونا اُسکے لیئے کوئی بہت معمولی سی شے تھی۔ ایک خُوبی جو سب سے نمایاں، ابھر اُبھر کر سامنے آنے والی تھی وہ یہ کہ وہ وعدہ وفا کرنا بخوبی جانتا تھا۔ وہ عہد دے کر پیچھے ہر گز نہیں ہٹتا تھا بلکہ ہو سکے تو وعدے کی پاسداری کے لیئے اپنی گردن تک رہن رکھوا دیا۔ وہ قول کا ایک سچا مرد تھا مگر اُسکی شخصیت کے کچھ رازوں سے بہت سے لوگ ناواقف تھے کیونکہ وہ زمانے بھر میں مغرور، جلالی والا اور بے حس مشہور تھا سُو وہ جہاں سے گزرتا لوگ اُسکے غصّے کی

www.novelsclubb.com

بدولت رستہ چھوڑ دیتے۔اسِ سب کے باوجود وہ ایک سچا اور مخلص سیاست دان اور اپنے قبائل کا اِنصاف پسند سردار تھا۔

"منسٹرِ صاحب! بس یہ آخری اجِلاس ہے اُسکے بعد آپکو ایک دعوت کے لیئے نکلنا ہو گا۔" اُسکا خاص آدمی 'آصف' اُس سے چند قدم پیچھے فاصلے پر ساتھ چلتا ہوا اُسکو آگاہ کر رہا تھا۔ 'قومی اسمبلی' کے دروازے کے باہر اُس نے ٹھہر کر اپنے ہاتھ میں پہن رکھی مہنگی ترین گھڑی سے وقت دیکھا اور پھر لمحے بھر کو آصف کو دیکھ کر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا تو دو باوردی گارڈز نے تیزی سے اسمبلی کا دروازہ کھول دیا اور وہ سر اُٹھائے شان سے، مضبوط قدموں کے ساتھ اندر بڑھ گیا۔دروازہ بند ہوتے ہی آصف نے گہری سانس لے کر ماتھے پر دَر آنے والے پسینے کے قطروں کو رُومال سے صاف کیا اور وہیں مودبانہ سا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے کچھ دِن تک اسِ ہاتھ سے بوجھ نہیں اُٹھانا تاکہ اسکا اثر آپکے دِل پر نہ ہو اور آپ جلد ٹھیک ہو جائیں گے اِنشاءاللہ۔" نرمی سے اُنکو سمجھاتے ہوئے اُس نے بہت آہستگی سے لٹا کر مریض کے اُوپر کمبل دیا اور پھر اُنکی ڈرپ کو چیک کر کے وہ 'آئی-سی-یو' سے نکل کر سامنے کاونٹر کی سمت بڑھ گئی۔

"بیڈ نمبر پانچ والے عبید انکل ہیں اُنکو اِنجیکشن آج سے نہیں دینے، سہی؟" چارٹ دیکھتے ہوئے اُس نے فائل پر سائن کر کے نرس سے کہا جو عبید صاحب کی دیکھ بھال کر رہی تھی۔ نرس نے سمجھ کر سَر ہلایا تو وہ مسکرا کر پلٹ گئی۔ "نرس نے مُنہ بنا کر ٹیبل سے فائل اُٹھالی۔

www.novelsclubb.com

"یار! یہ کیسے ہر مریض کا یوں خیال رکھ لیتی ہیں جیسے اِنکا سگہ رشتہ ہو۔" فائل رکھتے ہوئے اُس نے ساتھ والی نرس سے کہا تو ساتھی نرس نے لاعلمی سے کندھے اچکا دیئے۔

"بہت ظرف چاہیے ہوتا ہے کسی غیر کو اپنا سمجھ لینے میں۔" وہی نرس اب کے خود سے ہی بڑبڑا کر کہہ رہی تھی۔

"ڈاکٹر حورعین!" وہ جو ابھی ڈاکٹرز رُوم میں بیٹھی تھی ڈاکٹر سدرہ کی پُکار پر تیزی سے کھڑی ہوئی اور دروازے کی سمت بڑھی۔

"ایمرجنسی۔۔۔" بس ڈاکٹر سدرہ کا اِتنا کہنا تھا اور وہ اُن سے بھی پہلے تیر کی سی تیزی سے باہر نکل گئی خدمتِ خلق کے جذبے سے سَرشار ہو کر۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ جب بھی ایسی شور و ہنگامے والی محفلوں میں آتا اُسکو اپنے اندر دُور دُور تک ڈیرہ جما کر بیٹھی خاموشی اور ویرانی مزید شدت سے محسوس ہونے لگتی یوں جیسے اُسکا وجدان اُسے کہیں اور کھینچ کر لے چلنے کی ضد باندھتا ہو۔ بے زاری سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے اُسکی نگاہ اپنی سمت بڑھتے 'سیٹھ ہمدانی' پر پڑھی اور اُسی تیزی اور ناگواری سے اُس نے نگاہ پھیر بھی لی مگر وہ اُسکی جھلکتی ناگواری کو مصنوعی مُسکراہٹ سے نظر انداز کرتا ہوا اُسکے عین رُوبرو آ کھڑا ہوا۔ وہی جو بڑے سے صوفے کی پُشت پر ہاتھ پھیلائے، ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر چڑھائے بڑی شان اور تمکنت سے براجمان تھا۔ کالی قمیض شلوار اور کندھے پر سفید چادر اُوڑھے وہ کسی ریاست کا بِلا شراکت غیرے بادشاہ معلوم ہو رہا تھا۔ کتنی ہی نگاہوں میں اُسکے لیئے وارفتگی اور چاہت تھی اور نہ جانے کتنی آنکھوں میں حسد اور جلن مگر وہ سب کی نظروں سے بے نیاز یونہی بے زاری مگر وقار کے ساتھ بیٹا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اسلام و علیکم ! سردار ذُوالجلال۔" مُقابل کو اُس مغرور بادشاہ کو اپنی جانب متوجہ کرنا ہی پڑا ورنہ

'سردار' کی توبلا سے وہ عمر بھر کھڑا رہتا۔ نا اُسکے تاثرات میں کوئی تبدیلی آئی اور نہ انداز میں یونہی ماتھے سے دائیں ہاتھ کی اُنگلیاں ٹکرا کر وہ مدہم بھاری مگر سنجیدہ لہجے میں بولا تھا،

'کہو ! کیا مسئلہ ہے ؟" سردار ذُوالجلال کے سلام کا یہ انوکھا انداز دِلوں کو لُبھاتا تھا مگر کچھ لوگ خصوصاً سیاسی حریف اور کچھ رئیسوں کو بے حد ناگوار گزرتا تھا کیونکہ اُنکے نزدیک 'سردار ذُوالجلال خان' کی اُونچی گردن مُنہ سے سلام کا جواب نہ دینے کا درس دیتی تھی سُوا بھی بھی یہی ہوا۔ سیٹھ ہمدانی بھی اُلجھن سے مُسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

"مسئلہ کیا ہونا ہے، بس سردار صاحب آپ سے کچھ کام تھا۔" اب کے وہ خوشامدانہ انداز اپنا کر آگے بڑھا۔ سردار ذُوالجلال نے اَبرُو اُٹھا کر اُسکو دیکھا جو بات آگے بڑھانے کا اِشارہ تھا وہ بھی سمجھ کر آگے مزید سرکا۔

"کالام میں ایک سکول بنوایا ہے میں نے۔اُسکے اِفتتاع کے لیئے آپکو مدعو کرنا چاہتا ہوں۔"اُس نے اب کے اصل مدعا کہہ دیا۔ذُوالجلال نے لمحہ بھر کو اُسکو دیکھا، ذہن میں جمع تفریق چلی اور پھر وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔

"میں نے کچھ دِنوں میں سوات جانا ہے۔اِفتتاح کا دِن آصف کو بتا دینا۔" کہہ کر وہ اُسی بے نیازی سے آگے بڑھ گیا اور پیچھے سیٹھ ہمدانی کے قدم زمین پر لگنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

---

www.novelsclubb.com

وہ جس وقت ہاسپٹل سے نکلی، آسمان بادلوں سے ڈھک کر اب گویا برس جانے کو بے تاب تھا۔اُس نے ایک نظر سر اُٹھا کر آسمان پر چھائے سیاہ بادلوں کو دیکھا اور پھر کندھے پر ڈالے بیگ میں چھتری کی یقین دہانی کر کے وہ چل پڑی۔ ٹھنڈی

ہوائیں دِل کو ایک عجیب سا سرور بخش رہی تھیں۔اِیسا موسم جب بھی کالام کی فضاؤں میں اُتر کر آتا حور عین کا دِل رقص کرنے کو بے تاب ہونے لگتا۔وہ ڈھالان کی سمت آہستہ روی سے بڑھ رہی تھی۔ہاسپٹل چونکہ پہاڑ پر اُونچائی پر واقع تھا اور اُسکا گھر نیچے کافی دور مگر وہ پیدل چلنے کو ترجیح دیتی تھی اِسطرح وہ سوات کے سارے حُسن کو اپنے اندر تک اُتار لیتی۔اِرد گرد قدرت نے جیسے سحر پُھونک رکھا تھا۔سردیاں چونکہ قدم پھر دُور تھیں سُو کہیں کہیں ٹھنڈ بڑھنا شروع ہو گئی تھی۔ ہوا کے جُھونکے نے اُسکے بالوں کو دوپٹے کی اُوٹ سے نکالنا چاہا مگر اُس نے دوپٹہ مضبوطی سے سر پر جماتے ہوئے کندھے پر اُوڑھی شیشوں والی چادر کو اپنے گرد اچھی طرح لپیٹ لیا۔اُس چُھوٹے سے راستے کے گرد دُور تک پھیلے گھنے جنگل اُسکو پھر سے مسحور کرنے لگے تو وہ سَر جھٹک کر آگے بڑھتی گئی۔

www.novelsclubb.com

"آج نہیں حور عین، کل آنشاءاللہ۔" اپنے آپ کو سمجھاتی، ڈھیروں تسلیاں دیتی وہ معمول کے راستے پر گامزن تھی مگر اُسکا دِل وہیں کہیں دُور جنگل میں اٹک کر رہ گیا تھا۔

"معلوم نہیں چوٹ کسی ہو گی اُسکی اور کچھ کھایا بھی ہو گا یا نہیں؟" وہ دِل میں سُوچتی، پریشان ہوتی

اب قدرت کی رعنائیوں سے غافل ہو رہی تھی۔

"کل تو لازمی جاؤں گی اُس سے ملنے، کتنا یاد کر رہا ہو گا مجھے۔" وہ اِسی طرح غافل رہتی مگر بارش نے اُسکی بڑھتی سُوچوں کو برس کر لگام ڈال دی۔ یک دَم بوکھلا کر وہ قریبی درخت کے نیچے گئی اور جلدی جلدی چھتری نکال کر ساتھ کھولتے ہوئے بڑبڑا بھی رہی تھی۔

"آپ بھی نہ اللہ پاک! ذرا جو مجھے کسی اور کے لیئے پریشان ہونے دیں فوراً بارش کو بھیج دیا کریں مجھے سیدھا کرنے خیر کل تو میں لازمی وہاں جاؤں گی چاہے آپ بارش

بھیجیں یا میری پھوپھو اور خالہ کو۔" چھتری کو جھٹکے سے کھول کر اپنی ہی بات پر زیرِ لب ہنستے ہوئے اب وہ درخت کی پناہ سے نکل کر سہانی بارش میں اپنے گھر کی جانب رواں دواں تھی جہاں اُسکا اِنتظار شدت سے کیا جا رہا تھا۔

جس وقت سردار ذُوالجلال کی 'رینج رُوور' اسلام آباد کی حدود سے نکلی اُس وقت موسم مناسب تھا مگر جیسے ہی وہ 'کے-پی-کے' کی حدود میں داخل ہوئی، گرج چمک کے ساتھ بارش نے اُسکا اِستقبال خوشدلی سے کیا۔ کالام تک پہنچتے ہی بارش زور پکڑ چکی تھی۔ سیل فون سائیڈ پر رکھ کر وہ شیشے سے باہر برستی بارش کو دیکھ رہا تھا۔ آصف نے آگے بیٹھے ہی گردن پھیر کر خاموشی سے باہر دیکھتے ذُوالجلال کو دیکھا اور پھر ڈرائیور کو۔

www.novelsclubb.com

"گاڑی آہستہ چلاؤ۔" مدہم آواز میں ڈرائیور کو ہدایت دے کر وہ پھر سے عین سیدھ میں دیکھنے لگا۔

"سوات کو میرا آنا خوشگوار گزر رہا ہے یا ناگوار؟" کچھ دیر بعد اُسکی مدہم سرگوشی پر آصف چونکا مگر پلٹا نہیں۔ سردار کے لہجے میں کچھ تھا جسے آصف تک نہ سمجھ سکا۔

"یقیناً خوشگوار سَر۔" آصف نے مُختصر جواب دیا کیونکہ ذُوالجلال کے سامنے غیر ضروری بات اور لمبی تمہید باندھنے کی جُراءت کوئی نہیں کر سکتا تھا، آصف بھی نہیں۔ ذُوالجلال نے چونک کر باہر سے نگاہ ہٹاتے ہوئے آصف کو دیکھا جو بالکل سیدھ میں دیکھ رہا تھا۔

"کیسے کہہ سکتے ہو؟" سوال بھی مُختصر ہی تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ سردیوں کی بارش کو ناگوار سمجھا جاتا ہے۔" اب کے وہ قدرے تفصیلاً بولا تو سر دا ذُوالجلال پھر سے باہر بارش میں بھیگتے، بھاگتے دُوڑتے مناظر کو دیکھنے لگ گیا۔

"مگر سردیاں تو قریب ہی ہیں۔" اب کہ وہ اِتنا مدہم بولا کہ صرف وہ خود ہی سُن سکا۔

"کونسی حویلی چلیں گے سَر؟" خاموشی توڑنے والا اب ڈرائیور تھا۔

باباجان کی۔" کہہ کر اُس نے باہر کے مناظر سے نگاہ ہٹا کر سَر سیٹ کی پُشت سے ٹِکا کر آں کھیں موند لیں۔ سفر پھر سے خاموشی مگر تیزی سے جاری تھا۔ بارش قدرے مدہم پڑ گئی تھی مگر ہنوز ہوئے چلی جا رہی تھی۔ ہر منظر دِلفریب محسوس ہو رہا تھا مگر اب وہ ہر شے سے بے نیاز ہو چکا تھا۔ مناظر اپنی پہلی سی کشش کھو بیٹھے تھے۔

وقت ہوتا تو آرزو کرتے

جانے کس شے کی آرزو لوگو۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

"آپی! آپ جلدی آجایا کریں نہ۔" عمران کی بات پر اُس نے آخری گلاس دُھو کر ریک میں رکھا اور دوپٹے سے ہاتھ پُونچھ کر اُسکی سمت بڑھی جو آنکھوں میں اُداسی لیئے اُسی کو دیکھ رہا تھا۔

"میں کوشش کرتی ہوں مانی مریض جس دِن زیادہ ہوتے ہیں دیر ہو جاتی ہے۔" اُسکے عین سامنے پنجوں کے بل بیٹھ کر اُسکے ماتھے پر آئے بال پیچھے کرتے ہوئے اُس نے اُسے سمجھانا چاہا مگر مصلحت کی سیڑھی چڑھنا ابھی عمران کی عمر کے منافی تھا۔

"حور آپی! اِسکو کتنی بار سمجھایا ہے میں نے کہ اسکول سے آکر دوستوں کے ساتھ کرکٹ یا فٹ بال کھیل لیا کرے مگر نہیں سُنتا۔" عمران کے کچھ کہنے سے قبل ہی ملیحہ آدھمکی اور خفگی سے عمران کی شکایت لگانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں مانی! میرا بیٹا تو اِتنا زبردست فٹ بال کھیلتا ہے۔" اُسکا مرہِ جھایا ہوا گال نرمی سے سہلا کر اُس نے کہا تو مانی نے غصیلی نظروں سے ملیحہ کو دیکھا جس نے اُسے مزے سے زبان چڑھائی۔

"یہاں کسی کو بھی اچھا نہیں کھیلنا آتا۔" اُس کے مُنہ پُھلا کر کہنے پر حور عین کے چہرے کو دِلکش مُسکراہٹ چُھو گئی۔

"چلو پھر چھٹی والے دن میں آپکے اور ملیحہ کے ساتھ نہر والے باغ میں کھیلوں گی، سہی ہے؟" اُسکے نرمی سے کہنے پر مانی کے چہرے کی رونق تیزی سے بحال ہوئی۔ اُسکے یوں کھل اُٹھنے پر حور عین کا دِل بے اِختیار بھَر آیا۔ جب سے اُن تینوں کے بابا کی وفات ہوئی تھی تب سے مانی کی ساری شوخی اور شرارت کہیں دُور جا سُوئی تھی۔ ملیحہ اور اُسکو تو صبر کرنا پڑ گیا مگر وہ صبر جیسے بھاری لفظ سے بالکل ناآشناء تھا۔ زندگی بھی بعض اُوقات معصوم بچوں، لاڈلوں کو بُری طرح آزماتی ہے، آزماتی چلی جاتی ہے یوں کہ دوبارہ زندگی میں لاڈ دکھانے سے وہ گویا خوف کھانے لگتے ہیں کہ کہیں

www.novelsclubb.com

کچھ اور کھونہ بیٹھیں اُس لاڈ کی قیمت کے عوض۔اُن تینوں بہن، بھائی کو بھی زندگی نے خوب سیر ہو کر برتا، ہر رشتہ چھینا گیا، مشکل حالات دِکھائے گئے، اپنوں کا بدل جانا اب تو محض ایک اِنتہائی معمولی سی بات بن کر رہ گئی تھی۔بس سَر پر آسمان اور پیروں تلے زمین سلامت تھی اور اب حور عین کا اکیلے ہمت دِکھانے نے اُن دونوں کو اپنے پروں میں محفوظ کر رکھا تھا۔وہ اُن دونوں چُھوٹوں کا آخری سائبان تھی۔اُس نے نرمی سے عمران کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو تھام کر آنکھوں سے لگالیا۔

؎اِیسا نہیں ہے کہ غم نے بڑھالی ہو اپنی عمر

موسم خوشی کا وقت سے پہلے گزر گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"سردار صاحب! جیپ تیار کروں؟" ڈرائیور نے آکر دونوں ہاتھ باندھتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا۔ وہ جو ڈریسنگ ٹیبل سے گھڑی اُٹھا کر پہن رہا تھا، چونکا اور پھر نفی میں گردن ہلا کر ہاتھ کے اِشارے سے اُسے جانے کا کہہ کر پلٹا، ایک نظر بیڈ پر پڑی سیاہ چادر کو دیکھا اور پھر کمرے سے باہر نکل گیا۔ راہداریوں سے گزر کر وہ جس وقت بڑے ہال میں آیا جہاں آصف بیٹھا کچھ کاغذات کی رُو گردانی میں محو تھا۔ قدموں کی چاپ پر وہ تیزی سے کھڑا ہونے لگا مگر سردار نے بیٹھے رہنے کا اِشارہ کیا تو وہ مودب سا ہو کر بیٹھ گیا۔

"اسلام و علیکم سَر۔" اسکے سلام پر وہ سَر کو خم دیتا ہوا، ہال سے نکلا تو آصف بھی سب چُوڑ چھاڑ کر اُسکے پیچھے لپکا۔

www.novelsclubb.com

"تم اپنا کام کرو، میں ذرا اکیلے باہر جانا چاہ رہا ہوں۔" پیچھے چلتے آصف کے قدم اُسکے حکم پر تیزی سے ٹھہر گئے اور اب اُسکو جاتا دیکھ رہا تھا جو یقیناً جیپ کے بجائے 'بُراق' کو ساتھ لے جانے کا اِرادہ رکھتا تھا۔ باہر آتے ہی وہ حویلی کی اُس سمت آیا جہاں قطار

میں ہر رنگ، ہر نسل کے شاہی گھوڑے شان سے کھڑے اپنا چارہ تناول کر رہے تھے۔ صرف ایک گھوڑا کھانا ترک کر کے اپنے مالک کو عرصے بعد دیکھ کر پورے جُوش سے ہنہنایا اور سردار ذُوالجلال کے چہرے کو عرصے بعد ایک دل شکن مُسکراہٹ نصیب ہوئی تھی۔ اُس سفید گھوڑے کے پاس آ کر اُس نے نرمی سے اُسکے چہرے پر ہاتھ پھیرا، گھوڑا مالک کے شفقت بھرے لمس پر نثار ہونے لگ گیا۔

"چلو بُراق! جنگلوں کی خال چھانتے ہیں۔" اَب کے اُسکی پُشت پر ہاتھ پھیرتے ہوئے سردار نے گھوڑے کو لگام سے پکڑ کر اَسطعبل سے باہر لا کر اُس پر سوار ہو گیا اور پھر وہ 'بُراق' پر سوار جس دروازے کے قریب آیا وہ تیزی سے کُھلتے چلے گئے۔ 'بُراق' حویلی سے نکل کر اب مسرور سا دُوڑ رہا تھا۔ مالک کے ساتھ سفر کا مزہ کوئی 'بُراق' سے اُس پل پُوچھتا۔ اب کہ وہ دونوں ہواؤں سے باتیں کرتے ہوئے دوڑ رہے تھے۔ صبح صادق کا وقت تھا اور سورج ابھی اپنی نیند سے بیدار نہیں ہوا تھا سُو موسم بہت دِلفریب تھا۔ مٹی کی گیلی خوشبو، ٹھنڈی ہوا، لہلاتے کھیت سب

www.novelsclubb.com

ذُوالجلال کے اعصاب کو نہایت پُر سکون کر رہے تھے۔اب اُن دونوں کا رُخ اُونچے بلند و بالا پہاڑوں میں بسے جنگلوں کی سمت تھا جہاں سوات کے مکین جانے کا سُوچتے تک نہیں تھے۔ جیسے ہی جنگل شروع ہوا،ذُوالجلال نے گھوڑے کی رفتار آہستہ کر دی۔اب وہ دونوں آہستہ رُووی سے اُس حسین جنگل میں آگے بڑھ رہے تھے جہاں کے بارے میں اُس نے سُن رکھا تھا کہ کسی کا گزر نہیں ہوتا تھا،چرند پرند کے چہچہانے کی آواز نے ماحول میں عجیب سا سرور پیدا کر رکھا تھا۔ سَرو کے اُونچے، لمبے درخت مستی سے جُھوم کر سردار ذُوالجلال کو تاسف میں مبتلا کر رہے تھے کہ وہ اِتنی دیر سے یہاں کیوں آیا۔اِس سے پہلے کہ وہ گھوڑے سے اُترتا، کسی ساز کے بجنے کی آواز نے اُسکو اپنی سمت متوجہ کر لیا۔اُس نے اُلجھن سے چاروں سمت دیکھا، ہر طرف اِک دَم خاموشی چھا گئی اور صرف اُس ساز کے مدہم سے بجنے کی آواز آ رہی تھی۔آہستگی سے وہ گھوڑے سے اُترا اور بُراق کو لگام سے تھامے اب وہ اُس سمت بڑھ رہا تھا جہاں سے ساز بجنے کی آواز آ رہی تھی مگر سامنے ایک غار کا دہانہ

www.novelsclubb.com

دیکھ کر ذُوالجلال پل بھر کو رکا مگر آواز اِسی سمت ذُوالجلال کو کھینچ کر اپنی جانب بُلا رہی تھی۔ سَر جھٹک کر وہ اُس غار میں داخل ہو گیا مگر وہاں اندھیرا نہیں تھا کیونکہ سامنے ہی غار کا ایک اور دہانہ تھا۔ وہ دونوں خاموشی قدموں سے اُس ساز کا تعاقب کر رہے تھے اور جس وقت وہ غار کے دوسرے دہانے سے باہر نکلے، ذُوالجلال کی حیرت میں مزید اِضافہ ہو گیا۔ سامنے ہی ایک بلند و بالا پہاڑ سے آبشار بڑی شان سے گر کر ایک عجیب سا شور پیدا کر رہی تھی۔

جھرنا بہنے کی آواز اور پھر اُس ساز کی واضح آواز نے سردار ذُوالجلال جیسے بندے تک کو مسحور کر دیا اور وہ ساکن دِل لیئے کچھ قدم کے فاصلے پر آنکھیں موند کر بیٹھی لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو ہاتھ میں اُس ساز کو تھامے ہوئے تھی جسکو 'رباب' کہا جاتا ہے۔ وہ جس خوبصورتی سے 'رباب' بجا رہی تھی، ہر شے اپنا اصل فراموش کرنے لگی تھی۔ اُنھیں میں سردار ذُوالجلال خان بھی تھا، ایک زمانے کو مبہوت کر دینے والا وہ شخص اُس پل اپنی ہستی تک کو بُھلا بیٹھا تھا۔ دلکش، مسحور کر دینے والا وہ منظر

www.novelsclubb.com

تھا، وہ سازیا اُن سب چیزوں میں جان ڈالتی وہ لڑکی تھی، ذُوالجلال فیصلہ نہیں کر پایا مگر اُس نے خود کو زندگی بھر کے لیئے اُس سحر میں جھکڑتے پایا جو اُس پل وہ لڑکی اُس منظر پر پُھونک کر ہر شے کو اپنے بس میں کر رہی تھی۔ وہی لڑکی جسکا نام 'حور عین تھا، مسحور کن آنکھوں والی۔۔۔

اِیسا اِحساس آج تک یہاں حور عین کو نہیں ہوا تھا یوں جیسے کوئی اِرد گرد کو بُھلا کر اُسے دیکھنے میں محو ہو۔ اُس نے بند آنکھوں کے ساتھ ہی یک دَم رباب پر چلتی اپنی اُنگلیاں رُوک دیں اور یہ اُسکا گویا سردار ذُوالجلال پر ایک احسان ہی تھا کیونکہ وہ بھی بالا آخر دِل کو مائل کر لینے والی کیفیت سے نکل آیا جسکے حصار میں اب اُس نے ایک عمر گزارنی تھی۔ حور عین نے اُلجھ کر جس پل آنکھیں کھولیں، ذُوالجلال جو دو قدم

www.novelsclubb.com

آگے آیا تھا اُس نے اُن دو، بے حد سُرمائی آنکھوں کو جس پل پورے ہوش کے عالم میں دیکھا، اُس نے بے بسی سے اپنی پوری ہستی کو اُن ہراساں آنکھوں میں ڈوبتے پایا۔ وقت اُس لمحے محفوظ ہو کر جیسے ٹھہر گیا تھا، ذُوالجلال کو یوں ہارا ہوا دیکھ کر۔

؎ایک حسیں آنکھ کے اِشارے پر

قافلے راہ بُھول جاتے ہیں۔۔۔

اُن سیاہ آں کھوں کو دیکھ کر سردار ذُوالجلال کا قافلہ حقیقتاً راہ بُھول گیا۔ اب کون ڈھونڈ پائے گا اور آخر کہاں مل پائے گا سردار ذُوالجلال خان؟ اپنے یوں گُم شدہ ہو جانے پر وہ 'سیٹھ ہمدانی' کو کبھی معاف کر پائے گا بلکہ نہیں یہ گڑھا تو ذُوالجلال کے اپنے ہاتھوں نے کھودا تھا۔ حور عین حیرت بھری خوفزدگی سے اُسے دیکھ رہی تھی جو اُسے دیکھ کر نہ جانے کہاں کی خاک چھاننے کو چل پڑا تھا اور اُدھر ذُوالجلال کو قدرت کی اِس جگہ کو محفوظ اور چُھپا کر رکھ لینے کے راز کا بخوبی اِدراک ہوا تھا۔

حور عین خاموش قدموں سے اُٹھی، وہ یہ ظاہر نہیں کرنا چاہ رہی تھی کہ اُسکو یک دَم خوف نے آگھیرا تھا۔ رباب کو سائیڈ پر بڑے سے پتھر پر رکھ کر کندھوں سے پھسلتی لال شیشوں والی چادری کو اپنے گرد مضبوطی سے اُوڑھ کر وہ آہستہ قدموں سے اُس ساکت کھڑے شخص کو دیکھے بغیر آگے بڑھی جسکی توجہ کا مرکز اب وہ خوبصورت جگہ نہیں رہی تھی بلکہ وہ لڑکی تھی جو آہستہ روی سے اُسکی جانب بڑھ رہی تھی۔ زندگی کے اِن سالوں میں صرف آج پہلی بار خود کو زندہ محسوس کر رہا تھا مگر اُس نے تو کبھی کسی عورت کے سحر میں گرفتار نہ ہونے کا عہد کیا تھا اور وہ تو عہد کا کھرا اِمرِد تھا، تو پھر؟ مناظر اپنی پہلی سی کشش کیوں کھو بیٹھے تھے آخر؟؟

اُس سے عین دو قدم کی دُوری پر آکر حور عین کو ٹھہر جانا پڑا۔ ایک عجیب سی، حِس کو بے حد بھلی لگنے والی خوشبو نے اُسکو اپنی موجودگی کا اِحساس دِلایا۔ اِیسی خوشبو جو پہلے کہیں نہیں، کبھی نہیں تھی محض حور عین کے خوابوں کو وہ خوشبو تحفظ دے کر خوبصورت بنایا کرتی تھی تو پھر یہاں؟ ذُوالجلال وہیں ساکن سا اب اُس نظر کو جھکڑ

www.novelsclubb.com

لیتے چہرے کو قدم بھر کے فاصلے پر دیکھ رہا جس نے پہلی بار ہی اُسے مبہوت کر دیا تھا۔یوں اُسکو قریب سے دیکھ لینے پر ذُوالجلال اپنے مبہوت ہو جانے پر نازاں ہو گیا۔وہ ذُوالجلال جو شان سے،ایک سیدھ میں وقار سے چلتے رہنے کا عادی ہو چکا تھا وہ بالا آخر آج تھم گیا۔اُسکا جی جلتی دُھوپ سے بچ کر کسی گھّنے،سایہ دار شجر کی پناہ میں ٹھہر جانے کو چاہ رہا تھا،ایک طویل ترین عرصے کے بعد۔زمانے جیسے تھم کر ذُوالجلال کا ساکن ہو جانا دیکھ رہے تھے جو وقت کی رفتار سے بے نیاز اُس چہرے کو دیکھے چلے جا رہا تھا۔

حور عین نے خوف سے دھڑکتے دِل سے اوپر دیکھا اور اُسی لمحے اُسکا پاؤں پتھر سے ٹکرا کر رپٹا۔اِس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑا کر سردار ذُوالجلال کی قدم بوسی کرتی دو مہربان ہاتھوں سے اُسے لمحے کی دیر کیئے بغیر تھام لیا۔حور عین نے خوفزدہ ہو کر تھامنے والے کو دیکھا اور اُسکا دِل لمحے بھر کو دھڑکنا بھول گیا کیونکہ سہارا دینے والے ہاتھ اُسی شخص کے تھے جس سے خوفزدہ ہو کر وہ وہاں سے نکل جانا چاہ رہی

www.novelsclubb.com

تھی۔اِس سے پہلے کہ وہ تیزی سے سنبھل کر پیچھے کو ہٹتی وہی حواس کو سَل لب کر لنے والی خوشبواُسکے گرداپنادائرہ تنگ کرنے لگ گئی۔

"کیامیں خواب دیکھ رہی ہوں، پھر سے ؟؟"اُس نے حیران نگاہوں سے اپنی جانب محوہت سے تکتے شخص کو دیکھ کر سُوچا تھا کیونکہ اِس خوشبو کی رسائی تو بس اُسکے خوابوں، خیالوں تک ہی محدود تھی۔

تُو جو قدرت کے کرشمے سے مِلا تھا مجُھ کو

ہاتھ سے چُھو کر نہ تکتے تو گُماں سار ہتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

آج تیسرا روز تھا، تین روز اور نہ جانے کیوں سردار ذُوالجلال کے لیئے وقت جیسے سِسک سِسک کر چل رہا تھا۔ وہ تین دِن سے لگاتار اُس دلفریب جنگل میں جا رہا تھا جہاں اُس نے اپنا آپ کھو دیا، جہاں اُس پر سحر پُھونک دیا گیا تھا مگر سحر میں جکڑ لینے والی نہ جانے کہاں غائب ہو گئی تھی۔ اُس نے سیاہ چمڑے کے بیگ کو دیکھا جس میں ذُوالجلال نے وہ رباب بہت دھیان سے رکھا تھا جو وہ پتھر پر چھوڑ کر ہی بھاگ گئی تھی اور پھر وہ حدِ نگاہ تک پھیلے آسمان کو دیکھنے لگا جہاں بارش کے آثار واضح تھے۔ خود کو ارِد گرد محو کر کے جیسے اُس نے اُن تمام کیفیات سے خود کو نکال لینا چاہا جن میں وہ کچھ دِن سے محو تھا مگر وہ محض کیفیات تو نہیں تھیں، کچھ پھوٹ رہا تھا سردار ذُوالجلال کے دِل کی سَرزمین پر مگر کیا؟ وہ سمجھ لینے سے قاصر تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ دِل میں یہ دُہراتا ہوا پلٹ رہا تھا کہ وہ بس لمحوں کا اثر تھا، پل بھر کی گرفت ورنہ سَردار ذُوالجلال اور عورت کی جانب متوجہ ہو جائے؟ ہرگز نہیں۔ وہ ماضی سے، مشاہدے سے سبق سیکھ لینے والا اِنسان تھا تو یقیناً یہ کوئی پَل بھر کا فُسوں ہو گا ورنہ

اپنے پاؤں پر کلہاڑا کم از کم سردار تو نہیں مار سکتا، ناممکن لیکن جونہی وہ پلٹا لمحے بھر میں ہی وہ اُن تمام باتوں سے مکر گیا جو وہ دِل میں دُہراتا چلا جا رہا تھا کیونکہ سامنے نظر آجانے والا منظر حقیقت تھا سراب نہیں۔ وہی گھوٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی کسی کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی، پھیلے ہوئے ہاتھ اِشارے سے اُن میں سما جانے پر کسی کو اِسرار کر رہے تھے۔ وہ جو پھر سے محو ہونے لگا تھا چونک کر سنبھالا یہ سُوچ کر کے سامنے سے آنے والا یقیناً کوئی ناراض بچہ ہو گا جس کو منانے کے لیئے وہ یوں اپنے گرد و پیش کا ہوش بُلائے بیٹھی تھی۔ وہ دیکھ لینے کے لیئے قدرے آگے کو ہوا مگر وہ بے یقینی سے ایک بھیڑیے کے چُھوٹے بچے کو بھاگ کر لنگڑاتے ہوئے اُسکی جانب بھاگ کر آتے دیکھ رہا تھا اور پھر اُسکے دیکھتے ہی دیکھے وہ اُس کے کُھلے بازوؤں میں سما گیا اور وہ ہک دق کھڑا رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ اب مسکراتے ہوئے اُسکے سَر پر ملائمت سے ہاتھ پھیر رہی تھی۔ وہ یونہی حیرانگی سے اُسکی سمت دیکھ رہا تھا جو اُس بھیڑیئے کو کسی چھوٹے بچے کی مانند بہلا رہی

تھی۔ عین اُسکے قریب پہنچ کر ذُوالجلال کی سماعتیں بالا آخر اُسکی آواز سے سیر اب ہو گئیں۔ وہ جو کچھ کہہ رہی تھی اُس نے ذُوالجلال کے ہونٹوں پر مسکُراہٹ بکھیر دی مگر وہ اُسکی موجودگی سے یونہی انجان تھی۔ اُس سے کچھ قدم کے فاصلے پر وہ اُسکی دِل کو مائل کر لینے والی باتیں دونوں بازو سینے پر باندھے اِنتہائی توجہ سے سُن رہا تھا۔

"میرا بچہ ناراض ہے نہ مُجھ سے کہ میں اِتنے دِن سے آئی کیوں نہیں۔" اُسکے بھَرتے زخموں کا جائزہ لیتے ہوئے اُس نے نرمی سے کہا اور پھر بیگ سے شاپر نکال کر بھیڑیے کی سمت لہرایا جو آنکھوں میں ناراضگی لیئے اُسکو ہی دیکھ رہا تھا۔

"میں اِتنی دیر سے اِس لیئے آئی ہوں کیونکہ میں یہ دوائی لینے گئی تھی۔" شاپر کا مُنہ کھوُل کر اُسکے

سامنے رکھتے ہوئے وہ اب اُسے رام کر لینے کو لالچ دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ہاں، صرف آج اِس دوائی کو رشوت سمجھ کر کھالو، آئندہ رشوت نہیں چلے گی۔" اُسکے سَر پر ہاتھ پھیر کر اُس نے گویا تسلی دی اور اُسکے یوں شرارتی انداز پر سردار ذُوالجلال اپنا قہقہہ نہیں رُوک پایا اور وہ جو مطمئن سی بیٹھی تھی بے طرح خوفزدہ ہو کر یونہی بیٹھے بیٹھے چہرہ پھیرا مھرا اپنے سے قدم بھر کے فاصلے پر کھڑے شخص کو یوں ہنستے دیکھ کر اُسکا دِل دھڑکنا بھول گیا۔

اِس سے پہلے کہ حور عین کچھ سمجھ پاتی، وہ بھیڑیا اُسکے پاس سے نکل کر اُس شخص کی سمت تیزی سے بڑھا جبکہ وہ حیرانگی سے اُسکو پہلی بار کسی یکسر اجنبی کے پاس بڑے آرام سے جاتے دیکھ رہی تھی۔

"وہ لوگ سہی ہیں جو کہتے ہیں کہ بھیڑیا وفا نبھانا جانتا ہے۔" اُسکے سَر کے بالوں کو بالکل حور عین کی طرح نرمی سے سہلاتے ہوئے وہ خود سے ہی توصیفی انداز میں کہہ رہا تھا۔

"کامل! اِدھر آؤ۔" حور عین نے قدرے رُخ پھیر کر اُس سے کہا جو ایک اجنبی کو دیکھ کر پُھولا نہیں سما رہا تھا۔ اُسکی ناگوار آواز پر جہاں اُس بھیڑیئے نے پلٹ کر حور عین کو دیکھا وہیں سردار ذُوالجلال نے بھی سَر اُٹھا کر اُسکو دیکھا جو اُسکے دِل کی سَرزمیں پر پہلا قدم کامیابی کے ساتھ رکھ چکی تھی اور پھر اُٹھ کھڑا ہوا۔

"اچھا تو اسکا نام کامل ہے۔ الگ سا نام ہے مگر خوبصورت۔" مدہم آواز میں بھیڑیئے کو دیکھ کر کہتے ہوئے ذُوالجلال نے اُسکو دیکھا جو اُسکو یکسر نظر انداز کیئے 'کامل' کی سمت متوجہ تھی۔

"کسی بھی اجنبی کے پاس نہیں چلے جاتے کامل۔ ابھی تمہارے زخم بھرے نہیں اور تم میرے پڑھائے سبق بھولنے لگے ہو۔" نرمی سے اب وہ کامل کو ڈانٹ رہی

تھی اُس اجنبی سے غافل ہو کر۔ذُوالجلال نے چونکتی نظروں سے کسی قدر حیرت سے اُسکو دیکھا اور پھر سنجیدگی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"محترمہ! میں اجنبی نہیں ہوں۔اِس جنگل کو آپ سے بہت پہلے تسخیر کر چکا ہوں اور یہ بھی مجھے جانتا ہے۔" اپنے ازلی سپاٹ اور سَرد لہجے میں کہہ کر اُس نے حورعین کو سہی معنوں میں بوکھلاہٹ میں مبتلا کر دیا۔وہ اِیسے سخت، کھردرے انداز سے خائف ہو جاتی تھی۔

"میں معذرت چاہتی ہوں! کامل کو پہلے بھی کسی نے زخمی کر دیا تھا اِس لیئے احتیاط کے لیئے کہا۔" اُسکے شرمندگی سے کہنے جانے پر ذُوالجلال نے بغور اُسکے خفت زدہ سے تاثرات کو دیکھا اور بے اِختیار رُخ پھیر گیا اور وہ تیزی سے سَر جُھکا کر پلٹی جبکہ 'کامل' چلنے کا اِشارہ پاتے ہی دُوڑتا ہوا جنگلوں میں گم ہو گیا تھا۔ذُوالجلال نے اُسے پلٹتے دیکھ کر دِل کے کسی حصّے کو اُداس ہوتا پایا تو پُکار بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

"کس نے رکھا ہے یہ نام؟"اُسکی سنجیدہ آواز پر وہ جو یک دَم ٹھہر گئی تھی، چونک کر پلٹی۔

"کامل کا نام۔"اُسکی آنکھوں میں اُترتی حیرانگی کو پڑتے ہوئے دو قدم اُسکی سمت بڑھا جو اُسکے سوال پر ساکت ہو گئی تھی اور اُسکو بڑھتے پا کر تیزی سے سنبھل گئی البتہ اُسکے اُلجھے تاثرات کو ذُوالجلال نے بغور دیکھا۔

"میں نے۔"نگاہوں کا زاویہ بدلتے ہوئے اپنے لہجے کو اُس نے پوری طرح عام سا رکھنے کی کوشش کی تھی۔

"ماہِ کامل یا صرف کامل؟"اُسکے مُسکراتے سوال پر وہ دنگ ہو کر آنکھوں میں ڈھیروں تاثرات لیئے اُسکو دیکھ رہی تھی جسکی مُسکراہٹ اُسکے اِتنے دنگ ہو جانے پر ٹھہر سی گی۔

"آپ کو کیسے پتا؟" وہ نہیں جانتی کہ کیوں وہ ایک یکسر اجنبی سے پُوچھ بیٹھی مگر اُسکو خود بھی اپنی آواز کسی گہری کھائی سے آتی محسوس ہو رہی تھی۔ذُوالجلال نے ناسمجھی سے اُسکو دیکھا جو بے یقین سی تھی۔

"ماہِ کامل لفظ ہے پورا جسکے معنی مکمل چاند کے ہیں۔" اُسکے عجیب سے تاثرات پر وہ تفصیلاً بولا وہی جو تمہید سے خار کھاتا تھا۔حور عین کے تاثرات سنبھلے اور پھر وہ تیزی سے پلٹی اور اب کے سردار ذُوالجلال کو اسے روک لینے کا بہانہ نہیں سُوجھا تھا۔ دوسری جانب حور عین آہستہ قدموں سے چل رہی تھی۔اُسکی نگاہیں راستے پر جبکہ دِل کہیں اور تھا۔کانوں میں بس یہی بات گونجے چلی جا رہی تھی۔

"تمہیں دیکھ کر مکمل چاند کا نظارا یاد آنے لگتا ہے، کہیں تم ماہِ کامل تو نہیں؟"

ڈھونڈتی پھرتی ہوں شہرِ تخیل میں تُجھے

اور میرے پاس تیرے گھر کی نشانی بھی نہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

"تم اپنا نام نہیں بتاؤ گی تو میں اپنا نام نہیں بتا سکوں گا، حور۔" وہ اُس سے قدرے فاصلے پر رُخ پھیرے بیٹھا دِلگرفتی سے کہہ رہا تھا۔ حور عین نے بھیگتی آنکھوں سے اُس مہربان سے شخص کو دیکھا جو

اُسکا اِس ظالم دُنیا میں واحد تحفظ تھا۔

"میرا نام حور عین ہے۔" اُس نے خود کو بہت مدہم سا کہتے سُنا اور وہ مُضطرب سا بے اِختیار پلٹا مگر اِس سے پہلے کہ وہ اُسکے چہرے کو نگاہوں سے چُھو پاتی، دُور سے آتی مانوس سی آواز پر وہ چونکی اور اِدھر اُدھر نگاہ دُوڑائی۔ سَر جھٹک کر اُسکی سمت پِھر سے متوجہ ہو جانا چاہا جسکا ہونا حور عین سکندر کو راحت دیتا تھا، دھڑکنوں کا انداز بدل دیتا تھا لیکن۔۔۔

"حور آپی! اُٹھ جائیں۔" یک دَم آنکھیں کھول کر اُس نے ملیحہ کو دیکھا جو متفکر سی اُس پر جُھکی ہوئی تھی۔ اُس نے بے اِختیار آنکھیں موند لیں اِس خواہش کے ساتھ کہ وہ دوبارہ وہاں پہنچ جائے کچھ پل کے لیئے ہی سہی۔

"طبیعت ٹھیک نہیں کیا آپی؟" ملیحہ نے اُسکے سَرد ہوتے ماتھے پر ہاتھ کی پُشت رکھتے ہوئے تشویش سے کہا تو وہ بے اِختیار گہرا سانس لے کر اُٹھ بیٹھی۔

"نہیں میری جان! بس تھکاوٹ ہے تھوڑی سی۔" اُس نے ملیحہ کا گال نرمی سے تھپتھپا کر کہا تو وہ مطمئن سی ہو کر ٹیبل کی طرف گئی۔

"تم نے ناشتہ کیوں بنایا ملیحہ؟" حواسوں میں آتے ہی وہ ناشتے کی ٹرے لے کر آتی ملیحہ کو دیکھ کر برہم انداز میں بولی لیکن ملیحہ کے چہرے ہو مُسکراہٹ دُوڑتے دیکھ کر وہ خفگی سے اُٹھ کر اُسکے ہاتھوں سے ٹرے لینے کے لیئے آگے بڑھی۔

"آپ بُھول گئیں کہ آج جمعہ ہے، ہے نہ؟" ملیحہ کے پُر یقین انداز پر وہ بے اِختیار ماتھا پیٹ گئی۔

"ہاں یاد ہے، مانی کی چُھٹی ہے سو اُسکو نہر والے باغ لے کر جانا ہے۔" چائے کا کپ ہونٹوں سے لگا کر رکھتے ہوئے اُس نے کہا تو ملیحہ ہنس دی۔

"آپ اپنے وعدے نہیں بھولتی ہیں۔" وہ بڑی بہن سے ایک بار پھر سے مُاثر ہوتے ہوئے بولی تو حور عین کے چہرے پر بھی مسُکراہٹ دوڑ گئی۔

"کیونکہ وعدے ہوتے ہی نبھانے کے لیئے ہیں۔" مُسکرا کر کہتے ہوئے اُس نے پراٹھے کا نوالہ توڑتے ہوئے ٹرے ملیحہ کی جانب کھسکائی اور پِھر وہ دونوں باتوں کے ساتھ ہنستے ہوئے ناشتے سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔

---

www.novelsclubb.com

پِھسلتی ہوئی چادر کو کندھوں پر جماتے ہوئے اُس نے مانی کی سمت فٹ بال کو کِک مار کر اُچھالا اور ملیحہ چیختی چلاتی مانی کے پیچھے دوڑنے لگ گئی۔ وہ ماتھے پر ہاتھ رکھے، آنکھیں سُکیڑ کر مُسکراتے ہوئے انُھیں بھاگتے دُوڑتے دیکھ رہی تھی جِن کے

گرد اُسکی زندگی گھومتی تھی، جو حورعین کی زندگی کا مرکز تھے۔ وہ دونوں اُسکی نظروں کے سامنے بڑے ہوئے تھے، بڑھ رہے تھے اور وہ کسی باغبان کی طرح جسکے باغ کے پھول اُسکے ہاتھوں کی نشوونما سے خوبصورتی سے بڑھتے ہیں اپنے دنوں بہن بھائی کو فخریہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ مانی کی زبردست کِک سے فٹ بال ہوا میں اُڑتا ہوا حورعین کے سَر سے گزر کر پیچھے کو چلا گیا۔

"واہ مانی! تو سوکر چیمپیئن بن گیا ہے۔" تلیاں بجا کر مُسکراتی ہوئی وہ فٹ بال لانے کے لیئے پلٹی اور پلٹتے ہی ساکت ہو گئی تھی اور پھر خوف نے اُسکو فوراً اپنی لپیٹ میں لے لیا کیونکہ سامنے وہی تھا، اُس سے پہلے جنگل کو تسخیر کر لینے والا۔ حورعین کو پلٹتے دیکھ کر وہ جو فٹ بال کو اپنے دائیں پاؤں میں روک کر مُسکراتے ہوئے کھڑا تھا، لمحے بھر کو اُسکا دِل ٹھہر گیا جسکو لوگ سردار ذُوالجلال خان کے نام سے جانتے تھے۔ سامنے وہی تھی سیاہ شال اُوڑھے۔ جسکے بارے میں ذُوالجلال کا گُمان تھا کہ اُسکا چہرہ، اُسکی سیاہ آنکھیں اِس دنیا کی نہیں تھیں۔ جسکے گرد ہر منظر ماورائی ہونے

www.novelsclubb.com

لگتا تھا۔ جسکے سامنے وہ سب بُھلا بیٹھتا تھا۔اپنا مرتبہ ،اپنی حیثیت،اپنا غرور،اپنا اعتماد سب ہی کچھ۔۔۔۔

"انکل گگ ماریں۔"اُس بچے کی آتی آواز پر وہ چونک کر سنبھلا۔اُسکے یک دَم خوفزدہ ہوتے تاثرات سے نگاہ ہٹا کر فٹ بال کو دیکھا اور پھر پاؤں قدرے پیچھے ہو کر کے فٹ بال کو کِک ماردی۔فٹ بال ہوا میں اُڑتا ہوا عین مانی کے قدموں میں آ گرا تو وہ لمحے بھر کو حیرت سے کبھی فٹ بال کو دیکھتا تو کبھی اُن سحر طاری کرتے آدمی کو دیکھتا اور پھر اُچھلتا کُودتا ملیحہ کی جانب فٹ بال اُچھالنے لگا۔ذُوالجلال نے بچے سے توجہ ہٹا کر اُسکو دیکھا جو فوراً چہرہ پھیر گئی اور ذُوالجلال تعجب سے اُسے دیکھ کر رہ گیا جسکے خوفزدہ ہونے کی وجہ اُسکی سمجھ میں نہیں آرہی تھی

www.novelsclubb.com

"مانی اور ملیحہ ! بہت ہوا کھیل اب گھر چلتے ہیں۔"ماتے پھر ہاتھ رکھ کر سُرمائی آنکھوں کو سُکیڑ کر کہتے ہوئے اُس نے عقب میں اُسکی سمت بڑھتے ذُوالجلال کے دِل کو سُوگوار کر دیا۔سَر جھٹک کر وہ عین اُسکے سامنے قدم بھر کے فاصلے پر آ کھڑا

ہوا تو ڈھلتے سورج کی ساری چُبھن ماند پڑ گئی۔پل بھر کو وہ اُسکے سامنے آجانے پر دنگ ہوئی اور پھر اُس نے اپنے دائیں اور بائیں دیکھ کر سامنے موجود دراز قامت توجہ سے اُسے دیکھتے اجنبی کو دیکھا۔ذُوالجلال نے خاموش نظروں سے اُسکے چہرے پر دوڑتی خوفزدگی کو دیکھا جو فوراً چند قدم اُس سے دُور ہٹ کر اب اُسکے عقب سے آتے بچے سے مخاطب تھی۔

"جلدی چلو بیٹا۔" کہہ کر اُس نے مانی کا ہاتھ تھام کر ملیحہ کو نکلنے کا اِشارہ کیا اور اِس سے پہلے کہ سردار ذُوالجلال کچھ کہہ پاتا وہ آناً فاناً اُس سے دُور ہوتی چلی گئی۔وہ اِسرار میں لپٹی خوفزدہ مگر دِل کو متوجہ کرنے والی لڑکی اب اُسکی نگاہوں سے اوجھل ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

آپی! آپ اِتنی خوفزدہ کیوں ہو گئی تھیں؟"ملیحہ نے اُسکو پانی کا گلاس پکڑاتے ہوئے تشویش سے دیکھا جو گُم صم سی ماتھے پر پسینے کے قطرے لیئے بیٹھی تھی۔

حور عین نے چونک کر اُسکے ہاتھ سے گلاس لے کر چادر کے پلو سے ماتھے پر دَر آنے والے پسینے کو صاف کر کے ملیحہ کو دیکھا جو متفکر سی اُسی کو دیکھ رہی تھی۔

"نہیں ملیحہ ،اِیسی بات نہیں ہے۔" پانی کا گلاس لبوں سے لگا کر اُس نے بات رفع دفع کرنی چاہی۔

"آپی! اُن انکل نے کیا زبردست کِک ماری تھی نہ۔"مانی نے 'جیلی' کھاتے ہوئے کہا تو حور عین نے چونک کر اُسکو دیکھا جسکی آنکھیں خوشی اور بے یقینی سے دھمک رہی تھیں۔وہ عمر کے اُس حصّے میں تھا جہاں بچوں کو ہر وہ شخص متاثر کرنے لگتا ہے جو اُنکے پسندیدہ کاموں میں مہارت رکھتا ہو اور پھر یہ تو مانی کا پسندیدہ ترین کھیل تھا۔حور عین نے خاموش رہنے میں ہی عافیت جانی۔ملیحہ نے قدرے پریشانی سے اُسکو دیکھا جو اب خالی ہو چکے گلاس کو گھور رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مانی! اندر جا کر اب ہوم ورک کرو۔ میں آ کر ٹیسٹ یاد کرواتی ہوں۔" ملیحہ نے اُسکو اُسکی پسندیدہ

'چِلی ملی' دیتے ہوئے پچکارا تو وہ سَر ہلا کر فوراً منظر سے غائب ہو گیا۔

"آپی! کیا بات ہے؟ کیا وہ روحان کا آدمی تھا؟" ملیحہ کے سوال پر حور عین نے سَر اُٹھا کر اُسکو دیکھا جو پریشان سی اُسکی سمت متوجہ تھی اور پھر وہ سنبھل کر ہلکے سے مُسکرا دی۔

"نہیں ملیحہ! اِیسی بات نہیں ہے۔ میں اُس آدمی کو نہیں جانتی اِسی لیئے پریشان ہو گئی تھی۔" نرمی سے کہتے ہوئے اُس نے ملیحہ کے ہاتھوں کو تھام کر تسلی دیتے ہوئے کہا تو ملیحہ کے پیشانی کے بَل فوراً غائب ہو گئے۔

"آپ سہی کہہ رہی ہیں۔ مجھے لگ رہا ہے وہ یہاں نئے آئے ہیں کیونکہ اگر یہاں کے ہوتے تو ہمیں دیکھ کر ہماری سمت نہ آتے۔" ملیحہ نے مُسکرا کر اُسکی تائید کرتے ہوئے کہا مگر اُسکے لہجے میں محسوس کی جانے والی دلگرفتی تھی۔ حور عین نے بغور

اُسکو دیکھ کر نرمی سے بازو پھلا کر اُسکو اپنے کندھے سے لگا لیا۔ماں جیسی مہربان بہن کے حلقے میں آتے ہی ملیحہ نے مُطمئن ہو کر آنکھیں موند لیں جبکہ اُسکو تھپکتی حور عین کسی اور گہری سوچ میں ڈوب گئی۔

"سَر!آج آپ نے سیٹھ ہمدانی کے سکول کے افتتاح کے لیئے جانا ہے اُسکے بعد آپکی ایس۔پی سے

www.novelsclubb.com

میٹنگ ہے۔"آصف نے ادب سے اُسکے پاس آکر ہاتھ باندھتے ہوئے کہا جو اوپوزیشن لیڈر کی تقریر دیکھ رہا تھا۔یونہی ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے اُس نے آگے کو ہو کر ریموٹ لے کر سامنے کاغذ پر لکھی تقریر کو پڑھتے اپوزیشن لیڈر کی بولتی بند

کر دی۔ آصف کو دیکھ کر اُس نے سَر ہلا کر دیکھا تو وہ اُسی طرح مودبانہ انداز سے سَر کو خم کرتا ہوا باہر کو چلا گیا۔ آصف کے جاتے ہی وہ دیوان کی پُشت پر سَر رکھ کر خاموشی سے اوپر دھکتے فانوس کو دیکھتے ہوئے کسی سُوچ میں گُم ہو گیا تھا۔

"سردار صاحب! آپکی چائے۔" ملازم ٹرالی دھکیلتا ہوا بڑے ہال میں داخل ہوا تو وہ سنبھل کر بیٹھ گیا۔

"ٹھیک ہے، جاؤ تم۔" ملازم کے لوازمات رکھتے ہی اُس نے ہاتھ سے جانے کا اِشارہ کرتے ہوئے کہا تو وہ تیزی سے منظر سے مودبانہ سَر جُھکا کر غائب ہو گیا۔ چائے کا کپ ہونٹوں سے لگاتے ہوئے وہ ایک بار پھر کل کے منظر کو پوری جاذبیت سے ذہن میں دُہرا رہا تھا۔ اُس منظر میں وہی تھی جسکا ہر تاثر، ہر انداز جُدا تھا؟ کبھی حیرت، کبھی غور، کبھی اُلجھن اور کبھی خوف لیکن ذُوالجلال کے چہرے پر ایک ہی تاثر رہتا، نرمی اور اپنائیت کا۔ نہ جانے وہ دِل کو اِتنی اپنی سی کیوں لگتی تھی؟

www.novelsclubb.com

یوں ہی سُوچ میں غرق اُس نے آگے کو ہو کر ٹیبل پر پڑا اپنا ڈیزائنر لائٹر اُٹھا کر مہنگی سگریٹ ڈبے سے نکال کر ہونٹوں میں رکھی اور پھر ایک لائیٹر والا ہاتھ سگریٹ کے قریب کرتے ہوئے سگریٹ سلگائی۔لائیٹر ساتھ رکھتے ہوئے وہ دوبارہ دیوان سے ٹیک لگا کر اب وہ سگریٹ کے کش لگا رہا تھا اور ساتھ ہی ایک پیر اب اضطراری انداز میں ہل رہا تھا۔وہ سگریٹ بہت ہی کم پیتا تھا، کبھی کبھار تب جب وہ اِضطراب میں ہو۔اُسکی سُوچوں کو لگام بجتے سیل فون نے ڈالی تھی۔سگریٹ بائیں ہاتھ میں مُنتقل کرتے ہوئے اُس نے دیوان پر پاس ہی پڑے سیل فون کو گھور کر ناگواری سے اُٹھایا اور سکرین پر ابھرتے نام کو دیکھ کر وہ گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

"سلام! سردار صاحب۔"چھوٹتے ہی سیٹھ ہمدانی نے دوسری جانب سے کہا تو وہ کوفت سے سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"ہاں کہو۔"بس پھر سے وہی لفظی اِستفسار۔وہ غیروں کے ساتھ لمبی بات چیت اور تمہیدوں میں لگ جانے کے حق میں کبھی نہیں رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سردار صاحب! آج اِفتتاح ہے اسکول کا۔" دوسری طرف سیٹھ ہمدانی کو بس جیسے سردار ذُوالجلال کی شخصیت کی ناموری کی لوگوں پر دھاک بٹھانا تھی سُو سیدھا مدعے پر آگیا۔

"ابھی آصف بتا گیا ہے، شام کو آجاؤں گا۔" کہہ کر اُس نے بغیر دوسری طرف کی سُنے کال کاٹ کر سیل فون قمیض کی جیب میں ڈالا اور سگریٹ ایش ٹرے میں پھینک کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُسکا اِرادہ کچھ گھنٹے لائبریری میں بیٹھ کر رُو گردانی کا تھا اور کچھ گھنٹے تک یہاں لائبریری میں بیٹھے ہوئے اُسکے کوئی تنگ کرنے کی جُراءت نہیں کر سکتا تھا۔ سُو 'Sun Tzu' کی 'Art of War' شیلف سے نکال کر وہ اپنی شاہانہ سی آرام کرسی پر آبیٹھا۔ انداز وہی تھا، ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر وہ کتاب میں گُم ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

پتا نہیں تم کیسے رات کی شفٹ کر کے بھی تازہ دم رہ لیتی ہو حور۔ میرا مُنہ دیکھو تھوڑا سا جاگ کر پھیکے شلجم جیسا ہو گیا ہے۔" ہاسپٹل سے نکل کر اب وہ قدرے ڈھالان کی سمت چلتے ہوئے موسم سے لطف اندوز ہو کر گھر کو پلٹ رہی تھیں۔ عظمیٰ کے جلے کٹے انداز پر وہ بے اِختیار ہنس پڑی۔

"بُری بات! اِتنی پیاری شکل کو پھیکے شلجم سے مِلاتے ہوئے خدا کا خوف تو کرو۔" اُسکے کندھے پر دھپ رسید کرتے ہوئے اُس نے مُسکرا کر کہا مگر عظمیٰ کی ڈھٹائی قابلِ دید تھی۔

"ہاں شلجم بھی تو خُدا کی تخلیق ہے۔" اُس نے ناک سُکیڑ کر کہا تو حور عین اُسکے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ہنس پڑی۔ اِس سے پہلے کہ وہ جوابی کاروائی کر پاتی، عظمیٰ کے یک دَم چیخ اُٹھنے پر وہ بوکھلا کر اُسکی جانب پلٹی جو دونوں ہاتھ مُنہ پر رکھے اپنے جوش و خروش کو بامشکل دبا کر کھڑی تھی۔ حور عین جو دہل کر اُسکی سمت آئی

www.novelsclubb.com

تھی اُسکو حیرت سے سامنے یک ٹک دیکھتے پا کر اُسکے سامنے ہاتھ لہرایا جو نہ جانے کہاں دیکھ رہی تھی۔

"کیا ہوا عظمیٰ؟ تم ٹھیک ہو؟" اُسکے کندھے کو ہلاتے ہوئے وہ بے حد تشویش اور تفکر سے اُسے ہلا کر پُوچھ رہی جسکو نہ جانے کیوں سکتہ ہو گیا تھا۔

میں کیسے ٹھیک ہو سکتی ہوں یار۔" کچھ لمحے یونہی پریشان سے گزر جانے کے بعد عظمیٰ کی مدم آواز پر وہ مزید پریشان ہو کر اُسے دیکھنے لگی۔

"کچھ پُھوٹو نہ مُنہ سے، کیوں میری جان جلا رہی ہو۔" اب کے حور عین نے تپ کر کہتے ہوئے اُسکے دونوں ہاتھ کھینچ کر اُسکے چہرے سے ہٹا لیئے، عظمیٰ اُسے دیکھ کر شرارت سے مُسکرائی اور ہاتھ کے اِشارے سے عقب میں دیکھنے کو کہا۔ حور عین نے اُسکو خوشمگیں نظروں سے گھورا اور پھر پلٹ کر دیکھا لیکن پھر اُسی تیزی سے عظمیٰ کو دیکھ کر زمین پر کچھ تلاش کرنے لگی۔ عظمیٰ جو وہیں محویت سے مُسکراتے

ہوئے دیکھ رہی تھی حور عین کو پتھر اُٹھا کر لہراتے دیکھ کر سٹپٹا کر دو قدم پیچھے کو ہوئی۔

"یہ پتھر کیوں اُٹھالیا ہے یار۔" وہ ایک نظر حور عین کے عقب میں دیکھ کر کھسیا کر اُسکی جانب متوجہ ہوتے ہوئی بولی جو کھا جانے والے تاثرات سے آگے بڑھی تھی۔

"تمہارا سَر پھاڑنے کے لیئے، میری جان نکال کر رکھ دی تمہارے اِس پاگل پَن نے۔" خفت سے پتھر پھینکتے ہوئے وہ دبا دبا سا غُرا کر بولی مگر وہاں پرواہ کسے تھی۔

"تمہارے غصّے سے خوبصورت وہ نظارا ہے سُو اُسکو کیوں نہ دیکھوں۔" عظمیٰ کی ڈھٹائی پر اُسکا جی چاہا وہ اب اپنا سَر پیٹ لے۔ سَر جھٹک کر عظمیٰ کی نظروں کے تعاقب میں وہ بھی دیکھنے لگی جہاں اُسے یوں چیخنے چلانے کی کوئی خاص وجہ سمجھ نہیں آسکی۔ وہ کوئی نیا تعمیر کیا جانے والا سکول تھا جسکا افتتاح بڑے پیمانے پر کیا جا رہا تھا شاید کیونکہ رینجرز اور پولیس کے دستے کے ساتھ فوج کے آدمی بھی بڑے چاک و چوبند ہو کر اپنی ڈیوٹی سَر انجام دے رہے تھے وہاں جہاں گاڑیوں کا جم غفیر

تھا۔ڈھلتی دوپہر میں وہ دونوں سڑک کے کنارے یونہی بے وقوفوں کی طرح وہاں دیکھ رہی تھیں۔

"ایسا کیا ہے وہاں جو تم اِتنا بے قابو ہو رہی ہو؟" حور عین نے پھر نا سمجھی سے اُسکو دیکھ کر کہا جسکا اِشتیاق لمحوں میں ہی مزید بڑھ گی۔

"جسکا اِنتظار تھا وہ شہکار آ گیا۔" عظمیٰ کی بے پَر کی پر اُس نے پھر چونک کر پیچھے دیکھا۔اُسی سکول کی عمارت کے سامنے اب ایک سیلور رینج روور آ کر رُکی اور وہاں موجود لوگوں میں کُھلبلی مچ گئی۔رینجرز اور پولیس نے مُستعدی سے آگے بڑھ کر اُس گاڑی کا محاسبہ کر لیا۔وہ جو اُلجھن سے چہرہ جُھکائے نیچے دیکھ رہی تھی جہاں اب گاڑی کے ڈرائیور نے اُتر کر عقب والا دروازہ مودبانہ انداز میں کھولا اور حور عین کے چہرے پر ناگواری کی دبیز لہر چھا گئی۔اُس نے تیزی سے چہرہ پھیر کر عظمیٰ کو دیکھا جو وہاں دیکھنے کو ہلکان ہو رہی تھی۔

"کوئی سیاسی شخصیت ہے، ویسے حد سے عظمیٰ۔" اُسکے بے حد ناگوار انداز پر عظمیٰ نے ایک نظر اُسکو دیکھا اور اُسکے چہرے کو ایک تپاتی ہوئی مسکراہٹ چُھو گئی۔

"جانتی ہوں کہ یہ سیاسی لوگ تمہیں زہر لگتے ہیں مگر یہاں صرف شخصیت کی بات ہو رہی ہے سیاست کی نہیں۔اِس شخص پر پورا پاکستان بھی قربان ہو جائے تو کم ہے۔" عظمیٰ کے وارفتہ انداز پر حور عین نے حقیقتاً دانت کچکچائے کیونکہ اُسکے نزدیک یہ نری مبالغہ آرائی تھی۔

"ہائے اللہ!" اُسکے پِھر سے چیخ اُٹھنے پر وہ اُسے ناگواری سے دیکھ کر رہ گئی۔

"مجھے نہیں ظالم، جلدی سے اُسے دیکھ لو جس پر آدھے سے زیادہ پاکستان فدا ہے ورنہ ہاتھ ملتی رہ جاؤ گی۔" عظمیٰ کے شوخ انداز پر وہ کوفت سے دوبارہ پلٹی اور پھر ٹھہر گئی۔وہ جو کوئی بھی تھا اُسکا اُن دونوں کی سمت نیم رُخ تھا۔اچھی خاصی دُوری اور اُونچائی سے دیکھنے کے باجود بھی اُس شخص کی موجودگی بہت نمایاں تھی۔سیاہ شلوار قمیض پر سفید شال کندھوں پر ڈالے وہ اپنے لمبے اور مضبوط سَراپے کی

بدولت خوب ماحول پر چھا رہا تھا۔لوگوں کے سلام کا جواب دینے کو وہ اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھتا ہوا نگاہوں کا خیرہ کر رہا تھا۔دُور سے بھی حور عین نے اُسکے پیشانی تک آتے ہاتھ کی سُرخی مائل سفیدی اور مضبوطی کو دیکھا تو دِل بے ساختہ ایک سیڑھی نیچے پھسلنے لگا،وہ ایک مانوس سا اِحساس۔۔۔۔مگر اَب وہ سکول کے اندر جا چکا تھا اور حور عین جو دھڑکتے دِل اور حیران سی اُسکی جانی پہچانی پُشت کو دیکھ کر پل بھر کے لیئے ساکت رہ گئی تھی چونک کر سنبھلی اور پھر عظمیٰ کو دیکھا جو اُسکی سمت متوجہ نہیں تھی سو وہ گہرا سانس لے کر اُس بے نام سی کیفیت سے نِکل آئی۔

"چلو عظمیٰ! دیر ہو رہی ہے۔"اُسکی سنجیدہ آواز پر چونکتے ہوئے عظمیٰ بھی شرافت کے جامے میں آتے ہوئے اُسکے ساتھ چل پڑی۔

www.novelsclubb.com

"وہ فائنینس منسٹر ہے کے-پی-کے کا۔" عظمیٰ کچھ توقف کی خاموشی کے بعد مُسکراتے ہوئے بولی تو حور عین نے بے اِختیار چلتے چلتے اُسے گھور کر دیکھا۔

"معلومات میں اِضافہ کرنے کا شکریہ۔" اُسکے انداز پر عظمیٰ کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

"او میرے خُدا! حور عین سکندر بھی کسی اِنسان سے اِس قدر خار کھا سکتی ہے۔" کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے اب کہ وہ شریر لہجے میں کہہ رہی تھی جبکہ حور عین کے چہرے پر ایک تاریک سایہ سا لہرا گیا۔ مقامِ شکر تھا کہ عظمیٰ سیدھ میں دیکھتے ہوئے چل رہی تھی۔

"اِیسی بات نہیں ہے۔" حور عین نے سَر جُھکا کر مدہم سا کہا تو عظمیٰ نے اُسے دیکھ کر سمجھتے ہوئے سَر ہلایا۔ وہ اُسکی بہترین دوست تھی، اُسکی تکلیفوں اور مُشکلوں کی گواہ اور اُسکی ہمراز۔

"خیر !آگے سنو رستہ اچھا کٹ جائے گا۔" وہ اُسکی اُداسی دُور کرنے کو دوبارہ سے شرافت سے گویا ہوئی جبکہ حور عین کے گُھورنے کو یکسر نظر انداز کر کے وہ شروع ہو چکی تھی۔

"بہت کامیاب اور کم عمر سیاست دان۔ آج تک عوام سے کیئے گئے ہر وعدے کو وفا کر چکا ہے۔" عظمیٰ کے اِتنے فخریہ انداز پر وہ لمحے بھر کے لیئے اُسے دیکھ کر رہ گئی۔

"کم عمر سیاست دان۔" حور عین کے طنزیہ لہجے پر عظمیٰ نے حقیقی معنوں میں دانت کچکچائے۔

"ہاں تو تم کونسا پالنے میں ہوا بھی۔" اُسکے یک دَم جلے بُھنے انداز پر وہ بے ساختہ کھِلکھِلا کر ہنستی چلی گئی اور پھر اُسکی ہنسی کے ساتھ عظمیٰ کی ہنسی بھی شامل ہو گئی اور راستہ خوشگوار انداز میں کٹنے لگا۔

مریض کم ہونے کی وجہ سے آج اُسکو جلدی آف مل گیا کیونکہ وہ دو دن سے لیٹ شفٹ کر رہی تھی۔ تیسری بار بجتے سیل فون کو دیکھ کر اُسکی نس نس میں زہر پھیلنے لگا تو اُس نے گہرا سانس لے کر ارِد گرد نگاہ دُوڑائی۔ سردیوں کی آمد تھی لیکن ماحول کے سَرد پن کو دیکھ کر لگتا کہ سردیوں کا ڈیرہ

طویل رہ چکا ہو۔ فضا ہر سمت اُداس تھی یا پھر حورعین کا دِل ہر منظر سے اُکتا گیا تھا کیونکہ ایسی ڈری سہمی زندگی گزارنے کا تو اُس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔ یہ خوف اور بے بسی بھری زندگی اُسکا مقدر کیوں بن گئی؟ کیا عمر بھر کچھ ہو جانے کا خوف یونہی اُسکے دِل کو جھکڑے رکھے گا؟؟ کیا کبھی وہ کھل کر اپنی مرضی سے سانس نہیں لے سکے گی؟؟؟

www.novelsclubb.com

"یااللہ!" اُس نے بھیگتی آنکھوں سے بے اِختیار آسمان میں اُڑتے پرندوں کو دیکھ کر قدرے اُونچی آواز میں کہا کیونکہ اُسکی صدا سُن لینے کو وہاں کوئی بھی نہیں موجود تھا سوائے اوپر والے کی ذات کے۔ دِل جیسے خوف اور ڈر کا بُوجھ سہارتے سہارتے

اب تھک جانے لگا تھا سو برسوں پرانی خواہش نے پھر سے اُسے جھکڑ لیا کہ 'کاش وہ کوئی چھوٹا سا پرندہ ہوتی' پرندوں کے غول کو اپنے گھروں کی سمت لوٹتے دیکھ کر اُس نے دلگرفتی سے سوچا مگر زندگی کے مسائل کے بُوجھ اُسکو پیروں سے مضبوطی سے باندھ کر کالام کے اُس راستے پر چلا رہے تھے۔ تھک ہار کر ٹھہرتے ہوئے وہ وہیں سڑک کنارے بڑے سے پتھر پر بیٹھ گئی۔ چونکہ شام اپنے پَر پھیلا چکی تھی سو اُس سَردی میں عموماً کوئی ہوش مندیوں اپنے گھر سے نکل کر سڑک کنارے بیٹھ جانے کی حماقت نہیں کیا کرتا تھا۔ کندھوں پر ڈالے چھوٹے سے پیک بیگ کے ہینڈل ڈھیلے ہو کر بیگ کو مٹی میں رُول رہے تھے مگر پرواہ کسے تھی۔ بہت سارونے کی خواہش لے کر اُس نے گھٹنوں پر سَر ٹکا لیا اور پھر آنسو لگاتار، لڑیوں کی صورت میں بہتے چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

"یوں ویران جگہ، سڑک کنارے بیٹھ جانا عقل و خرد رکھنے والوں کا شیوہ نہیں ہوتا، مِس ماہِ کامل!" کسی کی جانی پہچانی انجان آواز پر جہاں اُسکے آنسو اور وہ ساکت

ہوئے تھے وہیں 'مِس ماہِ کامل' سُن کر اُسکے دِل کو دھکا سا لگا۔ دھڑکتے دِل اور لرزتی پلکوں سے سَر اُٹھاتے ہوئے اُسکی نگاہ جس شخص سے ٹکرائیں وہ وہی اُسکی ہر راہ میں آجانے والا انجان شخص تھا مگر اب وہ انجان کہاں رہا تھا۔ بے اِختیار آنسو اُسکے گالوں پر نہ جانے کیوں پھسلتے چلے گئے اور سامنے اُسکی جانب جُھک کر کھڑا ہر منظر پہ چھاتا شخص ساکت ہو کر حیرت سے اُن آنکھوں سے گرتے آنسوؤں کو دیکھ رہا تھا۔ حور عین کا جی چاہا زمین پھٹے اور وہ اُس میں سما جائے کیونکہ اُسکی شدید شرمندگی کے لحاظ سے فلحال یہی محاورہ بہترین تھا۔ خفت سے ہاتھ کی پُشت کی مدد سے آنسوؤں کو رگڑ کر وہ جُھنجھلا کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔

---

www.novelsclubb.com

آصف کو پولیس سٹیشن ضروری کاغذات تھما کر ایس-پی سے جیسے ہی میٹنگ برخاست ہوئی وہ چائے اور دیگر لوازمات سے معذرت کرتا ہوا میٹنگ رُوم سے باہر

نکل گیا۔ پیچھے لوگ اُسکے بارے میں کیا سوچ رہے ہونگے، خبروں میں کیا دیکھایا جائے گا اُسکی پرواہ سردار ذُوالجلال نے کبھی بھی نہیں کی تھی۔ گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے وہ جس وقت پولیس سٹیشن سے نکلا، بڑھتی سَردی میں شام اپنے پَر پھیلا چکی تھی۔ پولیس اہلکاروں کے سلیوٹ کا جواب سَر کے خم سے دیتا ہوا وہ اپنی گاڑی کی سمت بڑھ رہا تھا۔ کئی لوگ ٹھہر ٹھہر کر سیدھ میں سَر اُٹھا کر تمکنت سے چلتے شخص کو دیکھ رہے تھے جو ہمیشہ کی طرح ہر ستائش سے انجان تھا۔ اُسکے قریب آتے ہی ڈرائیور مُستعدی سے باہر نکلا اور اُسکے لیئے پچھلا دروازہ کھولنا چاہا مگر اُس نے ہاتھ کے اِشارے سے اُسے منع کر دیا تو وہ مودب سے اُسکے سامنے آ کھڑا ہوا۔

"حکم، سردار صاحب۔" ڈرائیور کے کہنے پر اُس نے نرمی سے اپنا ہاتھ ڈرائیور کے شانے پر رکھ کر تھپتھپایا۔

"تم دوسری گاڑی میں آصف کے ساتھ جانا۔ میں خود ڈرائیور کر لوں گا۔" اُسکے کہنے پر ڈرائیور نے کار کی چابی ادب سے اُسکو پکڑا دی۔ سردار کا اُسکا کندھا تھپتھپانا

www.novelsclubb.com

شاید اُسکے لیئے عام بات تھی مگر کچھ لوگوں نے تعجب سے اُس مغرور نظر آتے سردار ذُوالجلال کو دیکھا۔

"اور ہاں دِلاور۔" گاڑی میں بیٹھتے ہی یاد آجانے پر وہ اب کچھ سنجیدگی سے بولا تو ڈرائیور آگے بڑھا۔

"آصف سے کہنا ہمدانی کی کوئی کال نہ اُٹھائے جب تک وہ میرے سامنے آکر اپنی ناک نہ رگڑے زمین پر۔" اُسکے لہجے کی سختی محسوس کرکے دِلاور نے سمجھ کر سر ہلایا تو اُس نے کندھوں پر ڈالی سفید چادر کو جھاڑ کر گود میں رکھا، دروازہ بند کرکے انگشن میں چابی گُھما کر گاڑی سٹارٹ کی اور کچھ لمحے بعد گاڑی پولیس سٹیشن کو بہت پیچھے کیں چھوڑ آئی تھی۔ چہرے پر سنجیدگی سجائے وہ اب گاڑی کی رفتار آہستہ کر چکا تھا۔ وہ شام پانچ بجے کے قریب کا وقت تھا۔ سو اُس راستے پر بہت کم کیا بالکل لوگوں کی آمد و رفت مفقود تھی۔ اِیسے میں وہ لڑکی اُس پہلے سے تنگ راستے کے عین بیچ میں اِرد گرد سے یکسر بے پرواہ ہو کر چل رہی تھی۔ وہ جو پہلے ہی ہمدانی کی

www.novelsclubb.com

وجہ سے غصّے میں تھا سخت کوفت زدہ ہو گیا۔ دو، تین ہارن دینے پر بھی خاطر خواہ فرق نہیں پڑا تھا۔ گاڑی جھٹکے سے روک کر وہ تیزی سے نیچے اُترا بے شک وہ عورت ذات سے اونچی آواز میں بات کرنے کو سخت ناپسند کرتا تھا مگر اِس وقت اُسکا دماغ ہمدانی کی وجہ سے سخت گھوما ہوا تھا مگر کچھ قدم کے فاصلے پر پہنچ پر اُسکو کچھ عجیب سے اِحساس نے گھیر لیا۔

اُس عورت کی سیاہ اور سُرخ رنگ کی چادر کا ایک کونا زمین پر مٹی میں رُل رہا تھا مگر وہ بے نیاز سی یونہی اِرد گرد سے بیگانہ چل رہی تھی۔ کیا وہ وہی تھی جو دِل کو بے حد اچھی لگنے لگی تھی؟ جو دِل کو شدت سے اپنی جانب مائل کرنے لگی تھی۔ جسکے لیئے ذُوالجلال کا دِل دھیرے دھیرے موم ہونے لگا تھا۔ جسکے باعث اُسکے اُصول ڈگمگا کر تنہائی میں اُس کو مُنہ چڑھایا کرتے تھے اور جس عورت کے سحر میں اُس جیسا مضبوط اعصاب کا شخص پل بھر میں ہی گرفتار ہو گیا تھا۔ دھڑکتے دِل سے وہ قدم قدم چلتا اُسکے قریب پہنچا اور ٹھہر گیا کیونہ وہ اب سَر اُٹھا کر آسمان میں نہ جانے کیا

www.novelsclubb.com

دیکھ رہی تھی لیکن جب اُسکا دلگرفتہ اور پُرملال سا 'یااللہ' کہنا سردار ذُوالجلال کے کانوں میں پڑا تو اُسکا دِل بے ساختہ دُکھ سے سُکڑ کر پھیلا۔ جو چہرہ اِنسان کو گھنٹوں شاد اور پُر مسرت رکھتا تھا وہ اُداس ہو تو دِل کی کیا کیفیت ہوتی ہے اِس کو وہ آج، اُسی لمحے محسوس کر رہا تھا۔

؎ گھبرا کر آسمان کی طرف دیکھتی تھی خلق

جیسے خُدا زمیں پہ موجود ہی نہ ہو۔۔۔۔۔

پھر وہ حیرت سے اُسے ٹھہر کر سڑک کنارے بنے پتھر پر بیٹھتا دیکھ رہا تھا۔ ذُوالجلال کے دیکھتے ہی دیکھتے اُس نے چہرہ گھٹنوں پر گرا لیا۔ اُسکے یوں قریب آ کھڑے ہونے کا بھی اُسے اِحساس نہیں ہوا تھا۔

"یوں ویران جگہ، سڑک کنارے بیٹھ جانا عقل و خرد رکھنے والوں کا شیوہ نہیں ہوتا، مِس ماہِ کامل!" کچھ لمحے یونہی اُسکے جُھکے سَر کو تکتے رہنے کے بعد وہ بولا تو نتیجہ حسبِ مَنشاء نکلا اور وہ فوراً چونک اُٹھی۔ جس تیزی سے اُس نے سَر اُٹھایا اُسی تیزی

سے ذُوالجلال کے دِل کو اُسکی بھیگی آنکھیں دیکھ کر گھونسہ لگا۔ وہ آنکھیں تو خُدا نے بس مسکراتے رہنے کے لیئے بنائی ہوں گئیں۔

وہ مسحور کن آنکھیں آنسو لُٹاتی اِس وقت اُس کی مکمل ہستی کو نیست و نابود کر چکی تھیں اور اپنے اِس فعل سے یکسر انجان یونہی حیرت بھری اُداسی سے اُسکی سمت بے یقینی سے متوجہ تھیں۔ یکایک ذُوالجلال نے اُسکے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات اُترتے دیکھے۔ وہ بغور فرصت سے اُسکے رنگ بدلتے چہرے کو دیکھ رہا تھا اور یہ اُسکا بالکل پہلا تجربہ تھا کسی ایک چہرے پر لمحے بھر میں بہت سے تاثرات کو اُتر آتے دیکھنے کا۔ وہ جھٹکے سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور پاؤں پٹخ کر جس طرح بیگ کو کندھوں پر لٹکا کر وہ چل پڑی اُس نے بے ساختہ ذُوالجلال کی آنکھوں کی چمک اور چہرے کی مُسکراہٹ بڑھادی تھی۔

"یہ انسان ہے یا جن جو ہر جگہ پہنچ جاتا ہے۔" خفگی سے تیز تیز چلتے ہوئے وہ یہ دِل میں ہی سُوچ سکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں انسان ہوں محترمہ!" اُس کی کچھ مُسکراتی آواز پر حور عین چونک کر ٹھہر گئی اور پھر حیرت سے پلٹی۔ اُن حیرت زدہ سی آنکھوں کو دیکھ کر ذُوالجلال کا شوق بڑھنے لگا اور وہ اپنا کچھ گھنٹے قبل کا غصّہ بُھول کر بے اختیار قہقہ لگا گیا۔ جبکہ حور عین حیرت سے اُترتی شام کے منظر میں اُس عجیب اجنبی شخص کو سڑک کے عین وسط میں قہقے لگاتا دیکھ رہی تھی، دِلچسپی سے کیونکہ وہ قہقہ کانوں کو بھلا اور اپنا سا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ سارے خوف اور دُکھ اُس پَل بھولنے لگی کیونکہ اُس قہقے کی آواز اُسکے تخیل اور وجدان کو آشنا معلوم ہو رہے تھی۔ اور ذُوالجلال یعنی وہی سخت گیر، خاموش، کبھی نہ ہنسنے والا، اپنے کام سے ہی بس کام رکھنے والا، ایک ہی ڈگر پر چلتے رہنے والا، اپنی ہستی میں مصروف رہنے والا اُس شام اپنا سب کچھ بُھلائے بے فکری سے ہنس رہا تھا۔ حور عین کو یونہی اپنی سمت حیرت سے پھیلتی آنکھوں سے دیکھتا پا کر اُس نے اپنی مزید اُمڈتی ہنسی کا گلا گھونٹنے کو چہرہ قدرے جُھکا لیا اور جب اُس نے جُھکا سر اُٹھایا تو حور عین سکندر اُسکی مُسکراتی گہری سیاہ آنکھوں کو دیکھ کر لمحے بھر کو

www.novelsclubb.com

مسحور ہو گئی۔ سنجیدہ چہرہ مگر مُسکراتی آنکھیں، یہ حور عین نے پہلی بار دیکھیں تھیں اور بے ساختہ نگاہ چُرا کر چہرہ تیزی سے پھیر گئی۔

"معذرت لیکن جس طرح آپ نے مجھے دیکھ کر سپیڈ پکڑی تھی اِس سے مجھے اندازہ ہو گیا تھا۔" دونوں ہاتھ مفاہمتی انداز میں اُٹھا کر وہ بولا جس نے اپنی طویل زندگی میں ایسا جملہ نہیں بولا ہو گا لیکن حور عین دھڑکتے دِل کے ساتھ تیزی سے چل پڑی۔ وہ جلد از جلد اِس جگہ، سامنے کھڑے شخص سے دُور بھاگ جانا چاہتی تھی جو اُسکو اپنی پُرانی ڈگر سے دھکیل کر ہٹانے پر آمادہ نظر آ رہے تھے۔

تم سے مل کر اتنی تو اُمید ہوئی

اِس دُنیا میں وقت بِتایا جا سکتا ہے۔۔۔

"کیا بات ہے برخوردار! کن سوچوں میں گُم ہو؟" عارض خان نے اُسکا کندھا تھپتھپا کر کہا جو بظاہر دیوار پر نصب ایل-ای-ڈی کی سمت متوجہ تھا مگر اُسکا ذہن کہیں اور ہی محوِ پرواز تھا سو اُسکا چونک اُٹھنا فطری تھا۔ جس تیزی سے وہ چونکا اُسی تیزی سے اُنکو دیکھ کر وہ دیوان سے اُٹھ کھڑا ہوا، احترام سے۔

"باباجان! محبت سے کہہ کر اُس نے اُنکے لیئے جگہ خالی کرتے ہوئے وہ مُسکرایا تو وہ اُسکا کندھا تھپتھپا کر بیٹھ گئے۔ وہ ایک بارعب، سُرمئی داڑھی والے خوبصورت شخصیت کے مالک مردِ تھے۔

"اسلام وعلیکم!" اُنکے دونوں ہاتھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگاتے ہوئے اُس نے کہا تو اُنہوں نے اُس کے سَر پر بے ساختہ شفقت بھرا ہاتھ رکھ دیا پھر اشارے سے اپنے برابر بیٹھنے کو کہا تو وہ وقار مگر ادب سے اُنکے ساتھ بیٹھ گیا۔

"وعلیکم اسلام! کوئی سوچ پریشان کر رہی ہے کیا بیٹا؟" وہ اُسکے صرف باپ ہی نہیں بلکہ دیرانہ، غمگسار دوست بھی تھے، اُسکے ہر معمالے میں شریک۔

www.novelsclubb.com

"ارے نہیں باباجان" جس طرح بے ساختہ جھینپ کر اُس نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیر کر قمیض درست کی انُہوں نے چہرہ پھیر کر قدرے کھوج بھری نگاہوں سے اُسکی جانب دیکھا جو اُن سے نگاہ نہیں مِلا رہا تھا بس مدہم سا مُسکراتے ہوئے سامنے دیکھ رہا تھا۔ اُنھیں وہ اُس لمحے کوئی اور ہی ذُوالجلال لگ رہا تھا نکھرا نکھرا سا، دھمکتا ہوا، منّور سا اور وہ چہرہ پھیر کر یک ٹک اُسے دیکھے گئے۔ اُنکی محویت محسوس کر کے اُس نے چونک کر اُنکو دیکھا جو اُس تبدیلی کا سُراغ لگانے کے لیئے سَر گرداں تھے۔

"خیریت باباجان؟" وہ نا سمجھی سے بولا تو عارض خان نگاہوں کا زاویہ بدل کر مُسکرا دیئے جیسے کچھ یاد آگیا ہو۔ جیسے کوئی چہرہ تصورات کے پردے پر لہرا گیا ہو اور پھر وہ اُسکی سمت متوجہ ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"خیر ہے مگر تم یوں اِتنے بدلے بدلے سے کیوں لگ رہے ہو؟" توصیفی انداز میں کہہ کر وہ ذُوالجلال کی سمت رُخ کر کے بیٹھ گئے اور اُسے دیکھتے رہے جو نہ جانے کتنے برسوں بعد یوں کھل کر ہنسا تھا۔ اِدس حویلی نے تقریباً بیس سال بعد اِس ہنسی کو

سماعتوں میں اُترتا محسوس کیا تھا۔ہال کے سامنے سے گزرتے آصف اور دِلاور نے بھی بے حد حیرانگی سے یہ منظر دیکھ کر ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر دِل میں محفوظ کر کر کے آگے بڑھ گئے۔

"مجھے ایسا کیوں محسوس ہو رہا ہے جلال جیسے کہ تمہارے دِل پر کچھ اُتر کر خیمہ زن ہو گیا ہے۔"اُنکے مدہم لہجے پر اُسکی ہنسی تیزی سے سمٹی مگر سیاہ آنکھیں ابھی بھی دھمک رہی تھیں۔وہ یوں ہی اُنھیں نا سمجھی سے دیکھے گیا۔

"یہ نکھار، یہ تمہاری ذات کا تغیر، کسی سمت اِشارے کر رہے ہیں برخوردار اور جانتے ہو انسان میں تغیر رونما ہونے کے تین اسباب ہوتے ہیں۔"اُنکے تفصیلی، مُسکراتے انداز پر وہ بھی دھیرے سے ہنس دیا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا! تو وہ کون سے اسباب ہیں تغیر کے؟"اُسکے سوال پر وہ اُسے بغور دیکھ کر نگاہوں کا زاویہ بدل گئے۔

"عمر اور تجربے سے انسان میں یقینی تغیر رونما ہو سکتا ہے لاڈلے۔" اُنکے مسرور لہجے پر وہ اُنکو توجہ سے سُننے لگا جو عمر کے اِس حصّے میں بھی، اِتنے غموں کے باوجود بھی مضبوط اور حکمت سے بھرپور تھے۔

"اور وہ تیسرا کون ہے جسکے پاس تغیر کا اِسم ہے؟" سوال کرتے ہوئے اُسکی دِلچسپی میں اِضافہ ہو گیا تھا۔

"یہ تیسرا! عمر اور تجربے کو خاص خاطر میں نہیں لاتا بس اکیلا ہی تغیر کو اپنی پیٹھ پر سوا کر کے انسان کی پوری ہستی کی سیر کرواتا ہے کیونکہ جہاں یہ تیسرا آتا ہے وہاں عقل و خرد کی گنجائش رہتی ہی نہیں ہے۔" کہتے کہتے وہ جیسے کہیں، کسی بیتے زمانے میں محو ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کون تیسرا؟" ذُوالجلال نے آگے کو ہو کر دِلچسپی سے کہا تو وہ بے ساختہ چونک کر سنبھلے پھر اُسکی

دِلچسپی بھانپ کر محظوظ ہو کر مُسکرا دیئے۔

"یہ تیسرا راز ہے اور راز اپنے وقت پر ہی کھل کر عیاں ہوتا ہے۔جب تم پر وارد ہو کر عیاں ہو گا تب تم خود مجھے اس تیسرے کا نام بتاؤ گے۔"مُسکرا کر کہتے ہوئے وہ اُسکا شانہ تھپتھپا کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور ذُوالجلال بے چارگی سے اُنھیں دیکھ کر رہ گیا کیونکہ وہ ہمیشہ سے یوں ہی کرتے تھے۔

"جواب نہ ہو تو کیا آپ ہمیشہ منظر سے یوں ہی غائب ہو جاتیں ہیں؟" برابر سے آتی آواز پر اُس نے

www.novelsclubb.com

چہرہ پھیر کر اپنے ساتھ چلتے شخص کو دیکھا جو مخاطب اُسی سے تھا مگر نگاہ عین سیدھ میں تھی۔پُشت پر ہاتھ باندھ کر چلتے ہوئے اُسے دیکھ کر حور عین کو گُمان ہوا کہ اُس شخص کے پاس فراغت ہی فراغت ہے۔وقت کو وہ اپنی مُٹھی میں لیئے گھومتا رہا

ہے۔ عجیب یہ تھا کہ حور عین اُسے ساتھ چلتے دیکھ کر کچھ انجان سے تحفظ کے اِحساس میں خود کو گھرا محسوس کر رہی تھی۔ عجیب یہ بھی تھا کہ مردوں سے خوف کھانے والی، اُن سے بہت فاصلے پر رہنے والی یوں اُس انجان، مکمل اجنبی سے شخص کے ساتھ قدم سے قدم مِلا کر چل رہی تھی جسکے نام تک سے وہ ناواقف تھی تو پھر ساتھ چلتا یہ مرد اپنائیت اور غیر معمولی تحفظ کا انوکھا سا اِحساس دِل میں کیوں جگاتا تھا ہمیشہ سامنے آکر؟

حور عین یونہی اِرد گرد سے بے پرواہ ہو کر اُسکو دیکھے گئی۔ ذُوالجلال نے یونہی چلتے ہوئے چہرہ پھیر کر اُسکی سمت دیکھا۔ اُسکی توجہ محسوس کر کے وہ ٹھٹھک گیا سَر شار سا ہو کر کیونکہ جسے دِل اپنا مکین بنانے پر آمادہ ہوتا ہے اگر وہ لمحے بھر کے لیئے بھی متوجہ ہو جائے تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ساری کائنات پر کسی نے سنہری افشاں کا تھال اُلٹ دیا ہو۔ ذُوالجلال خود کو اِسی کیفیت میں گرفتار دیکھ رہا تھا اور وہ جو سامنے کی جانب متوجہ نہیں تھی راستے میں پڑے پتھر سے ٹکرا کر لڑکھڑائی اور اِس سے

www.novelsclubb.com

پہلے کہ پھر سے زمین بوس ہوتی، ذُوالجلال نے تیزی سے اُسے کہنی سے تھام کر پیچھے کر لیا۔ حواس سنبھلتے ہی اُس نے نظریں چُرا کر خفت سے اپنی کہنی چُھڑالی۔

"آخر اِس شخص کے سامنے ہی مجھے ٹھوکر کیوں لگتی ہے؟" ذہن میں بس یہی سوال گونجا تھا۔

"سنبھل کر!" مُقابل کے سنجیدگی سے کہے جانے پر حور عین شرمندگی سے نظر نہیں اُٹھا سکی مگر جوابی حملہ لازمی تھا، واجب تھا۔

"آپ۔۔۔ آپ بہت فارغ اِنسان معلوم ہوتے ہیں۔" اُسکے تپ کر کہے جانے پر لمحے بھر کے لیئے وہ حیران ہوا اور پھر دھیرے سے مُسکرا دیا۔ حور عین نے نگاہ چُرا کر اب راستے کو بغور دیکھتے ہوئے چلنے کو ہی غنیمت سمجھا۔

"محترمہ! بہت مصروف اِنسان ہوں میں۔ یہ تو آپکے لیئے پتہ نہیں کیسے وقت نکل آتا ہے۔" محضوظ ہو کر اُس نے کہا تو حور عین لمحے بھر کے لیئے ساکن رہ گئی مگر صرف لمحے بھر کے لیئے جبکہ ذُوالجلال خود اپنی ہی کہی بات پر دَنگ سارہ گیا۔

"منسٹر ہیں نہ کہیں کے۔" سر جھٹک کر اُس نے طنزیہ لہجے میں کہا تو ذُوالجلال نے اپنی بے ساختہ اُمڈتی مُسکراہٹ کا گلا بامشکل گھونٹا۔

"اگر ہوا تو پھر؟" اُسکے مُسکراتے لہجے پر حور عین دھڑکتے دِل کے ساتھ ٹھٹھک کر ٹھہر گئی۔ لمحے بھر کو دِل جیسے سُکڑ کر پھیلا۔ خوف سے، عدم تحفظ سے۔

"تو پھر کوشش کیجیئے گا کہ آئندہ یوں میرا راستہ نہ روکیں۔" اُسکی یک دَم سخت ہوتی آواز پر ذُوالجلال کے چہرے کی مدہم مُسکراہٹ تیزی سے سمٹ گئی شاید دِل کی دھڑکن بھی واپسی کا راستہ لمحے بھر کے لیئے فراموش کر بیٹھی تھی۔ اُسکے سفید پڑتے چہرے کو وہ ساکن دِل اور اُلجھن بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا کیونکہ کچھ تھا اُس سخت لہجے میں پنہاں جس نے ذُوالجلال جیسے زور آور مرد کے مضبوط دِل کو بھی ڈگمگانے پر مجبور کر دیا۔ آسمان پر اُڑتے پرندے پروں کو سمیٹ کر اُداسی سے اپنے گھروں کو لوٹ گئے، ہوا بھی سُوگوار سی ہو کر تھم چکی تھی۔ سوات کی وادیوں میں جہاں اب سردیاں اپنا ڈیرہ ڈالے کافی دِن گزار چکی تھیں وہاں یک دَم موسم کی پہلی

www.novelsclubb.com

برف باری شروع ہو گئی۔ مدہم مدہم گرتی برف باری سے بے نیاز وہ دونوں ایک دوسرے کو لمحے بھر کو دیکھتے رہے اور پھر حور عین نگاہوں کا زاویہ بدل کر آگے بڑھتی چلی گئی۔

جبکہ ذُوالجلال وہیں کھڑا ساکت سا اُسے نظروں سے پھر سے اُوجھل ہوتا دیکھ رہا تھا۔ موسم کی ساری

خوبصورتی، ماحول کی ہر کشش، اب ماند پڑ گئی تھی۔ وہ موسم جو پہلے اپنی پوری رعنائی سے سوات کی فضاؤں پہ چھایا ہوا تھا اب تابناک نہیں رہا تھا۔ برف باری نے ماحول میں مزید سحر پُھونک دیا مگر ذُوالجلال پر اُس سحر کا مطلق اثر نہیں ہوا تھا اور نہ گھر کی سمت تھکے قدموں سے جاتی حور عین پر کیونکہ آخر بیرونی موسموں کا تعلق بھی تو دِل کے موسم سے جُڑا ہوتا ہے۔

ایسی آواز سے دِل ٹوٹ کے سینے میں گرا

جیسے منجدھار میں بُھونچال سے کُہسار گرے

www.novelsclubb.com

جیسے نوبت ہی معالج کی نہ آئے کوئی

جیسے رَستے میں دَم توڑ کے بیمار گرے۔۔۔

"حور آپی! کچھ دِن سے میں آپ کو اُداس دیکھ رہی ہوں، سب خیر ہے نہ؟" ملیحہ نے اُسکے برابر چلتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ وہ جو اپنے خیالوں میں گُم تھی چونک کر ناسمجھی سے دیکھنے لگی۔ وہ دونوں سودا سلف لینے کے لیئے بازار آئی ہوئی تھیں سو اب خریداری مکمل کر کے وہ رش میں راستہ بناتی ہوئی آہستہ سے جا رہی تھیں۔ ملیحہ اور حور عین کا ہاتھ تھام کر بیچ میں چلتا ہوا مانی خاموشی سے ہاتھ میں پکڑی 'کوٹن کینڈی' کھانے میں مگن تھا۔ برف باری کے بعد سے سردی میں خاطر خواہ اِضافہ ہوا تھا۔ دو دن لگاتار برف باری کے بعد اب موہم سی دُھوپ نکل آئی تھی سو ایسے

سماں میں زیادہ تر لوگ یہاں بازاروں کا رُخ کرتے تھے کیونکہ موسم کبھی بھی پلٹا کھا کر سب کو گھروں تک محدود کر سکتا تھا۔

سڑک کے اطراف میں جمی برف اُٹھا اُٹھا کر کچھ منچلے ایک دوسرے کو گولے بنا کر مارنے میں مصروف تھے۔ کہیں بزرگ افراد دکانوں اور اپنے گھروں کے باہر بیٹھ کر کہوے کے ساتھ خُشک میوہ جات کے ساتھ باتوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے تو کہیں عورتیں کڑھائی کرنے میں منہمک تھیں۔ایسے میں اِرد گرد کے شور سے کان پڑی آواز بھی سُنائی نہیں دے رہی تھی۔

"نہیں اِیسی تو کوئی بات نہیں۔" اُس نے گہرا سانس لے کر کہا اور پھر شاپر دوسرے ہاتھ میں مُنتقل کر کے رُک کر ایک دوکان کے سٹال سے چلغوزے اُٹھا کر اُنکا جائزہ لیا اور پھر دکاندار کو دیکھا۔

"اسلام و علیکم بابا!" نرمی سے کہے جانے پر اُس بزرگ نے اخبار سے نظریں ہٹا کر دیکھا اور پھر اُنکے چہرے پر ایک شفیق سی مُسکراہٹ دوڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم اسلام بیٹا۔" معمول کے مطابق اُٹھ کر چلغوزے کاغذ کے پیکٹ میں ڈال کر اُسکو تھماتے ہوئے اُنہوں نے کہا۔

"اور آپکی صحت کیسی ہے؟ کاروبار کیسا جارہا ہے؟؟" پیسے ادا کرتے ہوئے اُس نے مُسکرا کر اُن سے پُوچھا جو ملیحہ کے سلام کا جواب دے کر عمران کا شانہ تھپتھپا کر دکان کی سیڑھیاں طے کر کے نیچے اُتر آئے تو حور عین نے خوشگوار حیرت سے اُنھیں دیکھا

"گھٹنوں کا درد اللہ کے فضل سے بہت بہتر ہو گیا ہے۔ تمہاری دی ہوئی دوائیوں میں واقعی شفاء ہوتی ہے بیٹا۔" اُنکے ہشاش بشاش لہجے پر اُس نے مُسکرا کر ملیحہ اور مانی کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کہہ رہے ہیں تو مان لیتی ہوں۔ کوئی مسئلہ ہوا تو مجھے ضرور یاد رکھیئے گا۔" اُنکے دونوں ہاتھ تھام کر چومتے ہوے ت آنکھوں سے لگا کر اُس نے اپنائیت سے کہا تو

اُن بزرگ نے دعائیہ انداز میں اُسکے اور ملیحہ کے سَر پر ہاتھ پھیر کر آسمان پر نگاہ دُوڑائی۔

"اللہ! پریشانیوں سے بھرا تم لوگوں کا دامن یکسر خالی کر دے، امین۔" اُنکی دُعا پر حور عین اور ملیحہ نے بھیگتی آنکھوں سے دیکھ دوسرے کو دیکھ کر 'امین' کہا۔اِس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی بازار میں یک دَم مچ اُٹھنے والے شور سے حور عین کا دِل سُکڑ پھیلا، خوف سے، دہشت سے۔ عورتیں اپنے گھروں میں بچوں کو گھسیٹ کر لے جا چکی تھیں۔ دکانداروں نے اپنی دوکانوں کے شٹر تیزی سے نیچے کر دیئے۔پہلے پُر مسرت محسوس ہوتا بازار کسی کے آنے کا سُن کر پل بھر میں ہی ویران ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

حور عین نے ایک نظر خوف سے سفید پڑتی ملیحہ کو دیکھا اور پھر مانی کو جو کچھ نہ سمجھ پانے کے خوف کے ساتھ حیرت سے خاموش ہوتے بازار کو دیکھ رہا تھا جبکہ ملیحہ کی سخت ہوتی گرفت وہ اپنے ہاتھ پر محسوس کر سکتی تھی۔

"بابا! آپ ملیحہ اور مانی کے ساتھ گھر جائیں۔" حور عین نے اُنکے متفکر چہرے کو دیکھ کر سنجیدگی سے کہا تو وہ چند لمحے اُسکو یونہی پریشانی سے دیکھتے رہے اور پھر سمجھ کر اُنہوں نے سَر ہلا دیا۔

"تم بھی چلو حور آپی۔" ملیحہ نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ گھسیٹ لینا چاہا مگر اُس نے نرمی سے اُسکا ہاتھ تھپتھپا کر چُھڑا لیا۔ بابا جی نے ملیحہ اور مانی کو اپنے حلقے میں لیا اور پھر وہ تینوں نگاہوں سے دُور ہوتے چلے گئے۔ حور عین نے اب پلٹ کر وہاں دیکھا جہاں سے وہ آ رہا تھا جسکی آمد کے باعث وہ بازار ویران ہو گیا تھا۔ نفرت اور خوف نے بیک وقت اُسکے دِل کو مضبوطی سے جکڑا تھا مگر وہ خود کو بے خوف ظاہر کرتی اُس شخص کو اپنی سمت آتا دیکھ رہی تھی جو کالام کی وادیوں میں خوف اور دہشت کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ 'روحان میر' اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا ہوا، اپنی پوری فوج کے ہمراہ اُسکی سمت بڑھ رہا تھا جسکو اُسکے دِل نے چُن لیا تھا۔ جس پر روحان میر کی اُڑتی، بھٹکتی نگاہ ٹھہر گئی تھی۔ وہ جو رنگ برنگی تتلیوں کے جُھرمٹ

www.novelsclubb.com

میں ہما وقت رہنے والا شخص تھا وہ اب نئے پُھول کی تلاش میں حور عین سکندر تک آ پہنچا تھا۔

ہماری بستی میں تو تتلی پہ بھی مرمٹتے ہیں لوگ

تیرے آنے سے تو خلقت باؤلی ہو جائے گی۔۔۔۔

"سرکار! صدقے۔"قریب آنے پر وہ اپنے ازلی اوباش لہجے میں مُسکراتے ہوئے بولا تو حور عین کا حلق تک کڑوا ہو گیا مگر وہ صبر کے گھونٹ ہی بھر سکتی تھی۔

"تمہیں اکیلے گُھومتے خوف آتا ہے جو پوری فوج کو ساتھ لیئے پِھرتے ہو۔لوگوں کو خوفزدہ کرنے کے علاوہ بھی کوئی دوسرا کام کر لیا کرو،رُوحان میر۔"اُسکے چبا چبا کر کہنے پر وہ زوردار قہقہ لگا کر ہنستا چلا گیا۔

"ہائے! تمہاری ہی باتیں تو مجھے تمہاری سمت کھینچتی ہیں۔"اُسکے خباثت بھرے لہجے پر اُسکا چہرہ غصّے اور تنفر سے سُرخ ہو گیا مگر سامنے والا ڈھیٹ ابنِ ڈھیٹ تھا۔

"یہ جب تم یوں میری چھوٹی چوٹی باتوں پر سُرخ پڑ جاتی ہو نہ قسم سے جی کرتا ہے ساری رنگین مزاجی کو الوداع کہہ کر تمہارے قدموں میں بیٹھ جاؤں مگر عادت سے مجبور ہوں یار۔" دوپٹے کے ہالے میں لپٹے اُس چہرے کو شوق سے دیکھتا ہوئے وہ مسرور سا بولا تو بے اِختیار حور عین نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔ یہ باتیں، یہ لہجہ برداشت سے باہر تھا مگر اُسکو ہر حال میں جھیلنا تھا شاید عمر بھر کے لیئے مگر وہ اِیسا سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

"میری بات کان کھول کر سُن لو رُوحان میر، آئندہ اگر تم نے دوسرے لوگوں کو پریشان یا خوف زدہ کیا نہ تو مُجھ سے بُرا تمہارے حق میں کوئی نہیں ہو گا۔" انگلی اُٹھا کر اُسے تنبیہہ کرتے دیکھ کر روحان نے چہرے پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی چُھپا لی جو حور عین کی نظروں سے ہر گز پُوشیدہ نہیں رہی تھی۔

"یہ ہر وقت انگارے چبا کر خود کو میرے سامنے بہادر ثابت کرنے میں کیوں ہلکان رہتی ہو۔ تم تو دِل کی ملکہ ہو۔ ظالم میں اُن لوگوں کے لیئے ہوں جو تمہارے اور

www.novelsclubb.com

میرے بیچ آنے کی کوشش کریں گے۔مثال تو تمہارے سامنے پیش کی تھی میں نے۔یاد ہے نہ تمہیں؟"دِلبرانہ انداز میں کہتے کہتے آخر میں اُسکا لہجہ تمسخرانہ لیکن سَرد ہو گیا۔حورعین نے اپنی بھیگتی ہتھیلی اور ڈوبتے دِل کو بامشکل سنبھالا۔ قدموں سے گویا جان نکلنے کو تیار تھی۔اُسکو لگا وہ کسی بھی لمحے ڈھے جائے گی۔کوئی سہارا، کوئی مددگار، کوئی حامی دُور دُور تک دِکھائی نہیں دے رہا تھا۔اُسکا جی چاہا وہ چیخ چیخ کر رُوئے اور عرش ہلا ڈالے۔

"پھر مُلاقات ہو گی، دلِ جانم۔"آنکھ مار کر کہتے ہوئے اُسکا انداز صاف مزاق اُڑاتا ہوا تھا۔اُسکے دِل کی حالت سے بے نیاز وہ اَب پلٹ کر واپس جا رہا تھا۔یونہی یک ٹک اُس شخص کو دُور جاتا اور پھر شان سے گاڑی میں بیٹھتا دیکھ رہی تھی جسکے ہاتھ اُسکے عزیز اَز جان باپ کے خون سے رنگے ہوئے تھے۔جو اُسکے جذبوں، اُمیدوں، خوشیوں کا بھی قاتل تھا۔گاڑیوں کے سٹارٹ ہونے کی آواز نے یک دَم اُس ویران ہو چکے بازار میں ہلچل مچا دی اور پھر گہرا سکوت ہر سُو چھا گیا۔بھیگتی

www.novelsclubb.com

آنکھوں سے وہ مٹی کے اُڑتے مرغولوں کو دیکھ رہی تھی کہ یکایک اُسکے قدموں نے گویا اُسکا بُوجھ اب مزید اُٹھانے سے انکار کر دیا اور وہ فوراً زمین بُوس ہونے کے لیئے لڑکھڑائی۔اِس سے پہلے کہ وہ کٹے شتر کی مانند پورے قد سے گرتی کسی کے مہربان ہاتھوں نے اُسے کندھوں سے تھام لیا۔ گُم ہوتے حواس اور تیزی سے بھیگتی آنکھوں سے اُس نے خوفزدہ ہو کر چہرہ پھیرتے ہوئے سہارا دینے والے کو دیکھا اور بس اُسکے صبر کی حد اِتنی ہی تھی۔بے اِختیار ضبط کا دامن اُکسے ہاتھوں سے چھوٹ گیا اور وہ سہارا دینے والے کے شانے سے لگ کر با آوازِ درد گرد کا ہوش بُھلائے رُوتی چلی گئی۔ہر وہ غم جن پر رونے کی وقت نے حور عین سکندر کو مہلت نہیں دی گئی وہ سب اُسے اب خوب رُلا رہے تھے اور اُسکی سسکیاں بلند ہوتی چلی گئیں۔وہ زخم جو دِل کا ناسور بن چکے تھے آج اُن سے ایک بار پھر خون رِس رہا تھا۔

میں اپنے ہونے سے کب سُکھی ہوں، بہت دُکھی ہوں

نہ عام دُکھ ہے، نہ خاص دُکھ ہے۔۔ تمام دُکھ ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"دِلاور کو کہنا دو دِن آرام کرے۔"ذُوالجلال کی مدہم آواز پر پسنجر سیٹ پر بیٹھے آصف نے بغور

اپنے سَر کو دیکھا اور پھر 'یس سَر' کہہ کر فائلز کی رُو گردانی میں مصروف ہو گیا اور ذُوالجلال خاموش نظروں سے اُس ویران پڑے بازار میں گاڑی داخل کرتے ہوئے لمحے بھر کو چونکا گیا۔یہ بازار جہاں لوگوں کا جم غفیر ہوتا تھا آج غیر مو معمولی سکوت کیوں تھا یہاں؟گاڑی کی سپیڈ آہستہ کر کے وہ اِرد گرد کے گھروں کا بغور جائزہ لے رہا تھا پھر ایک نظر آصف کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آصف !اِس بازار میں پہلے تورش ہوا کرتا تھا۔کیا یہاں سے بازار ختم ہو گیا ہے؟" ذُوالجلال کی پُر سوچ آواز پر آصف نے چونک کر سَر اُٹھایا اور سامنے دیکھا جہاں دُھوپ تو تھی مگر ہُو کا عالم تھا۔"روحان کا کارستانی ہو گی سَر۔"آصف کی بات پر

اُسکی پیشانی پر شکنوں کا جال بچھ گیا۔ سٹیرنگ پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے اُس نے سپیڈ مزید آہستہ کر دی تھی۔

"یہ وہی روحان ہے نہ، لگتا ہے میرا سکھایا ہوا سبق بُھول گیا ہے۔" اُسکی سَرد آواز پر آصف نے اُسکے سنجیدہ ہوتے چہرے کو دیکھ کر محض سَر ہلا دیا۔

"آپکے جانے کے بعد سے تو مزید بے لگام ہو گیا ہے۔ بہت لوگ اِس سے تنگ اور پریشان ہیں۔" آصف کے کہنے پر اُس نے تیزی سے گاڑی کو جھٹکے سے رُوک کر ناگواری سے آصف کو دیکھا۔

"اور یہ ساری بکواس تم مجھے اَب بتا رہے ہو۔ یہاں سب اندھے، گونگے اور بہرے ہیں جو کوئی اُسکو لگام نہیں ڈال سکتا تھا۔ پولیس اُسکے باپ کی ہے یا پورا کے-پی-کے؟؟" ذُوالجلال کی دھاڑ سے آصف کو سانپ سُونگھ گیا تو بے اِختیار نگاہ چُرا گیا کیونکہ 'روحان میر' کا سُن کر ذُوالجلال کا سخت طیش میں آنا لازمی اَمر تھا۔ وہ اُسکا ازلی دُشمن جو تھا۔

"اُس بغیرت انسان کو تو اب میں خود دیکھ لوں گا۔" گاڑی تیزی سے سٹارٹ کر کے اُس نے سٹیرنگ پر مکہ مارا تو آصف اُسکے غصّے سے سُرخ پڑتے چہرے کو دیکھ کر رہ گیا۔ وہ جس طرح بازار میں تیزی سے گاڑی دُوڑا تھا اُس سے آصف اُسکے اندرونی خلشار کا اندازہ لگا سکتا تھا۔ دَک دَم بریک لگانے پر آصف بامشکل خود کو بچا سکا۔ چونک کر وہ ذُوالجلال کو دیکھنے لگا جسکے چہرے کے تاثرات کچھ دیر پہلے والے نہیں رہے تھے۔ وہ اب یکسر مُختلف انسان محسوس ہو رہا تھا جسکا غصّے سے دُور دُور کا بھی واسطہ نہیں دِکھائی دے رہا تھا۔

"سَر خیریت؟" آصف نے پریشانی سے اُسے دیکھ کر کہا جسے نہ جانے کیا ہو گیا تھا۔ آصف کی سُنے بغیر، اُسے کوئی بھی جواب دیئے بغیر وہ گاڑی کا دروازہ کھول کر تیزی سے باہر نکل گیا اور آصف حیرت سے اُسے بے خود سا جاتے دیکھ رہا تھا جو یوں لگ رہا تھا گویا سحر زدہ ہو یا کسی اِسم کے زیرِ اثر چلے جا رہا ہو اور دوسری سمت ذُوالجلال حیرت، خوشی اور تفکر سے اُسکی سمت بڑھ رہا تھا جو اُس ویرانے میں تن تنہا کھڑی نہ

www.novelsclubb.com

جانے اُڑتی دُھول میں کیا دیکھ رہی تھی۔ وہ اب اُس سے چند قدم دُور تھی وہی جسکا خیال ہی ذُوالجلال خان کو گھنٹوں شاد رکھتا تھا۔ جسکے کہیں قریب ہی ہونے کا احساس نہ جانے کیسے اُسے دِل کی دھڑکنیں دے دیا کرتی تھیں۔

یہ آخر کونسا جذبہ تھا؟ وہ یوں ہمہ وقت ذُوالجلال کے ذہن کے پردے پر کیوں نمایاں رہنے لگی تھی؟؟ اور پھر سردار ذُوالجلال نے اُسے لڑکھڑاتے دیکھا۔ بے ساختہ ایک مدہم دِلگرفتہ سی مُسکراہٹ اُسکے چہرے پر طاری ہو گئی۔ وہ ہمیشہ اُسے تھام لینے کے لیئے ہی آگے بڑھتا آیا تھا سو اب بھی ایسا ہی ہوا۔ اُسکے سنبھال لینے پر وہ ہمیشہ کی طرح خوفزدہ ہو کر پلٹی اور اُسکی خوفزدہ، بھیگی آنکھوں کو دیکھ کر سردار ذُوالجلال خان کا دِل دھڑک کر ہمیشہ کے لیئے اُس عورت کے لیئے ٹھہر گیا جسے ذُوالجلال نے ہر وقت اُداس، خوفزدہ اور آنسو بہاتے ہی پایا تھا۔ اِس سے پہلے کہ وہ کچھ پُوچھ پاتا، کچھ سمجھتا وہ اُسکو دیکھ کر اچانک قریب ہوتے ہوئے اُسکے کندھے سے اِیسے آلگی جیسے تھکے ہارے مسافر کو دیوار کا سہارا مل جائے۔ جیسے صحرا

www.novelsclubb.com

میں کہیں ہلکی سی بارش کی آمد ہو جائے۔ جیسے اکیلے بُوجھ ڈھوتے مزدور کا کوئی سارا بُوجھ منزل پر پہنچ لینے سے پہلے تقسیم کر لے۔ہاں حور عین سکندر کو اُس وقت سردار ذُوالجلال کے کندھے سے لگتے ہی ایسا ہی اِحساس ہوا تھا۔وہ جیسے خوابوں میں آتے اُس محبوب شخص کو یوں مُجسم صورت دیکھ کر ایک زمانوں بعد حواس کھو بیٹھی تھی۔اور سردار ذُوالجلال خان پر وہ تیسرا راز عیاں ہو ہی گیا۔اُس راز کے عیاں ہو جانے کا یہی وقت مقرر تھا۔وہ جو دنگ یونہی ساکت سا کھڑا تھا،اُسکے تیزی سے دھڑکتے دِل نے اُسے اُس راز،اُس الہام کے وارد ہونے کی خبر بالآخر دے ہی دی تھی۔

؎خود ہی وہ آ گیا تھا دِل کے قریب

www.novelsclubb.com

اور ہم ہیں مارے ہوئے سہولت کے۔۔۔

اُس عورت کی تیز ہوتی سسکیاں،اُسکے آنسو سردار ذُوالجلال کا دِل ٹکڑے ٹکڑے کر رہے تھے۔وہی دِل جسکے بارے میں سب کی طرح اُسکا بھی دعویٰ تھا کہ وہ پتھر

کا ہو چکا ہے۔ جس پر کوئی موسم اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ آخر اُسکے پاس کہاں سے آتے تھے اِتنے آنسو؟ کیسے غم تھے جو اُن جھیل سی گہری آنکھوں نے اپنے پیچھے چُھپا رکھے تھے؟ یک دَم موسم نے پلٹا کھایا اور سردیوں کی ہلکی پُھلکی پہلی بارش بَرسنے لگی۔ جبکہ گاڑی میں بیٹھا آصف تعجب سے اُس شاندار سے شخص کو گھنٹے سے، بڑھتی سَردی، گرتی بارش سے بے نیاز کسی روتی ہوئی عورت کو کندھا دیئے کھڑا دیکھ رہا تھا وہی جو عورت پر دوسری مکمل نگاہ تک نہیں ڈالتا تھا۔ اُن سے چھ فٹ کا فاصلہ رکھ کر گزرتا آیا تھا، جسکے گرد ہر کام کرنے والے تک مرد تھے۔

تیز ہوتی بارش اور بڑھتی سَردی محسوس کر کے ذُوالجلال نے چہرہ قدرے جُھکا کر اُسکو دیکھا جس کی مدھم سِسکیاں ابھی بھی جاری تھیں۔ وہ لاعلم تھا کہ اُسکو کیا غم ہیں جسکے نام سے بھی وہ ناواقف تھا مگر دِل کا ہر حصّہ شاد تھا کہ وہ اپنے دُکھوں پر اُسکے سامنے، اُسکے ساتھ لگ کر آنسو بہا رہی تھی اور اُن آنسوؤں کا ایک ایک قطرہ وہ اپنے دِل پر محسوس کر رہا تھا۔ بے اِختیار ذُوالجلال نے اپنے پہلو میں گرا دائیاں ہاتھ اُٹھایا

www.novelsclubb.com

اور اُسکو یوں اپنی اوٹ میں لیا کہ وہ اُسکے کندھوں پہ اوڑھی گئی چادر کے حصار میں آ گئی۔ سردی کا اِحساس تیزی سے معدوم ہونے لگا۔

ے قُرب اچھا ہے مگر اِتنی شدت سے بھی نہ مل

یہ نہ ہو تُجھ کو میرے رُوگ پُرانے لگ جائیں۔۔۔

"مجھے وہ تیسرا راز معلوم ہو گیا ہے" عارض خان نے چونکتی نظروں ساتھ سے اُسکو دیکھا جو شکار سے واپس جیپ چلاتے ہوئے اپنی بات کہہ کر سیدھ میں دیکھتے ہوئے بے حد خوبصورت سا مُسکرا رہا تھا۔ اُنکا دِل کسی خدشے، کسی انہونی کے احساس سے دھڑک اُٹھا تو وہ چہرہ پھیر کر باہر بھاگتے دوڑتے مناظر کو دیکھنے میں محو ہو گئے۔

ذُوالجلال نے مُسکرا کر سامنے سے نگاہ ہٹاتے ہوئے اُنکو دیکھا تو اُسکی کِھلتی مُسکراہٹ تیزی سے معدوم ہوتی گئی اُنکے سنجیدہ چہرے کو دیکھ کر۔ وہ جیسے اُسی

بات سُن کر بھی اَن سُنی کر گئے تھے۔ سَر جھٹک کر وہ دوبارہ سے باہر دیکھنے لگا اور دونوں باپ بیٹے کے درمیان کچھ پل پُراِسرار سی خاموشی طاری رہی۔

"معلوم ہوا ہے یا وارد؟" خاموشی کو اب کے عارض خان کی سنجیدہ آواز نے توڑا۔ اُنکو دیکھے بغیر ذُوالجلال اُنکے لہجے میں پِنہاں تفکر کو مُحسوس کر سکتا تھا۔

"وارد!" اُسکے لفظی جواب پر اُنہوں نے ٹھٹھک کر بغور اُسکا چہرہ دیکھا جہاں اب کچھ بدلا بدلا سا لگ رہا تھا۔ جدھر الوہی سی چمک تھی جیسے دِل میں کچھ اُتر کر بسیرا کر گئی ہو اور اب آنکھوں سے، چہرے سے عیاں ہو جانے کے درپے ہو۔ وہاں واقعی وہ تیسرا راز وارد ہو کر عیاں ہو چکا تھا۔

"کیا کہتے ہیں اُسکو؟" چند لمحے کی خاموشی کے بعد اُنکے سوال پر ذُوالجلال کے چہرے کو مدھم مگر بھلی سی مُسکراہٹ دوڑ گئی۔

"اُس راز کو؟" اُسکا انداز یک دَم شرارت سے بھرپور ہوا تو عارض خان نے اب کی بار باہر کے منظر سے نگاہ ہٹا کر اپنے خُوبرو بیٹے کو دیکھا جو مکمل اُنکا ہی پرتُو تھا، اُنکا ہی عکس۔ اُسکی سیاہ آنکھوں کو چمکتے دیکھ کر عارض خان نے بے اختیار نگاہ چُرا لی۔

"نہیں! اُسکو جس نے تم پر یہ راز عیاں کر دیا ہے۔" اُنکی سنجیدہ آواز جیپ میں گونجی تو بے اِختیار ذُوالجلال کا پاؤں بریک پر گیا۔ پہلے اُس نے ناسمجھی سے اُنکو دیکھا اور پھر سٹیرنگ کو۔ وہ تو اُسکا نام اب بھی نہیں جانتا تھا۔ نام کیا ہر چیز سے ناواقف تھا پھر وہ کیسے دِل کے دروازے کا ہر مضبوط تالا توڑتی ہوئی اندر دھڑلے سے، حق سے گُھس آئی تھی؟

"فلحال تو یہ جان گیا ہوں کہ اُس راز کو کیا کہتے ہیں۔" ہلکے سے مُسکرا کر اُس نے جیپ سٹارٹ کر کے آگے بڑھائی۔۔

"کیا کہتے ہیں؟" اب کے وہ سَر جھٹک کر دلچسپی سے مُسکرا کر اُس سے پُوچھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

محبت! جسکے سبب میری شخصیت میں تغیر آیا ہے۔"اُسکی مدہم آواز پر عارض خان ساکت ہوتے دِل سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہے تھے جو اب ہاتھوں سے باقی سب کی طرح بہت دُور نکل کر جاتا دِکھائی دے رہا تھا۔

ے میں تھی ہجومِ شہر میں تنہا اُداس سی

اور لوگ تھے کہ پاؤں تلے رُوندتے رہے

پِھر یوں ہوا کہ وہ مل گیا جسکی تلاش تھی

پِھر یوں ہوا کہ لوگ مجھے ڈھونڈتے رہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اُسکو نہیں معلوم وہ کب تک روتی رہی مگر دِل جیسے اب پُر سکون اور ہلکا ہو گیا تھا۔ اِیسے میں اب اُسکا حواس میں آجانا لازمی اَمر تھا۔یک دَم وہی مسحور کن خوشبو اُسکے اطراف میں پھیلنے لگی تو اُسے محسوس ہوا وہ چند گھنٹوں سے اُس خوابناک سی خوشبو

کے پُر تحفظ حصار میں تھی۔اُسی کی خوشبو جسے وہ کئی سالوں سے اپنے خوابوں کے جزیرے میں دیکھتی آئی تھی اور اب یہاں ہر سُو وہی خوشبو پھیلی ہوئی تھی جو حور عین کی قوتِ شامہ کو خواب کے بعد بھی معطّر رکھتی تھی۔ جھٹکے سے اُس نے سَر اُٹھایا اِس خواہش سے کہ کاش وہ سب اُسکا وہم، اُسکا ہمیشہ کی طرح کا خواب ہو ورنہ وہ کیسے دوبارہ اُس شخص کے سامنے نگاہ اُٹھا پائے گی جسکو اِتنی بار ہری جھنڈی دِکھانے کے باوجود وہ سب بُھول کر اُسی کے شانے سے آلگی تھی۔شرمندگی سی شرمندگی تھی۔چند لمحے یونہی اُس نے سَر اُٹھا کر بھی آنکھیں بند رکھیں اور پھر آہستہ سے کھول کر دیکھتے ہوئے وہ چیخ مار کر اُسکا مضبوط حصار توڑتے ہوئے پیچھے کو ہوئی جس نے فوراً بغیر کسی مذمت کے اپنا ہاتھ ہٹا کر اپنی پُشت پر باندھ لیا۔

www.novelsclubb.com

حور عین کتنے ہی پَل پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُسکو دیکھتی رہی اور پھر اُس نے اپنے دونوں ہاتھ آنکھوں تک لے جا کر اُنکو مسلا اور پھر دیکھا۔وہ سَراب نہیں تھا سو اب بھی اُنہی مضبوط قدموں سے جم کر کھڑا رہا البتہ اُسکے یوں آنکھیں مسلنے پر حور عین

نے اُسکے چہرے پر دَر آنے والی دلکش مُسکراہٹ کو دیکھا اور دو قدم تیزی سے مزید پیچھے سرکی اور اَس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا، سمجھا پاتا وہ پلٹی، اپنی شال کا کونہ مٹھی میں دبا کر وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی اور پھر گھر آکر ہی سانس لیا۔

"آپی! آپ کیوں اِتنی سُرخ ہو رہی ہیں اور کیا کہیں سے بھاگ کر آئی ہیں؟" ملیحہ کی حیرت بھری تشویش پر اُس نے بے بسی سے ملیحہ کو دیکھ کر اپنے جلتے گالوں پر دونوں ہاتھ رکھ لیئے اب وہ ملیحہ کو کیا بتاتی کہ یہ سُرخی شرمندگی، حیا اور خود پر سے اِختیار کھو دینے والے غصّے کے باعث تھی اور مزید بے وقوفی سے بچنے کے لیئے وہ اِدھر اُدھر دیکھے بغیر سَر پر پاؤں رکھ کر بھاگ کھڑی ہوئی تھی۔ اپنی یہ شکست وہ کیسے بُھول پائے گی؟ اِس بے اِختیاری پر اب وہ کیسے نظر اُٹھا سکے گی؟؟ کیسے اکڑ کر اب اُسکو جواب دے گی؟؟؟ نہیں! اب اُس شخص کو دیکھ کر اُس نے فوراً راستہ بدل لینا ہے ورنہ وہ مزید شرمندگی سے پُر حماقت اور بے وقوفی ضرور کر گزرے گی اُسکے سامنے۔

www.novelsclubb.com

"اِیسی بھی کیا بے اِختیاری حور عین سکندر؟ یہ تم نے کیا غصب کر ڈالا۔" اپنے کمرے میں اِدھر سے اُدھر ٹہلتے ہوئے وہ پچھلے دو گھنٹے سے خود کو کوس رہی تھی وہ سب بُھلائے جو اس بے اِختیاری کے اَسباب بنے تھے۔

"تم نے تو رونے کے لیئے کبھی دیوار کا سہارا نہیں مانگا، تو پھر کیوں؟" اُسکا جی چاہ رہا تھا کہ وہ اپنے بال نوچ لے۔ یک دَم اُسے اپنے کندھے پر کسی کی نرم گرفت محسوس ہوئی تو جُھنجھلا کر ٹھہر گئی۔ دِل کی دھڑکن معمول سے ہٹ کر ہو چکی تھی۔

ے میں اسیرِ دل تھی سو رُو پڑی تمہیں دیکھ کر

تمہیں ضبطِ غم پہ ناز تھا، تمہیں کیا ہوا؟؟

www.novelsclubb.com

دو دِن سے وہ آفس سے حویلی نہیں جا سکا تھا کیونکہ بہت سارے کام یک دَم ہی اُسکے سَر پر آپڑے تھے۔ ضروری میٹنگز، مالم جبہ دورہ، میڈیا بریفنگز، نئے بِل منظور کروانے کے لیئے پیپر ورک، آصف نے جو کے-پی-کے کے پچھلے سال کی فائننس رپورٹ تیار کی تھی اُسکی پُروف ریڈنگ اور ایسے ہی ہزاروں کام۔ آخری فائل پر تیزی سے دستخط کرتے ہوئے اُس نے نے فائل آصف کو تھمائی اور آصف کے جاتے ہی اپنی جلتی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر اُس نے چیئر کی پُشت سے ٹیک لگالی۔ یکایک ذہن کے پردے پر کسی کا آنکھوں کو بے یقینی سے مَسلنا یاد آیا تو بے اِختیار تھکاوٹ کے باجود اُسکے چہرے کو بڑی جاندار مُسکراہٹ چھو گئی لیکن وہ آنسو! اُن آنسوؤں کا سبب جان لینے کے لیئے اُس نے خود کو اِتنا بے چین زندگی میں کبھی نہیں پایا تھا۔

www.novelsclubb.com

کیا کسی کی جانب دِل مائل ہو جانا اِسے ہی کہتے ہیں؟ کیا کوئی یونہی دِل میں اُتر کر ڈیرہ جمالیتا ہے اور دِل کی دُنیا کو خبر ہونے تک بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے؟؟ وہ سوچوں

کے گرداب میں اُلجھا یونہی آنکھیوں موند کر بیٹھا تھا۔آصف جس وقت اُسکے آفس میں سب ضروری کام نمبٹا کر اُس تک آیا سَردار ذُوالجلال کو یوں آنکھیں موند کر مُسکراتے دیکھ کر حیرت سے ٹھہر گیا۔اُسکا سَردار واقعی بدل رہا تھا یا یک مُشت ہی مکمل بدل گیا تھا؟آصف اُسکے ساتھ سیاست میں آنے سے قبل

بزنس میں بھی خاص آدمی تھا اور بہت کچھ تھا۔سو وہ جانتا تھا کہ اُسکا سَر آسانی سے بدل جانے والوں میں سے نہیں ہے۔آصف کے ذہن میں اچانک دو دن قبل کا برستی برف باری والا منظر لہرایا تو بے اِختیار اُس نے اپنی سوچ کی نفی کر کے سَر جھٹکا۔

"آصف!" وہ بند آنکھوں سے بھی اُسکی خاموش موجودگی سے واقف تھا اور اُسکے یوں پُکار لیتے ہی اصف کے لبوں پر مدہم مُسکراہٹ چھا گئی۔

www.novelsclubb.com

"جی سر!" اُسکے مودبانہ انداز پر ذُوالجلال نے آنکھیں کھول کر اُسکو دیکھا اور پھر سامنے پڑے صوفے پر بیٹھ جانے کا اِشارہ کیا تو آصف سَر کو خم دے کر چند قدم دُور صوفے پر بیٹھ گیا۔

"کیا تم نے کبھی کسی سے محبت کی ہے؟" آفس کی خاموشی کو اُسکی مدہم سوالیہ آواز نے توڑا تو آصف نے دنگ نظروں میں بے حد حیرت بھر کر اُسکو دیکھا کیونکہ یہ پہلا اِتنا ذاتی سوال تھا جو سردار ذُوالجلال خود کر رہا تھا۔ سوال پُوچھنا حیرت کی بات نہیں تھی وہ لفظ 'محبت' تھا جو ذُوالجلال کے مُنہ سے نکل کر سامنے والے کو تعجب میں مبتلا کر گیا۔ آصف بس کچھ اِتنا جانتا تھا کہ ذُوالجلال کی زندگی میں ممنوع وغیرہ تھی تو پھر؟؟؟

www.novelsclubb.com

"کرتا کون ہے سَر۔" اُسکے جھینپے تاثرات پر ذُوالجلال نے بغور اُسکو دیکھا۔

"میں نے کبھی نہیں کی۔" ذُوالجلال کے سادہ سے انداز پر وہ مُسکرائے بغیر نہ رہ سکا۔

"محبت کی نہیں جاتی یہ بس ہو جاتی ہے۔ایک دَم سے،اچانک۔اِس لیئے یہ سوال زیادہ مُناسب ہو گا کہ کیا کبھی محبت ہوئی؟"آصف کے مُدبّرانہ انداز پر وہ جو پیپر ویٹ کو ہاتھوں میں گُھما رہا تھا چونک کر اُسکو دیکھنے لگا اور پھر جیسے سمجھ کر سَر ہلایا۔

"سَر!آپ سے ایک ذاتی سوال کر سکتا ہوں؟"آصف کے سوال پر اُس نے چونک کر سَر ہلایا،یہ اجازت تھی سوال کر لینے کی۔

"کیا آپکو محبت ہو گئی ہے؟"آصف کے اِتنے صاف سوال پر لمحے بھر کے لیئے وہ ٹھٹک کر رہ گیا۔یہ سوال تو اُس نے ابھی تک اپنے آپ سے بھی نہیں کیا تھا۔اُسکے دِل نے ایک دھڑکن گُم کی اور وہ چند لمحے آصف کے چہرے کو غائب دَماغی سے دیکھے گیا اور آصف،اُسکا دل اندر سے دھک دھک کر رہا تھا۔اُسکا جی چاہا اِس سوال کر لینے کی جُراءت پر وہ اپنا سَر پیٹ ڈالے۔وہ اول روز سے قائم کی گئی حدود سے دو قدم باہر رکھ چکا تھا اور کمان سے نکلا ہوا تیر واپس نہیں آسکتا۔چند لمحے یونہی خاموشی سے دبے پاؤں گزر گئے اور پھر آفس سَردار ذُوالجلال خان کے نہ آشناء

www.novelsclubb.com

سے جاندار، زندگی سے بھرپور قہقہہ سے گونج گیا۔آصف جھٹکے سے سر اُٹھا کر اپنے منسٹرِ صاحب کو بے یقینی سے دیکھ رہا تھا جو سر ریوالونگ چیئر کی پُشت پر گرائے دِلکشی سے ہنس رہا تھا۔

"یہ سوال تو ابھی تک میں نے خود سے بھی نہیں پُوچھا، آصف۔"اُسکی مدہم آواز پر آصف نے پھر سے سر اُٹھا کر اُسکو دیکھا جو اپنا چہرہ جُھکا چکا تھا اِتنا کہ آصف اُسکے چہرے کے تاثرات نہیں دیکھ پا رہا تھا۔

آج چوتھا دِن تھا اور وہ مُنہ چُھپائے اِدھر اُدھر اِحتیاط سے دیکھ کر گھر آتی اور جاتی۔ دو دِن تو شُکر ہے بالکل وہ شخص نظر نہیں آیا مگر تیسرے دِن وہ جس طرح گاڑی سے اُتر کر اُسکی سمت بڑھا پل بھر کے لیئے تو اُس انجان مسیحا کی بے قراری دیکھ کر دھک سے رہ گئی اور پھر چہرے پہ ہاتھ رکھ کر وہ تیزی سے سڑک کراس کر کے

نکل گئی چونکے پیچھے ہیوی ٹریفک تھی سُو وہ اُس تک نہیں پہنچ پایا تھا۔اور آج وہ ملیحہ کو کچھ ضروری ٹسٹ کروانے کے لیئے لے کر آئی تھی۔ملیحہ کا دِل کزور تھا اِس لیئے وہ زیادہ تر دوائیوں اور ٹیسٹ کے عمل سے گزرتی رہتی تھی۔حورین بچپن سے ہی ملیحہ کی بیماری کی وجہ سے ڈاکٹر بننا چاہتی تھی اور پھر انتھک محنت کے بعد وہ بہترین ہارٹ سَرجن بننے میں کامیاب ہو ہی گئی تھی۔

"آیئندہ ذرا سی بھی طبیعت خراب ہو تو مجھے فوراً بتانا ہے،آئی سمجھ؟"اُسکا ہاتھ پکڑ کر ساتھ چلتے ہوئے وہ گھنٹے سے اُسکا دماغ کھا رہی تھی اِیسی ہی ہزاروں تلقین اور نصیحتیں کر کے۔

"اچھا میری ماں!اب بس کرو ورنہ میں ڈاکٹر بٹ کو کہہ کر اپنا ڈاکٹر بدلوالوں گی۔"اب کے اُسکے آگے ہاتھ جُوڑ کر ہنستے ہوئے ملیحہ نے کہا تو وہ جو مُسکرا کر اُسے سُن رہی تھی اُسکی آخری بات پر ہلکا سا تھپڑ اُسکے جُڑے ہاتھوں پر مارا۔

www.novelsclubb.com

"بکو مت! تمہاری ڈاکٹر میں ہی رہوں گی۔" اُسکے جُڑے ہاتھ کھول کر اپنے ہاتھوں میں لے کر اُس نے کہا تو ملیحہ نے ممنون نظروں سے اپنی ماں جائی کو دیکھا۔ سامنے رش دیکھ کر وہ دونوں دھڑکتے دِل سے ساتھ وہیں ٹھہر گئیں۔

"خبیث انِسان اِسکو تو میں۔۔۔" اِس سے پہلے کہ حور عین اُس مجمعے کی سمت بڑھتی اُسکی بات ملیحہ کے ہاتھ پکڑ کر کھینچنے نے روک لی۔ اُس نے پلٹ کر ملیحہ کو دیکھا جو اُسکو سَر کے اِشارے سے منع کر رہی تھی۔

"تم پریشان مت ہو ملیحہ، میں بس اِسکو رُوک کر جھگڑا ختم کروں گی۔ دیکھو وہ ایک معصوم، مظلوم شخص کو مار رہا ہے اور سارا مجمع کھڑا تماشا دیکھ رہا ہے۔" اُسکا ہاتھ تسلی بھرے انداز میں تھپتھپاتے حور عین نے کہا اور فوراً آگے بڑھی مگر اُسکو پھر سے تھم جانا پڑا کیونکہ اب کی بار کسی نے پہلے ہی آ کر رُوحان میر کا ہاتھ فضا میں مضبوطی سے روک لیا تھا۔ سارے مجمع میں سناٹا چھا گیا۔ حور عین نے کسی قدر حیرت بھری بے یقینی سے آگے ہو کر جُراءت کرنے والے کا چہرہ دیکھنا چاہا اور جب

www.novelsclubb.com

اُس نے روحان میر کا ہاتھ زوردار طریقے سے جھٹک کر حقارت سے نیچے کیا تو حور عین اُس شخص کو مدہم پڑتی دھڑکنوں سے دیکھتی رہ گئی۔وہ شخص اب اپنی سیاہ چادر جھاڑ کر کندھے پر ڈال رہا تھا اور پھر اُس نے جھک کر مار کھا کھا کر زخم سے چُور پڑے آدمی کو نرمی سے تھام کر کھڑا کیا اور اُسکے کندھوں پر مضبوطی سے ہاتھ رکھ کر اپنی سمت آتے شخص کے حوالے کیا۔سامنے وہی شخص تھا جو حور عین کے لڑکھڑانے پر اُسے تھام لیا کرتا تھا۔وہی شخص جو اُس برفابری میں گھنٹوں تک اُسے ساتھ لگائے کھل کر رونے دے رہا تھا۔تو کیا وہ سب کے لیئے ایسا ہی تھا مہربان، رحم دِل اور سہارا دینے والا؟ حور عین کی بے لگام ہوتی سوچوں کو لگام اُسکی سنجیدہ، گونجدار آواز نے ڈالی۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی رُوحان میر۔ایک معصوم انِسان پر ہاتھ اُٹھانے کی، ہاں۔اپنے باپ کا مال سمجھ رکھا ہے کیا تم نے لوگوں کو۔" زاور داز آواز میں دھاڑتے ہوئے وہ روحان میر پر برسا جو یک دَم اُسے سامنے دیکھ کر بُری طرح بُوکھلا

گیا تھا۔ حور عین حیرت سے اُسکی غصیلی آواز اور سنجیدہ چہرہ دیکھ رہی تھی جسے اُس نے مُسکراتے چہرے اور نرم آواز کے ساتھ ہی دیکھا اور سُنا تھا۔

"اور تم سب لوگ اِس بغیرت انِسان کا ہاتھ توڑ دینے کے بجائے تماشا دیکھ رہے تھے، شرم نہیں محسوس ہوتی اکیلے شخص ایسے بزدلوں کے ہاتھ پیٹتے دیکھ کر" مجمعے کی جانب رُخ کر کے اب وہ آگ برستی آنکھوں سے لوگوں کو کھری کھری سُنا رہا تھا۔ حور عین کو اِحساس نہیں ہوا مگر اُسکے چہرے کو ایک دلکش مُسکراہٹ نے چُھو لیا جسے ملیحہ نے مشکوک نظروں سے دیکھا تھا۔ مجمعے میں موجود لوگوں نے اُس بارعب، پُروقار شخص کی باتوں پر سر جُھکا لیا۔ اُنکی شرمندگی بھانپ کر اُس نے پلٹ کر آہستہ سے کھسکتے روحان کو شرر باز نظروں سے دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اگر حساب بے باک کیئے بغیر تم نے یہاں سے نکلنے کی کوشش کی تو ٹانگیں بھی توڑ سکتا ہوں تمہاری۔" روحان کی سمت بڑھتے ہوئے اب وہ تنبیہی لہجے میں بولا۔ روحان میر جانتا تھا کہ وہ کون ہے، کیا ہے سو فوراً ٹھہر کر سنبھل گیا۔ خوف سے

اُسکی گردن میں گلٹی سی ڈوب کر اُبھری مگر اُسکے خوف سے بے پرواہ ہو کر وہ آصف کی سمت متوجہ ہوا تو آصف اُس لہولہان شخص کو لے کر ذُوالجلال کی سمت بڑھا۔

"تمہیں میں نے پہلے بھی سمجھایا تھا کہ سُدھر جاؤ مگر تم اُن ھییں لوگوں میں سے ہو جِن کو لفظوں سے نصیحت نہیں ملتی جِن کے لیئے چابک، دُرّہ یا کوڑہ ہونا چاہیئے۔" عین روحان کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے اُس نے چبا کر کہا اور اُسکی بات کا مفہوم سمجھتے ہی رُوحان اور اُسکے چیلوں کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دُوڑ گئی تھی۔ حور عین نے توصیفی نظروں سے اُس 'پُر جلال' سے شخص کو دیکھ کر چہرہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی مُسکراہٹ کا گلہ گھونٹا۔

www.novelsclubb.com

"کیا نام ہے تمہارا؟" نرمی سے وہ اُس خوف سے کانپتے شخص کا کندھا تھپتھپا کر پُوچھا رہا تھا پھر قدرے جھک کر اُسکی مدہم آواز کو سُنا اور پھر رُوحان کی سمت متوجہ ہوا۔

"ایسا ہے پھر اسعد! میرا ایک اُصول ہے کہ آں کھ کے بدلے آنکھ سُو تم اپنا حساب خود بے باک کر سکتے ہو یہ تمہیں ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا اب۔" رُوحان کو دیکھ کر اُس نے قدرے نرم آواز سے حوصلہ دیا مگر اُسکی آنکھوں سے شرارے نکل رہے تھے۔

"تم میری اب بے عزتی کر رہے ہو سردار! اِس میں اِتنی ہمت کہ یہ مُجھ پر ہاتھ اُٹھائے۔" رُوحان کے سیخ پا لہجے پر ذُوالجلال نے مُسکرا کر اُسکو دیکھا۔ مجمعے میں 'سردار' لفظ سُن کر سرگوشیاں شروع ہو چکی تھیں کیونکہ وہاں موجود ایک کثیر تعداد اُس شخص کی تمکنت، وقار اور رُتبے سے واقف تھے وہیں حور عین کا ذہن اُلجھ کر رہ گیا۔ کیا وہ کسی قبیلے کا سردار تھا؟ یہ ذات کا وقار، یہ تمکنت، نڈر اور بے باک انداز سب کچھ تو سرداروں والا ہی تھا۔ جبکہ دوسری جانب ذُوالجلال نے ایک نظر اُس خوف سے کانپتے شخص کو دیکھا اور پھر رُوحان کو دیکھ کر عین وہ اُسکے قریب آ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری عزت ہے کب رُوحان میر اور ذُوالجلال خان کے پاس ہمت بھی ہے اوہ کسی کے باپ سے بھی نہیں ڈرتا، یاد رہے۔" یہ کہہ کر اُس نے اُسکو سمجھنے کا موقعہ دیئے بغیر اپنے بھاری ہاتھ کا تھپڑ مار کر اُسکے چودہ طبق روشن کر کے ہوش ٹھکانے لگا دیئے۔ لوگوں نے حیرت کی زیادتی سے مُنہ پر ہاتھ رکھ لیئے تھے صرف حور عین سکندر تھی جسکے جلتے دِل پر اُس نے ٹھنڈا پانی پھینک دیا۔ اُسی نے جسکا نام بالا آخر اُسے معلوم ہو ہی گیا تھا۔ 'ذُوالجلال خان' جو اُسکے دِل پر کامیابی سے کمند ڈال کر شاید مضبوطی سے اپنے قدم جما چکا تھا اور اُسکو کانوں کان خبر نہ ہو سکی۔

بہت موہم سی اِک آہٹ، بہت مدہم سا اِک جذبہ

ہمارے ساتھ رہتا ہے، ہمارے ساتھ چلتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آج پھر وہ اِدھر اُدھر دیکھ کر محتاط نظروں سے اُس جنگل میں آگئی تھی۔اُس شخص سے سامنے ہو جانے کا سُوچ کر ہی اُس پر گھڑوں پانی آگرتا۔ہونٹوں پر دِلکش مُسکراہٹ لیئے وہ آبشار کے کنارے بنے پتھر پر آبیٹھی۔کالام میں سخت سردیاں اب جوبن پر تھیں مگر مدہم نکلتی دھوپ نے موسم کو مزید دلکشی بخش رکھی تھی۔

آج بھی اِیسا ہی موسم چھایا ہوا تھا۔کل سے وہ سارا خوف نہ جانے کہاں جا سُویا جو رُوحان میر کو لے کر پہلے اُسکے دِل میں ہوا کرتا تھا شاید اِس لیئے وہ سب ختم ہوتا محسوس ہو رہا تھا کہ اب وہ خود کو کسی محفوظ، مہربان پناہ میں محسوس کر رہی تھی۔

ویسے تو ہمیشہ یہ جنگل پُراسرار اور افسردہ سا لگتا تھا مگر آج سماں جیسے سارا ہی دِل کی حالت کے ساتھ ہی بدلنے لگا تھا۔سَر اُٹھا کر وہ مُسکراتے ہوئے آسمان پر اُڑتے پرندوں کو دیکھ رہی تھی پھر یک دَم اُس نے آنکھیں بند کر لیں۔کل کا منظر ذہن کے پردے پر اُبھرتے ہی اُسکے چہرے کی مُسکراہٹ لمحہ بہ لمحہ گہری ہونے لگی۔کل

www.novelsclubb.com

جب اُس نے ایک ہاتھ سے سیل فون کان سے لگا کر دوسرا ہاتھ رُوحان کے کندھے پر مضبوطی سے رکھا ہوا تھا۔

"ڈی-ایس-پی صاحب! آ کر اپنا فرض نبھائیں، پولیس سٹیشن میں بیٹھے بیٹھے کوئی مُجرم گرفتار نہیں ہوتا۔ پانچ منٹ میں پہنچنے کی کرو یہاں۔" سنجیدگی سے کہہ کر اُس نے ساتھ کھڑے شخص کی سمت سیل فون بڑھا دیا تھا جسکی ملیحہ اور حور عین کی جانب پُشت تھی۔ کبھی بھی وقت پر نہ پہنچنے والی پولیس کی پھُرتیاں دیکھ کر حور عین نے مُسکرا کر ملیحہ کو دیکھا جو اُسکی طرح اِس معاملے سے اب لُطف اندوز ہو رہی تھی۔ پولیس آ کر مغلفات بکتے رُوحان اور اُسکے چیلوں کو گرفتار کر کے لے گئی۔ اور پھر حور عین نے دیکھا کہ وہ اُس زخمی، غریب شخص کے لیئے اپنی گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر سہارا دے کر بٹھاتے ہوئے دروازہ بند کر رہا تھا پھر وہ مجمعے کی سمت لمحے بھر کو متوجہ ہوا۔

www.novelsclubb.com

"اگر کسی کی مدد نہیں کر سکتے تو کھڑے ہو کر تماشا دیکھنا بھی جائز نہیں۔" کہہ کر وہ اِدھر اُدھر دیکھے بغیر اپنی گاڑی میں جا بیٹھا۔ مجمعے کے چھٹتے ہی دو دونوں گھر پہنچنے تک اسِ سارے واقعے کا ہر طرح سے جائزہ لے کر ہنستی رہی تھیں۔ دِل جیسے طویل عرصے بعد شاد اور مطمئن ہوا تھا اُن دونوں بہنوں کا۔ یونہی مُسکرا کر اُس نے گہری سانس لی۔ خوشگوار ہوا جیسے رُوح تک کو مُعطر کر رہی تھی اور جیسے ہی آنکھیں کھولیں اپنے سے کچھ قدم دُور گھوڑے کی لگام تھام کر کھڑے شخص کو دیکھ کر اُسکی مُسکراہٹ تیزی سے سمٹ گئی۔ کتنے ہی پل وہ یونہی سَر اُٹھائے حیرت سے اُسے دیکھے گئی جو ہمیشہ کی طرح کالی قمیض شلوار میں ملبوس تھا۔

انداز وہی شاہانہ اور نِرالہ تھا۔ یکدم وہ چونک کر تیزی سے کھڑی ہوئی اور اِس سے پہلے کہ وہ بھاگ کھڑی ہوتی وہ چند قدم کا فاصلہ پاٹ کر عین اُسکے رُوبرو آ کھڑا ہوا اور اُس شخص کو اِتنے قریب سے دیکھ کر حور عین سکندر کا دِل پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو بیتاب ہونے لگ گیا۔ اِس سے پہلے کہ دِل کا حال چہرے سے عیاں ہوتا

www.novelsclubb.com

حور عین نے آنکھوں میں جہاں بھر کی خفگی سمیٹ کو اُسکو دیکھا جو دِلچسپی سے اُسکے چہرے کے تاثرات پُشت پر ہاتھ باندھ کر کھڑا اُلاحضہ کر رہا تھا۔ذُوالجلال فیصلہ نہیں کر پایا کہ جب وہ آں کھیں بند کر کے مُسکرا رہی تھی وہ نظارا دِل کو جھکڑ لینے والا تھا یا یہ حیرت بھری خفگی چھلکاتی آنکھیں زیادہ دلفریب ہیں۔

وہ یو نہی پُشت پر ہاتھ باندھے سُوچ میں محو تھا۔چند پل وہ یو نہی اُسے خفگی سے دیکھتی رہی مگر یوں مُٹی بھر کے فاصلے پر کھڑے شخص کی گہری آں کھوں کی تاب نہ لاتے ہوئے پلکوں کی جھالر گرالی۔ذُوالجلال دھڑکتے دِل سے اُس چہرے پر اُترتا گلابی پن اور عارضوں کا سایہ دیکھ رہا تھا۔وہی چہرہ جو دِل میں گھر کر چکا تھا۔جو آنکھوں کو مسحور کرنے لگنے لگا تھا۔جو اُسکو زندگی کے بتیس سالوں کی رائیگانی کا بڑی شدت سے اِحساس دِلا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا نام کہیں حور تو نہیں؟"اُسکی سنجیدہ لیکن اِس قدر غیر یقینی بے تکلفی بھری بات پر حور عین کی سجدہ ریز پلکیں تیزی سے اُٹھیں بے یقینی سے، تعجب سے اور

تب سردار ذُوالجلال نے جان لیا کہ وہ دراصل اُن آنکھوں کی حیرت، خوف پر اپنا ناقابلِ تسخیر دِل ہار چکا تھا۔ جبکہ حور عین کو دھڑکتے دِل کے ساتھ سمجھ نہیں آئی کہ اِس پل وہ کیا کہے، کیا کرے۔ وہ حیرت، وہ دِل کا دھڑک اُٹھنا بہت زیادہ تھا۔ سماعتوں میں کسی کی تخیلاتی آواز لہرانے لگ گئی۔

"آپ۔۔۔۔" سارے الفاظ جیسے شکست تسلیم کر چکے تھے۔ خواب اور حقیقت میں فرق کرنا مشکل ہو رہا تھا اور کچھ شرمندگی بھی غالب آچکی تھی۔ وہ اُس دِن کا تھک ہار کر بے بسی سے رونا، اُس انجان شخص کے کندھے سے جا لگنا۔ سارا کچھ جیسے آنکھوں کے سامنے کسی فلم کی مانند چل پڑا۔ ذُوالجلال جو بغور اُسکی سمتِ متوجہ تھا اُس نے جیسے اُسکی اُن سیاہ آنکھوں میں اُتر کر سب حرف بہ حرف جان لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اِنسان تھک ہار کر دیوار سے لگ کر رُو لیتا ہے، رُو لینا چاہیئے اِسطرح زندگی سہل ہو جاتی ہے۔ میں جانتا ہوں تم نے زندگی میں پہلی بار کسی کے کندھے کا سہارا لیا ہے۔

میں سمجھ سکتا ہوں اسِ لیئے اسِ میں شرمندہ ہونا، راستہ بدلنا، نگاہ چُرا لینے والی کیا بات۔ کم اَز کم میری طرف سے تم مُطمئن ہو جاؤ۔"اُس شخص کی سنجیدہ آواز پر حور عین نے دھڑکتے دِل سے اُسکو دیکھا جو بہتی آبشار پر نگاہ جمائے ٹھہر ٹھہر کر لفظوں کا سحر پُھونک رہا تھا۔دِل نے جیسے حوصلے کی سمت ہاتھ بڑھایا مگر اُس شخص کا بے تکلف لہجہ، جیسے برسوں کی شناسائی ہو یا پھر شاید وہ سردار تھا تو ایسے ہی بات کرتا ہو۔

"نہیں میں یوں سب سے اپنائیت سے بات نہیں کرتا۔"اُسکی سنجیدہ آواز مگر چمکتی آنکھوں کو حور عین دنگ ہو کر دیکھنے لگی۔وہ کیا تھا؟ کیسے اُسکی سوچ تک رسائی پا رہا تھا؟؟ یک دَم حور عین نے اُن آنکھوں کو بہت سا چمکتے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اُس زخمی کی اب طبیعت کیسی ہے؟"قدرے رُخ پھیر کر اُس نے مدہم آواز سے پُوچھا تو ذُوالجلال نے کسی قدر تعجب سے اُسے دیکھا۔کیا وہ واقعی اُس سے مُخاطب تھی؟ بات میں پہل کر رہی تھی؟؟

"کونسا زخمی؟" حیرت اور سرشاری کو دبا کر اُس نے اُلجھ کر پُوچھا تو حور عین نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا۔ وہ رُوحان میر تو نہیں تھا کہ کوئی چھچھوری بات کرتا وہ تو سردار ذُوالجلال خان تھا۔ صاف، سیدھی اور کھری بات کرنے والا۔ اپنے معیار سے ذرا سا بھی نہ نیچے ہٹنے والا۔

"شاید سعد یا اسعد نام تھا۔" کھڑے ہو کر پتھروں پہ چلتے ہوئے وہ قدرے اُس سے ہٹ کر جم چکی جھیل کی سمت بڑھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ ذُوالجلال نے اُلجھ کر اُسکو آہستہ قدموں سے جھیل کی جانب بڑھتے دیکھا اور پھر جیسے دِل کی پُکار پر لبیک کہتا ہوا پُشت پر ہاتھ باندھتے ہوئے اُسکے نقشِ قدم پر چل پڑا۔

"اچھا اسعد! ٹھیک ہے۔ میرے گھر پر ہے۔" اُسکے ساتھ چلتا ہوا وہ مدہم آواز میں بولا۔ حور عین نے چہرہ پھیر کر اُس اُونچے لمبے شخص کو دیکھا اور پھر دِل کے شُور سے گھبرا کر نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔ خاموشی اب طویل ہو رہی تھی۔ موسم اب مزید

www.novelsclubb.com

دلفریب محسوس ہونے لگا تھا۔وہ دونوں اُس جم چکی جھیل کو خاموش نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

"آپ نے اُس دِن آگے بڑھ کر ایک ظالم کا ہاتھ رُوک کر بہت قابلِ تحسین عمل کیا تھا۔اللہ آپکو اِس کا اجر دے گا۔" خاموشی کے طویل ہوتے وقفے سے گھبرا کر حور عین نے بالآخر اُس دِل کو چُھوتی خاموشی کو توڑ دیا۔

"اِس میں قابلِ تحسین کیا ہے۔یہ ہر اِنسان کا فرض ہوتا ہے۔ویسے بھی رُوحان کی طرف میرے بہت سے حساب نکلتے ہیں۔" حور عین نے چونک کر اُسکو دیکھا جِس کی نظریں دور خلاؤں میں نہ جانے کیا تلاش کر رہی تھیں۔

"آپکو رُوحان سے محتاط رہنا چاہیئے۔وہ خاص اچھا اِنسان نہیں ہے۔اُسے صرف بندوق کی زُبان سے بات کرنا آتی ہے۔" اُسکے فکر مندانہ انداز پر ذُوالجلال کے دِل نے بے ساختہ کروٹ لی، چہرہ پھیر کر اُسکے سفید پڑتے چہرے کو دیکھا اور پھر آسمان کو۔دُھوپ غائب ہوئے کافی وقت گزر چکا تھا اور وہ کچھ خاص سردی سے بچاؤ کا

سامان کر کے گھر سے نہیں نکلی تھی۔اپنے کندھوں سے چادر اُتارتے ہوئے وہ اُسکے لہجے کے تفکر پر گُداز ہوتے دِل کے ساتھ بے ساختہ مُسکرا دیا کیونکہ وہ فکر، دِل کو بڑی بَھلی محسوس ہوئی تھی۔ حور عین جو اُس برف ہو چکی جھیل کو دیکھنے میں محو تھی اچانک اُس دِلفریب خوشبو کے اِحساس سے چونک کر پلٹی اور اُس نے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اپنی سفید چادر اُسکے کندھوں پر ڈال دی۔ حور عین ساکت ہوئے دِل سے اُسے دیکھے گئی جو پھر سے پُشت پر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا تھا۔وہ اُسکے حصار میں آجانا لمحے بھر کا فُسوں تھا، پَل بھر کی عنایت۔

"جزاک اللہ!" اُسکی مدہم آواز پر اُس نے اُس لڑکی کو دیکھ کر ہلکے سے مُسکراتے ہوئے سَر کو خم دیا۔وہ جو مُسکرانے سے بالکل ہی نابلد تھا، ناآشناء۔وہ اب بات بہ بات مُسکرانے لگا تھا یہ بے حد حیرت انگیز اِنقلاب تھا۔

www.novelsclubb.com

"سیاہ اور سفید رنگ آپکے پسندیدہ معلوم ہوتے ہیں۔"اب کے وہ اُس فُسوں کو زائل کرنے کو عام سے لہجے میں مُسکرا کر بولی۔ذُوالجلال لمحے بھر کو اُسکے مُسکراتے چہرے کو نظر بھر کر دیکھتا رہا۔

؎ معشوق ہو حسیں یہ ضروری تو نہیں مگر

عاشق کو چاہیئے کہ وہ اندھا ضرور ہو۔۔۔۔۔

"کہہ سکتے ہیں۔ مگر میری آنکھیں محض سیاہ اور سفید رنگ سے ہی آشناء ہیں۔" مدہم سا مُسکراتے جب وہ بولا تو حور عین کو سمجھ نہ آسکی۔اُسکی آنکھوں کی اُلجھن کو دیکھ کر ذُوالجلال کا دِل دھڑک کر ٹھہر جانے کو چاہنے لگا۔وہ کیسے اُس کو حرف بہ حرف پڑھنے لگ گیا تھا؟؟

www.novelsclubb.com

"میری آنکھوں سے دُنیا سیاہ اور سفید ہی نظر آتی ہے کیونکہ میں کمپلیٹ کلر بلائینڈ ہوں۔"اُسکی بات پر حور عین کتنے ہی پل اُسکو دیکھے گئی۔وہ شاندار اور باوقار سا شخص رنگوں سے ناواقف تھا؟اُسکی بُھوری، شہد رنگ آنکھیں دُنیا کے رنگ دیکھ

لینے سے قاصر تھیں؟؟ وہ آنکھیں جو اِس دُنیا سے بڑھ کر حسین تھیں۔ حور عین کی آنکھوں کی سطح تیزی سے بھیگنے لگی۔ ذُوالجلال نے خاموشی پر چہرہ پھیر کر اُسے دیکھا اور اُسکی آنکھوں کے موسم کو پھر سے ابر آلود دیکھ کر لمحے بھر کے لیئے سُن رہ گیا۔ وہ بھیگتی سیاہ آنکھیں اُداسی سے اُسکی جانب متوجہ تھیں۔ وہی آنکھیں جو دِل کو محصور کر لینے کی خود میں صلاحیت رکھتی تھیں۔

"تمہیں کیا ہوا ہے، سب خیر ہے؟" سنبھل کر وہ تعجب سے یوں پُوچھ رہا تھا جیسے دونوں میں برسوں کا یارانہ ہو مگر اُسکے لہجے کی بے تکلفی بُری محسوس نہیں ہو رہی تھی۔

"میرے کپڑوں کا رنگ کیا ہے؟" چھلک جانے کو بیتاب آنکھوں کے ساتھ اُس نے گلوگیر آواز میں مدہم سا سوال کیا۔ وہ آنسو، وہ اُداس لہجہ دِل کو دُکھاتا تھا۔ ذُوالجلال نے کسی قدر حیرت سے اُسے اور پھر اُسکے کپڑے دیکھے۔

www.novelsclubb.com

"سیاہ۔" لفظی جواب پر حور عین کا نہ جانے کیوں جی چاہا وہ پھوٹ پھوٹ کہ رُوئے شاید اِس لیئے کہ خوابوں میں آتے اُس شخص کی آں کھیں بھی رنگوں سے محروم تھیں۔ وہ آں کھیں تو واقعی دُنیا کی خوبصورتی سے ناواقف تھیں۔ ذُوالجلال جو ناسمجھی سے اُسے دیکھ رہا تھا اُسکی آنکھوں سے لڑیوں کی مانند گرتے آنسوؤں کو دیکھ کر اُسکا مضبوط دِل پھٹ جانے کے دَرپے ہو گیا۔ وہ اِتنا کیسے رُو لیتی تھی اور کیوں؟ یہ اِتنے آنسو کہاں سے آجاتے تھے اُسکے پاس؟؟

"تمہاری آنکھوں کا کنیکشن تربیلا ڈیم سے تو نہیں؟" جھیل کو دیکھتے ہوئے اُس نے قدرے پُرمزاح لہجے میں کہہ کر ماحول کو بہتر کرنے کی کوشش کی اور حور عین کا چہرہ خفت سے گلابی پڑ گیا اور اُدھر ذُوالجلال نے نظر بھر کر اُس چہرے کو دیکھا جو گلابی ہو کر مزید دِل کو متوجہ کر رہا تھا۔

"کب سے آپکو رنگ نظر نہیں آتے؟" اُسکے یک دَم سنجیدہ آواز پر ذُوالجلال کے چہرے پر دِلکش مُسکراہٹ رینگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"رنگ نظر نہیں آتے لیکن اِنسان آتے ہیں۔ تمہاری سنجیدگی سے اِیسا لگ رہا ہے جیسے خُدانخواستہ میں نابینا ہوں۔" ذُوالجلال نے اُسکی بات پُر مزاح انداز میں لی تھی یا پھر اُن بھیگتی آنکھوں کو دوبارہ سے ہنسا دینا مقصد تھا۔

"اِنسان نظر آنا اہم ہے مگر زندگی رنگوں کے بغیر بہت پھیکی ہو جاتی ہے کیونکہ اِنسان یکسانیت پسند بالکل نہیں ہے شاید اِسی لیئے یہ دُنیا طرح طرح کے رنگوں سے مزّین ہے ورنہ کچھ رنگ تک ہی آنکھ کی رسائی ہوتو۔۔۔" وہ جو بہت محو ہو کر بولتے ہوئے ہر شے کو جیسے دَم بخود کر رہی تھی چونک کر ٹھہر گئی۔ ذُوالجلال جو توصیفی، دھمکتی آنکھوں سے اُسے دیکھتے ہوئے سُننے میں مگن تھا بغور اُسے دیکھنے پر مجبور ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے مہرون رنگ پہنا ہوا ہے اور وہ جو سامنے جھیل ہے وہ ہلکے آسمانی رنگ کی اور گھاس سبز ہے مگر برفباری کے باعث سفید ہو گیا ہے۔" وہ اُنگلی کے اِشارے سے اب اُسے ہر چیز کا رنگ بتاتے ہوئے اُسکو قہقہ لگانے پر مجبور کر گئی۔ قہقہ کی آواز

پر حور عین نے بُری طرح چونک کر حیرت سے اُسے دیکھا جسکی محبت میں وہ انجانے میں مبتلا ہوئے چلی جا رہی تھی، جسکے ساتھ ہمدردی کا جذبہ نہیں تھا۔ وہی جسے دُنیا سردار ذُوالجلال خان کے نام سے جانتی تھی۔

"میں پیدائشی کلر بلائینڈ نہیں ہوں۔ ہر شے کے اصل رنگ سے واقف ہوں۔ میرا خیال کرنے کا بے حد شکریہ۔" اُسکے محضوظ انداز پر وہ دِل ہی میں جھینپ کر اپنی بے اِختیاری کو کُوس کر رہ گئی۔

"ویسے اُمید واثق ہے کہ کچھ عرصے میں اب شاید دوبارہ میری آں کھیں رنگوں سے آشناء ہو جائیں۔" اُسکی خاموشی محسوس کر کے اُس نے آسمان میں اُڑتے پرندوں کو دیکھ کر اُسے دیکھتے ہوئے کہا جو نا سمجھی سے اُسکو دیکھ رہی تھی مگر ذُوالجلال کے دیکھتے ہی تیزی سے نگاہوں کا زاویہ بدل گئی کیونکہ اُن شہد رنگ آنکھوں میں کچھ چمک کر اُتر آیا تھا اور پھر حور عین کے دِل نے دھڑک کر اُسے اِس جنگل سے چلے جانے کا کہا تھا۔ ذُوالجلال نے مُسکرا کر اُسے دُور جاتے دیکھا جسکا ہر

www.novelsclubb.com

قدم مُخالف سمت میں اُٹھ کر اُسکے دِل میں مزید جگہ محفوظ کرتے جا رہے تھے۔وہ اب یہاں سے کبھی نہیں جا سکے گی۔منظر سے اُوجھل ہو جانا اب اہم نہیں رہا تھا کیونکہ اُنکے ٹھکانے اب دِل میں ہو گئے تھے۔

؎میں خوش گُمان محبت میں سبز ہونے لگا

ذرا جو اُس نے مروت میں میرا دھیان رکھا۔۔۔۔

"سَر! سیٹھ ہمدانی کی کالز آ رہی ہیں۔"آصف کی بات پر اُس نے لیپ ٹاپ دھپ سے بند کر کے آصف کو دیکھا۔پہلے والا جلال اُس میں مفقود ہوتا جا رہا تھا مگر اُسکا غصّہ ابھی بھی اُتنا ہی خوفزدہ کر دیا کرتا تھا۔

"اُسکو کل آفس بُلوانا۔ذُوالجلال خان کو اپنا زر خرید غلام سمجھ رکھا ہے۔دماغ ٹھکانے لگانا ضروری ہو گیا ہے۔" نخوت سے کہہ کر اُس نے لیپ ٹاپ کو ٹیبل پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اُسکو کال کر کے تم گھر جاؤ خیر سے۔" آصف کا کندھا تھپتھپا کر وہ ہال سے باہر نکل گیا۔یونہی راہداریوں سے گزرتا ہوا وہ لکڑی کا آبنوسی دروازہ کھول کر باہر ٹیرس میں آ گیا۔باہر رات اپنے پَر پھیلا چکی تھی۔سردیوں کی طویل رات میں جب سب اپنے گھروں میں دُبک کر بیٹھے تھے وہ سردی کے اِحساس سے بے پرواہ اُن ٹھنڈی ریلنگ پر ہاتھ رکھ کر کھڑا تاروں سے مزین آسمان کو دیکھ رہا تھا۔ہلکی ہلکی ہوا سردی میں مزید اِضافے کا سبب بن رہی تھی۔سٹڈی سے باہر نکلتے عارض خان اُسے دیکھ کر رہ گئے اور پھر کچھ سوچ کر اُسکی طرف پلٹے۔

www.novelsclubb.com

"جلالِ!" اُنکی آواز پر بھی وہ نہ چونکا تھا مجبوراً انہوں نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ بے اِختیار چونک کر اُنکی سمت تیزی سے پلٹا اور پھر اُنکو دیکھ کر بے ساختہ مُسکرا دیا۔

"ارے باباجان۔" عارض خان نے بے اِختیار دِل میں اُسکی نظر اُتاری اور پھر ہاتھ بڑھا کر اُسکے ماتھے پر بکھرے بال سنوار کر پیچھے کیئے۔

"کیا بات ہے کہیں حقیقتاً تارے تو نہیں گننے لگ گئے۔" عارض خان کے شرارت بھرے انداز پر وہ چمکتی آنکھوں سے مُسکرا کر اُنکی جانب فرصت سے متوجہ ہو گیا۔

"نہیں! جاگتے میں خواب دیکھ رہا تھا۔" ذُوالجلال نے بھی اُنکا ہی انداز اپنایا، اُنکی مُسکراہٹ تیزی سے تھم گئی لیکن وہ اُن سے غافل دوبارہ سے آسمان کی وسعتوں میں کچھ تلاش کرنے میں محو ہو گیا۔

"اِک دِن اُس نے نین مِلا کر مُکھ موڑا تھا

تب سے سُندر سُندر سپنے مَن کو گھیرے پھِرتے ہیں۔۔۔"

لمحے بھر کے توقف کے بعد اُسکی مدہم آواز ماحول پر چھا کر اُسے مزید سُوگوار کر گئی اور عارض خان اُسے بغور دیکھنے پر مجبور ہو گئے۔

"میں خوش ہوں بہت تمہارے لیئے جلال کیونکہ میں ہمیشہ سے چاہتا تھا کہ تم اپنی ایک سی زندگی سے نکل کر آگے بڑھو۔اپنے زخموں کو اگر تم بار بار کھروچنا نہیں چھوڑو گے تو وہ کیسے بھر پائیں گے۔یہ میں تمہیں تب سمجھا نہیں سکتا تھا۔"اُنکے مُدابرانہ لہجے پر ذُوالجلال نے انُکی سمت دیکھا تو عارض خان کو اُسکی آنکھوں میں بہت ساری اُداسی ڈیرہ ڈال کر بیٹھی نظر آئی تھی۔

"ماضی صرف سبق حاصل کرنے کے لیئے ہوتا ہے،اُس میں رہا نہیں جاتا۔یہ بات اِنسان عمر کے ساتھ ہی سمجھ سکتا ہے۔"اُنکے دلگرفتہ لہجے میں ٹوٹے کانچ جیسی چُبھن تھی۔

"اگر ماضی تمہارے سامنے دوبارہ آ بھی جائے تب بھی تم نے آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھنا جلالِ ورنہ سب کچھ تلپٹ ہو جائے گا۔ معاف کر دینے میں سُنا ہے بڑا سکون اور آرام ہے، بیٹا۔" اُنکے انداز میں نہاں فکر اور پریشانی محسوس کر کے ذُوالجلال مُٹھیاں بینچنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

"بابا جان، پلیز! مُجھ سے معاف کر دینے کی عظمت پر مت بات کیا کریں۔ میں سب معاف کر سکتا ہوں، سب کو معاف کر سکتا ہوں مگر اُن دو کو معاف کرنے کا شاید ہی کبھی سُوچ سکوں۔" زوردار مکہ ریلنگ پر مار کر جیسے بہت ضبط سے وہ کہہ رہا تھا اور عارض خان دنگ ہو کر اپنے بیٹے کو دیکھنے لگے جو آج بھی وہیں، اُسی مقام پر کھڑا رہ گیا تھا۔ جو آج بھی اُس موضوع کے لیئے اُتنا ہی حساس تھا، اُتنا ہی سخت مزاج۔

www.novelsclubb.com

"اب دوبارہ ہمدانی میرے آفس میں نظر نہ آئے۔بس دوسروں کی شخصیت کیش کرولواِس سے اور لوگوں کے حقوق کا کچھ معلوم نہیں۔"کاغذات کی رُو گردانی کرتے ہوئے اُس نے فائل سے سَر اُٹھا کر گاڑی چلاتے آصف کو دیکھ کر کہا تو آصف نے جیسے سمجھ کر سَر ہلا دیا۔

"ایک سیکنڈ گاڑی رُوک سکتا ہوں سَر؟"یک دَم آصف کے پُوچھے جانے پر اُس نے چہرہ اُٹھائے بغیر سَر ہلا دیا۔آصف نے بیک ویو مرر سے پیچھے دیکھ کر گاڑی روکتے ہوئے گاڑی کا شیشہ مُسکراتے ہوئے نیچے کیا

"حور!"آصف نے مُسکرا کر خود میں مگن چلتی ہوئی حور عین کو پُکارا۔ذُوالجلال نے ٹھٹھک کر تعجب سے سَر اُٹھا کر آصف کو دیکھا جو مُسکرا کر باہر متوجہ تھا۔دھڑکتے

www.novelsclubb.com

دِل سے ذُوالجلال نے اپنی سائیڈ وینڈو سے باہر دیکھا جہاں کا شیشہ سیاہ تھا سُو باہر سے اندر نہیں دیکھا جا سکتا تھا۔ وہ وہی تھی جو سردار ذُوالجلال خان کے دِل کو دھڑکانے کا سبب تھی۔ اُسکی آنکھیں واپسی کا رستہ فراموش کر کے اُسکے حیرت اور خوشی سے دھمکتے چہرے کو دیکھنے لگیں جو اب گاڑی سے چند قدم دور آ کر رُک گئی۔ آج اُس نے سفید لیب کوٹ پہن رکھا تھا۔

"بڑے ہی بزدل ہو اسفی تم تو۔ پورے دو ہفتے بعد شکل دِکھا رہے ہو۔ یار کتنا ڈرتے ہو تم ملیحہ سے۔" اُسکا مذاق اُڑاتے ہوئے وہ حقیقتاً اُس ڈری سہمی، روتی ہوئی لڑکی سے یکسر مُختلف لگ رہی تھی۔ اُسکی ہنسی کی آواز پر ذُوالجلال نے حسرت سے اُس اپنائیت اور ہنسی کو دیکھا جو ذُوالجلال کے لیئے ہر گز نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری بہن کے غصّے اور عتاب سے بچ کر رہنے سے اگر میں بزدل ہوں تو حور صاحبہ میں بزدل ہی بھلا۔ یہ بتاؤ اب کیسی طبیعت ہے اُس جیری کی اور مانی کیسا

ہے؟"کانوں کو ہاتھ لگا کر کہتے ہوئے آصف شاید اب اُسکے گھر والوں کے بارے میں پُوچھ رہا تھا۔وہ بے تکلفی ذُوالجلال کو کسی قدر ناگوار گزر رہی تھی۔

"یہی حال رہا نہ تمہارا تو لگ گئے پار۔خیر سب اللہ کا کرم ٹھیک ہے۔ابھی تو تم مصروف ہو گے مگر گھر کا چکر لازمی لگانا پھر بات ہوتی ہے۔"مُسکرا کر کہتے ہوئے اُس نے کندھے پر پہنے پیک بیگ سے سُوفٹ ڈرنک کا ٹِن نکال کر اُسکے گرد سیاہ رنگ کا رِبن باندھا اور آصف کی سمت اُچھال دیا جسے اُس نے بروقت کیچ کر لیا تھا۔

"تمہارے لیئے ہر گز نہیں ہے اِس لیئے خبردار۔یہ تمہارے اُن منسٹر صاحب کے لیئے ہے تاکہ اُنکا دماغ تھوڑا ٹھنڈا رہے۔"شریر لہجے پر آصف نے سٹپٹا کر ں ظروں کا زاویہ بدل کر پیچھے دیکھا اور ذُوالجلال کے چہرے پر ناچاہتے ہوئے بھی مُسکراہٹ تیزی سے دُوڑ گئی۔دِل جیسے اِتنی سی توجہ، تھوڑے سے جلے کٹے ذکر پر ہی کھل اُٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارے بُدھو! پیچھے بیٹھے ہوتے تمہارے منسٹر تو تم مجھے دیکھ کر گاڑی رُوک سکتے تھے۔ پُروٹکول کے ساتھ گولی کی طرح تو نِکل جاتے ہیں یہ سیاست دان لوگ۔" اب کے وہ کھل کر اپنے دِل کی بھڑاس نکال کر آصف کے ہاتھ پیر پُھلا رہی تھی جبکہ ذُوالجلال نے چہرہ جُھکا کر اپنے قہقہے پر قابو پایا۔

"میں چلتی ہوں گھر ورنہ ملیحہ میرا سَر پھاڑ دے گی۔ کل بھی لیٹ نائٹ ڈیوٹی تھی میری۔" بیگ کی زپ بند کر کے اُس نے آصف کو ہاتھ ہلایا اور قدرے پیچھے کو ہٹ کر کھڑی ہو گئی۔

"اللہ حافظ!" مُسکرا کر کہتے ہوئے وہ اندر بیٹھے بغور دیکھتے ذُوالجلال خان کی دِلچسپی میں مزید اِضافہ کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں منسٹرِ صاحب کو بتاؤں گا تمہارے خیالات۔" آصف نے پیچھے بیٹھے منسٹرِ سے ہونے والی متوقع عزت افزائی سے بچنے کے لیئے باآواز کہا مگر سامنے حورعین تھی۔

"ارے جاؤ! ابھی بتاؤ۔ جیسے حور عین سکندر کسی کھاتے میں لاتی ہے نہ ان سی سیاست دانوں کو۔" ناک سے گویا مکھی اُڑانے والے لاپرواہ سے انداز میں کہہ کر وہ ذُوالجلال خان پر اپنا نام بالا آخر آشکار کر گئی تھی۔

تو وہ حور عین تھی، خوبصورت آنکھوں والی۔ رکھنے والے نے نام خوب مُناسب رکھا تھا۔

"حور عین!" زیرِ لب یہی نام دُہراتے ہوئے ذُوالجلال کی دِلکش مُسکراہٹ لمحہ بہ لمحہ گہری ہوتی جا رہی تھی۔

تمہارے نام کے ہر شخص کو دیکھا، ملے ہم

تمہارا نام فقط تم پر ہی اچھا لگتا ہے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاتھوں میں سُوفٹ ڈرنک کا ٹِن گُھماتے ہوئے وہ مدہم سی مُسکراہٹ کے ساتھ اُسکے تاثرات کے بارے میں سُوچ رہا تھا۔وہ کیسے حیران ہو کر اپنی آنکھوں میں بے یقینی بھر کر لائے گی اور وہ منظر ذُوالجلال خان کی آنکھ پر فرض ہو جانے والا تھا۔پھر ایک نظر اُسکے 'رباب' کو دیکھا جو محبت کی اَچھُوتی داستان رقم کرنے کا سبب بنا تھا۔قدموں کی آہٹ پر اُس نے بیٹھے ہی چہرہ پھیر کر دیکھا اور اُسکی آنکھوں میں قندیلیں سی روشن ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

وہ جو اِرد گرد کے دلکش منظروں سے لطف اندوز ہوتی ہوئی آہستہ روی سے آ رہی تھی اُسے یوں سامنے اپنی جانب متوجہ پا کر دھڑکتے دِل کے ساتھ رُک گئی جو اُسکو دیکھ کر اپنی سیاہ چادر سمیٹ کر اُٹھ کھڑا ہوا تو یوں جیسے اُسکی تعظیم میں۔آج وہ سفید

شلوار قمیض پر سیاہ چادر اوڑھے ہر دلفریب منظر کو مات دے رہا تھا۔ سارے جہاں کا حُسن وادیِ کالام میں اُتر آیا تھا۔ وہ یونہی ٹھہر کر اُسے دیکھے گئی جو اِتنے قلیل عرصے میں ہی دِل کو بے حد بھلا لگنے لگا تھا۔ جسکے ہونے سے سَرد موسم میں بھی حور عین کو بہاریں اُترتیں محسوس ہونے لگی تھیں۔ جسکی مہربان مُسکراہٹ اور پناہ نے اُسکے خوفزدہ، برف ہو چکے دِل کو پگھلا کر موم کر دیا تھا۔

ذہن تک تسلیم کر لیتا ہے اُس کی برتری

آنکھ تک تصدیق کر دیتی ہے بندہ ٹھیک ہے۔۔۔

"اسلام و علیکم!" قدرے اُونچی آواز میں سلام کہہ کر وہ اُسے حواس میں لے آیا تھا۔ اپنی شرمندگی پر خود کو کُوستے ہوئے تیزی سے نگاہوں کا زاویہ بدل کر اب وہ آگے بڑھ کر شرمندگی سے چل پڑی۔

"سلامتی کا جواب سلامتی سے دیا جاتا ہے۔" اُس سے دو قدم پیچھے چلتے ہوئے وہ نرمی سے بولا تو حور عین نے چونک کر خفت سے پلٹ کر اُسکو دیکھا جو ہمیشہ کی طرح

اُس سے دو قدم پیچھے مگر قدرے بائیں سائیڈ ہو کر پُشت پر دونوں ہاتھ عادتاً باندھے چل رہا تھا۔

"وعلیکم اسلام!" سَر جُھکا کر مدہم آواز میں وہ کہہ کر پھر چلتے ہوئے جھیل کے پاس ٹھہر گئی سُوذُوالجلال کا رُکنا بھی واجب ہو گیا تھا۔

"تمہاری ایک امانت ہے میرے پاس۔" اُسکی بات پر حور عین نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا جواب بڑے سے پتھر کی جانب جا رہا تھا۔

"کیا مطلب، کیسی امانت؟" وہ نہیں جانتی تھی لیکن وہ اُس شخص سے اب بلا دھڑک، بِلا جھجھک بات کرنے لگی تھی جبکہ اُسکے سوالیہ انداز پر وہ پتھر تک گیا اور بیگ سے اُسکا رباب نکال کر حور عین کے عین رُوبرو آ کر دونوں ہاتھوں میں تھام کر آگے کیا اور حور عین تعجب سے اُسے اور کبھی رباب کو دیکھے گئی۔

"یہ آپکے پاس کیسے۔۔۔"توقف کے بعد وہ حیرت سے یہی کہہ سکی۔اُسکی اِتنی حیرت پر ذُوالجلال نے مُسکراتی آنکھوں سے دیکھ کر اُسے سامنے پتھر پر بیٹھ جانے کا اِشارہ کیا مگر وہ ہنوز دنگ نظروں سے کھڑی رہی۔

"بیٹھ جاؤ! نہیں کھاتا میں تمہیں اور بتاتا ہوں کہ کیسے آیا یہ مجُھ تک یا یہ کیسے لایا مجھے تم تک۔"رباب کو اپنے ہاتھوں میں لیئے ہی خود وہ ایک اور پتھر پر بیٹھ کر اب اُسکو دیکھنے لگا جو نا سمجھی اور جھجھک سے اُنگلیاں مڑوڑ رہی تھی۔ذُوالجلال نے بغور اُسکے چہرے کے جھجھک کو،اُلجھے سے تاثرات کو دیکھا اور دِل جیسے ہوا میں اُڑنے کو بے چین ہونے لگ گیا۔کیا وہ اُس سے جھجھک رہی تھی؟کیا حیا اُسکے قدموں کی زنجیر بن رہی تھی؟وہی حیا جو عورت کا انمول گہنا تصور کیا جاتا ہے۔جسے زیب تن کر کے عورت آنکھوں کو چندھیا دینے کی حد تک حسین دِکھائی دیتی ہے۔وہی حیا جسے ذُوالجلال خان نے کوچہ کوچہ،قریہ قریہ ڈھونڈا تھا اور وہ ملی بھی تو کہاں۔وادی کالام کی اِس حسین سَرد وادی میں پتھروں،پہاڑوں اور جنگلوں کے درمیان اُس

www.novelsclubb.com

دلکش، سحر زدہ سی آنکھوں والی دِل کو جھکڑ لینے والی لڑکی، حور عین سکندر کے پاس۔

"بیٹھو گی یہاں یا کچھ مدد چاہیئے؟" اُسکی مُسکراتی آواز پر حور عین نے ساکت ہوتے دِل اور دنگ ہوتی آنکھوں سے اُس شخص کو دیکھا جسکے ساتھ چلنے کا دِل تمنائی ہو بیٹھا تھا۔

اُنکو تمہارے حُسن کے بارے میں کیا خبر

تم کو ہماری آنکھ سے دیکھا نہیں گیا۔۔۔

اور ذُوالجلال کو اُٹھتے دیکھ کر وہ ہڑبڑا کر حواسوں میں آئی اور اُسی تیزی سے پتھر پہ بیٹھ گئی۔ اُسکی اِس قدر پھُرتی، ہڑبڑاہٹ اور فرمابرداری پر وہ اپنا قہقہ بامشکل رُوک کر دوبارہ اب رُخ قدرے اُسکی جانب کر کے بیٹھ گیا اور ایک نظر اُسکو دیکھا جو اپنے ہاتھ مسَلتے ہوئے اُنکو ہی دیکھنے میں مگن تھی۔ اُسکی مصروفیت دیکھ کر ذُوالجلال کے چہرے کو پھر سے دلکش مُسکراہٹ نے گھیر لیا۔

"میں بھی بجالیتا ہوں رباب تھوڑا بہت۔ذرا تمہاری یاداشت واپس لاتے ہیں کہ یہ کیسے آیا مجھ تک۔" رباب کو پُروفیشنل انداز میں تھامتے ہوئے کہہ کر اُس نے حورعین کو سَر اُٹھانے پر مجبور کر دیا اور جس وقت اُس نے رباب کے تاروں کو چُھو کر فضا میں ساز کی آواز بکھیری، سارا جنگل دَم بخود ہو کر سُننے میں محو ہو گیا۔

حورعین دھڑکتے دِل اور حیرت زدہ کُھلی آنکھوں سے اپنے خواب کی تکمیل ہوتے دیکھ رہی تھی۔یہی تو خواب عرصے سے راتوں میں دیکھا کرتی تھی، ہو بہو یہی منظر مگر تب وہ رباب بجانے والے کا چہرہ نہیں دیکھ پاتی تھی اور اب، اُس شخص نے سَر اُٹھا کر مُسکراتی آنکھوں سے اُسکو دیکھا تو اُسکا دِل لمحے کے ہزارویں حصّے میں اپنی دھڑکن کو فراموش کر بیٹھا۔خواب تکمیل کی سمت رواں دواں تھا، وہ انجان شخص آج کھل کر سامنے آگیا تھا۔وہ دُھن جسے وہ بہت لگن اور چاہت سے بجا رہا تھا، بالکل وہی دُھن تھی جسکا لفظ بہ لفظ اُسکے ذہن و دِل پہ نہ جانے کب سے نقش تھے۔

www.novelsclubb.com

ے چھاپ تِلک سب چھین لی رے موسے نیناں مِلائی کے

متاوالی کر دی رے موسے نیناں مِلائی کے۔۔۔۔

اور جس پَل وہ رُکا، حور عین سکندر بے پایاں خوشی کے احساس سے مغلوب ہو کر دمکتے چہرے کے ساتھ کھڑے ہو کر تیزی سے تلیاں بجانے پر مجبور ہو گئی۔اُسکے دِلنشیں، آنکھوں کو سرور دیتے چہرے کی الوہی چمک، خوشی سے دَمکتی، روشن آنکھیں سب ذُوالجلال خان کے مسحور ہوتے دِل کی برسوں کی تلاش ختم ہو جانے پر مہر ثبت کر رہے تھے۔

"ویسے شیخ سعدی سہی کہتے ہیں۔"رباب اُس سیاہ چمڑے کے بیگ میں رکھ کر اُسکو تھماتے ہوئے اُس نے کہا تو حور عین جو جُھکی مگر مُسکراتی آنکھوں سے رباب تھام چکی تھی، سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگی جسکے چہرے پر دِلچسپی کے سارے رنگ اُتر آئے تھے۔

"ہر وہ شے جو دِل پر نقش چھوڑتی ہے وہ آں کھوں کو بھی بے حد بھلی محسوس ہوتی ہے۔" اُسکے چہرے کو نگاہ بھر کر دیکھتے ہوئے بہت مدہم سا بولا۔ حور عین کی پلکیں تیزی سے لرز کر دوبارہ جُھکٹتی چلی گئیں اُن آں کھوں کے شوق سے۔ وہ کوئی بچی تو نہ تھی جو لہجوں میں چُھپے اِحساسات کو محسوس نہ کر پاتی اور پھر سامنے بیٹھا شخص کوئی عام تو نہ تھا وہ تو اب حور عین سکندر کے دِل کے تخت پر طمراق سے براجمان ہو چکا تھا۔ دھڑکنیں بے اِختیار محوِ رقص ہو کر سب غم بھول جانے لگیں تو وہ تیزی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اِس سے پہلے کہ وہ ہمیشہ کی طرح منظر سے اُوجھل ہو کر سہانے موسم کی ساری دِلکشی اور شادابی بھی ساتھ لے کر اُوجھل ہو جاتی۔ غیر ارادتاً، قطعاً بے اِختیاری اِحساس سے مغلوب ہو کر ذُوالجلال نے اُسکی کلائی تیزی سے تھام کر رُوک لیا۔ یہ سب آناً فاناً ہوا، نہ جانے کیسے؟ حور عین کا دِل اُچھل کر حلق میں آ گیا اور وہ جھٹکا کھا کر تھم گئی۔ کائنات کی ہر حرکت بھی جیسے ساکن ہو چکی تھی۔ کتنے پل یونہی دبے پاؤں گزرتے چلے گئے۔ وہ جو زمانوں سے حبس زدہ ماحول

www.novelsclubb.com

سے بھاگتے بھاگتے تھک رہی تھی بالا آخر اُسکو کسی نے ہاتھ تھام کر روک دیا تھا۔

بہت محبت کے ساتھ، بے حد مان سے۔

سب ٹھیک چل رہا تھا اچانک پھر ایک دِن

کھڑکی کُھلی تو قیدی کو دُنیا دِکھائی دی۔۔۔

سُرخ چہرے اور سجدہ ریز ہوتی پلکوں سے پلٹ کر اُس نے ذُوالجلال کو پھر سے مبہوت کر گئی تھی۔ کیا وہ اسِ جہاں کی تھی، خاک زادی یا آسمان سے اُتر کر راستہ بھٹک گئی تھی؟ وہ الوہی صورت اسِ زمانے کی نہیں تھی۔ سردار ذُوالجلال یونہی محو رہتا اگر وہ بہت مدہم سا اُسے پُکار نہ بیٹھتی۔

"ذُوالجلال صاحب۔۔۔" بہت ہلکا، اِنتہائی مدہم سا پُکارے جانے پر وہ جیسے کسی ٹرانس سے باہر نکل آیا تھا۔ دھڑکتے دِل کے ساتھ اُسے اپنی سماعتوں پر شبہ سا ہوا۔ کیا اُس نے ذُوالجلال کو نام سے پُکارا تھا؟ یا اُسکی سماعت کا دِلربا فریب تھا یہ؟؟ تیزی سے کسی قدر شرمندگی سے اُسکا ہاتھ چُوڑتے ہوئے وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور مارے

ندامت کے اُس سے آنکھ تک اُٹھائی نہیں جا رہی تھی اُس عورت کے سامنے جسکے دِل میں اب اپنا وہ بہت اُونچا، سب سے منفرد مقام چاہنے کی خواہش کرنے لگا تھا۔

"میں، ایم۔۔۔۔میں معذرت چاہتا ہوں۔" اُس نے چہرہ پھیر کر ندامت سے چُور لہجے کہا جبکہ حور عین اُسکو یوں شرمندہ، بوکھلاتا دیکھ کر ہق دَق رہ گئی۔ کتنے ہی لمحے یونہی حیرت اور ندامت بھری خاموشی سے گزر گئے۔

"یہ تمہیں روکنے کی سعی تھی۔ میرا ایسا کوئی اِرادہ نہیں تھا بالکل۔" وضاحتی انداز اور جُھکی آں کھووں سے اُسکا قد حور عین کی آں کھووں میں مزید بلند ہو گیا، مان کچھ اور بڑھا محبت نے بھی شاید اپنی جڑیں کچھ اور مضبوط کی تھیں۔ وہ تو دِل کا بے تاج بادشاہ بن چکا تھا، کیا اُسے معافی زیب دیتی تھی؟ لیکن کہیں اُسکی اِس قدر شرمندگی نے حور عین کے دِل کو اطمینان اور سکون سے گھیر لیا اور پھر اچانک اُس پُراسرار جنگل میں حور عین کی ہنسی گونجی اور پھر وہ ہنستی چلی گئی۔ ذُوالجلال نے تیزی سے سَر اُٹھا کر چہرہ پھیرتے ہوئے اُسکو دیکھا جو آنکھیں موندے، دائیں ہاتھ کی انگلیاں

www.novelsclubb.com

ہونٹوں پر جمائے بس ہنستی چلی جا رہی تھی اور اُس پل سردار ذُوالجلال خان کو یہ تسلیم کر لینا پڑا کہ اب اُسکے لیئے امان اُس عورت کے علاوہ کہیں نہیں ہے۔ وہ تمام عمر اب اُسکے سحر کے اثر سے باہر نکلنے کو آمادہ نہیں ہونے والا تھا۔

"تم نے واقعی میرا نام لیا تھا یا پھر میری سماعت میں بھی کوئی مسئلہ ہو گیا ہے؟" اُسکے پریشان انداز پر وہ جو بامشکل اپنی ہنسی روک کر اُسکو دیکھ رہی تھی بھیگتی آنکھوں سے پھر ہنس پڑی۔

"آپ نے خود بتایا تھا اپنا نام۔" اُس نے کندھے اچکا کر اب کے قدرے نرمی سے کہا تو ذُوالجلال کا چونک جانا واجب تھا۔

"میں اِتنا بھی بوڑھا نہیں ہوں کہ یاداشت ساتھ نہ دے، کب بتایا میں نے؟؟" عادتاً ہاتھ پُشت پر باندھ کر اُسکے رُوبرو آ کھڑے ہوتے ہوئے اُس نے پُوچھا تو حور عین کی نہ صرف ہنسی اُڑن چھُو ہوئی بلکہ وہ سٹپٹا کر چند قدم تیزی سے پیچھے بھی ہو گئی جبکہ ذُوالجلال نے چہرہ جُھکا کر اپنی اُمڈتی مُسکراہٹ ضبط کی۔

"جب آپ نے رُوحان سے کسی کو بچا کر پولیس کو بُلوایا تھا۔" اُس نے نگاہوں کا زاویہ بدل کر اب کے سنجیدگی سے کہا تو ذُوالجلال اُسکے بدلتے نا سمجھ میں آنے والے دوبارہ سے تاثرات دیکھ کر سنبھل کر پیچھے کو ہوا۔ وہ ایک جانا مانا، مُنجھا ہوا سیاست دان تھا اِس لیئے دوسروں کے سامنے اپنے تاثرات چُھپا کر رکھنے میں اُسکو ملکہ حاصل تھا، سَرد اور سپاٹ سے تاثرات جو مُقابل کو ذُوالجلال سے فاصلہ رکھنے پر مجبور کر دیا کرتے لیکن سامنے کھڑی لڑکی کے سامنے وہ نہ جانے کیوں ایک سا نہیں رہ پاتا تھا، وہ ہنستا تھا، قہقہے لگاتا، تعجب اور حیرت کا شکار ہوتا اب بھی چہرے پر اُسکی بات سمجھ لینے والے تاثرات چھا گئے تھے جس سے وہ انجان تھا۔

"اچھا تو حور عین صاحبہ کو میرا نام معلوم ہو گیا ہے، آخر کار۔ تشکر کا مقام ہے میرے لیئے تو۔" مُسکراتے ہوئے کہہ کر اُس نے دلچسپی سے اُن آنکھوں میں تیزی سے دَر آتی حیرت کو دیکھ کر اب اپنی مُسکراہٹ نہیں چُھپائی۔

ے میں تیری ایک اَدا کا ہی فقط شیداء نہیں

www.novelsclubb.com

یار تُو تو ہے میرے واسطے مکمل پیار اسا۔۔۔

وہ جو سامنے والے کے ساتھ شطرنج کی بساط بچھائے دِل جمعی سے چال چلنے میں مصروف تھا اپنے خاص آدمی کی آمد کا سُن کا سنبھل کر بیٹھا اور پھر اِشارے سے آمد کی اطلاع دینے والے کو اُسکو بیٹھنے کا حکم دیا لیکن اُسکی آمد سے وہ مزید غیر آرامدہ اور غصے میں معلوم ہو رہا تھا۔

"ایک منٹ۔" سامنے والے کو کہہ کر اُس نے دروازے کی سمت دیکھا جہاں سے اُسکا خاص مُلازکافی عجلت میں اندر آیا اور پھر وہ شخص سیدھا اُس تک آیا اور جُھک کر اُسکے کان میں کچھ کہا۔ پہلے اُسکی آنکھوں میں بے یقینی اُبھری پھر حیرت پھر شدید طیش کے عالم میں اُس نے 'chessboard' پوری طاقت سے میز پر اُلٹ دی۔ گھور کر خبر لانے والے کو دیکھا جو اُسکی سُرخ، لہو رنگ آنکھوں میں لمحے بھر کو دیکھ

کرادب سے سَر جُھکا گیا۔ بغیر کچھ کہے اُس نے ہاتھ آگے کیا جیسے وہ کچھ مانگ رہا ہو اور اگلے نے اُسکا اِشارہ سمجھتے ہوئے فوراً اپنی جیب سے سفید لفافہ نکال کر اُسکے ہاتھ پر نہایت احترام سے رکھ دیا۔

تیزی سے لفافہ کھولتے ہوئے اُسکی نظر جیسے جیسے یکے بعد دیگرے کھینچی گئی تصویروں پھسلتی جارہی تھیں اُسی تیزی سے اُسکا فشارِ خون بُلند ہوتا جارہا تھا۔ اُن تصویروں میں ہر جگہ وہی تھی جس نے روحان میر کے دل پر اپنا قبضہ جمار کھا تھا مگر اُسکو سہارا دینے والا ہاتھ کسی اور مرد کا تھا جسکی ہر تصویر میں پُشت تھی اور جسکو وہ اُس نرمی، حیرانگی سے دیکھ رہی تھی جو وہ اپنے لیئے چاہتا آیا تھا۔ دِل کی بڑھتی جلن اور رقابت کے شدید حملے پر اُس نے ہر ہاتھ لگنے جانے والی چیز چیختے ہوئے زمین پر پٹخنا شروع کردی۔ جبکہ اُسکا ساتھی جو اُسکے ساتھ شطرنج کی بِساط بچھائے پہلے بیٹھا تھا اب تفکر سے روحان کو دیکھنے لگا جسکا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ زمانے کی ہر شے کو درہم برہم کرکے رکھ دیتا۔

www.novelsclubb.com

"الو کے پٹھے ! وہ کون ہے اُسکا پتہ لگا۔۔۔" تصویریں اپنی جیب میں رکھتے ہوئے اُس نے مخبر کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُسکو باہر کی جانب دھکیلا تو وہ مودبانہ سَر ہلا کر تیزی سے منظر سے غائب ہوتا چلا گیا جبکہ روحان کا ساتھی اُسکی جانب خاموشی سے بڑھا اور اُسکے شانے پر ہاتھ رکھا تو روحان نے چونک کر اُسکو دیکھا۔

"میں سمجھ سکتا ہوں روحان۔" سیف کے کہے جانے پر روحان نے اپنی لہو رنگ آنکھوں سے اُسکی جانب دیکھا جیسے بے یقین ہو۔

"تُو نہیں سمجھ سکتا سیف۔ جو کچھ میں اپنے لیئے اُسکی آنکھوں میں دیکھنا چاہتا تھا وہ کیسے اُسکی آنکھوں میں دوسرے کسی شخص کے لیئے دیکھ لوں۔ تُو جانتا ہے پہلے بھی اُسکی اور میری راہ میں آنے والوں کا کیا انجام کیا ہے میں نے اب اِسکو بھی دیکھ لوں گا۔" ماتھے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اُس نے جس طرح کہا اُس نے سیف کو مزید اُسکے لیئے پریشان کر دیا۔ وہ جانتا تھا کہ رُوحان اُس لڑکی کے لیئے کس قدر سنجیدہ ہو

www.novelsclubb.com

گیا ہے لیکن وہ لڑکی کبھی اُسکی جانب مائل نہیں ہو گی یہ بات رُوحان کو کون سمجھاتا۔

"دیکھ رُوحان! وہ تیری جانب جبر، سختی اور بد معاشی سے کبھی مرِ کر بھی مائل نہیں ہو گی۔" سیف کی چند لمحے کی خاموشی کے بعد کہے جانے پر اُس نے اُلجھ کر اُسکو دیکھا۔

"کیا مطلب۔۔۔" اُسکے ذکر پر ہمیشہ کی طرح وہ پھر سے نرم پڑنے لگا مگر سیف سب جانتا تھا کہ وہ کتنا ظالم اور سفاک تھا اُس لڑکی کے معاملے میں بھی۔

"وہ کبھی بھی تیری جانب نہیں مائل ہو گی کیونکہ تُو نے اُسکے باپ کا قتل کیا ہے اور صرف یہی نہیں تُو نے اُسکو، اُسکے گھر والوں کو بہت ڈرایا، دھمکایا اور خوار کروایا ہے۔اِیسے میں وہ تُجھ پر مہربان نظر بھلا کیسے ڈال سکتی ہے۔" سیف جو ہمیشہ سے ایک کم گو مگر مخلص دوست رہا تھا اب بھی حق بات کہنے سے پیچھے نہیں رہا تھا جبکہ یہ سب سیف کے مُنہ سے سُن کر اُسکا چہرہ متغیر ضرور ہوا۔

"میں نے اُسکے باپ کا قتل اپنے ہاتھوں سے نہیں کیا۔" اُس نے ہکلا کر فوراً صفائی دینی چاہی تو سیف نے کسی قدر حیرت سے اُسکے لہجے کی لڑکھڑاہٹ پر اُسکو دیکھا۔

"ہر قتل ہاتھ سے کیا بھی نہیں جاتا ہاں لیکن تم سب سے بڑی وجہ ہو اُسکے باپ کے مر جانے کی، کیا اِیسا نہیں ہے؟" سیف کے اِس قدر صاف گو انداز رُوحان اُسے دیکھ کر رہ گیا۔

"میری بات ہمیشہ یاد رکھنا رُوحان۔ عورت کا دِل جبر اور سختی سے کبھی بھی نہیں جیتا جاتا اور جو اِیسا کرنے کی بے وقوفانہ کوشش کرتا ہے عورت اُس شخص کو نہ ساری زندگی معاف کرتی ہے نہ مُنہ لگانا پسند کرتی ہے۔" سیف کے انداز پر رُوحان نے اُسے گھور کر دیکھا مگر وہ جتنا بھی پیچ و تاب کھا لیتا بات تلخ مگر سچ ضرور تھی۔

"تو پھر میں ایسا کیا کروں کہ وہ میری جانب مائل ہو جائے؟" یک دَم اُس نے جس انداز میں کہا اُس سے سیف کے ذہن میں کئی سال قبل کسی اور کا سیف سے پُوچھا

www.novelsclubb.com

جانے والا یہی سوال گونج گیا۔ کتنے ہی لمحے بے یقینی سے اُس کو دیکھے گیا جو سب بُھلا بیٹھا تھا، اپنی محبت کے پیچھے۔

"تُو جانتا ہے مجھ سے یہی سوال کسی اور نے بھی پُوچھا تھا کئی سال پہلے۔" وہ جیسے کسی مَلال کے زیرِ اثر کہہ رہا تھا رُوحان نے چونک کر اَنجُھنبے سے اُسکو دیکھا۔

"کیا مطلب، کس نے؟؟" اُسکا سوال بھی اُسکی ساری اُلجھن لیئے ہوا تھا لیکن سیف یونہی خاموش سا کھڑا رہا اور وہ کسی قدر اُلجھن سے سیف کو دیکھ رہا تھا۔

"مہر عارض خان نے۔" اُسکے جواب پر رُوحان کتنے ہی لمحے ہل نہیں سکا اپنی جگہ سے۔ کتنے لمحے وہ یوں بے یقینی سے سیف کو دیکھے گیا جسکی آنکھوں میں آج اُسکے لیئے پہلی بار طنز اور بے اعتباری تھی۔ وہی دوست جو ہمیشہ اُسکو اچھے بُرے کی تمیز سمجھاتا آیا تھا اور اُسکے بُرے کردار کے باوجود اُسکو تنہا کبھی نہیں کر کے گیا۔

"اُسکا یہاں کیا ذکر۔" لمحے بھر کی خاموشی کے بعد وہ جس انداز میں بولا سیف کے چہرے پر تمسخرانہ مُسکراہٹ ہمیشہ کی طرح چھا گئی۔

"میں ہمیشہ سوچتا آیا ہوں کہ کبھی تو میری کوئی بات تُجھ پر اثر کر جائے گئی مگر تُو ہمیشہ سے مجھے مایوس ہی کرتا آیا ہے۔آج سے میں تُجھ میں بہتری آجانے کی اُمید بھی کھو رہا ہوں۔" سیف کے لہجے میں کچھ تو تھا کہ رُوحان کا دِل لمحے بھر کے لیئے دھڑکنا بھول گیا مگر صرف لمحے بھر کو وہ 'رُوحان میر' تھا جسکو اپنی 'میں' بے حد عزیز تھی۔

"میں حور عین کے علاوہ کچھ بھی سُوچنا سمجھنا نہیں چاہتا اور جو کوئی میرے اور اُسکے درمیان آنے کی کوشش کرے گا میں اُسکو خاک چٹا کر ہی دَم لوں گا۔" وہ جس انداز میں کہہ رہا تھا اُس پر سیف نے نفی میں سَر ہلایا اور بغیر کچھ کہے، مزید سُنے اُسکے برابر سے ہو کر نکلتا چلا گیا اور رُوحان کتنے ہی لمحے ساکت سا بے یقین اُسکے یوں خاموشی سے چلے جانے پر کھڑا رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو میرا نام کیسے معلوم؟" اُسکے لہجے میں جِس قدر اچانک خوف سمٹ آیا اُس نے ذُوالجلال کو ٹھٹھک جانے پر مجبور کر دیا تو اُس نے چہرہ پھیر کر بغور اُسکے بے یقین، خوفزدہ انداز پر۔ اُسکی حیران نگاہوں پر تیزی سے چہرے دوسری جانب موڑ کر اب وہ دِل جمعی سے جھیل کی جانب متوجہ تھی۔

"مجھے آصف سے معلوم ہوا۔" اُسکے کہے جانے پر وہ کرنٹ کھا کر تیزی سے پیچھے کو ہوئی اور اُسکے سفید پڑتے چہرے نے اُسکو حقیقتاً پریشان کر دیا تھا اور ذُوالجلال بے ساختہ اُسکی سمت بڑھا۔

www.novelsclubb.com

"حور عین!" اُسکی مدہم، متفکر پُکار پر وہ جیسے چونک کر اپنے دِل میں پنپتے خوف سے نکل کر اُسکے چہرے کو دیکھے گئی جو دِل کے نہاں خانوں میں اب ہر جگہ جگمگانے لگا تھا لیکن اب اُسکو نہ جانے کیوں پھر سے خوف نے یک دَم گھیر لیا۔

"تم ٹھیک ہو؟" اُس لہجے کی اپنائیت پر وہ نہیں جانتی کہ کیوں لیکن اُسکی آں کھووں میں پھر سے ڈھیر سارا پانی جمع ہونے لگا جبکہ ذُوالجلال دھڑکتے دِل اور بے یقینی سے اُسکی جھیل سی آنکھوں کے گوشے پھر سے نم ہوتے دیکھنے لگا۔

"آپ اسفی کو کیسے جانتے ہیں؟" نظریں چُراتے ہوئے کانپتی آواز میں پُوچھ کر ذُوالجلال کو مزید اُلجھا دیا تو اُس نے بغیر کچھ کہے پیچھے باندھے ہاتھ اُسکے سامنے کر دیئے جس میں اُس نے وہ سُوفٹ ڈرنک کا ٹِن تھام رکھا تھا۔ حور عین کی نظریں از حد بے یقینی، خوف اور بے جان ہوتے دِل سے اُس سُوفٹ ڈرنک کے ٹِن کو دیکھ رہی تھیں جس پر اُسکے ہاتھوں کا چڑھایا گیا سیاہ رِبن ابھی تک لگا ہوا تھا۔ دماغ میں چلتے جھکڑ سے بے نیاز ہو کر اُس نے نظریں ٹِن سے ہٹا کر اُس شخص کو دیکھا جو یک

دَم اجنبی محسوس ہونے لگا۔اُسکی آنکھوں میں اُترنے والے عجیب سے احساسات نے ذُوالجلال کے دِل کو سُن کر دیا کیونکہ وہ نظریں اب یکسر اجنبی نظروں سے ذُوالجلال کو دیکھ رہی تھیں،اُن میں بے یقینی تھی،خوف تھا اور نہ جانے کیا کچھ۔۔۔

"کیا بات ہے حور عین؟ کس چیز نے تمہیں خوفزدہ کر دیا ہے؟؟"اُسکے یک دَم سامنے آکر متفکر سوالیہ انداز پر وہ سنبھلی مگر سامنے ذُوالجلال تھا۔

"کک کچھ نہیں۔"وہ کہہ کر اُسکے برابر سے گزرنے لگی تو ذُوالجلال نے ہاتھ آگے کر کے پھر سے اُسکی فرار کی راہ کو بند کر دیا۔آنکھوں میں خفگی،جھینپ اور خوف سمیٹ کر جس پل اُس نے اپنی آنکھیں اُٹھا کر ذُوالجلال کو دیکھا اُسکا دِل جیسے اندر ہی کہیں ڈوب کر اُبھرا ویسے ہی جیسے اُسکو روتے پا کر اُسکا دِل ڈوب جانے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھیں میری آپ سے ایسی کوئی بے تکلفی نہیں کہ آپ یوں میرا رستہ رُوک کر کھڑے ہو جائیں۔"لمحے بھر کی خاموشی کے بعد خوف سے پھیلتے دِل کے ہمراہ وہ کانپتی آواز میں کہہ کر ذُوالجلال کو حیران اور ساکن کر گئی تھی۔اُسکے آواز کے سَرد

پَن پر سامنے روک رکھنے کو پھیلا ہاتھ اُسکے پہلو میں آ گرا۔اِس سے پہلے اُسکی آنکھیں چھلک اُٹھتیں وہ تیزی سے اُسکے برابر سے ہو کر نکلتی چلی گئی اور ذُوالجلال وہاں یونہی ساکن سے کھڑا رہ گیا۔وہ جو سمجھ رہا تھا کہ آج وہ مزید ایک قدم اُسکے قریب ہو گیا ہے،مزید آشناء لیکن وہ پل بھر میں اُسکو اجنبی اور بے گانہ کر کے چلی گئی تھی۔آخر کیوں؟کیا وجہ تھی اُن آں کھوں میں اُتر جانے والے خوف اور بے یقینی کی؟؟وہ کیوں اُسکے دِل کو پھر سے ویران کر ڈالنے کی ٹھان کر گئی تھی۔۔۔۔

؎ ہمیں حکمِ محبت تھا سُو ہم نے کرنی تھی

ہمارے ساتھ مروت میں تم بھی مارے گئے۔۔۔

www.novelsclubb.com

نڈھال ہوتے دِل کے ساتھ وہ بامشکل اپنے قدم گھسیٹ کر خود کو گھر تک لے کر آئی تھی لیکن سامنے گھر کا دروازہ کھلا دیکھ کر اُسکی چھٹی حِس نے فوراً سے اُسکو محتاط کر دیا۔اپنی پریشانی پسِ پُشت ڈال کر وہ تیزی سے گھر کے کُھلے دروازے سے دھڑکتے دل سے اندر کی جانب بھاگی اور سامنے پورچ میں اُسکو رُک جانا پڑا کیونکہ سامنے وہی تھا جس کو دیکھ کر وہ نفرت سے خود کو نیلا پڑتا محسوس کرنے لگتی تھی۔ ملیحہ کے سفید پڑتے اور مانی کے خوفزدہ چہرے کو دیکھ کر وہ تیر کی سی تیزی سے اُن دونوں کو اپنی اُوٹ میں لے کر اُنکے سامنے تن کر کھڑی ہو گئی جبکہ رُوحان کے اعصاب جیسے اُسکو سامنے پا کر پھر سے پُرسکون ہونے لگے۔

"تم۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئے میرے گھر میں گُھسنے کی؟"مانی کو ملیحہ کی جانب کر کے اُس نے رُوحان کے رُوبرو کھڑے ہو کر شرربار نظروں سے دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا اور رُوحان کی مُسکراہٹ اُسکی آنکھوں کی حد سے سوا نفرت دیکھ کر تیزی سے معدوم ہو گئی۔وہ آنکھیں ہمیشہ سے اُسکے لیئے نفرت ہی سمیٹ کر لاتیں

www.novelsclubb.com

تھیں لیکن آج سے پہلے یہ نفرت اِتنی دِل کو نہیں لگتی تھی۔ذہن میں بے ساختہ سیف کے الفاظ گونجنے لگے تواُس نے سَر جھٹک کر حور عین کو دیکھا۔

"تم نظر نہیں آرہی تھی سو میں نے سُوچا خود ہی حاضری دے آؤں۔" کندھے اچکاتے ہوئے اُس نے جس قدر اطمینان سے کہا اُتنا ہی اُسکا انداز حور عین کے دِل میں کُھبا تھا۔

"یہاں تماشا کرنے کی ضرورت نہیں ہے رُوحان،اپنے لوگوں کو یہاں سے بھیجو پھر بات کرو مُجھ سے۔" اُسکے مجمعے پر ایک تمسخرانہ مگر تلخ نظر ڈال کر اُس نے جس انداز میں کہا تھا لمحہ بھر کے لیئے رُوحان کا پارہ پھر سے چڑھنے لگا مگر کم از کم وہ کچھ دِن تلک سیف کے مشورے پر عمل کر کے دیکھ لینا چاہتا تھا۔فرمابرداری سے سَر ہلا کر رُوحان نے فوراً اپنے بندوں کو اِشارہ کیا اور جس تیزی سے وہ گھر سے نکلے اُس نے لمحے بھر کے لیئے حور عین کو بھی دنگ کر دیا۔رُوحان اور اِتنی شرافت سے اُسکی مان کر تماشا نہ لگائے،تاریخ گواہ ہے کہ ایسا کبھی ہوا نہیں تھا پہلے۔چہرہ پھیر کر

www.novelsclubb.com

اُس نے ملیحہ کی جانب دیکھا تو وہ تیزی سے مانی کا ہاتھ تھام کر اندر کی جانب بڑھ کر لکڑی کا آبنوسی دروازہ بند کر کے چلی گئی۔

"ہاں اب بات ہو جائے ذرا۔ کافی حساب چُکتا کرنا ہے تم نے۔" رُوحان کی سَرد آواز پر حور عین نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا جسکی آنکھوں میں اب پہلے والے نرم تاثرات نہیں رہے تھے بلکہ سب کچھ جلا کر بھسم کر دینے والا انداز تھا۔

"میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا اور اب پھر سے کہہ رہی ہوں کہ آئیندہ میرے معملات میں گھُسنے کی یا میرے سامنے اِسطرح آنے کی بے ہودہ کوشش کی تو میں قسم خُدا کی تمہارا چہرہ بگاڑ دوں گی۔" اُسکی بات کو بالکل نظر انداز کر کے وہ جس طرح کانپتی ہوئی نفرت بھری آواز میں بولی تھی اُس پر رُوحان کو لمحے بھر کے لیئے اپنے سارے الفاظ گُم ہوتے محسوس ہونے لگے لیکن وہ یوں اُسکو آسانی کے ساتھ ہاتھ سے جانے نہیں دینے والا تھا چاہے وہ کتنا ہی ظالم بن کر اُسکی نظروں سے کیوں نہ گرتا چلا جائے۔ سو اب بھی ویسا ہی ہوا وہ اُسکا سُرخ چہرہ دیکھ کر ہنسا اور پھر ہنستا چلا

www.novelsclubb.com

گیا۔ حور عین نے ضبط کے مارے اپنے ہاتھوں کی مُٹھیاں بینچ لیں۔ وہ جو کچھ دِن سے خود کو مضبوط حصار اور مہربان چھاؤں میں محسوس کرنے لگی تھی پھر سے اُسکو لگا کہ وہ بے سائبان ہو کر جلتی دُھوپ میں آ گئی ہو۔ خواب کا دورانیہ محدود ہو کر ختم ہو جانے کو تھا گویا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تم کہو گی اور میں مان جاؤں گا۔" ہنس کر اُس نے جس طرح دیکھ کر کہا تھا لمحے بھر کے لیئے حور عین کی رُوح تک فنا ہو گئی لیکن اُسکو کم از کم اِس شخص کے سامنے آنسو بہا کر خود کو کمزور ثابت نہیں کرنا تھا، کر ہی نہیں سکتی تھی۔

"میں ایک بات تمہیں آخری بار سمجھا رہا ہوں حور عین اگر تم نے میرے اور اپنے درمیان کسی اور کو جگہ دینے کا سُوچا بھی تو تمہارا معلوم نہیں مگر اُس شخص کو میں اِس زمین پر چلنے پھرنے کے قابل رہنے نہیں دوں گا۔" یک دَم اُسکے عین سامنے آ کر اُس نے جس سختی سے جُھک کر اُسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا اُس نے اُسکے اُوسان خطا کر کے اُسکو بے جان کر دیا۔ بے یقینی سے پھیلتی آنکھوں سے اُس نے

www.novelsclubb.com

جس طرح دیکھا رُوحان کا دِل پھر سے اُسکے لیئے گُداز ہونے لگا مگر نہیں اُسکو اپنی فطرت کے بر خلاف چلنا زیب نہیں دیتا تھا۔

"تم ہوتے کون ہو مجُھ سے اِیسی بکواس کرنے والے۔" ضبط کھو کر وہ جس طرح پھٹ پڑی اُس نے رُوحان کی آنکھوں میں طیش کو پھر سے اُبھار دیا۔اپنی جیکٹ کی جیب سے سفید لفافہ نکالتے ہوئے اُس نے کھول کر اُس میں سے کچھ نکالتے ہوئے اُسکے سامنے لہرایا مگر وہ یونہی نفرت بھری نگاہوں سے اُسکے قابلِ نفرت چہرے کو دیکھے گئی۔

"میں ہی یہ بکواس کر سکتا ہوں اور آئیندہ اگر تمہیں میں نے کسی غیر مرد کے ساتھ دیکھا تو میرا جو رُوپ تمہارے سامنے آئے گا اُس سے تم اپنے مرے ہوئے باپ تک کو بُھول جاؤ گی۔" ایک ایک لفظ چبا کر کہتے ہوئے اُس نے حور عین کے دِل کو ایک بار پھر بڑی بے دردی سے کُچل ڈالا مگر وہ ازل کا ظالم شخص انجان تھا۔

www.novelsclubb.com

"غور سے دیکھو اِن تصویروں کو اور آئندہ مت بھولنا کہ تم رُوحان میر کی نظروں میں ہو۔" تصویریں لہرا کر اُس نے حور عین پر وہ ساری تصویروں اُچھال دیں اور وہ ایک آخری کاٹ دار نظر اُس پر ڈالتا ہوا اُسکے گھر سے اُن ہی تیز قدموں سے نکلتا چلا گیا جبکہ اُسکو جاتا دیکھ کر وہ خوف سے نڈھال ہوتے دِل اور بے جان ہوتے قدموں سے پیچھے رکھے صوفے پر دھم سے بیٹھ گئی۔ تیز ہوتی سانس اور پسینے سے تر چہرے کے ساتھ وہ دونوں ہاتھ میں چہرہ گرا کر بیٹھی ابھی تک خوف سے کانپ رہی تھی کہ اچانک اُسکی نظر زمین پر بکھری تصویروں پر پھسلی اور پھر وہ تیر کی سی تیزی سے اُٹھ کر اُن کو چُننے لگی اور جیسے ہی اُسکی نظر اُن تصویروں پر پڑی اُسکا دِل تیزی سے سُکڑ کر پھیلا۔ ہر جگہ وہ تھا۔ اُسکو سہارا دیتا ہوا، اُسکی جانب جُھک کر کھڑا ہوا، اُسکے پیچھے پُشت پر ہاتھ باندھ کر چلتا ہوا مگر کسی بھی تصویر میں اُسکا چہرہ نمایاں نہیں تھا شاید تصویر کھینچنے والے کا مقصد صرف حور عین کو تصویر میں لانا تھا۔ وہ تصویریں جنگل کی نہیں تھی بلکہ یہیں سڑک کی تھیں۔ کانپتے ہاتھوں سے اُس نے اُن ساری

www.novelsclubb.com

تصویروں کو کسی قیمتی متاع کی طرح اپنی چادر میں سمیٹا اور اُٹھ کھڑی ہوئی۔دِل جیسے اب پھٹ جانے کے درپے تھا، آنسو جیسے باہر چھلک جانے کو بے تاب تھے مگر وہ خود کو رُونے دینے پر آمادہ نظر نہیں آرہی تھی۔

؎یہ خوف تھا کہ مل کر بھی بچھڑ جائے گا وہ شخص

سو میں نے صاف کہہ دیا کہ نہیں چاہیئے مجھے۔۔۔۔

یہ زندگی میں پہلی بار تھا کہ سردار ذُوالجلال خان کی نیند اُسکی آنکھوں سے کوسوں دور رہے وہ بھی ساری رات۔یوں ہی نیند آنکھوں میں کاٹ کر وہ پھر سے ٹیرس میں صبح سویرے کھڑا ابھی تک اُسکے عجیب، ناسمجھ میں آنے والے رویے کے بارے میں حیران، پریشان سا کھڑا تھا۔یہ زندگی میں پہلی بار ہوا تھا، پہلی بار ہو رہا تھا

کہ وہ کسی کی جانب پوری دِلی اور ذہنی ہم آہنگی سے بڑھا اور کوئی یوں اچانک سے اُسکو بغیر کسی وجہ کے جھٹک گیا۔ کیا جو لوگ اُسکے بارے میں کہتے آئے تھے اور وہ جو سب سے سُنتا آیا تھا وہ سب غلط تھا، کیا وہ اِتنا پُر وقار اور پُر اثر نہیں تھا کہ اُسکی ذات کی یوں اچانک سے نفی کر دی جائے تب جب اُسکا دِل اِس بُری طرح سے کسی کی جانب مائل ہو چکا تھا۔ واپس اندر آتے ہوئے قدم آدم کھڑکی کی سلائیڈنگ شیشہ بند کرتے ہوئے یک دَم اُسکے ہاتھ وہیں ساکن ہو گئے۔ یونہی اُلجھا سا شاہانہ سے ڈریسنگ رُوم میں آ گیا جہاں ہر جگہ سیاہ اور سفید رنگ کے قمیض شلوار اور سُوٹ بڑی نفاست سے قطار در قطار وارڈروب میں لٹکے ہوئے تھے جبکہ درمیان میں کانچ کے بڑے سے ٹیبل پر مہنگی گھڑیاں اور کف لنکس کا انبار لگا ہوا تھا۔ وہ اُن سب سے غافل سست قدموں سے چلتا ہوا سامنے دیوار پر نصب بڑے سے شیشے کے سامنے جا کھڑا ہوا اور اپنے آپ کو دیکھ کر وہ بھی اِس حال میں ٹھٹھک کر ساکن رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

کیا وہ وہی تھا سردار ذُوالجلال خان؟ وہ جِس دیکھ کر لوگ اپنا سانس تک رُوک لیا کرتے تھے اُسکی شخصیت کے باعث؟؟ وہ صرف کسی ایک کے نظر انداز کر گزرنے کی وجہ سے اِتنا مضمحل کیوں محسوس ہو رہا تھا۔ مزید خود کو بغور دیکھنے کے لیئے وہ جیسے ہی مزید جُھکا اُسکو اپنی آنکھوں میں پھر سے اُسی کا عکس لہراتا ہوا نظر آیا جس نے اُسکو ساری رات ذہن اور دِل پر سوار ہو کر چین سے سُونے نہیں دیا تھا، لمحے بھر کو وہ شاندار سا شخص کر اپنی آنکھوں میں ٹمٹماتے اُس دلنشیں، دِل کو مسحور کرتے عکس کو دیکھتا رہا اور پھر گہری سانس لے کر تیزی سے پیچھے کو ہوا۔

"ہاں میں نے مان لیا کہ ہو گئی ہے سردار ذُوالجلال خان کو بھی محبت۔" آئینے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے جیسے وہ اُس عکس کو چُھو کر اُس پر یہ راز اشکار کر رہا تھا یا پھر خود سے اب وہ تسلیم کر لینا چاہتا تھا کہ وہ اُس نگاہ کے اثر میں آ گیا تھا، وہ اُسکے دِل میں گھر کر چکی تھی اور وہ بے بس محسوس کرنے لگا تھا خود کو کیونکہ وہ جو رنگوں سے نہ آشناء تھا۔ پہلی بار زندگی کے اِتنے طویل عرصے میں کوئی اُسکا دُکھ محسوس کر کے رُو دیا تھا

www.novelsclubb.com

کہ وہ دُنیا کی خوبصورتی سے ناواقف آنکھیں رکھتا ہے، کسی نے اُسکو رنگوں سے متعارف کروانے کے لیئے کوشش کی تھی اور جیسے اُس پر سب رنگ آشکار ہونے لگے تھے۔

؎ میں جزوی اندھا تھا، دو چار رنگ دِکھتے تھے

مگر جب اُس نے کہا کہ دیکھ، سب دِکھائی دیئے۔۔۔

سَر جھٹک کر وہ ڈریسنگ رُوم سے باہر نکل آیا۔ایک نظر کرسی پر پڑی چادر کو دیکھا اور پھر کمرے کا دروازہ کھول کر باہر آگیا جہاں اُسکے ناشتے کے لیئے خوب چہل پہل جاری تھی۔یونہی بے دِلی سے وہ چند لمحے وہاں کھڑا رہا پھر چہرہ پھیر کر اُس نے ڈرائینگ رُوم میں دیکھا جہاں آصف گود میں لیپ ٹاپ رکھے دھڑا دھڑ لکھنے میں مصروف تھا۔اُسکی نظر آصف پر جا کر ٹھہر گئی۔آصف نے کسی کی نظروں پر سَر اُٹھا کر ادِھر اُدھر دیکھا اور پھر ذُوالجلال کو کھڑا خود کو یوں دیکھتا پا کر وہ تیزی سے لیپ

ٹاپ ٹیبل پر رکھتا ہوا تیزی سے مودبانہ انداز میں اُسکی جانب بڑھا۔اُسکو آتا دیکھ کر وہ نگاہوں کا زاویہ بدل کر ڈائینگ ٹیبل کی جانب بڑھ گیا۔

"اسلام و علیکم، سردار صاحب۔"اُسکو آتا دیکھ کر ملازمین مودب ہو کر کھڑے ہو گئے تو اُس نے ہاتھ سے اِشارا کر کے اُنکو منع کرتے ہوئے اخبار اُٹھالی۔

"وعلکیم اسلام! ناشتہ میں آج نہیں کروں گا، چائے دے دیں۔"مُلازمہ کو کہہ کر اُس نے اندر آتے نہ صرف عارض خان کو تشویش میں مبتلا کیا بلکہ قریب پہنچ چکے آصف کو بھی۔ جبکہ مُلازمین سردار صاحب کی جانب سے سلام کا جواب اور طویل جواب سُن کر دنگ کھڑے ایک دوسرے کا مُنہ تک رہے تھے۔یہ تبدیلی آصف اور عارض خان صاحب کے لیئے بھی بے اِنتہا نئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں برخوردار! ناشتہ کیوں نہیں کر رہے؟"پیچھے سے آکر اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے انُہوں نے کہا تو وہ چونک کر پلٹا پھر اُنکو دیکھ کر مُسکرا دیا مگر وہ اُسکو اسِ

طرح رَف سے حلیئے میں دیکھ کر مزید مُتفکر ہو گئے تھے۔وہ کئی دِن سے عجیب لگنے لگا تھا،اُلجھا ہوا۔

"اسلام علیکم باباجان!"مُسکرا کر اُس نے جس طرح کہا اُس پر عارض خان نے اُسکے مرجھائے ہوئے وجیہہ چہرے کو بغور دیکھا اور پھر اِس سے پہلے کہ وہ جواب دیتے پیچھے سے آصف آ گیا۔

"سلام سَر!"آصف کی آواز پر بُجھتے دِل سے اُس نے پلٹ کر آصف کو دیکھا اور پھر سَر کے خم سے یونہی نگاہوں کا زاویہ فوراً بدل کر اُسکو جواب دیا۔یہ پہلی بار تھا کہ وہ آصف کو گرمجوشی سے نہیں مِلا تھا ورنہ وہ سب سے لاتعلق اور آصف کی جانب ہی مائل نظر آتا تھا۔آصف قدرے حیران ہو کر فوراً پلٹ گیا جبکہ عارض خان اُسکو ڈرائینگ رُوم سے نکل کر اب لیونگ روم میں صوفے پر بیٹھتا دیکھ رہے تھے۔

"کیا بات ہے جلال؟تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟؟"اُسکے عین سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے اُنہوں نے کہا تو اُس نے چونک کر اخبار سے نگاہیں ہٹا کر اُنکو دیکھا اور

www.novelsclubb.com

پھر اخبار یونہی سائیڈ پر رکھ کر وہ دھیمے سے اُنکے تفکر پر مُسکرا دیا لیکن اِس سے پہلے کہ وہ جواب دیتا آصف کا سیل فون بج اُٹھا، اُسکی نظریں تیزی سے آصف کی جانب بے چینی سے گئیں۔ وہ اِس بات سے غافل تھا کہ عارض خان اُسکی ایک ایک جُنبش اور بے چینی پر نگاہ رکھے ہوئے تھے۔

"اسلام و علیکم! زہے نصیب ملیحہ بیگم!" سیل فون اُٹھا کر وہ چہک کر کہتے ہوئے ذُوالجلال خان کو مزید اُلجھا گیا جبکہ ذُوالجلال کو یاد آیا کہ حور عین نے اُس دِن آصف کے سامنے کسی ملیحہ سے ہی ڈرنے کی بابت کہا تھا۔ اُسکی اُلجھی سُوچ آصف کے یک دَم 'کیا' کہہ کر اُٹھنے اور بے اِنتہا پریشان چہرے نے ساکن کر دی۔

"تم۔۔۔ تم مجھے اب بتانے کی زحمت کر رہی ہو، حور عین کہاں ہے؟؟" اُسکے باقی کے الفاظ سُن کر ذُوالجلال جس تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا اُس پر عارض صاحب نے چونک کر آصف کو اور پھر ذُوالجلال کو دیکھا اور اُنکا ذہن 'حور عین' نام پر اٹک گیا۔ ذُوالجلال چند قدم آصف کی جانب بڑھا جو اُسکی جانب پُشت کیئے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے تم پریشان نہ ہو یار۔ میں دیکھتا ہوں اُسکو۔" فون پر تسلی دیتے ہوئے تیزی سے کال کاٹ کر پلٹا تو سر ادار ذُوالجلال کے ناقابلِ فہم سے تاثرات دیکھ کر ٹھہر گیا۔

"سر! میرے گھر ایمرجنسی ہے۔ میں گھر جا سکتا ہوں؟" اُس نے جس طرح پریشانی سے 'میرا گھر' کہا اُس نے ذُوالجلال کے دِل کو پھر سے مُنہ کے بَل گرا دیا تو کیا وہ سچ تھا جو اُسکا ذہن اُسکو سمجھانا چاہ رہا تھا۔ آصف کسی قدر پریشانی سے ذُوالجلال کے لمحہ بہ لمحہ سُرخ ہوتے چہرے کو دیکھے گیا اور پھر ذُوالجلال نے سَر کے اِشارے سے اُسکو جانے کا کہا تو آصف ہلکے سے سَر کو خم کرتا ہوا اُسکے برابر سے تقریباً بھاگتا ہوا نکل گیا جبکہ وہ کتنی ہی دیر وہیں چہرہ پھیر کر دیکھتا رہا جہاں سے آصف گزر کر جا چکا تھا۔ عارض صاحب اُٹھ کر اُسکے عقب میں آ کھڑے ہوئے مگر اُنکی چاپ کو ہمیشہ سے پہلے پہچان لینے والا آج اُنکی آمد سے بے خبر تھا۔ اُنہوں نے اُسکے کندھے پر ہاتھ

www.novelsclubb.com

رکھا تو وہ بے طرح چونک کر پلٹا اور اُسکے چہرے کے تاثرات نے اُنکو لمحے بھر کے لیئے دنگ کر دیا۔ وہ تاثرات یکسر نئے تھے، مُختلف سے۔۔۔

"کیا اُسکا نام حور عین ہے؟" عارض صاحب کے مُنہ سے نکلنے والے الفاظ نے اُسکو لمحے بھر کے لیئے بالکل سُن کر دیا اور اُسکی اُن بے رنگ آنکھوں میں اُس نام کو سُن کر جو رنگ اُتر آئے تھے اُس نے اُن کو ہر جواب خود ہی بِن کہے فراہم کر دیا تھا۔

"تم کم از کم مجھے تو بتا سکتی تھی یار۔" اُسکے برابر چلتے آصف نے جُھنجھلا کر کہا تو حور عین نے اُسکو گھورا جسے وہ سرے سے ہی نظر انداز کر گیا۔

"تم نے کیا اُکھاڑ لینا تھا جان کر؟" ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہہ کر حور عین نے اُسکو لمحے بھر میں شرمندہ کر دیا مگر وہ جانتا تھا کہ حور عین اُسکو شرمندہ یا طنز کرنے کے لیئے نہیں کہہ رہی۔ وہ سچ تھا وہ کیا کوئی بھی اُسکے لیئے آخر کر بھی کیا کر سکتا تھا جبکہ وہ خود بھی اپنے لیئے کچھ کرنے کی اہل نہیں تھی۔

"کیا کہہ کر گیا ہے وہ تمہیں؟" اُسکے کندھے سے بیگ لے کر اپنے کندھے پر ڈالتے ہوئے اب کے اُس نے نرمی سے کہا تو حور عین اُسکے یوں جھاگ کی طرح بیٹھ جانے پر ہلکا سا مُسکراتے ہوئے اُسے مزید تپا گئی۔

"شرافت سے بتا دو حور، میری غیرت جاگ بھی سکتی ہے۔" اُسکے انداز پر حور عین نہ چاہتے ہوئے بھی کھِلکھلا کر ہنس دی اور اُسکو ہنستے دیکھ کر آصف کی جان میں بھی جان آئی کیونکہ حور عین کو ہنسانا ہی اُسکا مقصد تھا ورنہ ملیحہ اُسکو دیکھ کر مزید پریشان ہو جاتی۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں بس ہمیشہ کی وہی اُسکی بکواس۔" دوبارہ سے سنجیدہ ہو کر سامنے راستے پر نگاہ جما کر چلتے ہوئے اُس نے مدہم آواز میں کہا تو آصف نے بغور اُسکو دیکھا۔

"بس یہی بات تمہیں پریشان کر رہی یا کچھ اور بھی ہے؟" اُسکی بات پر حور عین نے چونک کر اُسکو دیکھا جو باقاعدہ تشویشی نظروں سے اُسکو دیکھ رہا تھا۔

"کچھ اور بھی مطلب؟" کڑے تیوروں سے اُسے گھورا تو آصف نے مُسکرا کر مفاہمتی انداز میں دونوں ہاتھ اُٹھا دیئے۔

"اِس لیئے پُوچھ رہا ہوں کیونکہ تمہیں دیکھ کر مجھے اپنے منسٹرِ صاحب یاد آ گئے ہیں۔" آصف کی بات پر حور عین کا دِل کانوں میں آ کر دھڑک اُٹھا۔ بے یقینی سے آصف کو دیکھ کر اُس کا دِل سکڑ کر پھیلا۔ کیا اُسکو جو لگا وہ سہی تھا یا اُسکی غلط فہمی۔ نگاہوں کے آگے اپنا دیا گیا رِبن لگا ٹِن گھوم گیا تو اُس نے تیزی سے نظریں چُرا لیں۔

"تمہارے منسٹر؟ کیوں؟؟" یہ کہتے ہوئے اُسکو خود بھی اپنی آواز اجنبی لگی جبکہ اُسکے کہے جانے پر آصف نے حقیقتاً چونک کر دیکھا۔

"وہ اِیسے کہ کل سے اُنکی بھی بُھوک، پیاس، نیند وغیرہ سب اُڑی ہوئی ہے ورنہ اُن جیسا بندہ تو ایک خاص ضابطے سے باہر کہاں نکلتا ہے۔" آصف کی بات مکمل سماعتوں سے پہلی بار سُنتے ہوئے تیزی سے آگے آگے چلنے لگی۔ آصف جو اُسکے ٹھہر جانے پر اُسکو رُک کر بتا رہا تھا اُسکو یوں تیزی سے چلتے دیکھ کر ہک دَک رہ گیا۔

"تم واقعی آج مجھے مِنسٹرِ سَر کی طرح لگ رہی ہو۔" آصف کی پیچھے سے پُکار اور بھاگتے قدموں پر اُس نے جیسے تیزی سے دھڑکتے دِل کے کان لپیٹ لینے چاہے۔

"اسفی! میرا دوبارہ مغز مت کھانا۔" اُسکے اپنے برابر آتے دیکھ کر اُس نے کہا تو آصف نے اُسکے خطرناک حد تک سنجیدہ تاثرات دیکھ کر جیسے سمجھ کر سَر ہلا دیا۔ اور پھر اُن دونوں کے بیچ کافی دیر تک خاموشی ہی رہی یہاں تک کہ گھر کا دروازہ قریب آ گیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے منسٹر۔۔۔۔"اُس خاموشی کو حور عین کی آواز نے توڑا اور آصف نے بے طرح چونک کر اُسکو دیکھا جو آج اُسکو دھچکے پہ دھچکے دینے پر تُلی ہوئی تھی مگر آصف کے دیکھتے ہی نفی میں سَر ہلا کر وہ آگے بڑھ گئی۔

"اللہ حافظ !"گھر کے دروازے پر پہنچ کر اُس نے دھیمی آواز میں کہا اور اِس سے پہلے کہ آصف کچھ کہتا وہ دروازہ یونہی وا کر کے اندر کی جانب بڑھ گئی۔آصف اُسکے عجیب سے رویے پر اُلجھتا ہوا سَر جھٹک کر اُسکے پیچھے گھر میں داخل ہو گیا۔

"تم ! تمہیں گھر تھوڑی آنے کا کہا تھا۔"ملیحہ کی آواز پر اُس نے دروازہ بند کرتے ہوئے پلٹ کر اُسکو دیکھا اور جیسے اُسکی ساری پریشانی اُس خفگی بھرے چہرے نے دور کر دی جو اُسکے خوش رہنے کی وجہ تھی مگر وہ اُس سے اُتنا ہی خار کھاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بس میں نے سوچا میں بھی ملکہ سلامت کے دربار میں حاضری دے آتا ہوں۔"دروازہ بند کر کے اُسکی جانب پلٹتے ہوئے اُس نے جس طرح نثار ہو جانے والے

انداز سے کہا اُس پر ملیحہ نے گھور کر اُسکو دیکھا اور بغیر کچھ جواب دیئے سَر جھٹک کر اندر بڑھ گئی۔

"حسرت اُن غُنچوں پہ جو بِن کھلا مرجھا گئے۔" گہری سانس لے کر سَر کُھجاتے ہوئے وہ بھی دِل کی پُکار پر اُسکے پیچھے تیزی سے بڑھ گیا۔

اُسکی آج ڈیوٹی ایمرجنسی میں تھی سو اُس نے کال کر کے ملیحہ اور مانی کو تسلی دے کر گھر کا دروازہ کسی صورت بھی نہ کھولنے کی تلقین کر دی تھی اور اب وہ مریضوں کے ساتھ بے طرح مصروف تھی۔ وارڈ کا راؤنڈ لگا کر کاؤنٹر پر وہ سائن کرنے میں مصروف تھی کہ سَر اُٹھا کر سامنے دیکھا جہاں نرسز اور فی میل ڈاکٹرز مجمع لگائے مُسکرا کر باتوں میں مگن تھیں۔ اُس نے چہرہ پھیر کر اِدھر اُدھر نگاہ دُوڑائی تو سب کو

ہی باتوں میں مصروف پایا جیسے کوئی بہت خاص بات ہاسپٹل میں ہو گئی ہو۔تاسف سے سَر ہلا کر وہ تیزی سے اُس مجمعے کی جانب بڑھی۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟امیر جنسی ہے یہ یا کامن رُوم؟"اُسکی غصیلی آواز پر سب نے ہڑ بڑا کر اُسکی جانب دیکھا، یک دم سارے مودبانہ کھڑے ہوئے اور پھر کھسیانہ سا مُسکراتے ہوئے اِدھر اُدھر مریضوں کی جانب متوجہ ہو گئے۔واپس پلٹ کر وہ کاونٹر پر آئی اور تیزی سے باقی ماندہ فائلز کو بغور پڑھنے لگی لیکن اُسکو رُک جانا پڑا۔

"کیا سچ میں منسٹر صاحب یہاں آئے ہوئے ہیں؟"سامنے کھڑی نرس کی دبی دبی پُر جوش آواز پر اُسکا پین ہاتھ سے سِلپ ہو کر فائل پہ گر گیا۔دھڑکتے دِل کے ساتھ وہ لمحے بھر کے لیئے ساکن ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں سب یہی کہہ رہے ہیں کہ ذُوالجلال خان آئے ہوئے ہیں؟"دوسری نرس نے دونوں ہاتھ آپس میں جوڑ کر نہات پُر جوش ہو کر کہا تو حورعین کی آنکھوں کے آگے حقیقتاً اندھیرا چھا گیا۔کانپتے ہاتھوں سے اُس کاونٹر کو تھاما و گرنہ اُسکا گر جانا

لازمی تھا۔ہاتھ سے ماتھے پر دَر آنے والے پسینے کو صاف کر کے اُس نے فائل سائن کیئے بغیر بند کی اور تیزی سے پلٹی۔دِل جیسے دھڑک کر باہر آجانے کو بیتاب تھا مگر وہ اُسکی پُکار پر لبیک کہتے ہوئے بس یہاں سے کسی طرح نکلنے جانے کا سوچ کر وارڈ کی سمت بڑھی۔

"ڈاکٹر سیدہ!"اِس سے پہلے کہ وہ نکلتی عین عقب سے آتی آواز پر وہ چونک کر پلٹی اور سامنے ڈاکٹر نادیہ کو دیکھ کر گہرا سانس لے کر رہ گئی۔

"ڈاکٹر علوی آپکو اپنے آفس میں بُلا رہے ہیں۔"انُکی بات سُن کر اُسکا جی چاہا اپنا ماتھا پیٹ لے۔وہ بھول گئی تھی کہ وہ شخص بھی سیادت دان تھا۔عام لوگوں کے راستوں سے گزرنے کو اپنی توہین سمجھنے والا سیاست دان۔ڈاکٹر علوی چونکہ ہاسپٹل کے ڈائریکٹر تھے سو اُنکی نافرمانی نہیں کی جاسکتی تھی۔

برف ہوتے ہاتھ،دھڑکتے دِل مگر متنفر ہوتے ذہن سے وہ مُختلف راہداریاں عبور کرتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔دِل لاکھ دلیلیں،ہزاروں بہانے گھڑ کر لانا چاہ رہا تھا

لیکن ذہن، اُسکو برسوں سے دِل میں چُھپ کر بیٹھے ڈر سے آگاہ کروا رہا تھا جسکی وجہ سے وہ سیاست دانوں سے نفرت کرتی تھی، نفرت کرتی آئی تھی۔ سَر جھٹک کر گہرا سانس لیتے ہوئے اُس نے سامنے دیوار پر نصب تختی کو دیکھا جس پر جلی حروف میں 'ڈائریکٹر آفس" لکھا تھا۔ چند لمحے وہ یونہی وہاں سَر جُھکا کر کھڑی رہی پھر اپنے برف کی مانند سَرد ہو چکے ہاتھ باہم مل کر آہستگی سے ڈور ناب پر ہاتھ رکھا۔ دِل چاہا کہ یہیں سے واپس بھاگ جائے لیکن ذہن نے اُسکو اُسکے اُصول اور فرائض یاد کروانے شروع کر دیئے تو اُس نے تیزی سے ڈور ناب گُھما کر دروازہ اندر کی سمت دھکیلا اور دروازہ آہستگی سے کُھلتا چلا گیا۔

"میں آپ سے کہہ رہا ہوں جناب کہ مجھے کوئی پُروٹوکول نہیں چاہیئے اور آپکو سمجھ نہیں آ رہا۔" اندر داخل ہوتے ہی اُسکے کانوں میں اُسی شخص کی جُھنجھلائی ہوئی آواز گونجی جو اُسکی آنکھوں اور دِل کو بے حد بھلا لگنے لگا تھا مگر ذہن۔۔۔۔ سَر

www.novelsclubb.com

جھٹک کر اُس نے دروازے پر ناک کیا تو ڈائریکٹر علوی نے سَر اُٹھا کر اُسکو دیکھا۔ اُنکے چہرے سے ہی صاف شدید پریشانی ہوا دے رہی تھی۔

"اسلام و علیکم سَر!" اُسکی آواز پر اُس شخص نے بیٹھے بیٹھے چہرہ پھیر کر دیکھا اور لمحے بھر کے لیئے وہ یونہی ساکن سا اُس کو دیکھے گیا جو سفید ڈاکٹرز گاؤن پہن کر کھڑی، چہرے پر جہاں بھر کی سنجیدگی اور بے زاری لیئے یوں جیسے اُسکو زبردستی یہاں بھیجا گیا ہو۔

"بیٹا! یہ ڈاکٹر سیدہ ہیں اور ڈاکٹر سیدہ یہ ذُوالجلال آپ۔۔" اِس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتے وہ اُسی سنجیدگی سے آگے بڑھی۔

"آپکی بات کاٹنے کے لیئے معافی چاہتی ہوں سَر لیکن نیچے ایمرجنسی میں بہت سے کریٹیکل مریض ہیں جن کو میری زیادہ ضرورت ہے اور اگر اِنکو علاج کروانا ہے تو پراپر چینل سے آئیں۔ میں اِتنی لمبی مریضوں کی قطار چھوڑ کر اِن جیسے امیر اور رئیس شخص کا علاج نہیں کر سکتی۔" دوٹوک لہجے میں کہتے ہوئے اُس نے ایک نگاہِ

غلط بھی اُس شخص پر نہیں ڈالی جو یونہی چہرہ پھیر کر اُسکو از حد حیرانگی لیکن چمکتی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔اُسکے الفاظ سُن کر ذُوالجلال نہیں جانتا کہ کیوں لیکن اُسکے چہرے کو اِس قدر شدید تکلیف کے بعد بھی مُسکراہٹ چھو گئی۔اچھا تو وہ اِیسی تھی، امیروں سے ذرا نہ دبنے والی اور اُسکی طرح اصولوں کی پاسداری کرنے والی۔

"ڈاکٹر سیدہ! یہ میری پرسنل فیور ہے آپ سے۔سخت کریٹیکل سیچوئیشن ہے ذُوالجلال کی۔"اُن کے نرمی سے کہے جانے پر حور عین نے نگاہوں کا زاویہ بدل کر اُس جانب دیکھا جہاں وہ چمکتی آنکھوں اور مُسکراتے چہرے کے ساتھ اُسے ہی دیکھنے میں محو تھا لیکن حور عین کے دیکھتے ہی اُسکی مُسکراہٹ تیزی سے معدوم ہو گئی۔حور عین کی نگاہ اُسکے پسینے سے تر، تکلیف کی شدت برداشت کر کے سُرخ ہوتے چہرے پر ٹھہر گئی۔دِل اُس شخص کو اِتنی تکلیف میں دیکھ کر بِناوجہ جانے ٹھہر جانے لگا تھا۔دِل میں ہوتی تکلیف سے گھبرا کر اُس نے ڈاکٹر علوی کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"میں معافی چاہتی ہوں سَر لیکن نیچے میرے مریضوں کی حالت اِن سے بھی زیادہ کریٹیکل ہے۔آپ ڈاکٹر رضوان کو بُلالیں۔"ڈاکٹر علوی کو قطعی انداز میں اُس نے کہاتو ذُوالجلال جو چہرہ جُھکا تھا،اُس کو نگاہ بھر کر دیکھا۔

"لیکن ڈاکٹر سیدہ۔۔۔"اِس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتے ذُوالجلال گہرا سانس لے کر اُٹھ کھڑا ہوا۔حور عین نے چونک کر اُسکو دیکھا جو لڑکھڑا کر کھڑا ہوا تھا اور اپنے ایک بازو سے دوسرا سختی سے پکڑا ہوا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں!آپ ڈاکٹر رضوان کو فارغ ہونے کے بعد میری طرح بھیج دیجیئے گا۔" ہلکے سے مُسکرا کر کہتے ہوئے وہ بِنا حور عین پر دوسری نگاہ ڈالے،اپنا بازو یونہی سختی سے تھام کر اُسکے برابر سے گزرا،حور عین جو چہرہ ترچھا کر کے دیکھ رہی تھی اُسکی نظر ذُوالجلال کے سفید کپڑوں سے ٹکرائی جہاں خون لگا ہوا تھا۔اِس سے پہلے کہ وہ اُسکو پُکارتی،وہ تیزی سے اُس کمرے سے نکل گیا۔ڈاکٹر علوی نے فائلز دوبارے سے اپنے سامنے کرلیں یہ اِشارہ تھا جانے کا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ڈاکٹر

www.novelsclubb.com

سیدہ ہو یا ذُوالجلال خان دونوں اپنے کہے پہ ڈٹ جانے والوں میں سے تھے۔ڈاکٹر علوی پر ایک نظر ڈالتے ہوئے وہ تیزی سے باہر کی جانب لپکی لیکن سامنے راہداری خالی تھی۔وہ جو چکا تھا لیکن زمین پر اُسکے خون کے قطرے دیکھ کر حور عین نے اپنی چیخ بامشکل ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر رُوکی۔

"سر! کم از کم آپ مجھے زخم دیکھنے تو دیں۔"آصف اُسکے سَر پر کب سے کھڑا اُسکا مغز کھا رہا تھا مگر وہ یونہی آنکھیں موند کر صوفے سے ٹیک لگا کر ہاتھ پھیلائے بیٹھا کسی اور ہی جہان میں تھا۔پورے تین دِن بعد اُسکو دیکھ لینے سے جو دِل میں شادابی اور زندگی کی لہر دُوڑی تھی اُس نے ذُوالجلال کو حقیقتاً متفکر کر دیا۔کیا وہ اِس حد تک محبت میں آگے نِکل چُکا تھا؟ باوجود اِس کے کہ جب وہ بولی تھی وہ سب الفاظ تلخ

www.novelsclubb.com

تھے،دِل کو دُکھانے والے پھر بھی نہ جانے کیوں اُسکے دِل کا ہر کونہ جیسے کھِلنے لگا تھا۔

"سَر! میری بہن یہاں ڈاکٹر ہے میں اُسکو لے کر آتا ہوں۔" آصف کے کہے جانے پر اُس نے اپنی آنکھیں کھول کر آصف کو تعجب سے دیکھا اور پھر دوبارہ آنکھیں موند لیں۔آصف ایک نظر اُسکو دیکھ کر تیزی سے باہر نکلا۔فون نکال کر حور عین کا نمبر ملایا جو فلحال ایمرجنسی میں ہونے کی وجہ سے بند تھا۔تیزی سے راہداری عبور کر کے وہ ایمرجنسی کی جانب لپکا۔ایمرجنسی کا شیشے کا دروازہ دھکیل کر وہ اندر آکر چند لمحے ٹھہر کر اِدھر اُدھر دیکھتا رہا جہاں ڈاکٹرز بھاگ دُوڑ میں مصروف تھے اور جہاں حد سے زیادہ رش تھا۔وہ اُسکو دُور سے ہی سب میں نمایاں، مریض کی جانب پوری دِل جمعی سے متوجہ نظر آگئی۔وہ تیزی سے بھاگتا ہوا اُس تک آیا۔

www.novelsclubb.com

"حور!" آصف کی آواز پر اُس نے چونک کر پیچھے دیکھا اور پھر اسفی کو دیکھ کر لمحے بھر کے لیئے حیران ہوئی لیکن اُسکے چہرے کی پریشانی دیکھ کر لمحے بھر میں بات سمجھ کر اُسکا دِل نہ جانے کیوں بے طرح دھڑک اُٹھا تھا۔

"آصف! تم کسی اور ڈاکٹر کو لے جاؤ۔ مجھے ڈاکٹر سیدہ کی طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔" ڈاکٹر رضوان نے آکر عقب سے کہا تو آصف نے چونک کر حور عین کو دیکھا جو زرد چہرے کے ساتھ بھی اپنا کام کیئے جا رہی تھی۔

"تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نہ حور؟" آصف نے آگے بڑھ کر اُسکے کندھے پر پریشانی سے ہاتھ رکھا تو وہ اُسکو دیکھ کر نہ چاہتے ہوئے بھی مُسکرا دی۔

"ہاں ٹھیک ہوں بالکل، تم یہاں؟" نظریں چُرا کر جس طرح اُس نے انجان بنتے ہوئے پُوچھا تھا اُس پر آصف نے چونک کر اُسکو بغور دیکھا جو پھر سے اُسکو نظر انداز کر کے مریض کو دیکھنے لگی تھی۔

"یار! ایمر جنسی ہے۔ میرے سَر کو گولی لگی ہے اور وہ اللہ کا بندہ ویسے بھی پروٹوکل نہیں مانتا اب تو ضد باندھ کر بیٹھ گیا ہے کہ پہلے سب کا علاج ہو گا پھر وہ جائے گا۔"

آصف نے قدرے جُھک کر اُسکے کان میں پریشانی سے کہا تو حور عین نے دنگ نظروں سے آصف کو دیکھا اور سب کچھ اُس نے سُنا تھا مگر 'میرے سَر کو گولی لگی ہے' پر اُسکی آنکھوں کے آگے اُسکا پسینے سے تر اور ضبط سے سُرخ پڑتا چہرہ گھوم گیا تو اُسکے ہاتھ سے سٹیتھو سکوپ گر کر آصف کے قدموں میں جا گرا۔ سب نے چونک کر ڈاکٹر سیدہ کو دیکھا جو آصف پر نگاہ ڈالے بغیر تیزی سے ایمر جنسی سینٹر کا دروازہ عبور کر نکل گئی تھی۔ لمحے بھر کے لیئے آصف بھی ہک دَق کھڑا رہ گیا پھر نا سمجھی سے وہ سب کی سمت معذرت خواہانہ نگاہ ڈالتا ہوا اُسکے پیچھے گیا جو راہداری میں ستون سے لگ کر کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے حور؟" آصف نے اُسکے قریب پہنچ کر اُسکو پُکارا جو نہ جانے کیوں خوفزدہ لگ رہی تھی۔ حور عین نے چہرہ اُٹھا کر آصف کو دیکھا اور اُسکی سماعتوں میں روحان میر کی دھمکی پھر سے تازہ ہونے لگی۔

"ویسے ہی دِل گھبرا رہا تھا۔ تم بتاؤ کیا ہوا تمہارے منسٹرِ کو؟" حور عین نے بامشکل اپنی آواز کی لرزش پہ قابو پا کر کہا مگر وہ آصف تھا، اُن لوگوں کا سایہ۔۔۔۔

"منسٹرِ صاحب کو عادت نہیں ہے بھاری بھرکم پُروٹوکول کی لیکن کچھ دِن پہلے اُنکی گاڑی پر کسی نے فائر کھول دیا تھا تب گاڑی خالی پارکنگ میں کھڑی تھی لیکن آج دوبارہ حملہ ہوا ہے۔" آصف کی بات پر اُس نے بامشکل اپنے ہاتھوں کی لرزش پر قابو پایا۔ سماعتوں میں رُوحان میر کی سَرد آواز ابھی تک گونج رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کریٹیکل پیشنٹ ہینڈل ہو گئے ہیں۔ چلو۔" اِس سے پہلے کہ آصف اُس سے اُسکی زرد رنگت کی بابت پُوچھتا۔ آہستگی سے کہہ کر اُس نے آصف کو آگے چلنے کا اِشارہ کیا تو وہ سَر ہلا کر تیزی سے آگے چلنے لگا اور وہ بھاری ہوتے قدموں، ضمیر کی مار

سہمتی رُوح اور نڈھال ہوتے زخمی دِل کے ساتھ اُسکے پیچھے چہرہ جُھکائے چل رہی تھی۔ آصف کے دروازہ کھولنے سے اندر جانے تک وہ لمحے بھر کے لیئے اندر ہی کھڑی رہی۔

"سَر! آپ ٹھیک ہیں؟ میری بہن کریٹیکل پیشنٹ سے فری ہو گئی ہے اِس لیئے خصوصی مت سمجھیں۔" آصف نے اُسکو آنکھیں موندے دیکھ کر کہا تو اُس نے آنکھیں کھول کر آصف کو دیکھا اور اثبات میں سَر ہلا کر آصف کے عقب میں دیکھا۔

"آجاؤ یار!" آصف کی پُکار پر وہ گہرا سانس لے کر اندر کی سمت بڑھی اور ذُوالجلال جو ایک نظر دروازے کی جانب دیکھ کر پھر سے آنکھیں موندنے لگا تھا چونک کر سیدھا ہوا۔ سامنے وہی تھا اُسکا چین اور سکون لوٹ کر انجان بن جانے والی۔ تو کیا وہ آصف کی 'بہن' تھی۔ یک دَم اِتنی تکلیف کے باجود اُسکو اپنے اعصاب اور دِل سے

www.novelsclubb.com

جیسے کوئی بھاری، دِل گرفتہ سا بُوجھ سر سے کتا محسوس ہوا اور وہ نہیں جانتا تھا مگر اُسکی آنکھوں کی بُجھ چکی سی جُوت پھر سے جل اُٹھی تھی۔

"سَر! یہ میری بہن ہیں ڈاکٹر حور عین۔" آصف نے حور عین کی جانب اِشارہ کر کے کہتے ہوئے گویا ذُوالجلال خان کو عمر بھر کے لیئے اپنا مقروض کر کے خرید لیا تھا۔

"اسفی! فرسٹ ایڈ کیٹ لے کر آؤ۔" مصروف انداز میں کہہ کر وہ اُسی سنجیدگی سے ذُوالجلال کی جانب بڑھی جو یک دَم سنبھل کر بیٹھ گیا۔ اُسکے عین سامنے ٹیبل گھسیٹ کر بیٹھنے تک اُس نے سامنے نگاہ اُٹھا کر نہیں دیکھا اور ذُوالجلال نہیں جانتا تھا کہ اُسکے چہرے پر دَر آنے والی شادابی اور مُسکراہٹ کو آصف کس قدر مشکوک نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ چند لمحے وہ یونہی بیٹھی رہی کہ شاید وہ خود ہی اپنا بازو آگے کرے گا لیکن جُھکی نظروں سے سامنے کوئی بازو نہ آتے دیکھ کر اُس نے نظریں اُٹھا کر اُوپر دیکھا جہاں وہ چند انچ دُور ہی صوفے کے دستے پر ہاتھ رکھے۔ اُس پر چہرہ

www.novelsclubb.com

ٹِکائے بڑی فرصت سے اُسے دیکھنے میں محو تھا۔ حور عین کے دیکھتے ہی اُسکی شہد رنگ آنکھوں کی جھلملاہٹ کچھ اور بھی نمایاں ہو گئی۔

"ذُوالجلال صاحب!" اُسکی سنجیدہ، اجنبی آواز پر وہ جیسے چونک کر کسی ٹرانس سے باہر نکل آیا اور پھر اُسکو دیکھا جسکی سیاہ، گہری آنکھوں میں سارے زمانے کی خفگی اور اجنبیت وہ صاف محسوس کر سکتا تھا۔ اُسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ اُسکو اپنا بازو دِکھانے کو کہہ رہی تھی کیونکہ ظاہر ہے وہ ڈاکٹر تھی۔ سَر جھٹک کر دوسرے ہاتھ سے آستین پیچھے کرتے ہوئے اُس نے لب تکلیف کی شدت سے سختی سے بینچ کر اُسکے سامنے کیا جو چند لمحے تو بہتے خون کو دیکھ کر دنگ بیٹھی رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

"حور!" آصف کی آواز پر اُس نے چونک کر چہرہ پھیرتے ہوئے آصف کو دیکھا اور پھر اُسکے ہاتھ سے فرسٹ ایڈ کٹ لیتے ہوئے تیزی سے کھول کر سرجیکل دستانے پہنتے ہوئے اُسکو دیکھا جسکی آنکھیں اِتنی تکلیف برداشت کرنے کے باوجود بھی

دھمک رہی تھیں۔ یک دَم زخم کو دبا کر اُس نے نہ صرف ذُوالجلال کو کراہنے پر مجبور کر دیا بلکہ آصف بھی دنگ نظروں سے حیران پریشان اُسکو دیکھ رہا تھا جو ہمیشہ اپنے مریضوں کو بے حد محبت سے ہینڈل کرتی آئی۔ ذُوالجلال کے دیکھتے ہی وہ ایک دَم آنکھوں میں معذرت اور پریشانی والے تاثرات بھر لائی تھی۔

اُس پر اِتنی تکلیف کے باوجود ذُوالجلال کے چہرے کو کراہ کے ساتھ مُسکراہٹ چھو گئی اور آصف کا ذہن اپنے منسٹر کا یوں ہنس دینا مزید مشکوک کر گیا۔ وہ جو مکمل خاموشی سے اپنا کام کرنے کے ساتھ ساتھ شاید کہیں آنسو بھی پی رہی تھی۔ کیا وہ اِیسے ہی ہر کسی کی زندگی مشکل میں ڈالتی رہے گی؟ کیا اُسکے ساتھ کوئی بھی تاعمر نہیں رہے گا اور وہ یونہی روحان میر جیسے آسیب کے خوف سے سَر دیواروں سے ٹکرا کر ایک دِن مر جائے گی۔

www.novelsclubb.com

جلدی سے زخم ڈِس اِنفیکٹ کر کے اُس نے ٹانکے لگا کر اُس پر پٹی کرتے ہوئے بامشکل اپنے ہاتھوں کی لرزش پر قابو پائے ہوئے تھی۔ اب وہ اپنا دِل کسی جانب

مائل نہیں ہونے دے گی، سامنے بیٹھے تکلیف سہتے شخص کی جانب بھی نہیں۔ یہ اُسکا خود سے کیا جانے والا عہد تھا۔ سَر جیکل دستانے اُتار کر ساتھ پڑی سٹیل کی ٹرے میں رکھتے ہوئے وہ بِنا کچھ کہے اُٹھ کھڑی ہوئی اور اُسکی جانب نگاہ ڈالے بغیر آصف کی سمت پلٹی جو کچھ اُلجھا ہوا سا اپنے باس کو دیکھ رہا تھا جو سَر اُٹھائے آنکھوں میں نہ جانے کونسے تاثرات لیئے حورعین کی سمت دِل و جان سے مائل نظر آرہا تھا یا اُسکا محض یہ وہم تھا؟؟؟

"گولی بازو کو چُھو کر نکل گئی ہے اِس لیئے خون زیادہ ضائع ہوا ہے باقی خطرے کی کوئی بات نہیں ہے۔ کچھ روز بازو پہ وزن بالکل نہیں ڈالنا اور پٹی تین دِن بعد کہیں سے بھی بدلوا سکتے ہیں۔" آصف کو تفصیلی بتاتے ہوئے وہ مزید اُسکو پریشان اور اُلجھن میں ڈال رہی تھی۔ اِیسا نہیں تھا کہ وہ اپنے مریض کے بارے میں تفصیلی بات نہیں کرتی تھی، وہ ہمیشہ سے بے حد نرم مزاج، تفصیل سے لیکن اپنے مریض سے رُوبرو بات کرنے کی عادی تھی اور اب اُسکا رویہ سردار ذُوالجلال کے ساتھ

www.novelsclubb.com

سمجھ سے باہر تھا۔یوں جیسے وہ اُس شخص سے جان کر انجان بنتے ہوئے بے نیازی برت رہی تھی لیکن کم اَز کم سَر ذُوالجلال کے تاثرات سے تو یہی ظاہر ہو رہا تھا۔

پریسکریپشن لکھتے ہوئے اُس نے آصف کو تھمایا اور بِنا اِدھر اُدھر دیکھے جس طرح آئی تھی اُسی طرح واپس چلی گئی۔اپنا بازو سیدھا کرتے ہوئے وہ ابھی تک دروازے کو دیکھ رہا تھا جہاں سے وہ پھر سے نظروں سے اُوجھل ہو گئی تھی۔

"مائنڈ مت کیجیئے گا سَر! میری بہن سیاست دانوں سے شدید نفرت کرتی ہے شاید اِس لیئے وہ تھوڑا سخت ہو گئی۔"آصف کی معذرت خواہانہ انداز پر اُس نے چونک کر آصف کو دیکھا اور اُسکی بات "شدید نفرت" پر جیسے اُسکی آنکھیں پھیل کر حیرانگی سے بڑھی تھیں۔اُنکی آنکھوں کی دھمک پھر سے مانند پڑتے دیکھ کر آصف کو جیسے بہت سے سوالوں کے جواب مِلنے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

ے دیکھا ہی نہیں اُس نے اِس سمت ورنہ

سب زخم نہ بھر جائیں، سب کام نہ ہو جائیں۔۔۔

اپنے آفس میں آکر تیزی سے دروازہ بند کرتے ہوئے دروازے کے ساتھ لگ کر اُسکے کب کے رُکے ہوئے آنسو پھر سے بہہ نکلے۔نہ جانے کتنے برسوں کا غبار تھا جو دِل میں دب کر بیٹھا شہرِ دِل کو گھِن ذدہ کر کے زندگی سے بے زار کر رہا تھا۔اپنی ہچکیوں کا گلا گھونٹتے ہوئے اُس نے ہاتھ کی پُشت سے آنسو صاف کیئے۔آنکھوں کے سامنے 'مہروز' نامی شخص کی لاش پھر سے گھومنے لگی تو اپنا سَر دونوں ہاتھوں میں تھام کر وہ تیزی سے اپنے ٹیبل کی جانب آئی۔کانپتے ہاتھوں سے دراز کھولتے ہوئے اُس نے سفید گولیوں کی ڈبی نکالی اور تیزی سے دُو گولیاں نکال کر نگلتے ہوئے پانی سے بھرا گلاس ایک ہی گھونٹ میں پی کر کرسی پہ ڈھ جانے والے انداز میں بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

گولیاں چلنے کی آواز اور پھر انسانی خون میں نہائی ہوئی لاش، تصور کر کے پھر سے اُسکے رگ وپے میں سنسناہٹ دُوڑ گئی۔دِل جیسے اس تکلیف سے اب مرِجانے کی التجاء کر رہا تھا۔وہ مزید اب کسی کو مرتا ہوا نہیں دیکھ پائے گی۔وہ مزید خود کو کسی اور اِنسانی جان کا مقروض نہیں کر سکتی تھی۔پھر کسی اور کے قتل کا ذمہ اُسکے کھاتے میں ڈالے جانے کا بُوجھ اب اُسکے حلق سے چند سانسیں بھی کھینچ نکالنے کے درپے تھا۔پھر سے اُسکا ذہن اُسکو سالوں پیچھے کے ماضی میں دھکیلنے لگا تو اُس نے سَر کرسی کی پُشت سے اَٹ کر آں کھیں موند لیں۔اِس وقت اُسکو جس ذہنی سکون کی ضرورت تھی وہ "اِنٹی ڈپریسنٹ "اُسکے ذہن کو پُر سکون کر کے اُسکو پہنچا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

؎ایسا نہیں کہ غم نے بڑھا لی ہو اپنی عمر

موسم خوشی کا وقت سے پہلے گزر گیا

لکھنا میرے مزار کے کتبے پہ یہ حروف

مرحوم! زندگی کی حراست میں مر گیا۔۔۔

"یہ دیکھو میں نے تمہارے لیئے منسٹر صاحب کے ساتھ تصویر بنائی ہے تاکہ تم اپنی دوستوں میں شُومار سکو۔" اپنا سیل فون اُسکی نظروں کے سامنے لاتے ہوئے آصف کو پھر سے اُسکو اپنی جانب متوجہ کرنا پڑا جو دِلجمعی سے اُسکو یکسر نظر انداز کیئے اپنے نوٹس بنانے میں مگن تھی۔ سکرین پر نظر پڑتے ہی اُس نے اپنا پین چھوڑ کر اُسکے ہاتھوں سے موبائل جھپٹ لیا تو آصف کے چہرے کو بڑی بھلی سی مُسکراہٹ چُھو گئی۔ وہ جس قدر اُلجھی نظروں سے اُس تصویر میں دلکش، سحر انگیز شخص کو دیکھ رہی تھی اُس سے زیادہ کہیں اشتیاق سے آصف اُسکو دیکھنے میں مگن تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تمہارے ساتھ۔۔۔۔"ملیحہ کی اُلجھن زدہ آواز پر وہ کسی سحر سے بیدار ہو کر سیدھا ہوا۔اپنا بیگ اُٹھاتی حور عین نے ٹھٹھک کر اُن دونوں کو دیکھا جو سیل فون کی سکرین کو گھورے جا رہے تھے۔

"ہاں! یہی تو ہیں سردار ذُوالجلال خان۔"آصف نے کہہ کر چہرہ اُٹھاتے ہوئے حور عین کو دیکھا جسکے مصروف ہاتھ تیزی سے اُس نام پر ساکت ہوئے اور اُسکے دیکھنے سے قبل ہی آصف دوبارہ سے ملیحہ کی جانب متوجہ ہو گیا۔

"حور آپی! یہ تو وہ نہیں ہے جنہوں نے فٹ بال کک مار کے مانی کو دیا تھا اور آپکے سامنے کھڑے تھے؟"ملیحہ کی بات پر آصف نے چونک کر ملیحہ کو اور پھر حور عین کو دیکھا جس نے ملیحہ کو دیکھ کر جیسے اُسکی بات سرے سے ہی نظر انداز کر دی۔

www.novelsclubb.com

"تم جانتی ہو اِنکو؟"آصف نے اب کے حور عین کو خود مخاطب کرنا ہی بہتر سمجھا مگر جس طرح حور عین نے اُسکو سنجیدہ نظروں سے دیکھا اُس سے وہ خود گڑبڑا کر رہ گیا مگر اُسکو سمجھ نہ آسکی کہ آخر اُس نے کیا غلط سوال پُوچھ لیا۔یونہی اُن دونوں کو

سرے سے بُھول کر وہ اپنا ربا ب والا بیگ کندھے پر ڈالتے ہوئے باہر نکل گئی۔ ملیحہ نے آصف کو اور آصف نے اُسکو دیکھا تو دونوں نے بیک وقت کندھے اچکا دیئے اور پھر دونوں ہی ایک دوسرے کی حرکت دیکھ کر ہنسنے پر مجبور ہو گئے۔ اور یہ پہلی بار تھا جب ملیحہ کھل کر آصف کے ساتھ کسی چیز میں شامل ہوئی تھی۔

ضروری میٹنگز آج ساری اُس نے جیسے تیسے ان لائن اٹینڈ کر لیں تھی کیونکہ اِیسے تو عارض خان نے اُسکو جانے نہیں دینا تھا۔ تمام کاموں سے فارغ ہو کر اپنا بازو سہلاتے ہوئے لیپ ٹاپ ساتھ بیڈ پر رکھ کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ وہ جو سخت جان اِنسان تھا اِیای چھوٹی موٹی گولی اُسکا کیا بگاڑ سکتی تھی مگر عارض صاحب کو یہ بات بھلا کون

www.novelsclubb.com

سمجھائے۔ گردن کو ادِھر اُدھر حرکت دے کر اُس نے اپنی کریم کلر کی چادر دیوان سے اُٹھا کر اپنے بائیں کندھے پر ڈالی اور پھر کمرے سے باہر نکل آیا۔

وہ جو دبے قدموں سے باہر جانے کے پَر تول رہا تھا سامنے سے آصف کو آتا دیکھ کر کراہ کر رہ گیا۔ آصف جو اپنی سوچ میں اُلجھا ہوا آگے بڑھتے ہوئے سامنے نظر پر پڑنے پر پہلے چونک کر ٹھہرا اور پھر جیسے سردار صاحب کو یوں چوروں کی طرح باہر کُھلے دروازے سے نکلتے دیکھ کر لمحے بھر کے لیئے ہونق سا اُس شخص کو دیکھتا رہا جو اپنی ہی حویلی سے بچوں کی طرح چوروں کی مانند باہر نکلنے کی تگ و دو میں تھا۔ نہ چاہتے ہوئے بھی آصف کے چہرے کو ایک مُسکراہٹ چھو گئی کیونکہ اُسکا وہ باس، وہ سردار جسکو اُس نے ہمیشہ بے حد سَرد، برف کی مانند ٹھنڈا دیکھا تھا۔ کبھی نہ جُھکتے اور رُکتے ہوئے وہ اب کسی کے سحر میں گرفتار ہو جانے کے بعد اِنتہائی نرم دِل، ٹھہرے پانی کی طرح، بالکل کسی چُوٹے بچے کی مانند حرکتیں کرنے لگا تھا۔ اچانک سے آصف کے دِل میں اُس لڑکی کو دیکھنے کی خواہش نے سَر اُٹھایا جو اِتنے سخت دِل

www.novelsclubb.com

شخص کے دِل پر محبت کا سحر پُونک گئی تھی۔ جو اُس شخص کو نہ جانے کیوں اِتنا بے چین اور متفکر رکھتی۔ کبھی گھنٹوں مُسکراہٹ میں اور کبھی کسی گہری سُوچ میں وہ شخص اپنی نیند اور کھانا پینا بُھلائے رہتا۔

"سَر!" آصف کی حیران آواز پر اُس نے خفگی سے پلٹ کر آصف کو دیکھا تو آصف گڑبڑا کر دو قدم تیزی سے پیچھے کو ہوا۔

"آپکو آرام کرنے کا کہا ہے ڈاکٹر نے۔" آصف نے جلدی سے اپنی آمد کا مُدعا بیان کیا لیکن سردار ذُوالجلال کی چمکتی آنکھوں میں جو بچوں کا سا نروٹھا پن اور خفگی سی دَر آئی تھی اُس پر اُسکی مُسکراہٹ تیزی سے پھیلی جسے ذُوالجلال نے حیران نظروں سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کس بات پر اَتنی ہنسی آرہی ہے؟" اپنے نرم لہجے میں بامشکل غصہ اور رعب سموتے ہوئے اُس نے جس طرح کہا اُس پر آصف کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ آصف جانتا تھا کہ اب وہ کبھی رعب اور سختی سے پیش نہیں آنے والا مگر وہ اُسکے

ساتھ ہاسپٹل سے آنے کے بعد سے بے حد حلاوت سے بھرا نرم اور دوستانہ سا ہو گیا تھا، نہ جانے کیوں؟

"کچھ نہیں سَر! آپ کہیں سے بھی تیس، بتیس سال کے مرد نہیں لگ رہے بلکہ ایک چھوٹا سا بچہ لگ رہے ہیں جو ٹیوشن سے بچنے کے لیئے باہر نکلنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔" آصف نے جس طرح اپنی ہنسی دباتے ہوئے کہا اُس پر ذُوالجلال نے کسی قدر حیرت سے اپنے لمبے قد اور اپنے اچھے خاصے رعب دار حُلیئے پر نظر ڈال کر آصف کو جس طرح کچا چباتی نظروں سے دیکھا تھا آصف کا جی ایک اور قہقہ لگانے کو چاہنے لگا۔

"سَر! سچ میں آپ مجھے حیران کرنے لگے ہیں، کوئی اِتنا محبت میں کیسے بدل سکتا ہے۔" آصف کے حقیقتاً ستائش بھرے لہجے پر اُس نے نا سمجھی سے آصف کو دیکھا جیسے اُسکی بات سرے سے سمجھ نہ آئی ہو۔

www.novelsclubb.com

"قسم سے سَر! آپکو ابھی بہت کچھ سمجھنا ہو گا خیر آپ جائیں۔ میں نے آپکو باہر جاتے ہوئے نہیں دیکھا۔" آصف نے افسوس سے سَر ہلا کر جس طرح کہا تھا ذُوالجلال کو سمجھ نہیں آ سکی کہ وہ اُسکے انداز پر غصّہ کرے یا پھر ممنون ہو۔ بیڑہ غرق ہو اِس محبت کا جسکی وجہ سے اُسکے اندر اِتنی عاجزی اور نرمی آتی جا رہی تھی یا پھر جسکی وجہ سے وہ محبوب سے جُڑے رشتوں کا بھی اُتنا ہی احترام کرنے لگا تھا۔

"تمہیں تو میں آ کر پُوچھوں گا آصف۔" جلدی سے کہہ کر اپنا بازو دوسرے ہاتھ سے تھامے وہ باہر نکل گیا جبکہ آصف پھر سے بے اِختیار ہنس دیا کیونکہ اُسکو اچانک سے حور عین یاد آ گئی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

کہو وہ دشت کیسا تھا؟

جدھر سب کچھ لُٹا آئے

جدھر آنکھیں گنوا آئے

کہا، سیلاب جیسا تھا

بہت چاہا کہ بچ نکلیں

مگر سب کچھ بہا آئے

کہو، وہ ہجر کیسا تھا؟

اُسے جب چُو لیا تو

کیا اِحساس جاگا تھا؟

کہا، اکِ راستے جیسا

www.novelsclubb.com

جدھر سے بس گزرنا تھا

مکاں لیکن بنا آئے

کہو! وہ چاند کیسا تھا؟

فلک سے جو اُتر آیا

تمہاری آنکھ میں بسنے

کہا! بس خواب جیسا تھا

نہیں تعبیر تھی جسکی

اُسے ایک شب سُلا آئے۔۔۔

'رباب' کو سائیڈ پر رکھتے ہوئے اُس نے رباب کا بیگ کھول کر اُس میں سے وہی تصویریں نکالیں جو رُوحان میر اُسکے مُنہ پر مار کر گیا تھا۔ لمحے بھر کے لیئے وہ سُوگوار ہوتے دِل سے اُن تصویروں کو دیکھے گئی۔ جن میں اُسکو سہارا دیا گیا تھا، اُس پر کوئی انجان شخص مہربان نظر آرہا تھا۔ جن تصویروں میں وہ لمحے بھر کے لیئے ہی سہی خوف جیسے اِحساس سے ماورا ہو گئی تھی۔ جن میں روحان میر جیسا افریت کہیں دُور

پسِ منظر میں چلا گیا تھا لیکن وہ شخص جسکی اِس تصویر میں پُشت تھی وہ دراصل سیاست کا کرتا دھرتا تھا اسِ بات کی اگر بھنک بھی رُوحان کے کانوں میں پڑ گئی تو؟؟

گہرا سانس لے کر لائیٹر ہاتھ میں لے کر جلدی سے لکڑیاں اکھٹی کرنے لگی اور وہ جو اُسکو دیکھ کر سَرمَست قدموں سے اُسکی جانب بڑھنے لگا تھا ٹھٹھک کر اُسکو اُن جمع شُدہ لکڑیوں پر آگ لگاتے دیکھنے لگا۔ آخر وہ کرنا کیا چاہ رہی تھی؟ اُسکی ذُوالجلال کی جانب پُشت تھی اِس لیئے وہ جان نہیں سکی کہ کوئی اُسکو بڑی فرصت سے مگر تفکر سے دیکھ رہا ہے۔ آگ جلا کر وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور پھر چلتے ہوئے پتھر کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی جہاں اُسکے رباب کا بیگ کھلا ہوا تھا۔ جُھک کر کچھ تصویریں اُٹھا کر ایک آخری الوداعی مگر خوفزدہ نظر اُن پر ڈالتے ہوئے وہ ذُوالجلال کو پریشان کر رہی تھی۔ اُسکو یکے بعد دیگرے یوں اِدھر اُدھر خوف سے دیکھ کر تصویریں جلاتے ہوئے ذُوالجلال مزید خود پر ضبط نہیں رکھ سکا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تم کس کی تصویریں جلا رہی ہو؟" عقب سے آتی شناسا، دِل کے تاروں کو چھوتی آواز پر وہ کرنٹ کھا کر پلٹی اور اِس سے پہلے کہ اُسکا پاؤں کیچڑ سے لگ کر سِلپ ہوتا ذُوالجلال آگے بڑھا مگر وہ اُس سے پہلے ہی سنبھل کر تیزی سے اپنا وہ ہاتھ جس میں تصویریں تھام رکھی تھیں عقب میں کر کے دنگ، خوفزدہ نظروں سے اُسے دیکھ کر ادِھر اُدھر دیکھنے لگی جیسے وہ اپنے ساتھ کسی افریت کو تو نہیں لے آیا۔ اُس نے اِس در عجیب ردِ عمل تو تب بھی نہیں دیکھا یا تھا جب وہ یکسر اجنبی تھا۔ سَر جھٹک کر وہ دو قدم مزید اُسکی جانب بڑھا اور وہ سَر نفی میں ہلا کر کچھ اور پیچھے ہو گئی۔

"حور عین!" ذُوالجلال کی نرم، مہربان آواز پر اُسکی آنکھوں میں تیزی سے کھارا پانی جمع ہونے لگا مگر وہ اِس آواز کے فریب میں پھر سے گرفتا ہو کر خود کو اور اُس شخص کے بلند ترین مقام کو رُسوا نہیں کر سکتی۔ اپنا ہاتھ آگے کر کے جیسے اُس نے وہ شے مانگی جو اُس سے چُھپانے کی ہر ممکن کوشش میں لگی ہوئی تھی۔ اُسکے ہاتھ کو سرے سے ہی نظر انداز کر کے اُس نے ایک نظر اچھی طرح جل چکی تصویروں کو

www.novelsclubb.com

دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ میں چار مزید تصویروں کی موجودگی کو محسوس کر کے کچھ بائیں جانب سَرکی۔

"دیکھیں میرے راستے سے ہٹیں۔" اُسکے لہجے کی لرزش پر ذُوالجلال نے اپنی شہد رنگ آنکھوں کو سُکیڑ کے اُسکے زرد پڑتے چہرے کو تکان زدہ ہوتے دِل سے دیکھا اور پھر جیسے وہ فیصلہ کر کے آگے بڑھا لیکن حورعین کی جان جیسے حلق میں آگئی خوف سے، راز کھل جانے کے عدم تحفظ سے۔ وہ جیسے ہی اُس سے قدم بھر کے فاصلے پر آیا حورعین کی خوف سے کُھلیں دنگ آنکھیں تیزی سے جُھک کر زمین بوس ہو گئیں تھیں اور ذُوالجلال کا دِل اُسکی پلکوں کا سایہ رُخساروں پر سایہ فگن دیکھ کر نئے سرے سے محورِ قص ہونے لگا۔ مزید وہ پیچھے درخت ہونے کے باعث جا نہیں سکتی تھی یا اُسے درخت پر چڑھنا نہیں آتا تھا ورنہ کب کا چڑھ چکی ہوتی۔

ذُوالجلال یہ حرکت نہیں کرنا چاہتا تھا مگر مُسکراتی آنکھوں سے اُس نے قدرے جُھک کر اُس سے ہر ممکن فاصلہ برقرار رکھتے ہوئے اُسکے ہاتھوں سے تصویریں

www.novelsclubb.com

چھین لیں جبکہ حور عین نے ہق دق، زرد چہرے کے ساتھ اُسکی جُراءت کو دیکھا جو شاید اپنے ہاتھ کی تکلیف بھی بُھلا بیٹھا تھا۔

مُسکراتے ہوئے اُس نے اُن تصویروں کو پلٹ کر ایک نظر اُسکو پھر سے دیکھا جسکی نظریں دوبارہ سے جُھک کر اب اُٹھ جانے کو تیار نظر نہیں آرہی تھیں۔ تصویریں اُلٹ کر اُسکی نظر جونہی پہلی تصویر پر گئی اُس نے چونک کر اُسکو دیکھا جس نے سختی سے اب آنکھیں میچ لیں تھیں جیسے یہاں سے غائب ہو جانے کا اِسم کا دِل ہی دِل میں ورد کر رہی ہو۔ تیزی سے باقی تصویروں کو دیکھا جس میں ہر تصویر میں صرف حور عین کا چہرہ واضح تھا جبکہ ذُوالجلال کی ہر تصویر میں پُشت یا نیم رُخ تھا اور ہر تصویر یہ چیخ چیخ کر اعلان کر رہی تھی کہ تصویر بنانے والے کا مقصد صرف حور عین کو تصویر میں لانا تھا یا پھر اُس مرد کا ہونا اُسکے ساتھ بس۔۔۔

www.novelsclubb.com

"یہ کہاں سے آئیں تصویریں؟" زندگی میں پہلی بار اُسکو اپنے علاوہ کسی اور کے حوالے سے پریشانی یا تفکر نے گھیرا تھا اور کیسے نہ گھیرتا اُسکے سامنے حور عین تھی

کوئی اور نہیں مگر جواب دینے کے بجائے وہ جس تیزی سے اُسکے برابر سے نکلی اُس پر لمحے بھر کے لیئے وہ سُن کھڑا رہ گیا اور پھر وہ نہیں جانتا کہ اُسے کیا ہوا، نہ ہی وہ حور عین سے اِس قدر سختی سے پیش آنا چاہتا تھا مگر بے اِختیار اُس نے یونہی چہرہ پھیر کر ایک جھٹکے سے اُسکا ہاتھ کہنی سے تھام کر اُسکو عین اپنے رُوبرو سختی سے کیا اور حور عین دم سادھے، ششدر نظروں سے اُسے دیکھنے لگی جسکی آنکھوں میں بلا کی سنجیدگی تھی۔

"چھو۔۔۔ چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔" لرزتی، کانپتی آواز میں اُس نے نہ صرف کہا بلکہ اپنا پُورا زور صرف کر کے خود کو اُسکے آہنی شکنجے سے آزاد کروانے کی بھی ہر ممکن کوشش کی۔ گو کہ ذُوالجلال کے ہاتھ میں شدید تکلیف رینگ گئی تھی اُسکے باجود آج وہ خود پر اپنا اِختیار کھو بیٹھا تھا۔ دوسرے ہاتھ سے اُسکے چہرے کے سامنے وہ تصویریں کر کے جیسے اُس نے خاموشی سے دوبارہ اپنا سوال دُہرایا۔ حور عین کا دھڑکتا، خوفزدہ ہوتا دِل فوراً اُسکے ہاتھ میں اُترآتی نرمی پر سنبھل کر ٹھہرا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کون ہوتے ہیں مُجھ سے باز پُرس کرنے والے؟"اُسکا ہاتھ یک دَم جھٹک کر جیسے اُسکا ضبط رخصت ہوا تو وہ چیخ کر بولی کیونکہ جانتی تھی اُسکے سامنے رُوحان میر نہیں تھا جسکے خوف سے وہ دب جاتی۔چند لمحے یونہی ذُوالجلال اُسکی آنسو بھری آنکھوں میں دیکھتا رہا اور جیسے اُسکا ذہین، جمع تفریق کرنے والے زماغ میں ایک جماکا سا ہوا۔تو کیا وہ انِ تصویروں کے خوف سے اُس سے دُور بھاگ رہی تھی؟اُسکو یوں بار بار جھٹک کر غائب ہو جاتی تھی؟؟

"میں کون ہوتا ہوں؟"دِل کو لگنے والے دھکے سے سنبھل کر اب کے اُس نے حیرانگی سے اُسکی اُن نم ہوتی آنکھوں میں دیکھ کر کہا جو اُسکے سوال پر پھر سے لرز کر سایہ فگن ہو گئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اِدھر میری طرف دیکھ کر دوبارہ کہو۔"جس تیزی سے اُس نے کہا اُس پر حور عین جیسے ہوش میں آئی۔لمحے بھر کے لیئے وہ کیسے بھول گئی کہ سامنے اُسکے سیاست دان کھڑا تھا جسکے رعب اور دبدبے کا گواہ ایک زمانہ تھا۔

"دیکھی! اگر میرا لہجہ آپ کے رُتبے کو بُرا لگا ہے تو میں آپ سے معذرت چاہتی ہوں۔" جِس طرح اپنا لہجہ ہموار کر کے اُسکو کہا، ذُوالجلال لمحے بھَر کے لیئے ٹھٹک کر رہ گیا۔ آخر اُسکے لہجے کے اجنبی پن اور بے یگانگی کی وجہ کیا تھی آخر؟؟

"تمہیں ابھی بھی لگتا ہے کہ مجھے تمہارا کہا بُرا لگ سکتا ہے؟" کہتے ہوئے اُسکی آنکھووں میں جو نرمی، جو مان اور مہربانی تھی وہ عام دُنیا میں آسانی سے مِل جانا ناپید تھی۔ پھیلتی آنکھوں سے اُس نے جس طرح سَر اُٹھا کر ذُوالجلال کو دیکھا اُس پر ذُوالجلال کی آنکھوں کی چمک پھر سے بڑھنے لگی۔

"تم جانتی ہو آج تک میں کسی کو دیکھ کر نہیں ٹھہرا، کسی چہرے کو دیکھ کر میرے دِل نے مجھے رُک جانے پر مجبور نہیں کیا۔ کسی نقش کو دیکھ کر میرے دِل نے نہیں کہا کہ کاش میں اسِ چہرے کو عمر بھر دیکھتا رہوں۔ کسی کا اِنتظار میں نے دِل جمعی سے نہیں کیا۔ مجھے نہیں یاد پڑتا کہ اِن گزرے برسوں میں ایسا کبھی ہوا ہو میرے ساتھ لیکن تم۔۔۔۔ میں تمہیں دیکھ کر ٹھہر گیا حورعین۔ میں رُک جانے پر مجبور

www.novelsclubb.com

ہو گیا۔ تمہارا اِنتظار میں دِلجمعی سے کرتا محسوس کرتا ہوں اور تم مجھے اِس قدر اجنبیت کی مار مارو گی۔" اُس سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑا وہ ٹھہر ٹھہر کر کہتا ہوا حور عین کے دِل کی دھڑکن رُوک گیا۔

ہوائیں ساکت ہو کر اُس ذی جمال شخص کا اظہارِ محبت کو حور عین سکندر کے ساتھ محو ہو کر سُن رہی تھیں۔ بے یقینی سے، پھیلتی آنکھوں کے ساتھ وہ اُس شخص سے اپنے بارے میں اِتنے حسین الفاظ سُن رہی تھی جسکو دیکھ کر زندگی اچھی لگنے لگی تھی مگر وہ اُسکو اپنے مقدر کا ستارہ بنتا محسوس نہیں ہوتا تھا کیونکہ جس کسی نے بھی اُسکے بارے میں اچھا سُوچا، اُسکا بھلا چاہا، اُسکے قریب رہنے کی کوشش کی وہ بے موت مارا گیا اور وہ شخص تو پھر اُس سے کچھ اور الگ طرح کا، عجیب سا اظہار کر رہا تھا اور پھر اگر روحان میر کو اِس پیارے شخص کے بارے میں معلوم ہو گیا تو؟؟ حور عین سکندر اُس شخص کا وجیہہ چہرہ دیکھتے ہوئے جیسے اُسکے ذِی وقار، پُر جمال

www.novelsclubb.com

رُتبے اور عہدے کو بُھلا بیٹھی تھی کہ اُس میں روحان میر جیسے کتنوں کو زیر کرنے کی سکت، حوصلہ اور طاقت تھی مگر۔۔۔۔

وہ اُس بات کو بُھلا بیٹھی تھی کہ اُسکا بازو کہنی کے پاس سے ابھی بھی ذُوالجلال کے ہاتھ میں تھا۔ تلخ حقیقت کے لق دَق صحرا نے اُسکو یک دَم اپنے ہونے کا اِحساس دِلایا تو اُسکے گرد تیزی سے ہر سُو پھیلتے سُنہرے فُسوں نے اپنے پَر تیزی سے سمیٹ لیئے۔ بھیگتی آنکھوں سے اُسکا ہاتھ بُری طرح جھٹک کر اُس نے سردار ذُوالجلال کو دنگ کر دیا۔ وہ حیرت بھرے صدمے سے اُسکو چہرہ پھیر کر دیکھنے لگا۔

تمہیں سمجھ نہیں آ رہی! میں تمہیں کہہ رہا ہوں کہ مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے۔"

اُسکے دوبارہ سے رُوبرو کھڑے ہوتے ہوئے اب کے صاف صاف انداز میں کہہ دیا گیا۔ زمین، آسمان کی تمام حرکت اُس پل اُس اِظہار پر ساکن ہو گئیں۔ لمحے بھر کو وہ سُرخ پڑتے چہرے اور حیران آنکھوں سے اُسے دیکھے گئی اور بس اُسکا ضبط اِتنا ہی تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپکو ہوئی ہے سو یہ آپکا مسئلہ ہے۔ میرا دوبارہ یوں راستہ مت روکیئے گا۔" لرزتی آواز میں تیزی سے کہہ کر وہ بھاگتے ہوئے اُسکے نظروں سے اُوجھل ہوتی چلی گئ اور وہ چہرا پھیرے بغیر کوئی چہرے پہ تاثرات سجائے اُسکو لمحہ بہ لمحہ نگاہوں سے دُور جاتا دیکھ رہا تھا۔

؎یہ کون چُپکے سے تنہائیوں میں کہتا ہے؟

تیرے بغیر سُکوں عمر بھر اب نہیں ملنا۔۔۔۔

حور! "آج جیسے ایک زمانوں بعد وہ مہربان شخص دوبارہ سے اُسکے خوابوں کا جہان آباد کرنے کے لیئے، اُسکے مردہ ہوتے دِل کو ڈھارس پہنچانے کے لیئے چلا آیا تھا۔ وہ کچھ دِن سے ہی بس خوابوں کے چلتے اِس حسین سلسلے میں نہیں نمایاں ہوا تھا اور زندگی کیسے تھکن زدہ سی محسوس ہونے لگی تھی۔ اِن خوابوں کا سلسلہ تب سے تمام

ہوا جب سے اُسکا دِل سردار ذُوالجلال کے لیئے دھڑکنا شروع ہوا تھا۔ چہرہ پھیر کر اُس نے آواز کی بازگشت کی جانب دیکھا جہاں سے اب وہ روشنی کے بجائے اندھیروں سے نمایاں ہو رہا تھا۔ اُسکو یوں تاریک پڑتا دیکھ کر وہ ایک جھٹکے سے جُھولے سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔ کچھ کہنے کی کوشش کرنا چاہی لیکن زبان نے جیسے اُس روشنی میں نظر آتے چہرے کو دیکھ کر دنگ ہوتی نظروں سے ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ کیونکہ عرصے بعد عیاں ہوتا وہ چہرہ کسی اور کا نہیں بلکہ ذُوالجلال خان کا تھا۔

"بیٹھ جاؤ!" اُسکو یوں ہی یک دَم کھڑا ہوتا دیکھ کر وہ اُسی نرمی سے مُسکرایا جو اُسکا خاصہ نہیں تھی اور حور عین سکندر اِسی بات سے انجان تھی۔ اُسکے قریب آجانے پر حور عین نے دیکھا اُسکے ساتھ اَن گنت جگنو بھی دھمکتے ہوئے اُڑ رہے تھے اور حور عین مسحور ہوتی نظروں سے اُن جگنوؤں سے منور ہوتے سماں کو دیکھنے لگی جہاں اب محض چاند کی روشنی ہی مشعلِ راہ نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ۔۔۔آپ اب خواب میں کیوں نہیں آتے؟"بیٹھے بیٹھے ہی چہرہ اُٹھا کر اُس نے جس بے ساختگی اور معصومیت سے سے کہا اُس پر اُسکے وجیہہ چہرے اور شہد رنگ آنکھوں میں جو چمک دَر آئی تھی اُس پر حور عین نے تیزی سے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔وہ نگاہ ایمان شکستہ تھی، عہد کو توڑ دینے پر مجبور کر دینے والی۔

"تم۔۔۔مجھے ہمیشہ کی طرح اگر تم کہو گی تو شاید میں روز آنے لگ جاؤں۔" کندھے اچکاتے ہوئے اُس نے مُسکراتی نظروں سے جھس طرح کہا اُس پر حور عین نہیں جانتی تھی کیوں مگر اُسکی آں کھووں کی سطح تیزی سے گیلی ہونے لگی۔

"میں اِس لیئے نہیں آتا کیوں کہ تم نے میرا دِل دُکھایا ہے۔"اُسکے عین سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اُس نے اُسکی بھیگی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مدہم سی سَرگوشی میں کہا تو حور عین کی حیران آنکھوں سے آنسو موتیوں کی طرح گال پر پھسلتے چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کب دُکھایا؟"آزحد حیرانگی سے وہ بامشکل مدہم سا کہہ سکی مگر سُننے والے نے سُن لیا تھا۔ ہلکے سے مُسکراتے ہوئے اُس نے اُسکی بھیگتی معصوم آنکھوں میں دیکھا جہاں دُنیا بھر کے غموں نے اپنا بسیرا کر رکھا تھا، اُسکا دِل بے اِختیار دُکھا۔

"جب تم نے میرے محبت کے اِظہار کو جھٹکا۔"سَر جُھکا کر کہتے ہوئے اُس نے اپنی بات کہہ کر پھر سے سَر اُٹھایا اُسکے تاثرات دیکھنے کے لیئے جو مزید دنگ اور ہونق سے ہو گئے تھے۔

"وہ۔۔۔وہ تو آپ نہیں تھے۔"آہستگی سے لفظ جیسے اُسکے لبوں سے بامشکل پھسلے۔

www.novelsclubb.com

"وہ میں ہی تھا حورعین۔ میں ہمیشہ سے تمہارے اِرد گرد رہا ہوں، ہمیشہ سے تمہارے قریب۔ کیا تم نے کبھی مجھے محسوس نہیں کیا؟؟"اُسکے سَر دپڑتے ہاتھوں پر اپنا گرم، مضبوط ہاتھ نرمی سے رکھتے ہوئے اُس نے جس مان سے کہا اُس پر

حور عین کی آنکھوں کا اِرتکاز ماند ہوا اور پلکیں تیزی سے جُھک گئیں۔ لمحے بھر کی اُس خاموشی پر اُس نے تیزی سے لرزتی پلکیں اُٹھا کر اُس چہرے کو پھر سے دیکھنا چاہا مگر اب وہ کہیں بھی نہیں تھا۔ دُور دُور تک چھاتا اندھیرا، آسمان پر دھمکتے چاند کو بھی منظر سے غائب کرتا ہوا اُسکی آنکھوں کو بھی مزید سیاہ کرنے لگا۔ اُس مہربان خواب نے اپنے پَر سمیٹ لیئے تھے اور پیچھے وہ اکیلی تکیئے پر پسینے سے تر ہوتے چہرے کے ساتھ اپنا سَر پٹخ رہی تھی جبکہ اپنی پڑھائی میں مصروف ملیحہ اُسکی سانسوں کی تیز آواز اور آہوں پر ی ی دَم کتاب ٹیبل پر پھینکتے ہوئے اُسکی جانب بڑھی جو نیند میں بھی اذیت کا شکار لگ رہی تھی۔ آج پھر ہفتے کے بعد سے وہ اُسی حالت میں پہنچ گئی تھی۔ پریشانی سے اُسکے چہرے کا پسینہ صاف کرتے ہوئے، اُس نے اُسکے سَر دپڑتے ہاتھوں کو ہمیشہ کی طرح مسلنا شروع کر دیا اور باہر رات قطرہ قطرہ باہر سرکنے لگی تھی۔

ملتی نہیں پناہ ہمیں جس زمیں پر

www.novelsclubb.com

اِک حشر اِس زمیں پر اُٹھا دینا چاہیئے۔۔۔

"کیا بات ہے سَر؟ آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے؟؟" دوسری بار بھی جواب نہ ملنے پر آصف کو ٹیبل کھٹکا کر سردار صاحب کو اپنی جانب متوجہ کرنا ہی پڑا۔ پیپر ویٹ ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے اُس نے چونک کر آصف کو دیکھا جو متفکر سا اُسکی سمت متوجہ تھا۔

"کچھ کہا۔۔۔" پھر سے وہی لفظی اِستفسار۔ آصف نے بغور اپنے سردار صاحب کا اِتنا اُلجھا ہوا چہرہ دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آپکی طبیعت ٹھیک ہے؟" اُسکے سپاٹ سے تاثرات دیکھ کر آصف کو بھی مجبوراً مدہم اور مُختصر سا پُوچھنا پڑا تو اُس نے اپنے بازو کو ایک نظر دیکھ کر اثبات میں محض سَر ہلا دیا۔

"سَر! ایک بات کہہ سکتا ہوں؟" آصف کی محتاط آواز پر ذُوالجلال نے کسی قدر تعجب سے اُسکو دیکھا۔

"ہاں کہو، اِتنا محتاط کب سے ہو گئے تم؟" اُسکو ہاتھ سے اپنے سامنے والی کرسی پر بیٹھنے کا اِشارہ کرتے ہوئے اب کے اُس نے اپنے اُسی انداز سے کہا جس میں آصف کو اپنے اور سردار کے درمیان فاصلہ کم لگتا تھا۔ مُسکرا کر سَر ہلاتے ہوئے وہ فائل ٹیبل پر رکھ کر کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔

"آپکو کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتا سکتے ہیں آپ۔" آصف نے مودب انداز میں سَر جُھکاتے ہوئے کہا تو اُسکے محبت بھرے اِحترام پر ذُوالجلال کے چہرے کو بڑی بھلی سی مُسکراہٹ چُھو گئی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیوں لگا کہ مجھے کوئی مسئلہ ہے؟" فائل اپنی جانب سرکا کر کھولتے ہوئے اُس نے یونہی مُسکرا کر سوال کیا تو آصف کو پھر سے حوصلہ ہوا۔

"وہ اصل میں آپ مجھے بالکل اپنی طرح لگ رہے ہیں کل سے۔" آصف کے انداز پر اُس نے فائل پہ سائن کرتے ہوئے کسی قدر حیرانگی سے آصف کو دیکھا۔ آصف اُسکی آنکھوں کا سوال پڑھ کے شرارت سے مُسکرایا تو ذُوالجلال نے اُسکی مُسکراہٹ کو مشکوک نظروں سے گھورا اور اُسکی مُسکراہٹ اُسی تیزی سے سمٹ گئی۔

"وہ سَر! جب جب ملیحہ میری محبت اور توجہ کو ذرا اہمیت نہیں دیتی تب میرے چہرے کے تاثرات بالکل آپ جیسے ہو جاتے ہیں۔" سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے اُس نے آصف کی بات سُن کر اپنے چہرے پر بے اِختیار ہاتھ پھیرا جیسے کل کے واقعے کے نشانات مٹانا چاہ رہا ہو اور آصف اُسکی اِس بچگانہ حرکت پر پھر سے ہنس دیا۔ لیکن ذُوالجلال کے کان میں لفظ 'ملیحہ' گونجنے لگا۔ اُس نے یہ نام حورعین سے سُنا تھا

www.novelsclubb.com

"کسی کو یہ نام کہتے سُنا ہے میں نے۔" ذُوالجلال نے مدہم انداز میں کہا تو آصف اُسکو ٹھٹھک کر دیکھنے لگا جو بظاہر سَرسری سا کہہ رہا تھا مگر آصف کے ذہن میں جھماکا

ساہوا جب ملیحہ اُسکو ذُوالجلال کے بارے میں بتا رہی تھی کہ اُس نے براہِ راست دیکھ رکھا ہے اُسکے سَر کو۔

"سَر! وہ ایکچولی حور عین کی بہن ہے ملیحہ وہی حور عین جس نے ہاسپٹل میں آپکی بینڈ یج کی تھی۔" آصف کا انداز یاد کروانے والا تھا مگر جھس طرح 'حور عین' نام نے اُسکے چہرے کا رنگ بدلا اُس پر آصف ششدر سا اُسکو دیکھنے لگا جو اُس نام پر فوراً نگاہوں کا زاویہ بدل گیا تھا۔

"اِس حساب سے ملیحہ تمہاری بھی بہن ہوئی۔" اُس نے عام سے انداز میں کہنا چاہا مگر آصف جھس طرح بدک کر اُٹھ کھڑا ہوا اُس پر ذُوالجلال نے حیرت سے اُسکو دیکھا جو سُرخ چہرے اور خفت سے کھڑا ہوا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اَستغفراللہ سَر!" کانوں کو ہاتھ لگا کر جس طرح اُس نے کہا ذُوالجلال جیسے مُنجھے ہوئے سیاست دان کے لیئے سمجھنا مشکل نہیں تھا اور آصف کے انداز پر ناچاہتے

ہوئے وہ قہقہ لگا کر ہنس دیا اور آصف شاک سے اُس شخص کو دیکھنے لگا جس نے سوات آنے کے بعد سے اُسکو حیرت کی مار مارنے کا بیڑہ اُٹھا لیا تھا۔

"میں سمجھ سکتا ہوں۔" ذُوالجلال نے اپنے ہونٹوں پر ہاتھوں کی بند مُٹھی رکھتے ہوئے جس طرح کہا اُس پر آصف اپنا سَر کُھجھاتا ہوا جھینپ کر دوبارہ سے بیٹھ گیا۔

"دراصل حورعین اور ملیحہ میرے ماموں کی بیٹیاں ہیں۔" اب کے اُس نے صاف انداز میں بتایا تو ذُوالجلال نے بِنا کچھ کہے اثبات میں سَر ہلا کر فائل کا دوسرا صفحہ پلٹا جبکہ آصف بغور اُسکے دوسرے بائیں ہاتھ کی اُنگلیوں کو دیکھ رہا تھا جو ذُوالجلال لاشعوری طور پہ ہمیشہ کی طرح عادتاً اضطراب میں ٹیبل پر باری باری بجا رہا تھا۔

لمحے بھر کو دونوں میں یونہی عجیب سی خاموش فضا طاری رہی جس میں ذُوالجلال کے پین کے تیزی سے چلنے اور اُسکی ہاتھ کی اُنگلیوں کی ٹیبل پر دستک سُنائی دی رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تو تمہارے کہنے کا مطلب ہے کہ میری محبت اور توجہ کو کوئی اہمیت نہیں دی گئی؟" اُسکے لمحے بھر کے توقف کے بعد اِتنے دوٹوک سوال پر آصف لمحے بھر کو گڑبڑا گیا حالانکہ وہ جانتا بھی تھا کہ سردار ذُوالجلال خان کو زیادہ تین، پانچ کرنے کی عادت نہیں تھی پھر بھی۔۔۔

"نہیں سَر۔۔۔ میں۔۔۔ میرا۔۔۔" آصف کے یوں ہکلانے پر ذُوالجلال کے چہرے کو پھر سے مُسکراہٹ چُھو گئی۔

"تمہارا مطلب ٹھیک ہی تھا آصف۔" فائل پر باقی ماندہ سائن بھی کرتے ہوئے اُسکی جانب اُنگلی سے فائل کِھسکا کے کہا تو آصف نے بے یقینی سے سَر اُٹھا کر اُس شخص کو دیکھا جسکی ایک دُنیا دیوانی تھی، جو ہر طرح سے مکمل تھا۔ خوبصورت، خوب سیرت، باکردار، مہربان، دولت مند۔۔۔ پھر کہاں اور کس چیز کی کمی تھی۔

"سَر آپکی فیملی میں تو محبت شجرِ ممنوں تھی نہ۔" کچھ یاد آنے پر آصف نے جھجھک کر کہا تو ذُوالجلال کی مُسکراہٹ تیزی سے سمٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم نہیں جانتے آصف کہ دِل اُسی جانب مائل ہوتا ہے جو جگہ دِل کے لیئے شجرِ ممنوں ہو۔" اُسکی مدہم، سرگوشی سے مشبہ الفاظ پر آصف ساکن سا اُسکو دیکھے گیا۔

"کون ہے وہ سَر جسکی جانب آپکا دِل مائل ہو گیا ہے؟" آصف نہیں جانتا تھا کہ کیسے اور کیوں لیکن اُس نے خود کو بھی اُسی مدہم آواز میں کہتے سُنا۔ ذُوالجلال نے چونک کر اُسکو دیکھا جو کچھ اُلجھی نظروں سے اپنے سردار کو دیکھ رہا تھا۔

"تمہاری بہن، حور عین کی جانب۔" ذُوالجلال خان نے بھی اُسکے ہی انداز میں صاف اور کھرے انداز سے کہا۔ لمحے بھر کے لیئے ششدر رہ جانے والے آصف کے ذہن نے جیسے ہی ذُوالجلال کے الفاظ کو سوچا، سمجھا اُسکا حیران رہ جانے والا ذہن جیسے بے یقینی سے نکال کر اب خوشگوار، تھکے ہوئے اعصاب کو راحت پا لینے والی حیرات کا شکار ہونے لگا۔ کیا حور عین سکندر کے ساتھ کوئی ایسا معجزہ بھی ہو سکتا تھا؟ وہ جو خود کو زمانے بھر کی سب سے بدنصیب عورت سمجھتی تھی کیا وہ اِس بات سے غافل تھی کہ اللہ نے اُسکی محبت اُس ناقابلِ تسخیر شخص کے دِل میں ڈال دی

www.novelsclubb.com

جسکے دِل کو تسخیر کرنے کے بارے میں نہ جانے کتنوں نے محض خواب دیکھ رکھا تھا جو کبھی شرمندہ تعبیر انہ ہوا اور وہ بغیر خواب دیکھے ہی اُسکے دِل کی سلطنت پر اپنے قدم مضبوطی سے جما کر وہاں خیمہ زن ہو گئی تھی۔ آصف کے چہرے پر دَر آنے والی مُسکراہٹ کو ذُوالجلال نے حیرت سے اُسکو دیکھا۔

"ویسے مجھے کچھ کچھ شک سا ہو رہا تھا۔" آصف کے کہے جانے پر اب کی بار ذُوالجلال ہق دَق رہ گیا۔ اُسکو بھلا کیسے معلوم ہوا؟

"ویسے آپ چاہتے تو مجھے نہ بتاتے۔ مجھے بتانے کی وجہ سَر؟" آصف کا تجسس کسی صورت کم ہونے میں نہیں آ رہا تھا۔

"کیوں تم مجھے ابھی تک جانتے نہیں کہ میں ہر کام ڈنکے کی چُوٹ پر کرنے کا عادی ہوں پھر وہ چاہے محبت ہی کیوں نہ ہو۔ میں سارے زمانے کو خبر کر دینے والوں میں سے ہوں اور سب سے بڑھ کر تم اُسکے بھائی ہو۔ بھائی کو معلوم ہونا چاہیئے کہ

اُسکی بہن کا کون خواہشمند ہے۔"اُسکے سنجیدہ انداز انداز پر آصف ایک بار پھر سے اُسکا مداع ہوا اور وہ کچھ غلط بھی نہیں تھا۔

"پھر تو میں یہی کہوں گا کہ اللہ پاک آپکا راستہ آسان کرے۔" لمحے بھر کی خاموشی کے بعد آصف کی سنجیدہ، عجیب سی دُکھ میں ڈوبی آواز پر ذُوالجلال نے اُسکے چہرے کو دیکھا جہاں کچھ اور اب دَر آیا تھا بہر حال ذُوالجلال کے دِل نے پورے ایمان کے ساتھ اُسکی بات پر 'امین' کہا۔

"تمہاری بہن تک پُہنچنے والا راستہ آسان نہیں ہے کیا؟"ذُوالجلال کے سوال پر آصف نے کسی قدر چونک کر اُسکو دیکھا جو ٹھان لینے والی نظروں سے آصف کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بہت دُشوار گزار۔اِس میں آپکے پاؤں زخمی ہو سکتے ہیں اور دِل بھی۔میری بہن تک پہنچنا آسان نہیں ہے سَر یہ میں دھمکی کے طور پر نہیں کہہ رہا بلکہ دُکھ سے، تفکر سے، خوف سے کہہ رہا ہوں کیونکہ میرے دِل میں آپکا مقام بہت بلند ہے اور

آپکو رُلتا میں نہیں دیکھ سکوں گا۔" آصف کے مدہم سا کہے جانے پر ذُوالجلال بے یقینی سے اُسکی باتیں سُن رہا تھا۔ تو کیا واقعی یہی وجہ تھی حور عین کی اُس سے یوں اچانک سے گریز بَرتنے کی؟ کیا وہ اِس لیئے اُسکو اِس بُری طرح جھٹک کر جانے لگی تھی؟؟

"تم اگر مجھے باز رکھنے کی کوشش کر رہے ہو تو تم غلط ہو آصف جاہ۔ جس راستے پر چلنے کے لیئے ذُوالجلال خان کا دِل مائل ہو جائے وہاں زمانے بھر کی مُشقت اور سَرد و گرم بھی اُسکو اُس راستے سے چلنے سے نہیں رُوک سکتے۔ دِل نے پہلی بار خواہش کی ہے اور اِس بار میں نے دِل کی مان کر سَر تسلیم خم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔"

ذُوالجلال کے دُوٹوک انداز پر حالانکہ آصف کا دِل تکلیف سے دُکھا تھا مگر پھر بھی دِل شاد اور پُر مسرت بھی محسوس کر رہا تھا یوں ذُوالجلال خان کے دِل کے بدل جانے پر، کھل جانے پر۔

www.novelsclubb.com

اُسکا اِرادہ آج حور عین سے دوٹوک بات کرنے کا تھا جیسے کہ وہ ہمیشہ سے بات کو گُھماتے رہنے کا عادی نہیں رہا۔اُسکا مقصد صاف تھا،نیت شفاف تھی کیونکہ اُسے حور عین سے محبت ہو گئی ہے تو اب اُس کو اپنے نکاح میں لانا اُسکا اولین فرض تھا۔ یہی ہر محبت کے دعوے دار کو کرنا چاہیئے جو کہ ہمارے نبی اکرم ﷺ کی سُنت اور حدیث ہے "کہ جِس سے محبت کرتے ہو اُس سے نِکاح کر لو" اور یہ "کہ اللہ پاک نے دو محبت کرنے والوں کے درمیان سب سے خوبصورت رشتہ نکاح کا رکھا ہے۔" وہ کبھی بھی وقت گزاری اور لاروں پہ محبت کرتے رہنے کا قائل نہیں تھا جیسا کہ زیادہ تَر مرد حضرات آجکل کرتے پِھرتے ہیں۔ہمیشہ سے محبت کو بہت

www.novelsclubb.com

کوئی آفاقی، مقدس شے سمجھتا آیا تھا باوجود اِس کے کہ اُسکا خاندان محبت کے بارے میں بڑا بد نصیب رہا پھر بھی وہ بات کو گُھما کر زیاں کا کبھی قائل نہیں رہا۔

اپنی گاڑی ہاسپٹل کی پارکنگ میں رُوکتے ہوئے اُس نے ہاسپٹل کی عمارت دیکھ کر گہرا سانس لیا اور پھر 'بسم اللہ' کہہ کر اپنے تیزی سے دھڑکتے دِل پر ہاتھ کی دو بار ضرب دے کر جیسے اُسکو سنبھل جانے کا عندیہ دیا۔ سَر جھٹک کر وہ اپنی 'رینج رُوور' سے نکل آیا۔ موسم آج خوشگوار تھا، سردی موجود تھی لیکن سُورج نے اُسکے سَرد پَن کو اُبھر کر ماند کر دیا تھا۔ برف سے ٹکرا کر ہر سُو پڑتی سُورج کی شعاعیں ماحول کو عجیب سا حُسن بخش رہی تھیں اور اُس حُسین موسم میں دُور سے وہ سَر جُھکا کر چل کر آتے ہوئے ماحول کو مزید رومانوی اور مسحور بنا رہی تھی یا پھر کم از کم ذُوالجلال کے لیئے اِیسا ہی تھا۔ چمکتی آنکھوں سے وہیں ٹھہر کر وہ اُسکو زمانے سے بے خبر یوں چلتے ہوئے آتا دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

یہ دُنیا کے ہر منظر سے زیادہ خوبصورت نظارا تھا۔ ملکوں ملکوں، صحرا صحرا آنکھوں کو جھکڑ لینے والی خوبصورتی کی تلاش میں بھٹکتے شخص کی شہد رنگ بے رنگ آنکھوں کو وہ منظر بڑا دل عزیز اور فرحت بخش لگ رہا تھا۔ وہ جو رُوحان میر کے ابھی ابھی ہونے والے ٹکراؤ سے پریشان سی چلتی آ رہی تھی، کسی کی نظروں کی تپش خود پہ محسوس کر کے ٹھٹھک کر ٹھہری اور ذُوالجلال خان نے اپنی سانس تک روک لی، اُسکی نظروں کے متفکر اور پریشان سے اِدھر اُدھر دیکھنے پر۔ سَر جھٹک کر اُسکی جیسے ہی نظر سامنے تمکنت سے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے اپنی بڑی سی گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑے شخص سے ٹکرائی اُسکی حیرت اور خوف سے پھیلی آنکھیں دیکھ کر ذُوالجلال کی مُسکراہٹ سمٹی اور وہ تیزی سے سیدھا ہوا اور بے یقینی سے اُسکو دیکھنے لگا جو تیزی سے دُوڑتے ہوئے اُسکی جانب ہی بھاگ کر آ رہی تھی۔

اُسکی آنکھوں میں جو بوکھلاہٹ اور خوف تھا اور جیسے وہ بار بار پلٹ کر بھاگتے ہوئے پیچھے دیکھ رہی تھی اُس پر ذُوالجلال تیزی سے اُسکی جانب بڑھا جو بس قریب ہی

www.novelsclubb.com

تھی۔اُسکے قریب آتے ہی جس طرح حور عین نے خوف سے اُسکا بازو پکڑ کر اُسکو سامنے کھڑے کنٹینر کے پیچھے کیا اُس پر اپنے بازو کی تکلیف بُھلائے وہ بغور اُسکے چہرے کے سفید اور خوفزدہ تاثرات اور اپنے دونوں بازوؤں پر اُسکی لرزتی، کانپتی گرفت دیکھنے لگا جو اُسکو نہ جانے کس کی نظروں سے چُھپانے کی کوشش میں لگ رہی تھی۔ذُوالجلال جو اُلجھن اور پریشانی سے اُسکو بار بار ہاسپٹل کی جانب دیکھتا دیکھ رہا تھا،اپنے ہاتھوں کو سختی سے تھام رکھے اُسکے سَر ہاتھوں کو چھوا تو حور عین نے چونک کر پسینے سے تر ہوتے چہرے سے اُسکو دیکھا جسکی مہربان، نرم آنکھوں میں اُسکے لیئے سارے زمانے کی فکر اور پریشانی تھی۔

"آپ۔۔۔آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" وہ جب بولی تو اُسکی آواز بھی بے حد غیر متوازن اور خوف سے کانپتی ہوئی تھی۔ذُوالجلال بغور اُسکے ہر ہر انداز کو دیکھ رہا تھا اور وہ کہیں سے بھی اُسکو اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔اُسکو جواب دینے کے بجائے ذُوالجلال نے اُسکے ہاتھ نرمی سے اپنے ہاتھوں سے ہٹا کر اُسکے کانپتے

www.novelsclubb.com

ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام کر اُسکو دیکھا جو ٹھہر کر اُسکے ہاتھوں میں دبے اپنے ہاتھوں کو بے یقینی سے دیکھ رہی تھی۔ذُوالجلال اچھی طرح اُسکی حالت سے اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ کسی ٹرامے کا شکار ہے۔کسی نفسیاتی ٹرامے کا جسکے زِیرِاثر وہ اِتنا پینک ہو رہی تھی۔

اپنی جیب سے رُومال نکال کر ذُوالجلال نے اُسکے چہرے پر نرمی سے پھیرتے ہوئے اُسکا پسینہ صاف کیا اور وہ نظریں یونہی اُسکے ہاتھ میں دبے اپنے ہاتھ پر گاڑھے بے حس و حرکت کھڑی تھی۔ذُوالجلال نے اُسی نرمی سے اُسکے دونوں پسینے سے تر ہو چکے ہاتھ صاف کیئے اور رُومال کسی متاع کی طرح اپنی جیب میں رکھ کر اُسکو دیکھا۔اُن دونوں سے دوسری جانب رُوحان اِدھر اُدھر حیرت سے دیکھتے ہوئے لمحے بھر کو سردار ذُوالجلال کی رینج رُوور دیکھ کر ٹھٹکا لیکن پھر نخوت سے سَر جھٹک کر اپنی گاڑی میں بیٹھ کر اپنے چیلوں کے ساتھ بھگا لے گیا۔

www.novelsclubb.com

حور عین نے کنکھیوں سے اُس کو جاتے دیکھا اور پھر اُسکے ہاتھوں کی گرفت ذُوالجلال کے ہاتھوں پر کمزور ہوئی۔اِس سے پہلے کہ ذُوالجلال کچھ سمجھتا وہ بے دَم ہو کر پیچھے کو ہوئی اگر ذُوالجلال اُسے فوراً سہارا نہ دیتا وہ زمین بُوس ہو جاتی۔

بے چینی سے ذُوالجلال نے اُسکو کھڑا کرنا چاہا مگر اُسکا سَر ذُوالجلال کے شانے پر ڈھلک گیا اور وہ یونہی لمحے بھر کے لیئے حق دق رہ گیا۔اُسکو اِیسے ہی بازو کا سہارا دے کر تیزی سے اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔وہ اِس بات سے بے خبر تھا کہ اُسکے ہاتھ کی بینڈیج شدید دباؤ پر پھر سے کھل کر اُسکے سفید کپڑوں کو رنگدار کر رہی ہے۔اُسکو پسنجر سیٹ پر نرمی سے بٹھاتے ہوئے اُسکا سَر دوسری جانب کر کے سیٹ بیلٹ لگائی۔اِس سب میں اُسکا چہرہ پریشانی اور شدید تکلیف کا غمازی محسوس کیا جا سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں آصف! میری حویلی پہنچو، نہیں بابا جان کے ہاں نہیں۔" سیل فون نکال کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے اُس نے تیزی سے آصف کے نمبر پہ کال مِلاتے

ہوئے ایک نظر اُسکو دیکھا جو دُنیا جہان سے بے خبر اُسکی سمت چہرہ گرائے آنکھیں موند کر اپنے ہر خوف سے آزاد ہوش و خِرد سے بیگانہ تھی۔ آصف کو آنے کا کہہ کر اُس نے گاڑی سٹارٹ کی اور اپنی حویلی کی جانب تیزی سے گاڑی دُوڑاتے ہوئے وہ اپنی بے چین، پریشان نظریں اُس پر بھی ٹِکا لیتا جو تھوڑے سے فاصلے پر آنکھیں موندے اُسکی جانب رُخ کیئے ہوا تھا۔ اُسکا تیزی سے دھڑکتا دِل اِس بات پر خوش ہونا چاہتا تھا مگر حور عین کی بے ہوش ہو جانے سے قبل کی حالت اُسکو تشویش اور پریشانی میں مبتلا کر کے خوش نہیں ہونے دے رہی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

اُسکو کمبل اچھی طرح اُوڑھا کر وہ پیچھے کو ہوا۔ لمحے بھر یونہی کھڑا اُسکے چہرے کو دیکھتا رہا جو پہلے گلابیاں چھلکاتا تھا اور اب زرد ہو چکا تھا۔ تفکر سے وہ ماتھے پر شِکنوں کا جال بچھائے کھڑا اُسکو دیکھتا رہا۔ ڈاکٹر ابھی دیکھ کر گیا تھا اور اُسکے مطابق وہ شدید

خوف اور ذہنی دباؤ کے باعث بے ہوش ہو گئی تھی اور بس کچھ گھنٹے کی پُر سکون نیند کے بعد وہ اِنشاءاللہ بہتری کی طرف آئے گی اگر اُسکی خوراک اور نیند کا خاص خیال رکھا جائے۔

"آخر کس چیز کا اِتنا خوف ہے؟ کون اِتنا خوفزدہ کر رہا ہے تمہیں؟" وہ جتنا سوچتا جاتا اُتنا اُلجھنے لگتا۔ یونہی اُسکو کھڑے کھڑے دیکھتے پتہ نہیں کتنا وقت بیت گیا تھا۔ دروازہ تیزی سے کھولے جانے پر اُس نے چونک کر پیچھے دیکھا اور آصف کو دیکھ کر گہرا سانس لیا جو پریشانی سے ذُوالجلال کو اُوپر سے نیچے دیکھ رہا تھا جسے اُسکے سہی ہونے کا یقین کر رہا ہو۔

"میں ٹھیک ہوں آصف۔" نرمی سے مدہم آواز میں کہہ کر وہ آگے سے ہٹا اور آصف کی جونہی نظر بیڈ پر پُر سکون سی سُوتی حور عین سے ٹکرائی وہ پریشانی سے بھاگ کر آگے بڑھا۔ اُسکے سَر دپڑتے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر اُس نے اُنہی متفکر نظروں سے پلٹ کر ذُوالجلال کو دیکھا جو خود اُسکی طرح بے حد پریشان دِکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ذُوالجلال نے اِشارے سے اُسکو باہر چلنے کا کہا تو وہ لمحے بھر حور عین کو دیکھنے کے بعد سَر ہلا کر اُسکے پیچھے باہر نکل آیا۔

"سَر! یہ سب۔۔۔"آصف سے پریشانی میں اِتنا ہی کہا گیا ذُوالجلال کے چہرے کی تکلیف کو دیکھ کر پھر اُسکی نظر اُسکے ہاتھ تک گئی اور آنکھیں بے یقینی سے پھیل گئیں۔دوبارہ سے ذُوالجلال کو دیکھا جسکے چہرے پر اپنے بازو کے زخم کھل جانے کی اذیت سے نہیں تھی بلکہ وہ تکلیف کچھ اور ہی تھی۔

"یہ مجھے تم سے پُوچھنا چاہیئے آصف۔کیا چیز پریشان رکھتی ہے حور عین کو؟؟"ذُوالجلال جب بولا اُسکی آواز بے حد سنجیدہ اور دوٹوک تھی پہلے کی طرح۔آصف چند لمحے خاموش سا چہرہ جُھکائے کھڑا رہا۔جی چاہا سب بتادے ذُوالجلال کو مگر۔۔۔اِس مگر سے آگے بہت بڑا سوالیہ نشان تھا۔کم از کم وہ حور عین کا دِل اچھی طرح ٹٹولے بغیر یوں حور عین کو ہلکا نہیں کرنا چاہتا تھا ذُوالجلال کے سامنے۔

www.novelsclubb.com

"میں آئیندہ خیال رکھوں گا سَر!" اُس نے جش طرح جمع تفریق کرنے کے بعد کہا اُس پر ذُوالجلال نے اُسکو بغور دیکھا اور وہ سمجھ گیا کہ کوئی بات ہے ضرور۔ کوئی اِنہونی بات جسے آصف یوں آسانی سے بتانا نہیں چاہتا تھا۔۔۔آصف ٹہل ٹہل کر اب حور عین کے بارے میں ہر پہلو سے سُوچ رہا تھا۔ وہ ہمیشہ سے رُوحان سے خوفزدہ رہتی تھی، پھر مہروز نامی شخص کا قتل، ماموں کی وفات اور بہت سے مسئلوں نے اُسکو مزید نفرت، خوف اور عجیب بے حس سا کر دیا تھا مگر پچھلے دو مہینوں سے وہ بہت بہادر، عجیب نکھرتی ہوئی سی لگنے لگی تھی اور آصف اُسکے اسِ طرح کھلنے کی وجہ شاید کہیں نہ کہیں جاننے لگا تھا مگر وہ پھر سے اُسی خول میں سمٹ لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

تو کیا اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ سردار ذُوالجلال اُسکی جانب کس نظر اور کس اِرادے سے متوجہ ہو رہا ہے؟ شاید اِسی وجہ سے وہ پریشان رہنے لگی تھی کہ کہیں رُوحان

اُسکو بھی تو نقصان نہ پہنچادے۔اسکے ڈاکٹر کے مطابق اُسکے اعصاب مزید کوئی دھچکا برداشت نہیں کر پائیں گے۔

"سَر! میں آپ سے کچھ ریکوئسٹ کر سکتا ہوں؟" کچھ سُوچنے کے بعد بالآخر آصف کے بے چین ٹہلتے قدم ذُوالجلال کے سامنے ٹھہر گئے۔ذُوالجلال جو اپنی سوچ میں غلطاں تھا چونک کر آصف کو دیکھنے لگا جو مُضطرب سا کچھ بتانے یا نہ بتانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہا تھا۔

"آپ حورعین کی جانب متوجہ نہ ہوں۔اُس میں کچھ بھی اِتنا خاص نہیں کہ آپکو متاثر کر سکے۔وہ میری بہن ہے اِس لیئے ہی آپکو کہہ رہا ہوں۔" اُسکو دیکھ کر کہتے ہوئے آصف کو اُسکی آنکھوں کی سنجیدگی پر نظریں پھیر لینی پڑیں۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیوں لگتا ہے کہ میں اپنے دِل کی مانے بغیر تمہارے کہے پر چلوں گا، ہاں؟" وہ طنز نہیں تھا آصف جانتا تھا۔وہ جس نے کبھی دِل کو مُنہ نہیں لگایا اب بس دِل کے کہے پر چلتے رہنے پر آمادہ نظر آرہا تھا جسے آصف تو کیا خود حورعین بھی اب

نہیں رُوک سکتی تھی۔ گہرا سانس لے کر آصف نے اپنے بجتے ہوئے سیل فون کو دیکھا جہاں 'بیگم صاحبہ" لکھا ہوا آرہا تھا۔ یقیناً ملیحہ گھر پر حور عین کو ابھی تک نہ پہنچتا پا کر پریشان ہونے لگ گئی تھی۔

"سَر! میں ملیحہ کو بتادوں۔ پریشان ہونا اُسکی صحت کے لیئے مُناسب نہیں ہے۔" کہہ کر آصف تیزی سے باہر نکل گیا جبکہ ذُوالجلال لمحے بھر کے لیئے اُلجھا مگر فلحال اُسکا سارا دھیان اندر موجود ہستی کی جانب لگا ہوا تھا جو دِل کو مزید اِضطراب میں ڈالنے لگی تھی۔ جسکو جان لینے کی لگن اُسکو کچھ اور بے کل کرنے لگی تھی۔ سَر جھٹک کر وہ پھر سے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر گیا جہاں وہ ابھی تک گہری نیند میں محوِ استراحت تھی۔ کرسی اُٹھا کر اُسکے عین برابر میں رکھتے ہوئے وہ وہاں بیٹھ کر اب بڑی فرصت مگر بے چینی سے اُسکے چہرے کو دیکھنے لگا جہاں اب پہلے والا خوف، تکلیف اور زردی کے بجائے پُر سکون اور بے خوف نیند کے اثرات تھے۔

www.novelsclubb.com

کرسی کے دونوں ہتھوں پر کہنی جما کر ہاتھوں کی مُٹھی بنا کر ہونٹوں پر رکھے وہ بہت گہری نظروں سے اُسکو دیکھ رہا تھا جس نے دِل کی دُنیا ایک جھٹکے میں تہہ و بالا کر کے رکھ دی تھی مگر اُن نظروں میں اُسکی بے خبری جان کر محبت نہیں بلکہ پریشانی تھی، شدید تفکر اُسکے لیئے جس نے سردار ذُوالجلال خان کو بُری طرح ہلا کر رکھ دیا اور وہ یقیناً اپنے اِس عمل سے بے خبر نہیں رہی تھی۔اپنی ساری مصروفیات، سارے اِنتہائی ضروری کام بُھلائے وہ اُسکے ہر باریوں ٹوٹ کر رُونے، خوفزدہ ہونے، پریشان اور زرد پڑ جانے کی وجہ جان لینے کے لیئے خواہاں نظر آ رہا تھا۔شاید نیند میں بھی وہ اُسکی نظروں کی تپش خود پر محسوس کر گئی تھی تبھی ہلکا سا کسمسائی اور پھر اُسکے گال گُلابی ہوئے اور پلکیں تیزی سے گالوں پر لرزنے لگیں تو نہ چاہتے ہوئے بھی اُسکے چہرے کو بڑی بھلی سی مُسکراہٹ چُھو گئی۔ تیزی سے وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور آخری نظر اُس پر ڈال کر سامنے قدآدم کھڑکی کے سامنے جا کھڑا ہوا جہاں رات اپنا بسیرا کرنے کے پَر تول رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ میرا عجز کہ دِل میں اُسے اُتر جانے دیا

یہ اُسکا مان کہ مانگی نہیں اِجازت بھی۔۔۔۔

"میر صاحب!" وہ جو اپنے کاموں میں مصروف تھا۔اجازت طلب کرنے کی آواز پر سامنے دیکھا اور پھر سامنے اُس شخص کو دیکھ کر جسکو اُس نے حور عین کے گھر آنے اور جانے کی خبر پر معمور رکھا تھا، تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ماتھے پر لاتعداد شِکنوں کا جال سا بچھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"اِدھر کیا کر رہے ہو تم؟" اُسکے سامنے آکر رُوحان نے تیزی سے مگر بے چینی سے پُوچھا تو وہ خوف سے سَر جُھکا گیا جیسے سمجھ نہ آرہی ہو کہ اِس سَر پھرے شخص کو

اِتنی بڑی بات آخر بتائے تو بتائے کیسے۔اُسکو دیکھے بغیر وہ کچھ قدم پیچھے کو ہوا تو رُوحان نے بغور اُسکی اِس حرکت کو دیکھا یعنی مسئلہ سنجیدہ تھا۔

"صاحب۔۔۔میڈم ابھی تک گھر نہیں پہنچی۔"اُس بندے نے جھجھک کر کہا جسے سُن کر رُوحان چونک کر دنگ نظروں سے اُسکو دیکھنے لگا جیسے اُس نے نہ جانے کوئی انہونی کہہ دی ہو۔

"کیا بکواس کر رہے ہو؟ابھی تک۔۔۔"گھڑی کی جانب دیکھتے ہوئے اُسکے باقی کے الفاظ مُنہ میں رہ گئے۔اُسکا دنگ ہو جانا بنتا تھا کیونکہ حور عین کبھی بھی گھر دیر سے نہیں آتی تھی بلکہ ہاسپٹل والے بھی اُسکے گھریلو مسئلے کی وجہ سے اُسکو اکثر جلدی جانے کی اجازت دے دیا کرتے تھے۔جب وہ آج ہاسپٹل سے آنے لگا تھا تو حور عین کا شیڈول بھی معلوم کر کے آیا تھا کہ آج اُسکی نائٹ شفٹ نہیں تھی تو پھر اُسکو تو اب تک ملیحہ کی وجہ سے گھر پہنچ جانا چاہیئے تھا نہ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"پھر کہاں ہے وہ؟؟"اُن تصویروں کا ذہن میں آتے ہی جیسے اُسکے ذہن میں جھماکا سا ہوا گو کہ وہ جانتا تھا کہ حور عین اُسکی سنگین دھمکی کے بعد کسی اور کی جانب متوجہ ہونے کی غلطی کر ہی نہیں سکتی۔ ہو سکتا ہے اب بھی وہ نہ ہو جیسا کہ اِتنے عرصے سے وہ کسی غیر مرد کی جانب رُوحان کے خوف کی وجہ سے نہیں دیکھتی تھی۔

"سَر! آپ نے مجھے اُنکے گھر کے باہر پہرا دینے کے لیئے کہا تھا اسِ لیئے مجھے۔۔۔آہ!"اُسکی بات بیچ میں ہی رہ گئی کیونکہ رُوحان نے اُسکی ٹانگ پر اپنے جوگرز کی زوردار ضرب مار کر اُسکے چودہ طبق روشن کر دیئے تھے۔اُسکو غصّے سے گھور کر دیکھتے ہوئے اُس نے اپنا سیل فون نکالا اور تیزی سے نمبر ملانے لگا۔دوسری جانب محض بیل جا رہی تھی اور ہمیشہ کی طرح اُسکی کال اٹینڈ نہیں کی گئی تو ایک جھٹکے سے فون کان سے ہٹاتے ہوئے اُس نے سامنے دیوار پہ دے مارا۔اندر کمرے میں داخل ہوتا سیف اُسکے پھر سے شدید ردِ عمل پر بس اپنا سَر نفی میں ہلا کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

اب کیا ہو گیا ہے؟"سیف کی آواز پر اُس نے پلٹ کر پیچھے دیکھا تو سیف اُسکی سُرخ، غصے سے لال چہرے کو دیکھ کر لمحے بھر کے لیئے دنگ ہوا اور پھر سمجھ گیا کہ معاملہ حور عین سے مطالق ہی ہو گا تبھی وہ اِتنے جنگلی پَن کا مظاہرہ کر رہا ہے۔

"وہ۔۔۔وہ نہ جانے کہاں ہے اور اب تک گھر نہیں پہنچی۔۔۔ضرور وہ اُس شخص کے ساتھ ہو گی۔"اِدھر اُدھر ٹہلتے ہوئے اُس نے جِس انداز میں کہا اُس پر سیف کا جی چاہا اپنا سَر پیٹ لے۔

"پہلے کبھی اِیسا ہوا ہے کہ وہ گھر نہ آئی ہو؟"سیف نے تحمل سے کہا تو وہ ٹھٹھک کر ٹھہرا لمحے بھر کو سیف کو دیکھتا رہا پھر بے ساختہ نفی میں سَر ہلایا تو سیف گہری سانس لے کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر؟ضروری نہیں کہ وہ کسی کے ساتھ ہو۔اُسکے ساتھ کوئی حادثہ بھی تو ہو سکتا ہے نہ؟؟"سیف کی بات پر اُس نے حیرانگی سے سیف کو دیکھا کہ اِس نہج پر اُس نے کیوں نہیں سوچا مگر وہ جانتا تھا۔اُسکی چھٹی حِس کہہ رہی تھی کہ حور عین کے

زمانوں سے ویران، خالی پڑے دِل میں کوئی خاموش قدموں سے آکر بسیرا کر چکا ہے اور رُوحان میر کو اُسکی خبر بھی نہیں ہو پائی۔

"نہیں سیف! اِس بار تم غلط ہو۔ تم نے نہیں دیکھا حور عین کو میں نے دیکھا ہے۔ اِن دو ماہ میں اچانک سے اُس میں جو نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ اُسکے چہرے کی شادابی، اُسکا بے خوف انداز یہ سب مجھے ٹھٹکاتا رہا مگر میں نے نظر انداز کیا۔" رُوحان نے اب کی بار بہت سوچ سمجھ کر کہا تو سیف نے بغور اُسکے چہرے کے تاثرات دیکھے جہاں سے صاف ظاہر تھا کہ وہ بالکل سچ کہہ رہا ہو۔

"میں نے اُسکی آنکھوں میں وہ جُراءت، وہ بے خوفی اُس نفرت کے ساتھ تب بھی نہیں دیکھی جب اُسکا باپ مرا تھا جو اب اُسکی آنکھوں میں مجھے نظر آنے لگی۔ میرے دھمکانے پر جو اُسکے چہرے پر خوف دَر آیا تھا وہ ملیحہ، آصف اور عمران کو کھو دینے کے خوف سے مُنفرد تھا۔" اِدھر اُدھر پھر سے ٹہلتے ہوئے وہ حور عین کے بارے میں اگر تجزیہ کر رہا تھا تو کمال کا اور عین دُرست کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب؟" سیف نے اُسکے چہرے کے عجیب سے تاثرات دیکھ کر اُلجھن سے کہا تو رُوحان جو اپنے ہی خیال میں تھا چونک کر اُسکو دیکھنے لگا۔

"وہ اِیسے ڈر گئی تھی جیسے میں نے اُسکے دِل کا وہ گہرا راز جان لیا ہو جسکو وہ خود سے بھی چُھپانے کے جتن کر رہی ہو۔ میں نے اُسکی آنکھوں میں پہلی بار کسی کی شبیہہ کی چھاپ دیکھی ہے سیف۔" داڑھی کُھجاتے ہوئے جیسے وہ بہت سوچ سوچ کر کہہ رہا تھا۔ سیف نے بغور اُسکے چہرے پر دَر آنے والے رقابت بھرے تاثرات دیکھے۔

"اگر یہ سچ بھی ہے تب بھی تُو کیا کر لے گا اُسکے دِل سے کسی کو نکالنے کے لیئے؟" سیف نے جو سوال کیا وہ طنز نہیں تھا مگر وہ جانتا تھا کہ سیف سہی کہہ رہا ہے۔ اِیسے زور زبردستی سے اُس نامعلوم شخص کی چھاپ تو حورعین کے دِل و ذہن پہ مزید ثبت ہوتی چلی جائے گی۔ سَر جھٹک کر اُس نے سیف کو دیکھا اور پھر وہ ہنستا چلا گیا

www.novelsclubb.com

جسکا مطلب تھا کہ وہ اپنی پرانی روش سے بعض آجانے والوں میں سے نہیں ہے اور سیف سمجھ گیا کہ پہلے کی طرح اِس بار بھی وہ اِس شخص کو کچھ اچھا سمجھا نہیں سکتا۔

وہ شیشے سے باہر دیکھنے میں محو تھا مگر سوچ کے سارے زاویے حور عین کی پریشانی اور آصف کی اُس عجیب و غریب نصیحت سے اُلجھے ہوئے تھے سیل فون کی بیل بجھنے پر چونکا اور پھر تیز قدموں سے اُسکے سرہانے آیا اِس خیال سے کہ اُسکی آنکھ نہ کھل جائے۔ سائیڈ ٹیبل سے اُسکا سیل فون اُٹھا کر سامنے کیا جہاں جلی حروف میں 'ابلیس' لکھا ہوا تھا۔ وہ جو اِدریس سمجھ کر کال کاٹنے لگا تھا، دوبارہ سے سکرین کو دیکھ کر چونک گیا۔

www.novelsclubb.com

وہاں ابلیس لکھا ہوا تھا یعنی شیطان۔ کسی کو شیطان کہہ دینا، لکھ دینا آسان نہیں ہوتا نہ یہ مذاق لفظ ہے تو پھر حور عین جیسی لڑکی کسی جان پہچان والے کا نمبر ایسے نام سے کیوں سیو رکھے گی؟ ابلیس جسکے معنی ہیں بھٹکا ہوا یا دھتکارا ہوا۔ اُلجھن سے اُس نے کال کاٹ کر حور عین کو دیکھا جو اچانک سے اپنا سَر بے چینی سے تکیے پر اِدھر اُدھر پٹخنے رہی تھی۔ دنگ نظروں سے وہ اُسے دیکھنے لگا جو خوف سے زرد پڑتے چہرے کے ساتھ تیز تیز سانس لے رہی تھی جیسے وہ نیند میں بھی کوئی بھیانک خواب کے زیرِ اثر ہو۔ بے چینی سے بال ماتھے سے ہٹاتے ہوئے زمانے کے ذہین ترین شخص کے ہاتھ پھیر پُھول گئے اور اُسکو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیا کرے؟ تیزی سے واش رُوم کی سمت ایک نظر حور عین کو دیکھ کہ بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

چند لمحے بعد جب وہ واپس آیا تو اُسکے ہاتھ میں سفید تولیا اور پانی کا باول تھا جسے لے کر وہ حور عین کے سامنے آیا جو ابھی بھی اِضطراب میں سَر پٹخ رہی تھی۔ اُسکے سُرخ چہرے سے ذُوالجلال نے اندازہ لگایا کہ وہ بُخار سے تپ رہی ہو گی۔ ایک بار جی چاہا

کہ اُسکا ماتھا چُھو کر دیکھ لے یا اُسکا سَر ہاتھ تھام لے مگر ذُوالجلال کو گوارا نہیں تھا کہ وہ یوں اُسکی نیند میں اُسکے قریب جائے لہذا وہیں کرسی تھوڑا دُور رکھ کر بیٹھتے ہوئے اُس نے جلدی سے تولیا پانی میں بھگویا اور پھر اُسکو دیکھا جو کچھ بڑبڑا بھی رہی تھی۔ گیلا تولیہ لپیٹ کر اُسکے ماتھے پر رکھنے کو وہ قدرے اُسکے قریب ہوا اور جونہی وہ رکھ کر پیچھے کو ہونے لگا حورعین کی بے ربط، خوفزدہ آواز پر وہ جو نگاہیں جُھکا کر پیچھے کو ہو رہا تھا اُسکے چہرے کو دیکھنے لگا۔

"با۔۔۔ بابا۔۔ باباجان۔۔۔ مت جائیں، مُجھ۔۔۔۔ مجھے چھوڑ کر مت جائیں۔۔۔" وہ ہچکیوں کے ساتھ رُوتے ہوئے بے ربطی سے جو بول رہی تھی اُس پر سردار ذُوالجلال خان جو زندگی میں پہلی بار اپنا آپ، اپنی مصروفیات بُھلائے کسی کی تیمارداری میں مکمل منہمک تھا اُسکا دِل اُسکی آواز کے اُداسی، خوف اور بے چینی پر چھلنی ہونے لگا۔ نہ جانے اِس عورت کا دُکھ ہمیشہ اُسکو اپنے دُکھ تک کیوں بُھلا دینے

www.novelsclubb.com

پر مجبور کر دیتا تھا؟نہ جانے دِل کیوں چاہتا تھا کہ اُسکی زندگی سے سارے غم دُور کرنے کی وجہ سردار ذُوالجلال خان بن جائے؟؟

"بابا۔۔۔وہ سب۔۔۔وہ سب کو مار دے گا جیسے آپکو قتل کیا۔"دوبارہ سے تولیہ بھگو کر اُسکے ماتھے پر رکھتا ذُوالجلال اب کی بار اُسکی بات سُن کر ساکت رہ گیا۔

حور عین کے والد کا قتل ہوا ہے؟؟دماغ سُن ہونے لگا تھا۔ذُوالجلال نے قدرے جھُک کر اُسکو دیکھا جسکی آنکھوں کے گوشوں سے آنسو موتیوں کی طرح پھر سے ٹوٹ کر تکیے میں جذب ہونے لگے

"یااللہ!کون ہے اِسکے خوف اور تکلیف کی وجہ؟میں اُسکی زندگی اُس پر حرام کر دینا چاہتا ہوں۔"خود سے عہد کرتے ہوئے ذُوالجلال نے لمحے بھر کو کچھ سُوچا،دِل منت کر رہا تھا کہ وہ نامحرم ہے اُسکا لیکن پھر بھی اُسکو یوں رُوتا دیکھ کر ذُوالجلال نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر اُسکے سَر دہاتھ کو تھام کر جیسے تسلی دینی چاہیئے مگر اُس نے ہاتھ کی مُٹھی بنا کر واپس ہاتھ کھینچ لیا۔اُس نے آج تک کسی عورت کو ہاتھ لگانا تو دُور نگاہ

www.novelsclubb.com

بھر کر دیکھتا تک نہیں تھا مگر حور عین کو وہ نگاہ بھر کر دیکھنے لگا تھا۔جب جب حور عین کی جانب بڑھا،اُسکو تھاما محض اُسکو سہارا دینا نیت رہی تھی پھر بھی اِیسے نیند میں اُسکو تسلی دینا بھی اُسکو گوارا نہیں ہوا۔

؎میں نے رُوتے ہوئے دیکھا ہے کسی پیارے کو

یہ بڑا دُکھ ہے! کون اِسے سمجھے گا؟؟

کھٹکے کی آواز پر ذُوالجلال نے چونک کر دیکھا جہاں آصف کے ساتھ اُس نے اُسی لڑکی کو دیکھا جسکو اُس نے پچھلے مہینے حور عین کے ساتھ دیکھا اور جسے حور عین نے ملیحہ نام سے پُکارا تھا۔وہی لڑکی جس میں حور عین سے بہت زیادہ مماثلت تھی۔وہ لڑکی اِس قدر حیرانگی سے ذُوالجلال کو حور عین کی تیمارداری کرتے دیکھ رہی تھی جیسے اُس نے کوئی اِنہونی دیکھ لی ہو۔حور عین پر کمبل اچھی طرح دُرست کر کے، اُسکے ماتھے پر دوبارہ سے گیلا تولیہ رکھ کر وہ اُٹھ کھڑا ہو کر پلٹا تو ملیحہ کو مان لینا پڑا کہ اُس شخص کے پیچھے اگر ایک زمانہ دیوانہ تھا تو کچھ غلط نہیں تھا کیونکہ اُسکی ہستی میں

ایک عجیب طرح کا اِسرار تھا، مسحور کر دینے والا سحر۔ آصف نے اُسکی محویت دیکھ کر ملیحہ کو گھور کر ٹھوکا دیا تو ملیحہ نے چونک کر اُسکو دیکھا جو جل کر کباب ہونے کو تھا پھر اُس نے اُس شخص کو دیکھا جو قدم بہ قدم اُن دونوں کی جانب آ رہا تھا۔ ملیحہ کو مان لینا پڑا کہ سامنے سے آتے سیاہ قمیض شلوار میں ملبوس شخص کی شخصیت بے حد متاثر کن تھی۔

"اسلام و علیکم!" ذُوالجلال نے پیچھے چہرہ کر دوبارہ سے حور عین کو دیکھتے ہوئے مدہم آواز میں ملیحہ کو سلام کیا تو آصف نے چونک کر اُسکو دیکھا جو کبھی بھی پہل کرنے کا عادی نہیں رہا تھا۔

"و۔۔۔ وعلیکم اسلام! میں۔۔۔۔" ملیحہ نے بوکھلا کر کہنا چاہا مگر ذُوالجلال نے مُسکرا کر اُسکو جیسے اِتنا نروس اور پریشان ہونے سے باز رکھا۔

"میں جانتا ہوں تم ملیحہ ہو۔ حور عین کی بہن۔" ذُوالجلال کے مدہم مُسکراتے انداز پر ملیحہ نے بغور اُسکو دیکھا جسکو ہمیشہ وہ ٹی وی یا اخباروں میں ہی دیکھتی آئی تھی۔ جو

www.novelsclubb.com

بہت مغرور، کبھی اچھے سے مُسکرا کر بات نہ کرنے والا مشہور تھا۔ابھی بھی اُسکا محض لہجہ مُسکراتا ہوا تھا۔چہرہ بہت سنجیدہ اور پریشان تھا۔آنکھوں میں محسوس کیا جانے والا اِضطراب تھا جسکی وجہ ملیحہ نہیں سمجھ سکی۔

"حور آپی کی طبیعت کیسی ہے؟"ملیحہ نے ایک نظر اُسکو دیکھ کر اُسکے عقب میں حور عین کو دیکھا جسکو آج سے پہلے اُس نے کبھی اِتنا پُر سکون سُوتے نہیں دیکھا تھا۔ اُسکے کہنے پر ذُوالجلال نے اِشارے سے اُسکو حور عین کے پاس جانے کا کہا تو وہ سَر ہلا کر تیزی سے اُسکی جانب بڑھی اور بغور پریشانی سے اُسکے چہرے کو دیکھنے لگی جو عرصے بعد کھل اُٹھا تھا اور اُتنی ہی تیزی سے مرجھا بھی گیا تھا۔

"مجھے لگا کہ ٹیمپریچر ہو گا تو میں نے پٹیاں رکھ دیں۔آپ ماتھے کو چُھو کر دیکھیں بخار تو نہیں ہے۔"ذُوالجلال کی مدہم آواز پر اُس نے چونک کر ذُوالجلال کو دیکھا اور جیسے اُس اِنسان کا قد، اُسکا مقام ملیحہ کے دِل میں مزید بلند ہوتا گیا۔حور عین کے ماتھے کو چُھونے پر معلوم ہوا کہ اُسکا ماتھا ٹھنڈا تھا۔تولیہ اُٹھا کر رکھتے ہوئے ملیحہ نے

www.novelsclubb.com

اُسکو سَر کے اِشارے سے بتایا تو ذُوالجلال کی جیسے جان میں جان آئی۔ جس طرح اُس نے تھک کر گہرا تشکر بھرا سانس لے کر 'شکر اللہ کا' بے اِختیاری میں کہا اُس پر آصف اور ملیحہ نے بیک وقت اُسکو دیکھا جو مدہم مُسکراہٹ کے ساتھ حورعین کے چہرے کو

دیکھ رہا تھا جہاں اب زردی قدرے کم ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔ ملیحہ نے تعجب سے آصف کو دیکھ کر جیسے اُس سے پُوچھا تو آصف نے اُسی حیرانگی سے کندھے اچکا دیئے۔

---

www.novelsclubb.com

"میر صاحب!" گاڑی میں بیٹھتے رُوحان کو عقب سے بھاگ کر آتے اُسکے خاص بندے نے پُکارا تو وہ تیزی سے ٹھٹھک کر پلٹا۔ سیف نے تاسف سے سَر دائیں

بائیں ہلایا اور پھر رُوحان کے پیچھے آیا جو غصّے سے کسی کے سَر پر بھی لاوے کی مانند پھَٹ سکتا تھا اور اُسکا رُوحان کے ساتھ اِس وقت ہونا بے حد ضروری تھا۔

"ہاں بول!" نخوت سے اُس بندے کو دیکھ کر اُس نے بے چینی سے کہا تو وہ لمحے بھر کو ہکلایا۔ سمجھ نہیں آئی کیا جواب دے اور رُوحان جو نہ جانے کب سے اپنے غصے پر ضبط کیئے بیٹھا تھا اُس نے آگے بڑھ کر زوردار لات اُس آنے والے کے پیٹ میں ماری اور وہ کراہ کر دور پیچھے کو جا گرا۔ وہ اُسکو مزید مارنے کے لیئے آگے بڑھا تو سیف نے اُسکو کندھے سے تھام کر رُوکا۔ رُوکے جانے پر اُس نے سیف کو گھورا جو آنکھوں سے نفی کا اِشارہ کر کے اُسکو پُرسکون رہنے کا کہہ رہا تھا لیکن رُوحان نے اُسکا بازو جھٹک دیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں سیف! آج مجھے تحمل اور صبر کی تلقین مَت کرنا تُو۔" سیف کا کندھا تھپتھپا کر وہ اُس بندے کی جانب بڑھا جو ایک جھٹکے میں دوبارہ مودبانہ سا کھڑا ہو گیا تھا۔

"وہ حور عین بی بی کے گھر کے باہر تالا لگا ہوا ہے۔" اُسکے تیزی سے بتائے جانے پر رُوحان کا اُٹھتا ہاتھ ہوا میں ہی ساکن ہوا۔ لمحے بھر کے لیئے وہ سُن سا کھڑا رہ گیا جیسے بات اُسکو سمجھ نہ آئی ہو اور جب اُسکے ذہن میں جمع تفریق ہوئی، اُس نے چیختے ہوئے اپنے سامنے کھڑے اطلاع دینے والے کو اندھا دُھند مارنا شروع کر دیا۔ سیف بوکھلا کر آگے بڑھا اور اُسکے پیچھے سے مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اُس بندے کو جانے کا کہا۔ گہرے سانس لے کر رُوحان نے سیف کو دیکھا جس نے اُسکو چھوڑ دیا۔

"دیکھا تُو نے۔۔۔۔ میں اچھا بن بھی جاؤں تب بھی وہ مجھے گھاس نہیں ڈالے گی۔ تمہیں تو میں نہیں چھوڑوں گا حور عین سکندر۔" سیف سے کہہ کر اُس نے ہمیشہ کی طرح زور کا اپنا پاؤں گاڑی کے اگلے ٹائر پر مارا۔ گو کہ تکلیف ہوئی تھی مگر اُس سے زیادہ نہیں جو اُسے حور عین کی بے رُخی اور اب گُمشدگی پہنچا رہی تھی۔

ہاں وہی دشت، وہی گُم شُدگی اچھی تھی

www.novelsclubb.com

اب کے بھٹکوں تو مجھے راہ پہ نہ لائے کوئی۔۔۔۔

"آج حور آپی آپ کو کیسے ملیں؟" چائے کا کپ لبوں سے لگاتے ہوئے اب ملیحہ صاحبہ کے ہوش ٹھکانے آ گئے تھے حور عین کو سہی سلامت دیکھ کر تو اُسکی تفتیش کا عمل شروع ہو چکا تھا۔ آصف نے ملیحہ کو دیکھ کر ذُوالجلال کو دیکھا جیسے اُس پر لمحے بھر کے لیئے ترس آ گیا ہو۔

"لو جی!" آصف نے دونوں ہاتھ ہوا میں اُٹھا کر جس طرح کہا اُس پر ذُوالجلال نے نا سمجھی سے دونوں کو دیکھا اور پھر ملیحہ کے گھور کر دیکھنے پر آصف سنبھل کر سیدھا ہوا۔ ذُوالجلال جو صوفے کی پُشت پر ہاتھ پھیلا کر بیٹھا ہوا تھا حور عین کے بارے میں سوال پر فوراً احترام سے سیدھا ہو بیٹھا جسے آصف نے محسوس کیا ہو یا نہ ہو ملیحہ ضرور کر چکی تھی۔

"میں ہاسپٹل گیا تھا کسی کام سے اور حور عین وہاں سے واپس آ رہی تھی مگر مجھے دیکھ کر بہت عجیب سے تاثرات کے ساتھ میری جانب بھاگ کر آئی اور پھر۔۔۔" وہ جو کبھی بھی تفصیل سے بات بتانے والوں میں سے نہیں تھا اب وہ حور عین کی بہن ملیحہ کو بڑے اطمینان سے تفصیل کے ساتھ بتانے میں محو تھا اور آصف بے حد حیرانگی سے اُسکو دیکھ رہا تھا جو تفصیلوں میں جانا اپنی توہین سمجھتا آیا تھا۔ ملیحہ نے اُسکی بات پر بے چینی سے پہلو بدلا جبکہ ذُوالجلال اُسکے اور آصف کے چہرے پر بڑھتی پریشانی اور اُنکے ایک ایک انداز کو بغور دیکھ رہا تھا۔

"کیسے عجیب تاثرات؟" اب کی بار ملیحہ نے بہت سوچ کر کہا تو آصف نے چونک کر اُسکو ٹھوکا دیا اور پھر ذُوالجلال کو دیکھتا پا کر خفت سے نظریں چُرا گیا۔

www.novelsclubb.com

"جیسے وہ مجھے کسی کی نظروں میں آنے سے بچانا چاہ رہی ہو۔ جیسے وہاں کسی اور کی موجودگی سے وہ از حد خوف کا شکار ہو۔" ذُوالجلال نے قدرے آگے کو ہو کر

سنجیدگی سے کہا۔اُسکے لفظوں کا مطلب صاف تھا کہ اُسکو بتایا جائے کہ حور عین کس سے خوف کا شکار ہے اسِ حد تھا۔

"اِیسا نہیں ہے۔وہ اکثر یونہی پریشان ہو جاتی ہے بابا جان کی وفات کے بعد سے۔ میرے معاملے میں بھی وہ کبھی کبھار حد سے زیادہ جذباتی ہو جاتی ہیں۔اپنے علاوہ کسی اور ڈاکٹر کو میرا علاج تک نہیں کرنے دیتی۔"ملیحہ نے اب کی بار پھیکی سی مُسکراہٹ کے ساتھ کہا لیکن ذُوالجلال ذرا بھی متاثر نہیں نظر آیا۔یوں جیسے وہ جانتا ہو کہ اِس بات کے علاوہ بھی کوئی بات ہے۔

"ملیحہ بی بی! میری جانب بھاگ کر آتے ہوئے وہ اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔اِس بات کا مطلب سمجھتی ہیں آپ؟؟وہ میری سمت اِس وارفتگی سے کیوں بھاگ کر آئے گی جبکہ وہ مجھے اِس بُری طرح جھٹک چکی ہے۔"ذُوالجلال نے اپنے دونوں ہاتھوں کی اُنگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کرتے ہوئے جس طرح دوٹوک اور سیدھے انداز میں کہا اُس پر ملیحہ لمحے بھر کے لیئے دنگ ہوئی اور پھر آصف کی طرح

www.novelsclubb.com

وہ بھی گڑبڑا گئی۔ وہ دونوں ہی جانتے تھے کہ سردار ذُوالجلال خان کس قدر صاف گوئی سے بات کرنے والا اور دوٹوک اِنسان تھا۔ گھما پِھرا کر بات کرنا اُسکی شخصیت سے بالکل میل نہیں کھاتا تھا۔

"آپکو وہ کیوں جھٹک چکی ہے؟ وہ تو کسی غیر مرد سے بات تک نہیں کرتی کجا کے جھٹک دینا۔" سنبھل کر ملیحہ نے بھی اُسکی طرح ہی سیدھے سے کہا تو ذُوالجلال کے چہرے کو مُسکراہٹ چھو گئی۔ آخر تھی تو وہ حور عین کی بہن ہی نہ۔۔۔ سوال کر کے وہ سامنے پڑی چائے کا کپ اُٹھا کر پھر سے پینے لگی۔

"کیونکہ میں نے آپکی بہن سے محبت کا اظہار کیا تھا۔" ذُوالجلال کے یوں اِنتہائی صاف گوئی سے کہے جانے پر چائے پیتی ہوئی ملیحہ کو اچھو لگ گیا۔ آصف نے بُوکھلا کر اُسکی پُشت تھپکنا شروع کر دی جبکہ ملیحہ اُنہی دنگ نظروں سے ذُوالجلال کو دیکھنے لگی جو بڑے اطمینان سے بیٹھا اُسکے تاثرات ملاحضہ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جی۔۔۔۔"ملیحہ چائے کا کپ واپس ٹیبل پر رکھتے ہوئے جیسے تصدیق چاہ رہی تھی کہ جو اُس نے سُنا کیا وہ سہی ہے۔

"جی آپ نے بالکل سہی سُنا ہے۔مجھے آپکی بہن سے محبت ہے۔"ذُوالجلال نے اُسی انداز میں،اُسی سنجیدگی سے کہاالبتہ ملیحہ ملیحہ کو اُسکی شہد رنگ آنکھوں کی رونق دوبارہ سے یہ کہتے ہوئے یک دَم تیز ہوتی محسوس ہوئی۔وہ نہیں مُسکرا رہا تھا مگر اُسکی آنکھیں مُسکرا رہی تھیں شاید وہ اِس بات سے ناواقف تھا۔

"آپ کیسے۔۔۔؟"اُسکو الفاظ نہیں مل رہے تھے جِس وہ اِس بات کا یقین کر لے کہ ایک اِتنا پاور فُل،ایک زمانے کا معشوق،ناقابلِ تسخیر شخص اُسکی اُس بہن کی محبت میں مبتلا ہو گیا تھا جسکے قریب آنے والا ہمیشہ موت کی نیند ہی سُلایا گیا۔جس نے خود سے عہد کر لیا تھا کہ وہ کبھی،کسی سے محبت نہیں کرے گی۔

"مجھے بھی بہت دِن تک یقین نہیں آیا تھا کہ مُجھ جیسا شخص جسکے لیئے محبت شجرِ ممنون کی حیثیت رکھتی ہے۔وہ کسی کی محبت میں مبتلا ہو سکتا ہے مگر میں نے یقین

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کر لیا۔ "اُسکے انداز میں بے حد پُختگی، رسان اور تحمل تھا۔ ملیحہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ موقع اور جگہ کا لحاظ کیئے بغیر دھمال ڈالے۔ اُس نے کتنی ہی دُعائیں کی تھیں کہ اللہ پاک کسی مضبوط، ڈھال بَن جانے والے شخص کو اُسکی بہن کا محافظ بنا کر بھیج دے۔ چہرہ نیچے جُھکا کر اُس نے اپنی آنکھوں میں دَر آنے والے آنسوؤں کو بامشکل پیچھے دھکیلا مگر جب اُس نے مُسکرا کر سَر اُٹھایا تو ذُوالجلال نے اُسکی سیاہ آنکھوں میں صاف آنسوؤں کو تیرتے دیکھا جس پر وہ مزید اُلجھ گیا۔

"حور آپی کو۔۔۔۔" ملیحہ جو خوشی سے کچھ ذُوالجلال کو بتا دینے والی تھی آصف کے ٹوکے جانے پر اُس نے آصف کو دیکھا جو اپنی کہی جا رہا تھا۔

"سَر! وہ حور عین کو سائیکلوجیکل مسئلہ ہے، پی ٹی اِیس ڈی۔ اِس لیئے وہ اِسطرح اکثر ہو جاتی ہے۔" آصف نے جس تیزی سے کہا، ذُوالجلال فوراً سیدھا ہو کر بیٹھا۔ اُسکا دِل تیزی سے دھڑک کر اُسکی تکلیف سُوچ کر ہی ٹھہر جانے لگا جبکہ وہ ملیحہ سے

www.novelsclubb.com

غافل نہیں رہا تھا جو اُسکو نہ جانے کچھ شاید بہت اہم بتانے جا رہی تھی مگر آصف۔۔۔۔

"میں کیسے مان لوں کہ آپ مذاق نہیں کر رہے اور میری بہن کو لے کر سنجیدہ ہیں؟" اِس سے پہلے کہ مُضطرب نظر آتا ذُوالجلال کچھ کہہ پاتا ملیحہ نے آصف کو تنبیہی نظروں سے دیکھ کر ذُوالجلال کو دیکھتے ہوئے جیسے آر یا پار کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے پُوچھا۔ذُوالجلال اُسکے چہرے کے یک دَم سخت ہوتے تاثرات دیکھ کر ٹھٹھکا۔وہ بالکل حور عین کی طرح سَرد لگ رہی تھی۔

"آپکا اور میرا کوئی مذاق ہے؟" اُسکے مختصر جواب میں ہر طرح کی تسلی تھی مگر وہ ملیحہ تھی حور عین کی بہن۔جسکو اپنی بہن سے مطالق بہت سارے تحفظات لاحق تھے۔وہ اِیسے کسی پر بھی اپنی بہن کے لیئے اعتبار نہیں کر سکتی پھر چاہے وہ زمانے کا سچا، کھرا اور مضبوط شخص سردار ذُوالجلال ہی کیوں نہ ہو۔

www.novelsclubb.com

"نہیں! میں نہیں مان سکتی اور جب میں نہیں مان سکتی تو حور آپی کا آپ پر بھروسا کر لینے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔" ملیحہ نے جس طرح قطعیت بھرے انداز میں کہا اُس پھر ذُوالجلال چونک کر سنبھل کر بیٹھا۔ اُس جیسے پُراعتماد شخص کا اعتماد پَل بھَر میں ہی آصف ڈانواں ڈول ہوتے دیکھ رہا تھا۔ چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اُس سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا کہے۔

"کیوں نہیں بھروسہ کر سکتی حور عین؟" اُسکو جس بات نے جھنجھوڑا تھا وہ حور عین کا اُس پر بھروسہ نہ کرنے والی بات تھی۔ ملیحہ کو نہ چاہتے ہوئے بھی ہنسی آنے لگی جسکو اُس نے بامشکل چُھپایا۔ اگر حور آپی کو معلوم ہو جائے کہ اُنہوں نے کیسے اِنہونے شخص کو اپنا اسیر کر لیا ہے تو وہ کیا یقین کریں گی؟؟

www.novelsclubb.com

"کیونکہ آپ سیاست دان ہیں۔" ملیحہ کا جواب اُس سے بھی زیادہ مُختصر تھا۔

ذُوالجلال جو لمحے بھر کو سُن رہ گیا۔ اُسکو آصف کی ہاسپٹل میں بتائی گئی بات یاد آگئی تھی۔

"اور حور عین کو سیاست دانوں سے نفرت ہے۔" آب کے کہنے والا ذُوالجلال خود تھا۔اُس نے جِس دِل سے کہا یہ وہی جانتا تھا۔ لیکن ملیحہ نے ضرور آصف کو ٹھٹھک کر دیکھا۔

"نہیں! اُنکو آصف اور بابا کے علاوہ سب مردوں سے اِن سیکیورٹی ہے۔ نفرت وہ صرف سیاست پیشے سے کرتی ہے اگر سیاست دان ایماندار ہو، وعدہ وفا کرنے والا اور اپنے کام سے کام رکھنے والا ہو تو حور آپی کو کوئی مسئلہ نہیں ہے مگر مسئلہ یہ ہے کہ آجکل سیاست دان اپنی پاور کا استعمال کر کے بے بس لوگوں پر زندگی حرام کرنے کو اپنا شوق اور حق سمجھتے ہیں۔" ملیحہ جو نہ جانے کب کا غبار دبائے بیٹھے تھی اُس نے بغیر لگی لپٹی کے کہا تو ذُوالجلال اُسکے قطعی انداز پر مُسکرا بھی نہ سکا۔ اگر اِسکے اِتنے سخت خیال ہیں تو حور عین کی نفرت کا کیا عالم ہو گا؟؟ اُسکا دِل بے ساختہ بُوجھل سا ہو کر بھاری پڑنے لگا۔ ملیحہ اور آصف نے بغور اُسکے پھیکے پڑتے چہرے کو دیکھا۔ آصف جانتا تھا کہ ذُوالجلال کو کتنا بُرا لگتا تھا جب کوئی اُسکے پیشے کے بارے میں غلط

www.novelsclubb.com

رائے رکھے مگر یہاں اُس نے بے حد تحمل سے کام لیا تھا کیونکہ اُسکے سامنے حور عین کی بہن بیٹھی ہوئی تھی۔

"آپکی بہن کو اعتبار دِلانے کے لیئے مجھے کیا کرنا ہوگا؟" لمحے بھر کی عجیب سی خاموشی کے بعد وہ بولا تو آصف اور ملیحہ نے اُسکے چہرے کی سنجیدگی اور اٹل انداز دیکھ کر ایک دوسرے کو دیکھا۔پریشانی سے،اضطراب سے۔۔۔لیکن ملیحہ نے اپنی بہن کی پُر سکون زندگی کے لیئے اچانک سے کچھ سُوچ لیا۔

"کیا کر سکتے ہیں آپ میری بہن کے لیئے؟"ملیحہ نے مدہم لہجے میں پُوچھا تو آصف نے بُری طرح چونک کر اُسکو دیکھا پھر اُسکو ہاتھ ہلایا مگر ملیحہ نے ایک جھٹکے سے اُسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نکلوالیا۔اِس بار وہ اپنی بہن کو مضبوط پناہ دِلوائے گی،پُر سکون زندگی دینے کی کوشش کرے گی۔یہ سب کرنا صرف حور عین کا ہی فرض تو نہیں تھا نہ۔۔۔ذُوالجلال مکمل فرصت سے اُسکے چہرے کے اُتار چڑاؤ دیکھ رہا تھا پھر وہ جیسے کوئی دِل کا فیصل مان کر سیدھا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"میں بڑے بڑے دعوے کرنے والا اِنسان نہیں ہوں، عمل پر یقین رکھتا ہوں۔ تمہاری بہن سے محبت ہے سو کوئی اِدھر اُدھر کی بے پَر کی نہیں اُڑاؤں گا۔ میں تمہاری بہن سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔" ذُوالجلال کی بات کے آخر میں آصف یک دَم ہق دَق ہو کر اُٹھ کھڑا ہوا جبکہ ذُوالجلال بغور ملیحہ کو دیکھنے لگا جو دنگ ہوئی تھی مگر نہ جانے کیوں ذُوالجلال کو لگا وہ اُسکے مُنہ سے اِیسا ہی جواب سُننا چاہتی تھی مگر اب سُن کر بے یقین ہو رہی تھی کہ آیا اعتبار کیا جائے یا نہیں؟؟

"ملیحہ! تم پاگل ہو گئی ہو۔ حور عین کو معلوم ہوا تو وہ قیامت اُٹھا دے گی۔" آصف نے اُسکو دبی دبی آواز میں سمجھانا چاہا لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ ملیحہ اب بالکل پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں ہونے والی۔

www.novelsclubb.com

"کیا آپ ابھی اِس وقت میری بہن سے نکاح کر سکتے ہیں؟" ملیحہ کی اگلی کہی جانے والی بات پر آصف کا جی چاہا زمین پھٹے اور وہ اُس میں سما جائے جبکہ ذُوالجلال چند لمحے کے لیئے دھڑکتے دِل کے ساتھ بالکل ساکن سا رہ گیا۔ کیا یوں بھی نصیب نواز دیتا

ہے؟ کیا اِیسے بھی دِل کی شدید مرادِ پُوری ہو سکتی ہے؟؟ کیا محبت اِیسے ہی شروع میں دُور اور اچانک سے قریب آ کر مقدر دیتی ہے؟؟ جبکہ اُسکو یوں ساکن سا دیکھ کر ملیحہ کا چہرہ بُجھنے لگا، دِل پریشان ہونے لگا۔

"مجھے منظور ہے۔" ذُوالجلال نے کھڑے ہو کر جس طرح چمکتی آنکھوں سے مدہم آواز میں کہا اُس پر ملیحہ نے بے اِختیار اپنی چیخ کو رُوکنے کے لیئے لبوں پہ ہاتھ رکھ لیا جبکہ اُسکی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر جس طرح گرنے لگ گئے تھے اُس پر ذُوالجلال مزید حیران ہوا مگر اب اُسے زندگی سے مزید کسی شے کی، کسی اِنعام، کسی سُکھ کی کی خواہش نہیں رہی تھی کیونکہ جو اُس نے اپنے لیئے مانگا تھا آج اُسکو اللہ پاک بڑی خوبصورتی سے عطا کر رہا ہے تو وہ کیسے ناشکری کر سکتا تھا جبکہ پریشان ہوتے آصف کاجی چاہا اپنا سَر پیٹ لے۔

"لیکن سَر!" آصف نے حورعین کے ممکنہ رِدعمل کو سوچتے ہوئے ملیحہ کو ناگواری سے شاید زندگی میں پہلی بار گھورتے ہوئے کہنا چاہا مگر ذُوالجلال نے نرمی سے ہاتھ

www.novelsclubb.com

اُٹھا کر اُسکو روک دیا اور پھر اپنے سیل فون سے کال مِلانے لگا۔ ملیحہ بے حد پُر جوش اور پُر اُمید نظروں سے اُس شخص کو کسی کو کال مِلاتے دیکھنے لگی جو اُسکو اپنی بہن کا نجات دہندہ معلوم ہو رہا تھا۔

"اسلام و علیکم بابا جان!" اُس نے مُسکرا کر کال اُٹھائے جانے پر جیسے ہی کہا آصف کے سَر پر مانوں ساتھ آسمان ٹوٹ پڑے۔ اُسکو خوش ہونا چاہیئے کیونکہ وہ حور عین سکندر کا سب سے بڑا خیر خواہ تھا مگر وہ جانتا تھا اِس سب میں سب سے زیادہ اذیت، تکلیف اور غم سہنے والی حور عین ہو گی جسے ملیحہ خوشی میں بھُول جانا چاہ رہی تھی۔

ملیحہ نے مُسکراتی آنکھوں سے آصف کو دیکھا جو فق چہرے کے ساتھ سر دار ذُوالجلال کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جی! آپ جلدی سے میری حویلی آ سکتے ہیں، مولوی صاحب کو لے کر؟" اُس کے کہے جانے پر ملیحہ کا جی چاہا خوشی کے اِحساس سے مغلوب کر چیخنا شروع کر دے۔ آصف دھپ سے پیچھے کو ہو کر صوفے پر بیٹھ گیا۔ وہ جانتا تھا کہ ذُوالجلال

ابھی معاملے کی نزاکت سے نہ واقف ہے اگر واقف ہو بھی تب بھی وہ پیچھے قدم نہیں ہٹائے گا اِتنا آصف کو یقین تھا لیکن یقیناً حور عین اِس بات کو بالکل نہیں مانے گی بے شک وہ سردار ذُوالجلال سے محبت میں مبتلا ہو تب بھی۔ اِس بات کا آصف کو یقین تھا۔ کیونکہ حور عین مُحبتوں کے معاملے میں اِیسی ہی تھی۔ پُھونک پُھونک کر قدم رکھنے والی، اپنے محبوب لوگوں کو زمانے کی ہر سَرد و گرم سے بچا کر رکھنے والی لیکن ہائے کون سمجھائے اِس گرم دماغ والے، جلد باز سردار کو۔ آصف کو اِتنا دھچکا لگا تھا تو اُنکے والد صاحب کا کیا حال ہوا ہو گا۔ یہ آصف صرف سوچ سکتا تھا۔ جبکہ ملیحہ اُسکو ایک نظر دیکھ کر بھاگتے ہوئے اُس کمرے میں چلی گئی جہاں حور عین سو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

آنکھوں کے آگے پھیلتی، سمٹتی روشنی کو جھٹک کر اُس نے بامشکل بھاری ہوتے سَر کے ساتھ آنکھیں کھولیں تو آنکھوں کے سامنے نیم اندھیرے میں بھی چھت کے اوپر نصب بڑے سے فانوس کو دیکھ کر اُسکا دماغ بھک سے اُڑا۔ ساری سُکون بھری نیند جیسے اِس خیال سے پل بھر میں غائب ہو گئی کہ وہ نہ جانے کہاں ہے۔ پہلا خیال جو آیا وہ روحان میر کا تھا جسکو دھڑکتے دل نے تیزی سے نفی کی تھی کیونکہ روحان کے قریب ہونے سے وہ تو مر جانے کے بعد بھی بے سکون اور عدم تحافظ کا شکار رہے کجا اِتنی صحت مند، کثیر نیند۔۔۔ آنکھیں جب مدہم روشنی میں دیکھنے کے قابل ہوئیں تو ایک جھٹکے سے وہ اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ تیزی سے اپنے حُلیئے پر نظر ڈالی تو سَر پر ابھی تک اچھے سے دوپٹہ اور کندھوں پر شیشوں والی شال موجود تھی۔ اپنے حُلیئے سے مُطمئن ہو کر اُس نے سامنے دیکھا اور اُسکا دل حقیقی معنوں میں دھڑکنا بھول گیا کیونکہ سامنے جس شخص کی بڑی سی شاہانہ تصویر لگی ہوئی تھی وہ وہی تھا جس نے دھڑکنوں کا انداز بدل دیا تھا۔ جس سے محبت نہیں کرنا چاہتی

www.novelsclubb.com

تھی مگر دل اب اُسکی مہربان، تحافظ بھرے وجود کے سحر میں گرفتار ہونے لگا تھا۔ بے یقینی سے اپنے اوپر دیا گیا کمبل ہٹاتے ہوئے وہ اُٹھ کھڑی ہوئی اور اِدھر اُدھر دیکھے بغیر کسی ٹرانس میں چلتی ہوئی اُس تصویر کے عین سامنے جا کھڑی ہوئی اور سر اُونچا کر کے دیکھنے لگی جس میں وہ شخص شاہانہ سی گولڈن رنگ کی کرسی پر بڑے ہی طمراق اور وقار سے سیاہ قمیض شلوار اور کندھوں پر سیاہ چادر اوڑھے شان سے براجمان تھا۔ دل کو جسکی حکومت ناگوار نہیں گزرتی تھی مگر وہ خوف، وہ دَھڑکے، وہ تکلیف۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتی ملیحہ اُسکو یوں حیران آنکھوں سے یک ٹک اُس تصویر کو دیکھتا پا کر ٹھٹھکی اور ملیحہ اُسکی سیاہ آنکھوں میں چُھپ جانے کی کوشش کرتی محبت کو چند قدم دور سے فوراً بھانپ گئی تھی۔ ملیحہ نے پیچھے پلٹ کر سُوئچ بورڈ کی تلاش میں نظریں گھمائیں اور پھر دروازے کے ساتھ نصب بورڈ پر ہاتھ مارا تو کمرے میں نصب سارے فانوس جلتے ہوئے کمرے کو تیز روشنی میں نہلا گئے۔ چونک اُٹھنے

www.novelsclubb.com

کے بجائے حور عین چند قدم مزید پیچھے کو ہوئی تاکہ دور سے اُس شخص کو بغور دیکھ سکے کم از کم ایک بار تو دل اور نگاہ بھر کر۔اب پیچھے سے وہ مزید نمایاں ہو کر مکمل آنکھوں کے راستے دل میں اُتر رہا تھا۔

؎یہ سُوچ کر میں آخری صف میں چلا گیا

شاید وہ شخص دُور سے اچھا دِکھائی دے۔۔۔۔

"آپی!"ملیحہ کو اُسکو مخاطب کر کے اُسکی محویت توڑنی ہی پڑی اور جسطرح وہ کرنٹ کھا کر پیچھے کو پلٹی اُس سے ملیحہ کو ایسے محسوس ہوا جیسے چند سیکنڈ پہلے بھی وہ خود کو کسی حسین خواب کے دورانیے میں ہی تصور کر رہی تھی اور اب جیسے حقیقت میں لوٹی ہو۔دنگ نظروں سے ارد گرد دھاس شاہانہ طرز پر بنے کمرے کو دیکھا۔جس میں سیاہ اور سفید رنگ کی ہر شے تھی اور جہاں موجود ہر شے اور دیواروں پہ نصب تصویریں اُس شخص کی گہری چھاپ دِکھا رہے تھے۔اُس نے اُن ہی حیران،پریشان نظروں سے ملیحہ کو دیکھا۔

"میں۔۔۔میں یہاں کیسے ؟" وہیں کھڑے وہ حیرت سے ملیحہ کو دیکھ کر کہنے لگی تو ملیحہ گہرا سانس لے کر اُسکے سامنے آئی۔چند لمحے وہ یونہی خاموش قدموں سے کھڑی حور عین کو دیکھتی رہی جسکے چہرے کی اداسی، سُوگواری اور عجیب سا حزن نظر انداز کرنے کے قابل ہر گز نہیں تھا۔

"آپی! آپ میری ہر بات مانتی آئی ہیں نہ؟" ملیحہ نے اُسکے سَرد ہاتھوں کو تھامتے ہوئے جیسے اُس سے پھر سے یقین دہانی چاہی۔حور عین جو ابھی تک خواب کی سی سوئی جاگی کیفیت میں ملیحہ کو دیکھ رہی تھی اُسکے چہرے پر مزید اُلجھن کے تاثرات چھانے لگے۔یہ سب جو ہو رہا تھا وہ سمجھ سے باہر تھا۔اُسکو اِس شخص کی خوشبو بہت آس پاس سے کیوں آ رہی تھی تب خواب میں بھی اور ابھی تک؟

www.novelsclubb.com

اور اب ملیحہ کا یہاں ہونا؟؟ بغیر جواب دیئے اُس نے اثبات میں سَر ہلایا تو ملیحہ کے چہرے کو بڑی بھلی سی مُسکراہٹ چُھو گئی۔

"مجھے یقین تھا کہ آپ میری یہ بات بھی مان جائیں گی، میرے لیئے۔"ملیحہ نے اُسکے سَر دہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہاتو حور عین چونک کر دیکھنے لگی مگر وہ ابھی بھی نہ سمجھنے کی کیفیت کا شکار لگ رہی تھی اور ملیحہ کو اُسکو گھیرنے کے لیئے اِس سے بہتر موقع نہیں ملنا تھا۔

"تم کیا کہہ رہی ہو ملیحہ اور ہم یہاں کیوں ہیں؟" مدہم آواز میں پُوچھتے ہوئے اُس نے پلٹ کر اُس شاندار سی تصویر کو دیکھ کر کہا۔

"ہم ذُوالجلال بھائی کے گھر ہیں۔ وہی آپکو یہاں لائے پھر آصف کو کہہ کر مجھے بُلوایا یہاں۔"ملیحہ نے بغیر لگی لپٹی کے سادے سے انداز میں جو ہے جیسا ہے کی بُنیاد پر اُسکو بتانا چاہا جو آنکھیں حیرت اور بے یقینی سے پھاڑے اِس اَنہونی بھرے اِنکشاف کو سُن رہی تھی۔ ذہن میں جھماکا سا ہوا اور اُسکو جیسے سب یاد آنے لگا۔ رُوحان کا ہاسپٹل آکر تماشا لگانا پھر اُسکا گھر کے لیئے نکلنا اور سامنے سردار ذُوالجلال خان کو دیکھ کر اُسکی سمت بھاگنا اور پھر۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اُسکا جی چاہا زمین پھٹے اور وہ اُس میں سما جائے۔۔۔اور کچھ سمجھ آیا ہو یا نہ ہو وہ ملیحہ کے اِس قدر بے تکلفی سے 'ذُوالجلال بھائی' کہنے پر دنگ نظروں سے اُسے دیکھنے لگی۔چند لمحے لگے تھے اُسکو ساری بات سمجھنے میں۔اُس نے تیزی سے ملیحہ کا ہاتھ پکڑا اور ایک جھٹکے سے اُسکو لے کر تیزی سے باہر کو نکلی۔لمحے بھر کو سُن رہ جانے والی ملیحہ اب شدید دُکھ اور صدمے سے اُسکے چہرے کو دیکھ رہی تھی جہاں زردی، خوف اور کچھ ہو جانے کے خدشے نے ڈیرے جما رکھے تھے۔

"آپی! رکو تو۔۔۔"ملیحہ نے کچھ کہنا چاہا اور حور عین یک دَم جسطرح سُرخ آنکھوں سے اُسکی جانب پلٹی ملیحہ اندر تک لرز کر رہ گئی۔اب تو قیامت آئے ہی آئے۔ملیحہ کو اپنے دل کی دھڑکنیں گُم ہوتی محسوس ہونے لگیں۔

www.novelsclubb.com

"مانی کہاں ہے؟؟"ملیحہ کے سامنے آکر اُس نے ٹھہر ٹھہر کر سرگوشی میں کہا۔

سامنے سے آتے ذُوالجلال اور آصف اُن دونوں بہنوں کو دیکھ کر رُک گئے جبکہ ملیحہ

کا سانس لمحے بھر لے لیئے تھم گیا۔اِس بھاگ دوڑ اور پریشانی میں وہ مانی کو سُویا ہوا چھوڑ کر گھر میں تالا لگا آئی تھی۔

"گھر پہ۔۔۔۔"ملیحہ نے دبی آواز میں کہنا چاہا اور لمحے بھر کے لیئے حقیقتاً حور عین کے پیروں تلے سے زمین لرز گئی۔ چکراتے سَر کے ساتھ اُس نے جن نظروں سے ملیحہ کو دیکھا اُس پر ملیحہ کا جی ڈوب مرنے کو چاہا۔ حور عین کو اپنا سَر پکڑ کر لڑکھڑاتے ہوئے دیکھ کر وہ لاشعوری طور پر آگے بڑھنے لگا مگر آصف نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر جسطرح اچانک سے روکا اُس پر ذُوالجلال نے چونک کر حیرت سے اُسکو دیکھا مگر اُسکے چہرے پر پریشانی دیکھ کر ٹھٹھک کر ٹھہر گیا۔ملیحہ نے عقب میں آصف کو دیکھا۔ حور عین اُسکے یوں پیچھے دیکھنے پر پیچھے کو پلٹی اور سامنے کھڑے متفکر اور مُضطرب ذُوالجلال کو دیکھ کر ساکن ہوئی مگر فلحال اُسکے ذہن پر صرف مانی سوار تھا۔

www.novelsclubb.com

"مانی کہاں ہے؟"اُسکو یکسر نظرانداز کیئے وہ آصف کی جانب تیر کی سی تیزی سے بڑھ کر سرگوشی میں سوال کر رہی تھی۔ذُوالجلال نے چہرہ پھیر کر اُسکی نظراندازی کو دیکھا جبکہ آصف اُس سوال پر گڑبڑا کر رہ گیا اور پھر ملیحہ کو دیکھا جسکا چہرہ تیزی سے سفید ہوتا چلا جا رہا تھا۔اِس سے پہلے کہ آصف کچھ کہتا،ملیحہ آگے بڑھ کر اُسکو سمجھاتی ماحول میں چھاتی خاموشی حورعین کے تھپڑ سے گونج اُٹھی جو اُس نے آصف کو زوردار مارا تھا۔

ذُوالجلال نے تیزی سے پلٹ کر اُسکو کسی قدر حیرت سے دیکھا جسکے چہرے پر بے حسی کے علاوہ ڈھونڈنے سے بھی کوئی اور تاثر نہیں مل رہا تھا۔ہک دَق رہ جانے کے بجائے آصف جیسے اِس تھپڑ کے لیئے مکمل تیار تھا لیکن پھر بھی لڑکھڑا کر پیچھے کو ہوا۔چہرہ ایک جانب گرائے وہ سمجھ سکتا تھا کہ حورعین اِس وقت کس ذہنی اذیت سے گزر رہی ہو گی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تم پر بھروسہ ہی نہیں کرنا چاہیئے تھا۔" سُرخ پڑتے چہرے کے ساتھ اُس نے جِس تاسف بھرے مدہم لہجے میں کہا اُس پر آصف کو لگا وہ پورے قد سے زمین پر جا گرے گا۔ اُس نے چہرہ اُٹھا کر جب اُوپر دیکھا تو ذُوالجلال اُسکی آنکھوں میں تیرتے آنسو دیکھ کر لمحے بھر کو سُن رہ گیا۔ جبکہ آصف نے پیچھے کھڑی ملیحہ کو اُن نظروں سے دیکھا جیسے وہ دوبارہ اَب اِس دلرُبا چہرے کو نہیں دیکھ پائے گا اور ملیحہ کا دل زندگی میں پہلی بار دھڑک کر ٹھہر گیا۔

"آپی! آسفی کا اِس میں کوئی قصور۔۔۔" وہ نہیں جانتی تھی کہ اُسکی آواز کیوں لڑکھڑاتی ہوئی، نم تھی لیکن اُس نے کہنا چاہا اور حور عین نے پلٹ کر اُسکو جِن سخت تادیبی نظروں سے دیکھا ملیحہ نے لمحے میں فیصلہ کیا اور اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے تیزی سے بیٹھتی چلی گئی۔

"ملیحہ!" ذُوالجلال کی حیران سی پُکار پر حور عین نے پلٹ کر ملیحہ کو دیکھا اور پِھر وہ بھاگتی ہوئی اُسکی جانب لپکی۔ آصف کو لگا اُسکے سَر پر آسمان آ گرے ہیں۔

www.novelsclubb.com

"ملیحہ !" آصف نے قریب آکر اُسکے ٹھنڈے پڑتے ہاتھوں کو تھام کر رگڑتے ہوئے بھیگی آنکھوں سے ملیحہ کو دیکھا جسکا چہرہ خطرناک حد تک سفید ہو گیا تھا۔ حور عین جسکا دل اور ذہن لمحے بھر کے لیئے بالکل سُن ہو چکا تھا اپنے ساتھ آکر بیٹھتے ذُوالجلال کی آواز پر چونک کر اُسکو دیکھنے لگی۔

"تم ڈاکٹر ہو نہ ؟" ذُوالجلال کی مدہم سی متفکر آواز پر حور عین نے پلٹ کر اُسکو دیکھا اور وہ نہیں جانتی کہ کیوں مگر اُسکی آنکھوں میں پھر سے نمی تیرنے لگی اور ذُوالجلال ایک گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

"تو چیک کرو۔" اُسکے کانپتے ہاتھوں کو ہلکا سا نرمی سے تھپتھپا کر اُس نے کہا اور پھر تیزی سے سیل فون نکالنا چاہا مگر حور عین نے اُسکے فون پر ہاتھ رکھ کر منع کر دیا۔ آصف نے چونک کر اُسکو دیکھا اور پھر جیسے وہ سمجھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"میری بہن کو ہارٹ پرابلم ہے اور میں ہارٹ اِسپیشلسٹ ہوں۔" دھیمے لہجے میں کہہ کر اُس نے ذُوالجلال کو دیکھے بغیر ہاتھ اُسکے سیل فون سے ہٹالیا اور ملیحہ کی جانب متوجہ ہوئی۔

"ملیحہ کی دوائی؟" آصف کو دیکھے بغیر اُس نے ہاتھ آگے بڑھا کر کہا تو آصف نے اُسکو دیکھ کر کانپتے ہاتھوں سے اپنی جیکٹ کی جیب سے گولیاں نکالیں جو وہ ہمیشہ ایمرجنسی کی صورت حال سے نمبٹنے کے لیئے رکھتا تھا۔ حور عین نے اُسکے ہاتھوں سے جھپٹ کر وہ گولیاں نکال کر جلدی سے ملیحہ کا مُنہ کھول کر زبان کے نیچے رکھیں اور پھر اُسکی نبض چیک محسوس کرنے لگی جو مدہم چل رہی تھی۔ اُسکا اپنا ذہن ماؤف ہو چکا تھا لیکن اُسکے لیئے اُسکے بہن، بھائی سب سے آگے تھے۔ کچھ لمحے بعد ہی ملیحہ کھانستی ہوئی سیدھی ہوئی تو حور عین نرمی سے اُسکی پُشت سہلانے لگی جبکہ ذُوالجلال وہ عقب میں بازو باندھے بغور حور عین کے سپاٹ اور بے تاثر چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ے دے دی جائے گی کُھلی چُھوٹ محبت میں اُسے

اِمتحان پھر اپنے ہی اِرادے کا لیا جائے گا۔۔۔۔

--

"آپی! آپ چاہتی ہیں نہ میں سرجری کروالوں؟" سَر دپڑتے ہاتھوں سے اُس نے مدہم آواز میں کہا تو لمحے بھر کے لیئے حور عین اُسکے چہرے کو حیرت سے دیکھے گئی۔ وہ جو آپریشن کا نام سُنتے ہی ہتھے سے اُکھڑ جاتی تھی وہ آج خود سے کہہ رہی تھی، مقامِ تعجب تھا۔ حور عین نے اُسکے ہاتھ سہلاتے ہوئے کھڑا ہونے میں مدد دیتے ہوئے اثبات میں سَر ہلایا جبکہ ذُوالجلال اور آصف خاموش سامعین بنے اُن دوں وں بہنوں کی باتیں سُن رہے تھے۔

"تو میں سَرجری کرواؤں گی۔" ملیحہ کے الفاظ نے جیسے حور عین کے مردہ پڑتے وجود میں جان ڈال کر دل میں خون کی گردش تیز سے تیز تر کر دی۔ ذُوالجلال جو

www.novelsclubb.com

بغور اُسکو ہی دیکھنے میں مگن تھا اُسکی بے یقین، پھیلتی بھیگی آنکھوں کو ساکن ہوتے دل سے دیکھتا رہ گیا۔

"ت۔۔۔تم تم سچ میں۔۔۔۔"اُسکو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اپنی خوشی اور حیرانگی پر کیسے قابو پائے۔ذُوالجلال نے اُلجھ کر آصف کو دیکھا جو بالکل حور عین کی طرح ہی بے یقین اور ششدر تھا۔

"ہاں! لیکن ایک شرط پہ۔۔۔"ملیحہ نے لمحے بھر کے توقف کے بعد کہا تو حور عین تیزی سے اُسکے قریب ہوئی اور اُسکے دونوں کندھوں پر بے چینی مگر نرمی سے ہاتھ رکھ کر جیسے اُسکو حوصلہ دینا چاہا۔

"تم جو کہو۔تم۔۔۔تم کہہ کر دیکھو۔۔۔"اُسکی آنکھوں کی بڑھتی چمک پر لمحے بھر کے لیئے ذُوالجلال حیرت سے اُن ستارہ آنکھوں کو دیکھتا رہ گیا۔وہ شاید جانتا تھا کہ ملیحہ کیا کہے گی اُس سے اور وہ اُن ستارہ آنکھوں کی چمک ماند پڑتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔یہ تسلیم کرتے ہی وہ تیزی سے پلٹا۔اِس سے پہلے کہ آصف اُسکو روکتا وہ اُسکے برابر

سے ہو کر نکلتا چلا گیا جبکہ حور عین یونہی سوالیہ نظروں سے ملیحہ کو پُر اُمید ہو کر دیکھ رہی تھی۔

"آپ شادی کر لیں۔" حور عین کے سَر پر حقیقتاً ملیحہ نے یہ کہہ کر ساتوں آسمان لا گرائے۔ تیزی سے پیچھے کو ہوتے ہوئے وہ جیسے صدمے سے ملیحہ کو دیکھنے لگی۔ اِیسا نہیں تھا کہ ملیحہ نے کبھی اُسکو رُوحان کی وجہ سے شادی کرنے کا نہیں کہا۔ کہا تھا، بہت بار کہا تھا۔ اُسکی مہم یہی تھی اور شرط بھی سر جری کروانے کی مگر اِس سے پہلے اُسکے انداز میں منت ہوتی تھی لیکن اِس بار قطعیت تھی یوں جیسے اُس نے کوئی نظر میں رکھا ہوا ہو۔

"کس سے؟؟" اپنے خیال کے خدشے کی تصدیق کے لیئے اُس نے بے حد مدھم آواز میں یونہی ساکت آنکھوں سے سوال کیا تو ملیحہ نے چونک کر پہلے اُسکو پھر آصف کو دیکھا جس نے ملیحہ کے دیکھتے ہی کندھے اَچکا دیئے کہ جیسے جو مرضی آئے کرو۔

www.novelsclubb.com

"ذُوالجلال بھائی سے۔"اُسکے کہے جانے پر حور عین نے ضبط سے آنکھیں میچ لیں لیکن اچانک کسی سوچ کے آتی ہی وہ بیٹھتے دل سے مزید آگے بڑھی۔خُدا نہ کرے کہ ملیحہ نے یہ بات خود اُس شخص سے کہہ دی ہو ورنہ وہ عمر بھر کے لیئے زمین میں گڑھ جائے گی۔

"تم نے کچھ بات کی؟"اُسکے سائیں سائیں کرتے دماغ نے بامشکل یہ چند لفظ اُسکے کہنے کے لیئے مُستعار دیئے ورنہ قوتِ گویائی بس سلب ہو جانے کو تھی۔

"ہاں میں نے پُوچھا ہے اُن سے خود۔"ملیحہ کو لگا شاید وہ یقین نہیں کر پا رہی اِس لیئے لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ اُسکی اِتنی سی بات پر حور عین کو لگا جیسے اُسکو کسی نے دھکا دے کر گہرے پاتال میں گرا دیا ہو۔بند ہوتے دل کے ساتھ اُس نے بے یقینی سے پھیلتی آنکھوں سے ملیحہ کو دیکھنا چاہا جسکا چہرہ دُھندلانے لگا تھا۔

"تم نے یہ کیا۔۔۔۔"اِس سے پہلے کہ وہ کانپتے لہجے میں اپنی بات مکمل کر پاتی ملیحہ نے تیزی سے اُسکے دونوں ہاتھ تھام لیئے۔

www.novelsclubb.com

"خُدا کا واسطہ ہے آپی! میرے لیئے مان جائیں۔ میں وعدہ سر جری کرواؤں گی۔"

اُسکے ہاتھ سختی سے تھامتے ہوئے ملیحہ نے جیسے پورے مان سے کہا کیونکہ وہ جانتی تھی یہ آخری بار کا منانا ہے اگر اب کی بار حور عین نہ مانی تو عمر بھر نہیں مانے گی۔

"دیکھو حور عین! ویسے بھی اب تک رُوحان کو تمہارے گھر نہ پہنچنے کی اطلاع مل چکی ہو گی۔ سر ذُوالجلال تمہارے لیئے بہت بہترین ڈھال اور سہارا ثابت ہوں گے۔"

اب آصف نے بھی کچھ سوچ کر اُس کارِ خیر میں اپنا حصّہ ڈالا تو ملیحہ اُسکو ممنون نظروں سے جبکہ حور عین ششدر ہو کر اُن دونوں کو دیکھنے لگی۔

"تم۔۔۔۔" حیرت اور صدمے کے مارے اُس سے کچھ کہا تک نہیں جا رہا تھا۔

"مانی کو لے کر آؤ میرے پاس۔ رُوحان کے پہنچنے سے پہلے۔" اُسکے سامنے آ کر کھڑے ہوتے ہوئے اُس نے جس قدر سَرد انداز میں کہا اُس پر لمحے بھر کے لیئے ملیحہ اور آصف اُسکے سپاٹ اور ہر احساس سے عاری چہرے کو دیکھ کر رہ گئے لیکن یہ ایک اَشارہ تھا مان جانے کا۔ آصف جانتا تھا اِس بات کے بعد حور عین اُسکو کبھی پہلے

جیسا مان اور بھروسہ نہیں دے گی مگر پھر بھی کم از کم اب وہ بھی چاہتا تھا کہ حورعین کی پریشانیوں میں کچھ کمی ضرور آجائے۔

ملیحہ نے خوشی سے آگے بڑھ کر اُسکو گلے لگانا چاہا مگر حورعین نے ہاتھ کے اِشارے سے اُسے روک کر جسطرح چہرہ پھیرا اُس پر لمحے بھر کے لیئے وہ دنگ ہو کر رہ گئی۔ حورعین اور اُس سے اِیسی بے اعتنائی اور بے رُخی؟؟ لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ حورعین کو خوف نے ہر شے سے بیگانہ کر دیا ہے۔رُوحان کامانی کو نقصان پہنچا دینے کا ڈر ہر شے، ہر جذبے اور ہر خوف سے بڑا خوف تھا۔

مانی اُسکے سامنے تھا، اُسکے پاس۔ملیحہ آپریشن کے لیئے مان گئی تھی اِس سے بڑھ کر حورعین نے کبھی کچھ نہیں چاہا یہاں تک کہ اُس دل کو تحافظ کا اِحساس دلاتے شخص کو بھی نہیں جواب اچانک قدرت یوں اُس سے مِلا دینے کا سبب کر رہی تھی۔یہ بے یقینی، دنگ رہ جانا جائز تھا لیکن ذُوالجلال ملیحہ کے کہنے پر راضی ہوا یہ

بات وہ بُھلائے نہیں بھول سکتی۔ سَرد پڑتے دل سے اُس نے ملیحہ کے خوشی اور آسودگی سے دھمکتے چہرے کو دیکھا اور کرب سے نگاہوں کا زاویہ بدل لینا چاہا مگر کانوں میں پڑتی آواز نے اُسکو خیالوں کی دُنیا سے باہر دھکیل دیا۔ اُس سے کچھ پُوچھا جارہا تھا اور جو پُوچھا جارہا تھا اُس پر اُسکا سَرد پڑتا دل بے اِختیار دھڑک کر دنگ رہ گیا۔

"حور عین سکندر ولد سکندر احمد آپکا نکاح ذُوالجلال خان ولد عارض خان سے بحق 10 لاکھ سکہ رائج الوقت کیا جارہا ہے۔ کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟" یہ الفاظ وہ سُن رہی تھی جسکو لگتا تھا کہ وہ مرتی مرِجائے گی مگر رُوحان میر جیسے آسیب کے باعث کسی کے ساتھ بس نہیں سکے گی اِسی لیئے تو اُس نے دل کے گرد اُونچی فصیلیں کھڑی کر رکھی تھیں تاکہ کوئی اندر آکر اُسکے دل کو کسی انجان ڈگر پر نہ لے چل پڑے اور ذُوالجلال خان وہ تو سخت، وقت کے کڑے پہروں کے باجود حور عین سکندر کے

www.novelsclubb.com

جُھلسے دل کو ٹھنڈی چھاؤں پہنچانے لگا تھا۔ کیا اُس شخص کا مہربان، دل کو مائل کرتا ساتھ اِتنی آسانی سے اُسکو ایسے ہی مل سکتا تھا؟؟

کیا اُس شخص کا مل جانا ہمیشہ سے اِتنا ہی آسان تھا؟؟ کیا اُسکے زندگی بھر کا کیا گیا صبر اب ایسے اُسکو نوازنے کا خُدا کا اِرادہ تھا؟؟ کیا وہ اِس احساس پر خوشی سے سجدہ ریز ہو سکتی تھی؟؟ نہیں! یہ سب اِتنا آسان، اِتنا خوبصورت اور صبر کے انعام جیسا نہیں تھا۔ یہ اُسکی نئی آزمائش تھی.... کیا وہ کبھی سَر اُٹھا کر اُس شخص کی آنکھوں میں اپنے لیئے محبت کا سمندر موجزن دیکھ سکے گی؟ نہیں۔ کیا وہ کبھی چاہے گی کہ رُوحان اُس شخص کو ویسے ہی نقصان پہنچائے جیسے پہلے کسی کو قتل کیا تھا؟؟ نہیں۔ کیا وہ سردار ذُوالجلال خان کو کبھی بتا پائے گی کہ وہ اُس شخص کو برسوں سے خوابوں کے جہان میں ڈھونڈتی رہی ہے؟ ہرگز نہیں۔ کیا وہ کبھی اُسکو بتا پائے گی کہ وہ اُسکی ٹھنڈی چھاؤں جیسی مہربان رفاقت کے لیئے ترستی رہی ہے؟؟ بالکل نہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

اُس نے خود کو بالکل مدہم سا "قبول ہے" کہتے سُنا اور دل جیسے کسی اتھاہ گہرائیوں میں جا گرتے ہوئے وہیں کہیں مُنجمند ہو کر پڑا رہ گیا جبکہ اُسکے دل اور دماغ میں ہوتی جنگ سے بے خبر ملیحہ نے آسودگی سے آصف کو دیکھا اور پہلی بار دل سے، روشن ہوتی آنکھوں سے مُسکرا دی اور آصف وہ دنگ سا، تیزی سے دھڑکتے دل کے ساتھ اُسکے چہرے پر آصف کی نظر پڑتے ہی دَر آتے قوس قزح کے رنگوں کو اُترتے دیکھ رہا تھا۔

جبکہ دوسری جانب کھڑکی کی سمت رُخ کر کے کھڑے ذُوالجلال کے کانوں میں وہ مدہم سی 'قبول ہے' پڑی تو اُس نے اپنی آنکھیں گہرا سانس لے کر موند لیں۔ وہ اِس اِحساس سے باہر نہیں آنا چاہتا تھا کہ جس عورت کو دیکھ کر وہ زندگی کی جانب مائل ہونے لگا تھا، محبت کے مفہوم اور معنی سے آشناء ہوا تھا۔ دل کو اُسکے ایک ایک آنسو پر سسکتے محسوس کرتا تھا وہ عورت اب اللہ پاک اُسکے نکاح میں دے رہا تھا۔ اُس عورت نے خود کو ذُوالجلال کے نکاح میں دے دیا تھا؟؟ کیا یہ کوئی سُنہرا سا خواب

www.novelsclubb.com

تھا؟ کیا وہ سہی سے سُن رہا تھا؟؟ کیا قدرت اُس پر یوں اچانک سے مہربان ہونے لگی تھی؟؟ کیا اللہ نے ذُوالجلال خان کو اب اُسکا محرم بنا دیا تھا جسکا محرم بن جانے کے لیئے اُس جیسا سخت، پتھر دل شخص مرِ رہا تھا؟؟؟

عارض خان نے اُسکو یوں آنکھیں موندے، سانس تک روک کر کھڑے دیکھ کر اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ چونک کر آنکھیں کھول کر اُنکی جانب متوجہ ہوا اور وہ دنگ نظروں سے اُسکی سُرخ، بھیگتی آنکھوں کو دیکھنے لگے۔ اُنکا اِتنا مضبوط، توانا، جم کر کھڑا رہنے والا بیٹا اِتنا بے یقین، اِتنا آگے نکل چکا تھا محبت میں کہ اب وہ جب نوازا جا رہا تھا تو اُسکی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں۔ اپنوں کے غموں تک پر ضبط کر جانے والے کی آنکھیں نم تھیں۔ اُسکا کندھا تھپتھپا کر آگے کو ہوتے ہوئے اُس کو سینے سے لگا لیا اور ذُوالجلال ساکت سا اُنکا نرم، مہربان تسلی بھرا ہاتھ اپنے کندھے پر محسوس کر رہا تھا۔ اِیسا نہیں تھا کہ وہ باپ، بیٹا کبھی گلے نہیں ملے مگر یوں تسلی دینا، دلانا وہ دونوں ہی ایک عرصے سے ترک کر چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اللہ تمہیں یوں ہی ہمیشہ خوش رکھے میرے بچے۔" اُنکی سَر گوشی پر اُس نے آنکھیں موند کر گہرا سانس لیا۔دل جیسے ابھی بے یقینی کی منزل عبور کرتے ہوئے ہچکچا رہا تھا حور عین کے عجیب سے تاثرات دیکھ کر۔کاش وہ بھی اُس سے اِیسی ہی محبت میں مبتلا ہو جائے جیس ذُوالجلال کرتا تھا اُس سے یا محض وہ ذُوالجلال کو پسند ہی کر لے۔عمر بھر کے سفر کے لیئے اُس کسی چیز پہ قناعت نہ کرنے والے شخص کے لیئے کافی ہو گا مگر حور عین سکندر کو بتائے کون؟ وہ تو ایک بار بتا کر ہٹا کی کھا چکا تھا نہ۔۔۔اپنے آپ کو سوچوں کے گرداب سے بامشکل رہا کر کے اُس نے عارض خان کو دیکھا جو آگے بڑھ کر حور عین کے سَر پر ہاتھ پھیر رہے تھے۔اُن سے ہوتی ہوئی اُسکی نظر ملیحہ پر پڑی جو ممنون، چمکتی آنکھوں سے اُسکی جانب ہی متوجہ تھی۔اُسکے چہرے پر بچوں کی سی خوشی اور محبت دیکھ کر اُسکے چہرے کو بھی دلفریب سی مُسکراہٹ چُھو گئی۔

www.novelsclubb.com

ملیحہ سیل فون کی وبریشن پر چہرہ جُھکا کر دیکھنے لگی جبکہ سیل پر موجود حور عین کا میسج پڑھ کر اُسکی مُسکراہٹ تیزی سے سمٹتے ذُوالجلال نے بھی ایک نظر دیکھی اور دوسری نظر اُسکی سمت پُشت کیئے کھڑی حور عین کو دیکھا جو فون پر مصروف تھی۔

یقیناً اُسی نے ملیحہ کو میسج بھیج کر اُسکی خوشی ملیامیٹ کی ہو گی اِتنا تو ذُوالجلال کو اندازہ ہو چکا تھا۔ گہرا سانس لے کر چہرہ پھیرتے ہوئے وہ سلائیڈنگ کھڑکی کھول کر باہر نکل گیا کہ کہیں حور عین کو اُسکی وجہ سے بے آرامی نہ محسوس ہو مگر بعض اُوقات اِنسان کا گریز جو اُس نے اپنے کسی اپنے کے بھلے کے لیئے کیا ہوتا ہے اُس مَن پسند شخص کا دل بدگمانی کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔ پہلے سے ہی محتاط اِنسان مزید اپنے خول میں سمٹ جاتا ہے مگر کون سمجھے، کون جانے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اُسکے نکاح کو دو دن ہو گئے تھے اور دو دن سے وہ آصف اور ملیحہ سے یوں بات کر رہی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ جیسے اُس پر کسی قسم کا دباؤ نہ ڈالا گیا۔ وہ نہ اُن پر اپنی ناراضگی ظاہر کر رہی تھی نہ غصہ ہو رہی تھی جسکی وجہ سے آصف اور ملیحہ پریشانی سے اُسکے بے تاثر، سپاٹ سے چہرے کو دیکھ کر رہ جاتے حالانکہ وہ نہیں جانتے تھے کہ اُسکے اندر کیسی شدید جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ ایک طرف ملیحہ کے خود ذُوالجلال کو کہنے نے اُسکے سَر کو ہمیشہ کے لیئے شاید جُھکا دیا تھا جبکہ دوسری جانب رُوحان نامی افریت، ذُوالجلال پر خود کا یوں مُسلط ہو جانے کا اِحساس ہر خاموش جذبے، اُس شخص کے خوبصورت اعترافِ محبت سب کو دُھندلانا شروع کر دیا تھا کیونکہ اگر وہ خود سے، سب سے چُھپتی پِھر رہی تھی تو ذُوالجلال بھی اُسکو کہیں نظر کی آخری حد تک دکھائی نہیں دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ملیحہ! میں ہاسپٹل جا رہی ہوں، آکر دروازہ بند کرو۔" چادر اچھی طرح اُوڑھتے ہوئے وہ باہر نکلنے سے پہلے بالکل عام سے لہجے میں اُسکو ہمیشہ کی طرح پُکارتے

ہوئے باہر نکل گئی جبکہ ملیحہ نے اُٹھتے ہوئے ایک نظر آصف کو دیکھا جسکے چہرے پر اُسکی طرح ہی تفکر چھایا ہوا تھا۔ نفی میں سَر ہلا کر ملیحہ تیزی سے پیچھے گئی جبکہ حور عین اُسکے پہنچنے تک گھر کا دروازہ پار کر چکی تھی۔ بیگ کندھے پر جمائے، اُسکی سٹریپ کو تھامتے وہ سَر جُھکائے ہاسپٹل جانے والے راستے پر گامزن تھی۔ اِرد گرد کا ماحول، اُسکی تابناکی کچھ دِن سے اپنی ہمیشہ والی کشش اُسکے لیئے شاید کھو چکے تبھی خود کی جانب متوجہ کرنے میں ناکام ثابت ہو رہے تھے۔ اچانک اپنے قریب گاڑی کے ٹائر چُرچرانے کی آواز پر اُس نے تنگ پڑتے دل کے ساتھ جھٹکے سے سَر اُٹھا کر سائیڈ پر دیکھا جہاں پر وہ اپنی ازلوں کی منحوسیت اور ڈھٹائی لے کر گاڑی سے اُترتا ہوا اُسکی جانب بڑھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

مگر آج اُسکو رُوحان کو دیکھ کر نہ جانے کیوں وہ خوف محسوس نہیں ہوا واللہ عالم کیا وجہ تھی مگر اُسکا فشارِ خون ویسے ہی آجکل بُلند تھا۔ اب جو اُسکے راستے آئے اُسکی ماں

اُسے روئے۔سب پر آیا شدید غصّہ اور جُھنجھلاہٹ اب یقیناً مست ہو کر آتے ہوئے رُوحان پر اُترنے والی تھی مگر وہ بے خبر تھا۔

"سلام حور عین صاحبہ!" وہ جانتا تھا کہ اُسکو حور کہو تو وہ کیسے آپے سے باہر ہو جاتی ہے اِس لیئے اِس نے ایک بار کہہ کر نتیجہ دیکھتے ہوئے آئیندہ اُسکو حور بُلانے سے یکسر پرہیز کیا اور آج تو وہ بالکل اُسکا دماغ نہیں خراب کر سکتا تھا۔حور عین نے جسطرح نگاہوں کا زاویہ بدل کر ایک ناگوار نظر اُس پر ڈالی لمحے بھر کے لیئے رُوحان دنگ سا اُسکے اِتنے جُراءت مندانہ، طیش سے بھرے تاثرات دیکھ کر رہ گیا مگر پھر سَر جھٹک کر اُسکو دیکھا جس نے اپنی نظریں تیزی سے رُوحان سے ہمیشہ کی طرح یوں پھیر لیں گویا وہ کوئی کریہہ شے ہو۔بامشکل دانت پر دانت جما کر اُس نے وہ خود سَر اور باغی انداز نظر انداز کیئے تھے۔

"تم اُس رات واقعی اپنے ماموں کے گھر تھیں؟" رُوحان نے لمحے بھر کے توقف کے بعد کچھ سوچ کر، کھوجتی نظروں سے اُسکو بغور دیکھتے ہوئے کہا اور اُسکے شک

www.novelsclubb.com

کے عین مطابق حور عین کا شاداب، گلابی چہرہ لمحے بھر میں سفید پڑ گیا۔ خود پر رُوحان کی تفتیشی نظریں محسوس کر کے حور عین نے اپنے ہاتھوں کی مُٹھیاں بینچ کر اُسکو سَرد نظروں سے دیکھا۔

"میں اپنے ماموں کے گھر جاؤں یا نہ جاؤں۔ یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہے رُوحان میر۔" اُسکے یک دَم صاف، بِنا ہچکچائے، بے خوف جواب پر رُوحان نے حقیقتاً چونک کر اُسکو دیکھا۔ دِل میں اَنجانی سے رقابت نے تیزی سے سَر اُٹھایا۔

"تمہارا ہر مسئلہ میرا مسئلہ ہے جانِ من۔" دو قدم اُسکی جانب تیزی سے بڑھتے ہوئے اُسکے سخت تاثرات اچانک ہی بدلے تھے۔ حور عین نے خوف سے کانپتے دل سے اُسی تیزی سے اپنے قدم پیچھے ہٹائے تو اُسکی مُسکراہٹ تیزی سے سِمٹی۔

www.novelsclubb.com

"تم مُجھ سے نفرت کرنا، خوفزدہ ہونا ترک نہیں کر سکتی؟" یک دَم نہ جانے کیوں قدرے جھک کر اُسکی فرار کی راہ تلاشتی نگاہوں میں دیکھنے کی چاہ میں بے حد آہستگی سے کہا تو حور عین نے چونک کر شعلے اُگلتی نظروں سے اُسے دیکھا جبکہ رُوحان اُسکی

آنکھوں میں مزید گہری ہوتی نفرت دیکھ کر کتنے ہی لمحے ساکن سا کھڑا رہا۔ چونکا اُسکی تمسخرانہ آواز پہ۔

"تم میری جان چھوڑ سکتے ہو، میرا پیچھا کرنا ترک کر سکتے ہو؟ نہیں نہ۔" ایک ایک لفظ چباتے ہوئے وہ اُسکو کہہ رہی تھی جسکے چہرہ کے تاثرات حور عین کے سوالات کے ساتھ بدل رہے تھے۔

"اِس لیئے جب تک تم میرے اور میرے اپنوں کی نظروں سے کہیں بہت دُور نہیں چلے جاتے تب تک میری نفرت میں کمی نہیں آئے گی۔" کچھ محبوب لوگوں کے الفاظ سخت ہوتے ہیں اور اُنکے پاس دل چھلنی کی صلاحیت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ یہ بات اُسکو سالوں پہلے مہر عارض خان نے کہا تھا کبھی، کب؟ اُسکو یاد نہیں آ رہا تھا یا وہ یاد نہیں کرنا چاہتا تھا مگر اُس بات کا آج حور عین کی باتیں سُنتے ہوئے اُسکو بخوبی اندازہ ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

سَر جھٹک کر خود کو اُس بے نام سی کیفیت سے آزاد کرواتے ہوئے وہ بے اِختیار مُسکرا دیا لیکن یہ مُسکراہٹ تھکن زدہ تھی، سُوگوار سی مگر وہاں حور عین کے پاس اُسکے لیئے وہ دیکھ سکتی آنکھ نہیں تھی بالکل ویسے ہی جیسے رُوحان کے پاس مہر کے لیئے نہیں تھی۔ محبت کے کھیل کے اِس چکر میں ایک فریق ہمیشہ دوسرے فریق کے احساس وجذبات سے شاید تاعمر غافل ہی رہتا ہے یا شاید جاننے میں ذرہ برابر بھی دلچسپی ہی نہیں رکھتا۔

"تم۔۔۔ تم حور عین سکندر! جتنا مرضی اُڑلو آنا تو تمہیں میری ہی زندگی میں ہے۔" لمحوں میں اُس نے سُوگواری پر قابو پاتے ہوئے دانت کچکچا کر کہتے ہوئے جیسے ہی اُسکا ہاتھ تھامنا چاہا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"حور!" پیچھے سے آتی دلسوز، جھکڑ لینے والی وہی سحر زدہ پُکار پر اُسکا خوف سے پھیلتا دل یک دَم ٹھٹھر کر ٹھہر گیا۔ جبکہ رُوحان دنگ نظروں سے قدم قدم ایک شان سے چل کر آتے سیاہ قمیض شلوار میں ملبوس شخص کو دیکھ رہا تھا جِس نے آج تک

کسی عورت کو یوں بے تکلفی بھرے میٹھے لہجے میں پُکارنا تو دُور دیکھا تک نہیں تھا تو پھر؟ اُسکو اپنی تیز ہوتی سماعتوں پر شُبہ ہو رہا تھا مگر نظریں اُس منظر کو جُھٹلانے سے اِنکاری تھیں جِس میں وہ شخص نثار ہوتی، محترِم نظروں سے اُس عورت کو دیکھ رہا تھا تو ایک دَم خوفزدہ نہیں لگ رہی تھی۔ جو ساکت سی گلابی ہوتے چہرے کے ساتھ چہرہ پھیر کر اپنی جانب آتے اُس شخص کو دیکھ رہی تھی۔ رُوحان نے اپنے دونوں ہاتھوں کی مُٹھیاں سختی سے آپس میں بینچ لیں کیوں کہ دِل جس بات کی سمت اِشارہ کر رہا تھا اُس پر اُسکا فشارِ خون یقیناً بلند ہو رہا تھا وجہ وہ شخص جسکا نام 'سردار ذُوالجلال خان' تھا کہ اِتنی اپنائیت سے 'حور' کہنا اور حور عین کے عجیب سے تاثرات سے تھے۔

www.novelsclubb.com

ذُوالجلال نے قریب آکر اُسکو دیکھا جو نکاح کے بعد سے اُسکو نظر نہیں آ رہی تھی یوں جیسے وہ خود اُسکی نظروں سے چُھپتی پِھر رہی ہو۔ بغور وہ اُسکے کچھ گُلابی، کچھ زرد پڑتے چہرے کو دیکھنے لگا۔ اُسکو قریب آتا دیکھ کر تیزی سے اُسکی جانب گھُوم کر

خوفزدہ نظروں سے دیکھتے ہوئے جیسے اُسکو یہاں سے چلے جانے کا اِشارہ کر رہی ہو۔اِتنے بہت سے دِنوں کی بے رُخی اَب اُسکی نگاہوں میں ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل رہی تھی۔اُسکے چہرے کو بے چینی سے دیکھتے ہوئے اُس نے پیچھے سے آتے آصف کو اُنہی نظروں سے دیکھا جو تیزی اُسی جانب شاید بھاگتا ہوا پہنچا تھا۔ آصف اگر اُسکی آنکھوں کے خوف اور اِشارے کو نہیں سمجھے گا تو بھلا اور کون سمجھے گا۔نہ محسوس انداز میں سَر ہلا کر اُسکو ڈھارس دیتا ہوا وہ آگے بڑھا۔

"حور! وہ میں نے تمہیں یہاں دیکھا تو سَر کو بتایا تمہارا۔"آگے بڑھ کر وہ ذُوالجلال سے چند قدم آگے ہو کے رُک کر کہتے ہوئے وہ ذُوالجلال کی اندر تک کھوجتی نظریں خود پر صاف محسوس کر سکتا تھا لیکن اُسی انداز میں اُس نے آگے بڑھ کر حور عین کو آستین سے پکڑ کر تیزی سے رُوحان سے دُور کیا کیونکہ جانتا تھا اگر ذُوالجلال کے سامنے حور عین کو ہاتھ لگایا تو نتائج کیسے ہو سکتے ہیں۔رُوحان کی شرربار نظریں ذُوالجلال سے ہٹ کر اب آصف پہ تھم جاتے ھذ والجلال دیکھ سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چلو! ہم تمہیں ڈراپ کر آئیں ہاسپٹل۔" بِنا رُوحان میر کو ایک نظر دیکھے۔ اُسکو کچھ بھی کہے وہ یونہی حور عین کو آستین سے کھینچتا ہوا تیزی سے کچھ دُور کھڑی سیلور رینج رُوور تک لایا پھر پلٹ کر ذُوالجلال کو دیکھا جس نے سَر کے اِشارے سے اُسکو حور عین کو اندر بٹھانے کا کہا تو اُس نے دروازہ کھول کر دنگ، خوفزدہ، ساکت سی حور عین کو کچھ سُوچنے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اندر بٹھایا۔ اِس سے پہلے کہ وہ لاک کھول کر باہر نکلتی آصف نے ہاتھ میں پکڑے ریموٹ سے تمام لاک لگا دیئے۔

وہاں سے نظریں مُطمئن ہو کر پھیرنے کے بعد ذُوالجلال نے ہک دَق کھڑے رُوحان کو سَرد، خون مُجمند کر دینے والی نظروں سے دیکھا تو لمحے بھر کے لیئے وہ بھی ڈگمگا گیا اور پھر وہ یونہی چٹانوں جیسے تاثرات لیئے رُوحان اور اپنے بیچ کا فاصلہ مِٹاتے ہوئے آگے بڑھ کر قدرے جُھک کر اُسکے کان کی سمت سرگوشی کے لیئے سَر جُھکایا تو رُوحان نے سٹپٹا کر چند قدم پیچھے ہونا چاہا مگر ذُوالجلال کی آہنی گرفت کندھے پر محسوس کرتے ہوئے ٹھٹھک کر چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا جسکی آنکھیں شُعلے

www.novelsclubb.com

اُگلنے کو تیار تھیں۔وہ حور عین کی موجودگی میں دَر آتی،اُسکے گرد محسوس ہوتی نرمی اب مفقود محسوس کر کے اُسکی گردن میں گلٹی سی ڈوب کر اُبھری مگر ھذوالجلال کی سَرد، سپاٹ اور دل دہلا دینے والی سرگوشی نے اُس پر ساتوں آسمان لا گرائے اور وہ حیرت سے پھیلتی آنکھوں، بے یقینی سے پھٹتے دل کے ساتھ اُس شخص کا چہرہ دیکھنے لگا جسکے چہرے پر مزاق یا جُھوٹ کا دُور دُور تک شائبہ تک نہیں تھا اور مزاق تو بَنتا بھی نہیں تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے اَزلوں کے دُشمن تھے۔اُس شخص کے لہجے کی پُختگی، سچائی اور سختی نے اُس ظالم دِل تک کو پاتال کی گہری کھائیوں میں دھکیل دیا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

؎یہ اِبتداء تھی کہ میں نے اُسے پُکارا تھا

وہ آگیا تھا یارو! اُس نے اِنتہا کی۔۔۔۔

"اسفی!"اُسکی خوفزدہ سرگوشی پر آصف نے چہرہ پیچھے کو پھیر کر اُسکو دیکھا جو سفید پڑتے چہرے کے ساتھ باہر دیکھ رہی تھی۔اُسکے خوف سے سَرد پڑتے چہرے کو دیکھ کر لگ رہا تھا وہ ابھی حواس کھو کر گر ی کے اب شاید اِسی لیئے ذُوالجلال نے آصف کو اُسے گاڑی میں بِٹھانے کو کہا۔آصف سمجھ سکتا تھا کہ وہ اِس وقت کس قدر خوف اور اذیت سے گزر رہی ہو گی اِس لیئے بس گہرا سانس لے کر رہ گیا۔اور حور عین کانپتے دِل کو سنبھالنے کے لیئے کپکپاتے ہاتھوں کو بامشکل چہرے تک لا کر کر اُن میں اپنا چہرہ چُھپائے،اپنی ہتھیلوں کو آنسوؤں سے نم محسوس کرنے کے باوجود دُعاؤں کا ورد کرنے کی اپنی سی کوشش کر رہی تھی۔

کاش وہ منظر بدل دینے پر قادر ہوتی۔کاش کچھ تو اُسکے اِختیار میں ہوتا تو کم اَز کم ذُوالجلال خان کا سامنا یوں رُوحان میر جیسے شخص سے وہ کبھی مرِ کر بھی نہ ہونے دیتی۔بند ہوتی آنکھوں کے سامنے پھر سے کسی کی خون میں ڈوبی،بے جان،سَرد سی لاش لہرائی تو ذہن جیسے لٹو کی مانند گھومنے لگا اور تبھی کہیں دُور سے اُسکو کسی جگہ

www.novelsclubb.com

کا دروازہ کھُولے جانے کی آواز آئی۔ بامشکل چہرے سے ہاتھ ہٹا کر، جُھکا سَر اُٹھاتے ہوئے اُس نے آنسوؤں سے دُھندلاتی آنکھوں سے اُس چہرے کو دیکھا جو آں کھوں میں دل بن کر نہ جانے کب سے دھڑکتا آرہا تھا۔ جسکے ساتھ چلنے کی چاہ نہ جانے کب سے دل میں چُھپی بیٹھی تھی۔

دوسری جانب ذُوالجلال نہیں جانتا تھا کہ وہ رُوحان میر پر کیا بم گرا آیا ہے۔ اُس سب سے بے نیاز دروازہ کھول کر اُسکو جو منظر دیکھنے کو مِلا اُس نے اُسکی رُوح تک کو چھلنی کر دیا۔ اُن آنکھوں کو اِتنا خوفزدہ، اِتنا دُکھ اور تکلیف سے ٹوٹ کر روتا تو اُس بَرف باری میں بھی محسوس نہیں کیا تھا۔ وہ یوں ہی دروازہ کھول کر جُھکا اُسکے خوف اور بے یقینی سے سفید پڑتے چہرے، کانپتے ہاتھوں، تیزی سے بھیگتی آنکھوں کو دیکھے گیا۔

www.novelsclubb.com

نہ جانے کب وہ اِن آنکھوں کو ہنستا، کِھلتا اور نکھرتا دیکھے گا؟ کب وہ آنکھیں اُسکو دیکھ کر مُسکرائیں گئیں؟ اور نہ جانے کب اُسکو دیکھ کر اُسکے گالوں پر آنسوؤں کے

پھسلنے کے بجائے حیا کی لالی کھل اُٹھے گی؟؟ وہ یونہی تمام عمر اُسی ایک زاویے میں جم کر اُسکے سامنے نیاز مندی سے جُھکا رہتا اگر آصف 'سر' کہہ کر اُسکے گہرے اِرتکاز کو ایک چھناکے سے نہ توڑ دیتا۔ چونک کر جب اُس نے آصف کو دیکھا تو وہ اُسکے چہرے کی اذیت، دُکھ اور دلگرفتہ سے تاثرات پر لمحے بھر کے لیئے دنگ سا اُس شخص کو دیکھے گیا اور پھر تیزی سے نگاہیں چُرا کر آگے ہو کر تیزی سے گاڑی سٹارٹ کی۔

تھکے ہوئے اعصاب کے ساتھ سَر جھٹک کر وہ گاڑی میں بیٹھ گیا۔ دوبارہ اُس نے چہرہ پھیر کر اُسکو نہیں دیکھا کہ وہ نہیں چاہتا تھا وہ اُسکی وجہ سے بے آرام، تکلیف دہ اور خوفزدہ ہو۔ ایک بازو سیٹ کی پُشت پر پھیلا کر بیٹھنے کی عادت کو بامشکل دبائے وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے رُوحان کا یوں حورعین کا راستہ روکنے کی وجہ کا سرا ڈھونڈنے کی تگ و دو میں تھا۔ حورعین کا خوفزدہ، پسپا ہوتا انداز وہ اِتنی دُور سے بھی محسوس کر کے اُس تک آیا تھا اور پھر سے وہ منظر ذہن کے پردے پر دُوہراتے

www.novelsclubb.com

ہی اُسکی دائیں کنپٹی سے قدرے اُوپر ماتھے پر وہی مخصوص رگ پُھولنے لگی جو اُسکے شدید غصّے، طیش اور اِضطراب کی غمازی کرتی تھی۔ گاڑی کا سفر یوں ہی خاموشی سے رواں دواں تھا۔ دِل کی جانب جہاں وہ بیٹھی تھی، بس ایک جھلک دیکھ لینے کی خواہش کو بامشکل دبائے وہ باہر بھاگتے دوڑتے مناظر غیر دلچسپی سے دیکھ رہا تھا۔ اپنے دل کی اِس قدر بے چینی، یوں ہمک ہمک کر حور عین کی جانب دیکھ لینے کی ضد پر وہ خود اپنے آپ، اپنے کمزور ہوتے اعصاب پر ششدر تھا۔

"آصف! مجھے یہاں اُتار دو۔" کچھ دیر بعد اُسکی مدہم سی آواز پر ذُوالجلال نے قدرے چونک کر اُسکو دیکھا جو باہر دیکھنے میں مگن تھی مگر سیٹ پر دھرا اُسکا ہاتھ ابھی بھی کپکپا رہا تھا۔ آصف نے ذُوالجلال کو کچھ بولتا نہ پا کر مجبوراً گاڑی روکی کیونکہ حور عین کے 'آصف' پُکار لینے کا مطلب تھا کہ وہ اُس جذباتی، خوفزدہ کرتے فیز سے باہر نکل آئی ہے۔ حور عین جو گاڑی کا دروازہ کھولنے کو اپنا وہی کانپتا ہاتھ اُٹھانے لگی تھی ٹھٹھک کر، ساکن ہو جاتے دِل سے وہیں تھم گئی۔ اُسکے سَرد، کانپتے ہاتھ پر

www.novelsclubb.com

ذُوالجلال نے اپنا مضبوط، تحفظ دیتا، حرارت پہنچاتا ہاتھ نرمی سے رکھ دیا۔ لمحے بھر کو دنگ نظروں سے ہاتھ کو دیکھ کر اُس نے بامشکل اپنی لرزتی پلکیں اُٹھا کر چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا۔ دِل طمانیت کے اِحساس سے سُکڑ کر پھیلا کہ وہ اُسکی جانب متوجہ نہیں ہے۔ اُس نے کسمسا کر ہاتھ نکالنا چاہا مگر دوسری گرفت مضبوط تھی گویا وہ اُس سے غافل ہو کر بھی اُسکے ایک ایک انداز کو دیکھ رہا تھا۔

"آصف! گاڑی ہاسپٹل کی پارکنگ میں روکنا۔" اُسی سنجیدہ مگر نرم آواز میں اُس نے آصف کو کہا جس نے چونک کر بیک ویو مرر سے اُسکو دیکھ کر تشکر سے سَر ہلایا اور تیزی سے گاڑی سٹارٹ کر کے آگے بڑھالی کہ کہیں وہ اُتر ہی نہ جائے۔ گاڑی کے آگے بڑھتے ہی اُس نے اپنا ہاتھ اُسی آہستگی سے اُٹھالیا۔ حور عین نے چور نظروں سے اُسے دیکھا جو اب بھی اُسکی جانب نہیں متوجہ تھا۔ لمحے بھر کے لیئے دل میں سُوگواریت پھیلنے لگی کہ وہ اُسکی سمت متوجہ کیوں نہیں ہو رہا پھر اپنی ہی

www.novelsclubb.com

سوچوں پر لاحوہ لاپڑھ کر وہ باہر بھاگتے دوڑتے منظر بُوجھل ہوتے دل سے دیکھنے لگی۔گاڑی میں ایک بار پھر سے وہی دبیز خاموشی چھاتی چلی گئی۔

ے حوصلہ دے کر اُنھیں چھوڑ دیا جاتا ہے

رونے والوں سے حقیقت نہیں پُوچھی جاتی۔۔۔

وہ جسطرح گاڑی دوڑاتا ہوا حویلی میں آیا سامنے سے آتے نہ جانے کتنے مُلازموں سے ٹکرایا، کتنی ہی ٹھوکریں کھاتا، گرتا پڑتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہا۔ساری حویلی کے مُلازم، گھر کے افراد حیرت سے دنگ دوسروں کو ناچا کر رکھ دینے والے رُوحان میر کی عجیب حالت کو دیکھ رہے تھے جو کہیں سے بھی اپنے حواس میں معلوم نہیں ہو رہا تھا۔مُلازم لوگوں میں چہ مگائیاں شروع ہو چکی تھیں۔اُسکے باپ 'میر رب نشتر' عجیب و غریب سی آوازوں پر مردان خانے سے باہر نکلے تو نظر سامنے سے آتے رُوحان کو دیکھ کر وہیں ساکن سی اُٹھی رہ گئی۔وہ جو اُنکا لاڈلا بیٹا تھا۔لوگوں

کو جوتے کی توک پر رکھنے والا نہ جانے کس حال میں یوں اِدھر اُدھر سے ڈگمگاتا ہوا کل رات کے بعد گھر آ رہا تھا۔ وہ نشے میں آج پہلی بار نہیں تھا لیکن اُسکے باوجود وہ کہیں سے بھی ہوش میں نہیں لگ رہا تھا۔

"رُوحان!" اُنکی زوردار دھاڑ پر حویلی یک دَم سے خاموش ہو گی۔ جہاں پہلے شور سا مچا تھا وہاں اُنکی پُکار پر ویسا ہی سناٹا چھا گیا جیسا بازاروں میں رُوحان کے آنے سے چھا جاتا تھا۔ سارے مُلازمین اُنکی آنکھوں میں اُترتے طیش کو دیکھ کر تیزی سے اِدھر اُدھر کھسک گئے۔ اُس نے سَر اُٹھا کر اپنے باپ کو دیکھا جو قدم قدم اُسکی جانب ہی آ رہے تھے اور پھر وہ کبھی کسی نہ غم میں رونے والے رُوحان کی بھیگتی، ضبط سے سُرخ پڑتی آنکھوں کو دیکھ کر ساکن رہ گئے۔

www.novelsclubb.com

لوگوں کے نزدیک میر رَب نشتر وہ شخص تھے جنہیں قدرت نے، کبھی کسی بھی حوالے سے غم نہیں دیئے۔ کبھی کسی اِنسان سے دُکھ مِلا بھی ہو تب بھی وہ اُس حساب کو بے باک کرنا اچھے سے جانتے تھے۔ اولاد کا غم کیا ہوتا ہے اِس سے پہلے

اُنہوں نے کبھی دِل پر محسوس نہیں لیکن آج رُوحان کی آنکھوں میں ضبط کی سُرخی اور آنسو دیکھ کر لمحے بھَر کے لیئے وہ پورے قدر سے ڈگمگا گئے۔

"سب خیریت ہے نہ؟" اُسکے کندھے پر مضبوطی سے ہاتھ رکھ کر اُسکو جُھنجھوڑتے ہوئے اُنہوں نے سوال کیا تو رُوحان نے نفی میں سَر ہلا کر اُنکا ہاتھ اپنے کندھے سے جھٹکتے ہوئے اُن ہی لڑکھڑاتے قدموں سے سیڑھیاں چڑھتا اُن سے لمحہ بہ لمحہ دُور جا رہا تھا اور وہ ہک دق وہیں کھڑے سَر اُٹھائے اُسکو دیکھتے رہ گئے۔

کمرے میں آکر بغیر لائٹ جلائے وہ مرے مرے قدموں سے بیڈ پر آکر بیٹھا اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں میں سَر گرا لیا۔

وہ کل غم کے پہلے فیز میں تھا یعنی نفی مگر پھر سوچ سوچ کر وہ اُس فیز سے نکل کر اب صدمے میں داخل ہو چکا تھا۔ تبھی جھٹکے سے سَر اُٹھا کر اُس سماعتوں میں تیز ہوتی آواز سے سَر اور دل پھٹتا محسوس کرتے ہوئے وہ تیزی سے اُٹھا اور پھر اُس نے کمرے میں موجود ایک ایک چیز کو اندھیرے میں ہی اُٹھا اُٹھا کر پھینکنا شروع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

ساتھ ساتھ وہ بے طرح چیخ بھی رہا تھا مگر وہ آواز، وہ سَرد لہجہ اور اُس میں ادا کیئے گئے جملے کی بازگشت کسی صورت کم ہونے میں نہیں آ رہی تھی۔

"آئیندہ میں تمہیں اپنی بیوی کے آس پاس نہیں دیکھنا چاہتا، رُوحان میر۔ تم سمجھ گئے؟" ایک بار پھر اُسکا سَرد، باور کروانا لہجہ سماعتوں سے ٹکرایا تو ایک بار پھر حویلی کے در و بام اسکی چیخنے چلانے اور توڑ پھوڑ سے گونج اُٹھے جبکہ نیچے حویلی میں موجود سب لوگوں کو اِس انہونے واقعے پر گویا سانپ سُونگھ گیا۔

"ڈیڈی!" وہ جو سَر اُٹھا کر شل سے کھڑے اُوپر سے آتی توڑ پھوڑ اور چیخنے کی آوازوں کو سُن رہے تھے، آواز پر چونک کر پلٹے جہاں سامنے ہی اُنکی طرح دنگ، صوفیا کھڑی اُوپر کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اُنکے چہرے سے بے اِختیار اُسکو دیکھ کر رنگ اُڑ گیا۔

"بیٹا! تم کب واپس آئی؟" سنبھل کر اُسکے شانوں پر بازو پھیلاتے ہوئے اُنہوں نے اُسکا دھیان اُوپر سے شاید مبذول کروانا چاہا تھا۔

"سرپرائیز دینے کے لیئے آئی تھی مگر یہ سب۔۔۔"یونہی ہنوز اوپر دیکھتے ہوئے اُس نے مدہم آواز میں کہا لیکن باقی کے الفاظ اُس نے چھوڑ کر میر رب نشتر کو دیکھا جو اُسکے دیکھتے ہی گہرا سانس لے کر مردانے میں جانے کے بجائے گھر کی بیٹھک کی جانب بڑھ گئے۔صوفیا جو اُنکی وضاحت کے لیئے کھڑی تھی اُنکو یوں پلٹتا دیکھ کر بھاگ کر پیچھے گئی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے حویلی میں ڈیڈی! کیا رُوحی گھر پر نہیں ہے؟"اُس نے اُنکے سامنے آکر اُوپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رُوحان کی بابت پُوچھا تو وہ ایک نظر اُسکو دیکھ کر صوفے پر بیٹھ گئے اور پھر صوفیا بھی بیٹھنے کا اِشارہ کیا تو وہ بھی سَر جھٹک کر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے رُوحان بھائی نے ہی تماشا لگایا ہوا ہے۔"ایک ہاتھ سے اخبار پکڑ کے دوسرے ہاتھ سے اپنا سَر دباتے ہوئے اُنہوں نے مدہم سا کہا لیکن صوفیا حقیقتاً اُچھل گئی۔

"ہیں رُوحی! نہیں ڈیڈی، وہ ایسے چیخ کر، توڑ پھوڑ کر اپنے آپ کو تماشا نہیں بنا سکتا۔" حیرت سے قدرے آگے کو ہو کر اُس نے تیزی سے کہا لیکن اپنے باپ کے چہرے کے اُلجھے، پریشان سے چہرے کے تاثرات میں کوئی فرق آتے نہ دیکھ کر وہ تیزی سے اُٹھ کھڑی ہوئی اور پھر اپنا سُوٹ کیس وہیں چھوڑ کر تیزی سے بھاگتے ہوئے سیڑھیاں عبور کر کے اُوپر آئی۔ بند دروازے کے آگے کھڑے ہو کر لمحے بھر کے لیئے اُس نے کان لگا کر سُننا چاہا کیونکہ اُسکو یقین تھا کہ یہ رُوحان نہیں کر رہا لیکن اگلے ہی

لمحے چھناکے سے کوئی چیز پھینکے جانے پر وہ دہل کر پیچھے کو ہوئی اگر وہ ہیل میں ہوتی تو ضرور مُنہ کے بل گرتی۔ ایک نظر اپنے جوگرز کو دیکھ کر اُس نے اندر سے چیخنے کی آواز پر کان لگائے تو وہ رُوحان کی ہی محسوس کر کے پریشان ہونے کے ساتھ ساتھ تشویش کا شکار بھی ہو گئی۔ کیونکہ اُن دونوں بہن بھائی کی فطرت ایک جیسی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ دوسروں کو چین سے نہیں بیٹھنے دیتے تھے مگر خود آرام اور سکون سے جینے کے عادی تھے تو اب رُوحان کو کیا ہوا ہے۔

"رُوحی!" دروازہ آہستگی سے کھول کر اندھیرے میں ٹٹولتے ہوئے اُس نے بٹن دبایا تو پورا کمرا روشنیوں میں نہا گیا اور سامنے اُسکے کمرے کا حال دیکھ کر صوفیا کی آنکھیں بے یقینی سے پھیل گئیں۔ ٹھیک ہے رُوحان صفائی پسند نہیں مگر اِتنی بھی تباہی اپنے ہی کمرے میں پھیر دینے والوں میں سے نہیں تھا۔ جانی پہچانی آواز پر رُوحان نے سَر اُٹھا کر ٹوٹے ہوئے دیوار گیر شیشے میں دیکھا تو اپنا ٹوٹا، بکھرا سا عکس دیکھ کر لمحے بھر کے لیئے وہ خود تک تھم گیا۔ سنبھل کر پلٹا اور اُسکی دگرگوں سی حالت دیکھ کر صوفیا نے اپنا ہاتھ، بے یقینی سے کُھلتے لبوں پہ رکھ لیا۔

"یہ کیا ہوا ہے تمہیں رُوحی؟" اُسکی سمت بڑھتے ہوئے اُس نے اَز حد حیرت سے کہا تو رُوحان نے ضبط سے دانت پر دانت جمائے۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں ہوا صوفی! جاؤ یہاں سے۔" وہ کم از کم اپنی لاڈلی بہن کے سامنے یوں نہیں آنا چاہتا تھا یا پھر اُسکو حقیقت سے لاعلم رکھنا چاہتا تھا مگر وہ بھی صوفیا میر تھی۔ سدا کی ضدی، طبیعت سے ڈھیٹ۔ رُوحان کے سامنے آکر اب وہ بغور اُسکو آنکھیں چُراتا دیکھ رہی تھی۔

"کس پہ اتنا غصّہ آرہا ہے تمہیں؟" وہ جیسے بات کی تہہ تک پہنچنے لگی کیونکہ ظاہر ہے دونوں ہی فطرتاً ایک جیسے جو تھے۔ رُوحان نے سَر جھٹک کر بکھرے بالوں میں ہاتھ پھیر کر اُسکو مکمل نظرانداز کرتے ہوئے جیب سے موبائل نکالا اور نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"ہاں! حورعین پرہا سپتال کے علاوہ بھی ہر جگہ نظر رکھنا۔" اگلے کا جواب سُنے بغیر اُس نے فون کاٹ کر جیب میں ڈالتے ہوئے سامنے کھڑی صوفیا کو یکسر نظرانداز کر دیا جو آنکھیں پھاڑ کر اُسکو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے ابھی تک اُس حور عین کا پیچھا نہیں چھوڑا۔اُوگاڈرُوحی!" ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے وہ جیسے اُسکی عقل پر ماتم کناں تھی۔رُوحان نے تیزی سے پلٹ کر اُسکو شرربار نظروں سے دیکھا تو وہ یک دَم ٹھٹھک گئی کہ رُوحان کے اِیسے انداز کم اَز اُسکے ساتھ کبھی نہیں رہے تھے۔

"کیوں تم نے اُس ذُوالجلال کا پیچھا چھوڑ دیا ہے؟" پہلی بار رُوحان نے اُس پر گہرا طنز کیا۔لمحے بھر کے لیئے صوفیا دل ٹھہر گیا لیکن پھر اُسکے چہرے کو بڑی بَھلی سی مُسکراہٹ چُھو گئی۔

"نہیں!اُسکو تو میں نہیں چھوڑنے والی۔ تبھی تو یہاں آئی ہوں۔" اُسکے نرم انداز پر رُوحان نے چہرہ پھیر کر اپنی لاڈلی،اکلوتی بہن کو دیکھا جو اُسکی طرح ہی محبت کے معاملے میں جنونی،ضدی اور بد قسمت ثابت ہو رہی تھی۔سَر جھٹک کر وہ ھاسکے برابر سے گرنے لگا تو صوفیا نے اُسکا ہاتھ تیزی سے پکڑ کر روک لیا۔

www.novelsclubb.com

"بتا کر تو جاؤ، پاٹنر!" مُسکراتے ہوئے کہا تو رُوحان بھی زیرِ لب مُسکرایا مگر اُسی نرمی سے اُسکا کندھا تھپتھپا کر اپنے کمرے سے نکلتا چلا گیا جبکہ وہ وہاں پھر سے اُس شخص کے خوش کن خیالات میں گُم ہو گئی جسکے پیچھے وہ ایک دُنیا کو ٹھوکر مار کر آئی تھی۔ جو اُسکے ہاتھ نہیں آتا تھا، نظر بھر کر دیکھتا تک نہیں تھا وہی جسکا نام سردار ذُوالجلال خان تھا۔

وہ دونوں ہاتھوں میں سَر گرائے اپنے آفس میں بیٹھی تھی جب عظمیٰ سپیڈ سے اندر آئی لیکن حور عین کو یوں بیٹھا دیکھ کر اُسکا سارا جُوش و خروش ماند پڑ گیا۔ حیرانگی سے وہ اُسکے پاس آئی۔ ہمیشہ ہر آہٹ پر چونک کر متوجہ ہو جانے والی حور عین کو اُسکے

www.novelsclubb.com

قریب آکر بیٹھنے کا اندازہ تک نہیں ہوا تھا۔ کرسی گھسیٹ کر اُسکے برابر بیٹھتے ہوئے عظمیٰ کھنکھاری مگر وہ یوں ہی خاموش سی بیٹھی رہی۔

"کیا ہوا یار؟" عظمیٰ نے اُسکا ہاتھ تھپتھپایا تو بے طرح چونک کر اُس نے سَر اُٹھا کر اُوپر دیکھا اور پھر اُسکو سامنے دیکھ کر تشکر بھرا سانس بھرا تو عظمیٰ نے بغور اُسکے مضطرب تاثرات کا جائزہ لیا۔

"رُو بتائے گی مجھے بہن کے کیا پریشانی ہے؟" وہ دونوں ایک دوسرے سے یونہی بات کرتی تھیں سوائے ہاسپتال میں۔ اُسکی اپنائیت اور لہجے کی نرمی پر حور عین کا دِل پسیجنے لگا۔ وہی تو اُسکی اِیسی دوست تھی جسکو وہ سب بتادیا کرتی تھی۔ جس سے وہ ہر ایک بات باآسانی کر سکتی تھی وہ بات بھی جو ملیحہ سے نہیں کی جاسکتی اُسکی بیماری کی وجہ سے۔ اُسکا اور عظمیٰ کا بچپن سے اِیسا ہی مضبوط رشتہ تھا۔

"پہلے وعدہ کرنا کہ کسی کو نہیں بتائی گی۔" کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے اُس نے کہا تو عظمیٰ سمجھ گئی کے معاملہ بہت پیچیدہ ہے۔

www.novelsclubb.com

"نہیں بتاتی میری ماں!" ہمیشہ کی طرح اُسکی اِحتیاط پر وہ زِچ ہوئی تو اَتنی پریشانی کے باوجود حور عین کے چہرے کو مُسکراہٹ چُھو گئی۔

"شکر ہے چار دن بعد اِس مگھڑے پر بھی مُسکراہٹ آئی۔ خیر! اب بات بتاؤ۔" اُسکو مُسکرا کر دیکھتے ہوئے کہہ کر وہ آخر میں سنجیدہ ہو گئی تو حور عین چہرہ پھر سے مرجھا گیا۔

"مجھے سمجھ نہیں آتی میری جان اِس رُوحان نامی آفت سے کب چھوٹے گی۔" چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اُس نے کہا تو لہجے میں زمانے بھر کی تھکن اور اُداسی سمٹ آئی تھی۔ عظمیٰ کے چہرے پر بھی اُسکا غم سمجھ کر جیسے تفکر چھا گیا۔

"مجھے لگتا ہے تمہاری جان چُھوٹ جائی گی اِنشاءاللہ۔" عظمیٰ کے حتمی، پُر اُمید انداز پر اُس نے چونک کر اُسکو دیکھا جسکے چہرے پر معنی خیز مُسکراہٹ دَر آئی تھی۔ حور عین نے اُسکے سب کچھ جان لینے والے انداز پر ٹھٹھک کر اُسکو دیکھا۔

"اچھا اور وہ کیسے؟" نہ چاہتے ہوئے بھی وہ نہ جانے کیوں لاعلمی کا اِظہار کر گئی شاید وہ اُسکے مُنہ سے سُننا چاہتی تھی کیونکہ جانتی تھی ملیحہ اب تک سب کچھ اُسکے گوش گزار چکی ہو گی۔

"اُسی کی وجہ سے جس سے تمہارا نکاح ہوا ہے۔" عظمیٰ نے چہک کر کہا تو حور عین نے بُوکھلا کر دروازے کی جانب دیکھا۔اُسکے خوفزدہ، راز کھل جانے والے تاثرات پر اُسکی ہنسی چھوٹ گئی تو حور عین نے شرربار نظروں سے اُسکو دیکھا۔

"بڑی بے غیرت ہو ویسے۔اکلوتی دوست تک کو بتایا نہیں۔یہ تو اللہ بھلا کرے ملیحہ کا ورنہ تم تو مجھے اندھیرے میں رکھتی۔" کلس کر کہے جانے پر حور عین نے اُسکو جس شرمندگی اور افسردگی سے دیکھا اُس پر عظمیٰ کی ناراضگی بھک سے اُڑی۔وہ سمجھتی تھی، سمجھ سکتی تھی کہ وہ کس مشکل وقت سے گزر رہی ہے اِس لیئے یہ وقت مزاق وغیرہ کا نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"مزاق کر رہی ہوں۔ ثواب کے کام پر اَیسے شرمندہ نہیں ہوتے۔ کیا پتا تمہاری اِیسے ہی رُوحان سے جان چھوٹ جانا لکھا ہو۔" عظمیٰ نے آگے کو ہو کر اُسکا کندھا تھپتھپایا لیکن اُسکے دل کا بُوجھل پن اِیسے آرام سے ختم ہو جانے والا تو نہیں تھا۔

"یہ نہیں بتایا ملیحہ نے کے کس پر مُسلط کیا ہے اُس نے مجھے؟" اُسکے تمسخرانہ لہجے پر عظمیٰ نے بغور اُسکے انداز دیکھے شاید یہ اُسکے لیئے زیادہ بڑا غم تھا۔ رُوحان کے ہونے سے بھی بڑا دُکھ۔

"اُس نے یہ ضرور بتایا ہے کہ وہ شخص تم سے بہت محبت کرتا ہے۔" عظمیٰ کے کہے جانے پر اُسکی سماعتوں میں کسی کا رس گھولتا اِظہار گونجا تو اُسکی پلکیں تیزی سے لرز کر رُخساروں پر جُھک گئیں اور عظمیٰ سے یہ منظر ہرگز مخفی نہیں رہا لیکن اُسکے چہرے پر دَر آنے والے قوس و قزح بس لمحوں کی بات تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ اِس لیئے کہ اُسکو ابھی میرے بارے میں کچھ پتا نہیں ہے اور میں اب کسی کو اپنی وجہ سے موت کے مُنہ میں مزید نہیں دھکیل سکتی۔" اہ سکے قطعیت بھرے لہجے پر عظمیٰ گہرا سانس بھر کر رہ گئی۔

"اور تُجھے تو میں ہر گز نہیں بتاؤں گی کہ میں کس پر مُسلط ہوئی ہوں میں۔" لمحے میں اُس نے خود پر قابو پاتے ہوئے ہاتھ جھاڑ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو عظمیٰ کو اُسکے انداز پر ہنسی آگئی۔

"دیکھ لو ذرا! ابھی سے تمہارے رنگ ڈھنگ بدل گئے ہیں۔" عظمیٰ نے معنی خیزی سے کہا تو حور عین کی مُسکراہٹ تیزی سے سِمٹی۔

"اب تو تمہیں بالکل نہیں بتاؤں گی۔" خجل ہو کر فائلز اُٹھا کر اب حقیقتاً ماتھے پر آں کھیں رکھتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

"میں بھی پتہ لگا کر ہی رہوں گی۔" عظمیٰ کی بات پر اُس نے پلٹ کر اُسکو دیکھ کر جِس طرح بے نیازی سے کندھے اَچکا کر ہنسی۔ عظمیٰ ٹھٹھک کر اُسکو دیکھنے لگی

جِسکی آنکھوں میں، ہر ہر انداز میں اچانک سے خوبصورت، انوکھے سے راز کو چُھپا کر رکھنے والی مُسکراہٹ اور چمک دَر آئی، اُس سے وہ خود تک اَنجان تھی۔

انداز میں اچانک سے ھ مُت، خوبصورت، انوکھے سے راز کو چُھپا کر رکھنے والی مھسک راہٹ اور چمک دَر آئی تھی مگر وہ خود اس سب سے انجان تھی۔

"تمہارے وہم و گُمان سے بھی پرے ہے۔" شرارت سے کہتے ہوئے وہ ایک دَم باہر نکل گئی اور عظمیٰ کتنے ہی لمحے خوشگوار حیرت سے وہیں ساکن سی کھڑی رہ گئی پھر سَر جھٹک کر اُسکے پیچھے بھاگی۔

"اصل بات ہی بُھلا دی تم نے مجھے۔" اُسکے برابر چلتے ہوئے عظمیٰ نے کہا تو حور عین نے سوالیہ نظروں سے اُسکو دیکھا۔

"یار وہ سَر علوی کے بیٹے ڈاکٹر حسیب علوی کی شادی ہوئی تھی نہ تو اُسکے لیئے اُنہوں نے اپنے فارم ہاوس پر سب سٹاف کے لیئے دعوت رکھی ہے۔" عظمیٰ نے دونوں

ہاتھ چھوڑ کر چہکتے ہوئے کہا تو حور عین کو نہ چاہتے ہوئے بھی اُسکی بیتابی دیکھ کر ہنسی آ گئی۔

"مجھے بتایا تھا ڈاکٹر حسیب نے مگر شاید ہی میں جاؤں۔" کچھ سُوچ کر نفی میں سَر ہلاتے ہوئے اُس نے بے دلی سے کہا مگر عظمیٰ کی جانب سے ہتھیلی پر پڑھنے والے تھپڑ نے اُسے ہلا کر رکھ دیا۔

"خبر دار! بد تمیز لڑکی، تم اُنکے ولیمے پہ بھی نہیں گئی تھی اور سَر علوی کو بہت بُرا لگا تھا۔" اُسکی بات پر حور عین نے اپنا بازو سہلاتے ہوئے خفگی سے اُسکو دیکھا جو ہمیشہ سے ڈھیٹوں کی طرح مُسکرا رہی تھی۔

"دیکھی جائے گی۔ ابھی چلیں میٹنگ میں۔" اَب حساب بے باک کرنے کی باری اُسکی تھی سو ہمیشہ کی طرح اُسکے کندھے پر تھپڑ مارتے ہوئے وہ تیزی سے آگے بڑھ گئی اور پیچھے عظمیٰ دانت پیس کر رہ گئی۔

"اسلام و علیکم سَر!" آصف کی آواز پر وہ جو لکھنے میں مُنہمک تھا چونک کر سَر اُٹھا کر اُسکو دیکھا جو ہاتھوں میں فائلز کا پلندہ تھامے اندر آرہا تھا۔ذُوالجلال نے مُسکرا کر اُسکے سلام کا جواب دیتے ہوئے کرسی کی جانب بیٹھنے کا اِشارہ کیا۔

"یہ کام ختم ہو جائے تو آپکو علوی صاحب کی تقریب میں بھی جانا ہو گا۔" فائلز نفاست سے اُسکے سامنے رکھتے ہوئے اُس نے کہا تو ذُوالجلال کے چہرے پر فوراً بے زاری پھیل گئی جسکو دیکھ کر آصف نے بامشکل اپنی مُسکراہٹ پر قابو پایا۔

"مجھے ملیحہ نے بتایا ہے کہ حور عین بھی جا رہی ہے علوی صاحب کی طرف۔" آصف نے بظاہر مصروفیت سے کہتے ہوئے اُسکی معلومات میں گویا اِضافہ کیا۔ کاغذات پر دستخط کرتے اُسکے ہاتھ، دل کی تیز ہوتی دھڑکن کے ساتھ تھمے اور پھر اُس نے سَر اُٹھا کر آصف کو دیکھا جو اب اپنا لیپ ٹاپ کھول کر اُس میں غرق نظر آنے کی کوشش کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کتنے بجے؟" دائیں ہاتھ سے ٹھوڑی سہلاتے ہوئے اُس نے کچھ سوچ کر پُوچھا تو آصف کو اپنا تیر عین نشانے پر لگ جاتے دیکھ کر بے ساختہ ہنسی آئی۔

"یہی کوئی شام چھ، سات کے قریب تقریب۔۔۔" آصف نے تیزی سے ٹائم بتانا چاہا لیکن ذُوالجلال کی یونہی گھورتی نظروں پر سوالیہ نظروں سے اُسکو دیکھا۔

"تمہاری بہن کتنے بجے جائے گی؟" اُسکے دوٹوک انداز پر لمحے بھر کے لیئے آصف گڑبڑا گیا لیکن پھر لاعلمی سے کندھے اَچکائے۔ذُوالجلال نے اُسکی لاعلمی پر اِضطراری انداز میں دو اُنگلیاں ٹیبل پر بجائیں تو آصف نے بغور اُسکی اُنگلیاں اور اُسکے مُضطرب چہرے کو دیکھا۔

"تم سے اور ملیحہ سے ابھی تک ناراض ہے؟" کچھ سوچ کر اُس نے پھر مدہم سے لہجے میں کہا مگر اب کی بار وہ آصف کے چہرے کی جانب دیکھنے سے اِحتراز بَرت رہا تھا یا شاید آصف کا وہم ہو۔

"ناراض ہوتی تو شاید بات کچھ اور ہوتی۔ وہ ہمیشہ سے بڑی سے بڑی بات پر بھی نارمل ہو جاتی ہے جو ایک نارمل اِنسان کے لیئے صیح نہیں ہوتا۔" لیپ ٹاپ کی تاریک پڑتی اسکرین کو گھورتے ہوئے آصف نے مدہم سے لہجے میں کہا تو ذُوالجلال نے چونک کر اُسکو دیکھا مگر کوئی سوال نہیں کیا۔

"کیا آپ مُجھ سے جاننا نہیں چاہتے کہ وہ اِیسی کیوں ہے؟" اُسکی جانب سے کوئی سوال نہ آتے دیکھ کر آصف کو کہنا پڑا کیونکہ ذُوالجلال خان فطرتاً بات کی تہہ تک فوراً سے پہنچ جانے والا انسان تھا، صبر اور تحمل جیسے لفظ اُسکے لیئے نہیں تھے۔

"نہیں۔" اُسکی سمت سے اَب کی بار لفظی جواب آیا تو آصف نے چونک کر اُسکو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟" وہ خود کو کہنے سے روک نہیں پایا لیکن یک دَم اُسکے مُنہ سے جیسے ہی سوال پِھسلا اُس نے گڑبڑا کر ذُوالجلال کو دیکھا جو اُسکے برجستہ سوال پر بے ساختہ

مُسکرا دیا تو آصف کی جان میں بھی جان آئی۔اُس شخص کا رعب،اُسکی شخصیت کا دبدبہ اُسکے قریبی ہو جانے کے باوجود ہنوز قائم ودائم تھا اور ہمیشہ رہنے والا تھا۔

"کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ حور عین مجھے سب کچھ خود بتائے۔" کرسی کی پُشت سے ٹیک لگا کر وہ مدہم سا جب بولا تو آصف نے ٹھٹھک کر اُسکو بغور دیکھا جِس کے لہجے میں ایک حسرت بول رہی تھی۔

"حور عین کو مت بتانا کہ میں وہاں جا رہا ہوں۔" کچھ یاد آنے پر اُس نے پھر سے کہا تو آصف گہرا سانس بھر کر رہ گیا۔بے اختیار اُسکو حور عین کی بُلند بختی پر رشک اور پیار آنے لگا کیونکہ وہ سردار ذُوالجلال خان کی رگ رگ سے واقف تھا اور اُس جیسا شاندار اِنسان اگر یونہی قسمت آرام سے دان کر دے تو دل ڈر ہی جاتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

بے حد مدہم سے میک اپ کے ساتھ، سادے سے سیاہ شیشوں والے کپڑے پہنے۔ سَر پر نفاست سے سیاہ ہی دوپٹہ جمائے وہ بہت دور سے اُس سادگی میں بھی نگاہوں کو خیرہ کر رہی تھی مگر وہ ہر شے سے بے نیاز مدہم روشنیوں والی جگہ پر کھڑی تھی کیونکہ ابھی تک عظمیٰ نہیں آئی تھی۔ بے زاری سے اِدھر ھادھر دیکھتے ہوئے لمحے بھر کے لیئے اُسکی نگاہوں کی گردش کے ساتھ دل بھی ساکن رہ گیا۔ سامنے وہی تھا جواب اچانک سے اُسکا محرم بن گیا تھا۔ جس بات پر دل کہیں اندر تک مطمئن رہتا تھا مگر اِس بات کی خبر وہ کسی کو بھی نہیں ہونے دے گی۔

آنکھوں میں تیزی سے اُتر آتی نمی نے اُس شخص کے عکس کو دُھندلایا تو بائیں جانب چہرہ پھیر کر اُس نے اپنی آنکھوں کے بھیگے گوشے بڑی مہارت سے صاف کر کے دوبارہ اُسکو دیکھا تو اب وہ کچھ اور نمایاں نظر آنے لگا۔ اُس شخص کو یوں دُور سے دیکھنا ایک انوکھا، مُختلف اور دلفریب تجربہ تھا کیونکہ وہ اُسے آنکھ بھر کر دیکھ پا رہی تھی۔ دیوان کی پُشت سے ٹیک لگائے، عادتاً بازو صوفے کی پُشت پر پھیلا کر

www.novelsclubb.com

ٹانگ پر ٹانگ رکھے وہ شخص اِرد گرد سے بے پراہ، بیزار سا اِدھر اُدھر جیسے کسی کو تلاش کر رہا تھا چونکہ وہ کچھ مدہم روشنیوں میں تھی ذُوالجلال کی نظر اُس پر نہ پڑ سکی۔ ماتھے پر اپنے بائیں ہاتھ کی انگلیاں مسلتے ہوئے اُس نے سامنے دیکھا اور اُسکی نظر کی بے چینی، بے پروائی اور ذات میں دَر آئی بے زاری لمحے بھر میں اُڑنچھو ہو گئی اور اُسکی نظریں خود پر پڑتی محسوس کر کے اُسکے قدموں سے زمین لرز کر رہ گئی اور وہ اُسی تیزی سے رُخ بدل گئی۔ اُسکے مضبوط قدموں کی دھمک اب قریب آتی سُنائی دے رہی تھی۔ دل کا شور سماعتوں کو اِرد گرد کی آوازوں سے بے بہرہ کر رہا تھا۔

؎ مُجھ سے مَت ہاتھ مِلا اور نہ دَم بھَر میرا

تُجھ کو معلوم نہیں اِس کا نتیجہ دُکھ ہے

ہاں! تُجھ کو میرے مصائب کا نہیں اندازہ

ہاں! مجھے تیری توقعات سے زیادہ دُکھ ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ قدم بھر کے فاصلے پر ارد گرد کے لوگوں کو فراموش کیئے آ کھڑا ہوا تو حور عین کا جی چاہا بس ایک بار اُسکو پلٹ کر دیکھ لے کہ وہ اُسکا محرم بن چکا ہے، بَن مانگے۔ مگر حقیقت کا تمانچہ بہت زور دار تھا تبھی اُس نے چاہا وہ وہاں سے اور ہر اُس منظر سے جہاں ذُوالجلال کی موجودگی کا امکان ہو غائب ہو جائے اور اُسکا اِرادہ جان کر ذُوالجلال نے غیر اِرادتاً اُسکا ہاتھ تھام کر اُسکی کوشش ناکام بنا دی۔

وہ دونوں اِیسی جگہ کھڑے تھے جہاں سے اگر کوئی دیکھے بھی تو صرف ذُوالجلال دکھائی دے شاید اِسی لیئے اُس نے حور عین کا ہاتھ یوں بِلا جھجھک تھام لیا تھا۔ رُکتی دھڑکن اور دنگ آں کھوں سے وہ ایک جھٹکے سے پلٹ کر اُسکو دیکھنے لگی جو اُسکو یوں دھمکتے رُوپ میں حیرت زدہ سی نیم وا ہونٹوں سے دیکھتی دِل کو کروٹ بدلنے پر مجبور کر گئی۔ اُس جیسا ایک ضابطے میں چلتے رہنے والا شخص اپنی اِس کیفیت سے ایک بار پھر ٹھٹھک کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ اُسکے سامنے اِس قدر بے بس، ہارا ہوا، جُھکتا ہوا، قربان ہو جاتا ہوا کیوں محسوس کرتا تھا خود کو؟ کیا وجہ تھی کہ وہ آنکھوں سے اُوجھل ہو جانے کو تیار ہی نہیں ہوتی تھی اپنی غیر موجودگی کے باوجود؟؟ کیا وہ کسی سحر کے جال میں پھنس چکا ہے؟؟؟ اُسکا فُسوں حور عین کی بڑھتی مزحمت اور نظریں تیزی سے پھیر لینے پر ختم ہوا تو وہ چونک کر حقیقت کے لق دَق صحرا میں آ کھڑا ہوا۔ ایک زمانے کو جُھکا کر رکھنے والا شخص جسکی محبت میں سانس لے رہا تھا وہ اُسکو گھاس تک ڈالنا نہیں چاہتی۔ ایک مکمل، صِرف کرتی نظر تک نہیں۔۔۔ اُسکی آں کھو کی بے نیازی اور بے پروائی پر اُسکا دل کا درد حد سے سوا ہوا تو اُسکے ہاتھ پر اُسکی گرفت یک دَم ڈھیلی پڑی۔

حور عین نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے کو کھینچ لیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا میں شروع سے ہی تمہیں اِتنا قابلِ نفرت لگا تھا یا۔۔۔" اُسکے برابر آ کھڑے ہوتے ہوئے قدرے رُخ بدل کر جب وہ بولا تو بظاہر اُسکا لہجہ عام مگر سوال دل گھائل کر دینے والا تھا۔ حور عین نے دُھندلاتی آنکھوں کے باعث اُسکی جانب

دیکھنے کی غلطی نہیں کی کہ اُسکے آنسو اُس شخص کو دیکھ کر ہی باہر کا رستہ پا لیتے آئے تھے ہمیشہ سے۔اُسکی خاموشی ذُوالجلال کے دل کو چھلنی کرنے لگی۔

"آپ جائیں یہاں سے۔۔۔"اُسکی مدہم، بہت مدہم بھیگتی آواز پر اُس نے چہرہ پھیر کر حور عین کو چونک کر دیکھا۔اُسکو الفاظ بھی نہیں سُنائی دیئے۔شاید اُس کو صرف حور عین کا بھرایا ہوا بھیگا لہجہ سُنائی دیا۔اُسکے دیکھتے ہی حور عین نے تیزی سے مزید دوسری جانب چہرہ پھیر لیا۔چند لمحے وہ یونہی اذیت سے اُسکو کھڑا دیکھتا رہا۔

"چلا جاتا ہوں مگر اِتنی بے رُخی اور خوف کی وجہ تو معلوم ہو۔"دوبارہ سے نگائیں اندھیرے میں ٹِکاتے ہوئے اُس نے کہا تو حور عین کا دل جو سب بھولنے لگا تھا پھِر سے خوف کی وجہ سے سُکڑ کر پھیلا۔ذُوالجلال جِس کی ساری حسیں ساری حسیں دوبارہ سے اُسکی جانب مبذول ہو گئیں اور وہ اُسکو خوفزدہ ہوتے محسوس کر سکتا

تھا۔اُسکی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر ذُوالجلال نے اپنا رُخ اُسکی سمت کیا جِس کی آنکھیں پِھر سے چھلک جانے کو بے تاب تھیں۔

"تم کیا چاہتی ہو؟"اُسکو بغور دیکھتے ہوئے کہا تو اُسکی مدہم آواز پر حور عین نے ٹھٹھک کر اُسکو دیکھا اور ذُوالجلال کا دل پِھر سے بغاوت پر اُتر آیا اُن آنکھوں میں نمی ٹھہری دیکھ کر جو بَس چھلک جانے کے دَر پے تھی۔اُسکی آنکھوں میں سوال تھا جیسے وہ اُسکی بات نہ سمجھی ہو۔ذُوالجلال نے گہرا سانس لے کر اُس طلسم پُھونکتے چہرے سے نگاہیں پھیر لیں۔

"تم اگر بتاؤ گی کہ کیا چاہتی ہو تو میں وہی سب کرنے کی کوشش کروں گا۔وہی سب کروں گا تمہارے لیئے۔"اُسکی مدہم، سرگوشی سے مشابہ آواز پر حور عین کا دل کانوں میں آکر دھڑکا مگر اُسکی خبر وہ ساتھ کھڑے شخص کو نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اور آپ ایسا کیوں کریں گے ؟"یک دم اُسکی سمت مکمل پلٹ کر کہتے ہوئے اب کے اُسکا لہجہ قدرے سخت، تنبیہہ لیئے ہوئے تھا۔ذُوالجلال بھی مدہم سا مُسکرا کر اُسکی سمت پلٹا اور پھر عین رُوبرو آ کھڑا ہوا۔وہ ذُوالجلال آنکھوں میں نہیں دیکھ سکتی تھی مگر ابھی وہ شدید غصّے، جُھنجھلاہٹ اور بے بسی کا شکار ہو کر اُسکو گھورنے لگی جو بس ساکن نظروں سے اُسکی آنکھوں سے پُھوٹتے مدہم سے طیش کے شعلے دیکھ رہا تھا۔قدم بھر کا فاصلہ بھی مٹا کر وہ مزید قریب آیا تو حورعین کی پلکیں لرز گئیں مگر اُس نے اُنہیں جُھکنے نہیں دیا۔

"کیونکہ تمہاری چاہت ذُوالجلال خان پر خُدا نے اب فرض کر دی ہے۔"اسکے بے حد مدہم، ذُو معنی لہجے میں کہے گئے الفاظ جیسے ہی اُسکی سماعتوں میں اُترے اُسکا دل دھک سے رہ گیا اور پلکیں اب کی بار تیزی سے لرز کر رُخساروں پہ جُھکتی چلی گئیں کہ اُن آنکھوں میں دَر آتی محبت اور اُلفت کی چمک اُسکی آنکھوں کو کہیں چندھیا نہ دے۔اُسکے گلابی پڑتے چہرے کو دیکھ کر ذُوالجلال کے کا دل اور نگاہیں

www.novelsclubb.com

جیسے مسحور ہونے لگیں مگر اب کی بار اُس نے نگاہیں پھیر لینے کا تکلف نہیں کیا۔ اُسکو حق تھا کہ وہ دل و نگاہ بھَر کر اُس عورت کے چہرے کو دیکھے۔ کہیں دل میں احساسِ مُحبت کے ساتھ اِستحقاق بھی جاگا تھا۔

"تم اِسطرح کرو گی تو معاملا مشکل ہو جائے گا حور عین ذُوالجلال۔" اُسکی سرگوشی پر حور عین نے جھٹکے سے سَر اُٹھا کر اُسکو دیکھا جسکا چہرہ سنجیدہ تھا مگر آں کھیں حور عین کے تاثرات پر چمک کر مُسکرا رہی تھیں۔ آں کھوں میں اُترتے خوف سے اُس نے اِدھر اُدھر دیکھ کر ذُوالجلال کی مُسکراتی آں کھوں کی چمک کو معدوم کر دیا مگر وہ پھر بھی بغور اُس چہرے کو دیکھتا رہا جو پہلے اُسکی بات پر، اُسکی موجودگی پر گھلابی تھا اور اب خوف سے ذرد پڑنے لگا تھا۔ اِس سے پہلے کہ کچھ مزید کہتا عقب سے آتی پُکار پر دونوں نے چونک کر بیک وقت پیچھے دیکھا اور وہاں عظمیٰ کو کھڑا دیکھ کر حور عین کی جیسے سانس میں سانس آئی جبکہ ذُوالجلال نے پلٹ کر اُسکو دیکھا جو اب مطمئن لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اسس۔۔۔۔اسلام و علیکم سَر!" حور عین کے آگے جم کر کھڑے شخص کو پلٹتے دیکھ کر عظمیٰ حقیقی معنوں میں اُس شخص کی شخصیت کے رعب سے ہکلا کر رہ گئی جبکہ نہ جانے کیوں مگر اُسکے یوں ہکلانے پر حور عین کی ہلکی سے ہنسی نے ذُوالجلال کی سماعتوں میں خوبصورت سا ساز بکھیر کر حیران کر دیا۔اُس نے چہرہ پھیر کر حور عین کو دیکھا جس نے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر بامشکل اپنی ہنسی دبانی چاہی مگر سُننے والے نے شاد اور حیران ہوتے دل سے سُن لیا تھا جبکہ عظمیٰ بے یقینی سے سردار ذُوالجلال خان کو دیکھ رہی تھی جو چہرہ پھیر کر ساکن ہوتی نظروں سے اُسکی عزیز از جان دوست کی جانب مائل بہ کرم نظر آ رہا تھا۔

"آپ۔۔۔۔۔آپ سَر۔۔" وہ کچھ کہنے کی کوشش میں پھر سے ہکلانے لگی تو ذُوالجلال نے چونک کر سوالیہ نظروں سے حور عین کو دیکھا جسکی آنکھیں مُسکرا رہی تھیں اور یہ بڑا مُنفرد تجربہ تھا اُسکے لیئے۔

www.novelsclubb.com

"یہ میری اکلوتی بیسٹ فرینڈ ہے عظمیٰ۔"حورعین نے سنجیدہ ہو کر تیزی سے عظمیٰ کی ہکلاہٹ سے بچنے کے لیئے کہا تو ذُوالجلال نے چونک کر اُسکے عام، نارمل انداز کو دیکھتے ہوئے سمجھ کر سر ہلایا جبکہ عظمیٰ مشکوک نظروں سے حورعین اور سردار ذُوالجلال خان کی انڈرسٹینڈنگ دیکھ رہی تھی جو دوں وں کہیں سے بھی اجنبی محسوس نہیں ہو رہے تھے۔

"وعلیکم اسلام عظمیٰ! کیسی ہیں آپ؟"مُسکرا کر کہتے ہوئے وہ حورعین کو لمحے بھر کے لیئے مسحور کر گیا جبکہ عظمیٰ حیرت سے گنگ اپنی قسمت کے اِس پھیر پر حیران سی اُس شخص کے مُسکراتے چہرے کو دیکھ رہی تھی جو آج تک فوٹو گرافر کے کہنے پر بھی مُسکراتا نہیں دیکھا کبھی۔

www.novelsclubb.com

"اور یہ۔۔۔۔"عظمیٰ کا یونہی کھلا مُنہ دیکھ کر حورعین نے اپنے دانت پیسے اور اِس سے پہلے کہ وہ عظمیٰ کو یقین دلاتی کہ ہاں یہ اُسکا پسندیدہ ترین سیاست دان ہے جسکے

بارے میں وہ کچھ بھی بُرا نہیں سُن سکتی مگر اُس سے پہلے ہی ذُوالجلال نے آگے ہو کر اُسکی بات مُنقطع کر دی۔

"میں ذُوالجلال خان ہوں۔ آپکی بیسٹ فرینڈ کا شوہر۔" وہ مُختصر سا تعارف عظمیٰ کی سماعتوں پر توپ بن کر گرا ہی، اُس نے حور عین کو بھی ساکن کر دیا۔ وہ یک دَم دنگ ہو کر اُسکو دیکھنے لگی جسکے لیئے وہ اپنا حوالہ باعث شرمندگی تصور کر رہی تھی۔ اِس سے پہلے کہ حور عین یا عظمیٰ کچھ اور کہتیں عقب سے "ذُوالجلال" کی پُکار وہ بھی کسی عورت کی آواز نے حور عین کی ساری ساکن ہو چکی حسوں کو جَھنجھوڑ کر بیدار کر دیا۔

چہرہ پھیر کر اُس نے ایک نظر لمحہ بہ لمحہ جُوش سے مُسکرا کر قریب آتی لڑکی کو دیکھا جو ماڈرن، چُست لباس میں حسین لگنے کے ساتھ ساتھ کافی ماڈرن اور بُولڈ بھی دکھائی دے رہی تھی۔ اُس نے ذُوالجلال کو پِھر دیکھا جسکے چہرے کے مُسکراتے، پُرسکوں زاویئے یک دَم تیزی سے بگڑتے دیکھ کر حور عین ٹھٹھک گئی۔ وہ

ناگواری سے، ماتھے پر شکنوں کا جال بچھائے اُس لڑکی پر ایک نگاہِ غلط ڈال کر نگاہوں کا زاویہ حور عین کی سمت کرتے ہوئے حور عین کے دِل کو شاد کر کے کسی نئی ڈگر پر چلا گیا تھا اور اُسے خبر بھی نہیں تھی۔ دل کو تیزی سے کِھلتا پا کر ہڑبڑا کر ہوش کی خود دُنیا میں آئی اور اِس سے پہلے کہ وہ لڑکی قریب آتی عظمیٰ کو وہاں سے چلنے کا اِشارہ کر کے خود بھی ذُوالجلال کے برابر سے ہو کر گزرنے لگی مگر اُسکو پِھر سے تھم جانا پڑا۔

وہ لڑکی اَب قریب آچکی تھی اور اُسکا ہاتھ ذُوالجلال کے ہاتھ میں پھر سے آچکا تھا ساتھ کھڑے شخص کی بڑھی جُراءت کی وجہ سے۔ جسے تیزی روکنے کی وہ ہر ممکن مذمت کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہائے! ذُوالجلال۔" قریب آکر بالوں میں ایک نزاکت سے اُنگلیاں چلاتے ہوئے اُس نے ایک ادا سے کہا جبکہ حور عین نہیں جانتی اُسکو اُس لڑکی کے انداز اور

ادائیں دیکھ کر گویا پتنگے لگنے لگے۔اُس لڑکی کی نظر ھذ والجلال کے ہاتھوں کی جانب نہیں گئی تھی اِسی لیئے وہ اپنا جادو چلانے کے سارے جتن کر رہی تھی۔

"میں عظمیٰ کے پاس جا رہی ہوں آپ فارغ ہو کر آ جایئے گا۔"اِس سے قبل کے ذُوالجلال کچھ کہتا حور عین کی آواز پر اُس نے چونک کر بغور اُسکو دیکھا جو نہیں جانتی تھی کہ وہ کن جلتی نظروں سے سامنے کھڑی حسن کی دیوی کو دیکھ رہی ہے۔یک دَم ذُوالجلال کو محسوس ہوا اُسکے دل کے تار حور عین کے خفگی بھرے چہرے، شعلے اُگلتی نظروں اور اُکتائے ہوئے لہجے نے چھیڑ دیئے ہوں۔یہ سُوچ ہی دل کو دھمال ڈالنے پر اُکسا رہی تھی کہ وہ اُسکے لیئے کسی لڑکی سے جلن کا شکار ہو رہی ہے اور اُسکو خود خبر بھی نہیں۔دِل میں کہیں تیزی سے شرارت بھری لہر اُٹھی اور اُس نے اُنہیں چمکتی آنکھوں سے حور عین کو دیکھ کر آہستگی سے اُسکا ہاتھ چھوڑ دیا اور عین اُسکی سوچ کے مطابق حور عین نے صدماتی نظروں سے اُسکو دیکھ کر ایک تیزی نظر اُس لڑکی پر ڈالی اور پاؤں پٹخ کر اُسکے برابر سے گزرتی چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

جبکہ ایک آخری نظر وہ پھر سے ذُوالجلال پر ڈالنا نہیں بُھولی جو دھمکتے دل کے ساتھ، سرشار سی کیفیت میں اُسکو یکسر نظرانداز کیئے اب اُسکی لڑکی کی سمت متوجہ ہو گیا جسکو کبھی اُس نے نظر بھر کر بھی نہیں دیکھا تھا، جو شاید رُوحان میر کی بہن تھی۔ جسکو دیکھتے رہنے کے باجود ذُوالجلال نہیں جانتا کہ وہ کیسی نظر آتی ہے اور اب حور عین کے چہرے کے تاثرات نے اُسکو اُس لڑکی پر وقتی نظر ڈال دینے پر اُکسایا جسکا ذُوالجلال نہیں جانتا تھا کہ کیا نتیجہ سامنے کھڑی لڑکی آخذ کر بیٹھے گی۔ دِل تو بس حور عین سکندر کی محبت میں سرشار، مخمور ہوئے چلا جا رہا تھا، اِرد گرد سے بے بہرہ ہو کر۔

؎ عشق اِس دورِ خطا ساز میں ممکن ہی نہ تھا
میں بھی حیران ہوں کہ میں نے تمہیں چاہا کیسے۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

"تم تو مائل بہ کرم ہی نظر نہیں آتے کبھی۔" بالوں کو ایک ادا سے پیچھے کرتے ہوئے اُسکا لہجہ شیرینی لیئے ہوئے تھا مگر حورعین کے منظر سے ہٹتے ہی ذُوالجلال کی بے زاری اور ناگواری اب صاف محسوس کی جاسکتی تھی جس نے دوبارہ ایک نظر تک اُس پر ڈالنا گوارا نہیں کیا۔ بغیر جواب دیئے ذُوالجلال اُسکے برابر سے گزرنے لگا تو وہ تیزی سے اُسکے عین آگے بے باکی سے آکھڑی ہوئی اور لمحے بھر کے لیئے اِس غیر متوقع حرکت پر ذُوالجلال جیسا مضبوط اعصاب کا شخص بھی دنگ ہو کر ناگواری سے اُس عورت کی جُرات دیکھ کر رہ گیا جو ذُوالجلال کے دیکھتے ہی ایک خاص انداز سے مُسکرا کر اُسکو زہر سے بھی زیادہ بُری لگی۔

یک دَم اُسکے چہرے کے پتھریلے تاثرات اور ماتھے پر دَر آتی شکن نے صوفیا کی مُسکراہٹ لمحے بھر میں معدوم کر دی۔ وہ کیسے بُھول گئی کہ وہ سردار ذُوالجلال خان ہے جو عورت کے بے باک اور کُھلے انداز سے سخت ناپسند کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آئیندہ اگر اِس بے ہودہ طریقے سے میرا راستہ روکا تو عورت ہونے کا لحاظ بھی نہیں کروں گا۔" اُسکی سَرد ہڈیوں کو جما کر رکھ دینے والی آواز پر ھصوفیا کا میک اپ سے سُرخ پڑتا چہرہ تیزی سے زرد ہوا۔ ہمیشہ سے اُسکو ہر جگہ سراہا گیا تھا، ہاتھوں ہاتھ لیا گیا تھا مگر سردار ذُوالجلال واحد مرد تھا جس نے اُس پر سَرسری نظر کے علاوہ نظر تک نہیں ڈالی اور شاید اِسی وجہ سے وہ اُسکی جانب دیوانہ وار کھنچی چلی آتی بوجہ اِسکے کہ وہ ہمیشہ اُسکو بُری طرح اہانت سے ہمکنار کرتا تھا۔

جبکہ ابھی کچھ دیر پہلے اُس لڑکی کے رُوبرو اُس شخص کو مُسکراتے دیکھ کر وہ دنگ رہنے کے ساتھ جل کر خاک ہو گئی تھی۔ آخر کیا تھا اُس عام سی لڑکی میں جو ہر شخص اُسکی جانب ہی دوڑا چلا جاتا تھا؟ پہلے مہروز، اُسکا بھائی رُوحان اور اب ذُوالجلال۔ آخر نظر کیا آتا تھا اِن مردوں کو اُس عام سی عورت میں؟ اُسکی سمجھ سے بالاتر تھا سب مگر ذُوالجلال کو وہ کسی قیمت پر نہیں کھوئے گی یہ طے تھا۔ ضد ہے،

www.novelsclubb.com

ہٹ دھرمی ہے یا جو بھی کچھ ہے۔اب شکست اُسکا نصیب نہیں بنے گی۔لمحہ بہ لمحہ ایک تمکنت اور وقار سے دُور ہوتے شخص کو دیکھ کر اُس نے یہ خود سے عہد کیا تھا۔

"تمہیں تو گھر چل کر پوچھوں گی۔"حور عین کے برابر بیٹھتے ہوئے عظمیٰ نے دانت کچکا کر مدہم آواز میں کہا لیکن وہاں حور عین کا دھیان اُسکی سمت ہوتا تو وہ جواب دیتی۔وہ تو سامنے نظر آتے شاندار نظارے کو دیکھ کر جل بُھن کر رہ گئی۔ اُس لڑکی کو یوں ذُوالجلال کا راستہ روکتے دیکھ کر لمحے بھر کے لیئے ڈوبتے دِل سے وہ ذُوالجلال کے دنگ ہوتے چہرے کو دیکھتی رہی جو خود شاید اُس لڑکی سے یوں راستہ روکے جانے کی امید نہیں رکھتا تھا لیکن اُسکو برابر سے شدید غصّے اور پتھریلی سنجیدگی سے گزرتے دیکھ کر دِل کے کسی کونے میں کمینی سی خوشی نے سَر اُٹھایا لیکن اچانک ہی اپنی کیفیت سمجھ میں آتے ہی وہ چونک گئی۔

www.novelsclubb.com

پریشانی سے دونوں ہاتھ باہم ملا کر اُس نے وہاں سے نظریں ہٹا کر اپنے عین سامنے رکھے گلابوں کے گلدان پر مرکوز کر لیں۔دِل کی بدلتی کیفیت نے اچانک ہی اُسکے پاؤں کے نیچے سے زمین کھینچ لی۔اِیسا تو اُس نے کبھی نہیں چاہا۔وہ ذُوالجلال کے ساتھ کبھی نہیں رہے گی یہ تو اول دِن سے طے تھا تو پھر اب اسکے ساتھ یونہی کسی لڑکی کو کھڑا دیکھ کر،ذُوالجلال کا خود سے دھیان ہٹتا دیکھ کر دِل کیوں ہر منظر،ہر نظارے سے بیزار ہونے لگا تھا؟کیا وہ ماضی کو اَتنی جلدی،اِیسی ہی اچانک سے بُھول جانے لگی تھی وہ ماضی جو بُھلائے جانے کے لائق ہر گز نہیں تھا؟وہ اِتنی خود غرض تو کبھی نہیں رہی۔

"حور عین!" عظمیٰ کے پُکارے جانے پر اُس نے یونہی بِنا چونکے خالی خالی نظروں سے اُسکو دیکھا تو لمحے بھَر کے لیئے عظمیٰ لمحے بھَر کے لیئے ٹھٹھک کر اُسکو دیکھنے لگی جو پھِر سے پُرانی والی اُکتائی ہوئی،بے تاثر سی حور عین لگنے لگی تھی۔خوف سے

www.novelsclubb.com

عظمیٰ نے اِدھر اُدھر دیکھا اِس خیال سے کہ شاید رُوحان میر ہو لیکن ماحول خوشگوار اور پُرامن محسوس کر کے اُس نے حورسیک کو دیکھا۔

"تم ٹھیک ہو نہ؟" عظمیٰ نے آہستہ سے اُسکے سمت جُھکتے ہوئے کہا تو حور عین نے اُسی انداز میں اثبات میں سَر ہلایا۔

"گھر چلیں؟" اُسکے لفظی سوال پر عظمیٰ لمحے بھر کے لیئے خاموشی سے اُسکو دیکھے گئی جو اُن خوبصورت نظر آتے گلابوں کو خاموش نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"اچھا! تم یہاں بیٹھو میں ڈاکٹر عدیل کو بتا کر آتی ہوں۔" اٹھ کھڑے ہوتے ہوئے اُس نے کہہ کر حور عین کا شانہ تھپتھپایا اور تیزی سے کولیگز کے گروپ کی جانب بڑھ گئی۔ وہ جو یوں ہی ساکن سی بیٹھی تھی اُس نحوست بھری، خوفزدہ کرتی خوشبو پر اُسکی سَرد پڑی حسیں ایک دَم سے تیز تر ہونے لگیں۔ نگاہیں اٹھا کر سامنے دیکھا تو وہ ہی شخص اپنی خباثت کے ساتھ کھڑا، ایک ہاتھ میں گلاس پکڑے اُسکے عین سامنے کھڑا یقیناً بیٹھنے کے پَر تول رہا تھا۔ کانپتے ہاتھوں سے ٹیبل کا کونہ تھام کر

بامشکل اپنے قدموں پر زور دے کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔اِتنے بہت سے دِنوں سے وہ خوف، وہ اذیت کا اِحساس جو نہ جانے کہاں جا سویا تھا یک لخت انگڑائی لے کر بیدار ہوا کہ وہ اُس شخص کے ظلم، اذیت اور تکالیف کو بُھل نہیں سکی۔پلٹ کر جیسے ہی وہ وہاں سے جانے لگی پیچھے سے اسکی سَرد آواز اور زہر میں بُجھے تیر جیسے الفاظ اسکے دِل کو تار تار کر گئے۔

"لگتا ہے تم مہروز کا اِنجام بھول گئی ہو جو تمہیں سایست دان مائل کرنے لگا ہے۔"

دونوں ہاتھوں کی مُٹھیاں سختی سے بند کرتے ہوئے اس نے اپنا ضبط اور نفرت جیسے دبا لینا چاہا تھا۔

"تم جیسے گھٹیا اور کمینے شخص سے بات کرنا میں اپنی توہین سمجھتی ہوں۔" پلٹے بغیر مدہم آواز میں غُراتے ہوئے اُس نے جس انداز میں کہا، رُوحان کا مُسکراتا چہرہ تیزی سے تاریک پڑنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"تم توہین سمجھو یا جو مرضی لیکن عمر بھر تمہیں برداشت تو کرنا پڑے گا نہیں تو اُس ذُوالجلال کا جو میں حشر کر سکتا ہوں وہ تم بھی اچھے سے جانتی ہوں۔" قدم قدم اُسکی جانب بڑھتے ہوئے اُس نے جِتنے سَرد انداز میں کہا اُس پر حور عین کے پیروں تلے موجود زمین بھی لرز کر رہ گئی۔ آنکھوں کے سامنے سَرد پڑتیں لاشیں لہرانے لگیں تو اُس نے آنکھیں موند کر تیزی سے سَر جھٹکا۔

"میرا تمہارے ساتھ ساتھ کسی سے کوئی واسطہ نہیں اِس لیئے دوبارہ تم نے مجھے اِیسی دھمکیاں دیں تو یاد رکھنا میں تمہارا ہاں بھی توڑ سکتی ہوں۔" تیزی سے پلٹ کر کانپتی آواز میں کہتے ہوئے اُس نے لمحے بھَر کو رُوحان میر کو بھی ٹھٹھکا دیا۔ تیزی سے نفی کرتی وہ اُس پر اشکار ہو رہی تھی۔ اُسکے لہجے کی دِن بہ دِن بڑھتی نفرت، خوف اور کپکپاہٹ اُسکا دِل تھکا دینے لیئے کافی تھا مگر وہ رُوحان میر تھا، ظالم، جابر۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اگر تمہارا اُس سے کوئی واسطہ نہیں تو اس نے کیوں مجھے دھمکایا کہ میں اُسکی بیوی سے دور رہوں۔" عین سامنے کھڑے ہو کر اُسکی نفرت سے شعلہ اُگلتی آنکھوں میں دیکھ کر ایک ایک لفظ اُس نے چبا کر کہا اور اُسکے الفاظ ہی اُسکی آنکھوں کے لپکتے شعلوں پر ٹھنڈے پانی کی پُھوار پڑتے محسوس کر کے رُوحان نے تیزی سے اپنے ہاتھوں کی بینچ لیں۔ وہ اُسکو اِس قدر حیرانگی، تحیر اور الجھن سے بِنا نفرت کے دیکھتے ہوئے مزید اپنا اسیر کر رہی تھی مگر وہ خود اِس بات سے ہمیشہ کی طرح بے خبر تھی۔ دھڑکتے دِل سے حور عین حیرت سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔ یہ الفاظ کوئی اور بتاتا تو وہ شاید کبھی نہ یقین کر پاتی مگر اُس شخص کے مُنہ سے۔۔۔۔۔

وہ جو سمجھ رہی تھی کہ ذُوالجلال کے لیئے اُسکا حوالہ باعثِ شرمندگی ہو گا اِس لیئے وہ کسی کو اُسکی بھنک بھی نہیں پڑنے دے گا وہ کیسے اپنے دشمنِ اول کو یہ بات اِتنی آسانی سے بتا سکتا ہے؟ سَر جھٹک کر وہ اسکے برابر سے گزرنے لگی اور اِس سے پہلے کہ رُوحان اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسکو روکتا، حور عین تک پہنچتا اُسکا ہاتھ کسی نے اپنی مضبوط

www.novelsclubb.com

گرفت میں پکڑ لیا۔تکلیف سے رُوحان کے مُنہ سے ہلکی سے کراہ نکلی جس پر حور عین نے ٹھہرتے ہوئے چونک کر سائیڈ پہ اُسکے ہاتھ کو دیکھا جو اُس سے اِنچ بھر دُور تھا اور پھر اُسکا ہاتھ وہیں روک لینے والے کو دیکھا۔دُھندلی پڑتی آنکھوں سے ذُوالجلال کو دیکھ کر اُسکا دِل تیزی سے سُکڑ کر پھیلا۔حور عین کا یہاں کھڑے ہو کر یوں ذُوالجلال کی جانب متوجہ ہونا خطرے سے خالی نہیں تھا۔وہ بھاگ جانا چاہ رہی تھی مگر زمین نے جیسے اُسکے قدم جکڑ لیئے تھے۔

"تم جاؤ!"ذُوالجلال نے اُسکی بھیگتی آنکھیں دیکھ کر بہت ضبط سے دانت پر دانت جماتے ہوئے ایک نظر رُوحان کے غصّے اور طیش سے سُرخ ہوتے چہرے کو دیکھا اور پھر اُسکا ہاتھ حقارت سے جھٹک کر مدہم آواز میں اُسکو کہا جو بس ڈھے جانے کو تھی۔ذُوالجلال کے کہتے ہی وہ جیسے کسی خواب سے بیدار ہوئی اور پھر آخری نظر اُس پر ڈالتے ہوئے تیزی سے وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم سچ میں سرجری کرواؤ گی نہ؟" اسکے ہاتھ میں چاکلیٹوں کا شاپر رکھتے ہوئے آصف نے پُوچھا اور پھر اُسکے برابر بیٹھ گیا جو چھت کو جاتی سیڑھیوں پر بیٹھی ڈھلتے سورج کو دیکھ رہی تھی۔ اُسکی آواز پر چونک کے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا جو سامنے دیکھ رہا تھا۔ دِل نے تیزی سے کروٹ بدلی تو نگاہوں کی چوری کو چُھپاتے ہوئے وہ ہاتھ میں پڑا شاپر کھول کر دیکھنے لگی۔ جواب نہ ملنے پر آصف نے اُسکو دیکھا جسکے چہرے پر شاپر کھولتے ہوئے بچوں کا سا اِشتیاق دَر آیا تھا۔ بے ساختہ اُسکے چہرے کو مُسکراہٹ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں! میں کرواؤں گی اب جبکہ حور آپی میری بات بھی مان چکی ہیں۔" چوکلیٹ کا ریپر اُتارتے ہوئے اُس نے آرام سے کہا تو آصف نے پہلے بے یقینی سے اُسکو دیکھا اور پھر اُسکا جی چاہا کہ وہ اُسکے سامنے خوشی سے دھمال ڈالے مگر اپنی اِس خواہش کو

یہ سوچ کر دبا لیا کہ اُسکی خوشی دیکھ کر کہیں ملیحہ اپنا فیصلہ نہ بدل ڈالے سو خاموشی سے سَر ہلانے میں ہی اس نے عافیت سمجھی۔

"ویسے تم جلد باز ہو مگر کبھی کبھار تمہاری جلد بازی اچھے نتائج لے کر آتی ہے۔" لمحے بھر کی خاموشی کے بعد ایک نظر اُسکو دیکھ کر کہا جو چوکلیٹ کے ریپر کو بچوں کی طرح زبان سے چاٹ رہی تھی۔ مدہم سی محبت بھری محویت نے پھر سے آصف جاہ کو اپنے گھیرے میں لینا شروع کر دیا تھا۔

"ہاں بس زمانے کو میری قدر ہی نہیں ہے۔" بُرا سا مُنہ بناتے ہوئے اُس نے ہمیشہ کی طرح دہائی ضرور دی تھی مگر دوسری جانب خاموشی پر اُس نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا جو ہمیشہ کی طرح آنکھوں میں ڈھیروں محبت لیئے محو ہو کر اُسکو دیکھ رہا تھا۔ نگاہوں کا زاویہ تیزی سے بدل کر وہ کھنکھاری تو آصف بھی چونک کر سیدھا ہوا پھر جھینپ مِٹانے کو بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"زمانے کا کیا ہے۔ میں تو تمہاری قدر دِل و جان سے کرتا آیا ہوں بس تمہیں زمانہ ہی نظر آتا ہے میں نہیں۔" مدہم سا کہہ کر وہ اُسکے برابر سے اُٹھ کھڑا ہوا تو ماحول کی ساری دلفریبی کو معدوم ہوتے ملیحہ نے ساکن ہوتے دِل سے محسوس کیا۔ اِس سے پہلے کہ وہ اُسکے پاس سے گزر جاتا ملیحہ نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر اُسکی آستین پکڑ لی۔

"اسفی! مجھے تمہاری قدر ہے، ہمیشہ سے۔" دھڑکتے دِل کے ساتھ دنگ ہو کر کھڑا آصف، اُسکی افسردہ سرگوشی پر چونک کر جیسے بیدار ہوا۔ وہ خواب نہیں تھا وہ حقیقت میں اُسکو روک کر کہہ رہی تھی۔ بوجھل ہوتے دِل سے آصف نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا جس نے اُسی آہستگی اور تیزی سے آصف کی آستین چھوڑ دی لیکن وہ یونہی اُسکو جُھکے سَر سے شاپر میں چاکلیٹوں کو اُلٹ پُلٹ کرتے دیکھنے لگا۔ اب اُن دونوں کے بیچ دبیز خاموشی تھی، کچھ آشکار کرتی ہوئی، کچھ چُھپاتی ہوئی۔

لیپ ٹاپ بند کر کے دُکھتی آنکھوں کو اُنگلیوں کے پوروں سے دباتے ہوئے اُس نے لیپ ٹاپ کانچ کے ٹیبل پر رکھا اور پھر خود اُٹھ کھڑا ہوا۔یونہی چہرے پر اُلجھے سے تاثرات لیئے وہ لائبریری سے نکل کر اب ہال میں ٹہل رہا تھا۔رات کی دبیز خاموشی میں اُسکے قدموں کی آواز ایک عجیب سی دھمک پیدا کر کے ماحول کو مزید سُوگوار کر رہی تھی۔گہرا سانس لے کر اُس نے چاروں طرف نظریں دوڑائیں کہ یہ حویلی اب اُسکو بہت خالی خالی،ویران لگنے لگی تھی نہ جانے کیوں؟یہاں کی خاموشی پہلے دِل کو ایسے کاٹتی نہیں تھی جیسے کچھ مہینوں سے کاٹنے لگی تھی۔

عارض خان کے گھر میں بھی کوئی زیادہ ملازمین کی فوج نہیں تھی کہ اُنکو اپنے گرد خواہ مخواہ مُلازمین رکھنا پسند نہیں تھا اور یہاں ذُوالجلال کی اپنی حویلی میں تو بس گارڈ تھا اور گھر کی صفائی کرنے والی بُوا جو رات کا کھانا بھی بنا جاتی تھیں جب ذوالجلال یہاں آتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اُسکی زندگی ہمیشہ سے بہت مصروف رہی تھی۔سیاست میں آنے سے پہلے بھی مگر اب بہت مصروف رہنے کے باوجود بھی اُسکو دِل اداس رہنے لگا تھا۔کب سے ؟ کس وجہ سے ؟؟ ٹہلتے ٹہلتے ذُوالجلال اب باہر گارڈن میں آچکا تھا۔سَرد ہوا محسوس کر کے اس نے اپنے گرد اچھے سے چادر لپیٹ کر گہرا سانس لیا۔اور سوچنا چاہا کہ یہ کیفیت اُسکی کب سے ہے تاکہ اِس اُداسی کا کوئی حل نکال سکے۔یاد آجانے پر وہ ٹھٹھک کر ٹھہر گیا۔ڈوبتے دِل سے اُسکے دماغ نے اُسکو اِشارہ دیا کہ یہ حال اُسکا تب سے ہے جب سے اُس نے حور عین سے محبت کا اِظہار کیا تھا اور اُسکے اجنبی رویے کا سامنا کرنا پڑا۔وہ پہلے تو اُس سے یوں بیگانوں کی طرح برتاؤ نہیں کرتی تھی۔تو کیا اگر وہ اِظہار نہ کرتا تو حور عین اُسکے ساتھ اچھے سے پیش آتی ؟ اُسکی آنکھوں کی وہ چمک برقرار رہتی ؟؟

www.novelsclubb.com

تُو تو مَن چاہا ہے مگر یارِ مَن !

ہم کو بھی تمنا تھی کہ چاہے جاتے۔۔۔۔

ذہن کے پردے پر بے اِختیار کل رات کے فنکشن کے مناظر گھومنے لگے جب اُس نے پھر سے ضبط کو آزماتے اُس منظر کو دیکھا تھا جہاں وہ اُسکی بار بار تنبیہہ کے باوجود حور عین کا راستہ روکے کھڑا تھا۔اِس سے پہلے کہ وہ غصے میں بغیر سوچے سمجھے اُس تک پہنچتا،اُس نے حور عین کو اُٹھتے دیکھا اور ٹھہر گیا کیوں کہ اُسکا کھڑا ہونا کہیں سے بھی نارمل نہیں تھا۔کافی فاصلے سے بھی ذُوالجلال کی زیرک نگاہوں نے اُسکے ہاتھوں کی کپکپاہٹ،اُسکے پیروں کا لڑکھڑانا،اُسکا ٹیبل کی سطح کو یوں سہارے کے لیئے مضبوطی سے تھام کر کھڑا ہونا جیسے وہ کبھی بھی پورے قد سے ڈھے جائے گی۔رُوحان کے بڑھتے قدموں پر وہ سَر جھٹک کر تیزی سے آگے بڑھا مگر حور عین کو اُسی تیزی سے پلٹتے دیکھ کر اُسکو ایک بار پھر ٹھہر جانا پڑا۔

www.novelsclubb.com

اب کے حور عین کا رُخ ذُوالجلال کی جانب تھا اور وہ بغور اُسکی آنکھوں سے لپکتے نفرت اور خوف کے شعلے بڑھکتے دیکھ سکتا تھا اور اُسکی بس یہیں تک تھی۔رُوحان کا ہاتھ حور عین تک پہنچنے سے قبل ہی اُس نے راستے میں روک کر جھٹک دیا اور جونہی

ہی حور عین حیرانگی سے پلٹی اُسکی آنکھوں میں ناچتی وحشت، خوف، نفرت اور خالی پن کو دیکھ کر ذُوالجلال کا دِل اُسکو پِھر سے دغادے جانے لگا۔ حور عین کے جاتے ہی وہ رُوحان کے رُوبرو آ کھڑا ہوا اور پھر اُسکے مار مِٹنے والے تاثرات دیکھ کر ذُوالجلال نے اُسکو سَر سے پیر تک بغور دیکھا۔

وہ سیاست دان تھا سو سامنے والے کو ایک نظر دیکھ کر اُسکی نیت، اُسکا چال چلن اور اُسکے آنکھوں کے رنگ پل بھر میں پرکھ لینے ایک اِضافی وصف تھا اُس میں۔ پہلے کی نسبت رُوحان میر کے رویئے میں جو جنونی پن، دشمنی، بُغض اور رقابت کی بُو وہ محسوس کر رہا تھا وہ پہلے مفقود ہوتی تھی۔ گویا وہ ذُوالجلال کی وجہ سے حور عین کا راستہ نہیں روکتا تھا بلکہ حور عین کے سبب ذُوالجلال کو یوں قتل کر کے منظر سے غائب کر دینے والی نظروں سے دیکھتا آ رہا تھا اُسکے سوات آنے کے بعد سے۔ دانت پہ دانت جما کر وہ مزید آگے بڑھا اور اُسکے اور اپنے درمیان کا فاصلہ بھی پاٹ کر

www.novelsclubb.com

اُسکے عین سامنے تن کر کھڑا ہو گیا۔رُوحان کا قد اُسکے مُقابلے میں قدرے چھوٹ تھا اِس لیئے اُسکو سَر اٹھا کر دیکھنا پڑ رہا تھا۔

"مجھے اپنے مُقابل آجانے پر مجبور مت کرنا رُوحان ورنہ تمہاری سات نسلیں اب کی بار تم پر ماتم کریں گی۔" سَرد لہجے میں کہہ کر اُس نے لمحے بھر کو رُوحان کو سٹپٹانے پر مجبور کر دیا۔وہ رُوحان تھا کوئی اور ایسے دھمکی دیتا تو وہ ناک سے مکھی کی مانند اُڑا دیتا مگر مسئلہ یہ تھا کہ سامنے کھڑا شخص کوئی اور نہیں سردار ذُوالجلال خان تھا جو رُوحان کی رَگ رَگ سے واقف تھا اور وہ شخص چاہیئے مُختصر سمجھانے اور دھمکانے کا عادی ہو مگر وہ صرف شیخیاں نہیں بھگارتا تھا۔اپنے ہر کہے پر جب تک وہ عمل نہ کر گزرے وہ چین لینے والوں میں سے نہیں تھا لیکن اب رُوحان نے فیصلہ کر لیا تھا کہ کمینگی کی ہر حد سے گزر کر ذوالجلال کو جیتنے نہیں دے گا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھ کر سردار صاحب کہیں ایک بار پھر تمہارے گھر میں نہ ماتم بچھ جائے۔"
روحان نے تمسخرانہ مُسکراہٹ سے کہہ کر حقیقتاً ذُوالجلال کو جلتے شعلوں میں دھکیل دیا۔

"مجھے ماضی دوبارہ یاد دِلانے کی غلطی بُھول کے بھی مت کرنا کیوں کہ اَب میں درگزر کرنے والا نہیں رہا سو اب کی بار بُھگتان تمہیں اور تمہارے اُس باپ کو بھرنا پڑے گا۔" اُسکا کندھا تھپتھپا کر کہتے ہوئے وہ رُوحان کا چہرہ توہین سے سُرخ کرتا ہوا اُسکے پاس سے اُسی وقار اور تمکنت سے گزرتا چلا گیا جو اسکا خاصہ تھی مگر وہ جانتا تھا کہ رُوحان اب مزید کمینہ پن، مزید حسد اور جلن میں جل کر ظالم اور خطرناک بن کر منظر پہ آنے والا تھا۔ سَر جھٹک کر وہ جیسے خیالات کی دنیا سے جاگا کہ کل اُس نے واپس اِسلام آباد بھی جانا تھا مگر اِن حالات میں جبکہ وہ رُوحان کی حور عین کو لے کر بُری نیت کو بھانپ چکا تھا تب اُن سب کو یوں چھوڑ کر جانا نری بے عقلی اور حماقت تھی۔ کچھ سوچ کر اُس نے آصف کا نمبر ملایا۔ آخری نگاہ تاروں سے خالی

www.novelsclubb.com

آسمان پر ڈالتے ہوئے وہ واپس اندر کی جانب آصف سے بات کرتے ہوئے بڑھ رہا تھا اور اُسکی آواز اب مدہم ہوتی جا رہی تھی۔

ہاسپٹل کے لیئے وہ جیسے ہی گھر سے باہر نکلی گھر سے باہر سپاٹ سے تاثرات کے ساتھ کھڑے سُوٹڈ بُوٹڈ شخص کو دیکھ کر ٹھٹھک کر ٹھہر گئی۔دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی مگر بغور اُس شخص کو دیکھنے پر وہ اِتنا خطرناک اور وحشت ناک نہیں لگ رہا تھا کہ اُسکو فوراً روحان میر کا بندہ سمجھا جائے کیونکہ وہ عجیب اَن پڑھ سے بدماش لوگ ہوتے تھے جبکہ یہ اچھا خاصہ ادب سے کھڑا پڑھا لکھا اِنسان معلوم ہو رہا تھا۔ اُسکو نظرانداز کر کے وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگی مگر اپنے قدموں کے پیچھے کسی اور کے قدموں کی بہت آہستہ چاپ محسوس کر کے وہ پھر سے ٹھہر گئی۔چہرہ پھیر کر

www.novelsclubb.com

اُس نے پیچھے رُکتے شخص کو دیکھا۔وہ شخص خوفزدہ نہیں کر رہا تھا مگر یوں کسی اجنبی انِسان کا تعاقب اُسکو ضرور عجیب لگ رہا تھا۔

"جی بھائی صاحب! کیا مسئلہ ہے آپکو؟" لمحے بھر میں اُسکے ماتھے پر تیوری چڑھی اور تیزی سے اُسکی جانب بڑھ کر جس طرح غصّے سے اُس نے کہا وہ نامعلوم شخص اچھا بھلا پُروفیشنل ہونے کے باوجود سٹپٹا کر تیزی سے پیچھے کو ہوا۔اس عورت کا غصّہ بالکل اُسکے اُستاد اور باس کے جیسا تھا۔یہی عورت جواب اُسکی مالکن تھی۔

"وہ میں۔۔۔باس۔۔۔میں "اِس حملے پر اُسکو سمجھ نہ آسکی کہ وہ کیا جواب دے کیونکہ اُسکے خیال میں باس نے میڈم کو بتادیا ہوگا مگر یہاں تو جیسے وہ ہواؤں سے بھی لڑنے کو تیار نظر آرہی تھیں۔باس نے تو کہا تھا وہ بے ضرر، خاموش طبیعت اور ٹھنڈے مزاج کی عورت ہیں مگر۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کیا میں وہ۔۔۔میں وہ لگا رکھی ہے، شرافت سے بتاؤ ورنہ۔۔۔۔"اُس شخص کی سوچوں سے جُھر جُھری لے کر نکلنا پڑا کیونکہ مالکن تو باس سے زُیادہ گرم مزاج معلوم ہو رہی تھیں۔

"میڈم! باس نے آپکی سیفٹی اور کنوینینُس کے لیئے بھیجا ہے۔"یک دَم مودب سا سامنے دونوں ہاتھ ڈھیلے چھوڑ کر باندھتے ہوئے اُس نے اَب کے رسان سے کہا تو حور عین کا ماتھا ٹھنکا کہ اگر یہ رُوحان کا بندہ ہوتا تو اِتنے اِحترام سے مودب ہو کر جواب نہ ملتا اِچانک جیسے دھیان کسی مہربان، اِحترام نچھاور کرتے شخص کی جانب گیا تو اُس بندے کو بغور دیکھا جو اب نظر جُھکا کر مودب سا کھڑا تھا۔

"کون باس۔۔۔"وہ شاید جان گئی تھی بس اب سُننا چاہتی تھی اِس لیئے مدہم سا سرسری لہجے میں پُوچھا تو اُس شخص نے تیزی سے اپنے کوٹ کی جیب سے سیل فون نکالا اور اُسکو سمجھنے کا موقع دیئے بغیر کوئی نمبر مِلا کر فون اُسکی جانب بڑھایا۔ اُسکی اِس قدر پھُرتی پر حور عین نے حیرت سے اُسے دیکھا اور پھر نا سمجھی سے فون کو

دیکھا جہاں کسی 'باس' نامی شخص کو کال مِلائی گئی تھی۔اِسی خاموشی سے اُس نے نہ جانے کیوں فون کان سے لگالیا۔

"اسلام و علیکم۔۔۔"فون اُٹھائے جانے پر جو آواز اُبھری اُس پر حور عین نے نظریں اُٹھا کر اُسکو دیکھا جو پھِر سے ویسے ہی سَر جُھکا کر کھڑا ہو چکا تھا۔دِل نے اچانک سے، بالکل چُپکے سے سے لے بدلی تھی۔دھڑکنوں کا انداز بھی ساتھ ہی بدلنے لگا تو اُس نے سَر جھٹک کر فون کان سے ہٹا کر سکرین دیکھتے ہوئے دوبارہ لگایا۔

"ذُوالجلال بات کر رہا ہوں۔"وہ شاید سمجھا کہ اُسکو پہچان نہیں سکی۔شاید اُس نے سامنے والے سے کہا تھا کہ اُسکو کال مِلا لینا تبھی وہ اُسی نرم لہجے میں اپنائیت سے کہہ رہا تھا جس لہجے کی نرمی اور مہربانی پر وہ دِل ہار بیٹھی تھی۔

"یہ میرا بہت قابلِ اعتبار شاگرد ہے۔تمہیں اِسکی موجودگی میں بالکل بھی مسئلہ نہیں ہوگا نہ یہ اپنی موجودگی کا تمہیں اِحساس دِلائے گا بس تمہاری سیفٹی کے وقت

www.novelsclubb.com

مددگار ثابت ہوگا اِنشاءاللہ۔ میری جانب سے بھیجی گئی گاڑی تو تم اِستعمال نہیں کرو گی" اُسکی جانب سے جواب نہ پاکر گہرا سانس لے کر وہ خود سے ہی بتانے لگا۔ اُسکی آواز کی نرمی اور یاسیت پھر سے اُسکے دِل میں جم چکی برف کو پگھلانے لگی تو حور عین نے یوں مکینکی انداز میں سمجھ کر سَر ہلایا جیسے وہ سامنے ہی ہو، جیسے وہ ہمیشہ سے اُسکی اِیسے ہی تابع رہی ہو۔ اُس شخص کا فُسوں تیزی سے اُسکے گرد پھیلنے لگا جو معجزاتی طور پر اب اُسکا محرم تھا۔

"اپنا خیال رکھنا، میرے لیئے۔ اللہ حافظ!" طویل ہوتی خاموشی پر اُس نے بُوجھل ہوتے دِل سے کہتے ہوئے کال کاٹ دی تو حور عین جیسے ہوش کی دُنیا میں واپس آئی۔ سیل نظروں کے سامنے کر کے اُسکی بُجھتی سکرین کو وہ یونہی خالی خالی نظروں سے دیکھتی رہی پھر سَر اٹھا کر اُسکو دیکھا۔

"یہ لیں۔۔" اُسکی مدہم، شکستہ آواز پر سامنے والے نے سَر اُٹھا کر اپنی مالکن کو دیکھا جو ایک دَم زمانے کی تھکان کا شکار نظر آنے لگی۔ باس کے ساتھ رہ رہ کر وہ بھی

www.novelsclubb.com

چہرہ شناس ہوتا جارہا تھا مگر سامنے کھڑی اُسکے باس کی بیوی کو پڑھنا اُس جیسے پُروفیشنل بندے کے لیئے بھی مشکل ہورہا تھا۔

"تھینکس میڈم! میرا نام خضر ہے اور میں باس کا سیکرٹ باڈی گارڈ ہوں۔" اُسکو خاموشی سے چلتے دیکھ کر وہ اُسکے پیچھے باس کے حکم کے مطابق چلتے ہوئے مدہم آواز میں بتارہا تھا اور خالی ذہن کے ساتھ سنتی ہوئی حورعین سَر ہلا کر یوں ہی چلتی رہی۔

"سَر سوات ہوتے تو خود آپکو ہائیر کرنے کے بارے میں بتاتے۔" وہ ذُوالجلال کی محبت میں رہ کر نرم اور آہستہ بولنے کا عادی ہو گیا تھا سو اَب بھی اُسے مدہم انداز میں کہا جبکہ حورعین ٹھٹھک کر ٹھہر گئی اور اَب کی بار آہستگی سے پلٹ کر اُسکو دیکھا جو اُسکے رُکتے ہی پھِر سے مودبانہ انداز میں ہاتھ باندھ کر، سر جھکا کر کھڑا ہو گیا تھا۔

اُسکے کہے گئے الفاظ نے اُسکے دِل کو کچھ زینے نیچے دھکیلا لیکن اُسکے باوجود حورعین

www.novelsclubb.com

نے اُس خضر نامی شخص کو بغور دیکھا جو اُس سے عمر میں کچھ سال چوٹا معلوم ہو رہا تھا۔

"کیوں؟ تمہارے باس کہاں ہیں؟" اُسکو نہیں معلوم کے کیوں مگر اُسکے سوال میں تمسخر اتر آیا جسے سامنے والا فوراً محسوس کر گیا تھا مگر اپنی مالکن کا باس کی طرح یوں 'تم' کہنا اُسکو بے حد اچھا لگا تھا۔

"وہ اسلام آباد چلے گئے ہیں صبح ہی۔" کہہ کر اُس نے سَر اُٹھا کر اُسکو یک دَم سفید پڑتا چہرہ دیکھا تو پریشانی نے اُسکو آگھیرا لیکن پھر اچانک مالکن کے چہرے پر دَر آنے والی آسودہ مُسکراہٹ نے اُسکو تشویش میں مبتلا کر دیا۔ اِس سے پہلے کہ وہ پُوچھتا حور عین سَر جھٹک کر اب کی بار تیز تیز قدم اٹھا کر اپنی منزل کی جانب بڑھنے لگی اور وہ اُسی خاموشی سے آبادی کے آتے ہی نامحسوس انداز میں فاصلہ تیزی سے بڑھاتا ہوا جنگلوں کی سمت ہو کر اُسکے ساتھ ساتھ، نظر اُس پر ٹِکائے چل رہا تھا یوں کہ وہ اُسکی حفاظت کے لیئے چلتا اب کسی کو نظر نہیں آ رہا تھا۔

میں سب کچھ ہار کر سُوچتا ہوں

وہ کون سی چیز ہے جو ہاری جا رہی ہے۔۔۔

فون ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ نڈھال دِل سے کرسی کی پُشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ سوچا کہ اسکو کال کر لے ایک بار ہی سہی مگر اُسکے غیر آرام دہ ہونے کا سوچ کر تھم گیا۔اُسے بُھول گیا کہ اُسکے یہاں ابھی بہت سے کام تھے۔ابھی اُس نے بہت ضروری کانفرنس میں جانا تھا پھر وہاں سے خصوصی اجلاس میں شریک ہونا تھا جسکے لیئے وہ یہاں اسلام آباد واپس آیا تھا۔یاد تھا تو بس کسی کی طویل، دِل کو گھاؤ دیتی خاموشی جو اُسکے چاروں جانب اپنا گھیرا تنگ کرتے ہوئے اُسکو تھکا رہی تھی۔ سردار ذُوالجلال اب قدرے تھکنے لگا تھا اِس طول پکڑتی خاموشی سے۔ تھک کر آنکھیں موندتے ہی وہی منظر آنکھوں کے پردے کے آگے لہرانے لگا جب اُس نے اُسکو

پہلی بار دیکھتے ہی دِل ہار دیا تھا۔ وہ جو پہلی نظر کی محبت پر سرِے سے ایمان ہی نہیں رکھنے والا دِل و جان سے اُس عورت پر پہلی نظر میں ہی قربان ہو بیٹھا اور حیرت انگیز بات تو یہ تھی کہ اُسکا یوں بے خود ہو کر اُس پر دِل ہار بیٹھنا سردار ذوالجلال کو، اُسکے دِل کو بالکل بھی ناگوار نہیں گزرا تھا ابھی تک وہ اِسی طرح سوچوں کے گرداب میں الجھا رہتا اگر بروقت آصف اندر آفس میں داخل نہ ہوتا۔

"اسلام و علیکم سَر!" اُسکا یوں چونک کر سیدھا ہو کر بیٹھنا آصف صاف محسوس کر گیا مگر وہ اُس پر آشکار کر کے خفت میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا تھا اور ذُوالجلال کو آصف کی یہی بات بے حد پسند تھی کہ جب تک ذُوالجلال خود نہیں پُوچھتا یا بتاتا وہ اپنی رائے محفوظ ہی رکھتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں یار! بیٹھو۔" اُسکو کھڑا دیکھ کر ذُوالجلال نے مُسکرا کر کہا تو آصف نے بغور اُسکو دیکھا جسکے چہرے پر تھکاوٹ کے واضح اثرات تھے۔

"اگر آپ اچھا محسوس نہیں کر رہے تو میں کنفرنس کینسل کروادوں؟" ٹیبل پر ضروری فائلز رکھتے ہوئے اُس نے تشویش سے کہا تو ذُوالجلال نے مُسکرا کر نفی میں سَر ہلایا۔

"وہاں سب سٹوڈنٹس میری وجہ سے آرہے ہیں۔اِیسے اچھا نہیں لگتا۔" مدہم آواز میں کہہ کر وہ جو ہیلتھ کونشیئس تھا اَب اپنی تھکاوٹ اور ہلکی گرمائش محسوس کرنے کے باوجود اُٹھ کھڑا ہوا شاید وہ خود کو بہت مصروف رکھنا چاہ رہا تھا۔آصف بھی سَر ہلا کر اُسکی پیروی میں اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں آفس کی عمارت سے نکل کر گاڑی میں بیٹھ کر متوقع منزل کی جانب رواں دواں ہو گئے۔گاڑی چلاتے ہوئے آصف نے بیک ویو مرر سے پیچھے دیکھا جہاں وہ ذُوالجلال کو دائیں ہاتھ سے مسلسل پیشانی مَسلتے گاہے بگاہے دیکھ رہا تھا۔

"سَر! آپکے لنچ کے لیئے کچھ لے لوں؟" کچھ سوچ کر آصف نے کہا تو وہ ہاتھ نیچے کر کے سنبھل کر بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

"اِسکی ضرورت نہیں ہے۔واپس گھر جا کر ہی دیکھتے ہیں۔"ذُوالجلال کے کہے جانے پر آصف نے پھر سے پریشانی سے اُسکو دیکھا جو چار دِن سے سخت مصروف تھا اور اِسی چکر میں وہ کھانے پینے اور دِن رات کا ہوش بُھلائے کام میں مگن تھا۔سامنے یونیورسٹی کی عمارت میں 'اوڈیٹوریم' لکھا دیکھ کر وہ گاڑی پارکنگ کی سمت موڑ کر گاڑی پارک کرنے لگا۔وہ دونوں جیسے ہی باہر نکلے اِرد گرد سٹوڈنٹس کا جم غفیر لگنے لگا۔آصف نے بُوکھلا کر اُسکو دیکھا کیونکہ وہ دونوں یونیورسٹی کی بیک پارکنگ ایریا سے اندر آئے تھے اِیسے میں سٹوڈنٹس کے یوں آنے پر آصف جُھنجھلا گیا جبکہ وہ بے حد نرمی سے مُسکراتے وہاں موجود سبھی لوگوں کو نہ صرف ورطہ حیرت میں ڈال گیا بلکہ آصف بھی نا سمجھی سے اُسکے تکان زدہ چہرے کو دیکھنے لگا جہاں ہجوم کو دیکھ کر پہلی بار مُسکراہٹ آئی تھی۔

کئی نوجوان لڑکے اور لڑکیوں کو اٹو گراف دے کر وہ تصویریں کھینچوانے سے نرمی سے معذدرت کرتا ہوا نکلنے لگا اور سب ادب سے اُسکے لیئے رستہ چوڑنے لگے۔وہ

www.novelsclubb.com

دِلوں میں گھر کر کے تعظیم پیدا کرنے کے فن سے بخوبی آشناء تھا۔اُس کے ساتھ چلتے آصف کو ہمیشہ کی طرح پھر سے اسکے ساتھ، قدم سے قدم مِ ِ کر چلنے میں فخر محسوس ہونے لگا کیونکہ وہ ذُوالجلال تھا جو بے شک کم گو، غصّے کا تیز، کام سے کام رکھنے والا، اصولوں کا پابند مگر ہمیشہ سے بے رِیا تھا۔لوگوں کے سامنے عاجزی مگر وقار سے پیش آنے والا، کام سے آخیر حد تک ایماندار رہنے والا۔یہی باتیں اُسکو اپنی عمر کے مردوں سے مُختلف بناتی تھی۔

"سَر!"اُسکے برابر چلتے ہوئے آصف نے قدرے مدہم آواز میں اُسکو پُکارا جو اِرد گرد لوگوں کا ٹھٹھکنے، رُکنے اور ہر قِسم کی ستائش بھَری نظروں سے بے پرواہ ہو کر چل رہا تھا چونک کر اُسکو دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں کہو۔"کلائی پر بندھی گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے اُس نے کہا تو آصف پہلے کھنکھارا یہ سوچ کر کہ بات کہنی بھی چاہیئے یا نہیں۔

"آپ ہمیشہ اتنے سارے لوگوں سے بغیر تھکے کیسے مل لیتے ہیں؟ میرا مطلب یہ ہے کہ آپکا مزاج لوگوں سے فاصلہ رکھنے والا ہے مگر آپ ہمیشہ عام لوگوں سے بغیر اکتائے ملتے آئے ہیں۔ کیوں؟" آصف نے بال کُھجاتے ہوئے جسطرح کہا ذُوالجلال کے چہرے کو ناچاہتے ہوئے بھی مُسکراہٹ چُھو گئی۔

"کیوں نہیں ملنا چاہیئے اِیسے؟ یہی لوگ تو ہم سیاست دانوں کو اپنے قیمتی اعتبار سے اپنا سرپرست مقرر کرتے ہیں تو جب ہم اُنکے سرپرست بن جاتے ہیں تب اِنکو بُھلا دینا کیا ہمیں، ہماری ایمانداری کو زیب دیتا ہے؟؟" اُس نے جواب بھی سوال کے ذریعے کیا تھا۔ آصف نے مُسکرا کر سَر جھٹکا اور پھر مُسکراہٹ سے اُسکے ساتھ قدم سے قدم مِلا کر اُوڈیٹوریم کے دروازے تک پہنچ گیا۔ اِس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھ کر دروازہ کھولتا ذُوالجلال نے سَر کے اِشارے سے اُسکو منع کر کے خود ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا۔

www.novelsclubb.com

آصف لمحے بھر کے لیئے ہک دَق وہیں کھڑا رہ گیا۔اُسکا رُک جانا محسوس کر کے ذُوالجلال نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا پھر سَر کے اِشارے سے اپنے ساتھ چلنے کا کہا تو وہ ہڑ بڑا کر اُسکے ساتھ چلنے لگا اور جونہی وہ بیک سٹیج سے ہو کر سامنے آئے۔ سٹوڈنٹس کے پُرجوش، خوشی سے لبریز شور نے آڈیٹوریم کو گویا سَر پر اٹھالیا۔ آصف سیڑھیاں چڑھ کر ڈائیس پر مائیک درست کر کے پیچھے کو کھڑا ہو گیا اور ذُوالجلال تالیوں کی گونج میں سیدھا ڈائیس کی جانب آگیا۔سارے ورطکہ حیرت سے اُسکو دیکھنے لگے جو بیٹھا نہیں تھا۔کمپیئر کے ذریعے بُلایا نہیں گیا تھا۔

"اسلام وعلیکم! میرا نام ذُوالجلال خان ہے اور بس اِتنا ہی میرا تعارف ہے۔" اُسکی سنجیدہ آواز پورے آڈیٹوریم میں گونجنے لگی تو سب حیرت کو چھوڑ کر ہمہ تن گوش ہونے لگے۔

www.novelsclubb.com

"تعارف میں پڑتے تو آپکا قیمتی وقت مشکل میں پڑ جاتا اور جب آپ مجھے اور میں آپ سب کو جانتا ہوں تو اِیسی صورت میں تعارف میں پڑنا حماقت کا ثبوت ہو گا، کیا

کہتے ہیں آپ سب ؟"اُسکی قدرے اپنائیت بھری بات پر تمام طُلبہ کے ہونٹوں کو بھی مُسکراہٹ چُھو گئی اور سب اُسکی بات کی تائید میں سَر ہلانے لگے۔

"آپ سب سیاست پڑھنے والے لوگ ہیں یعنی پاکستان کا مستقبل سیاست کے اعتبار سے ماشاءاللہ بہت شاندار ہو گا اِسکی مجھے اُمید ہے۔میں یہاں سیاست کی کوئی پیچیدہ بات کرنے نہیں آیا بلکہ میں یہاں آپکے ساتھ اپنے تجربات بانٹنے کے لیئے بُلایا گیا ہوں یا اِس لیئے کے میں سیاست کو کیسے دِیکھتا ہوں۔"وہ بات ٹھہر ٹھہر کر کرنے والوں میں سے تھا لیکن پھر بھی اُسکی بات میں روانگی پائی جاتی تھی۔اُسکے ٹھہرتے ہی سارے طُلبہ دِلچسپی سے اپنی کرسیوں پہ آگے کو ہو کر بیٹھ گئے۔وہ سامنے کھڑے منسٹر سے شدید متاثر نظر آرہے تھے اور اسکی وجہ بھی صاف تھی وہ یہ کہ ذوالجلال خان سیاست کو مشکل، بُور کرنے والی، بدنیت سی شے کے بجائے دِلچسپ بنا کر پیش کرنے والوں میں سے تھا۔

www.novelsclubb.com

"سیاست دماغ کے کھیل کا نام ہے یعنی کے میں اپنے دماغ سے آپکے دماغ کے ساتھ اگر کوئی تدبیر لڑاؤں تو وہ سیاست ہے۔ جس میں تین فریق شامل ہوتے ہیں۔ سیاست دان، عوام اور اپوزیشن۔ میں کوئی تدبیر کروں اور اُس سے بظاہر دونوں فریقین (عوام اور اُپوزیشن) کو اپنا فائدہ نظر آنے لگے حالانکہ وہ میری بچھائی گئی بِسط ہو تو یہ سیاست ہے۔" وہ کہہ کر پھر سے ٹھہرا کیونکہ وہ فنِ گویائی کے کرشموں سے خوب واقف تھا۔ ٹھہر جانے سے سامعین کی توجہ اور دِلچسپی کا اندازہ ہوتا ہے اور اِس سے تجسس اور بات میں اِسرار شامل ہونے لگتا ہے۔ طُلبہ کی آنکھیں دِلچسپی سے پھیلنے لگیں تو اُس نے اپنی بات کا سلسلہ کلام وہیں سے جُوڑ۔

"لیکن سیاست کی بھی ہر شے کی طرح کئی قسمیں ہیں جن میں سے دو اکثر واضح اور نمایاں ہوتی ہیں زیادہ تر ممالک کی سیاست میں۔ پہلی ڈرٹی پولیٹکس، دوسری فیئر پولیٹکس۔ اب سیاست میں آنے والے کو چاہیئے کہ وہ پہلے سے تعین کر کے آئے کہ اُسکو کون سی سیاست میں اپنا لوہا منوانا ہے کیونکہ اگر وہ پہلے سے طے کر کے نہیں

www.novelsclubb.com

آئے گا تو وہ اِن دو سیاست کی قِسموں کے درمیاں اپنے کریئر کے آخری لمحے تک ڈولتا رہے گا۔اِسطرح اُسکے کریئر کو نہ سیاہ کہا جاسکے گا نہ سفید۔اِنسان کو شروع سے اپنے ہدف کا اور اپنی جگہ کا علم ہونا چاہیئے کہ آخر وہ کونسی جگہ کے ساتھ مُنسلک رہنا چاہتا ہے کیونکہ ہمارے اللہ پاک نے بھی ہمیں دو راستے دِکھائے ہیں۔ایک غلط راستہ، دوسرا صراطِ مُستقیم کا۔بیچ کا اگر کوئی راستہ ہے جسے لوگ (grey) ہونا کہتے ہیں تو وہ سَراسَر مُنافقت ہے۔اِیسا ہی سیاست میں بھی ہے وہ اِس لیئے کہ سیاست عام زندگی سے قطعاً مُختلف نہیں ہے۔"وہ خاموش ہوا تو حال تالیوں سے گونجنے لگا اور اُسکے چہرے پر نرم سی مُسکراہٹ اُبھرتے دیکھ کر آصف بھی مُسکرا کر تالیاں بجانے والوں میں شامل ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"سَر!"کسی سٹوڈنٹ کی آواز پر وہ اُس جگہ متوجہ ہوا جہاں سے ہاتھ لہرایا جا رہا تھا۔ذُوالجلال کے اِشارے پر وہاں مائیک لے کر طُلبہ کے درمیان پِھرتے سٹاف نے اُس لڑکے کی جانب مائیک پکڑایا تو وہ لڑکا جُوش سے تیزی کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

"سَر! آپ کس سائیڈ پہ ہیں انِ دونوں قِسموں میں سے؟" اُس لڑکے کے جواب پر ایک برجستہ سی مُسکراہٹ اُسکے چہرے پر چھا گئی۔ وہ حقیقتاً اُس سوال سے محضوظ نظر آرہا تھا۔

"آپ لوگ واقعی پولیٹیکل سائنس کے طالب علم ہیں، ماشاءاللہ!" اُسکے کہے جانے پر اُس لڑکے کے چہرے کی رونق کچھ اور بڑھنے لگی۔

"بیٹا آپکا نام کیا ہے؟" ذُوالجلال نے اُسی نرمی سے پُوچھا جو وہ ہمیشہ طالب علموں کے سامنے روا رکھتا آیا تھا۔

"میرا نام عمار بن یاسر ہے سَر!" اُسکے کہے جانے پر ذُوالجلال کے چہرے پر پُر شوق سے تاثرات اتر آئے تھے کیونکہ وہ نام ہی ایسا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بہت خوبصورت نام ہے ماشاءاللہ۔ جب کہیں جائیں، کسی سے بات کریں، سوال کریں تو سب سے پہلے اپنا نام بتایا کریں۔ آپکا نام آپکا تعارف ہو نہ ہو آپکی پہچان ضرور ہوتا ہے۔ اب دیکھیں باقی سب طُلبہ یہاں میرے لیئے بچے یا سٹوڈنٹس ہیں

صرف آپ عمار بن یاسر ہو گئے ہیں، بیٹھ جائیں۔"اُس نے رسان سے کہا تو وہ لڑکا سر ہلا کر مُسکراتے ہوئے بیٹھ گیا۔سب طُلبہ چہرہ پھیر پھیر کر اُسکو ستائش سے دیکھنے لگے۔

"میں کِسی سائیڈ پہ ہوں ڈرٹی یا فئیر پولیٹکس میں؟ یہ میں آپکو نہیں بتاؤں گا بلکہ یہ کوئی بھی سیاست دان نہیں بتا سکتا اگر بتائے تب بھی آپ نے اعتبار نہیں کرنا کیونکہ سیاست دان کی باتوں سے زیادہ اُسکے اعمال، اُسکی کارستانی، اُسکی کارگزاری، اُسکی فیلڈ میں پروگریس پر آپ نے نظر رکھنی ہے کیونکہ یہی آپکو بتائیں گے کہ ایک سیاست دان کس جگہ کھڑا ہے۔اُس نے اپنے لیئے کون سی راہ چُنی ہے۔وہ سیاہ ہے، سفید ہے یا پھر گرے۔"اُسکی بات کے اِختتام پر ایک بار پھر حال میں تالیاں گونجنے لگیں۔سب کے چہرے مزید روشن ہونے لگے کیونکہ وہ اگر اُس سے متاثر تھے، اُسکی پیروی کر رہے تھے تو غلط نہیں تھے۔وہ ہمیشہ مُختصر مگر پُر اثر بات کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب ملیحہ جوٹی وی

کھول کر بیٹھی تھی نے ذُوالجلال کے آتے ہی حور عین کو آواز دی جواب وہاں صوفے کے بازو پر ہاتھ رکھ کر کھڑی اُس شخص کو بولتے سُن رہی تھی۔ وہ تو سب لوگوں کو ہی مسحور کر دیتا تھا۔ سب سے ہی اِتنا خوبصورت بولنے والا اور سب کے ساتھ اتنا ہی نرم تھا تو پھر اِس سب کے باوجود وہ کیوں اُسکے دِل کو اِتنی مضبوطی سے اپنی جانب کھینچ لیتا تھا؟ اُسکا ہر ہر لفظ دِل پر گہرا نقش چھوڑ رہے تھے، اِحترام مزید بڑھنے لگا تھا لیکن وہ وہاں بھی مُختصراً کہہ کر سٹیج سے نیچے اُتر گیا اور اُسکو بھی وہاں کھڑے رہنے کا کوئی جواز نہیں مِلا تو اُسی خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ پیچھے ملیحہ چہرہ پھیرے اُسکے کمرے کے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے جیسے کچھ سوچ میں مگن تھی، کسی گہری سُوچ میں۔

www.novelsclubb.com

"مالک! رُوحان صاحب کی اُس حالت کی ذمہ دار وہ ڈاکٹر ہے، سکندر کی بیٹی۔"

آنے والا جو خبر لایا اُس پر میر رب نِشتر نے چونک کر اپنے خاص آدمی کو دیکھا اور پھر اُنکے ماتھے پر لاتعداد شِکنوں کا جال سا بچھ گیا۔ پہلے ہی یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی کہ اُنکا بیٹا کسی عورت کے پیچھے پاگل ہو کر خوار ہو رہا ہے اور اب یہ نئی اطلاع کے وہ سکندر کی بیٹی ہے کسی عذاب سے کم نہیں تھی۔

"اِسکو بھی کوئی اور عورت نظر نہیں آئی۔" کانچ کا گلاس جو ہاتھ میں تھام رکھا تھا دُور اُچھالتے ہوئے اُنکا چہرہ غضب اور طیش سے سُرخ ہو رہا تھا۔

"سنجیدہ ہے رُوحان؟" اگلے ہی لمحے کچھ سوچ کر اُنہوں نے اپنے آدمی کو دیکھا تو اُس نے اثبات میں سَر ہلا دیا لیکن صرف یہ کرنا کافی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"مالک! وہ کافی سالوں سے اُس لڑکی کے پیچھے ہیں۔ اُسکے باپ کو بہت دھمکاتے بھی رہے لیکن وہ نہیں مانا اور اب بیٹی تو رُوحان صاحب کے سائے سے بھی نفرت کرتی ہے۔" نظریں جُھکا کر اُس نے آہستگی سے کہا تو کسی اِحساس سے اُنکا چہرہ مزید

سُرخ ہونے لگا۔ جس شخص نے ساری زندگی اُنکو نیچادِکھایا، ہر ہر معاذ پر اُن سے سبقت لے جاتا رہا وہ اُنکے بیٹے کے ساتھ بھی کر چکا ہے بلکہ اب اُسکا بیڑا اُس شخص کی بیٹی نے اٹھالیا تھا۔ یہ حماقت وہ مزید رُوحان کو کرنے نہیں دیں گے چاہے وہ جو مرضی کر گزرنے کی دھمکیاں دیتا پھرے۔

"آئیندہ جب جب رُوحان اُس لڑکی کا راستہ روکے تم نے اُسی وقت مجھے سارے معاملے سے خبردار کرنا ہے۔" اُس کو مخصوص ہدایات دے کر رب نِشتر نے اُسے وہاں سے جانے کا اِشارہ کیا تو وہ سَر ہلا کر یونہی مودبانہ ہاتھ باندھے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ پیچھے وہ سارے مسئلے کو از سَرے نو سوچ رہے تھے، باریک بینی سے، تنفر سے۔۔

www.novelsclubb.com

بہتی آبشار کو بِنا پلک جھپکائے تکتے ہوئے وہ جیسے گرتے پانی کو دیکھنے کے ساتھ اپنے اِرادوں کو بھی مضبوط بنانے کے جتن کر رہی تھی۔جب یہ طے ہے کہ اب اُس شخص کو ایک نہ ایک دِن اُس نے اِنکار کر ہی دینا ہے تو وہ دِن آج سے کیوں نہیں۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ لاحاصل اِنتظار میں لٹکتا رہے یا پھر وہ خود کسی ترس زدہ بُوجھ کی صورت اُس پر مسلط ہو جائے۔رُوحان کے ہوتے ہوئے وہ کبھی خوشی کا، سُکھ کا ایک سانس بھی نہیں لے سکتی۔یہ توازل سے طے تھا تو پھر دِل کیوں اب سب فراموش کر دینا چاہ رہا تھا؟ نہیں وہ اپنے باپ کی طرح ذُوالجلال کو یوں ارزاں ہوتے نہیں دیکھ سکتی۔اُسکو ایک طویل زندگی جینا چاہیئے کہ وہ لاکھوں لوگوں کی زندگی کا محور تھا حورعین کا کیا ہے؟ آج نہیں تو کل اُسکا ہونا بُھلایا بھی تو جا سکتا ہے، ناممکن تو نہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ اُسے شاید کبھی بتا نہیں سکتی یا اب بتانا ہی نہیں چاہتی تھی کہ وہ اُسکے لیئے، اُسکی زندگی کے لیئے کس قدر اہم ہونے لگ گیا ہے۔ وہ کس قدر دِل کو پیارا اور اپنا لگتا ہے۔

کچھ عجیب سے اِحساسات سے مغلوب ہو کر اُس نے آنکھیں کھول کر چہرہ پھیرا اور پھر اُسکی آنکھوں کے ساتھ اُسکا سانس بھی ساکن ہو گیا کیونکہ سامنے وہی کھڑا تھا جسکو وہ نہ جانے کب سے سُوچ رہی تھی، بند آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔ نہ جانے خواب تھا یا وہ واقعی اُسکی جانب بڑھ رہا تھا۔ ذُوالجلال جو اُسکو یوں اپنی سمت دیکھتے پا کر ٹھٹھکا پھر اُنہی قدموں سے اُسکی سمت بڑھا۔ اُسکے سامنے آ کھڑا ہونے پر حور عین یونہی بے یقینی سے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھنے لگی جو عین اُسکے قدموں میں، اُسکے رُوبرو بیٹھ چکا تھا۔ وہ یونہی حیرت سے آنکھیں پھیلائے، نیم وا ہونٹوں سے اُسکو دیکھتے ہوئے ذُوالجلال کے اِتنے دِنوں کی تھکن اور سارا بُوجھل پن بھک سے اڑا گئی تھی اور من پسند عورت کے اِس ہنر سے ذُوالجلال آج واقف ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اسلام و علیکم !" اُسکے عین رُو برو پنجوں کے بل بیٹھے اُس نے مدہم سا کہا لیکن حور عین نے جیسے سُنا ہی نہیں وہ یک ٹک حیرت سے اُسکے تھکاوٹ زدہ، کچھ زرد اور سُرخ ہو چکے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔ اُسکے ساتھ رہنے والے کیا یونہی ہمیشہ بیمار، شکستہ، اور اُداس رہیں گے ؟ یکا یک اُسکی آنکھوں میں اُس دِل کو فریب دیتے چہرے کو دیکھ کر بہت سا پانی جمع ہونے لگا اور ذُوالجلال جو اُسکے چہرے کے بدلتے، متغیر ایک ایک تاثر کو دیکھ رہا تھا، اُسکی آنکھوں کو بھیگتے دیکھ کر اُسکو لگا وہ پھر سے تہی دِل ہو گیا ہو۔

"کیا میں تمہیں اِتنا بُرا لگتا ہوں ؟" اُسکا آہستہ سے پُوچھا گیا سوال دِل کو گھائل کر دینے والا تھا۔ چونک کر حور عین نے اُسکو زخمی نظروں سے دیکھا کہ اَب کی ذُوالجلال چونک گیا۔ اُس نے اُن آنکھوں میں چمکتے پانی کے پار اپنے لیئے عجیب دِل کو مائل کر لینے وال فکر اور اپنائیت دیکھ لی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" نظروں کا زاویہ بدل کر اُس نے جب کہا تو ذُوالجلال کو اُسکی آواز بھی بھیگتی ہوئی سی محسوس ہوئی۔

"ابھی اسلام آباد سے آیا ہوں۔" اُسکے کہے جانے پر حوعین نے چونک کر اُسکو دیکھا جسکی آنکھیں یک دَم چمک اُٹھی تھیں۔ تو کیا وہ آتے ساتھ اُسکے پاس آگیا تھا؟ لیکن اُسکو پھر سے بولنے پر مائل نہ دیکھ کر وہ گہرا سانس لے کر اُٹھ کھڑا ہوا تو حور عین نے کنکھیوں سے اُسکو اپنے سامنے سے اٹھتے دیکھا اور دِل جیسے خالی سا ہونے لگا تو وہ بہتی آبشار کو بغور دیکھنے لگی۔

"میرے پیچھے کوئی مسئلہ، کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی نہ؟" اُسکے تفکر میں ڈوبے سوال پر اُسکا دِل پھر سے پگھل جانے لگا تو اُسکو یاد آیا کہ وہ اسکو بتائے بغیر، اُس سے ملے بغیر چلا گیا تھا اور وہ خود بھی اپنے اِس اپنائیت بھرے نروٹھے پن سے بے خبر تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ سے پہلے بھی میں خود ہی اپنے مسئلے اور پریشانیاں سُلجھاتی آئی ہوں۔" اُسکے جواب پر ذُوالجلال اَب کی بار اندر تک چونک کر اُسکی سمت پلٹا۔ وہ جواب تلخ تھا مگر اُسکے لہجے میں کچھ اِیسا تھا جِس نے ذُوالجلال جیسے جہاندیدہ سے شخص کو چونک کر مدہم سا مُسکرانے پر مجبور کر دیا۔ اُسکے لہجے میں دَر آتی خفگی سے وہ شاید خود بھی انجان تھی۔

"جانتا ہوں مگر اب تمہارا ہر مسئلہ، ہر پریشانی میرے ہیں اور اُنکو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا میرا فرض ہے۔" اُسکی خفگی سے بھری شکایتی آنکھوں میں جُھک کر جھانکتے ہوئے اُس نے کہا تو حورعین جو سَر اُٹھا کر اُسکے مُسکراتے چہرے کو دیکھ رہی تھی، اُسکی پلکیں تیزی سے لرزتے دیکھ کر ذوالجلال کو اپنے دِل کے ساتھ سانس بھی تھم جاتی محسوس ہونے لگی۔ وہ کیوں اِتنی مضبوطی سے اسکے دِل کو اپنی جانب کھینچتی تھی؟ وہ اُس شخص جیسے مضبوط، سخت اعصاب والے کے ساتھ اِیسا کیسے کر لیتی

www.novelsclubb.com

تھی؟؟اِس پل اُسے خود سے،اپنی تیزی سے پھیلتی محبت سے خوف سا آنے لگا مگر وہ شاید صدا کی انجان تھی۔

دل چاہا کہ ہاتھ سے چُھو کر اُسکی پلکوں کو دیکھ لے۔اُسکی لرزتی آں کھوں کو یا پھر اُن شفق رنگ گالوں کو جنہیں وہ پھر سے اپنے سامنے گُلابی ہوتا دیکھ رہا تھا اور ایسا ہی ہوا دِل کی آواز پر بے اِختیار وہ بیٹھتے ہوئے قدرے اُسکی سمت جُھکا تو حور عین نے چونک کر اُسکو یوں اپنی سمت جُھکتے دیکھا۔اُسکی آنکھوں میں اُترتی چمک، بے اِختیاری اسکے دھڑکتے دِل سے چُھپی نہیں رہی تھی اور اِس سے پہلے کہ اُسکا دِل پسلیاں توڑ کر باہر نکلتا۔اُس نے لرز کر اپنی آنکھیں بند کر لیں۔اُن آنکھوں کو بند ہوتے دیکھ کر بھی وہ اُس ٹرانس سے باہر نہیں نکل سکا بلکہ مدہم مُسکراہٹ نے اُسکے لبوں کا احاطہ کر لیا جس سے وہ بے خبر نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

اپنی چادر کے کونے پر اُسکی گرفت مضبوط ہونے لگی کیونکہ بند آنکھوں سے بھی وہ اُسکی مخصوص خوشبو محسوس کر رہی تھی۔دِل جیسے زندگی بھر کا آج ہی تیز رفتاری

سے دھڑک جانا چاہ رہا تھا۔اُس میں اُٹھ کر بھاگ جانے کی ہمت موجود تھی لیکن نہ جانے کیوں وہ وہاں سے ایک انچ بھی نہیں ہل سکی۔اُن دونوں کے بیچ بس ایک باریک سی لکیر جتنا فاصلہ تھا اور وہ نظر بھر کر، سانس تک روکے اُسکی تیزی سے لرزتی پلکیں، ذُوالجلال کے مزید قریب جُھک کر بیٹھنے پر اُسکے سیب کی طرح سُرخ ہوتے گال۔۔۔اُسکی نگاہیں ایک سرور میں اسکا ایک ایک نقش اَتنے نزدیک سے دیکھ رہی تھیں جس نزدیکی کا اُس نے خواب میں بھی سوچنے سے ہمیشہ گریز کیا تھا۔ بس حیران تھا تو اِس بات پر کہ حور عین نے ابھی تک اُسے پیچھے کیوں نہیں دھکیلا؟ ہمیشہ کی طرح منظر سے اُوجھل ہو جانے کی کوشش کیوں نہیں کی؟

دِل اِس خمار میں آکر خوش فہم ہو جانا چاہ رہا تھا تبھی حورین نے اپنے ماتھے پر اُس شخص کا پہلا لمس محسوس کیا جو سیدھا جا کر دِل پر اپنی گہری چھاپ چوڑ گیا۔اُسکی مضبوط، روشن پیشانی کا اپنی پیشانی سے ٹکرائے جانے پر اُس نے اپنی لرزتی پلکیں بامشکل کھول کر اُسکو اِتنی نزدیکی سے دیکھ لینا چاہا مگر پلکوں پر جیسے منوں بُوجھ اتر آیا

www.novelsclubb.com

تھا۔اُسکی سیاہ داڑھی تک اُسکی نظر جا کر واپس جھکتی دیکھ کر وہ جو سانس روکے اُسکو دیکھنے میں گم تھا، بے ساختہ ہنس پڑا۔ سماعتوں میں رَس گھولتی اُسکی ہنسنے کی بھاری آواز پر اسکا دِل کہیں پھر سے اندر تک جا کر ڈوبنے لگا تو اُس نے بے اِختیار اپنی پلکیں پھر سے موند لیں۔

اُسے ابھی تک اپنی پیشانی سے پیشانی ٹِکائے، اپنے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اپنی جانب دِل و جان سے جُھک کر بیٹھا وہ محسوس کر سکتی تھی۔ سماعتوں میں آبشار کی آواز، اُس شخص کی نگاہوں کی تپش چہرے پر محسوس کرتے ہوئے وہ بند آنکھوں سے بھی ہر منظر کی دِلکشی اور شادابی سے خوب واقف تھی۔اِس سے پہلے کہ وہ وقت کے ٹھہر جانے کی دعا کرتی۔ سماعتوں میں ذُوالجلال کی دلفریب آواز گونجنے لگی، وہ شعر پڑھ رہا تھا۔ کسی ٹرانس میں اُس نے آنکھیں کھولیں تو نگاہ اُسکی آنکھوں سے ٹکرائیں اور دِل جیسے دھک سے رہ گیا کیونکہ وہ مدہم، سرگوشی سے کچھ کہہ رہا تھا اُسکو۔۔۔

تُو جو قِسمت کے توسط سے مِلا تھا ہم کو

www.novelsclubb.com

ہاتھ سے چُھو کر نہ دیکھتے تو گُماں سا رہتا۔۔۔

اُسکے دلفریب انداز نے اُسکا سانس پھِر سے ساکن کر دیا۔آں کھیں موندتے ہی اُسکی آنکھوں سے آں سو لگاتار موتیوں کی صورت گالوں پر پھسلتے چلے گئے۔کاش وہ کسی اور جہاں میں اُسکو مل جاتا جہاں دُنیا اُس پر مہربان ہوتی، جہاں ذُوالجلال خان کو دُور کرنے، اُسکا دِل دُکھاتے رہنے کی کوئی مجبوری نہ ہوتی جبکہ ذُوالجلال جو پیچھے کو ہوا تھا اُسکی بند آں کھوں سے بِھلستے آنسو دیکھ کر شرمندگی سے مزید پیچھے کو سرکا تو حور عین نے آنکھیں کھل کر اُسکو دیکھا جو کچھ لمحے پہلے اُس سے قریب تھا اور اب چہرے پر شرمندگی کا تاثر لیئے۔

اُسکی جُھکتی آں کھوں کو دیکھ کر حور عین کو لگا کسی نے اُسکے وجود کے پرخچے اُڑا ڈالے ہوں۔وہ اب اپنی قمیض کی جیب میں سے کچھ نکال رہا تھا اور پھر جب اُس نے اُنہی جُھکی نظروں سے اُسکے سامنے ہاتھ کیا تو اُس میں سفید اور سیاہ رنگ کا رومال تھا۔

حور عین نے جھجھکتے ہاتھوں سے جیسے ہی اُس رول کو تھاما وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور اِس سے

www.novelsclubb.com

پہلے کہ حور عین آنسو صاف کر کے رومال اُسکو واپس دیتی، کچھ کہہ سکتی، کچھ سمجھتی وہ پلٹا اور تیز قدموں سے اُس سے لمحہ بہ لمحہ دُور ہوتا چلا گیا اور وہ آنسو پُونچھنے کے بجائے تھکے ہوئے اعصاب سے اُس شخص کو نگاہوں سے اُوجھل ہوتے دیکھتی رہی جو اُسکی جان کو آیا ہوا تھا۔

؎ میں نے اَک راز بتانا ہے اُسے سرگوشی میں

میں نے اِک روز تیرے نام پہ مر جانا ہے۔۔۔

"کیا بات ہے؟ تم اور اِتنی خاموش، خیریت ہے نہ؟" صوفیا کو یوں پاؤں سمیٹ کر ٹیرس میں بیٹھے دیکھ کر رُوحان جو اپنے کمرے کی سمت جا رہا تھا، چونک کر روکا پھر اُس تک آیا جو اُسکی آمد سے انجان کسی گہری متفکر سوچ میں غرق نظر آ رہی تھی۔ اُسکے کھنکھارنے پر بھی جب وہ متوجہ نہیں ہوئی تو رُوحان نے اُسکا کندھا تھپتھپا کر

پُوچھا جس پر وہ بے طرح چونک کر اُسکو دیکھنے لگی مگر اُسکے چہرے پر مُسکراہٹ نہ آ سکی تھی۔ گہرا سانس لے کر رُوحان اُسکے برابر آ بیٹھا جو پھِر سے خاموش ہو کر نہ جانے کیا سوچ رہی تھی۔ رُوحان نے کہنی آگے کو ہو کر اُسکے بازو کو ماری تو وہ پھِر سے چونک گئی۔

"خیریت ہے نہ سب؟؟" اَب کے رُوحان کے لہجے میں پریشانی جھلکنے لگی کہ صوفی کے یہ انداز اِتنے سالوں سے ذُوالجلال کے پیچھے خوار ہوتے ہوئے بھی نہیں ہوئے تھے۔

"ذُوالجلال عجیب ہو گیا ہے رُوحی، بے حد عجیب۔" کھوئے کھوئے سے انداز میں کہتے ہوئے وہ خود اُس پَل عجیب لگ رہی تھی لیکن رُوحان نے چونک کر اُسکو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کہیں اِسکو اُس جُھوٹی دھمکی کا تو نہیں پتا چل گیا؟؟" بے چینی سے ٹھوڑی کُھجاتے ہوئے وہ سوچ میں گم ہونے لگا۔ خوش فہمی کا کوئی علاج نہیں ہوا کرتا سو روحان میر کا علاج بھی کہیں نہیں تھا۔

"میں اُسکو اِتنے مہینوں بعد ملنے کی خوشی میں بُھول بیٹھی کہ میں نے ذُوالجلال کو کسی عورت کے ساتھ مُسکرا کر بات کرتے دیکھا تھا۔" صوفیا کی مدہم بات پر رُوحان نے چونک کر اُسکو دیکھا۔ اُسکی شوخ اور چنچل بہن جو کسی کو خاطر میں ہی نہیں لاتی تھی اُسکو اِیسے مرجھائے ہوئے انداز میں دیکھ کر رُوحان کا پتھر ہوتا دِل لمحے بھر کے لیئے کانپ اُٹھا۔ اُسکی سماعتوں میں وہ ساری بددعائیں گونجنے لگیں جو حورعین اُسکو دِل بھر کر اول روز سے دیتی آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کس عورت سے؟" اُس نے آہستگی سے پوچھا تو صوفیا نے اُسی اُداسی سے سے چہرہ پھیر کر رُوحان کو دیکھا جو آنکھوں میں تکلیف لیئے اُسکو ہی دیکھ رہا تھا۔

"معلوم نہیں۔وہ عورت دوپٹے اور چادر میں تھی۔"اُسی مایوسی سے وہ بولی تو روحان چونک کر سیدھا ہوا اور پِھر اُس نے اپنے ہاتھ کی مُٹھیاں سختی سے بینچ لیں۔

"مگر رُوحی !ذُوالجلال کو میں نے اُس عورت کی سمت پورے دِل و جان کے ساتھ مائل دیکھا تھا۔ایسا کیا ہو سکتا ہے اُس عورت میں کہ جو عورتوں کو اِک نگاہ تک نہیں ڈالنے کا روادار تھا وہ اُس عورت کو آنکھ بھَر کر بِنا تھکے، جِھجکے دیکھے چلا جا رہا تھا۔" وہ اپنے بھائی کا لمحہ بہ لمحہ شدید غصّے سے سُرخ پڑتا چہرے دیکھے بغیر کہے جا رہی تھی اور اِس سے پہلے کہ وہ اُٹھ کر جاتا۔اپنے اُس آدمی کو آتے دیکھ کر جِس کو اُس نے حور عین پر نظر رکھنے کے لیئے کہا تھا، تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔اُس کا کھڑا ہونا صاف محسوس کر کے صوفیا نے اُسکو چہرہ اُٹھا کر دیکھا اور پھر اُسکی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا جہاں سے اُسکا خاص آدمی ہاتھ میں خاکی لفافہ تھامے اِدھر ہی آ رہا تھا۔

"سر !"صوفیا کو بیٹھا دیکھ کر وہ وہیں ٹھہر گیا تو رُوحان خود اُسکی جانب بڑھا اور کچھ کہے، سُنے بغیر اُسکے ہاتھ سے وہ خاکی لفافہ جُھک کر اُچک لیا۔اب وہ تیزی سے اُسکو

www.novelsclubb.com

کھول رہا تھا جبکہ صوفیا حیرت سے اُسکی بے چینی کو دیکھتے ہوئے اُٹھی اور خاموش قدموں سے اُسکے عقب میں جا کھڑی ہوئی۔ وہ رُوحان کو کوئی تصویر نکالتے دیکھ کر ایڑیوں کے بَل اُونچا ہو کر دیکھنے لگی اور جیسے ہی وہ تصویر سامنے آئی صوفیا کے چہرے کا رنگ سفید جبکہ رُوحان کا شدید غصّے اور تنفر سے سُرخ ہونے لگا۔

تصویر میں حور عین تھی اور اُسکے عین رُوبرو، بس ایک لکیر جتنے فاصلے پر گھٹنوں کے بَل بیٹھا واضح نظر آتا سردار ذوالجلال خان جس نے اپنی پیشانی ایک اِستحقاق، مان اور غرور سے حور عین کی پیشانی سے مِلا رکھی تھی اور تصویر سے بھی سردار ذُوالجلال کی آں کھوں کی چمک، وہ حور عین کو اپنائیت بھَری نظروں سے دیکھنا صاف محسوس کیا جا سکتا تھا۔ حیران تو وہ حور عین سکندر پر تھا کہ کیسے اُس نے کسی مرد کو اپنے اِس حد تک قریب آنے دیا۔ اور اُن آں کھوں میں ڈھیروں حیرانگی لیئے نہ جانے اُن نظروں سے ذُوالجلال خان کو کیوں دیکھ رہی تھی جو نظریں وہ خود پر، صرف اپنے لیئے چاہتا آیا تھا۔ ایک مکمل نظر جو ذُوالجلال خان کے نصیب میں آگئی تھی۔ چہرے

www.novelsclubb.com

سے ہوتی اُن دونوں بہن بھائی کی نگاہ ذُوالجلال کے ہاتھ تک گئیں جو اُس نے حور عین کی سمت جُھک آنے کی وجہ سے اُسکے ہاتھ پر نرمی سے رکھا ہوا تھا۔ صوفیا کی آنکھوں کے آگے ڈھیر سارا پانی جمع ہونے لگا تو وہ تیزی سے وہاں سے بھاگ گئی جبکہ اُس نے سُرخ ہوتی آنکھوں اور بنچے ہوئے جبڑوں کے ساتھ ہی اُس تصویر کو خاکی لفافے سمیت اپنی مُٹھی میں یوں مَسل دیا جیسے اُس تصویر میں اپنے دشمنِ اول کو اُس لڑکی کے اِتنے قریب دیکھ کر اسکا دِل جل کر مسلا گیا تھا۔

"آصف! میں تم سے کچھ ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔" اُسکے سامنے ٹیبل پر چائے کا کپ رکھتے ہوئے حور عین نے کہا تو آصف نے چونک کر اُسکو دیکھا جو ابھی تک اُس سے خفا تھی تبھی تو اُسکو اسفی نہیں پُکارا تھا۔ سَر جھٹک کر کپ اُٹھاتے

www.novelsclubb.com

ہوئے اُس نے سَر ہلایا تو حور عین بھی عین اُسکے سامنے بیٹھ گئی۔اُسکو سوچ میں ڈوبا دیکھ کر آصف کو کھنکھارتے ہوئے اُسکو متوجہ کرنا پڑا۔

"تم ملیحہ سے شادی کا ارِادہ رکھتے ہو؟" لمحے بھر کو سوچتے ہوئے اُس نے صاف اور سیدھے سبھاؤ پُوچھ کر اُسکے دِل کی کلی ہی کھلا دی۔اُسکے چہرے پر دَر آنے والی مُسکراہٹ کو صاف نظر انداز کر کے اُس نے اُنہی سوالیہ نظروں سے اُسکو دیکھا جسکا بس نہیں چل رہا تھا وہیں بھنگڑے ڈالنا شروع کر دے۔

"ظاہر ہے! تم کیوں یہ سوال پُوچھ رہی ہو؟ خیریت؟ کیا ملیحہ نے کچھ کہا؟؟"
بے چینی سے آگے ہو کر اُس نے کہا تو حور عین نے بغور اُسکے اِضطراب کو دیکھا اور دِل جیسے پُر سکون ہونے لگا۔

www.novelsclubb.com

"پوچھا اِس لیئے کیونکہ میں ملیحہ کی شادی کرنا چاہتی ہوں۔ڈاکٹر رومان جو میرے جُونیئر ہیں اُنہوں نے ملیحہ کے لیئے پُوچھا ہے مُجھ سے۔"اُس نے اُسی سکون سے

آصف جاہ کے سَر پر گھر کی چھت گرادی۔ وہ آنکھیں پھاڑے حیرت سے حور عین کو دیکھنے لگا جو اُسکی ملیحہ کو لے کر محبت اور جذباتی وابستگی سے شروع سے آشناء تھی۔

"تت۔۔۔ تم میرے علاوہ ملیحہ کے لیئے کسی اور کو سوچ بھی کیسے سکتی ہو؟" صدمے سے نکل کر اَب اُس پر حیرت غالب آنے لگی تھی۔ حور عین نے اُسی بے نیازی سے کندھے اَچکا دیئے۔

"اب سوچ پر تو کسی کی کوئی پابندی نہیں ہوتی نہ۔ اپنی بہن کے لیئے بہتر سے بہترین سوچنے کا حق ہے میرے پاس۔ تمہارے پاس دو دِن ہیں جتنی تیاریاں کرنی ہے کر لو ملیحہ سے شادی اور اُسکا مستقبل محفوظ کرنے کے لیئے نہیں تو میں ڈاکٹر رومان کو کہنے کا سوچ لوں گی۔" دوٹوک انداز میں اپنا فیصلہ سُنا کر وہ اُسی انداز میں اُٹھ کھڑی ہوئی جبکہ آصف ساکت سا اُسکو دیکھے جا رہا تھا۔ حیرت سے، بے یقینی سے۔ پلٹتے ہی سامنے ملیحہ کو ساکن سا کھڑا دیکھ کر وہ لمحے بھَر کے لیئے چونکی مگر پھِر سَر جھٹک کر

www.novelsclubb.com

اُسکے برابر سے گزرتی چلی گئی۔ جبکہ سامنے ملیحہ کو دیکھ کر آصف تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم سے اُس نے اپنے جونیئر ڈاکٹر کے بارے میں بات کی؟" وہ جسطرح بے چینی بھری بے اِعتباری سے پُوچھ رہا تھا اُس نے ملیحہ کو لمحے بھر کے لیئے گم سُم کر ڈالا۔

"نہیں کی اسفی! اگر کریں تب بھی تم میرا جواب جانتے ہو۔" حیرت سے نکل کر اُس نے اِتنے آرام سے کہہ کر آصف کے قدموں تلے سے زمین کھینچ لی۔ ابھی کچھ دِن پہلے ہی تو اُسے لگا تھا کہ ملیحہ سکندر کے دِل میں اُسکے لیئے نرم گوشہ موجود ہے اور اب۔۔۔ وہ جِن نظروں سے اُسکو دیکھ رہا تھا اُن نظروں نے ملیحہ کو ٹھٹکا دیا۔ تو کیا وہ اُسکا اِشارہ نہیں سمجھ رہا تھا؟؟

www.novelsclubb.com

"تت۔۔۔ تمہارے دِل میں کیا واقعی کبھی بھی لمحے بھر کے لیئے بھی میری جگہ نہیں بنی؟" اُسکے یوں کہے جانے پر ملیحہ نے اِیسی نظروں سے اُسکو دیکھا گویا اُسکا دماغ چل گیا ہو۔

"کوئی سستا نشہ تو نہیں کرنے لگے؟"اِتنے سنجیدہ اور نازک سوال پر لمحے بھَر کے لیئے وہ ہونق ہوا اور پِھر جیسے ہی اُسکا سوال آصف کے دماغ تک پہنچا اُسکے اَبرو غصّے سے اکھٹے ہوتے دیکھ کر ملیحہ سے اپنی مُسکراہٹ چُھپا لینے میں مشکل ہونے لگی۔ اُسکو یوں دبا دبا ہنستے دیکھ کر لمحے بھَر کے لیئے وہ صدمے سے آں کھیں پھیلائے اُسکو یونہی بے یقینی سے دیکھتا رہا۔

"بے وقوف!"اُسکے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے ملیحہ نے کھل کر مُسکراتے ہوئے کہا تو وہ صدمے سے نکل کر جیسے کسی ٹرانس میں اُسکے ہنستے، چہرے، اپنائیت بھری نظروں اور اُسکے لفظوں کو کھوجنے میں گُم ہونے لگا تھا۔اُسکو یوں چمکتی آنکھوں سے خود کی جانب اب متوجہ پا کر وہ لمحے بھَر کے لیئے گڑبڑائی اور اِس سے پہلے کہ وہ تیزی سے پلٹتی، آصف نے آگے کو ہو کر اُسکی کلائی تھام لی۔

"اِیسے مَت جانا ملیحہ ورنہ میں جو سوچ رہا ہوں، جو کچھ تمہاری مُسکراتی آں کھیں کہتی محسوس ہو رہی ہیں وہ مجھے غلط لگنے لگے گا۔ایک عمر تمہارے پیچھے خرچ کی ہے

www.novelsclubb.com

میں نے۔ مجھے سیدھا، واضح جواب دینا تم پر فرض ہے۔" اُسکی سیاہ آنکھوں میں پہلی باریوں بے خوفی سے دیکھتے ہوئے وہ بولا تو ملیحہ جو پہلے ہی اُسکے یوں ہاتھ تھام لینے پر ساکن تھی، اُسکی پلکیں اُسکی باتوں کی لو پر تیزی سے پھڑ پھڑانے لگیں۔

"ویسے تو میری ہر بات اِیسے سمجھ جاتے ہوئے جیسے اِلہام اُترا ہو تم پر۔" تیزی سے خود پر قابو پاتے ہوئے اُس نے اپنے ازلی خود اعتماد انداز سے کہتے ہوئے اپنی کلائی ایک جھٹکے سے اُس سے چُھڑوالی اور مانو! جیسے کوئی بھاری سا بوجھ آصف کو اپنے کندھوں، اپنے دِل اور اعصاب سے اُتر جاتا محسوس ہونے لگا۔ وہ دِل کو بس یونہی تو پیاری نہیں لگتی تھی۔ آصف اپنے ہونٹوں پر دَر آتی مُسکراہٹ بامشکل دبا کر دو قدم اسکے مزید آیا تو وہ ٹھٹھک کر اُسکو دیکھنے لگی جواب اسکی جانب جُھک رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

بدحواس ہو کر وہ تیزی سے پیچھے کو سرکنے لگی لیکن اُسکو اپنے کان کی سمت جُھکتا دیکھ کر اُس نے اپنی سانس تک روک لی کیونکہ وہ کھنکھارا تھا اُسکے کان کے پاس جیسے کچھ کہنے والا ہو۔

"سنو کہ اَب ہم گلاب دیں گے، گلاب لیں گے

مُحبتوں میں کوئی خسارہ نہیں چلے گا۔۔۔

اُسکی مُسکراتی آواز میں کہے گئے معنی خیز سے شعر پر وہ گلاب ہو جاتے چہرے کے ساتھ کھل کر مُسکرا دی۔ شعر مکمل کر کے وہ پیچھے کو ہوا اور اب فرصت سے ہاتھ سینے پر باندھے اُسکے پَل پل رنگ بدلتے چہرے کو پوری یکسُوئی اور دِلجمعی سے دیکھنے لگا جسکے چہرے کا رنگ اپنی وجہ سے گُلابی ہوتے دیکھنے کو اُسکی آنکھیں ہمیشہ سے ترستی آئیں تھیں۔

وہ جو ابھی ابھی آفس سے تھکا ہارا ہوا آیا تھا۔ بامشکل فریش ہو کر جیسے ہی بیڈ پر آ کر بیٹھا فون کی میسج ٹون پر چہرہ پھیر کر برابر پڑے فون کو دیکھا اور پھر کچھ سوچ کر فون اٹھالیا۔ ذہن پہلے ہی کام اور حور عین کی بے اعتنائی کی وجہ سے تکان کا شکار تھا۔ سَر جھٹک کر دُکھتے ہوئے سَر کو دباتے ہوئے اُس نے جیسے ہی واٹس ایپ کھولی سامنے

آنجان نمبر سے بھیجی جانے والی کسی تصویر کو دیکھ کر سنبھلا اوت پِھر اُس تصویر کو جو کہ دُھندلی سی تھی، اُنگلی سے چُھوا تو وہ جیسے ہی سکرین پر روشن ہوئی لمحے بھر کے لیئے وہ پھیلتی آنکھوں سے اُس تصویر کو دیکھتا رہا۔

وہ تصویر بے شک سانس اور دِل کی دھڑکن روک دینے کی حد تک دلفریب تھی پِھر بھی حور عین کا خیال آتے ہی اُسکا چہرہ شدید طیش سے سُرخ ہونے لگا اور دماغ کی نسیں اُبھرنا شروع ہو گئیں۔ وہ اُسکی دو دِن پہلے کی بے اِختیاری کی تصویر تھی جو اُس سے حور عین کو دیکھ کر سَرزد ہوئی تھی گو کہ اُس تصویر میں دُور سے کھینچے جانے کے باعث حور عین کا چہرہ واضح نہیں تھا لیکن اُسکے باجود حور عین کے جاننے والے اُسکو ایک نظر میں پہچان سکتے تھے۔ لب سختی سے بینچتے ہوئے اُس نے آصف کا نمبر ڈائل کیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں سلام آصف! میں تمہیں ایک نمبر بھیج رہا ہوں اُسکی لوکیشن ٹریس کر کے بتاؤ مجھے۔" اُٹھائے جانے پر اُس نے جلدی سے اُسکا جواب سُنے بغیر کہا تو لمحے بھَر کے

لیئے چونک جانے والے آصف فوراً "جی سَر" کہا تو اُس نے کال کاٹ کر اُسکو نمبر واٹس آیپ کر دیا۔ پھر جلدی سے ٹی وی کی جانب بڑھا اور ریموٹ اُٹھا کر خبریں لگائیں۔ ایک خدشہ تھا جسکی وہ تصدیق چاہ رہا تھا۔ ہر نیوز چینل کو دیکھ لیا مگر وہاں اُس سے متعلق فلحال کوئی سکینڈل نہیں بنایا گیا تھا۔ گہرا سانس لے کر ٹی وی بند کرتے ہوئے میسج ٹون کھول پر فون کھول کر دیکھنے لگا۔ اُسکے عین یقین کے مطابق وہ نمبر اسلام آباد کا تھا۔ رُوحان اِیسی حرکت نہیں کر سکتا تھا لیکن یہاں رُوحان کے علاوہ کوئی اور یقیناً اُس پر اور حور عین پر نظر جما کر بیٹھا ہوا تھا۔ لمحے بھر کے لیئے جمع تفریق چلی اُسکے ذہن میں اور وہ کوئی بچہ نہیں تھا جو الیکشن سے پہلے اِیسی بھیجے جانے والی تصویر کا مطلب نہ سمجھ سکے۔ آج تک کوئی اُسکا مخالف عورت کارڈ گھٹیا طریقے سے اِستعمال کر کے اُسے زیر نہیں کر سکا تھا تو اَب اُن کے لیئے ذُوالجلال کو کسی عورت کے ساتھ اِتنا نزدیک دیکھ لینا ایک نہ صرف چٹ پٹی خبر لگ رہی تھی بلکہ اُسکا کردار خود سے کہانی گڑھ کر مشکوک بھی کر سکتے تھے۔

www.novelsclubb.com

اُسکو اپنی پرواہ ہر گز نہیں تھی مگر اَب اُسکے ساتھ حور عین اور اُسکی فیملی بھی جُڑ گئی تھی۔ کچھ سوچ کر اُس نے سکرین پر تیزی سے سکرول کرتے ہوئے تمام کانٹیکس کو دیکھا اور پھر ایک نام پر آ کر رُک گیا۔ کچھ سوچ کر اُس نمبر کو چُھوا تو سکرین پر اُس نام سے جگمگانے لگا جس سے اُس نے محفوظ کر رکھا تھا۔ وہ سب کے نمبر اُنکے اصل نام سے رکھنے کا شروع سے عادی نہیں تھا۔ اُس نمبر پر دھمکتے نام کو دیکھ کر اِتنی پریشانی کے باوجود اُسکا دِل اور آنکھیں مُسکرا اُٹھیں۔ "zama zargiya" نامی نمبر پر بیل جا رہی تھی اور پھر وہاں سے سُنائی دیتے مصروف سے سلام پر اُس کی دھڑکن ساکن ہو گئی۔ وہ آواز اُسکے مضبوط دِل سے دھڑکن تک روک دینے کی صلاحیت رکھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

پیشنٹ کی رپورٹس پڑھتے ہوئے بیل کی آواز سُن کر اُس نے چونکے بِنا یونہی ہاتھ بڑھا کر کال اٹینڈ کر کے اُسی مصروف انداز سے کان کے ساتھ لگا کر سلام کیا مگر دوسری سمت چھائی خاموشی پر اُس کا چلتا ہاتھ پَل بھر کے لیئے ٹھہرا۔

"وعلیکم اسلام!" لمحے بھر بعد گمبھیر سے جواب پر اُسکے ہاتھ سے پین آہستگی سے پھسل کر فائل پر گر گیا۔ چونک کر اُس نے تیزی سے فون کی اسکرین سامنے کی جہاں "مہربان" لکھا ہوا تھا۔ دِل کے دھڑک جانے کی آواز اُسکو کانوں تک سُنائی دینے لگی۔

"یوں کال کرنے پر معذرت چاہتا ہوں۔ پُوچھنا تھا کہ کوئی پریشانی یا کوئی اِنہونی بات تو نہیں ہوئی تمہارے اِرد گرد؟" اُسکی خاموشی محسوس کر کے اب کے اُسکی سنجیدہ آواز اُبھری تو بامشکل تُھوک نگل کر اُس نے اِیسے نفی میں سَر ہلایا جیسے وہ سامنے ہی ہو۔

www.novelsclubb.com

"ہوں! کوئی پریشانی والی بات اگر ہو تو مجھے نہ سہی خضر کو بتا دیا کرو۔" اُسکی بہت مدہم، حسرت زدہ آواز پر اُسکا دِل ایک زینہ نیچے پھسلا مگر اُسکو یوں کمزور نہیں پڑنا تھا۔

"دیکھیں! میں اپنے مسئلے خود حل کر سکتی ہوں، خود کرتی آئی ہوں۔ آپکو خواہ مخواہ اپنا قیمتی وقت مُجھ پر برباد نہیں کرنا چاہیئے۔" وہ جب بولی تو اسکا انداز سارے زمانے سے خفا تھا۔

"وہ پہلے کی بات تھی اب میں ہوں۔ تم بِلا جھجھک مُجھ سے کہہ سکتی ہو۔" بے ساختہ وہ کہہ گیا اور اُسکے الفاظ پِھر سے حور عین کے گرد گھیرا تنگ کرنے لگے۔

"خیر! میں نے ملیحہ اور آصف سے بات کر لی ہے۔ تمہیں میرے ساتھ اسلام آباد چلنا ہو گا۔" اُس نے کچھ سوچ کر کہا تو لمحے بھر کے لیئے وہ دنگ رہ گئی۔ وہ کیسے اِتنے آرام سے اسکو ساتھ چلنے کا کہہ رہا تھا۔

"میں آپکے ساتھ کیوں جاؤں گی اور کس لیئے؟" کرسی پر آگے کو بیٹھتے ہوئے اُس نے اُسی تیزی سے ذُوالجلال کی بات کاٹی جسکا ذُوالجلال کو یقین تھا۔ گہرا سانس لے کر وہ الفاظ ترتیب دینے لگا جِس سے وہ حور عین کو منا سکے۔

"میں شام کو تمہارے گھر آؤں گا پھر آمنے سامنے بات ہو گی، اِنشاءاللہ۔" اُسکو یوں فون پر قائل کرنا آسان نہیں تھا اِس لیئے اُس نے رُوبرو بات کرنے کو ہی بہتر جانا جبکہ حور عین کی آنکھیں تیزی سے پھیل گئیں۔ اِس سے پہلے کہ وہ اُسکو منع کرتی۔ اُسکی حیرت سے نکلنے سے قبل ہی وہ "اللہ حافظ" کہہ کر کال کاٹ چکا تھا۔ کتنی دیر بے یقینی سے ٹھنڈے ہوتے وجود کے ساتھ وہ کانوں سے سیل فون لگا کر بیٹھی رہ گئی۔ اَب اُسکا اِرادہ دیر تک ہاسپٹل میں رُکنے کا ہی تھا۔

www.novelsclubb.com

"ذُوالجلال بھائی! چائے۔" تین گھنٹوں سے وہ حور عین کا اِنتظار کرنے کے ساتھ آصف سے باتوں میں مصروف تھا مگر اُسکا دُور دُور تک کوئی نام و نشان نہیں تھا۔

مُسکرا کر اُس نے ملیحہ کو دیکھتے ہوئے اُسکے ہاتھ سے کپ لیا تو ملیحہ نے اُسکو بغور دیکھا جو بغیر تھکے کب سے یونہی عمران کو گود میں بٹھائے، اُسکے بال سہلاتا ہوا مسلسل اُسکی بچگانہ باتوں میں حصہ ڈالنے کے ساتھ آصف سے اہم باتیں بھی کر رہا تھا۔ ملیحہ کو ایک دَم ہی اپنے فیصلے پر رشک آنے لگا تو اُسکے ہونٹ خود بخود مُسکراہٹ میں ڈھلنے لگے۔

"آپکو پتہ ہے میرے سکول کے سارے بچے آپکو بہت پسند کرتے ہیں۔" اب کے عمران کو کچھ نیا یاد آیا تھا اور اُسکی بات سُن کر ذُوالجلال کے چہرے کو پِھر سے ایک مہربان مُسکراہٹ چُھو گئی۔ آصف اُس شخص کو دیکھے گیا جو اِتنا بدل گیا تھا کہ آصف ابھی تک دنگ تھا، حیرت زدہ سا۔ یہ نہیں تھا کہ بچوں سے وہ بُرا سلوک کرنے والوں یار کھائی سے رہنے والوں میں تھا مگر وہ کچھ دیر ہی ان سے ملتا تھا اور بس۔ گھڑی کی سمت آصف کی نگاہ گئی تو رات کے نو بجتے دیکھ کر اُسکو اب کے حور عین کے لیئے پریشانی گھیرنے لگی مگر اُسکی نظر ملیحہ پر جا کر ٹھہر گئی جو سامنے صوفے پر

www.novelsclubb.com

بیٹھے مانی اور ذُوالجلال کو آپس میں یوں مگن دیکھ کر پورے دل اور چمکتی آنکھوں سے مُسکرا رہی تھی۔

"تم نے حور عین کو کال کی؟" آصف کے کہے جانے پر ذُوالجلال جو مانی کے ساتھ ہی مصروف تھا، چونک گیا۔

"اُنکا فون مصروف جا رہا ہے۔ اُنکا چھ بجے تک آف ہو جاتا ہے ایمرجنسی کے علاوہ پھر ابھی تک کیوں نہیں آئیں؟" ملیحہ کے تفکرانہ لہجے پر ذُوالجلال نے سَر اٹھا کر اُسکو دیکھا اور پھر کچھ سُوچنے لگا۔

"ملیحہ!" ذُوالجلال کے پُکارے جانے پر ملیحہ چونک کر اُسکی سمت متوجہ ہوئی۔

"اپنی بہن کو کال کر کے کہو کہ ذُوالجلال چلا گیا ہے۔" اُسکے کہے جانے پر آصف اور ملیحہ نے ایک دوسرے کو دیکھ کر بے اِختیار نظریں چُرا لیں۔

"جی اچھا!" اُس نے آہستگی سے کہتے ہوئے جلدی سے میسج ٹائپ کرنا شروع کر دیا جبکہ آصف نے بغور ذوالجلال کو دیکھا جو پھر سے عمران سے باتوں میں مصروف ہو چکا تھا۔ کچھ منٹ ہی گزرے تھے کہ عین ذوالجلال کی توقع کے مطابق دروازے کی بجتی بیل نے اُن سب کو چونکا دیا۔ ملیحہ اور آصف نے کسی قدر حیرانگی سے ذُوالجلال کو دیکھا جسکے چہرے کو بے ساختہ اپنے اندازے کے ٹھیک ہو جانے پر مُسکراہٹ چُھو گئی۔ لکڑی کا دروازہ کھولنے کی آواز آئی اور پھر لاونج میں اُسکے تھکے قدموں کی آواز قریب آتی گئی مگر وہ یونہی مانی کو گھٹنوں پر بٹھائے ہلکے سے جُھولتے ہوئے مسلسل باتوں میں ہی مگن رہا۔ اندر آتی حور عین کی نظر عین سامنے شرارت اور خوشی سے دَمکتے چہرے کے ساتھ باتیں کرتے مانی سے ہوتی ذُوالجلال پر گئی تو اُسکے قدم ٹھہر گئے۔ بے اِختیار پلٹ کر آتی ملیحہ کو جن نظروں سے دیکھا اُس پر وہ شرمندگی سے چہرہ جُھکا گئی لیکن اُسی پَل ذُوالجلال نے اُسکو دیکھا تو سنبھل کر وہ اپنا بیگ ٹیبل پر رکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"آپی میں۔۔۔"ملیحہ نے کچھ کہنا چاہا مگر اُس سے قبل ہی ذُوالجلال اپنے ہاتھ میں موجود چیزیں مانی کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے اُسکو آصف کی گود میں دے کر اُٹھ کھڑا ہوا۔

"میں نے ملیحہ سے کہا تھا ایسا کہنے کو۔"دونوں ہاتھ عقب میں باندھ کر وہ عین اُسکے سامنے کھڑا اُسی نرمی سے کہہ رہا تھا جو حور عین کے لیئے مختص تھی۔

"یہیں سب کے سامنے بات ہو جائے تو زیادہ مُناسب ہے۔"آصف اور ملیحہ کو ایک نظر دیکھ کر اُس نے عام سے انداز میں کہا تو حور عین اُسکے چہرے کو دیکھے گئی۔

"مجھے کچھ کام ہے اسلام آباد کاروباری اور ذاتی نوعیت کا اِس لیئے وہاں تمہارا میرے ساتھ چلنا بہت ضروری ہے اور مانی اور ملیحہ کی بات جہاں تک ہے وہ دونوں آصف کے ساتھ باباجان کی حویلی میں رہیں گے ایک دِن کے لیئے کیونکہ پرسوں ہم واپس آجائیں گے۔"پانچ گھنٹے اَنتظار کے بعد کہی جانے والی بات اُسکی اسِ قدر مُختصر سی تھی۔سُوچ کر ہی بے ساختہ حور عین نے اُسکے چہرے سے نظریں چُرا لیں

جہاں خفگی اور اِتنے گھنٹے اِنتظار کی اہانت کا دُور دُور تک شائبہ نہ تھا سے۔ کہہ کر وہ اُسی وقار سے اُسکے برابر سے ہو کر گزر گیا۔ وہ جو اُسکی خوشبو کے قریب آجانے پر سانس روکے کھڑی تھی لاونج کا دروازہ بند ہونے پر چونک کر ہوش کی دُنیا میں۔ چہرہ پھیر کر اُس نے گیلی پڑتی آنکھوں سے وہاں دیکھا جہاں سے وہ جا چُکا تھا

"اسلام و علیکم!" اپنے فون پر آتے انجان نمبر سے آتی کال کچھ سوچ کر اُٹھتے ہوئے اُس نے آہستگی سے کہا۔

"وعلیکم اسلام بیٹا! میں ذُوالجلال کا والد بات کر رہا ہوں۔" دوسری جانب سے سلام کے جواب کے بعد کہنے جانے والی بات پر چونک کے تیزی سے وہ بستر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اسلام و علیکم انکل!" اُسکے لہجے میں اچانک سے دَر آنے والا آحترام اور بے زاری چھٹتی محسوس کر کے عارض خان جیسا جہان دیدہ انسان بے ساختہ مُسکرا دیا۔

"جیتی رہو! اللہ خوش اور سُکھی رکھے آمین۔" اُنکے نرم انداز پر اُسکی آنکھیں بھیگنے لگیں تھیں۔

"بیٹا کل آپ ذُوالجلال کے ساتھ شہر چلی جانا۔ آپ سے منسلک کچھ کام ہے وہاں اگر آپ نہ گئی تو معملہ بگڑ سکتا ہے۔" کچھ پَل کے توقف کے فوراً بعد وہ مُدعے کی بات پر آئے تو اُنکے یوں دبے لفظوں میں کہنا حور عین کو اُلجھا گیا۔ اُس سے متعلق شہر میں کیا کام ہو سکتا ہے بھلا۔

"اور بیٹا آپ ملیحہ اور مانی دونوں کی فکر مت کریں۔ وہ یہاں میرے پاس رہیں گے یہ بھی تو اُنکا اپنا گھر ہے۔" یاد آنے پر اُنہوں مُسکرا کر کہا تو لمحے بھَر کے لیئے حور عین کا دِل تحفظ اور تشکر کے اِحساس سے مغلوب ہونے لگا۔

"جی انکل! جزاک اللہ۔" وہ جب بولی تو اُسکی آواز میں صاف نمی گُھلی محسوس کی جا سکتی تھی۔

"آپ بھی مجھے ذُوالجلال کی طرح باباجان کہو گی تو مجھے زیادہ خوشی ہو گی۔" اُسکے لہجے کا بھیگا پن محسوس کر کے اُنہوں نے اُسی نرمی سے کہا جو اُنکا انداز تھا اور حور عین نہیں جانتی کہ کیوں مگر بے اِختیار وہ نم آنکھوں سے ہنس دی۔

"جزاک اللہ! ضرور کہوں گی آئیندہ سے۔" اُس نے بھی اُنہی کے انداز کے کہہ کر اُنکا ڈھیروں خون بڑھا دیا۔ الوداعی کلمات کہہ کر اُس نے مُسکراتے ہوئے فون بند کر دیا۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ مسلسل مُسکرا رہی ہے۔ اُسی مُسکراتے چہرے کے ساتھ اُس انجان نمبر کو سیو کرتے ہوئے اَب اُس نمبر کا نام "باباجان" سے محفوظ کر رہی تھی۔ سَر جھٹک کر وہ جیسے ہی اُٹھی دروازے پر ہاتھ باندھ کر کھڑی مُسکراتی ملیحہ پر نظر جاتے ہی اُسکی مُسکراہٹ اُسی تیزی سے سِمٹی۔ ملیحہ ٹیک چھوڑ کر قدم

www.novelsclubb.com

قدم اُسکی جانب بڑھنے لگی جو خوامخواہ بیڈ پر پڑی کتابیں اِدھر اُدھر بیٹھ کر کرنے لگی تھی۔

آصف صبح سویرے ہی پھِر سے اُنکے گھر موجود تھا کیونکہ حور عین اور ذُوالجلال کے نکلتے ہی اُس نے ملیحہ اور مانی کو عارض خان صاحب کی حویلی چھوڑ کر آفس کے لیئے نکلنا تھا۔ذُوالجلال کی کال سُن کر کے وہ بس آنے ہی والا ہے، ملیحہ تیزی سے حور عین کے کمرے کی جانب لپکی۔اُسکو معلوم تھا کہ اَب اُسکو کیا کرنا ہے۔اندر داخل ہوتے ہی اُسکے چہرے پر مُسکراہٹ دوڑ گئی جب اُس نے حور عین کو پھِر سے کپڑوں میں ہمیشہ کی طرح الجھتے دیکھا۔

"پھر سے سیاہ!"ملیحہ کی آواز پر وہ چونک کر پلٹی اور پھر اُن سب کپڑوں کو دیکھنے لگی جو سیاہ رنگ کے تھے مگر ڈیزائن اور کام مُختلف تھے۔اُسکو یوں خاموشی سے ہر

کپڑے کو رَد کرتا دیکھ کر وہ مُسکراتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھی اور سیاہ اور سُرخ رنگ کے شیشوں کے نفیس سے کام والا فراک نکال کر حور عین کے ساتھ لگایا تو وہ بدک کر تیزی سے پیچھے کو ہوئی۔

"پاگل ہوں جو یہ اِتنا فینسی پہنوں۔" ہاتھ سے فراک پَرے کرتے ہوئے اُس نے جُھنجھُلا کر کہا تو ملیحہ کو مُسکراہٹ چُھپانا مشکل لگنے لگا۔

"ذُوالجلال بھائی کہہ رہے تھے کہ کسی دعوت میں لے کر جانا ہے آپکو۔" وہی کپڑے دوبارہ سے اُسکے ہاتھ میں تھماتے ہوئے ملیحہ نے کہا تو وہ چونک گئی کہ دعوت میں کیوں؟ اگر سب نے وہاں پُوچھا کہ وہ کون ہے تو ذُوالجلال کے لیئے مشکل کھڑی ہو سکتی ہے مگر خیر اُسکو یقین تھا کہ وہ وہاں جا کر ایک کونے میں بیٹھنے والی ہے اِس لیئے سَر جھٹک کر ملیحہ کے ہاتھ سے وہ کپڑے لیتے ہوئے اُسی خاموشی سے واش روم کی سمت بڑھ گئی تو ملیحہ گہرا سانس لے کر رہ گئی کہ وہ اب تک اُس سے نارمل طریقے سے بات نہیں کر رہی تھی۔ کچھ لمحے بعد لاک کھولنے کی آواز پر

www.novelsclubb.com

ملیحہ نے چونک کر دیکھا اور وہ یوں سادہ سے حلیئے میں بھی اُن سیاہ اور سُرخ شیشے کے کام والے کپڑوں میں جیسے دھمکنے لگی تھی۔اِس سے پہلے کہ حور عین شیشے کے آگے جاتی وہ لپک کر اُسکے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

"ذُوالجلال بھائی آنے والے ہیں بس۔میں آپکو سیکنڈز میں تیار کر دیتی ہوں ورنہ آپ تو ایسے ہی نہ چل پڑیں۔" جلدی سے اُسکو بیڈ پر بٹھاتے ہوئے چہرے پر زمانوں کی معصومیت سجا کر اُس نے کہا تو حور عین جو اُسکو صاف اَنکار کرنے والی تھی اُسکی آنکھوں میں دَر آتا شوق اور روشنی دیکھ کر خاموشی سے بیٹھ گئی۔ملیحہ نے اُسکے بالوں میں تیزی سے کنگھی کرتے ہوئے سامنے سے بیچ کی مانگ نکال کر دونوں سامنے دو چوٹیاں بنا کر پیچھے کے بالوں کو اسی پُھرتی سے کرلز کرنے لگی تو حور عین نے گھُور کر اُسکو دیکھا۔

"پہلی بار جا رہی ہیں آپ بھائی کے ساتھ کہیں تو کم از کم اچھا سا تو تیار ہوں۔" اُسکا میک اَپ کے سامان کو دیکھتے ہی اُٹھ کھڑے ہونے پر ملیحہ نے چہرے پر جسطرح

www.novelsclubb.com

افسردگی پھیلا کر کہا حور عین نے بے ساختہ دانت پیسے۔اور پھر منٹوں میں ملیحہ اپنے ہاتھ کا کمال اُسکے چہرے پو ہلکے میک اَپ کی صورت کر کے اب چہرہ پیچھے کر کے بغور اُسکو دیکھنے لگی۔بے اِختیار اُسکے مُنہ سے "ماشاءاللہ" نکلااور اِس سے پہلے کہ حور عین شیشے کی سمت بڑھتی باہر بجتے گاڑی کے ہارن پر ملیحہ نے دِل ہی دِل میں خُدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اُسکا ہاتھ پکڑااور بغیر اُسکو کچھ سمجھنے کا موقع دیئے بغیر چھوٹا سا کلچ اور اُن کپڑوں کے ساتھ کا نفیس سا کامدار دوپٹہ اُوڑھاتے ہوئے باہر کی راہ لی۔

حور عین کو مانی سے ملتا دیکھ کر وہ باہر تیزی سے بھاگی جہاں گاڑی میں ذُوالجلال بیٹھا اُسی کا مُنتظر تھا۔

"شکر ہے ذُوالجلال بھائی آپ عین وقت پہ آ گئے۔" اُس کے یوں کھڑکی کی سمت آ کر تیزی سے پُھولی سانس کے ساتھ کہے جانے پر حیران ہوتے ذُوالجلال کے چہرے پر اُسکے شرارتی انداز پر بے ساختہ مُسکراہٹ رینگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں سب خیریت!" حور عین کے خیال سے ہی تفکر اُسکے چہرے پر چھایا تو اپنا سانس دُرست کرتی ملیحہ تیزی سے نفی میں سَر ہلاتے ہوئے ہنسی۔

"آپ کی بیگم کو اچھا سا تیار کیا ہے اور اِس سے پہلے کہ وہ شیشہ دیکھ کے مُنہ دھو کر میری محنت پر پانی پھیرتی آپ فرشتہ بن کر ٹائم پر آ گئے۔" اُسکی بات ختم ہوتے ہی بے ساختہ ذُوالجلال کا قہقہ بُلند ہوا اور خوشگواری کی ایک طویل لہر اُسکے رگ وپے میں سرائیت کرتی چلی گئی۔ ملیحہ کو وہیں ذُوالجلال سے باتوں میں مصروف دیکھ کر حور عین جیکے سے گاڑی کی سمت بڑھی چونک ذوالجلال حور عین کی آمد سے بے خبر تھا ملیحہ سے باتوں میں مصروف ہونے کی بدولت وہ چونکا اُس وقت جب گاڑی کا پچھلا دروازہ کُھلنے کی آواز سُنی۔ ملیحہ اور اُس نے بیک وقت سائیڈ پر دیکھا اور پھر ملیحہ اپنا سَر پیٹ لینے والے انداز کے ساتھ تیزی سے گھوم کر دوسری سمت آئی اور تاسف سے حور عین کو دیکھ کر پسنجر سیٹ کا دروازہ کھولا۔

www.novelsclubb.com

حور عین نے جِن نظروں سے اُسے دیکھا اُس پر ملیحہ نے بامشکل اپنی مُسکراہٹ دبا کر مصنوعی سنجیدگی اور بیچارگی طاری کرتے ہوئے ایک بار پھر اُسکو چاروں طرف سے ہمیشہ کی طرح گھیر لیا۔ ملیحہ پر ایک تیز نظر ڈال کر وہ اونچا ہو کر تیزی سے گاڑی میں بیٹھ کر ذُوالجلال سے مکمل رُخ پھیر لیا۔ ملیحہ پھِر سے پلٹ کر ذُوالجلال کی جانب آئی اور مُسکرا کر ہاتھ ہلایا۔ اُسی وقت آصف بھی باہر نکلا اور ماتھے پر ہاتھ مار کر 'اوکے باس' والا سلوٹ کیا تو ذُوالجلال کے چہرے کو مُسکراہٹ چُھو گئی اور اُسی مُسکراہٹ سے اپنی گاڑی سٹارٹ کر کے وہ آگے بڑھا لے گیا اور پیچھے سے ملیحہ تب تک ہاتھ ہلاتی رہی جب تک وہ نگاہوں سے اوجھل نہیں ہو گئے۔

"چلو ہم بھی نکلیں۔" آصف کی آواز پر وہ چونک کر پلٹی اور پھر اثبات میں سَر ہلایا اور اب وہ دونوں اندر کی جانب بڑھ گئے۔

---

www.novelsclubb.com

"اسلام وعلیکم!" لمحے بھر کی خاموشی کے بعد موڑ کاٹتے ہوئے ذُوالجلال نے ہی پہل کی اور وہ جو دانستہ باہر کے نظارے دیکھنے میں محو تھی چونک کر شرمندگی سے دوچار ہو گئی مگر اُسکی سمت متوجہ ہونے کی غلطی نہیں کی۔

"وعلیکم اسلام" اُسکے مدہم سے جواب پر ذُوالجلال نے چہرہ پھیر کو اُسکو دیکھا جو صاف اُس سے اِحتراز برتنے کو باہر کے بھاگتے دوڑتے مناظر میں محو تھی۔ دوپٹہ اُس نے کسی قدر اِیسے لے رکھا تھا کہ ذُوالجلال کی نگاہ اُسکے چہرے سے نہ ٹکرا سکے۔ دوپٹے کو دیکھ کر وہ ایک گہرا سانس لے کر رہ گیا۔ "ہم کہاں جا رہے ہیں؟" یونہی باہر دیکھتے ہوئے اُس نے کچھ سوچ کر پُوچھا تو لمحے بھر کے لیئے ذُوالجلال اِس عنایت پر ساکن سا رہ گیا۔ اُسکی خاموشی پر دوپٹہ پیچھے کو کرتے ہوئے حور عین اب کے اُسکی سمت چہرہ پھیر کر دیکھنے لگی اور وہ جسکی بے اِختیار نظر حور عین پر پھسلی تھی۔

اُسکی نگاہیں اُسکے سیاہ دوپٹے کے ہالے میں جگمگاتے چہرے پر ساکن ہو گئیں۔ کوئی طلسم تھا جو ذُوالجلال پر پُھونک دیا گیا۔ کوئی سحر تھا جسکے اثر میں وہ اُس دِل کی دھڑکن

www.novelsclubb.com

روک دیتے چہرے کو دیکھ آگیا تھا یا پھر کوئی خواب کا سا فُسوں تھا۔ وہ اُسکے لیئے تیار ہوئی تھی، اِتنا خوبصورت۔۔۔ وہ ہر بار دِل کو کیوں ایسے شدت سے اپنی سمت کھینچ لیتی ہے؟ اُسکی حیران آنکھیں خود پر جمی دیکھ کر اُسکے دِل کی رفتار تیزی سے سُست پڑنے لگی اور اِس سے پہلے کہ وہ یوں ہی سحر زدہ رہتا، اچانک سے سامنے دیکھتی حور عین کی آنکھیں خوف سے پھیلیں اور ذُوالجلال کی سماعتوں میں اُسکی چیخ نما آواز گونجی۔

"جلال!" اُسکے یوں پُکارے جانے اور گیئر پر اپنے ہاتھ کے اوپر رکھا جاتا ہاتھ اُسکو ہوش کی دُنیا میں لے آئے۔ تیزی سے گاڑی ایک سائیڈ پر رُوکتے ہوئے اُس نے اُسی پھُرتی سے جھٹکا کھا کر آگے کو ہوتی حور عین سے پہلے ہی اپنا ہاتھ آگے ڈیش بُورڈ پر رکھتے ہوئے عین وقت پر اُسکا سَر لگنے سے بچا لیا۔ لمحے بھر کے لیئے گاڑی میں جامد خاموشی طاری رہی۔

www.novelsclubb.com

"یہ۔۔۔یہ اِس طرح گاڑی چلاتے ہیں آپ؟" لمحے بھر کے صدمے کے بعد بامشکل حواس بحال کرتے ہوئے وہ پُرانی والی حور عین کی طرح بغیر لحاظ کیئے اُس پر چڑھ دوڑی۔ذُوالجلال جسکی سماعتوں میں ابھی تک اُسکا 'جلال' پکارے جانا گونج رہا تھا اُسکے پُرانے انداز دیکھ کر قدرے حیرت سے اُسکی جانب میکانکی انداز سے گھوما۔

"نہیں! مگر یہ سب تمہارا قصور ہے۔" اُسکی خفگی بھری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اُس نے مدہم آواز میں کہہ کر فوراً گاڑی سٹارٹ کی اور حور عین کا اُسکے اِیسے صاف گوئی سے جواب دینے پر مُنہ حقیقتاً کھل گیا۔

"آپ۔۔۔آپ کہنا کیا چاہ رہے ہیں؟؟" وہ سب بُھول بھال کر اُسکی بات پر نک چڑھوں کی طرح چڑھتے ہوئے میدان میں اُتر آئی۔خوشی سے دَھڑکتے دِل مگر سنجیدہ چہرے کے ساتھ ذُوالجلال نے ایک نظر اُسکو دیکھ کر اُسی خاموشی سے نگاہ سامنے ونڈو سکرین پر ٹِکالی اور حور عین یک دَم خود کو یوں نظر انداز کیا جانا دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے ابھی مجھے نظر انداز کیا؟" اُسکے صدمے بھری آواز پر ذُوالجلال نے اُسکو تیزی سے سَر گُھما کر ایسی نظروں سے دیکھا جیسے کہنا چاہ رہا ہو کہ پاگل ہو گئی ہو مگر اُسکے چہرے کے تاثرات دیکھ کر وہ نہیں جانتا تھا کہ اُسکے چہرے کو مُسکراہٹ چُھونے لگی تھی۔ طیش سے اُسکو دیکھتی حور عین کا دِل مزید خفگی سے بَھر جانے لگا۔

"جلال!" غصّے نے ہمیشہ کی طرح اُسکی عقل پر سب سے پہلے تالا لگایا اِس لیئے خفگی اور ناراضگی سے اُس نے ذُوالجلال کے سٹیرنگ پر رکھے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے پُکارا۔ اُسکا ہاتھ لگانا تھا کہ گاڑی کی سپیڈ تیزی سے کم ہو گئی۔ دھڑک اُٹھتے دل کے ساتھ، اُس جیسا مضبوط جذبات رکھنے والا شخص اپنے کانوں میں اپنے دِل کی دھڑکن باآسانی سُن پا رہا تھا

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں نظر انداز کرنے کا سوچ بھی کیسے سکتا ہوں میری جان۔" اب کے اُسکے اِس قدر بے تکلف انداز پر حور عین کا دِل جیسے اُسکے کانوں میں آ کر دھڑکنے لگا۔ تیزی سے گلابی پڑتا چہرہ اُس نے پھیر کر ونڈو سے باہر دیکھنا شروع کر دیا اور

اُسکے یوں جھاگ کی طرح بیٹھ جانے پر ذُوالجلال کا قہقہ بے ساختہ تھا۔ کسی قدر حیرت سے حور عین نے اُسکو دیکھا جو کل اُس سے اِس قدر سنجیدگی سے بات کر کے اُسکا جامد کر گیا تھا اور اب اُسکی دِل کھینچ لیتی بے تکلفی۔ حور عین نے باقاعدہ سَر نفی میں ہلا کر اپنی سوچوں کے گھوڑے پر لگامیں کسیں جو کے-پی۔کے کی حدود سے نکلتے ہی خوش فہمیاں میں بس لمحے بھر کے لیئے ہی سہی پر جی لینا چاہ رہا تھیں۔

خاموشی پر ذُوالجلال نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا جو سینے پر بازو لپیٹے پھر سے سنجیدہ ہو گئی تھی۔ سوگوار ہوتے دِل کو ڈپٹتے ہوئے اُسکی نگاہ پھر سے اُسکے بے ریا، سپاٹ، اپنے سے چہرے پر پھسلنے لگی تو کھنکھار اُس نے اپنا رُخ بدلا۔ اُسکے یوں کھنکھارنے پر حور عین نے اُسکو دیکھا جو بظاہر گاڑی چلانے میں مصروف تھا۔ اُسکی نگاہ پھر سے اُسکے چہرے پر ٹھہر گئی لیکن ذُوالجلال کی آواز پر وہ چونکی۔

"تمہیں کس نے کہا تھا کہ دِل کی دھڑکن رُوک دینے کی حد تک حسین لگو۔"

مدہم آواز میں اُسکی خفگی بھری آنکھوں میں جُھک کر دیکھتے ہوئے کہہ کر اُس نے

www.novelsclubb.com

حور عین سکندر کا دِل مُٹھی میں لے لیا۔ وہ ساکت سی آنکھیں حیرت سے وا کیئے اُسے دیکھنے لگی جو مُسکرا کر پھر سے گاڑی چلانے میں مگن ہو گیا تھا۔ اُسکو اُسی طرح بیٹھے دیکھ کر ذُوالجلال نے پھر سے اُسے دیکھا اور پھر اُسکے چہرے کے قریب آ کر پُھونک ماری تو وہ جیسے کسی ٹرانس سے باہر آ کر بے یقینی سے ذُوالجلال کی بے تکلفی کو دیکھنے لگی پھر نظر جُھکتے ہی اپنے ہاتھ تک گئی تو ہلکی سی چیخ کے ساتھ اُس نے اپنا ہاتھ واپس کھینچ کر گود میں رکھتے ہوئے اپنے دوپٹے میں چُھپا لیا۔ اُسکے خفت زدہ تاثرات دیکھ کر ذُوالجلال نے بامشکل اپنی مُسکراہٹ دبا کر ساری توجہ ڈرائیونگ کی سمت مرکوز کر لی کہ وہ حور عین کو آرام دہ نہیں کرنا چاہتا تھا اور باقی کا اِسلام آباد آ جانے تک کا سفر اُسی دبیز، معنی خیز، کچھ عیاں کرتی خاموشی میں ہی گزرا۔

www.novelsclubb.com

لمس نُما جادو نے گویا تین طلسموں کا سامان کیا

آں کھ کو ششدر، دِل کو تلپٹ، پوروں کو حیران کیا۔۔۔

"وہ تم لوگوں کی ناک کے نیچے سے اُسکو اپنے ساتھ لے گیا اور تم حرام خور مجھے اب بتا رہے ہو۔" کانچ کا گلاس دیوار پر کھینچ مارتے ہوئے اُسکی آنکھیں غصے اور نفرت کے شعلے اُگل رہی تھیں اور اُسکے مُلازم سامنے کھڑے تھر تھر کانپ رہے تھے جنہیں اُس نے حور عین پر خاص نظر رکھنے کے لیئے کہا تھا۔ وہ اُسے کیا بتاتے کہ اُنکے ہاتھ بڑے مالک نے باندھ رکھے ہیں۔ اُنہوں نے سختی سے کہا تھا کہ معاملہ اب پہلے جیسا نہیں رہا۔

"مالک! ہم کیسے رُوکتے اُنکو، اب اُنکی بیک بہت مضبوط ہے۔ وہ سردار ذُوالجلال خان کے نکاح میں ہیں۔" ایک مُلازم نے ہمت کر کے کہا جسے رَب نِشتر نے ہی رُوحان کو آگاہ کرنے کو کہا تھا۔ اُسکے مُنہ سے سُنتے ہی رُوحان تیر کی سی تیزی سے اُسکی

www.novelsclubb.com

سمت لپکا اور پھر اُسکا گریبان جھکڑے مسلسل اُسکے چہرے پر مکّے برساتے ہوئے وہ یہی لفظ دُوہرائے جا رہا تھا۔

"نہیں ہے وہ اُسکے نکاح میں اگر ہے بھی تب بھی میں نہیں مانتا۔ میں اِیسا نہیں ہونے دوں گا" اُس شخص کا چہرہ لہولہان کرنے کے بعد اُسکا گریبان ایک جھٹکے سے اُس نے چھوڑا تو وہ شخص نیم غنودگی کی حالت میں کٹے شتر کی طرح ایک جانب لڑھک گیا۔ اُسکی حالت دیکھ کر باقی سب کو گویا سانپ سُونگھ گیا تھا۔

"اور تم سب! اگر دوبارہ کسی نے کاہلی دیکھائی یا یہ بات مُجھ سے نکالی تو تمہاری لاشیں کتوں کے آگے ڈال دوں گا۔" غُراتے ہوئے وہ ایک ایک کی جانب اُنگلی اُٹھا کر اُنکو تنبیہہ کر رہا تھا اور یہ ہمیشہ کی طرح کی بڑھک نہیں تھی یہ اُسکے مُلازم بھی جان گئے تھے۔

"جا کر اُسکی کی بہن اور بھائی کو میرے سامنے لے کر آؤ، ابھی کے ابھی۔" چُٹکی بجا کر یاد آتے ہی اُس نے تیزی سے کہا مگر مُلازموں کو ایک اِنچ بھی ہلتے نہ پا کر اُس نے

www.novelsclubb.com

پلٹ کر اُن سب کو دیکھا اور پھر سامنے پڑا کانچ کا ٹیبل ہاتھ سے اُچھال کر اُن سب کے سامنے پھینکا جسکا شیشہ اُنکے قدموں میں گر کر اُن سب کو بدکنے پر مجبور کر گیا۔

"دفع کیوں نہیں ہو رہے یہاں سے؟" اب کے وہ اِس قدر زور سے چیخا کے اُسکی دھاڑ پر اُس سمت آتے میر رب نشتر کے قدم دہلیز میں ہی جم گئے۔ وہ کئی لمحے وہاں کھڑے تاسف سے اپنے مضبوط اور سب کو رُوند ڈالنے والے بیٹے کے حال کو دیکھتے رہے۔ ایک عورت نے کیا حال کر دیا تھا اُسکا۔ بے اِختیار انہوں نے سختی سے مُٹھیاں بینچ کر اپنے غصّے پر قابو پایا اور اندر بڑھے۔

"اُس عورت کے بہن بھائی سردار عارض خان کی حویلی میں ہیں۔ ہمت اور حوصلہ ہے تو نکلوا کر دیکھ لو وہاں سے۔" پیچھے سے آتی اُنکی طنزیہ آواز پر وہ بے یقینی سے چونک کر پلٹا۔

"لیکن وہ وہاں کیوں، کیسے؟" گو کہ اُسکا سوال بچگانہ تھا مگر اُسکے یوں ہونق پن سے پُوچھے گئے سوال پر اُنکا جی چاہا اپنا سَر ہی پیٹ لیں۔

"تم کب سنبھلو گے رُوحان میر۔ایک عارض خان کا بیٹا ہے جو باپ کا مضبوط بازو بن کر کھڑا ہے اور ایک تم ایک عورت کے پیچھے باپ کو ذلیل کروانا چاہتے ہو۔" دانت پیس کر کہتے ہوئے وہ اُسکے سامنے کھڑے کہہ کر اب اُسکا اہانت کے احساس سے سُرخ پڑتا چہرہ دیکھ رہے تھے۔

"ذکر بھی مت کریں میرے سامنے اُس ذُوالجلال کا ورنہ میں اِس حویلی کے دَر و بام بھی ہلا دوں گا۔" اُنکی آنکھوں میں طیش سے دیکھتے ہوئے اُس نے جِس انداز میں کہا وہ ٹھٹھک کر اُسکے ہر ایک کو مار ڈالنے والے تاثرات دیکھ کر رہ گئے لیکن پھر ایک تمسخرانہ مُسکراہٹ نے تیزی سے اُنکے لبوں کا احاطہ کیا جسے رُوحان نے بُاشکل ضبط کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہمت ہے تو اُسکی حویلی کے دَر و بام ہلا کر دِکھاؤ کیونکہ برخوردار اپنی گلی میں تو کتا بھی شیر ہو جاتا ہے" آگے کو ہو کر اُسکا کندھا تھپکتے ہوئے اُنہوں نے جس انداز میں کہا اُس پر رُوحان کا خون تک کھول اُٹھا۔آنکھیں بند کر کے اُس نے اپنا سارا غصّہ

ضبط کر کے جیسے خود کو ہر قسم کے اِنتہائی قدم سے رُوک لینا چاہا جس میں وہ ناکام ثابت ہو رہا تھا۔

وہ جس وقت اسلام آباد پہنچے عصر کی اذانیں شروع ہو چکی تھیں۔ کھڑکی سے باہر کے مناظر دیکھتی حور عین خاموش مگر جہاں بھر کی حیرت سمیٹے شہرِ اقتدار کو دیکھ رہی تھی۔ اُسکی محویت محسوس کر کے ذُوالجلال کے چہرے پر جیسے بے حد آسودہ مُسکراہٹ رینگ گئی جسے اِس بار چُھپا لینے کی کوشش بالکل نہیں کی گئی تھی۔

"تم پہلی بار اسلام آباد دیکھ رہی ہو؟" حور عین کی چمکتی آنکھوں اور دلچسپی نے بالآخر ذُوالجلال کو خاموشی توڑ دینے پر اُکسایا تو وہ کسی قدر حیرت سے پُوچھ بیٹھا۔

حور عین کی محویت اُسکی دِل کھینچتی آواز پر مَاند پڑی اور چہرہ پھیرتے ہوئے بے ساختہ اُس نے نفی میں سَر ہلایا۔

"پھر تم نے ایم-بی-بی-ایس کہاں سے کیا؟" ہوٹل کی پارکنگ میں گاڑی رُوکتے ہوئے اُس نے ہلکے پُھلکے لہجے میں ہی پُوچھا کہ اُن آنکھوں کو پھر سے اُداس اور اجنبی کم اَز کم آج وہ نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

"لاہور سے کیا تھا" کہتے ہوئے اُسکے لہجے میں پھیلتا حزن اِس سے پہلے بڑھتا، ذُوالجلال اُسکی سیٹ بیلٹ کھولنے کو جیسے ہی اُسکے قریب ہوا وہ دھک سے اپنا غم بھول کر اپنی سیاہ آنکھیں پوری پھیلائے

دنگ ہو کر اُسے دیکھنے لگی اور ذُوالجلال جسکا اُسکو تنگ کرنے کا کوئی اِرادہ نہیں تھا یونہی جُھکا اُسکے چہرے کو پھر سے مسحور ہو کر دیکھنے لگا جو نئے سرے سے اپنے سحر میں مبتلا کر لیتا تھا۔ چونک کر وہ قدرے پیچھے کو ہوا اور پھر اُسکا لاک کھولتا خود بھی اُسی تیزی سے اپنی طرف کا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ لمحے بھر کو وہ سُن سی بیٹھی رہی پھر اپنی جانب کا دروازے کھولے جانے پر چونکتے ہوئے اُسکو دیکھا جو دروازہ

www.novelsclubb.com

کھولے اُسکا منتظر تھا مگر اب کی بار متوجہ نہیں۔ بامشکل چہرے کے تاثرات سلجھاتے ہوئے وہ باہر نکل آئی۔

"ابھی عصر پڑھ کر تھوڑا آرام کر لینا تم پھر چھ جے نکلنا ہے ہمیں دعوت کے لیئے۔" اُس کے ساتھ مگر قدرے پیچھے چلتے ہوئے اُس نے سیل فون نکلتے ہوئے کہا تو حور عین ٹھٹھک کر ٹھہری۔ وہ جو سیل فون میں مصروف تھا، اُسکا کاندھا حور عین کے کندھے سے ٹکرایا تو سَر اُٹھا کر ذُوالجلال نے اُسکو دیکھا اور قدرے پیچھے ہوا۔ حور عین نے خاموشی سے چہرہ پھیر کر اُسکا پیچھے ہو جانا دیکھا اور پھر سَر جھٹک کر چل پڑی۔ ریسپشن پہ پہنچ کر اُس نے کمرے کی چابی لی جو شاید وہ پہلے ہی بُک کروا چکا تھا۔ کمرے میں پہنچ کر جب حور عین اندر داخل ہوئی پیچھے ذُوالجلال کے قدم رُکتے محسوس کر کے اُسکا دیکھا۔

"مجھے کام ہے میں کچھ دیر میں آتا ہوں تب تک تم آرام کر لو۔" کہہ کر وہ تیزی سے پلٹا اور حور عین نا سمجھی سے اُسکو یونہی دروازے پر کھڑے ہو کر مضبوط

www.novelsclubb.com

قدموں سے جاتا دیکھنے لگی۔ وہ جا چکا تھا، اُوجھل ہو چکا تھا نگاہ سے لیکن پھر بھی وہ ویسے ہی دروازے کو تھام کر کھڑی رہی۔ چند لمحے بعد گہری سانس لے کر وہ پلٹی اور دروازہ آہستگی سے لاک کر کے اندر آ گئی۔ اندر آتے ہی اُسکو ذُوالجلال کا چلے جانا سمجھ آ گیا کہ وہ کمرہ وسیع ہونے کے باوجود ایسا تھا کہ وہاں الگ سے کوئی سپیس نہیں تھی جہاں وہ حور عین کی موجودگی میں جاتا۔ سب ذہن سے جھٹک کر وہ بستر پر آئی اور بے دَم ہو کر بیٹھ گئی۔ گہری سانسیں لے کر جیسے خود کو نارمل کرنے میں ہلکان ہو رہی تھی۔ ذُوالجلال جیسے شخص کے ساتھ سفر کرنا بے حد خطرناک تھا۔ اُسکی سحر انگیز شخصیت کے باعث لیکن یہاں تو معاملہ ہی دِل کا ٹھہرا تھا۔ وہ دِل جو اُس مہربان کی جانب پوری قوت سے ہمکنے لگتا، اِختیار سے باہر ہونے لگتا تھا۔ اگر ذُوالجلال کو خبر ہو جائے کہ وہ کتنا حور عین ہر اثر رکھتا ہے تو وہ شاید بے پایاں خوشی کے احساس سے پاگل ہو جاتا مگر یہاں حور عین اُس تک یہ خبر ہرگز پہنچنے نہیں دے

www.novelsclubb.com

سکتی تھی۔وہ ذُوالجلال کو سلامت، خیر کے ساتھ دیکھتے رہنا چاہتی تھی جو اُسکے ساتھ ہر گز ممکن نہیں تھا،اُوخُدایا! کیوں ممکن نہیں تھا آخر؟

؎مجھے یہ خوف کہ اُسے عشق ہو نہ جائے کہیں

سو بہت دیر تلک اُسکو خود سے بد گُماں رکھا۔

"آپ مجھے بابا جان کہہ سکتے ہو بچوں۔"ملیحہ اور عمران کو دیکھتے ہوئے اُنہوں نے اِس قدر اپنائیت سے کہا کہ عمران نے چونک کر اِس لفظ پر اُنکو دیکھا۔اُسکی سیاہ چھوٹی آنکھوں میں کچھ آنسوؤں جیسا چمکنے لگا تھا۔ملیحہ نے مُسکرا کر سَر ہلاتے ہوئے مانی کی پلیٹ میں سالن نکالا اور پھر اُنکی جانب باؤل ک کھسکا دیا۔آصف نے اُسکو کہنی مار کر جیسے کہنا چاہا کہ وہ اُنکے لیے ڈال دے مگر وہ عقل کی بات بتائے جانے پر کم ہی سمجھتی تھی سُو نفی میں سَر ہلا کر وہ بھی کھانے کی جانب متوجہ ہو گیا۔

"ذُوالجلال اور حور عین پہنچ گئے ہوں گے اسلام آباد؟" عموماً وہ، آصف اور ذُوالجلال کھانے کے وقت بات چیت کے سخت خلاف تھے مگر ضروری بات کے۔ اُنکے کہے جانے پر مانی اور ملیحہ نے بھی چونک کر آصف کو دیکھا۔

"جی مجھے کال آئی گی تھی سَر کی" اُس نے مُسکرا کر کہا تو ملیحہ نے گھُور کر اُسکو دیکھا جو عارض خان کی سمت متوجہ تھا۔

"کتنی بار تمہیں کہا ہے آصف کہ اُسکو کام کے علاوہ نام سے پُکار لیا کرو۔ تم اُسکے واحد بہترین دوست بھی ہو مگر تم۔۔۔" عارض صاحب نے کہتے ہوئے تاسف سے بات اُدھوری چھوڑ دی تو وہ سَر خفت سے کُھجانے لگ گیا۔

"آپ تو جانتے ہیں میں نے کتنی مشکل سے ذُوالجلال کو اُن اور سَر کہنے کی عادت ڈالی ہے۔" اُسکے جھینپ کر کہے جانے پر ملیحہ نے ہنسی دبا کر اُسکو دیکھا۔ اُسے آج بھی یاد تھا کیسے آصف اُسکو کہتا تھا کہ کوئی وظیفہ کرے اور وہ ذُوالجلال کو سب کے سامنے نام سے پُکارنا ترک کر دے اور اب اِیسی عادت اُسکو پڑ گئی تھی کہ وہ گھر میں

اور اکیلے میں بھی اُسکے رعب سے اُسکو 'سَر' کہتا تھا۔ شاید وہ یہ بُھول ہی گیا تھا کہ وہ اپنے سَر کو کبھی بے تکلفی سے ذُوالجلال بھی پُکارا کرتا تھا عمر کے فرق کے باوجود۔

"آپ اُنکو کبھی نام سے بُلاتے تھے؟" مانی کی دُنیا چھوٹی سی تھی سُو اُسکی حیرت کا دائرہ بھی اُتنا ہی تھا۔ آصف نے مُسکراہٹ دبا کر عارض صاحب کو دیکھا جو اُس معصومیت پر دِل کھول کر ہنس دیئے۔ وہ جو بہت کم ہنستے تھے اب اپنے گھر میں دَر آتی رونق دیکھ کر اُنکی مُسکراہٹ تھم جانے کا گویا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔

"ہاں! اِیسے لگتا ہے جیسے زمانا گزر چکا ہے۔" آصف نے جیسے سوچ کر کہا تو ملیحہ نے اُسکے چہرے کو بغور دیکھا۔

"تو آپ کیوں نہیں کہتے اب؟ اُسکا نیا سوال تیار تھا۔ مانی بہت کم گو تھا مگر کچھ بھی ہو اُسکو سوال کرنے کا حد سے زیادہ شوق تھا۔

"ہاں بھئی سُناؤ برخوردار! دَرد بھری داستان" عارض صاحب جیسے بہت محضوظ ہوئے تھے یوں آصف کے گھیر لیئے جانے پر۔ آصف نے دانت کچکچا کر مانی کو دیکھا

جو آنکھوں میں ڈھیروں تجسس لیئے اُسکو دیکھ رہا تھا۔جو یہاں ملیحہ نہ بیٹھی ہوتی تو وہ اپنے ہونے والے سالے کو بہت اچھے سے چُپ کروالیتا مگر۔۔۔

"بس اِتنی عادت پختہ ہو چکی تھی کہ اسمبلی میں سب کے سامنے بھی کئی بار میں نے ذُوالجلال کہااور سب نے مجھے اِیسے گھُورا جیسے کھا جائیں گے۔ذُوالجلال کے علاوہ سب کو فرق پڑ رہا تھا کیونکہ صرف اُسکا ہی جو نئیر نام لے رہا تھا۔اِیسے میں ذُوالجلال بہت نمایاں ہونے لگا تھا اِس لیئے اِس پہلے کہ ایوان میں کوئی ذُوالجلال کو کچھ کہتا میں نے جیسے تیسے کر کے اپنی عادت بدل لی"آصف نے کندھے آچکا کر کہا تو ملیحہ نے مُسکراتی مگر مصنوعی ترحم بھَری نظروں سے اُسکو دیکھا۔

"تو پِھر آپ کا دوست کھو گیا؟"مانی کے سوال پر آصف کے ساتھ عارض خان بھی چونک گئے۔اُنہیں بچے کی جانب سے پوچھے گئے سوال نے چونکا دیا تھا۔

"بالکل بھی نہیں!ہاں ورک پلیس پہ میں ذرا دبنے لگا تھا ذُوالجلال سے،عزت کرنے لگا تھا کچھ فرض تھا تقاضا تھا مگر خیر تمہاری بہن کی وجہ سے مجھے اپنے دوست

کو پھر سے کبھی کبھار ذُوالجلال پُکارنے کا حق مل گیا ہے۔"آصف کے نرمی سے کہے جانے پر ملیحہ اُسکو محویت سے دیکھے گئی اور مانی کی چمکتی آنکھوں میں نہ جانے کتنے ہی اور سوال تھے جنہیں وہ صرف اپنی 'حور آپی' سے ہی پُوچھ سکتا تھا سو سوچ کر مُسکراتے ہوئے اپنے کھانے کی جانب دِلجمعی سے مصروف ہو گیا۔

اور وہ جو اُس کمرے میں جہاں بیٹھی تھی وہیں تین گھنٹے تک بیٹھی رہی۔خیالات کی تلخ دُنیا سے دروازہ کھٹکھٹائے جانے کی آواز پر نکلی۔چونک کر تیزی سے اُٹھی اور کراہ کر دوبارہ بیٹھ گئی شاید اِتنا طویل سفر زمانوں بعد کرنے اور ابھی ایک ہی پوزیشن پہ بیٹھے رہنے کی وجہ سے کوئی نَس دَب گئی تھی۔دروازے اندر سے نہ کھولے جانے پر ذُوالجلال جو پھر سے دروازہ بجا چکا تھا پریشانی سے اپنے والٹ سے کارڈ نکال

www.novelsclubb.com

کر دروازہ کھولتے ہوئے اندر داخل ہوا مگر اُسکے سامنے لڑکھڑا کر کھڑا ہونے پر تیزی سے اُسکی جانب بڑھا جسکی ذُوالجلال کی سمت پُشت تھی۔

"کیا ہوا حور!" اُسکی یک دَم قریب سے آتی آواز پر وہ جو اپنے ہی دھیان میں پاؤں کو ہلا رہی تھی چونک کر پلٹنا چاہا لیکن کراہ کر اِس سے پہلے کہ پیچھے کو گرتی اُس نے تیزی سے کندھوں سے تھام کر اُسکو پھر سے بچا لیا۔ صورتحال یہ تھی کہ اُسکی پُشت ذُوالجلال سے جا لگی تھی۔ ہڑبڑا کر وہ آگے کو ہوئی تو اُسی نرمی سے ذُوالجلال نے اپنے ہاتھ پیچھے کر لیئے۔

"تم ٹھیک ہو؟" اُسکے سامنے آ کر اُس نے تفکر سے کہا حور عین تو جی چاہا زمین پھٹے اور وہ اُس میں سَما جائے۔ اِتنی ہی شرمندہ تھی وہ۔

www.novelsclubb.com

"وہ۔۔۔ وہ دراصل۔۔۔" اُس نے پھر سے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کچھ کہنا چاہا مگر سمجھ نہیں آئی کہ کیا کہا جائے۔ ذُوالجلال نے جُھکی نظروں سے اُسکے پاؤں کو بغور دیکھا جسے وہ بار بار ہلا کر پھر پیچھے کر رہی تھی۔

"باہر کاونٹر پہ مجھے بتایا گیا ہے کہ تم نے کھانے کے لیئے دروازہ ک نہیں کھولا۔ تم نے میری جان نکال دی تھی حور عین۔" اپنائیت بھری خفگی سے کہتے ہوئے وہ اب جُھک کر گھٹنوں کے بل اُسکے قدموں میں بیٹھ گیا تھا اور حور عین جسکا دِل اُسکے فکر بھرے لفظوں پر تیزی سے دھڑک اُٹھا تھا اب ششدر سی بیٹھی جُھکے سَر سے اُسکو دیکھنے لگی۔ پاؤں تک اُسے کھینچ لینے کا ہوش نہ رہا جسے ہاتھ لگائے بغیر وہ بغور دیکھ رہا تھا۔

"یقیناً جہاں چھوڑ کر گیا تھا وہیں بیٹھی رہی ہو گی اِتنے گھنٹے۔" اُسکے پُر یقین سا کہے جانے پر حور عین کا مُنہ حیرانگی سے کُھلتا دیکھ کر ذُوالجلال نے اُٹھا سَر پھر سے جُھکا کر اپنی مُسکراہٹ کا گلا گھونٹا اور اُٹھ کھڑا ہوا پھر اُسکا ہاتھ تھام کر وہ اُسے لیئے آرام سے باہر نکل ایا۔ ہوٹل کے کاؤنٹر پر چیک اؤٹ کرتے ہوئے حور عین کتنی ہی لڑکیوں کی رشک بھری، حیرت زدہ، مسحور ہوتی دنگ نظروں کو بامشکل حلق تک اُتار کر ایک نظر ذُوالجلال کو دیکھ کر اُسی طرح چلتی رہی کیونکہ وہ کسی کی طرف بھی

www.novelsclubb.com

متوجہ نہیں تھا۔اُسے اُن ساری ستائش بھری نظروں کی کچھ خبر نہیں تھی بس وہ صرف حور عین کے آہستہ قدموں کو فکر اور اپنائیت سے دیکھ رہا تھا اور حور عین کو لگ رہا تھا گویا وہ دُنیا، ایک جہاں فتح کر بیٹھی ہو۔گاڑی میں بیٹھے بھی سارا وقت وہ اپنے پاؤں کو سہلاتی رہی اور ذُوالجلال ذرا کی ذرا نظر اُٹھا کر اُسکے پاؤں کو دیکھ لیتا۔ کچھ دیر بعد گاڑی رُکنے پر اُس نے چہرہ اُٹھا کر سامنے دیکھا۔وہ کسی ہال کی اینٹرنس پر تھے۔ذُوالجلال کی گاڑی کو رُکتے دیکھ کر کتنے کی لوگ پہچان کر اُسکی جانب لپکے۔ حور عین حیرت اور پریشانی سے چہرہ موڑے لوگوں کے جم غفیر کو دیکھنے لگی۔تیز روشنیوں کے باوجود وہ اندر بیٹھی کسی کو نظر نہیں آرہی تھی کیونکہ گاڑی کے سارے شیشے، ونڈو سکرین سمیت سیاہ تھے۔اُس نے گھبرا کر پریشانی سے ذُوالجلال کو دیکھا جو اُسی کو دیکھ رہا تھا۔

"چلیں!" اُسکی پُرسکون سی آواز پر حور عین نے اُسکو دنگ ہو کر ایسے دیکھا گویا اُسکا دماغ چل گیا ہو۔اُسکے اطمینان بھرے انداز پر حور عین کی حیرت بہت زیادہ تھی

www.novelsclubb.com

جبکہ اُسکو یونہی حیران چھوڑ کر باہر نکلا تو باہر کے شور پر حور عین نے تیزی سے کانوں پر دونوں ہاتھ رکھ لیئے۔اُسکے نکلتے ہی رپورٹرز جو اُس سے سوالات میں سبقت لے جانے کے لیئے مچل رہے تھے ذُوالجلال کو اپنی گاڑی کی پسنجر سیٹ کی جانب بڑھتے دیکھ کر تجسس سے آگے ہونے لگے۔شور تھم کر چہ مُگائیوں کا رُوپ دھار چکا تھا۔ حیرانگی کی بات تھی کیونکہ سردار ذُوالجلال ہر عشائیے اور غیر سیاسی دعوت میں اکیلا ہی آتا تھا یہاں تک کے اُسکا بازو آصف بھی الگ سے آتا تھا۔گاڑی کا دروازہ کھولے جانے پر حور عین پیچھے کو کسکی تو ذُوالجلال نے مُسکرا کر اپنا بازو اُسکے آگے کیا۔وہ اُسکے بازو کو دیکھ کر سنبھلی تو کیا وہ چاہتا تھا وہ اُسکا بازو تھام کر اِتنے لوگوں کے جم غفیر سے گزرے؟اُس جیسے شاندار سے انسان کو حور عین کو یوں ساتھ لے کر جانے میں کوئی شرمندگی محسوس نہیں ہو گی؟؟؟

اُسکو یوں اُلجھتے دیکھ کر ذُوالجلال نے اُسکا سَرد ہوتا ہاتھ تھاما اور پھر اپنے بازو پر کہنی سے ذرا آگے رکھا کر اُسکو جھٹکے سے باہر کھینچ لیا۔تیز روشنیوں اور تصویریں کھنچے

www.novelsclubb.com

جانے کی لگاتار کھڑ کھڑ جیسی آواز سے بے نیاز وہ سَر اُٹھائے حیرت سے اُسکا چہرہ پھیرے دیکھ رہی تھی جو چہرے پر خوبصورت سی مُسکراہٹ سجائے، اُسکے بازو کو مضبوطی سے تھام کر کپکپاتے ہاتھ پر اپنا دوسرا ہاتھ نرمی سے رکھے اب اندر کی جانب بڑھ رہا تھا۔ کتنے ہی رپورٹرز آگے بڑھ بڑھ کر سوال کر رہے تھے مگر وہ اُس سب سے بے پرواہ حورعین کی جانب مہربان مُسکراہٹ سے دیکھتا ہوا ہال کے اندر آ گیا۔ شور شرابے کی آواز سُن کر کتنے ہی لوگوں نے گردنیں پھیر کر دیکھا اور پھر ذُوالجلال خان کے ساتھ کسی عورت کو دیکھ کر اپنی کرسیوں سے حیرت کی زیادتی سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ رپورٹرز کو باہر ہی روک دیا گیا تھا کیونکہ یہ کوئی سیاسی عشائیہ نہیں بلکہ سیٹھ ہمدانی کے بیٹے کی ولیمے کی تقریب تھی۔ ذُوالجلال کو قدم بہ قدم اُس بے اِنتہا خوبصورت اور دِلکش مگر گھبرائی ہوئی، جھجھکتی ہوئی عورت کے ساتھ دیکھ کر سیٹھ ہمدانی کے بڑھتے قدم شاک سے تھم گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"مالک! جلدی سے ٹی وی چلائیں۔" وہ جو اپنے جگری یار کے ساتھ پھر سے شطرنج کی بساط بچھائے دماغ میں کوئی گہری چوٹ پہنچاتی حکمت عملی کو سوچ رہا تھا چونک کر اپنے وفادار مُلازم کو دیکھنے لگا۔ اُسکے دوست نے چونک کر سامنے پڑا ریموٹ اُٹھا کر ٹی وی آن کیا تو سامنے خبروں میں چلتی ایک ہی بات پر رُوحان جو انگلی چال سوچ رہا تھا خالی ہوتے ذہن کو سامنے دیکھنے لگا۔

"کے-پی-کے کے فائننس منسٹر ذُوالجلال خان جو اپنی کم عمری میں سیاست اور مضبوط کردار کی وجہ سے پورے پاکستان میں مشہور تھے آج اپنے سیاسی حریف سیٹھ ہدانی کے بیٹے کے ولیمے پر کسی عورت کے ساتھ دیکھے گئے۔ وہ عورت کون ہیں اُنکی اُس کا جواب وہ تقریب کے اِختتام پر سب کے سامنے دینے کا کہہ کر گئے ہیں۔" اینکر کے رکنے پر رُوحان نے ہاتھ میں تھامے کانچ کے گلاس پر اپنی گرفت

www.novelsclubb.com

مضبوط کی۔آنکھوں میں نفرت اور تحقیر کے ڈورے صاف دیکھے جا سکتے تھے۔دِل جیسے پوری دُنیا کو آگ لگا دینے کے درپے تھا۔

"اِس ذلیل اِنسان کا قتل میرے ہی ہاتھوں طے ہے اب۔"کانچ کا گلاس پھینکتے ہوئے اُس نے جسطرح دھاڑ کر کہا اُس پر اُسکے دوست نے اُسکو تفکر سے دیکھا۔

اِدھر اُدھر ٹہلتے ہوئے وہ جیسے اپنے اِشعال کو قابو کر لینے میں ناکام ہو رہا تھا۔

"میں کچھ کہوں گا تو تُجھے سخت بُرا لگ جائے گا۔"سیف مہران کی آواز پر اُس نے ٹھہر کر اُسکو نا سمجھی بھرے غصے سے دیکھا تو اُس نے دونوں ہاتھ مفاہمتی انداز میں اُٹھا لیئے۔

"دیکھ میں تُجھے ہے ہمیشہ کی طرح کا مُخلصانہ مشورہ دوں گا۔"مہران گہرا سانس لے کر اُٹھ کھڑا ہوا تو رُوحان اُسکو اُنہی سخت نظروں سے گھورتا رہا۔

"وہ عورت پہلے بھی تیری طرف سَرد مہڑ کی بازی لگا دینے کے باوجود مائل نہیں ہوئی اور اب تو وہ ذُوالجلال کے نکاح میں ہے۔تُو نہیں جانتا ایک وفادار عورت مرِ تو

سکتی ہے مگر اپنا شوہر نہیں چھوڑ سکتی۔" مہران نے اُسکو ایک بار پھر سے سمجھا لینے کی کوشش کی مگر سامنے جو کھڑا تھا اُسکا اب سمجھنے کا کوئی اِرادہ نہیں تھا۔

"ہو گئی تیری بکواس؟ میں اگر ذُوالجلال کو نظر انداز کرتا آرہا تھا تو صرف صوفی کی وجہ سے لیکن اُس اِنسان نے اِتنے سالوں میری اکلوتی، لاڈلی بہن کو اپنے پیچھے خوار کروایا اور اب میری آنکھوں کے سامنے سے میرا حق چھین کر لے گیا۔ میں اِس شخص کو اب ہرگز معاف نہیں کرنے والا۔" انگارے چباتے لہجے میں کہتے ہوئے وہ مہران کو کندھا مار کر ہٹاتے ہوئے اُسکے برابر سے ہو کر نکلتا چلا گیا جبکہ پیچھے مہران تاسف سے سَر ہلا کر رہ گیا۔

---

www.novelsclubb.com

"اسلام و علیکم! سردار صاحب" اُسکو اپنی جانب خاموش، سَرد نظروں سے گھورتا پا کر سیٹھ ہدانی نے گڑبڑا کر سلام کیا تو ذُوالجلال نے اپنے گرد اکھٹے ہوتے لوگوں کے

باعث تاثرات پر قابو رکھتے ہوئے سَر کو ہلا کر سلام کا جواب دیا۔ حور عین جو کسی بھی وقت اِتنے ہجوم کو دیکھ کر بس ڈھا جانے کو تیار تھی آگے بڑھتی حور عین کو تنفر اور حسد سے تکتی عورت نے آگے بڑھ کر سوال کیا تو حور عین کو لگا بس ابھی کے ابھی وہ پورے قد سے ڈھے جائے گی۔

"یہ لڑکی آپ کی کیا لگتی ہیں؟ کیا نئی سیکرٹری؟" وہ سوال گو کہ طنزیہ تھا لیکن اُس لڑکی نے مُسکرا کر پُوچھتے ہوئے گویا اپنے دِل کی بھڑاس بھی نکالی تھی۔ حور عین کی گھبراہٹ اور لڑکھڑانا محسوس کر کے ذُوالجلال نے اُسکا ہاتھ تھپک کر اپنے ہاتھ سے ہٹایا تو حور عین کا دِل ایک دَم ساکن ہو گیا۔ اُس نے سَر اُٹھا کر ذُوالجلال کو خالی خالی نظروں سے دیکھا مگر وہ اُسکی سمت نہیں مُسکراتی مگر ٹھنڈی نظروں سے سوال پوچھنے والی عورت کو دیکھ رہا تھا اور پھر اپنا آپ باعثِ شرمندگی تصور کر کے حور عین نے سَر جُھکا لیا کہ تبھی اپنے کندھے پر اُسکی مضبوط گرفت محسوس ہوئی اور پھر ذُوالجلال نے اُسکو اپنے ساتھ یوں ہی کندھے پر ہاتھ رکھے لگا لیا۔

www.novelsclubb.com

"اِتنی خوبصورت اور پاکیزہ ترین سیکرٹری میرے خیال سے اِس دُنیا میں کسی کے پاس نہیں ہو سکتی۔ یہ میری بیوی ہیں حور عین ذُوالجلال خان۔" اُسکے نرمی سے تعارف کروائے جانے پر ایک دَم پورا ہال ساکن ہو گیا۔ لوگوں نے اپنی دھڑکنیں تک اُس انکشاف پر رُوک لی تھیں جبکہ حور عین نے جھٹکے سے اپنا جُھکا سَر اُٹھا کر ذُوالجلال کو دیکھا جو سب سے بے نیاز اب کے اُسکی جانب ہی مہربان مُسکراہٹ سے دیکھ رہا تھا۔ اُسکے تحفظ دیتے حصار میں ایک دَم سے اُسکے کانپتے، گھبراتے وجود کو اَمان مل گئی تھی۔ اُسکے تپتے، جُھلستے وجود پر اُس نے بھَرے مجمعے میں اپنے نام کی محترم چادر بڑے مان اور محبت سے اوُڑھا دی تھی۔ اُسکی آنکھوں میں چمکتے آنسو دیکھ کر ذُوالجلال کا دِل پھر سے اُس سے بغاوت کر جانے لگا تو اُس نے نرمی سے اُسکا گال تھپتھپا کر سب کی سمت دیکھا جن کو صدمے سے نکلنے کے لیئے وقت درکار تھا۔

www.novelsclubb.com

"بھئی بہت مُبارک ہو سَردار صاحب۔آپ نے بھی آخر کار شادی کر ہی لی۔" بے بہا حیرت سے سب سے پہلے نکلنے والا سیٹھ ہمدانی تھا۔ذُوالجلال نے بامشکل مُسکراہٹ چہرے پر طاری رکھتے ہوئے جیسے اُسکی مُبارک باد وصول کی۔

"لیکن آپ نے کب کی شادی اور اچانک ؟"اُس عورت نے بکھرے حواسوں کے ساتھ بے ربطی سے کہا تو حور عین نے اُسکے لہجے کی لڑکھڑاہٹ پر اُس تیز طرار عورت کو بغور دیکھا۔وہ جن نظروں سے ذُوالجلال کو دیکھ رہی تھی وہ حور عین کا خون جلانے کے لیئے کافی تھیں۔

"کچھ عرصہ ہو گیا ہے۔میں اپنے ولیمے پر ہی سب کو مدعو کر کے بتانا چاہتا تھا مگر کچھ لوگوں کو دوسروں کے ذاتی زندگی کو اُچھالنے کا بہت شوق ہوتا ہے تو میں نہیں چاہتا تھا کہ حور عین کو کسی قِسم کی تلخ باتوں کا سامنا کرنا پڑے۔" پہلی بار عام دعوت میں سردار ذُوالجلال کو طویل گفتگو کرتے دیکھا جا رہا تھا۔اُسکے جواب پر حور عین کا دِل جیسے پِھر سے اُس شخص کا اَسیر ہو جانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی ارینج میرج ہوئی ہے؟" سامنے کھڑی ایک اور لڑکی کی جانب سے سوال آیا وہ جو ہاتھ سے سب کو انجوائے کرنے کا کہہ کر حور عین کو لے کر کہیں آرام سے بیٹھ جانے کا اِرادہ رکھتا تھا ٹھہر گیا۔ وہی عورت جسکی سُلگتی نظریں حور عین پر تھیں اُس نے اِس سوال پر حور عین کو سَر تا پا تمسخر بھری نظروں سے دیکھا گویا کہنا چاہ رہی ہو 'ناممکن'۔ اُس عورت کی نظریں اور اب یہ سوال، حور عین کا جی چاہا یہاں سے بھاگ جائے مگر ذُوالجلال کی مضبوط، تحفظ دیتی گرفت اُسکو روک کر رکھے ہوئے تھی۔

"میری خالصتاً محبت کی شادی ہے۔ میں جو کسی عورت کو دیکھتا تک نہیں تھا حور عین کو بس ایک نظر دیکھ کر اِن کی محبت میں بُری طرح گرفتار ہو گیا اور تاحیات رہوں گا۔" اُسکے نرمی سے مُسکرا کر کہے جانے پر حور عین نے چہرہ پھیر کر اُسکے بے پناہ وجیہہ نظر آتے چہرے کو دیکھا۔ دِل جیسے اپنی دھڑکنیں بھول کر اُس شخص کے نام کی مالا پوری شدت سے جپنے لگا تھا۔ وہ اِیسا ہی تھا سحر پُھونک ڈالنے والا۔

www.novelsclubb.com

؎ دِکھائے جاتے ہو تم جو بڑی سہولت سے

یہ خواب، خواب ہی نِکلا تو میرا کیا ہو گا۔۔۔

صوفیا ابھی ابھی پارلر سے تیار ہو کر آئی تھی اور اب ڈریسنگ ٹیبل کے آگے کھڑے ہو کر اپنے اخروٹی سٹیپس میں کٹے خوبصورت بالوں کو انگلیوں کی مدد سے ٹیک کرتے ہوئے مُسکرائے چلی جا رہی تھی۔اُسکا اِرادہ ذُوالجلال سے کل مِلنے کا تھا۔وہ ذُوالجلال جو اُسکی آنکھوں میں اب ستاروں کی مانند دھمکانے لگا تھا۔وہ اُسکی جُنونی محبت تھا۔ایک دِن وہ بھی اُسکی خوبصورتی اور جُنونیت کے آگے ویسے ہی گھٹنے ٹیک دے گا جیسے کسی کو بھی اپنے قابل نہ سمجھنے والی صوفیا نے سردار ذُوالجلال کے آگے ٹیک دیئے تھے۔لمحے بھر کو اُسکی آنکھوں میں پچھلی دعوت میں ذُوالجلال کو کسی عورت کے ساتھ دیکھ کر مُسکرانہ یاد آیا تو اُسکی مُسکراہٹ سِمٹی مگر پَل بھر کے لیئے

کیونکہ وہ صرف اُسکا تھا۔اُسے کوئی صوفیا کا ہونے سے نہیں روک سکتا تھا شاید خُدا بھی نہیں۔

"اوُنہوں" مسلسل بجتے سیل فون کی آواز اُسکو خوبصورت تصورات کے تسلسل سے دھکیل کر واپس لے آئی۔بدمزگی سے فون کو دیکھا اور پھر "لائبا کالنگ" لکھا دیکھ کر کچھ سوچتے ہوئے اُس نے فون ٹیبل سے اُٹھا کر کال اٹینڈ کرتے ہی پھر سے خود کو شیشے میں دیکھا۔ہمیشہ کی طرح خوبصورت اور طرحدار۔

"ہیلو! کیا ہوا سب خیر ہے؟" دوسری سمت طویل خاموشی پر اُسکی ساری بے زاری ہوا ہوئی تھی۔

"تم کہاں ہو صوفی؟" لائبہ کی متفکر سی آواز پر اُسکو قدرے حیرت ہوئی۔

"تمہیں بتا کر آئی تھی کہ اپنی حویلی جا رہی ہوں اور ذُوالجلال کے قریب۔" پہلے تیزی سے کہہ کر آخر میں اُسکے لہجے میں مٹھاس گھولتی محسوس کر کے لائبہ نے بے اِختیار ماتھا پیٹا۔

"مگر 'تمہارا' وہ ذُوالجلال تو یہاں ہے۔" اَب کے اُس نے قدرے تمسخرانہ انداز میں کہا تو وہ چونک کر سیدھی ہوئی۔ بالوں میں نزاکت سے چلتا ہاتھ بھی اب رُکا رہ گیا کیونکہ لائبہ 'تمہارا ذُوالجلال خاص موقعوں پر ہی کہتی تھی جب اِنہونی ہو جائے اور وہ بے خبر ہو۔ اُسی نے سب کو بتا رکھا تھا کہ "ذُوالجلال صرف میرا ہے"۔

"کیا مطلب۔۔۔۔ میں نے تو کل اُسکو اپنی حویلی سے نکلتے دیکھا ہے۔" اُسکو جیسے یقین نہیں آیا اِسی لیئے اُسکا انداز خود کلامی جیسا تھا۔

"اور وہ اکیلا نہیں آیا یہاں صوفی اُسکے ساتھ ایک عورت ہے، حور عین نامی عورت۔" اُسکی اگلی بات صوفیا کے لیئے کسی دھماکے سے کم نہیں تھی۔ لمحے بھر کے لیئے وہ لڑکھڑا کر پیچھے کو ہوئی۔ شاید اُسے سُننے میں کوئی مشکل ہوئی ہو گی۔

"ک۔۔۔ کون حور عین اور کیوں؟" اُسکی آواز اب کے بالکل مدہم سی تھی۔ اُسکی آواز کی لڑکھڑاہٹ اور آہستگی پر لائبہ کو اُسکی بات کان لگا کر سُننی پڑی۔

www.novelsclubb.com

"اِتنی گلیمر یس لائف گزارنے والی لڑکی کو کچھ خبر ہی نہیں کہ پاکستان میں چل کیا رہا ہے۔پورا پاکستان اِس وقت اُس عورت کو جان گیا ہے اور ایک تم۔۔۔"لائبہ نے بے حد تحیر سے اُسکی کم علمی اور انجان ہونے پر بے حد حیرانگی سے کہا۔وہ ذُوالجلال کے لیئے بدلنے کو ساری چمک دھمک والی زنگی سے کٹنے لگی تھی کہ وہ اِیسی عورتوں کو پسند نہیں کرتا جو خود کو نمائش کی طرح پیش کرتی پھریں۔"مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی لائبہ تم کیا کہہ رہی ہو۔"اُسکا دماغ حقیقتاً کچھ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

"میں تمہیں نہیں سمجھا سکتی۔تم ٹی-وی آن کرو اور 'کائنات نیوز' لگاؤ۔"لائبہ نے آہستگی سے کہہ کر اب کے کال ہی منقطع کر دی۔اُس نے کچھ اُلجھ کر سیل کی بُھجتی سکرین کو دیکھا جو کان سے ہٹاتے ہی پھر سے جل اُٹھی اور جہاں کال کٹ جانے کا عندیہ دیا جا رہا تھا۔ نفی میں سَر ہلا کر وہ جلدی سے بیڈ پر پڑا ریموٹ کنٹرول اُٹھا کر وہیں ایل-ای-ڈی کے سامنے آ کھڑی ہوئی اور پھر گہرا سانس لے کر اُس نے سکرین کے جلتے ہی 7 نمبر چینل پر لگایا جس کا نام 'کائنات نیوز' تھا۔حیرت سے

www.novelsclubb.com

پھیلتی آنکھوں کے ساتھ وہ ذُوالجلال کے مُسکراتے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔وہ شخص جو مُسکرانا تک نہیں جانتا تھا اُسکی ہنسی اِس قدر دِلکش تھی۔اُس دِل رُبا شخص سے ہوتی ہوئی اُسکی نظریں ساتھ کھڑی لڑکی پر گئی، محسوس ہوا جیسے اُسکو کہیں دیکھ رکھا ہے مگر یاد نہ آسکا۔وہ سُن ہوتے اعصاب سے ذُوالجلال کا ہاتھ اُسکے شانے کے گرد مضبوطی سے حائل دیکھ رہی تھی۔تو کیا وہ اِس عورت کی وجہ سے کسی اور عورت کی طرف نگاہ تک نہیں ڈالتا تھا۔وہ اِس لیئے اِتنا بے نیاز تھا اپنے اِرد گرد موجود حُسن سے کیونکہ اُسکی نظریں کسی پر ساکن ہو چکی تھیں؟

وہ ششدر آنکھوں سے نیچے چلتی سُرخ پٹی کو دیکھتی رہی جہاں لکھا آرہا تھا کہ ذُوالجلال خان نے اپنے ساتھ موجود عورت کا تعارف اپنی محبوب بیوی کا کہہ کر کرایا ہے۔لڑکھڑا کر اُس نے سہارے کے لیئے بے خیالی میں ہاتھ مارا مگر اُسکا ہاتھ کانچ کے شوپیس سے ٹکرایا اور پھر حویلی کے دَر و بام اُس وزنی شوپیس کے چھناکے سے ٹوٹے جانے پر لمحے بھر کو لرز گئے۔کمرے کے دروازے سے کئی مُلازمین دوڑ

www.novelsclubb.com

کر اندر آئے اور اندر کا منظر دیکھ کر لمحے بھر کے لیئے حیران سے کھڑے رہ گئے۔

اُسکے پاؤں وزنی شوپیس لگنے کے باعث خون و خون ہو چکے تھے۔اُسکے پاؤں کے گرد زمین تیزی سے سُرخ ہونے لگی مگر وہ سب کے شور،اپنے پاؤں کی حد سے سِوا ہوتی تکلیف یہاں تک کے ہر شے سے بے نیاز اُس شخص کی پُر مسرت آنکھیں دیکھ رہی تھی جو ساتھ موجود عورت کے چہرے سے کبھی نہ ہٹنے کا پُختہ عہد باندھ چکی تھیں۔

وہ جو پندرہ منٹ سے مسلسل عورتوں کے جُھرمٹ میں بیٹھی سب کی عجیب،اندر تک اُترتی نظریں برداشت کر رہی تھی ایک جھٹکے سے اُٹھ کھڑی ہوئی تو سب عورتوں نے چونک کر بغور اُس لڑکی کو دیکھا جسکی وجہ سے سردار ذُوالجلال نے کبھی اُن پر کبھی ایک نگاہ تک نہیں ڈالی۔

www.novelsclubb.com

"جلال کہاں ہیں؟"ایک لڑکی کی عجیب چُبھتی ہوئی نظروں کو نظر انداز کر کے اُس نے اُس واحد لڑکی سے پُوچھا جس نے ذُوالجلال کو بھائی کہا تھا۔اُسکے یوں حق سے 'کلال' کہے جانے سے اگر کوئی شکوک وشبہات اُن عورتوں کو تھے بھی تو اب دَم توڑ گئے۔وہاں جلن اور حسد کی جھُلسا دیتی تپش وہ زیادہ دیر برداشت نہیں کر سکتی تھی اِسی لیئے ہاتھ سے اندر کی جانب کا بتائے جانے پر وہ سب کی نظروں سے بے نیاز تیزی سے اندر کی سمت بڑھ گئی۔اندر باہر کی سمت بہت خاموشی اور سکون تھا۔کانوں اور دِل کو ایک ساتھ بہت سا آرام مِلا۔وہاں طویل راہداری دیکھ کر وہ تیزی سے آگے بڑھتی جا رہی تھی کہ ایک سائیڈ پر آدھ کُھلے لکڑی کے دروازے کے پاس آکر ٹھہر گئی۔اُسکو ہاتھ بڑھا کر اِس سے پہلے کہ وہ کھولتی،اندر سے آتی ذُوالجلال کی سَرد،بے پناہ سَرد آواز پر اُسکا ہاتھ وہیں ہینڈل پر دَھرا رہ گیا۔

"آئیند ہمدانی صاحب اگر تم اِن اُوچھے ہتھکنڈوں پر اُترے تو میں خود بھی نہیں جانتا کہ کیا کروں گا تمہارے ساتھ۔ تمہیں کیا لگا کہ ذُوالجلال خان اِتنا گرا ہوا شخص ہے

www.novelsclubb.com

کہ اِیسے ہی کسی بھی عورت کے قریب چلا جائے گا اور جب تم اُن تصویروں کو سامنے لا کر مُجھ پر کیچڑ اچھالنے کی سازش کرو گے میں تمہارے قدموں میں جُھک آؤں گا؟" ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہتے ہوئے اُس نے سیٹھ حمدانی کو سٹپٹانے پر مجبور کر دیا۔ اُس نے صاف محسوس کر لیا کہ ذُوالجلال کو سب خبر ہو چکی ہے اِیسے میں لاعلمی کا اِظہار سب سے بڑی بے وقوفی ہو گی۔

"مُجھ پر ہزار بار تھوکنے کی کوشش کرنا لیکن میری بیوی کی طرف بُری نظر ڈالنے کی کوشش بھی تمہیں بینائی سے محروم کروا سکتی اِس لیئے دوبارہ ہوشیار رہ کر میرے پیچھے سوات تک کسی کو بھیجنا اور یہ بات اپنے دماغ میں بٹھا کر بھیجنا کہ ذُوالجلال خان جس عورت کے قریب جائے گا وہ صرف اور صرف اُسکی بیوی حور عین ذُوالجلال ہو گی۔ سمجھ گئے تم۔" اُسکے ٹھنڈے ٹھار الفاظ حور عین کو دو قدم پیچھے ہونے پر مجبور کر گئے۔ وہ اُسکے لیئے سارے زمانے سے لڑتا پِھر رہا تھا، وہ اُسکے لیئے ایک ایک کو بتا رہا تھا کہ حور عین اُسکے لیئے کیا معنی رکھتی ہے۔ اُسکی آخری الفاظ پر حور عین

www.novelsclubb.com

کے ذہن کے پردے پر ذُوالجلال کا خود کی جانب جھک آنا یاد آیا تو اُسکی پلکیں تیزی سے لرز کر جُھکے لگیں۔اُسے بے اِختیار خود پر پیار آنے لگا کہ ذُوالجلال اُسکے لیئے ہر عورت کو بانگ دہل رَد کر رہا تھا۔

"میرا مقصد تمہیں اور تمہاری بیوی کو سکینڈلائیز کرنا نہیں تھا سردار۔اُس رپورٹر نے جب مجھے وہ تصویر بھیجیں تو میں خود حیران رہ گیا کہ تمہارا کردار سب کے سامنے تھا۔تم جو کسی کے آگے نہیں جُھکتے اِیسے کسی عورت کے قریب کیسے جُھک آئے۔اِسی لیئے وہ تصاویر تمہیں بھیج دیں کہ تم سمجھ کر یہاں ضرور آؤ گے۔" وہ اپنی صفائی میں کہہ رہا تھا اور ذُوالجلال نے یوں سَر ہلایا جیسے کسی نادان کی بات پر بڑا سَر ہلا دیا کرتا ہے۔حور عین کو معلوم نہیں تھا کہ وہ مسلسل وہاں کھڑی مُسکرائے چلی جا رہی ہے۔'تو یہ بات تھی ذُوالجلال کی مجھے یہاں لے کر آنے کے پیچھے'۔ مُسکرا کر سوچتے ہوئے اُس نے دروازے کے ہینڈل سے آہستگی سے ہاتھ اُٹھا لیا اور دو قدم پیچھے ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتا تھا تمہارا مقصد۔ تم مجھے بُلوانا چاہتے تھے محض اِس لیئے وضاحت مت کرو۔" ذُوالجلال کے کہے جانے پر سیٹھ ہمدانی بھی ذُوالجلال کی دِیکھادِ یکھی اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُسکے انداز میں بے اِنتہا حیرت تھی۔

"کیسے معلوم تھا؟" بامشکل اُسکے ہونٹوں سے نکلا تو ذُوالجلال کے چہرے کو مُسکراہٹ چُھوتے دیکھ کر وہ پھر سے حیرت سے گنگ ہونے لگا۔ وہ تو اپنے رفیقوں کے سامنے اِیسے نہیں ہنستا تھا تو پھر اُسکے سامنے کیوں؟

"کیوں کہ تم ہمدانی، تم گُفتار کے غازی ہو بس۔" مُختصراً کہہ کر اپنی مُسکراہٹ دبتے ہوئے ذُوالجلال اُسکو یونہی حیران چھوڑ کر دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ راہداری سُنسان تھی۔ وہ حورعین کے خیال سے تیزی سے باہر کی جانب بڑھنے لگا تو اُسکو ایک کونے میں کھڑے دیکھ کر وہ تیزی سے اُسکی جانب بڑھا۔ کتنی ہی نظروں نے سردار کی بے چینی بغور دیکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"حور!" وہ حیران سا اُسکے خود سے مُسکراتے دیکھ کر پُکار اُٹھا۔ حور عین جو اپنے ہی خوش کن خیالات میں محو تھی چونک کر پلٹی اور خود کو کدیکھتے ہی حور عین کی آنکھوں میں اُترتی روشنیاں دیکھ کر وہ وہیں ساکن ہو گیا۔ حور عین تیزی سے اُسکی جانب بڑھ کر باقی کا فیصلہ بھی پار کر کے اُنہیں مُسکراتے ہونٹوں اور چمکتی آنکھوں سے ذُوالجلال کے عین رُوبرو آکھڑی ہوئی۔

"میں آپکا اِنتظار کر رہی تھی۔ آپ کہاں گئے تھے مجھے اُن قتل کر دیتی نظروں والی عورتوں کے حوالے کر کے۔" اُسکے لہجے میں اِس قدر میٹھاس تھی کہ ذُوالجلال کا دِل بہہ جانے لگا۔ اُسکو یونہی حیران سا دیکھ کر وہ مُسکرا کر اُسکے ایک اور قدم بڑھی۔ اب اُنکے درمیان فاصلہ نہ ہونے کے برابر تھا۔ ذُوالجلال اُسکی ستاروں کی مانند دھمکتی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا۔ وہ جس قدر بھی اُس سے محبت اور مِٹھاس سے بات کر رہی ہو ذُوالجلال محسوس کر رہا تھا وہ اُس سے آنکھ نہیں مِلا رہی تھی۔ پہلے کی طرح اُسکی آنکھوں میں دیکھ کر دوٹوک نہیں بول رہی تھی۔ اُسکا دِل اکتنی سی توجہ اور

www.novelsclubb.com

مٹھاس بھرے لہجے پر ہی قانع ہو کر خوش فہم ہونے لگا تھا۔ وہ اُسے کہنا چاہ رہا تھا وہ اُسکے ساتھ یوں نہ کرے۔

"جلال! یہاں سے چلیں یہ عورتیں ورنہ مجھے ایسے ہی سالم نگل جائیں گی۔" اُسکی محویت دیکھ کر اُسکی پلکوں کے رقص پر ذُوالجلال کی محویت توڑتی آنکھوں میں اب وہ شوق اُتر آتے دیکھ کر تیزی سے اُسکے برابر آئی اور اُسکا بازو تھاما اور پھر ہلکا سا ایسے ہلایا جیسے کہہ رہی ہو 'چلیں'۔ کسی خوابناک سی کیفیت سے نکل کر ذُوالجلال نے اپنی آنکھوں میں اُتر آتے شوق کی بدولت گھبراتی اُس سب سے حسین عورت کو دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ کو جو اُس نے کہنی سے اوپر مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔

"ویسے مجھے جا کر ان سب عورتوں کا الگ الگ شکریہ ادا کرنا ہو گا۔" ذُوالجلال نے اپنی نظریں بھی اُن عورتوں پر کٹاتے ہوئے کہا کہ کہیں مبادا اُسکی توجہ محسوس کر کے حور عین اُسکا ہاتھ نہ چھوڑ دے۔ وہ اِس مہربانی اور کرم کے سائے میں کچھ اور وقت گزار لینا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اِیسے ہی! آپ کیوں جائیں گے اُن عورتوں کے پاس۔" اُسکے لہجے میں اُتر آتی خفگی اور اُن عورتوں کو کھا جاتی نظروں پر ذُوالجلال کو اُس پر ٹوٹ کر پیار آنے لگا۔ وہ نہیں جانتی تھی وہ خود بھی جیلس ہو رہی ہے اُن عورتوں کی ذُوالجلال کی نظریں محسوس کر کے اُدھر متوجہ ہونے ہر۔ اُس نے جیسے ذُوالجلال کا وہاں شکریہ ادا کرنے کے کیئے جانا سرے سے سُنا ہی نہیں تھا۔

"چلیں یہاں سے۔ اِن کو تو شرم ہی نہیں آ رہی میرے شوہر کو اِیسے گھورتے ہوئے۔" اُسکے کہے جانے پر ذُوالجلال نے چونک کر اُسکو دیکھا۔ کیا وہ اُسکے ساتھ رشتے کو ماننے لگی تھی؟ وہ سب سے خوبصورت بات، سب سے زیادہ خوبصورت اعتراف تھا ذُوالجلال کے لیئے۔

www.novelsclubb.com

"خیر ہے دیکھنے دو۔ اُنکی آنکھیں ہیں کس لیئے۔" اُسکو شاید ذُوالجلال سے اِس جواب کی اُمید نہیں تھی تبھی کرنٹ کھا کر حیرت، خفگی اور بے اِنتہا غصہ بھر کے ذُوالجلال کو دیکھا گیا۔ اِیسے دیکھا گیا تھا کہ ذُوالجلال ایک بار پھر سے اپنا دل ہارنے

لگا۔ذُوالجلال کا ہاتھ خفگی سے جھٹک کر وہ اِتنی تیزی سے اُسے سے دور ہو کر جانے لگی کہ لمحے بھَر کو وہ اِس انداز اور ادا پر ساکن سارہ گیا اور پھر۔۔۔

"اچھا بات تو سُنو، میری جان!" ذُوالجلال نے اِس قدر اُسکو اُونچا پُکارا تھا کہ ہال میں موجود سب ہی 'میری جان' لفظ پر دَنگ رہ گئے۔ذُوالجلال جِس نے حور عین کا ہاتھ ایک ہی جُست میں اپنی گرفت میں لے لیا تھا، حور عین کی پھیلتی مُسکراہٹ پر اخیر حیرانگی سے اُسے دیکھنے لگا جو اُسکو نہیں اُن سب عورتوں کو جتاتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ کیا مان بھَرا انداز تھا، کیا دِل رُبا ادا تھی۔اکیلے میں ایک بار ہی ذُوالجلال نے اُسے بَرجستگی میں میں اِیسا کہا تھا اور تب حور عین کا بَس نہیں چل رہا تھا کہ ذُوالجلال کی نظریں خود پر محسوس کر کے خرگوش کی طرح کسی سوراخ میں گُھس جاتی۔اِتنی ہی خفت زدہ تھی وہ اور اَب۔۔۔

"چلیں یہاں سے" حور عین کے تحکم بھَرے انداز سب نے ہی بغور دیکھے۔ رشک سے، حسد سے۔وہ جو سب پر حکمران تھا، حاکم تھا اَب اُس پر یہ عورت حکم

www.novelsclubb.com

چلا رہی تھی اُسکی ملکہ بَن کر۔ یہ ہضم کر لینا اُن عورتوں کے لیئے بے حد کھٹن تھا اور ذُوالجلال نے اُسکے قریب آ کر اُسکے شانے کے گرد بازو پھیلا کر اُسکو اپنے کندھے سے جیسے ہی لگایا اُسکی لرز کر جُھک جُھک جاتی پلکیں اور گُلابی ہوتے عارضوں سے بامشکل نگاہ بچا کر وہ اُسکو لیئے باہر پارکنگ کی جانب لے کر بڑھ گیا۔

اُن دِنوں تُو جو کبھی دُور نہیں ہوتا تھا
میں تھک جاتا تھا مگر چُور نہیں ہوتا تھا
یونہی کچھ روز پِھر پاس بِٹھایا اُس نے
ورنہ میں شہر میں مشہور نہیں ہوتا تھا
آپ آئے ہیں تبھی تو تبھی پھیل گیا ہے ہر سُو
ورنہ دُنیا میں کہیں نور نہیں ہوتا تھا
اچھا لگتا تھا بہت مانگنا میرا رب کو

www.novelsclubb.com

کچھ بھی مانگتا تھا، منظور نہیں ہوتا تھا

اِیسا کم ظرف تھا دِل میرا، مجھے حیرت ہے

تیرے ہوتے ہوئے مغرور نہیں ہوتا تھا۔۔۔

"تم اُن دونوں کا اِسلا آباد سے نکلتے ہی پیچھا کرو گے اور یاد رکھنا اگر حور عین کو کچھ ہوا تو اچھا نہیں ہو گا۔" اُن لوگوں کو ہدایت دے کر وہ جیسے ہی کال بند کر کے پلٹا پیچھے آرام سے ہاتھ باندھ کر کھڑے میر رب نِشتر کو دیکھ کر لمحے بھر کے لیئے گڑ بڑا گیا مگر انکی گہری، اندر تک اُترتی نظریں محسوس کر کے اُس نے خود کو لاپرواہ سا ظاہر کرنے کی کوشش کی تو اُنکے چہرے کو تمسخرانہ مُسکراہٹ چُھو گئی۔

"تمہیں لگ رہا ہے کہ کرائے کے غنڈوں سے حملہ کروا کر تم ذُوالجلال خان کو قابو کر سکتے ہو تو میرے عقل کے جانی دُشمن بیٹے! تم بالکل غلط ہو۔" اُن کے ٹھنڈے ٹھار طنز پر لمحے بھر کو اُسکا چہرہ اہانت سے سُرخ ہوا۔ وہ بغور اُسکے ایک ایک انداز کو دیکھ رہے تھے۔

"اِس بار آپ میرے معاملے میں بالکل نہیں بولیں گے بابا۔ اِس بار میں خود ذُوالجلال کو دیکھ لوں گا۔" بامشکل ضبط کر کے اُس نے کہا تو رب نشتر اِیسے ہنسے جیسے کوئی بچہ انہونی بات کر رہا ہو۔

"ٹھیک ہے! میں اِس بار تمہارے پھیلائے ہوئے گند میں نہیں پڑوں گا لیکن کیا گارنٹی ہے کہ تم ذُوالجلال سے مُقابلہ کر لو گے؟" کچھ سوچ کر انُہوں نے اب کے کہا تو رُوحان نے اُن کو عجیب سُلگتی نظروں سے دیکھا۔

"میں ہی آپکا سگا بیٹا ہوں نہ یا پھر وہ ذُوالجلال ہے؟" اُسکے تپتے لہجے پھر وہ اب آگے بڑھ کر آئے اور عین اُسکے سامنے آ کھڑے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"بکواس جتنی مرضی کروالو تم سے۔میں تمہارے بھلے کے لیئے تمہیں سمجھاتا ہوں کہ اُس سردار کو ہلکا مت لو۔تم صرف رُوحان میر ہو اور وہ جانا مانا سیاست دان، منسٹر، سردار، زمیندار اور بزنس مین بھی ہے۔اُسکا مقابلہ جذبات سے کبھی مَت کرنا، کچھ سمجھے۔"اُنکے ٹھہر ٹھہر کے سمجھانے پر وہ لمحے بھَر کے لیئے ٹھٹھک کر اُنکو دیکھنے لگا۔

"میں اب سب سمجھ گیا ہوں بابا۔میں اِس بار بھی اُسکو جیتنے نہیں دوں گا لیکن ابھی مجھے مَت روکیں، مت ٹوکیں۔" سمجھ کر کہتے ہوئے وہ اُنکے برابر سے گزرتا چلا گیا اور میر رب نشتر اب اُسکے انداز پر مطمئن نظر آرہے تھے۔وہ اُسے آہستہ آہستہ ہی سہی مگر اپنے ٹریک پہ لا سکتے تھے۔اب کی بار وہ عارض اور سکندر کو مات دینے کے لیئے بالکل تیار تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو میرے خیال سے اُن عورتوں کی بڑی پرواہ ہے۔" گاڑی میں بیٹھنے کے بعد بھی حور عین کی سوچ جیسے ذُوالجلال کی بات اور اُن عورتوں کی نظروں میں ہی اُلجھی ہوئی تھی سو کچھ پل کی خاموشی کے بعد کہنے لگی تو ذُوالجلال نے اِطمینان سے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا جو چور نظروں سے اُسی کو دیکھ رہی تھی مگر ذُوالجلال کے دیکھتے ہی نظریں گڑبڑا کر پھیر گئی۔ایک آسودہ سی مُسکراہٹ نے اُسکے چہرہ کا احاطہ کرنا شروع کر دیا۔

"کیا نہیں ہونی چاہیئے؟" ذُوالجلال کے سوال پر اُس نے تیزی سے چہرہ پھیر کر دنگ ہو کر اُسکو یوں دیکھا جیسے اُسے ذُوالجلال سے اِیسے سوال کی بالکل اُمید نہ ہو۔ ذُوالجلال نے اُسکے انداز دیکھ کر بامشکل مُسکراہٹ دبائی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو اندازہ ہے کہ آپ کی اِس پرواہ سے آپکے سیاسی کریئر کو کتنا نقصان ہو سکتا ہے؟" اُسے ذُوالجلال کی اَتنے اہم موضوع پر بے پرواہی ایک آنکھ نہیں بھا رہی

تھی۔ذُوالجلال نے بغور اُسکو چہرہ پھیر کر دیکھا جو اُسکی سمت اب مکمل گھوم کر دونوں ہاتھوں سے دِل جمعی سے سمجھاتی ہوئی دِل کو بے حد پیاری لگ رہی تھی۔

"سیاسی کیریئر کی مجھے پرواہ نہیں۔" بامشکل شوخی دبا کر اُس نے پھر سے بے نیازی اور لاپروائی سے کہہ کر کندھے اَچکائے تو حور عین لمحے بھر کے لیئے صدمے سے سُن رہ گئی۔

"آپ اُن عورتوں کی وجہ سے اپنی زندگی بھر کی بنائی گئی عزت اور کمائی کے بارے میں اِیسے کیسے کہہ سکتے ہیں؟" سنبھل کر اُس نے جیسے ذُوالجلال کی عقل پر ماتم کر کے کہا مگر فلحال ذُوالجلال کا اِرادہ اُسکو ہر طرف سے گھیر لینے کا تھا سُو ہو نہی بے نیازی دِکھائے گاڑی چلاتا رہا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں پرواہ ہوتی تو بات کچھ اور ہوتی۔" لمحے بھر کے توقف کے بعد وہ سنجیدگی سے اُسکی جانب دیکھے بغیر کہہ بیٹھا۔حور عین نے کسی قدر چونکتے ہوئے ذُوالجلال

کو دیکھا۔ لمحے بھر کے لیئے ذہن میں جمع تفریق چلی کہ وہ اُسکے لیئے ایسے کہہ رہا ہے دِل بے ساختہ سب بُھول جانے لگا۔

"مجھے پرواہ ہے۔" اُسکے بے حد مدہم سے کہے جانے پر ذُوالجلال نے جھٹکے سے پھیلتی آنکھوں اور دھڑکتے دِل سے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا مگر وہ ذُوالجلال کو نہیں دیکھ رہی تھی۔ شاید وہ غلط سُن بیٹھا کیونکہ شاید وہ ایسا ہی کچھ حور عین سے سُننے کا خواہاں تھا۔ محبت میں اب محبوب کی جانب سے چاہے جانے کی خواہش اُسکے اندر بھی سَر اُٹھانے لگی تھی۔ خاموشی اور گاڑی آہستگی سے رُوکے جانے پر حور عین نے اُسکو دیکھا جو اب چہرہ سامنے کیئے بے یقین سا بیٹھا تھا۔

"ابھی مجھے لگا تم نے کچھ کہا ہے لیکن تم ایسا کیوں۔۔۔" سٹیرنگ پر ایک ہاتھ کی گرفت مضبوط کر کے دوسرا ہاتھ کھڑکی وکُ ُل کر اُس پہ ٹِکاتے ہوئے اُس نے ماتھے پر دَر آتے بال پیچھے کرتے ہوئے جیسے کسی خواب سے بیدار ہونا چاہا مگر۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"مجھے پرواہ ہے جّلال۔ مجھے فرق پڑتا ہے۔" اُسکی بات قطع کر کے حور عین نے پھر سے بے حد مدہم لہجے میں کہتے ہوئے ذُوالجلال کو ساکن کر دیا۔ وہ آنکھیں پھیلائے اُسکو دیکھنے لگا جو ایک بار پھر سے اُس سے آنکھ نہیں مِلا رہی تھی، جو اُسکو دیکھنے سے پھر سے کترا رہی تھی۔ ذُوالجلال کی خاموشی پر وہ جو اپنے ہاتھوں کی اُنگلیاں مَسل رہی تھی چونک کر ذُوالجلال کو دیکھنے لگی لیکن وہ جس انداز، جن نظروں سے حور عین کو دیکھ رہا تھا وہ دِل کو گھائل کر کے زخمی کرنے لگی تھیں۔ حور عین کی آنکھوں میں پھر سے آنسو اپنی جگہ بناتے محسوس کر کے وہ کسی فُسوں، کسی ٹرانس سے باہر نکلا۔ حور عین کو لگا جیسے اُسکا دِل ابھی باہر نکل آئے گا سو قدرے چہرہ کُھلی کھڑکی کے قریب کیا۔

www.novelsclubb.com

اِس سے پہلے کہ ذُوالجلال اُسکی سمت مائل ہوتا اُسکی نگاہ غیر اِرادتاً بیک ویو مرر سے ٹکرائی اور وہاں اپنی گاڑی کے عقب میں دو گاڑیاں رُکتی محسوس کر کے ذُوالجلال نے تیزی سے حور عین کی سائیڈ کا شیشہ اُوپر کیا۔ وہ جو کہہ جانے کے بعد رُکتی سانس

بحال کر رہی تھی بُری طرح چونک کر پیچھے ہوئی۔ چہرہ پھیر کر ذُوالجلال کو دیکھا جو اُسے نہیں دیکھ رہا تھا بلکہ اپنی جیب سے پستول نکال رہا تھا۔ لمحے بھر کے لیئے حور عین کا دِل دھک سے رہ گیا۔ اُسکی ہلکی سی سسکی پر ذُوالجلال نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا جو سفید سے سفید تر ہوتے چہرے کے ساتھ دروازے سے لگتے ہوئے اُسکے پستول کو وحشت ناک نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ وہ سمجھا کہ وہ اِیسے اچانک سے ڈر گئی ہے۔ ایک نظر پیچھے دیکھ کر وہ تیزی سے حور عین کی جانب جُھکا۔

"حور عین! اِدھر دیکھو میری طرف۔" اُسکا کندھا ہلا کر ذُوالجلال نے اُسکو متوجہ کرنا چاہا مگر وہ یونہی پیچھے چہرہ کرتے ہوئے مزید زرد ہونے لگی تو ذُوالجلال نے پریشانی سے چہرہ پھیر کر پیچھے دیکھا۔ دماغ میں جیسے اچانک سے کلِک ہوا کہ وہ ایک بار خواب میں اپنے بابا کے قتل کے بارے میں کچھ کہہ رہی تھی۔ اُس سے نظر ہٹا کر ذُوالجلال نے گاڑی اسٹارٹ کرنا چاہی مگر سامنے دو گاڑیوں نے آکر تیزی سے بریکس لگائیں۔ حور عین کی تھوڑی سی فکر پر وہ جو بے اَنتہا خوشی کا اِظہار اُسکے سامنے

www.novelsclubb.com

کرنا چاہتا تھا اب سامنے آرُکتی گاڑی کو لب بینچتے ہوئے دیکھ رہا تھا پھر فکرمندی سے حورعین کو دیکھنے لگا گو کہ اُسکے لیئے سامنے سے نکل کر آتے کرائے کے غنڈوں سے نمبٹ لینا کچھ مشکل نہیں تھا مگر حورعین کے ردِ عمل پر اُس نے پستول اپنی سیٹ کے نیچے رکھ دیا۔

"حورعین! اِدھر دیکھو۔" اُس نے کہہ کر حورعین کا چہرہ اپنی جانب پھیرا تو وہ گویا جیسے نیند سے بیدار ہوئی۔ چونک کر ذُوالجلال کے اِرد گرد اُس پستول کو تلاشا اور پھر ذُوالجلال کو دیکھا جو آنکھوں میں ڈھیروں فکر اور محبت لیئے اُسکو دیکھ رہا تھا۔

"میری بات سُنو حور! میں کچھ سیکنڈز کے لیئے باہر جارہا ہوں۔ تم نے کچھ بھی ہو جائے، کچھ بھی باہر نہیں نکلنا، ہاں؟" کہہ کر اُسکے سَر دہاتھ کو تھاما تو حورعین نے بے یقینی سے چونک کر اُسکو دیکھا پھر چہرہ پھیر کر ونڈو سکرین کو دیکھنا چاہا۔

"تم سامنے مت دیکھنا حورعین پلیز۔" اُسکا ہاتھ چھوڑ کر تیزی سے وہ بغیر پستول لیئے گاڑی کو لاک لگا کر نکلا تو حورعین نے اُسکو دیکھنے کے لیئے حیرت سے چہرہ

سامنے پھیرا اور پھر اپنی چیخ کا گلا ہاتھ رکھ کر بامشکل گھونٹا۔ سامنے سیاہ لباس میں، چہرے پر ماسک پہنے آدمیوں کو ذُوالجلال کے سامنے دیکھ کر اُسکو لگا اُسکی رُوح پرواز کر جائے گی۔ تیزی سے وہ دروازے کی سمت گھوم کر لاک کھولنے لگی مگر وہ مقفل تھا۔ رُکتی سانس کے ساتھ وہ ڈرائیونگ سیٹ کی سمت جُھکی مگر وہ دروازہ بھی لاک۔ کپکپاتے ہاتھوں کے ساتھ اُس نے شیشہ نیچے کرنا چاہا۔۔۔ اُسکا دِل چاہا وہ دھاڑیں مار مار کر روئے مگر اُسکی ہر دَم بہنے کے لیئے تیار آنکھیں اب جیسے ٹھٹھر گئی تھیں۔

"نہیں۔۔۔ن۔۔نہ نہیں اللہ۔۔۔" الفاظ ٹوٹ کر اُسکے لفظوں سے بے ربطی سے نکل رہے تھے اور وہ مسلسل دروازے پر زور آزمائی کر رہی تھی۔ دماغ میں جیسے پھر سے دھماکے ہونے لگے۔ دِل جس خوف کے باعث ذُوالجلال کے سائے سے بھی بچ کر چُھپ جانے کو پناہ ڈھونڈا کرتا تھا وہ لمحہ اُسکی پل بھر کی خوشی کے بعد بھیانک خواب کا روپ دھارے اُسکے سامنے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ جی۔۔۔اب۔۔۔ابھی نہیں۔"اُس نے خوف سے اُن آدمیوں کے سامنے تنہا کھڑے اپنے ذُوالجلال کو دیکھا اور اُسکی آنکھوں سے دیکھتے ہی دیکھتے آنسو ٹوٹ کر گرنے لگے۔آنکھوں کے سامنے پھر سے سَرد ہوتی لاشیں گھومنے لگیں تو سَر جھٹک کر کپکپاتے ہاتھوں سے اُس نے اپنا فون پرس سے نکالا۔بار بار دُھندلاتی آنکھوں سے اُس نے تیزی سے آصف کا نمبر ملایا۔دِل جیسے دَرد سے اب بس پھٹ جانے کو تھا۔

"اسفی!...اسفی۔۔۔"دوسری طرف آصف کی آواز سُن کر اُسکی ہچکی بندھ گئی۔

---

www.novelsclubb.com

وہ سب رات کا کھانا کھا کر اب لاونج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ملیحہ اور عمران دونوں عارض خان کے دائیں اور بائیں بیٹھے اُن سے باتوں میں مگن تھے جیسے برسوں سے ایک دوسرے کو یونہی جانتے ہوں۔آصف بیچ میں چھوٹے

چھوٹے ٹکرا لگا کر ملیحہ کی بات اُچکتا تو وہ اُسکو کھا جانے والی نظروں سے گھورتی کہ اُسے ہمیشہ سے واقعات مَنّ و عنّ سُنانے کا شوق تھا اور جب وہ اِیسے کچا چبا جانے والی نظروں سے آصف کو گھورتی، عارض خان اور عمران کے قہقوں پر خجل ہو جاتی۔

"اِ۔ کو سمجھائیں نہ بابا، میری بات نہ کاٹا کرے۔" اب کے ملیحہ کا ضبط جواب دینے لگا تو اُس نے سیدھا عارض خان کو شکایت کر ڈالی۔ آصف جو اِطمینان سے پیچھے ہو کر بیٹھا ملیحہ کو تنگ کر کے بے حد محضوظ ہو رہا تھا فوراً سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"میں تو بس اِیسے ہی تنگ کر رہا تھا۔" عارض صاحب کی مصنوعی خفگی نے اُسے بُوکھلانے پر مجبور کر دیا جبکہ اب ہنسنے کی باری ملیحہ کی تھی اور مانی تو ہر ہنسنے والی پارٹی کے ساتھ ہو لیتا تھا۔ اِس سے پہلے بات مزید آگے بڑھتی فون کی آواز پر آصف نے آگے کو ہو کر ٹیبل پر پڑے فون کو دیکھا اور 'حور عین کالنگ' لکھا دیکھ کر تیزی سے

www.novelsclubb.com

آگے کو ہوا۔اُسکے چہرے کی فکر دیکھ کر ملیحہ اور عارض صاحب بھی چونک کر اُسکی سمت متوجہ ہو گئے۔

"اسلام و علیکم حور عین۔"آصف نے اُسکی ناراضگی کے تحت محتاط ہو کر کہا اور پھر حور عین کی سسکتی آواز اور ہچکی پر وہ بے چینی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"حور عین۔۔۔میری بہن کیا ہوا؟"اُسکے یوں پریشانی سے کہے جانے پر عارض صاحب اور ملیحہ بھی اُٹھ کھڑے ہوئے۔ملیحہ تیزی سے اُسکی طرف آئی۔

"تم۔۔۔۔تم رُونا بند کرو اور بتاؤ کیا ہوا؟"اُسکی اٹکتی بے ربط سی آواز پر اُس نے تیزی سے کہا تو ملیحہ نے اُسکا ہاتھ ہلایا۔آصف نے ملیحہ کو چونک کر دیکھا جسکا چہرہ زرد پڑنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ذُوالجلال کہاں ہے؟"اُسکی باتوں کو نہ سمجھتے ہوئے اُسکا دھیان فوراً ذُوالجلال کی سمت گیا اور آصف کے مُنہ سے آج اِتنے سالوں بعد ذُوالجلال کا نام سُن کر عارض خان بھی تیزی سے آگے کو ہوئے۔

"تم حور عین مجھے کچھ بتاؤ تو سہی" آصف اب کے حقیقتاً متفکر ہو گیا۔

"اچھا تم اپنے فون کی لوکیشن فوراً سے آن کرو میں ابھی بھیجتا ہوں پولیس کو۔"

اُسکی 'جلال' کی رٹ پر آصف نے کہہ کر تیزی سے فون کاٹا تو ملیحہ آگے بڑھی۔

"اسفی! کیا ہوا؟" اُسکی سرگوشی پر آصف نے اُسکا ہاتھ تھپک کر عارض خان صاحب کو بے بسی سے دیکھا تو وہ جیسے سمجھ کر تیزی سے آگے بڑھے اور ملیحہ کو ہلکے میں لے کر مانی کی سمت آئے۔ "چلو مانی بیٹا! آپکے سونے کا وقت ہو گیا ہے۔" ملیحہ جو اُنکا پُر شفقت لمس پا کر کچھ کہنا چاہتی تھی، مانی کو دیکھ کر تیزی سے سنبھلتے ہوئے اُسکا ہاتھ تھام کر عارض خان کے ساتھ اُنکے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ جاتے جاتے بھی وہ پیچھے آصف کو پریشانی سے دیکھنا نہیں بھولی تھی جو متفکر سا کسی سے بات کرتے ہوئے بے چینی سے مسلسل ٹہل رہا تھا۔

"ہاں! ساحر پلیز تم دِلاور سَر کو بتا کر جلدی سے فورس کے ساتھ اُس لوکیشن پہ پہنچو جو بھیجی ہے تمہیں۔ ایمرجنسی ہے اور پلیز مجھے ساتھ ساتھ اپڈیٹ کرتے

www.novelsclubb.com

رہنا۔" کہہ کر اُس نے تیزی سے کال منقطع کرتے ہوئے ذُوالجلال کا نمبر ملایا جو نہیں اُٹھایا گیا تو بے چینی سے بال پیچھے کرتے ہوئے اُس نے پھر سے حور عین کا نمبر مِلایا مگر وہاں بھی مسلسل بیل جاتی سُن کر اُسکے تفکر میں اضافہ ہونے لگا" یااللہ!" اُسکے دل سے بے ساختہ ذُوالجلال اور حور عین کی سلامتی کی دُعائیں نکل رہی تھیں مگر پریشانی حد سے سِوا تھی۔

اُس شخص نے جیسے ہی ذُوالجلال کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسکو سائیڈ پر کیا تو ذرا سا سرکا۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ یہ کس کے آدمی ہیں۔ ایک شخص کو پسنجر سیٹ کی جانب بڑھتے دیکھ کر ذُوالجلال چونک گیا۔ یقیناً یہ رُوحان میر کی حرکت ہے۔ لب بینچ کر دو قدم آگے بڑھا اور اُس شخص کو کالر سے پکڑ کر پیچھے کی جانب کھینچ لیا۔ وہ جو اس حملے کے لیئے تیار نہیں تھا پیچھے کو گر پڑا۔ اپنے ساتھی کو دیکھ کر باقی آدمی جو ڈھیلے

www.novelsclubb.com

ڈھالے کھڑے تھے تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ذُوالجلال نے ایک نظر پلٹ کر حورعین کو دیکھنا چاہا مگر اُسکی گاڑی کی ونڈو سکرین بھی سیاہ تھی۔

"کس نے بھیجا ہے تم لوگوں کو؟"حورعین کی موجودگی کے باعث وہ صرف بات سے ہی مسئلہ حل کر لینا چاہتا تھا مگر اُن لوگوں کے تیور کچھ اور ہی کہہ رہے تھے۔ ایک اور بندہ جسکے ہاتھ میں لوہے کا ڈنڈا تھا ذُوالجلال کے سوال پر تیزی سے آگے بڑھا۔اِس سے پہلے کہ وہ ذُوالجلال پر لہراتا وہ آگے بڑھ کر اُسکا ڈنڈا ایک جھٹکے سے تھام چکا تھا۔ٹھٹک کر سامنے والے نے ماسک سے جھانکتی آنکھوں سے ذُوالجلال کو گھورا تو اُس نے ایک جھٹکے سے اُسکا بیس بال کا ڈنڈا چھوڑ دیا۔وہ شخص جو زور لگا کر کھینچ رہا تھا پیچھے کو گرا۔

www.novelsclubb.com

"رُوحان میر نے بھیجا ہے نہ تمہیں؟"اُس نے اِتنے وثوق سے آبرو اُٹھا کر کہا وہ سب آدمی ایک ساتھ چونک کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ذُوالجلال بغور اُنکا ایک ایک تاثر دیکھا اور اُسکا شک سامنے والوں کے تاثرات نے سہی ثابت کر دیا۔

اُن سب نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو اِشارہ کیا اور ذُوالجلال جان گیا کہ یہ ایک ساتھ مل کر اُس پر ٹوٹ پڑنے کا اِشارہ ہے۔ وہ دو قدم پیچھے کو ہوا۔ اپنے ہاتھ سامنے کیئے، ایک پاؤں پیچھے سرکا کر وہ ایک دم اُس پر حملہ کرنے والوں پر ٹوٹ پڑا۔ وہ سب کوشش کر رہے تھے کہ ذُوالجلال کو گھیر کر بیچ میں لے آئیں لیکن وہ کوئی بے وقوف، کچا کھلاڑی نہیں تھا۔ اُن سب کو بُری طرح لاتوں اور گھونسوں سے مارتے ہوئے اب پہلے والے ذُوالجلال سے بہت مُختلف اور خطرناک لگ رہا تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا گویا اُسکے ہاتھوں میں بجلی بھری ہو۔ پیچھے سے ایک شخص نے دبے قدموں ذُوالجلال کو مصروف محسوس کر کے ڈنڈا مارنا چاہا مگر ذُوالجلال نے اُسی تیزی سے پلٹ کر پاؤں اُسکی گردن میں اڑاستے ہوئے اُسکو ایک جھٹکے سے دُھول چٹادی کہ وہ بھی گنگ رہ گیا اور پھر گر کر زمین پر ہی کراہنے لگا۔ دس منٹ کے قلیل وقفے میں وہ اُن سب کو اچھی طرح دُھو کر لپیٹ چکا تھا۔ قریب آتی سائرن کی آواز پر ذُوالجلال کی بے ساختہ ہنسی نکل گئی کہ پولیس ہمیشہ کی طرح

www.novelsclubb.com

واقعے کے بعد پہنچی تھی۔اُن میں سے ایک نے کراہتے ہوئے نکل بھاگنا چاہا مگر ذُوالجلال نے کالر سے پکڑ کر اُسکو اپنی طرف کھینچ لیا۔پولیس کی گاڑیاں اُنکے قریب آرُکیں اور پھر بہت سے آفسر ایک ساتھ نیچے اُتر کر بھاگتے ہوئے اُسکے پاس ائے۔

"اسلام و علیکم ذُوالجلال صاحب!"ایس-پی پنجاب کو وہ دور سے ہی پہچان گیا تھا اِس لیئے سَر کو خم دیتے ہوئے اُس نے اُسکا مصافحے کے لیے بڑھا ہاتھ تھام لیا۔

"ہمیں آصف نے کال کر کے کہا کہ آپ سے اور انکی بہن سے اُسکا رابطہ نہیں ہو پا رہا اور وہ بے حد پریشان ہیں۔"ایس-پی نے کہتے ہوئے سیل فون ذُوالجلال کی جانب بڑھایا تو اُس نے تھام کر کان سے لگا لیا۔

"ذُوالجلال! تم ٹھیک ہو یار؟"اِسے نے عرصے بعد آصف کے مُنہ سے اپنا نام یوں سُن کر وہ ٹھٹھک گیا لیکن پھر سَر جھٹکا۔

"ہاں تم سانس لو۔ہم ٹھیک ہیں بالکل۔"اُسکو مزید تسلی و تشفی کروا کر فون بند کرتے ہوئے اُس نے فون ایس-پی کو شکریہ کے ساتھ تھما دیا۔اُس نے ایک نظر

پولیس کے اہلکاروں کو اُن آدمیوں کو پولیس جیپ میں ڈالتے دیکھ کر پلٹتے ہوئے گاڑی میں دیکھا۔

"آپ کو اپنی سیکورٹی کے ساتھ رہنا چاہیے ذُوالجلال صاحب۔" ایس-پی کے مُخلص مشورے پر ذُوالجلال نے سَر ہلا کر جیسے اُسکی بات سے تائید کی۔

"میں اپنا بیان آپکا بعد میں دے سکتا ہوں؟ ابھی میری بیوی میرے ساتھ ہیں۔" ذُوالجلال کے پوچھے جانے پر ایس-پی چونکا پھر اثبات میں سر ہلایا۔

"جی ضرور! آپ جا سکتے ہیں۔" سائیڈ پہ ہوتے ہوئے اُس نے ذُوالجلال کو رستہ دیا۔ اُسکے برابر سے ہو کر گزرتا ذُوالجلال لمحے بھر کو ٹھٹکا اور پھر چہرہ پھیر کر ایس-پی کو دیکھا جو فون مِلانے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دِلاور صاحب!" ذُوالجلال کے پُکارے جانے پر اُس نے چہرہ اُٹھا کر ذُوالجلال کو سوالیہ نظروں سے اُسکو دیکھا۔

"رُوحان میر کا نام میری طرف سے حملہ آوروں میں ضرور لکھوا دیجیئے گا۔" کہہ کر بِنا اُسکے تاثرات پرکھے ذُوالجلال تیزی سے گاڑی کی سمت بڑھ گیا۔

"کوئی پریشانی کی بات تو نہیں ہے نہ آصف؟" عارض خان کی عقب سے آتی آواز پر وہ تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"نہیں باباجان! بے فکر رہیں پولیس پہنچ گئی تھی اور ذُوالجلال سے میری بات بھی ہو گئی۔ وہ آج تو لگتا ہے نہیں آسکیں گے۔" آصف نے اُنکے برابر بیٹھتے ہوئے کہا تو اُنہوں نے پُرسکون ہو کر سَر ہلا دیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا بات ہوئی ذُوالجلال سے؟" اُنہوں نے آصف کو بغور دیکھا تو وہ کچھ سوچ کر سیدھا ہوا۔

"ذُوالجلال نے تو بس خیریت بتائی ہے ایس-پی سے میری بات ہوئی ہے وہ کہہ رہے تھے کہ دس کے قریب حملہ آور تھے لیکن ذُوالجلال اُنکے آنے سے پہلے اُنکو نمٹا چکا تھا۔" آصف نے ہنس کر کہا تو وہ بھی اِس ٹینشن کے باوجود ہنس دیئے۔

"کچھ بتایا پولیس والے نے کہ کون لوگ ہو سکتے ہیں؟" انُہوں نے کچھ سوچ کر پوچھا تو آصف چونکا نہیں کیونکہ وہ اور ذُوالجلال اُن سے کچھ نہیں چُھپاتے تھے اُنکی فہم اور فراست کی وجہ سے۔

"وہ کہہ رہے تھے کہ ذُوالجلال نے ہمارے علاقے کے رُوحان میر کا نام جانے سے پہلے لکھوانے کو کہا ہے۔" آصف کے کہے جانے پر عارض خان نے چونک کر اُسکو دیکھا۔ وہ اُنکا چونک جانا محسوس بھی کر گیا تھا اور سمجھ بھی۔

www.novelsclubb.com

"رُوحان میر!" انُہوں نے زیرِ لب نام دُہرایا تو آصف کو محض سَر ہلانا پڑا کیونکہ آصف جانتا تھا وہ سوالیہ نہیں کہہ رہے۔ اُنکے چہرے پر طیش اُبھرتا با آسانی دیکھ سکتا تھا کیونکہ وہ بہت کم غصّے میں آیا کرتے تھے۔

"رُوحان میر کو میں دیکھ لوں گا تم جلال کو سمجھا دینا۔" کچھ سوچ کر اُنہوں نے کہا تو آصف نے چونک کر اُنکو دیکھا کہ اب وہ تمام معملات ذُوالجلال پر ڈال کر تین سال سے ہر طرف کے معملالت سے دستبردار ہو چکے تھے مگر اب یوں رُوحان کا معاملہ اپنے ہاتھ لینے نے آصف کو اچھے سے سمجھا دیا تھا کہ معاملہ اِتنا ہلکا نہیں ہے جتنا ذُوالجلال کہہ رہا ہے۔

"جی! آپ بے فکر رہیں لیکن اُس سے پہلے میں آپ کو کچھ بتانا چاہتا ہوں۔" آصف کی پُر سوچ، جھجک سے لبریز آواز پر اُنہوں نے چہرہ پھیر کر آصف کو دیکھا جو بتانے اور نہ بتانے کی عجیب کیفیت میں گرفتار لگ رہا تھا۔

"ہاں بتاؤ! میں سُن رہا ہوں۔" انُہوں نے نرمی سے کہا تو آصف نے اثبات میں سَر ہلایا کیونکہ عارض صاحب جب بھی یہ کہتے تو اسکا مطلب ہوتا تھا وہ سب سنبھال لیں گے۔

www.novelsclubb.com

"حور عین کو ایک شخص بہت لمبے عرصے سے ہراساں کرتا آرہا ہے جس کی وجہ سے وہ کافی ذہنی دباؤ کے زیرِ اثر ہے۔اُسکے والد کا اِنتقال بھی اُسی شخص کی وجہ سے حور عین کے سامنے ہوا اور ایک اور شخص کا قتل بھی کچھ عرصے بعد۔اِس لیئے حور عین پی-ٹی-اِیس-ڈی کا شکار ہے۔وہ لڑائیاں، بندوق، شور شرابا برداشت نہیں کر سکتی۔" سَر جُھکا کر وہ بہت مدہم سا کہے چلا جا رہا تھا اور عارض خان کا دِل بھی ہر آن حور عین کے لیئے پریشان ہو کر سسکنے لگا۔وہ اُنکو یونہی تو ایک مُلاقات سے ہی اچھی تو نہیں لگنے لگی۔وہ نہ صرف اُنکے لاڈلے بیٹے کی محبوب، مَن پسند بیوی تھی بلکہ زمانے کی ستائی ہوئی عورت بھی تھی۔ہاتھ کی مُٹھی بے چینی سے اپنے لبوں پر ٹِکاتے ہوئے وہ آصف کو بالکل ذُوالجلال کے جیسے لگے۔

www.novelsclubb.com

"اور اُس اُلو کے پٹھے کا نام کیا ہے جس نے میری بیٹی پر زندگی تنگ کرنے کی کوشش کی ہے؟" اُن کے سَرد سے سوالیہ انداز پر آصف بالکل خاموش ہو گیا۔

"تم مجھے کچھ بھی بتا سکتے ہو اسفی۔" اُن کے اِسرار بھرے انداز کر آصف نے اپنی پیشانی بے بسی سے رگڑی پھر کھنکار کر سیدھا ہوا۔

"اُس شخص کا نام رُوحان میر ہے۔" آہستگی سے کہہ کر اُنکے اعصاب پر گویا دھماکہ کر دیا۔ حیرت اور بے یقینی سے اُنہوں نے تصدیق چاہتی نظروں سے آصف کو دیکھا مگر وہ یونہی اب خاموشی سے سَر جُھکا کر بیٹھا ہوا تھا۔ ذہن کے تسلیم کرتے ہی مارے طیش کے اُنکا چہرہ اور آنکھیں ضبط کے چکر میں لہو چھلکانے لگی۔ آصف نے طویل ہوتی خاموشی پر چہرہ پھیر کر اُنکو دیکھا جو کسی گہری سوچ میں معلوم ہو رہے تھے۔ آصف نے بے اِختیار پہلو بدلا۔ اُنکی خاموشی اب کسی طوفان کے آنے کا عندیہ دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں اُس رُوحان میر کو زندہ زمین میں گاڑھ دوں گا۔" ملیحہ جو تیزی سے اُنکے کمرے سے نکل کر اب لاونج کی سمت آ رہی تھی اُنکی سَرد آواز پر وہیں ساکن ہو

گئی۔وہ اِیسا کس لیئے کہہ رہے تھے ؟ابھی کیوں ؟؟؟اُسکا دِل خدشات سے،
حور عین کی فکر سے بھر جانے لگا۔

"دیکھیں بابا! یہ سب میں نے ابھی ذُوالجلال کو نہیں بتایا ہے۔کوشش کی ایک بار لیکن وہ چاہتے ہیں کہ حور عین خود بتائے اُنکو۔" کہتے ہوئے اُسکی ٹون پھر سے بدلتی محسوس کر کے عارض صاحب نے اُسکو گھورا تو وہ جز بز ہو کر رہ گیا۔مگر اُسکی بات نے اُنکو ضرور تفکر میں مبتلا کر دیا تھا۔

"ہمم۔۔۔لگتا اب میرے رب نِشتر سے مُلاقات کا وقت ہو گیا ہے۔" اُنہوں نے کہا تو آصف سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔وہ ذُوالجلال کو بتائے بغیر عارض صاحب کو جانے نہیں دے سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن۔۔۔۔"اُس نے کچھ کہنا چاہا مگر عارض خان نے اُسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُسکو رُوک دیا۔

"تم اپنی اور ملیحہ کی شادی کی تیاری کرو اور یہ سب میں سنبھال لوں گا کیونکہ حور عین اور ملیحہ دونوں اب میری بیٹیاں ہیں۔ بیٹیوں کے ہر معاملے کو باپ ہی سُلجھاتا اچھا لگتا ہے۔" اب کے اُنہوں نے تفصیل سے کہا تو آصف گہرا سانس لے کر رہ گیا جبکہ ملیحہ بھی دِلگرفتگی سے مُسکرا دی۔ وہ ذُوالجلال کے باپ تھے اُسکی ہی طرح فیصلہ کر کے پیچھے نہ ہٹنے والے۔ ملیحہ کے چہرے کو بے ساختہ ایک آسودہ مُسکراہٹ نے چُھو لیا۔ اُسی مُسکراتے چہرے کے ساتھ وہ واپس عارض صاحب کے کمرے کی جانب بڑھ گئی جہاں مانی محوِ خواب تھا۔

---

www.novelsclubb.com

ذُوالجلال گاڑی کا دروازہ ریموٹ سے کھولتے ہوئے آگے بڑھا تو حور عین جو کانوں پر ہاتھ رکھے کانپ رہی تھی کلِک کی آواز پر جھٹکے سے سَر اُٹھا کر سامنے دیکھنے لگی جہاں پولیس کی گاڑی تھی اور وہ آدمی اب کہیں بھی نہیں تھے۔ ذُوالجلال کو اپنی

سمت بڑھتے دیکھ کر اُسکے ہاتھوں کی کپکپاہٹ اور بہتے آنسوؤں میں مزید روانی آنے لگی مگر وہ ضبط کر کے یونہی بیٹھی رہی۔ذُوالجلال ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہی اُسکی جانب تیزی سے متوجہ ہوا جو باقاعدہ کانپ رہی تھی دونوں ہاتھوں کو سختی سے ایک دوسرے میں بینچے مگر ذُوالجلال کے اندر بیٹھتے ہی اُس نے چہرہ پھیر کر ذُوالجلال کو دیکھنے سے مکمل گریز کر رکھا تھا۔

"حور! تم ٹھیک ہو؟"اُسکی جانب جُھکتے ہوئے اُس نے نرمی سے کہہ کر اُسکے کانپتے ہاتھوں ہر اپنا ہاتھ رکھنا چاہا مگر حور عین نے تیزی سے اپنے ہاتھ پیچھے کھینچ لیئے۔

ذُوالجلال نے چونک کر اُسکو دیکھا جس نے نہ جواب دینا ضروری سمجھا تھا اور نہ ایک نظر دیکھ لینا۔چند پل وہ یونہی اُسکو دیکھے گیا پھر نفی میں سَر ہلا کر گاڑی سٹارٹ کی کہ وہ جلد از جلد یہاں سے نِکل کر ہوٹل پہنچ جانا چاہتا تھا۔باقی کا سارا وقت خاموشی سے طے ہوا جبکہ ذُوالجلال وقفے وقفے سے ایک فکر مند نظر اُس پر ڈال لیتا جو سارا رستہ کانپتی رہی تھی۔وہ اپنے ہاتھ کی چُوٹ یکسر بُھول چکا تھا، یاد تھا تو حور عین کا یوں

www.novelsclubb.com

بے رُخی سے چہرہ پھیر کر بیٹھے رہنا۔ جیسے ہی گاڑی ہوٹل کی پارکنگ میں رُکی حور عین کانپتے ہاتھوں سے تیزی سے دروازے کھولتے ہوئے ذُوالجلال سے پہلے ہی باہر نکل گئی۔ذُوالجلال تیزی سے اُسکے پیچھے لپکا جو اُسکی موجودگی سے ،اِرد گرد لوگوں سے یکسر بے نیاز بس تیز تیز قدم اُٹھاتے ہوئے اندر راہداری کی سمت بڑھتی جارہی تھی جہاں وہ کمرہ تھا جس میں اُسکا سامان تھا۔

دروازے کے قریب پہنچ کر اُس نے اُسی بے چینی سے دروازے کا ہینڈل تیزی سے نیچے کیا مگر وہ دروازہ کارڈ سے کھولے جانے والا تھا سو ذُوالجلال اُسکو یکے بعد دیگرے دروازے کے ساتھ زور آزمائی کرتے دیکھ کر بھاگتے ہوئے آگے آیا اور جلدی سے کارڑ دروازے کے ساتھ نصب چھوٹی سی سکرین کے ساتھ رکھا تو دروازہ ایک دم کھل گیا۔اُس نے اب بھی ذُوالجلال کی جانب دیکھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔اب کے ذُوالجلال کا دِل وسوسوں اور پریشانی سے ڈوب جانے لگا۔اندر

www.novelsclubb.com

آتے ہی وہ جس تیزی سے اِدھر اُدھر چکر کاٹتے ہوئے ایک ایک چیز اُلٹ کر کے کچھ تلاش کر رہی تھی ذُوالجلال وہیں بے یقینی سے۔ کھڑا اُسکو دیکھنے لگا۔

"حور! کیا ڈھونڈ رہی ہو؟؟" اُس نے آگے بڑھ کر نرمی سے کہتے ہوئے پُشت پر دروازہ بند کیا لیکن وہ اُسکے پُکارے جانے پر پھر سے نہیں پلٹی۔ پریشانی سے ذُوالجلال اُسکے عقب میں آیا اور ایک جھٹکے سے اُسے کندھے سے پکڑ کر اپنی سمت کیا۔ وہ جو اپنے ہی آپ میں مگن تھی لڑکھڑا کر اُسکی سمت گھومی اور ذُوالجلال عارض خان کی دُنیا حور عین سکندر کا چہرہ دیکھتے ہی تھم گئی۔ سفید پڑتا چہرہ اور ہلکے جامنی ہوتے کانپتے ہونٹ، سُوجی آنکھوں سے بہتے بے تحاشہ آنسو جو اُسکے نہ جانے کب سے گریہ کی چغلی کھا رہے تھے۔ کانپتے ہاتھ اور ٹھنڈا پڑتا وجود۔ ساکن ہو جاتے دِل سے وہ بے اِختیار حور عین کے قریب آیا جو کہیں سے بھی حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔ اُسکا جی چاہا اپنے آپ کو رُوند ڈالے کہ وہ اُسکے سامنے اِس بُری حالت میں

www.novelsclubb.com

موجود تھی۔ جس چہرے پر کچھ گھنٹے پہلے تک اُسکی نظریں تک نہیں ٹھہر رہیں تھیں اب جیسے ساکت ہو کر اُسکے نقوش دیکھ رہی تھیں۔

"حور عین!" اُس نے اِس نرمی، تڑپ اور آہستگی سے اُسے پھٹ جاتے دِل سے پُکارا جو اِس جہاں میں مِلا مشکل ہی تھی۔ حور عین نے نظریں اُٹھا کر اُسکو جس پَل دیکھا ذُوالجال ضبط سے گلابی ہوتی آنکھوں سے اُسکی ہر اِحساس سے خالی آنکھوں کو دیکھے گیا۔

"حور...!" اب کے اُسکے لہجے میں بے بسی تھی، بے حد، بے حساب تفکر تھا جس سے حور عین انجان ہو چکی تھی۔ آہستگی سے اُس نے اپنا ہاتھ ذُوالجلال سے چُھڑوالیا اور وہ کتنے ہی پل اُسکو کھڑا دیکھتا رہا۔

www.novelsclubb.com

"میرا سامان۔۔۔" آہستگی سے بڑبڑاتی ہوئی وہ سائیڈ پر بنی لکڑی کی الماری کی جانب بڑھی اور پھر سامنے ہی اُسکو اپنا بیگ پڑا نظر آیا جسے اُس نے تیزی سے تھام لیا اور پھر بیڈ کی طرف آئی۔ ذُوالجلال وہیں کھڑا اُسکو خاموشی سے دیکھنے لگا۔ اُسے اپنا

پورا بیگ کھول کر بیڈ پر اُلٹتے دیکھ کر ٹھٹک کر آگے کو ہوا۔بیگ سے نکلتی چیزوں میں سے بس اُسکا دھیان سفید پلاسٹک کے ڈبوں والی دوائیوں پر گیا جسے کھول کر اُس میں سے دو گولیاں نکال کر وہ تیزی سے نگل گئی۔پانی کی بوتل اُٹھا کر پیتے ہوئے وہ گہرے سانس لیتے ہوئے بیڈ پر دھپ سے بیٹھ گئی تھی۔

ذُوالجلال تیزی سے اُسکے پاس آیا اور پھر اُسکے سامنے جُھک جانے سے وہ خود کو روک نہیں سکا تھا۔گھٹنوں کے بل اُسکے سامنے بیٹھ کر وہ حور عین کے جُھکے چہرے اور کانپتے وجود کو زخمی ہوتے دِل سے دیکھنے لگا۔اُسکا جی چاہا وہ آگے ہو کر اُسکو اپنے ساتھ لگا لے مگر آج وہ ہمت نہیں پا رہا تھا کہ کہیں حور عین اُسکو جھٹک نہ دے مگر یہ طے تھا کہ حور عین کے آگے اُسی کو جُھکنا تھا،اُسی نے اُسکی جانب قدم بڑھانے تھے اور اُسی نے مان رکھنا تھا۔گہرا سانس لے کر وہ اُٹھ کر اُسکے برابر آ بیٹھا لیکن حور عین نے پھر بھی سَر نہیں اُٹھایا۔ذُوالجلال نے اُسکے سَرد ہاتھ جو ایک دوسرے پر رکھے تھے ایک ہی ہاتھ میں مضبوطی سے تھامے تو وہ بُری طرح چونک کر سیدھی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

ذُوالجلال نے اپنا وہی ہاتھ اُسکی پشت سے پیچھے پھیلا کر رکھتے ہوئے اُسے اپنی کندھے سے لگالیا اور حور عین اُسکے سُن ہو چکے اعصاب اُس نرم، تحفظ بھری چھاؤں میں یک دَم بیدار ہونے لگے۔ وجود پر جمی برف اُس شخص کے کندھے سے آ لگتے ہی پگھلنے لگی تھی اور اُسکی آنکھوں سے گرم گرم سیال نکل کر ذُوالجلال کے شانے پر جذب ہونے لگا تو ذُوالجلال آہستہ آہستہ اُسکی پُشت تھپکنے لگ گیا۔

اُن دونوں کے درمیان محض گہری خاموشی رقص کر رہی تھی اور حور عین کے آنسو بغیر کسی مزمت کے بہتے چلے جا رہے تھے۔ ذُوالجلال اپنا دِل اُن آنسوؤں کی تکلیف سے جلتا محسوس کر رہا تھا مگر وہ یونہی اُسکی پُشت ہلکے سے تھپکتا رہا۔ حور عین کا جی چاہا وہ دھاڑیں مار مار کر رُوئے اور اُسے آج اپنا ایک ایک غم، ایک ایک دُکھ بتائے مگر آواز جیسے کہیں حلق میں ہی اٹک کر رہ گئی تھی۔ اُس شخص کی وہ خوشبو جو اُسکے اِرد گرد خوابوں کی مہربانی سے رہا کرتی تھی پھر سے اِس قدر قریب تھی کہ اُس نے بے اِختیار روتے روتے ہچکی کے ساتھ گہرا سانس لے کر وہ خوشبو جیسے اپنے

www.novelsclubb.com

دِل کے نہاں خانوں تک میں بسالی۔۔وہ اُسکو نرمی سے تھپک رہا تھا اور حور عین کا جی چاہا اُسکے گرد اپنے بازو لپیٹ کر ایک ایک درد اُسکے مہربان شانے پر بہا کر دِل کو زمانوں کے بُوجھ سے آزاد کر لے مگر اُسکو آنکھیں سختی سے بینچ لینی تھیں۔یہ چھاؤں اُسکی نہیں تھی۔وہِ اس سائے میں کچھ دیر کے سِوا اب دوبارہ کبھی سستانے نہیں آئی گی۔

؎آگہی زخمِ نظارانہ بَنی تھی جب تلک

میں نے اُس شخص کو محبوبِ نظر جانا تھا۔۔۔

اُسکا سَر ڈھلکتا محسوس کر کے ذُوالجلال نے ہاتھ روکتے ہوئے چہرہ جُھکا کر اُسکو دیکھا جو آنکھیں موندے شاید نیند میں جا چکی تھی۔اِک سَرد سانس کھینچ کر ذُوالجلال نے اپنا ہاتھ اُسکے سَر کے نیچے رکھتے ہوئے اُسکو پیچھے کر کے احتیاط سے بیڈ پر سہولت سے دراز کیا اور پھر اُسکے اوپر اچھی طرح لحاف اُوڑھا کر اُسکے پاس بیٹھ کر اُسکے چہرے پر آنسوؤں کے مٹے نشانات کو بُوجھل ہو جاتے دِل سے دیکھنے لگا۔پھر

اُٹھ کر وہ خود سامنے پڑے دیوان کی جانب آیا اور کپڑے چینج کیئے بِنا وہ فوراً لیٹ گیا/اعصاب ایک دَم پُر سکون ہونے لگے تھے اور اِس سے پہلے کہ اُسکی جلتی آنکھیں بند ہوتیں حور عین کی اچانک سے بُلند ہوتی سسکیوں پر وہ ایک جھٹکے سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ نیند جیسے بھک سے اُڑ گئی تھی۔اُسکے قریب آکر ذُوالجلال اُسکو سسکتے بے بسی سے دیکھ رہا تھا پھر قدرے اُسکی جانب جُھک کر اُسکے سَر کے نیچے ہاتھ ڈال کر احتیاط سے اُسے اُٹھاتے ہوئے وہ اُسکے عین سامنے آبیٹھا تھا یوں کہ بند آنکھوں سے سسکتی حور عین اُسکے سامنے تھی۔

ذُوالجلال نے آگے کو ہو کر اُسکی پیشانی اپنے کندھے پر رکھ لی اور ایک بازو اُسکے گرد حمائل کر کے محبت اور اپنائیت سے ایک بار پھر تھپکنے لگا۔اُسکے سینے پر پیشانی ٹِکائے وہ جیسے دوائیوں کی بدولت مستعار لی گئی گہری نیند میں بھی اپنا ہر دَرد بُھول جانے لگی۔وہ خود اب اُسکی نیندیں چُرا کر آرام سے خوابوں کے سفر پر نکل پڑی تھی۔وہی خواب جہاں ذُوالجلال کا بسیرہ ہمیشہ سے تھا مگر زمانے کے مصائب نہیں تھے۔

www.novelsclubb.com

جہاں ذُوالجلال تھا مگر رُوحان نامی کوئی عفریت نہیں تھی۔ جہاں ذُوالجال تھا اور سب خوبصورت تھا، دِلنشین تھا۔۔۔

تفتیش کرو مُجھ سے میرے خواب کے بارے
معلوم کرو کیوں مُجھ کو آرام نہیں ہے۔۔۔

فون کی بیل پر رَب نِشتر نے اخبار سے نظریں ہٹا کر آگے کو ہوتے ہوئے سیل فون کو دیکھا اور پھر اَنجان نمبر سے کال آتی دیکھ کر چونک کر فون کو دیکھے گئے مگر فون بھی بج بج کر تھک نہیں رہا تھا۔ گہرا سانس لے کر اُلجھتے ہوئے اُنہوں نے کال اُٹھا کر فون کان سے لگا لیا مگر کہا کچھ نہیں۔

"میر رَب نِشتر!" دوسری جانب سے جس آواز نے پُکارا وہ پہلو بدل کر اُٹھا کھڑے ہوئے۔ سماعت پر ابھی تک یقین نہیں آرہا تھا۔ دائیں ہاتھ سے کنپٹی کُھجاتے ہوئے وہ جیسے اِس کال کا مقصد سوچنے میں محو تھے۔

"اپنے بیٹے کو سنبھال کر رکھو رَب نِشتر! اگر دوبارہ اُس نے میری بہو کی جانب آنکھ بھی اُٹھائی تو تم اپنے بیٹے کی شکل کو عمر بھر ترسو گے۔" وہ شخص جو صرف نرم بولنا، نرم کہنا اور نرم ہی کرنا جانتا تھا وہ آج اُنہیں دھمکی دے رہا تھا وہ بھی بے اِنتہا سَرد آواز میں۔ لمحے بھر کے لیئے ذہن میں رُوحان کی کل رات کی فون کال پر سُنی جانے والی بات لہرائی تو سَر جھٹک کر وہ تمسخرانہ سا ہنس دیئے۔

"اور تمہیں کیوں لگا سردار عارض خان کہ میرا بیٹا تمہاری بہو پر نظر ٹِکائے بیٹھا ہے؟" تمسخرانہ انداز کے طنز کو محسوس کر کے عارض خان اپنی جگہ سے اُٹھ کر اپنی لائبریری کی قد آدم شیشے کی بنی کھڑکی کے پاس آ کھڑے ہوئے۔ اُنکے باہر کے حسین منظر کو دیکھتے تاثرات پتھر سے زیادہ سخت تھے۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ تمہارا وہ بزدل بیٹا ہی ہمیشہ سے چُھپ کر وار کرتا آیا ہے۔" اب کے اُنکا انداز واضح مزاق اُڑاتا لگنے لگا تو رب نشتر کا چہرہ مارے طیش کے سُرخ ہو گیا۔

"دائرے میں رہ کر بات کرو عارض خان" اُنکی غصیلی آواز سُن کر عارض خان نے بامشکل اپنی مُسکراہٹ دبائی۔

"دائرے سے بار بار تم اور تمہارا بیٹا نکلتے ہیں لیکن اب کی بار بُھول جاؤں گا کہ میری بھی کوئی حد ہے سمجھے۔" سخت الفاظ سے کہتے ہوئے اُنہوں نے نہ صرف رَب نِشتر کو ٹھکانے لگا دیا بلکہ جلتے توے پر دھکیل ڈالا۔ لب بھینچ کر اُنہوں نے جیسے ہی آگے سے جوابی وار کرنا چاہا دوسری جانب سے کال کاٹ دی گئی۔ تیزی سے فون کال سے ہٹاتے ہوئے اُنہوں نے کانچ کے ٹیبل کو بیٹھے بیٹھے ہی لات مار کر گرا دیا اور نتیجہ ایک تیز آواز سے وہ ٹیبل کِرچی کِرچی ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں میں دیکھ لوں گا عارض خان بہت اچھے سے۔" مُٹھیاں بینچتے ہوئے وہ بامشکل اپنے غصّے پر قابو رکھے ہوئے تھا۔اُنکو دیکھ کر واضح اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ رُوحان میر اُنہی کی اولاد ہے،اُنہی کا پَرتُو۔

پیچھے کو ہوتے ہوئے اُس نے بے حد حیرت سے اُس شخص کو دیکھا جس کی نظریں نرمی سے اُسکی ہی جانب تھیں۔آنکھوں میں دَر آتی نمی کو بامشکل پیچھے دھکیل کر وہ اُس شخص کے چہرے کو اب فرصت سے دیکھ رہی تھی جو زنگی کی کھٹن راہ گزر کو اپنے ہونے سے سہل کرنے لگا تھا۔وہ شخص جسکی ہمیشہ سے اُسکے خوابوں کے جہان میں حکومت تھی،اُسکو خُدا نے جیسے بن آزمائے ہی دے تھا نہ۔وہ خواب میں بھی اُس شخص کے محرم ہونے پر دِل سے ایمان لائی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔"آپ کتنے بہت سے دِن بعد میں آئے ہیں نہ۔" اُس چہرے کو دیکھ کر اُس نے بے حد آہستگی

www.novelsclubb.com

سے کہا تو ذُوالجلال جو اُسکو بیدار ہوتے دیکھ کر نرمی سے مُسکرانے لگا تھا نا سمجھی بھری حیرانگی سے ٹھٹک کر اُسکو دیکھنے لگا جسکی آنکھوں سے اچانک بے اِنتہا محبت کی روشنی پُھوٹنے لگی تھی۔

"میں ذُوالجلال...." وہ غلط فہمی میں نہیں جینا چاہتا تھا تبھی فوراً سے اُسکو باور کرانا چاہا کہ کہیں وہ مزید اُس سے دِل کی دھڑکن نہ چُرا لے لیکن اُسکے کہے جانے پر وہ جِسطرح سے مُسکرائی وہ ویسی ہی مُسکراہٹ تھی جسکو اپنے لیئے دیکھ لینے کو وہ مرِ رہا تھا۔

"میں جانتی ہوں جَلال" کہہ کر اُس نے ذُوالجلال کے تیزی سے دھڑک اُٹھتے دِل کو ساکت کر دیا لیکن کیا یہ واقعی حور عین تھی نہ؟؟ اِیسے لگ رہا تھا کسی گہرے خواب کے زیرِ حراست ہو۔ ذُوالجلال کا جی چاہا اُسکو جھنجھوڑ کر کہے کہ وہ اُسکے ساتھ یوں نرمی اور محبت سے ناپیش آئے ورنہ اُس جیسے مضبوط سیاست دان کا کیا بنے گا؟؟

www.novelsclubb.com

؎تم نے دیکھی ہے وہ پیشانی، وہ رُخسار، وہ لَب ؟

زندگی جِن کے تعاقب میں گنوادی ہم نے

تُجھ پہ اُٹھی ہیں وہ کھوئی ہوئی ساحر آنکھیں

تُجھ کو معلوم ہے کیوں عمر گنوادی ہم نے۔۔۔

"یہ خواب ہے نہ سارا۔۔۔سب خواب۔"نرمی سے ذُوالجلال کے شانے پر پھر سے آگے کو ہو کر اپنی پیشانی ٹِکاتے ہوئے اُس نے جِس مان، جس وثوق سے پُوچھا ذُوالجلال سے بھی حقیقت اور خواب کے درمیان فرق کرنا مشکل ہو جانے لگا۔

"نہیں۔۔۔۔سب حقیقت ہے۔"ذُوالجلال نے توقف کے بعد خود کو بے حد آہستگی سے کہتے سُنا تو حور عین نے تیزی سے چہرہ پھیر کر یونہی پیشانی اُسکے تحفظ دیتے شانے سے ٹکائے اُسکو دیکھا جو چہرہ جُھکائے حور عین کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"یہ حقیقت۔۔۔کیسے ہو سکتا ہے سب ؟اِیسے تو خواب ہوتے ہیں۔" وہ کم فہمی سے جیسے ابھی تک فرق میں اُلجھی اُس چہرے کو دیکھ کر کہنے لگی جو دھڑکنوں کا انداز تک بدل دینے پر قادر تھا۔

"میں یقین دِلاؤں ؟نرمی سے کہہ کر وہ شخص اُس سے اجازت مانگ رہا تھا۔وہ جانتا تھا کہ حورعین ابھی پوری طرح بیدار نہیں ہوئی۔ابھی وقت کو روک لینا چاہتا تھا مگر حورعین کو یوں اُسکی کم علمی کے سبب اپنے پاس نہیں رکھ سکتا تھا،اُسکو تسلیم کر لینا پڑا۔

"کیسے ؟؟"اثبات میں سَر ہلا کر وہ چمکتی آنکھوں سے ذُوالجلال کو اپنا ہونا بُھلا دینے پر بضد نظر آرہی تھی۔کچھ کہے بغیر ذُوالجلال نے اُسکی گود میں دھرا اُسکا سَر دہاتھ تھام کر اپنے دِل کے مُقام پر رکھا تو لمحہ بھر کے لیئے حورعین پیشانی اُسکے کندھے سے اُٹھا کر اُسے دیکھنے لگی جو حورعین کو نہیں دیکھ رہا تھا۔اُس ہاتھ کی نرم گرفت اور

www.novelsclubb.com

اپنے ہاتھ تلے تیزی سے، مضبوطی سے دھڑکتے اُسکے دِل نے حور عین کو چونکا دینے کے ساتھ مسحور کر دیا۔

"یہ میرا دِل حقیقت میں تمہارے سبب سے، تمہارے ہونے سے، تمہارے لیئے اِس رفتار سے دھڑک رہا ہے۔ تم سے پہلے میں خود تک اِسکی دھڑکنوں کی آواز سے، رفتار سے ناواقف تھا۔" یونہی چہرہ جُھکائے، اُسکے ہاتھ کو نرمی سے ابھی تک اپنے دِل کے مقام پر رکھے وہ بول نہیں رہا تھا بلکہ لفظوں سے کوئی جادو، کوئی سِحر رر پُھونک رہا تھا۔ وہ جادو گر تھا۔۔۔۔اور یہ یاد آتے ہی حور عین کی پلکیں لرز کر تیزی سے جھکیں، خواب اور حقیقت بھاری ہوتے دماغ میں جیسے گڈمڈ ہونے لگے اور ذہن جیسے سُوئی جاگی کیفیت سے بیدار ہونے لگا۔ ذُوالجلال نے خاموشی پہ چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا جو آہستہ سے بیدار ہو رہی تھی۔ اپنے ہاتھ پر اُسکی ڈھیلی ہوتے گرفت محسوس کر کے ذُوالجلال نے گہرا سانس لے کر اُسکا ہاتھ اپنے دِل کے مقام سے ہٹا کر اُسی نرمی سے اُسکی گود میں رکھ دیا۔ حور عین سے مارے شرمندگی کے اب آنکھ

www.novelsclubb.com

تک اُٹھائی نہیں جا رہی تھی سو اُسکو خواہ مخواہ کی ندامت سے بچانے کے لیئے ذُوالجلال اُسکے قریب سے آہستگی سے اُٹھ کر بغیر کچھ کہے اُٹھ کھڑا ہوا۔ گردن دُکھنے کے باوجود اُس نے اپنا سَر نہیں اُٹھایا تھا۔ کچھ دیر بعد کمرے کا دروازہ کھول کر بند کیئے جانے کی آواز پر وہ چونک کر اوپر دیکھنے لگی۔ دِل پھر سے خوف سے دھڑکنے لگا تو اُسکی نگاہ سامنے وال کلاک سے ٹکرائی جہاں صبح کے 4:30 ہو رہے تھے یقیناً وہ ہوٹل کی مسجد میں نماز پڑھنے گیا ہو گا۔

دِل کو تسلی دیتے ہوئے وہ تیزی سے خود بھی بستر سے اُٹھ کر واش روم کی جانب بڑھ گئی۔ وضو کرتے ہوئے بغور اُس نے اپنے گُلابی ہوتے چہرے کو اُس بڑے سے شیشے میں دیکھ کر بے ساختہ نگاہ چُرا لی۔ ذِہن میں جیسے پھر سے اپنی بے ربط باتیں گونجنے لگیں تو اُسکا جی چاہا زمین پھٹے اور وہ اُس میں سما جائے۔ کیا سوچتا ہو گا جلال اُسکے بارے میں؟ اِس سوال کے آتے ہی اُس نے ٹھٹک کر خود کو اور پھر اپنے ہاتھ کو دیکھا جہاں سے وضو کا پانی قطروں کی صورت پھسل رہا تھا اور جہاں اُس شخص کا

www.novelsclubb.com

نرم مگر مضبوط لمس ابھی تک بول رہا تھا۔بے اِختیار دوسرا ہاتھ اُس ہاتھ پر نرمی سے پھیرتے ہوئے اُسکے کانوں میں پھر سے ذُوالجلال کا دِل کو چُراتا لہجہ گونجا تو دِل جیسے بے بسی سے کُرلانے لگا۔

دھونے سے بھی اُس ہاتھ کی خوشبو نہیں جاتی

ہم ہاتھ چُھڑا کر بھی چُھڑانے میں لگے ہیں۔۔۔

"میں نے سُنا ہے کہ تم تین دوستوں کا گروپ ہوتا تھا؟"ملیحہ نے چائے کا کپ تھماتے ہوئے کہا تو وہ جو اپنے ہی خیالوں میں تھا چونک کر اُسکو دیکھنے لگا اور پھر ملیحہ کو بغور دیکھتے پا کر سنبھل کر اُسکے ہاتھ سے کپ تھام لیا۔

"کس سے سُنا؟" چائے کا گھونٹ پی کر اُس نے بہت مدہم سا کہا تو اُسکے لہجے کی اُداسی پر ملیحہ ٹھٹھک گئی۔

"ظاہر ہے بابا جان سے۔" اب کے اُس نے کندھے اچکاتے ہوئے ازلی لاپرواہ انداز میں کہا تو آصف کے چہرے کو افسردہ سی مُسکراہٹ چُھو گئی۔

"کیا۔۔۔مجھے تفصیل بتاؤ ساری بدمعاش اِنسان۔ تم نے اِتنی بڑی بات آج تک ہمیں بتائی ہی نہیں۔" اُسکو بس مُسکراتے دیکھ کر ملیحہ نے اُسکو اپنا کندھا مار کر لطیف سا طنز کیا تو وہ اُسکے انداز پر بس نفی میں ہی سَر ہلا سکا۔ کچھ کہتا تو حقیقتاً مار کھاتا۔

"کیا بتاؤں؟" اُسکے پھر سے ٹُھس لہجے پر اب پھر سے ملیحہ کا غصّہ عود آنے لگا تو وہ محتاط ہو کر دونوں ہاتھ ہوا میں اُٹھا کر ٹھنڈا کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

""یہی ہے کہ تم لوگوں کا تیسرا دوست کہاں ہے اب اور ہے کون آخر؟" ہمیشہ کی طرح اُس میں صبر مفقود تھا لیکن آصف نے بے چینی سے پہلو بدلتے ہوئے ملیحہ کو

حیران کر دیا۔ وہ باتوں کے درمیان ایسا تبھی کرتا تھا جب وہ بہت غیر آرام دہ ہو یا پھر بات اُسکا دِل دُکھائے۔

"بس تھا کوئی اب تو اللہ کو پیارا ہو چکا۔" آصف نے گہرا سانس لے کر گردن جُھکاتے ہوئے جس انداز سے کہا اُس پر ملیحہ نے آنکھیں پھاڑ کر بے یقینی سے اُسکو دیکھا۔

"شرم کر لو اپنے دوست کو ایسے کہنے سے پہلے۔" ملیحہ جو اُسکا مزاق سمجھی تھی نے شرم دِلانے والے انداز میں کہا تو آصف اُس کو دیکھ کر رہ گیا۔

"وہ سچ میں اللہ کو پیارا ہو گیا ملیحہ۔ اُسکا اِنتقال ہو گیا تھا۔" اب کے اُس نے اپنا سیل فون اُٹھاتے ہوئے ہر ممکن اپنے لہجے کو سَرسری سا رکھتے ہوئے کہا تو ملیحہ نے دنگ نظروں سے اُسکو دیکھا اور پھر بات سمجھ آنے پر آنکھیں بے یقینی سے چھوٹی کر کے اُسے دیکھنے لگی۔ آصف کے چہرے پر چھایا حزن بے حد گہرا تھا۔

"کیسے اسفی؟" اُسکے مدہم، سَرسَراتے لہجے پر آصف نے سَر اُٹھائے بغیر اپنی کنپٹیاں مَسلی۔ کافی سال گزر جانے کے باوجود بھی اُسکی موت کا غم جیسے بالکل تازہ تھا۔ دِل پر اُسکی موت کے باعث لگنے والے زخم سے ابھی تک خون یونہی رَستا تھا۔

"وہ قتل ہوا تھا۔ میری آنکھوں کے عین سامنے۔" کہتے ہوئے اُس نے چہرہ اِتنا جُھکا لیا تھا کہ ملیحہ اُسکی آنکھوں میں دَر آتی نمی نہ دیکھ سکے لیکن اُسکی آواز کی لرزش نے ملیحہ کا دِل بہت بُوجھل اور سُوگوار کر دیا۔

"کس نے کیا قتل؟" یہ کہتے ہوئے ملیحہ کو خود بھی اپنی آواز خوف سے کانپتی محسوس ہوئی مگر آصف اُسکی حالت سے بے خبر جیسے وہیں پہنچ گیا تھا جب اُسکے ہاتھ تیزی سے اُسکے گاڑھے، سُرخ خون سے رنگنے لگے تھے۔ وہ گرم بہتا خون ابھی تک اُسکے رونگھٹے کھڑے کر دیتا تھا۔ بغیر کچھ کہے وہ کھڑا ہوا تو ملیحہ حیرت سے اُسکو دیکھنے لگی جو بِنا کچھ کہے، اُسکو دیکھے، تسلی دیئے اُسکے پاس سے ہو کر تیزی سے نکل گیا اور وہ

www.novelsclubb.com

ساکن، سوالیہ نظروں سے دروازے کو دیکھتی رہی جہاں سے آصف جاہ خاموشی سے جا چکا تھا۔

باقی کا سارا راستہ جو کے گھنٹوں پر مُحیط تھا، خاموشی سے گزرا۔ حور عین نے کچھ بولنے کی ضرورت نہیں محسوس کی اور ذُوالجلال نے جب اُسکی طبیعت کا پوچھا تب بھی وہ اِیسے خاموش بیٹھی رہی جیسے وہ وہاں بالکل اکیلی ہو۔ اُسکے چہرے کے سپاٹ سے تاثرات پر ذُوالجلال نے بھی پھر اُسکو اُکساتے رہنا مُناسب نہیں سمجھا حالانکہ دِل اُسکی بہت کچھ سمجھاتی خاموشی پر اندر تک دہل رہا تھا مگر وہ ظاہر کیے بغیر یونہی گاڑی چلاتا رہا۔ کے-پی-کے کی حدود میں داخل ہوتے ہی حور عین کو جیسے سُکھ کی سانس آنے لگی۔ بے اِختیار اُس نے سَر سیٹ کی پُشت سے ٹِکا کر آنکھیں موند لیں۔ ذُوالجلال نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا جو پھر سے اول روز کی طرح اجنبی محسوس

www.novelsclubb.com

ہونے لگی تھی۔وہ کل کی نزدیکی، وہ اپنائیت، اُسکی ایک ایک اَدا سب جیسے خواب سا محسوس ہونے لگا تو اُس نے اپنی گلابی ہوتی آنکھیں اُس چہرے سے پھیر لیں جو ہر حال میں دِل کو پیارا ہی لگتا تھا۔جو دِل پر اول روز کی طرح اُسی قوت سے ضرب لگائے چلا جا رہا تھا۔

؎وہ اِک ہاتھ کی دُوری پر بیٹھا رہا مُجھ سے

اِک ہاتھ کی دُوری بھی میرے یار بہت ہوتی ہے۔۔۔

جیسے جیسے بابا جان کی حویلی کو جاتا فاصلہ سمٹ رہا تھا ویسے ویسے ذُوالجلال کے دِل کی دھڑکن سُست پڑنے لگی تھی۔گاڑی کا رُکنا محسوس کر کے حور عین نے پٹ سے اِیسے آنکھیں کھولیں جیسے وہ گاڑی کے بس رُکنے کے اِنتظار میں ہو اور پھر وہ ذُوالجلال کو دیکھے بغیر گاڑی کا دروازہ کھول کر تیزی سے اُتر گئی۔ذُوالجلال آنکھوں میں تاسف لیئے اُسکو دیکھتا رہا۔حویلی کا مین پھاٹک کُھلتے ہی وہ تیر کی سی تیزی سے اندر بڑھ گئی۔

"اسلام و علیکم!" گو کہ اُسکا کسی سے ملنے کا دِل نہیں کر رہا تھا مگر سامنے ہی براجمان عارض صاحب کو دیکھ کر اُسکو سلام کے لیئے اخِلاقاً ٹھہر جانا پڑا۔اُسکی آواز پر وہ چونک کر خوشگوار حیرت سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

"وعلیکم اسلام بیٹا! آؤ" اُسکو وہیں جماد یکھ کر کہتے ہوئے وہ آگے بڑھے مگر حور عین وہیں کھڑی رہی۔

"نہیں جزاک اللہ انکل! آپ بس ملیحہ اور مانی کو بھیج دیں کچھ ضروری کام ہے مجھے۔" اُسکے سنجیدہ سے کہے جانے پر وہ بغور اُسکا چہرہ دیکھنے لگے جو ہر اِحساس سے عاری معلوم ہو رہا تھا۔وہ اُسکے 'انکل' کہے جانے پر سب سے زیادہ ٹھٹکے تھے کیونکہ اُنکو اچھی طرح یاد تھا کہ جب اُنہوں نے حور عین کو کہا کہ وہ "بابا جان" پُکارے تو حور عین کے لہجے کی خوشی چُھپائے نہیں چُھپ رہی تھی جب کہ اب۔۔۔اِس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتے عقب میں ذُوالجلال کو دیکھ کر وہ ٹھہر گئے۔اُسکی سُرخ ہوتی آنکھیں ساری رات ناسُونے اور تھکان کی غمازی کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"باباجان! آپکی پسندیدہ ڈش تیار ہے۔"ملیحہ اپنے میں ہی مگن کھیر کا بھرا ہوا باؤل لے کر ہال میں داخل ہوئی تو خاموشی پر سَر اُٹھا کر حیرانگی سے حور عین کو دیکھ کر ٹھہر گئی جو بغور اُسکے اِس گھر میں رَچے بَسے انداز سَرد نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

"آپی!"ملیحہ باؤل تیزی سے کانچ کے ٹیبل پر رکھتے ہوئے اُسکی جانب بڑھی لیکن۔۔۔

"مانی کو لے کر آؤ۔"حور عین کے بے تاثر سے انداز پر ملیحہ نے اُسکی عقب میں دروازے کے ساتھ پُشت لگا کر کھڑے ذُوالجلال کو سوالیہ نظروں سے دیکھا مگر وہ بھی ملیحہ اور عارض صاحب کی طرح مکمل لاعلم اور دنگ معلوم ہو رہا تھا۔

"تمہیں سُنائی دے رہا ہے میں کیا کہہ رہی ہوں؟"حور عین کی اچانک سے سخت مگر مدہم سی آواز پر ملیحہ تیزی سے واپس بھاگ کر مانی کے پاس گئی کہ وہ اپنی بہن کے اِس طرح کے انداز سے بے حد اچھی طرح آشناء تھی۔یقیناً کچھ بُرا ہوا تھا تبھی وہ پھر سے اپنے خول میں سمٹ گئی تھی۔عارض صاحب اُسکو روک لینا چاہتے تھے

مگر اُسکے بے تاثر انداز اُنکو کچھ بھی کہنے سے باز رکھے ہوئے تھے۔ سیکنڈز بعد ہی ملیحہ، مانی کا ہاتھ پکڑے ہوئے ہال میں آئی تو مانی، حور عین کو دیکھ کر خوشی سے ملیحہ کا ہاتھ چھوڑ کی اُسکی سمت بھاگا اور حور عین نے عادت کی طرح جُھک کر اپنے دونوں بازو اپنے جان سے پیارے بھائی کے لیئے کھول دیئے اور وہ اُس ماں جیسے ٹھنڈی چھاؤں میں مُسکرا کر سما گیا۔ حور عین اُسکا وآرام سے اُٹھا کر عارض صاحب کی جانب متوجہ ہوئی۔

"آپکا بے حد شکریہ انکل! جزاک اللہ آپ نے اِن دونوں کا خیال رکھا۔ اب ہمیں اجازت دیں۔" مُختصراً کہہ کر وہ جیسے پھر سے ذُوالجلال کی ساری محنت اور محبت پر لات مار کر پھر سے اجنبی ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ میرا فرض تھا بیٹا۔ چلیں آپکو ذُوالجلال چھوڑ آئے گا۔" وہ کہنا اور بھی بہت کچھ چاہتے تھے مگر جیسے آصف کی بات ایک دَم سے سمجھنے لگے تھے۔

"بہت جزاک اللہ! ہم خود چلے جائیں گے۔" یونہی عمران کو اُٹھائے، ملیحہ کا ہاتھ آگے بڑھ کر تھامتے ہوئے اُس نے اِس قدر قطعیت سے کہا کہ عارض صاحب مزید کچھ اور نہیں کہہ سکے۔ اُسکو پلٹتا پا کر ذُوالجلال ٹیک چھوڑ کر کھڑا ہوا مگر وہ اُسکو دیکھے بغیر، اپنے دونوں بہن بھائیوں کو لیئے وہاں سے نکلتی چلی گئی جبکہ ذُوالجلال بُوجھل ہوتے اعصاب اور جلتی آنکھوں سے اُسکو لمحہ بہ لمحہ خود سے دُور جاتے دیکھ رہا تھا۔

عارض خان تاسف سے اپنے بیٹے کو دیکھنے لگے جو سَر تا پا اُس محبت نامی مُصیبت کے آجانے سے بدل چکا تھا بہت اچانک، ایک دَم سے۔

---

www.novelsclubb.com

"آپی! کیا ہو گیا ہے؟" اُس نے اُن دونوں کو گھر آکر ہی دَم لیا تو ملیحہ اُسکے چہرے کے وہی پُرانے سَرد سے تاثرات کو دیکھ کر دلگرفتی سے پُوچھنا چاہا مگر وہ یونہی خاموشی سے بیڈ سے ٹیک کے کر بیٹھی رہی۔

"ٹھیک ہے میں ذُوالجلال بھائی۔۔۔"اِس سے پہلے کہ وہ اُٹھتے ہوئے جملہ مکمل کرتی حورعین نے ایک جھٹکے سے اُسکی بات درمیان سے ہی اُچکتے ہوئے اُسکو کھینچ کر بٹھالیا۔

"ہم کسی ذُوالجلال کو نہیں جانتے۔ سمجھی تم؟"اُسکا انداز اِس قدر سَرد اور سخت تھا کہ ملیحہ ٹھٹک کر پھیلتی آنکھوں سے اُسکو دیکھنے لگی۔ سوچا تھا اِسلام آباد جانے سے وہ بدل کر آئے گی مگر اُسکے اندر کی تبدیلی اِتنی منفی ہو گی اِس بات نے ملیحہ کو دنگ کر دیا تھا۔

"لیکن آپی آپ اِیسا کیوں کہہ رہی ہیں؟"صدمے سے نِکل کر ملیحہ نے بے چینی سے کہا تو حورعین اپنا کُشن دُرست کرنے میں مصروف ہو گئی جو کہ بات ختم کرنے کی جانب اِشارہ تھا۔ ملیحہ گہرا سانس لے کر اُٹھ کھڑی ہوئی تو حورعین نے لیٹ کر کروٹ بدل لی۔ کچھ پل ملیحہ اُسکو دِیکھے گئی پھر لائیٹ بند کر کے باہر کی جانب بڑھ

www.novelsclubb.com

گئی۔خاموشی پر حور عین نے آہستگی سے اپنی آنکھیں کھول کر آنکھوں میں دَر آتا نمکین پانی صاف کیااور پھر سے آنکھیں موند لیں۔

؎جاگی ہوں مگر خواب کی دہشت نہیں جاتی

یہ دیکھتی ہوں یار تُجھے بُھول گئی ہوں۔۔۔

-

وہ جیسے ہی پولیس سٹیشن جانے کے لیئے باہر نِکلادِلاور مُستعدی سے دروازہ کے پاس کھڑا تھاکہ ذُوالجلال اکثر خود ہی اپنے لیئے دروازہ کھول لیا کرتا تھا۔

"اسلام وعلیکم !"آج سلام میں پہل کرنے والاذُوالجلال خود تھا۔دِلاور نے چونک کراپنے صاحب کو دیکھاجو کہ ہمیشہ سے ہی مہربان مگر لوگوں سے خاص فاصلہ رکھ

کر رہنے والوں میں سے تھے مگر اب وہ جیسے اپنے اُس سخت سے خول سے اکثر باہر نکل آتے مگر شاید خود بھی اپنی اِس تبدیلی سے نہ آشناء تھا۔

"وعلیکم اسلام سَر!" دِلاور کے مؤدبانہ جواب پر ذُوالجلال نے آگے کو ہو کر اُسکے شانے کو تھپتھپایا اور پھر اندر بیٹھ گیا۔ اُسکے بیٹھتے ہی ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کی اور حویلی کا وسیع دروازہ کھول دیا گیا۔

"ہاں آصف۔۔۔۔ مجھے لگ رہا ہے کہ دِلاور، رُوحان میر کا آدمی ہے۔" آصف کے کچھ کہے جانے پر ذُوالجلال نے کہا تو ڈرائیور نے چونک کر بیک ویو مرر سے ذُوالجلال کو دیکھا اور پھر پریشانی سے ایک دَم گاڑی رُوک دی۔ ذُوالجلال نے چونک کر سامنے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا دِلاور؟" اُس نے سامنے سڑک خالی دیکھ کر پوچھا۔ دوسری جانب آصف ایک دَم چوکنا ہو گیا تھا۔

"سَر میں کسی رُوحان میر کو نہیں جانتا۔ میں آپکا وفادار ہوں سَر۔" دِلاور کی بے موقع بات پر جہاں دوسری جانب آصف ٹھٹکا وہیں ذُوالجلال کے چہرے کو مُسکراہٹ چُھو گئی۔

"ارے دِلاور میں جانتا ہوں کہ تم میرے آدمی ہو اور مُجھ سے وفادار ہو۔ میں اِسلام آباد کے پولیس والے دِلاور کی بات کر رہا ہوں۔" ذُوالجلال کو شاید دِلاور پہلی بار یوں طویل کہتا سُن رہا تھا تبھی اُسکے چہرے کی حیرانگی چُھپائے نہیں چُھپ رہی تھی۔ چونک کر اُس نے کھسیانا سا ہو کر سَر کُھجایا اور پھر تیزی سے گاڑی سٹارٹ کر دی۔ اُسکی بدحواسی اور بُوکھلاہٹ دیکھ کر ذُوالجلال کے چہرے کو پھر سے نہ چاہتے ہوئے بھی مُسکراہٹ چُھو گئی۔

www.novelsclubb.com

"میں پولیس سٹیشن جا رہا ہوں تم بھی وہیں پہنچو۔" آصف کو کہہ کر اُس نے فون بند کیا اور پھر باہر بھاگتے دوڑتے منظروں کو دیکھنے لگا۔ سردی بس رُخصت ہونے کو ہی تھی۔ سب کچھ کتنا تیزی سے سفر کر رہا تھا سوائے اُسکے۔ جب وہ کے-پی-کے

میں ٹھیک آٹھ ماہ بعد آیا تھا تو سردیوں کی آمد آمد تھی اور اب بس جیسے اُنکو کہیں اور، کسی دوسرے دیس ڈیرہ جما لینے کی جلدی تھی۔ گاڑی رکنے پر وہ اپنے خیالات سے چونک کر سامنے دیکھنے لگا جہاں پولیس سٹیشن کا سُرخ اور نیلا پھاٹک واضح نظر آرہا تھا۔ وہ بے دھیانی میں یونہی بیٹھا رہا۔ ذہن میں جمع تفریق چلنے لگی اور پھر اُس نے جیسے فیصلہ کر لیا۔

"دِلاور! چلو یہاں سے۔" اُسکی پُرسوچ آواز پر دِلاور جو باہر نکل کر دروازہ کھولنا چاہ رہا تھا حیرت سے اُسکو دیکھنے لگا جسکے چہرے پر کسی مُصمم اِرادے کے بعد کی سخت ترین سختی وہ دیکھ سکتا تھا۔ اُسکی ہمت یوں جیسے سوال کرنے کی پھر نہ ہو سکی۔ اُسکے گاڑی سٹارٹ کرتے ہی ذُوالجلال نے فون دوبارہ نکالا۔

www.novelsclubb.com

"آصف سٹیشن کے بجائے آفس پہنچو جلدی۔" کہہ کر اُس نے بغیر آصف کی سُنے کال کاٹ دی اور اب اُسکا ذہن تیزی سے اگلا لحہ عمل طے کرنے میں محو ہو تھا۔

"صُوفی !اِیسے کیوں یہاں بیٹھی ہو؟"صوفیا کو یونہی جاتی سردیوں سے بے پرواہ حُلیئے میں بیٹھا دیکھ کر وہ ٹھٹک کر وہیں تھم گیا۔ذہن جیسے ایک دَم چکرانے لگا تھا صوفیا کی یہ حالت دیکھ کر۔اُسکی بہن بہت جلد ہمت ہار جانے والوں میں سے نہیں تھی مگر آہ آہ ذُوالجلال !رُوحان کا جی چاہا اُس شخص کو گولیوں سے بُھون ڈالئ۔

"صوفی ! "اُسکے یونہی گُم صُم سے انداز پر رُوحان کو اُسے دوبارہ پُکارنا پڑا اور وہ جیسے نیند سے بیدار ہوئی۔خالی خالی آنکھوں سے رُوحان کو دیکھ کر وہ پھر سے خلاؤں میں گُھورنے لگی تو رُوحان گہرا سانس لے کر اُسکے برابر میں بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"ذُوالجلال نے اُسی عورت سے نِکاح کیا ہے نہ جسکے پیچھے تم اِتنے سالوں سے خوار ہو رہے تھے ؟" لمحے بھَر کی خاموشی کے بعد جب وہ بولی،رُوحان نے ٹھٹھک کر اُسکو دیکھا۔اُسکے ظاہری حُلیئے کے برعکس اُسکا سوال کافی ہوش مندانہ اور چُبھتا ہوا تھا۔

رُوحان کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا کہے کہ یہ بات جب جب اُسکو کوئی کہتا تھا اُسکا خون کھولنے لگتا۔

"تمہاری خاموشی کہہ رہی ہے کہ میرا سوال درست ہے۔" صوفیا نے اب کی بار چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا۔

"کیسے مردِ ہو تم رُوحی! ایک عورت کو قابو نہیں کر سکے تم۔" اُسکا لہجہ تاسف ذدہ تھا مگر رُوحان کو اُسکی بات کسی چابک کی طرح لگی۔

"میں بھی یہ کہہ سکتا ہوں صوفی کہ کیسی عورت ہو تم جو ذُوالجلال کو قابو نہیں کر سکی۔" اب کے اُسکا انداز اِتنا ٹھنڈا تھا کہ صوفیا نے بے طرح چونک کر کچھ سمجھتی نظروں سے اُسکو دیکھا جو سامنے دیکھتے ہوئے گویا ضبط سے کام لے رہا تھا۔

"میں ویسی عورت نہیں تھی جو ذُوالجلال کو اپنے قابو میں کر سکتی۔" وہ جب بولی تو اُسکا لہجہ اُداس کر دینے والا تھا۔ رُوحان کے کانوں میں جیسے کسی کا بُھولا بسرا لہجہ گونجنے لگا تو اُس نے بے اِختیار سر جھٹکا۔

"میں بھی ویسا مردِ نہیں تھا جو حور عین کو قابو کر سکتا۔" رُوحان نے توقف کے بعد کہا تو صوفیا اُسے

دیکھ کر رہ گئی۔ وہ دونوں بالکل ایک سے تھے۔ ایک سے ضدی، جنونی، بدنصیب اور ناشکرے۔ لیکن رُوحان شاید بے حس بھی تھا تبھی تو کسی کی پُرخلوص محبت کا جھٹک دیا جانا یاد نہیں آ رہا تھا سوائے اپنے اور اپنی بہن کے غم کے۔

"میں ذُوالجلال کو ایسے کسی کا ہوتے نہیں دیکھ سکتی۔" یک دَم صوفیا کی آواز میں جو نیا جذبہ اُمڈ آیا اُسے محسوس کر کے رُوحان نے گہرا سانس لیا۔

"تم اگر ذُوالجلال سے حور عین کو دور کر سکتے ہو تو ٹھیک ورنہ جو میں کروں گی اُس پر تم مجھے الزام نہیں دے سکو گے رُوحی کیونکہ عورت کا اِنتقام مرد کے اِنتقام سے کہیں زیادہ سخت اور بے رحم ہوتا ہے۔ خاص کر دُھتکاری گئی عورت کا اِنتقام۔" وہ جو بغور صوفی کی بات سُن رہا تھا اُسکی آخری بات پر چونک گیا۔

"لیکن مہر تو ایسی نہیں تھی۔" وہ جیسے کسی عجیب سی مشکل میں گرفتار کہہ رہا تھا۔

"مہر کا یہاں کیا ذکر؟" اُس نام پر صوفیا نے بے ساختہ ناگواری سے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔

"مہر نے تو دُھتکار کے بعد انتقام نہیں لیا تھا، کیوں؟" وہ نہیں جانتا تھا کہ کیوں مگر وہ اُلجھ گیا اُس

یادوں سے محو ہوتی لڑکی کے ذکر پر جواب اِس دُنیا میں کہیں نہیں تھی۔ صوفیا اب صدمے کے اثر

سے نکلتی معلوم ہو رہی تھی تبھی اُسکے چہرے کے بگڑتے زویے صاف محسوس کیئے جا سکتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"یہ تم جا کر مہر سے ہی کیوں نہیں پُوچھ لیتے۔" صوفیا نے اب کے تڑخ کر کہا تو رُوحان چونک کر جیسے خواب سے بیدار ہوا۔

"خیر تم پھر کب اپنے چیریٹی ایونٹ شروع کرو گی؟" موضوع بدلتے ہوئے اُس نے رسان سے کہہ کر اُسکے بگڑتے مُنہ کے زاویوں کے تقویت دی۔

"بس کچھ دِن میں اور اب میں حور عین سکندر کے مُقابل آنے کے لیئے بالکل تیار ہوں رُوحی"۔ "اُس نے سنجیدگی سے ٹھہر ٹھہر کر کہا تو رُوحان چونکا اور پھر اُسکی خود اعتمادی پر کھل کر مسُک را مُسکرا دیا۔

"میں نے سُنا کہ تم ذُوالجلال بھائی کے ساتھ اِسلاما سلام آباد گئی ہوئی تھی۔"
اسکے۔ "اُسکے برابر چلتی عظمیٰ نے یاد آجانے پر چہک کر کہا مگر حور عین یونہی خاموشی سے چلتی رہی۔ وہ دونوں آج ایک ساتھ ہاسپٹل جا رہی تھیں کیونکہ دونوں کی صبح کوئی ڈیوٹی نہیں تھی رات کی ڈیوٹی کے باعث۔

"بتاؤنہ،! کچھ ہوا ہے وہاں۔"۔"اُسکو یونہی خاموشی سے سَر جُھکا جُھکا کر چلتے دیکھ کر عظمیٰ نے اُسکو کہنی ماری تو وہ چونکی۔

"میں فضول باتیں کرنے کے موڈ میں ہر گز نہیں ہوں،۔یار۔"!"اُسکے تھکے تھکے انداز پر عظمیٰ نے بغور اُسکو دیکھا جو بعض اُوقات سمجھ سے باہر محسوس ہوتی تھی۔

"ٹھیک ہے مگر ہاسپٹل میں جاکر تمہیں ایسا سی فضول ٹاپک پر سب کو تسلی دینی ہے۔"۔"عظمیٰ نے مسکراتے مُسکراتے لہجے میں کہا تو حورعین کا ماتھا ٹھنکا۔

"کیا مطلب"؟"وہ جیسے اپنی پریشانیوں میں محو کچھ نہیں سمجھی تھی۔

"ابھی ہاسپٹل جاکر معلوم ہو جائے گا تمہیں، چلو تو سہی۔"۔"عظمیٰ اب اُسکی بے خبری کا ریکارڈ لگا رہی تھی۔

"میرے پیچھے کچھ ہوا ہے کیا؟"پریشانی سے چلتے ہوئے وہ چشُطر جسطرح بولی عظمیٰ کو بے اِختیار اسکے بے اِختیار اُسکے معصومانہ انداز پر پیار سا آنے لگا۔لاکھوں،

کروڑوں لوگوں کے دِلوں پر راج کرتے شخص کی بیوی بن جانے کے باجود بھی وہ ویسے ہی سادہ، بے رِیا اور ہونق ذدہ تھی۔اپنی سُوچسوچ پر اُسکی ہنسی چُ ُ ٹیچھُوٹی تو حور عین نے چہرہ پھیر کر کسی قدر حیرت سے اُسکے تھٹ ھک اتے اتنے شرارتی انداز دیکھے اور خِ ُ اُخُدا شاہد تھا کہ جب جب عظمیٰ نے ایسا ایسا شرارتی رویہ اپنایا بدلے میں اُسکے لائے گئے عذاب اور مصائب حور عین نے ہی جھیلے اور سُلجھائے اسِ ِ اس لیئے اُسکے انداز پر سب کچھ وبُ ُ ل بُھول کر حور عین نے دانت یپِ ُ پیسے اور عظمیٰ کا قہ قہ وچُ ُ ٹکا قہقہ چُھوٹ پڑا۔

"اب مُ ُ مجھے سمجھ آئی ہے کہ ذُوالجلال بھائی کیوں فدا ہیں تم پر."۔" عظمیٰ نے فاصلے پر ہوتے ہوئے کہہ کر اُسکے دِل کی دھڑکن روک دی تھی۔اُسکو ٹھیک طرح سے غصّہ بھی نہ آسکا۔

"فضول کی باتیں دوبارہ نہ کرنا میرے ساتھ۔"چشُطرح۔"اُس نے سنجیدہ ہو کر ایک دَم کہا اُس پر عظمیٰ نے بغور اُسکے زرد پڑتے چہرے کو دیکھا جسکی پَل بھر میں ہی

www.novelsclubb.com

ساری شادابی ہوا ہو گئی تھی۔ تو ملیحہ سہی کہہ رہی تھی کہ اسلام آباد کے واقعے نے اُسکو پھر سے ذہنی شاک میں دھکیل دیا تھا ہے۔ کچھ سُوچ سوچ کر اُس نے اب کے خاموش رہنے میں ہی غنیمت جانی اور اب وہ دونوں خاموشی سے لمحہ بہ لمحہ قریب آتے ہاسپٹل کی جانب بڑھ رہی تھیں۔

"اسلام و علیکم سَر! باس پہنچ گئی ہیں ہاسپٹل۔"۔ "کچھ ہی دور درختوں میں مدغم ہوتے اُس انِسانانِسان نے کال اُٹھائے جانے پر مدہم آواز میں کہہ کر اپنے مالک کو جیسے پُر سکون کر دیا تھا۔

"تمہاری نظر لمحے بھر کے لیئے بھی چُوکے نہیں خضر، سمجھ گئے؟" اسکے اُسکے مالک کے لہجے میں نرمی مگر تنبیہہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"یس سَر"!" مدہم سا کہہ کر اُس نے کال کاٹے جانے پر فون اپنے آستین میں اڑاس لیا۔ اب وہ آنکھیں

ہوشیاری سے اِدھر اُدھر گھماتے ہوئے مُسلسل ہاسپٹل کی سُرخ اور سفید عمارت پر نظر رکھے ہوئے

تھا ساتھ ساتھ ہاتھ میں تھامے ٹیب کو بھی وہ ایک نظر دیکھ لیتا جہاں سبز رنگ کا نِنشان سکرین پر بنے نقشے پر بار بار نمایاں ہو رہا تھا۔

کامن رُوم میں وہ دونوں جیسے ہی داخل ہوئیں سب کی نظریں خود پر محسوس کر کے حور عین ٹھٹکی

ٹھٹک گئی اور پھر سوالیہ نظروں سے عظمیٰ کو دیکھا جس نے لاعلمی سے شانے اُچکا دیئے۔

www.novelsclubb.com

"اسلام و علیکم "اُن عجیب سی نظروں کو نظر انداز کے اُس نے آگے بڑھ کر کچھ ضروری فائلز اُٹھائیں جو اپنے ساتھ آفس لے کر جانی تھیں کیونکہ یہاں بیٹھ کر تو کچھ کام ہوتا نظر نہیں آرہا تھا۔

"آپ نے ہمیں پہلے کبھی بتایا نہیں۔"۔"ساتھی ڈاکٹر رانیہ نے قریب آکر مسکر مُسکراتے چہرے سے اُسکو فائلز اُٹھاتے دیکھ کر کہا تو وہ چونک کر اُسکو دِیکھنے لگی۔

"میں سمجھی نہیں، مُ ُ مجھے آپ لوگوں کو کیا بتانا چاہیئے تھا؟"اُسکے ناسمجھ تاثرات پر رانیہ اور عظمیٰ شرارت سے جبکہ کچھ فی۔ میل ڈاکٹرز طنز اور حسد یہ سے ہنس پڑی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اِتنیلِ تنی تم بے خبر ہوتی تو کیا ہی بات تھی۔"۔"ڈاکٹر مائرہ کے عجیب حاسدانہ سے انداز پر وہ فائلز اُٹھا کر اسکیلِ سکی سمت وگ ُ میگھومی۔

"یہ آپ کِس کِس ٹون میں اپنی سِینیئر ڈاکٹر سے بات کر رہی ہیں ڈاکٹر مائرہ؟" اُسکے سَرد انداز پر ڈاکٹر مائرہ ہڈاکٹر مائرہ کی تیز طراری یِک دَم گُم ہونے لگی۔

"آپ نے کبھی بتایا نہیں کہ آپ ذُوالجلال خان کی مِسز ہیں"۔ "اب کے سوال ڈاکٹر عمیر کی جانب سے آیا تو حور عین جو سوال پر ساکن ہوئی تھی اسکے اُسکے سوال مانگتے انداز پر پلٹ کر ایک تیز نظر اُس پر ڈالی جو فوراً فوراً گڑبڑا گیا۔

"میرے نہ بتانے کے باجود آپ لوگوں کو معلوم ہو گیا ہے تو اب اپنے اپنے کام کرتے نظر آئیں سب۔ ذاتی معمل تعملات ہاسپٹل سے باہر ڈِسکس کیا کریں۔" "وہ سخت ڈاکٹر نہیں تھی ہاں مگر اُصول پسند اور

www.novelsclubb.com

صاف، کَ یکھری بات کرنے والی ڈاکٹر تھی جسکی وجہ سے اُسکی اِسِاس ہاسپٹل میں سب بے حد عزت کیا کرتے کیا کرتے تھے سوائے کچھ ڈاکٹرز کے۔ اُسکے کڑے جواب پر سب ہڑ بڑا کر اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے۔ کچھ جو راؤنڈ کے لیئے جا رہے تھے مگر اُسکو دیکھ کر رُک گئے تھے تیزی سے باہر کو لپکے۔

حور عین نے ایک سَرد نگاہ یونہی تِ تَن کر کھڑی مائرہ پر ڈالی اور پھر عظمیٰ کے ہاتھوں میں فائلز تھما کر پلٹ گئی۔ اسکے اُسکے جاتے ہی سب نے جیسے رُکی ہوئی سانس واپس بحال کی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کہا تھا نہ کہ انُکیا اُنکی ذاتیات میں مت اُتریں ڈاکٹر مائرہ۔"۔ "پیچھے سے یہ کہنے والا ڈاکٹر اسفند تھا۔ خاموش، کم گو اور بس اپنے کام سے کام رکھنے والا کم عمر سا ریزیڈنٹ۔ اُسکو کڑی نگاہوں سے گُ ُور گھور کر وہ تیزی سے پیر پٹختی ہوئی باہر

نکلی اور پھر راہداری میں دائیں اور بائیں دیکھا۔ حور عین کے بیگ کی جھلک نظر آتے ہی وہ تیزی سے اسکیلا سکی سمت لپکی۔

"حور عین، رُکو۔۔۔۔ بات سِ ُو۔۔۔ "مُ ُسل اسکے سنو۔۔۔" مسلسل اُسکے پیچھے، تیل رِ ہیل کے باجود تیزی تیز قدموں سے وہ اُسے چباچبا کر پُکار رہی تھی مگر فاصلہ کم ہونے کے باجود وہ جیسے کان لپیٹ کر اُسی آہستگی اور وقار سے بڑھتی رہی۔

"ڈاکٹر حور عین۔"!"اب کے اُس نے دو قدم کے فاصلے پر رُکتے ہوئے تیز لہجے میں کہا اور حور عین کو رُکتے دیکھ کر اُس نے اپنی مٹُھتیاں مُٹھیاں بینچ لیں۔ عظمیٰ نے حور عین کے پُر سکون سے تاثرات دیکھ کر اپنی مسُکراہٹ مسکراہٹ بامشکل دبائی۔

www.novelsclubb.com

"کیا آپ نے مُ ُ مجھے پُکارا ڈاکٹر مائرہ؟" پلٹ کر اُس نے جس لاعلمی بھرے رَسان سے کہا اُس پر مائرہ کا چہرہ طیش سے سُرخ ہو گیا۔

"مُ ُ ُ" مجھے لگا تم بہری ہو گئی ہو ذُوالجلال خان کی بیوی بنتے ہی۔" اسکے۔ "اُسکے سُلگتے لہجے پر حور عین نے سنجیدگی سے اُسکے حاسدانہ انداز نوٹ کیئے۔

"تم۔۔۔ تم جانتی تھی نہ کہ میں۔۔۔ میں ذُوالجلال خان میں انٹرسٹڈ انٹرسٹڈ ہوں۔

"اسکے اِتنے۔" اُسکے اِتنے صاف اظہار اِظہار پر حور عین نے کسی قدر حیرت سے اُسکو گیلی لکڑی کی طرح دھڑ دھڑ جلتے دیکھا۔

"نہیں، مُ ُ ُ! مجھے نہیں معلوم تھا۔ تم نے خود بتایا ابھی۔" اسکے۔ "اُسکے ٹھنڈے ٹھار جواب پر عظمیٰ نے چہرہ پھیر کر اپنی ہنسی دبالی۔

"تمہیں اگر پہلے معلوم ہوتا تو کیا کر لیتی تم،۔ ہاں؟" تپے تپے انداز میں کہہ کر وہ چند قدموں کا فاصلہ بھی پاٹ کر عین حور عین کے رُوبرو کھڑی سَر اُٹھائے اُسکے قد کے باعث حور عین کو دیکھ رہی تھی۔ "معلوم ہوتا تو افسوس کر لیتی تم سے۔"۔" حور عین نے آنکھیں وچُ ُ ٹیچھوٹی کر کے جس انداز میں کہا وہ مائرہ کو تو نہیں البتہ عظمیٰ کو ضرور سمجھ آ گیا۔

"مجھُمجھِ سے ذُوالجلال خان چھیننے کا افسوس؟" مائرہ نے طیش میں آکر اپنی مٹُھتیاں بتیٹجتیمٹھیاں بینچیں مگر حور عین اُسی سکون سے کھڑی رہی۔

"نہیں۔۔۔ جُّل۔! جلال کا تمہارا کبھی نہ ہونے کا افسوس۔" جُھک۔" جُھک کر اسُکیلا سکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے حور عین نے جیسے اُس سے برسوں کی تکلیف کا ایک جھٹکے میں بدلا لے لیا تھا جبکہ عظمیٰ سے اب ضبط کرنا بے حد مشکل ہو رہا تھا اور اُسکی یِ یک دَم ہنسی چُ ُ وٹجُھوٹ گئی۔ مائرہ نے سُرخ ہوتے چہرے کے ساتھ کھا جاتی نظروں سے اُسکو دیکھا جس نے مائرہ کے دیکھ لینے کے باوجود مسُکر اہٹمسُکراہٹ چُھپا لینے کا تکلف تک نہیں کیا تھا۔ مائرہ کی نظر اُسکے مسُکر اتے مُسکراتے چہرے سے ہو کر اُسکیلا سکے ہاتھ میں تھامے چند فائلوں تک گئی اور پھر اُسکے چہرے کو تمسخرانہ مسُکراہٹ وچُ ُ مُسکراہٹ چُھو گئی۔

"تم شاید اسکیلا سکی دوست کم مُلازمہ ہو تبھی اپنی فائلز تمہیں تھما رکھی ہیں۔"۔" اُسکا لہجہ از حد توہین آمیز تھا۔ عظمیٰ اُسی طرح ہنستی رہی جبکہ حور عین نے اپنے

www.novelsclubb.com

کاندھے پر لٹکتا عظمیٰ کا بیگ ایک جھٹکے سے اُتار کر مائرہ کے بندھے ہاتھوں میں رکھا تو وہ لڑکھڑا کر غصّے سے پیچھے کوئی یک دَم ہوئی۔ حور عین نے بیگ کا سٹریپ تھام رکھا تھا اسلیِ لیئے وہ حور عین کے ہاتھ میں جُھول گیا۔

"اِیاس میں پتھر ڈالے ہوئے ہیں۔"۔"کوفت سے اپنا ہاتھ جھٹک کر وہ اپنا یہاں ہونے کا مُدعا بُ ُ ولبُھول بیٹھی تھی۔

"یہ میرا بیگ ہے حور عین کے پاس اور میرے پاس اُسکی فائلز۔"۔" عظمیٰ نے سادے سے انداز میں گویا اُسکیلِ سکی طبیعت صاف کر دی تھی۔

"ہم دوستوں کا بُوجھ کم کرنے والے لوگ ہیں۔ تمہاری طرح دُگنّا کرنے والے نہیں۔"۔"حور عین کے

www.novelsclubb.com

انداز پر اُس نے ٹھٹک کر اُسکو دیکھا جو پہلی اِیاس طرح جواب نہیں دیا کرتی تھی۔

اور وہ بہت اچھی

طرح حور عین کی بات کا مفہوم سمجھ گئی تھی تبھی سُلگٹیسُلگتی نظروں سے اُن یِ یَک جان دو قلب کی مثال دوستوں کو جاتا دیکھتی رہی۔ کہیں ذہن کے پردے پر پھر سے 'مہر' کی سسکی و گُنجیگُونجی مگر گڑبڑا کر سَر جھٹکتے ہوئے وہ تیزی سے راہداری کے دوسری سمت بڑھ گئی۔

--

چھویں قِسط

www.novelsclubb.com

"ہم کیا کرنے والے ہیں سَر؟" آصف نے اسُے اِدھر اُسے اِدھر اُدھر ٹہلتے ہوئے دیکھ کر تشویش سے پُوچھا کیونکہ وہ مُسل مسلسل بے چینی سے اِدّھر اُدھر بس ٹہلے جا رہا تھا۔

"آج میرا شیڈول کیا ہے؟" چونک کر وہ تیزی سے اپنے سیٹ کی جانب آیا تو آصف نے سامنے پڑی سیاہ رنگ کی سخت جلد والا فولڈر وک ' لکھول کر اُسکے سامنے رکھا۔

"آج پارٹی میٹنگ میں جانا ہے آپکو پھر وہاں سے اسلمٹُیا سملبی کیونکہ بل پاس کروانے پر آج شام ووٹنگ ہو گی۔"۔"تیزی سے اُسکولِ ُ ُ لُ ُبشیڈول بتا کر وہ بھی کھڑا ہو گیا۔ذُوالجلال کچھ لمحے یونہی فائلز کو دیکھتا رہا اور پھر۔۔۔

"پارٹی میٹنگ کینسل کروا کر کل پہ ڈال دو۔آج ہم نے کہیں اور جانا ہے۔

"اسکے۔"اُسکے انداز پر آصف نے چونک کر اُسکو دیکھا۔

"لیکن ہم کہاں جا رہے ہیں؟" آصف نے بے صبری سے کہا تو ذُوالجلال گہرا سانس لے کر پیچھے کو ہوا اور پھر سامنے پڑا سیاہ سٹیل کا لائیٹر اُٹھا کر اُسکو

وک ' لتے کھولتے ہوئے ساتھ ہی سگریٹ نکال کر جلانے لگا۔آصف اُسکے انداز بغور دیکھ رہا تھا۔

"ہم رُوحان میر کے گھر جا رہے ہیں۔"۔"اُس نے کہہ کر آصف کو دنگ کر دیا تھا۔لمحے بھر کے لیئے اُسکا چہرہ سفید پڑتا محسوس کر کے ذُوالجلال نے بغور اُسکو دیکھا جو اُسکی نظریں محسوس کر کے فوراً فوراً سنبھل گیا تھا۔

"لیکن کیوں؟"اپنی آواز کی لرزش پر وہ قابو نہیں پا سکا تھا۔

"میں اسکے اُسکے ساتھ آخری بار رُو بارُو بان سے بات کر کے دیکھنا چاہتا ہوں۔"۔" ذُوالجلال نے سگریٹ ایش ٹرے میں مَسل کر جس انداز میں کہا اُس پر آصف کو اُس سے خوف محسوس ہونے لگا۔اُسکے اُٹھ کھڑے ہوتے ہی آصف بھی تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔اور کچھ ہی دیر بعد اُنکی گاڑی آفس سے نکل کر "میر حویلیمیر حویلی" کی جانب رواں دواں تھی۔آصف نے گہری سانس لے کر اپنی گود میں رکھے سیل فون کو متیس

بجتے دیکھا اور پھر ذُوالجلال کو جو باہر دیکھنے میں محو تھا۔اپنا فون تیزی سے وک ' لکھول کر اُس نے جُ میسج ٹائپ کیا اور پھر جلدی سے بھیج کر فون سامنے ڈیش بورڈ پر رکھ دیا۔

"تم نے مُ ُ مجھے تین دِن پہلے نام سے پُکارا تھا۔"۔"طویل ہوتی خاموشی کو ذُوالجلال کی آواز نے ختم کیا۔گاڑی چلاتے آصف نے ایک نظر اُسکو دیکھ کر بے ساختہ نظر چُرا لی۔

"وہ بس جلدی اور پریشانی۔۔۔"۔۔۔"بات اُس سے بنائے نہیں بن رہی تھی مگر ذُوالجلال نے جیسے سمجھ کر سَر ہلایا۔

"وہ وجہ کب بتاؤ گے جسکی وجہ سے تم نے مُ ُ مجھے میرے نام سے پُکارنا ترک کر دیا۔"۔"اب ذُوالجلال کی آواز میں کچھ اِیسا اِیسا تھا کہ آصف نے ٹھٹک کر اُسکو دیکھا جو اُسکی جانب نہیں متوجہ تھا مگر۔۔۔۔لمحے بھر کو آصف کو ایسے اِیسے محسوس ہوا

کہ وہ کچھ تو جانتا ہے۔اِسِاس خیال کے آتے ہی دِل جیسے کہیں اندر ہی ڈوب کر اُبھرا تھا۔

"بتایا تو تھا ورک پلیس پہ کہتے کہتے عادت ہو گئی۔"۔"مدہم آواز میں ذُوالجلال سے زیادہ جیسے وہ خود کو اُس بات سے بہلانا چاہ رہا تھا۔اب کے ذُوالجلال نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا جو اچانک اُس سے سالوں پہلے فاصلے پر ہو گیا تھا۔وہ وقت کی بہترین دوستی نہ جانے کہاں وقت کی دُھول میں کُ ُوکھو گئی تھی۔اُس فاصلے کو وہ چاہ کر بھی پھر نہ جانے کیوں پاٹ نہیں سکا شاید اپنوں کی موت نے جیسے اسُے اُسے بھی ہر شے سے کٹ جانے پر اُکسانا شروع کر دیا تھا تبھی وہ آصف کا تیزی سے دُور بہت دُور ہو جانا محسوس نہیں کر سکا اور جب اِحساسِ احساس ہوا فاصلے اِتنے اِتنے گہرے ہو گئے تھے کہ اُن کو ختم کرنا عجیب لگ رہا تھا مگر اب حور عین کے آجانے سے اُسکو اپنا وہ زمانوں پرانا دوست پھر سے جیسے مِ ِ ملنے لگا تھا لیکن شاید وہ پہلے کی طرح آصف سے بے تکلف نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔آصف کے کہے جانے پر ذُوالجلال

www.novelsclubb.com

خاموش ہو گیا یوں جیسے اُسکی بات کو مان لیا ہو اُس نے۔ سامنے حویلی دیکھ کر آصف نے گاڑی رُوکتے ہوئے ذُوالجلال کو دیکھا۔

"تم ساتھ چلنا چاہتے ہو؟" پہلی بار ذُوالجلال اُس سے پُوچھ رہا تھا۔ آصف کا سَر خود بخود اثبات میں ہلتا دیکھ کر وہ گاڑی سے باہر نکل آیا۔ موبائلموبائیل پر ملیحہ کو کال مِ ِ تے مِلاتے ہوئے وہ ذُوالجلال کے پیچھے پیچھے آہستہ قدموں سے چلنے لگا۔

"وہ۔۔۔۔وہ"! "رُوحان کا خاص آدمی" بہرام "بُوکھلاتا ہوا اندر آیا جہاں رُوحان سِ ُوکر سنو کر کھیلنے میں محو تھا۔ اسکے اُسکے بے ربط انداز پر رُوحان نے چونک کر اُسکو دیکھا اور اِسِاس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا مضبوط قدموں سے سیاہ قمیض شلوار میں ایک شان سے چل کر آتے شخص کو دیکھ کر لمحے بھر کے لیئے رُوحان ساکن سارہ گیا۔ گلی میں گلٹِ یگلٹی سی اُبھر کر معدوم ہو گئی۔ اُسکا شخص کا ہونا بہت اثر رکھتا تھا۔

اسکے اُسکے قریب آتے ہی اِسِاس سے پہلے کہ رُوحان سنبھل کر کھڑا ہوتا وہ اُنہیں مضبوط قدموں سے اُسکے سامنے آ کھڑا ہوا اور پھر اُس نے پوری قوت سے مُکّہ مُّکّہ

رُوحان کے جبڑے پر دے مارا۔رُوحان جو اِس حملے کی توقع نہیں رکھتا تھا لڑکھڑا کر پیچھے کو گرا۔آصف نے حیرت سے مِ مُنہ پر ہاتھ رکھ لیا مگر وہ اُسی اطمینان سے کھڑا رُوحان کو کراہتے دیکھ رہا تھا۔

اِس سے قبل وہ پھِر کھڑا ہوتا ذُوالجلال نے ایک زبردست لات اُسکے پیٹ میں ماری اور اب کے وہ اوُندھے مِ اُوندھے مُنہ پیچھے گرا۔آصف نے تیزی سے پیچھے دیکھا مگر وہاں ابھی تک کسی کو آتا نہ دیکھ کر اُسنے اُس نے سُکھ کا سانس لیا۔کیونکہ اُسکا خاص آدمی کہیں اُوپر اطلاع دینے گیا تھا۔بامشکل لڑکھڑا کر اُس نے خود کو کھڑا کرنا چاہا مگر وہ لات اِتنیا تنی زبردست تھی کہ رُوحان کو لگا اُسکے پیٹ میں کوئی آگ کا گولا سا بڑھک اُٹھا ہو۔تکلیف سے کراہتے ہوئے وہ جیسے صورتحال سمجھ نہیں پا رہا تھا اِس لیئے بے وقفوں کی طرف پھر سے لڑکھڑاتا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔ذُوالجلال ٹھنڈی آنکھوں سے اُسکے پھٹے ہونٹ جہاں سے خون رَس رہا تھا کو دیکھتا رہا اور پھر ایک اور گُ ُونسہ گھُونسہ اُس نے رُوحان کی ناک پر دے مارا۔چکراتے سَر اور

www.novelsclubb.com

یک دَم خون کا فوارہ چُ ُوڑ تیچھوڑتی ناک سے وہ پھر پیچھے کو گر پڑا۔اُسکا باپ ٹھیک ہی کہتا تھا وہ اکیلے ذُوالجلال خان کا مُقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔وہ شخص چند سیکنڈز میں ہی اُسکا برینڈیڈ اور نفیس حلیہ تباہ کر کے خود اُسی شان سے کھڑا تھا۔

"میں نے کہا تھا نہ میں لفاظی کرنے والا اِنسانا نِسان نہیں ہوں تو تم کیوں نہیں سمجھے رُوحان میر۔"۔"آگے کو جُھک کر بے طرح کراہتے رُوحان کو پیچھے کالر سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے کھڑا کرتے ہوئے اسکے اُسکے اعصاب چٹخاد ی ئِی دیئے تھے۔ وہ آج جان رہا تھا کہ جسمانی اذیت کیا ہوتی ہے،ہڈیوں تک میں کیسے گھستے گھسنے لگتی ہے فقط دو مکوں کے بعد ہی جو بہت فولادی تھے۔

"دوبارہ تم نے میری بیوی کو اذیت دینے کا سُوچا سوچا بھی تو میرا اللہ جانتا ہے میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کروں گا۔"اسکے۔"اُسکے سُرخ ہوتے جبڑے پر آہستہ آہستہ تھپڑ مارتے ہوئے وہ بے حد سَرد آنداز میں کہہ رہا تھا وہی جو بہت کم گو مشہور تھا ایک زمانے میں۔

"ایک ہاتھ کی تو مَر مار ہو تم پھر کیوں بار بار اپنی اوُ قات اوُ قات سے باہر نکل آتے ہو۔ہاں؟"اُسکی گردن کو جھٹکا دے کر وہ اب نرمی سے کہہ رہا تھا مگر اُسکا انداز۔۔۔۔

"میں تمہیں۔۔۔۔"اُس اُس نے کچھ کہنا چاہا۔شاید پھر سے کوئی بڑھک اور اُسکے نتیجے میں ذُوالجلال نے اُسکا کالر چُ ُوڑ چھوڑ دیا اور وہ جو اُسی کے سہارے کھڑا تھا پھر پورے قد سے گر پڑا۔آصف نے چونک کر اِس طرف آتے رُوحان کے خاص آدمی کو دیکھا اور پھر تیزی سے دروازے کی جانب بڑھا۔

www.novelsclubb.com

"یہاں کلاس ہو رہی ہے بار بار مُداخلت نہ کریں۔"اسُکے۔"اُسکے آگے وہ یوں تِّ َتن کر کھڑا کہہ رہا تھا کہ بہزاد

جو اُونچا ہو کر دیکھنا چاہ رہا تھا اُسکی بات پر چونک کر دیکھنے لگا اور پھر کچھ سُوچ سوچ کر تیزی سے اُسکو

واپس پلٹتے دیکھ کر آصف ہاتھ جھاڑتا واپس مُڑا پلٹا۔وہ وہ مُلبُھول چکا تھا کہ اُس نے ملیحہ کو کال مِ ئیملائی ہوئی ہے۔

"یاد رکھنا اپنی بہن کے وقت میں نے تمہیں اِسِاس لیئے جانے دیا کہ اُسکی مُ اُسکی محبت تمہارا دردِ سَر نہیں تھا، نہ ہی وہ حادثہ لیکن اگر کہیں تمہارا اُس سب میں زرا سا بھی ہاتھ ہوا یا تم نے میری بیوی کا راستہ کاٹا تو اللہ سے رابطہ بحال رکھنا کیونکہ میں تمہارے گھر میں گُھس کر تمہیں زندہ زمین میں گاڑھ دوں گا۔"۔"چہرہ جُ ُھک اجُھکا کر شعلے اُگلتی آنکھوں سے کہتے ہوئے اُس نے دَرد سے دُوہرے ہوتے رُوحان کے ساتھ آصف کو بھی سُن کر دیا تھا۔پلٹ کر وہ اب وہاں سے جا رہا تھا۔رُوحان

نے باُ مشکلبا مشکل خود کو سنبھالا اور اٹھُاُٹھ کھڑا ہوا۔اسُکے اُسکے لڑکھڑاتے قدموں کی دھمک پر جاتے ہوئے ذُوالجلال نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا اور پھر۔۔۔۔ وہ جس تیزی سے اُسکی سمت بڑھا رُوحان کو اپنے بچاؤ کی پھر سے مہلت نہ مِل سکی۔اب کے گُھما کر ماری گئی لات بے حد زوردار تھی۔وہ جھٹکا کھا کر پیچھے دیوار سے جالگا۔دیوار پر موجود کوئی کیل، یا نہ جانجانے کیا نوکیلی شے اُسکی پُشت میں پیوست ہوئی تو وہ درد سے چیخ بھی نہ سکا اور بس بند ہوتی آنکھوں اور نا قابلِ برداشت حد تک بڑھتے دَرد کے ساتھ وہ دُھندلی نگاہوں سے اُسکو بالکل صحیح سلامت اپنی شاندار، پُر تحفظ حویلی سے باہر جاتا تصور کر سکتا تھا لیکن اُسکے درد سے بیگانہ ہوتے ذہن نے یہ کام کرنے سے انِکار کر دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ جو ملیحہ کو بتانے آئی تھی کہ اُسکی سرجری کی تاریخ آج وہ رکھوا آئی ہے اُسکو کمرے میں نہ پا کر لمحے بھر کو ٹھہری اور پھر واش روم سے پانی گرنے کی آواز پر اُسکے بیڈ کی جانب آ کر بیٹھ گئی۔اب ملیحہ کا کمرہ نفاست سے تیار ہوتا تھا جب سے اُس نے ملیحہ پر گھر کو سمیٹنے کی زمہ داری زبردستی ڈالی تھی۔افسردگی سے مسُکراتے ہوئے وہ اُسکے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی کہ اُسکے بجتے سیل فون نے حورعین کو چونکا دیا۔چہرہ پھیر کر سائیڈ ٹیبل پر پڑا فون دیکھا اور پھر 'اسفی کالنگ' لِکھا دیکھ کر اُس نے کچھ سُوچ سوچ کر سیل فون اُٹھا لیا۔

www.novelsclubb.com

"اسفی! ملیحہ ابھی۔۔۔" وہ جو آج کتنے بہت سے دِنوں کے بعد اُسکو جُوش سے اسفی پُکار بیٹھی تھی دوسری جانب خاموشی پر ٹھٹکتے ہوئے اُس نے فون کان سے ہٹا کر

دیکھا مگر کال کاٹی نہیں گئی تھی۔اور پھر دوسری جانب سے آتی ذُوالجلال کی سَرد آواز پر وہ سفید پڑتے چہرے کے ساتھ یِک دَم اُٹھ کھڑی کوئی۔ملیحہ جو واش رُوم سے نکلی تھی حور عین کے اِنہونے اِنہونے تاثرات دیکھ کر تولیہ وہیں پھینکتے ہوئے اسُکیلِ سکی جانب لپکی۔

"آپی!"اُسکے پُکارے جانے پر بھی وہ نہیں چونکی تو ملیحہ نے تیزی سے اُسکے ہاتھ سے فون لیتے ہوئے سپیکر آن کر دیا اور اب اُن دونوں کا ہی ایک سا حال تھا۔ملیحہ پُر جوش جبکہ وہ فق ہوتے چہرے کے ساتھ اُس شخص کو اِتنا ٹھنڈا اِتنا سَرد بولتے سُن رہی تھی جسکو اُس نے ہمیشہ بہت نرم اور مہربانی سے کہتے سُنا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یاد رکھنا اپنی بہن کے وقت میں نے تمہیں اِسِاس لیئے جانے دیا کہ اُسکی مُحبت تمہارا دردِ سَر نہیں تھا، تھی نہ وہ حادثہ لیکن اگر کہیں تمہارا اُس سب میں زرا سا بھی

ہاتھ ہوا یا تم نے میری بیوی کا راستہ کاٹا تو اللہ سے رابطہ بحال رکھنا کیونکہ میں تمہارے گھر میں گھس کر تمہیں زندہ زمین میں گاڑھ دوں گا۔"

وہ ٹھہر ٹھہر کر اُس شخص کو دھمکا رہا تھا جسکے خوف میں حور عین ایک عمر، ایک زمانے سے مبتلا تھی۔ جسکے سائے سے، جسکے ہونے تک سے وہ نفرت سے نیلی پڑ جانے لگتی تھی۔ سفید پڑتے چہرے کے ساتھ وہ آہستگی سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"ذُوالجلال بھائی کی بہن۔۔۔؟؟" ملیحہ کی بڑبڑاہٹ پر وہ چونک کر اُسکو دیکھنے لگی جو خود ہی اُلجھی ہوئی تھی پھر اُس نے سَر اُٹھا کر حور عین کو دیکھا۔

"آپی! آپ ٹھیک ہیں؟؟" ملیحہ نے فون ایک طرف پھینکتے ہوئے اُسکے سَرد ہاتھ تھامے مگر وہ اُسی طرح سُن اعصاب سے بیٹھی رہی۔ ملیحہ نے تیزی سے اپنا فون پکڑا اور کمرے سے باہر نکلی۔ "اسفی کے بچے..." دوسری جانب سے کال اُٹھائے

جانے پر وہ جسطرح چیخی اُس پر ساتھ بیٹھے ذُوالجلال نے کسی قدر چونکتے ہوئے آصف کو دیکھا جس نے بروقت فون کان سے ہٹالیا تھا۔

"کیا ہوا ہے کہ بچے۔۔۔آپی نے تمہاری کال سُن لی ہے اور اب وہ ٹھیک نہیں لگ رہیں مجھے۔ذُوالجلال بھائی کیسے ہیں؟"جلدی جلدی کہتے ہوئے اُس نے گاڑی چلاتے آصف کو پریشان کر دیا۔آصف کو سَر پر سَر زنش کے انداز میں تھپڑ مارتے دیکھ کر ذُوالجلال نے اُسکو پھر سوالیہ انداز میں دیکھا جواب فون رکھ رہا تھا۔

"میں ملیحہ کو کال کر رہا تھا مگر تب ملیحہ نے اُٹھائی نہیں اسِ لیئے مجھے لگا میں کال کاٹ چکا ہوں مگر اب ملیحہ کہہ رہی ہے کہ میں نے کال نہیں کاٹی اور حور عین نے سب سُن لیا۔"آصف کے پشیمان انداز پر ذُوالجلال نے بے چینی سے اپنی پیشانی مسَلی اور پھر۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"تم گاڑی حور کے گھر کی طرف موڑو۔" ذوالجلال نے کچھ سوچ کر تیزی سے کہا تو آصف نے ٹھٹک کر اُسکے عجلت بھرے بے چینی تاثرات کو دیکھا اور پھر تیزی سے گاڑی سامنے سے آتے پہلے کٹ سے موڑلی۔

کوئی تو نام ہو گا یار انوکھے اِس تعلق کا

اُسے میں کھو نہیں سکتا، اُسے میں نہیں سکتا

تمہیں کیسے بتاؤں دُکھ کسی متروک گملے کا؟

جِسے پانی نہیں ملتا، جو پانی لا نہیں سکتا

عجب دیوار حائل ہے ہمارے بیچ میں یاروں!

www.novelsclubb.com

اِدھر وہ آ نہیں سکتا، اُدھر میں جا نہیں سکتا

مسلسل ٹہل ٹہل کر اُسکو لگ رہا تھا کہ اُسکے قدم بھی اب جواب دے گئے ہیں مگر اُسکی بے چینی، دِل کا بڑھتا اِضطراب اور حد سے زیادہ تفکر اُسکو سکون سے بیٹھنے نہیں دے رہا تھا۔ وہ اِس وقت تکلیف سے نکل کر اب شدید غصّے کے زیرِ اثر آصف کو اپنے ہاتھوں سے قتل کر دینے کے اِرادے سے چل چل کر اپنے پاؤں سُرخ کر چکی تھی۔ ٹھنڈے ہوتے ہاتھوں کو ایک دوسرے میں قید کر کے اُس نے اُنکو گرم کرنے کی کوشش کی جس میں وہ ناکام ثابت ہو رہی تھی۔ اُس کے کمرے میں واحد قدرے اُونچی باہر کو کُھلتی کھڑکی برسوں سے حور عین نے خود کے لیئے بند کر رکھی تھی جسے ملیحہ صفائی وغیرہ کے دروان کھوولتی تھی مگر اُسکا دِل باہر کی خوبصورتی سے وحشت زدہ ہوتا تھا اِس لیئے یہ بند ہی رہتی تھی۔ سردی اِس قدر نہیں تھی مگر اُسکے باوجود وہ خود کو بہت ٹھنڈا پڑتا محسوس کر سکتی تھی۔ باہر دروازہ کھولے جانے پر وہ

www.novelsclubb.com

چونک کر سیدھی ہوئی لیکن قدموں کی حرکت ابھی تک جاری تھی۔آج آصف کو اُسکے ہاتھ سے بھلا کون بچا سکے گا۔

کمرے کے قریب آتے قدموں کی آواز عقب میں وہ صاف محسوس کر سکتی تھی۔ تپتے چہرے کے ساتھ وہ تیزی سے پلٹی لیکن دروازہ میں ایستادہ ذُوالجلال کو دیکھ کر اُسکے دِل کی دھڑکن یک دَم سُست پڑنے لگی۔غصّہ جیسے جھاگ کی طرح بیٹھ گیا اور پھر وہی ہوا جو ہمیشہ سے ہوتا تھا۔اُسکی آنکھوں سے تیزی سے بہتے آنسو دیکھ کر ذُوالجلال بے چینی سے اُسکی سمت بڑھا جو تیزی سے چہرہ پھیر کر ہچکیوں سے رُو رہی تھی۔وہ سارا خوف، سارے ڈر جیسے پھر سے عود آنے لگے تھے۔

"حور!"اُسکے عقب میں کھڑے ہو کر وہ بہت بے بسی سے پُکار رہا تھا اور حور عین کی ہچکیاں اُسکے پُکارتے ہی اور تیز ہوتی محسوس کر کے وہ اُسکے عین سامنے آ کھڑا ہوا جو رُو رُو کر اپنی دُنیا جہاں سے حُسین آنکھوں کا حشر کر رہی تھی۔ذُوالجلال نے دو قدم مزید آگے کو ہو کر اُسکو کندھے سے لگاتے ہوئے اُسکے گرد جیسے تسلی دیتا حصار

باندھ دیا اور اُسکی ہچکیاں فوراً تھم گئیں۔دِل کی دھڑکن جیسے سرپٹ بھاگ پڑی تھی اُس شخص کے قریب آتے ہی مگر دبا ہوا غصّہ پھر سے سَر اُٹھانے لگا تو اُس نے ذُوالجلال کو جھٹک دینا چاہا مگر وہ یونہی حصار باندھے مضبوط قدموں سے جم کر کھڑا رہا اور پھر وہ حیرانگی سے حورعین کو اپنے کندھے پر بار بار سَر مارتے دیکھنے لگا۔وہ اِتنے پیارے طریقے سے اُسکو اپنا سَر مسلسل مارتے ہوئے چُھڑانے کی کوشش میں ذُوالجلال کو بے ساختہ مُسکرانے پر مجبور کر گئی۔

"چُھوڑیں۔۔۔!" مسلسل پیشانی سے اُسکے شانے پر ضربیں مارتے ہوئے وہ ساتھ ساتھ اُسکو ہٹنے کا بھی ہچکیوں کے ساتھ کہہ رہی تھی۔اُسکی یوں غصّہ کرنے کی ادا بے حدِ دلفریب تھی،دِل کو جھکڑ لینے والی۔اُسکو اِنچ بھر بھی ہلتا محسوس نہ کر کے اُس نے جس پَل سَر اُٹھا کر اُسکا دیکھا ذُوالجلال کی مُسکراہٹ اُسکے روئے روئے خفا چہرے کو دیکھ کر تیزی سے سمٹنے لگی اور وہ جسطرح اُسکو بغور دیکھ رہا تھا حورعین کو لگا اُسکا دِل دھڑکنا بُھول جائے گا تبھی تیزی سے نظریں چُراتے ہوئے اُس نے

www.novelsclubb.com

ذُوالجلال کو ساکت پا کر اُسکا حلقہ تیزی سے توڑا۔ وہ جو محو تھا اُسکی گرفت ڈھیلی پڑ گئی۔ اُسکو کھڑکی کی سمت بوکھلا کر بڑھتے محسوس کر کے ذُوالجلال نے اپنی دِلفریب مُسکراہٹ تیزی سے دبالی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ خفت اور بُوکھلاہٹ میں وہ برسوں سے خود پر بند اپنے واحد کمرے کی کھڑکی بے چینی سے کھول کر اب کھڑی جُھکی آنکھوں سے ہاتھ مسل رہی تھی۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے خود سب کچھ بتاؤ۔ میں کسی اور کی زُبانی کچھ نہیں سُننا چاہتا حور عین۔" اپنے قریب اُسکی مدہم آواز پھر سے سُنائی دی تو اُسکا دِل اُس آواز کی حسرت پر ڈوب کر اُبھرا۔ اُسکی خاموشی محسوس کر کے وہ اب گہرا سانس لے کر کھڑکی سے باہر نظر کو تروتازہ کرتے مناظر دیکھنے لگا جبکہ حور عین نے سَر ہنوز جُھکا رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"سامنے دیکھو سب کچھ کتنا حسین اور دِلفریب ہے۔" اُسکی سرگوشی اپنے کان کے پاس محسوس کر کے حور عین نے جیسے کسی سحر کے زیرِ اثر نظر اُٹھا کر سامنے دیکھا اور

وہ کتنے ہی پل دیکھتی رہ گئی۔ کھڑکی سے پار کا نظارا وحشت زدہ کرنے کے بجائے اِتنا دِلفریب بھی ہو سکتا ہے۔ یا پھر یہ عقب میں نزدیک کھڑے شخص کے ساتھ کی بدولت تھا؟؟ وہ ہوتا تھا تو سب حسین کیوں محسوس ہونے لگتا تھا؟

ے کہ ہم نے رُوزنوں کے سامنے کھلتے حسین مناظر

اِسی اُمید پر چھوڑے تمہارے، ساتھ دیکھیں گے۔۔۔

"دوبارہ چھوڑنے کی بات مت کرنا حورعین۔ میں تمہیں نہیں چھوڑ سکتا کبھی بھی۔

" لمحے بھر کے توقف کے بعد وہ بولا تو حورعین کا دِل دھک سے رہ گیا۔ اُس نے تو بس ذُوالجلال کی گرفت توڑنے کے لیئے کہا تھا اور وہ اِتنا سنجیدہ لے گیا تھا۔ اُسکا جی چاہا کہ وہ چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا اور آج اُس نے اپنے دِل کی خواہش پر بے اِختیار لبیک کہتے ہوئے پلٹ کر اُسکو دیکھا لیکن اُسکو قریب کھڑے دیکھ کر وہ پیچھے کو سرکی اور نتیجتاً اِس سے پہلے پیچھے کو گرتی ذُوالجلال نے عقب میں بندھا ہاتھ

بروقت آگے کرتے ہوئے اُسکو کندھے کے پاس سے تھام کر پھر سے وہیں کھڑا کر دیا۔ سٹپٹا کر حور عین نے نظروں کا زاویہ تیزی سے بدل لیا۔

"میں۔۔۔ مجھے۔۔آپ سے مُ۔۔۔ محبت نہ ہو تب بھی؟" خاموشی سے گھبرا کر اُس نے جس بے ربطی سے پوچھا اُس پر ذُوالجلال کتنے ہی پل اُسکا وہ چہرہ دیکھے گیا جو اُسکی نظر کا زرا سا شوق بھی سہہ نہیں سکتا تھا۔

"تب میں کچھ نہیں کر سکتا، کچھ بھی نہیں۔ تم جس سے بھی محبت کرو، کر سکتی ہو کیونکہ تمہارے دِل پر میرا اِختیار نہیں ہے۔" نظروں کا اِرتکاز مند کر کے اب وہ حور عین کی پُشت سے نظر آتے منظر دیکھ رہا تھا جو دُھندلانے لگے تھے۔ گھٹتے دِل کے ساتھ حور عین نے خوفزدہ نظروں سے اُسکو دیکھا جو یک دَم رسائی سے دُور نظر آرہا تھا۔ حور عین کی خاموشی پر ذُوالجلال نے اُسکو دیکھا اور پھر اُسکی پھیلتی آنکھوں میں تیزی سے خیمہ زن ہوتا خوف محسوس کر کے وہ ٹھٹک کر بغور اُسکو

www.novelsclubb.com

دیکھنے لگا جس کی آنکھوں میں کچھ کھو دینے کا خوف بے حد واضح تھا مگر کیا؟؟؟ وہ اب کی بار خوش فہم نہیں ہونا چاہتا تھا۔

"میں تب بھی تمہیں نہیں چھوڑوں گا کیونکہ تمہارے لیئے میں ہمیشہ سراپا محبت اور مائل بہ کرم رہوں گا۔" اُسکے کندھے پر ذُوالجلال کا مضبوط ہاتھ اب بھی تھا۔ اُن دِل کو گھائل کرتے الفاظ پر اُسکی پلکیں تیزی سے لرزتے ہوئے جُھکتی چلی گئیں۔ گُلابی ہوتے چہرے کے ساتھ اُس نے ذُوالجلال کے دِل کا سکون لوٹ لیا تھا اور شاید بے خبر تھی۔

"جانتی ہو میں اِیسا کیوں کروگا؟" پُر شوق نظروں سے اُسکو دیکھتے ہوئے اُس نے کہا تو حور عین نے بامشکل نظریں اُٹھا کر اُسکی سیاہ ستاروں کی مانند چمکتی، راستے سے غافل کرتی آنکھوں میں دیکھا۔ کیوں؟" اُس نے خود کو بے حد مان سے کہتے سُنا اور اُسکی آواز کی اِتراہٹ ذُوالجلال کو صاف محسوس ہو گئی تھی تبھی ہلکی سی مُسکراہٹ نے اُسکے چہرے کا احاطہ کرنا شروع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ میں تم پر اپنا دِل ہار چکا ہوں۔" کندھے سے ہاتھ ہٹا کر اُس نے حور عین کے دونوں لرزتے، برف بنتے ہاتھوں کو اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھام کر حرارت پہنچاتے ہوئے کہا اور پھر اُسکی حیرانگی سے پھیلتی آنکھوں کو دیکھ کر اُسکے ہاتھ چُھوڑ دیئے۔ اُسکا دِل اِس محبت پر کانوں میں دھڑکنے لگا۔ اِتنی مُحب، اِتنی چاہت؟؟ وہ اُلفت جو اُسکا خواب تھی، اُسکی تلاش تھی اُسی کے بارے میں ذُوالجلال اُسکو ابھی حقیقت میں آگاہ کر رہا تھا۔ بے یقینی سی بے یقینی تھی۔

"آپ مجھے کبھی چُھوڑ۔۔۔ تو نہیں دیں گے نہ؟" اُسکے لہجے کے خوف اور بات پر ذُوالجلال نے دھڑک اُٹھتے دِل سے اُسکو بغور دیکھا جو اُس سے اب آنکھ نہیں مِلا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں مر کر بھی۔۔۔" وہ جو آنکھوں میں ڈھیروں محبت لیئے کہنے والا تھا۔

"جلال!" حور عین نے سَر سَراتے لہجے میں کہتے ساتھ تیزی سے اُسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُسکے باقی کے الفاظ سَلبُ کر لیئے۔ چمکتی آنکھوں سے وہ کسی قدر حیرت سے حور عین کی بے چینی دیکھ رہا تھا۔

"میں آپکو سب بتاؤں۔۔۔بتاؤں گی مگر ابھی میرے میں اِتنی ہمت نہیں کہ وہ سب دُہرا سکوں۔۔۔آپ میرے بتائے جانے کا اِنتظار کریں گے نہ؟ ہاتھ جھینپ کر ہٹاتے ہوئے اُس نے سَر بالکل جُھکا کر آہستگی سے کہتے ہوئے سردار ذُوالجلال کو زندگی بَھر کی ریاضت کا گویا صلہ دے دیا تھا مگر اِس عنایت سے وہ بے خبر معلوم ہو رہی تھی۔

؎ متاعِ ضبط چُھپائے پِھروں میں لوگوں سے
کہ مُجھ سے دَرد کسی دِن سُنے گا تُو میرا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اُسکے مَان بھرے سوال پر ذُوالجلال کا جی چاہا اُسکو زمانے بھر کے ہر سَرد و گرم سے بچا کر اپنے دِل کے نہاں خانوں میں محفوظ کر کے رکھ لے کسی پاکیزہ آیت کی مانند۔۔۔۔

"تم مجھے ہمیشہ اپنا مُنتظر پاؤ گی۔" اُسکے آہستگی سے کہے جانے پر حور عین کی آنکھیں تیزی سے ڈُبڈبانے لگیں۔ وہ ہمیشہ ہی اُسکا اِتنے آرام اور سہولت سے مَان کیسے رکھ لیتا تھا؟ وہ کیسے اِس قدر اُسکے آگے اپنی انّا کو لائے بغیر جُھک جاتا تھا؟؟ ذُوالجلال اُسکا ہاتھ نرمی سے تھپتھپا کر پلٹ چکا تھا۔ وہ خاموشی سے اُسکو لمحہ بہ لمحہ خود سے دُور جاتے دیکھتی رہی اور پھر وہ نہیں جانتی تھی کہ یک دَم اُسے کیا ہوا۔ اُس نے بھاگ کر وہ فاصلہ سمیٹتے ہوئے ذُوالجلال کو چونکا دیا مگر اِس سے پہلے کہ وہ پلٹتا حور عین نے قریب آ کر آہستگی سے اپنا سَر اُسکی مضبوط پُشت سے لگا لیا۔ ایک ہاتھ پہلو میں گرا رہ گیا جبکہ دوسرا اُس نے ذُوالجلال کے کندھے پر پیچھے کو جُھولتی سفید چادر پر نرمی سے رکھتے ہوئے ذُوالجلال جیسے مضبوط اِنسان کی ہستی ہلا کر ساکن کر دیا۔ آنکھیں موند

www.novelsclubb.com

کر وہ جیسے اُس تحفظ بھرے سہارے پر خود قربان جانے لگی تھی۔وہ کیسے اِس سائے،اِس مہربان، سَراپا محبت شخص سے دُور جا پائے گی، کیسے ؟؟ کئی بار دُور جانے کی سُوچ کے ساتھ ہی وہ شخص لمحہ بہ لمحہ قریب آتا جا رہا تھا۔

تو کیا ہمیں تُو مُیسر کبھی نہیں ہو گا؟؟

تو کیا یہ عمر بے چینیوں میں گزرے گی؟؟

"عظمیٰ کی کال آئی تھی بتا رہی تھی کہ تمہاری سَرجری کی تاریخ فائنل ہو گئی ہے۔"آصف نے اُسکو چائے بناتے دیکھتے ہوئے آہستگی سے کہا تو ملیحہ نے چونک کر اُسکو دیکھا اور پھر سَر جیسے سمجھ کر ہلا دیا۔

"ملائی!"اُسکو اپنی سمت متوجہ نہ پا کر آصف نے نرمی سے پُکارا تو ملیحہ نے ٹھٹک کر اُسکو دیکھا جو اِس نام سے اُسکو بہت بچپن میں پُکارا کرتا تھا۔

"تمہیں کیا ہوا ہے؟ کہو! سُن رہی ہوں میں۔" اُسکی سنجیدگی پر ملیحہ کو بے ساختہ ہنسی آئی جس پر آصف نے بُرا مان کر اسُے گھورا مگر سامنے ملیحہ تھی۔

"یار! تم میری طرف دیکھو نہ۔" اب کے زِچ ہو کر آصف نے اُسکے ہاتھ سے کپ شیلف پر رکھتے ہوئے اُسکا رُخ اپنی سمت کیا تو ملیحہ حیرانگی سے اُسکو دیکھنے لگی۔

"بھنگ و نگ تو نہیں پی کر آ گئے؟" اُسکے چہرے کے قریب چہرہ لا کر وہ کہنے کے ساتھ اُسے سُونگھتے ہوئے سہی تپا بھی رہی تھی۔

"تم مجھے سنجیدہ لو گی یار۔" بے بسی سے کہتے ہوئے جیسے وہ پہلی بار عاجز آیا ملیحہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے مشکوک آنکھوں سے اُسکو دیکھا کیونکہ آج تک وہ اُسکی توجہ کے لیئے اِتنا خاص ترسا نہیں تھا کبھی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے کبھی لیا ہے مجھے؟" ملیحہ نے نخوت سے کہہ کر اُسکا ہاتھ جھٹکا تو آصف گہرا سانس لے کر رہ گیا۔ اُف! یہ کس پر اُسکا دِل آ گیا تھا۔

"ہاں! اب سوچ رہے ہو گے کیا مُصیبت ہے یہ لڑکی۔" اُسکو آنکھیں بند کر کے ضبط کرتے دیکھ کر ملیحہ نے تمسخرانہ سا کہا تو آصف نے دہل کر پٹ سے آنکھیں کھول لیں۔

"کون سے پیر بابا کے پاس جا رہی ہو تم؟" اب کے بے تُکا سوال آصف کی جانب سے تھا۔ تجسس سے بھرپور جیسے وہ واقعی جان لینا چاہتا ہو۔ ملیحہ پہلے دنگ ہوئی اور پھر کھا جانے والی نظروں سے اُسکو دیکھے گئی۔

"کیا بکواس کر رہے ہو؟" اُسکا خاندانی، جُلالی غصّہ پھر سے نمودار ہوتا دیکھ کر آصف نے بامشکل اپنی مُسکراہٹ دبائی۔

"یا پھر تمہیں اِلہام ہونے لگے ہیں؟" اب کے سوال بے حد رازداری سے جُھک کر رَدوبدل کر کے پُوچھا گیا اور ملیحہ کا جی چاہا اُس فتنے کا سَر پھاڑ ڈالے۔

"تمہارا دماغ تو دُرست ہے نہ؟" اب کے اُس نے خود کو پُرسکون رکھنے کی کوشش میں دبا دبا کہا۔ آصف کے چہرے پر پھُوٹ پڑتی مُسکراہٹ اُسکا پارہ چڑھا رہی تھی۔

"کیونکہ تم نے ابھی بالکل ٹھیک اندازہ لگایا تھا۔" آصف نے اب کے کھل کر ہنستے ہوئے کہا اور نتیجتاً اُس لنگور کی بات سمجھتے ہی ملیحہ نے اُسکے بال حقیقت میں کھینچ لیئے۔

"آہ! شرم کرو تم۔ ہونے والا مجازی خُدا ہوں تمہارا۔" کراہتے ہوئے کہہ کر اُس نے اب کے ملیحہ کی ہنسی نکال دی۔

"جب تک بن نہیں جاتے خبردار جو مجُھ سے ذرا سی بھی عزت اور مروت کی اُمید رکھی تم نے۔" چبا چبا کر کہتے ہوئے اب کے اُسکے بال احسان کرنے والے انداز میں چھوڑ دیئے گئے۔

"میں تم سے بس کچھ دیر کی سنجیدگی مانگ رہا ہوں ملیحہ۔" اپنے بال دُرست کرتے اُس نے جِس بے چارگی سے کہا، ملیحہ نے اپنی ہنسی بڑی دِقتوں سے دبائی۔

"کیا لے کر بات پُھوٹو گے تم؟" دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے اب وہ بات سُننے کے لیئے سنجیدگی سے تیار تھی۔ آصف کو پھر سے خود کو قابو میں رکھنا پڑا۔ وہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دونوں اِیسے ہی تھے بچپن سے ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مصروف، محبت سے ایک دوسرے کے ساتھ جُڑے ہوئے جو اُن دونوں کی ہلکی پُھلکی جھڑپ اِتنے سالوں سے ماند نہیں ہونے دے رہی تھی۔

"میں چاہتا ہوں کہ تمہاری سَرجری سے پہلے ہمارا نِکاح ہو۔" کہتے ہوئے آصف نے اُسکی پھیلتی آنکھیں دیکھ کر تیزی سے نظریں چُرا لیں۔

"کہیں تمہیں یہ تو نہیں لگ رہا کہ ٹھیک ہو کر میں تمہیں گھاس نہیں ڈالوں گی، ہیں نہ؟" ملیحہ نے اِتنے وثوق سے چمکتی آنکھوں سے کہا کہ آصف اُسے اِیسے دیکھنے لگا گویا یہی بات ہو۔

"یہی دماغ ذرا پڑھائی میں بھی اِستعمال کر لیا کرو اور تم مجھے چُھوڑنے کا سوچ کر تو دِکھاؤ۔" اُسکے چبا چبا کے کہے جانے پر ملیحہ کھِلکھلا کر ہنس پڑی اور آصف دنگ ہو کر اُسکی کھنکتی دِلکش ہنسی کو دیکھنے لگا۔ وہ کتنے عرصے بعد اِیسے بے ساختہ انداز میں ہنسی تھی۔ وہ آصف کی نظروں کے بدلتے زاویوں سے نہ آشناء تھی۔

"مطلب تمہیں گھاس کھانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے، بُدھو!" چمکتی آنکھوں سے جیسے اُس نے اسفی کی عقل پر ماتم کیا تو وہ چونک کر ہوش میں آیا۔

"شٹ اپ یار! میں کوئی گدھا نہیں ہوں جو تمہاری ڈالی گئی گھاس کھاؤں گا۔" اُسکے بے ساختہ تپ کر کہے جانے نے ملیحہ کو پھر سے ہنسا دیا۔

"کیا ہو یار تم اسَفی۔" آنکھوں میں ہنس ہنس کر دَر آتی نمی صاف کرتے ہوئے اُس نے کہا تو آصف کے چہرے کو بھی مُسکراہٹ چُھو گئی۔

"بس اب جیسا بھی ہوں ہر حال میں تمہارا ہوں۔" برجستگی سے کہے جانے پر اب کے ملیحہ بے اِختیار جھینپ گئی۔ وہ کبھی کبھار ہی شرماتی تھی، بہت کم سو یہ منظر آصف کو زندگی کا حاصل محسوس ہوا۔ "اَیسے مجھُ سے شرماتی کتنی پیاری لگتی ہو تم یار۔۔۔ بس طے ہوا کہ اگلے جمعے کو ہمارا نِکاح ہے بس۔۔۔" مُسکرا کر کہتے ہوئے اُس نے آخر میں ملیحہ کو خفت میں مبتلا کر دیا۔

"دیکھتے رہو تم خواب۔" تیزی سے کہہ کر وہ پھر چائے کپوں میں ڈالنے لگی جبکہ آصف مسلسل مُسکراتے چہرے کے ساتھ اُسکی بڑبڑاہٹ، جھینپ اور مصنوعی خفگی دیکھ رہا تھا جسکے باوجود وہ دِل کو بے حد پیاری لگتی تھی۔

ہم نے بھی اِک عشق کیا تھا کبھی

لیکن اِس احتیاط سے گویا نہیں کیا۔۔۔

وہ اُسی طرح ساکن سا کھڑا اپنی پُشت پر اُسکے ہاتھ کی کپکپاہٹ اور اُسکی آنکھوں سے بہتا پانی محسوس کر سکتا تھا۔ کتنے ہی لمحے اُن دونوں کے درمیان سے دبے پاؤں گزرتے چلے گئے اور وہ یونہی اُسکی پُشت پر چہرہ ٹکائے کھڑی رہی۔ اب کی بار خواب اور حقیقت کے درمیان فرق بہت واضح اور کڑا تھا۔ آج وہ اِس خاموشی میں اپنے دِل کی تیز سے تیز تر ہوتی دھڑکن باآسانی سُن سکتا تھا۔

"آپکو معلوم ہے میں آپکو بہت پہلے سے جانتی ہوں۔" کچھ پل بعد کی دبیز ہوتی خاموشی کو حور عین کی آواز نے توڑا تو وہ حیران سارہ گیا۔ چونکتے ہوئے جیسے اُسکے الفاظ سمجھے، دِل جیسے ڈھارس پانے لگا۔

"کیا مطلب کیسے؟" اُسکی حیرانگی پر وہ نم آنکھوں سے مُسکرا دی۔

"بس پھر کبھی بتاؤں گی۔" اب کے اُسکے لہجے کا رَسان ذُوالجلال کو سکون پہنچا رہا تھا۔

"کیا ٹی-وی سے؟" وہ پھر سے اُلجھتے ہوئے پُوچھ رہا تھا۔

"نہیں! میں ٹی-وی نہیں دیکھتی۔" وہ ایسے اب جواب دے رہی تھی جیسے برسوں سے دونوں یونہی ہلکی پُھلکی گفتگو کرتے آئے ہوں۔ خاموشی پھر سے ڈیرا جما لینے لگی تھی مگر حور عین پیچھے نہیں ہوئی۔ "میں نے سُنا ہے کہ تم سیاست دانوں کو ناپسند کرتی ہو۔" اُسکے کہے جانے پر حور عین جو نرمی سے اُسکی جھولتی چادر پر ہاتھ پھیر رہی تھی چونک گئی۔

"ناپسند نہیں نفرت کرتی ہوں۔" کیا ہی سیدھا، دوٹوک انداز تھا اُسکا۔ بے اِختیار ذُوالجلال کے ہونٹوں کو مُسکراہٹ چُھونے لگی۔

"تو سیاست چُھوڑ دوں میں؟" بڑے ہی مان سے اُس سے اجازت مانگی جا رہی تھی جیسے اُس محبوب عورت پر وہ سب وار بیٹھے گا۔ حور عین نے دھک ہو جاتے دِل سے آنکھیں موند کر گہرا سانس لیا۔ یہ محبت کا زمانہ جس میں وہ ابھی سانس لے رہی تھی بڑا ہی فُسوں خیز تھا۔

"کیوں چھوڑیں گے؟" سوال بڑی ہی حیرانگی سے ویسے ہی آیا جیسے ذُوالجلال نے تصور کیا تھا اور اُسکے ساتھ ہی اُسکی جاندار مُسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔

"تم کہو گی تو چھوڑ دوں گا۔" اُس نے اِتنی سہولت، اِتنی آسانی سے اُسکی اہمیت اُس پہ ایک بار پھر سے آشکار کر دی تھی۔

"میرے کہنے پر کیوں؟" وہ جانتی تھی پھر بھی جان لینے پر بضد ہو رہی تھی۔

"کیونکہ تم مُجھ پر حاکم ہو۔" کیسے اُس نے حور عین سکندر کو اپنی حکومت سُونپ ڈالی تھی؟ کیسے ایک جھٹکے میں وہ اپنی راجدھانی اُس کے سپرد کر کے وجد میں آرہا تھا؟؟

"کب سے ہوں؟" اب سوال کچھ توقف کے بعد پیش کیا گیا تھا۔

"ازل سے!" جواب بھی اُسی شان سے حاضرِ خدمت ہوا۔

"اور کب تک؟" اُسکے سوال میں نمی کا عنصر محسوس کیا جاسکتا تھا جو کہ ذُوالجلال کی سماعتوں میں بغیر کسی دِقت کے پہنچ گیا۔

"ابد تک۔۔۔" کہنے والے نے پھر سے اُسکے گرد سحر سا باندھ دیا اور وہ نم آنکھوں سے ایک دَم ہنس دی۔ اُسکی دِل کو گھائل کرتی ہنسی سُن کر ذُوالجلال کا جی فوراً لمحے کی دیر کیئے بغیر اُسکو دیکھ لینے کو چاہا مگر وہ یونہی مضبوطی سے جم کر کھڑا رہا۔

"آپ کو کسی نے بتایا آپ بہت تیز ہیں؟" اُسکی نم ہنسی بھری آواز پر وہ بھی بے ساختہ سَر جُھکا کر ہنس پڑا۔

"نہیں! تم وہ پہلی ہو جو مجھے ایسا کہہ رہی ہو۔" وہ جانتا تھا وہ سوال نہیں ہے مگر پھر بھی اُس نے جیسے جواب دینا لازم سمجھا تھا۔ اُس نے پھر سے آسودگی سے آنکھیں موند لیں۔ شکر تھا کہ وقت دھیمے سے ہی بہہ رہا تھا۔ وقت کو فلحال کوئی جلدی معلوم نہیں ہو رہی تھی۔

"آپ۔۔۔ آپ میرے کہنے پر سب چھوڑ سکتے ہیں؟" اُسکا بے ربط سے سوال پھر سے ذُوالجلال کو ٹھٹکانے لگا۔ کبھی کبھار تو دِل کو جیسے گُمان سا ہونے لگتا کہ وہ ساری کی ساری اُسکی ہے، اوائل دِنوں سے یا بہت پہلے سے۔

"آزمائش شرط ہے۔" اُس نے کوئی لفاظی نہیں کی تھی۔

"تو پھر۔۔۔ تو پھر آپ۔۔۔ سگریٹ چھوڑ دیں۔۔۔" تیزی سے ہکلا کر کہتے ہوئے اُس نے مضبوطی سے ذُوالجلال کی چادر مُٹھی میں دبا کر آنکھیں سختی سے میچ لیں جسے ذُوالجلال صاف محسوس کر گیا تھا۔

"چھوڑ دی۔" اُسکا مان ایک بار پھر سے رکھ لیا گیا تھا۔اُسی وقار اور اِحترام سے۔

حیران ہوئے بغیر کہ وہ کیسے جانتی ہے کہ وہ سگریٹ پیتا ہے۔اُسکی آواز پر حور عین نے آنکھیں کھول لیں۔کتنے ہی لمحے وہ تحیر سے اُسکی پُشت پر چہرہ ٹِکائے ساکن سی رہی اور پھر اُس نے اپنا چہرہ اُٹھالیا مگر ذُوالجلال وہ پلٹ نہیں سکا۔حور عین اُسکی چادر کو دیکھتے ہوئے اُسکے عین سامنے آ کھڑی ہوئی تو وہ سَر اُٹھا کر کسی قدر تعجب سے اُسکو اپنی چادر کو گریبان کے پاس سے مصروفیت سے ٹھیک کرتا کتنے ہی پل دیکھتا رہا۔

اِس بار قریب آجانے کی عنایت اُسکی طرف سے کی گئی تھی۔اُسکی چادر نرمی سے ٹھیک کر کے حور عین نے جس پل اپنی پلکیں اُٹھائیں ذُوالجلال کو اُن کچھ بھیگتی جھیل جیسی آنکھوں کو دیکھ کر لگا وہ کبھی سانس نہیں لے سکے گا لیکن اُسکی نظروں کا گہرا اِرتکاز محسوس کر کے حور عین کی پلکیں اُسی تیزی سے لرزتے ہوئے عارضوں پر جھکتی چلی گئیں اور عین اُسی وقت ذُوالجلال کو اُسکی اٹک جاتی سانس واپس لوٹا دی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ۔۔۔آپ بہت اچھے ہیں۔" کچھ لمحے بعد اُسکی آواز جیسے اُسکے گرد بڑھتا سحر توڑتی ہوئی اُسکی سماعتوں میں پڑی تو چونک کر اُسکو دیکھنے لگا۔

"دُعا ہے میں کبھی تمہیں پیارا بھی ہو جاؤں۔" اُسکے اندر اُٹھتی حسرت پھر سے لہجے کے ساتھ جیسے عیاں ہو جانے کو بیتاب تھی مگر وہ سردار ذُوالجلال خان تھا مُسکرا کر کہہ گیا۔ حور عین کا ہاتھ تیزی سے اُسکی چادر سے ہٹا۔

"آپ اب جائیں۔۔۔میں اسفی کو نہیں ڈانٹوں گی۔" سٹپٹا کر اُس نے جس معصومیت سے کہا اُس پر ذُوالجلال بس اُسے دیکھتا رہ گیا اور پھر سمجھ کر جیسے سَر ہلا کر تیزی سے اُسکے برابر سے ہو کر چلا گیا۔ کمرے میں اُتر آتی رونق نے اپنے پَر فوراً سمیٹ لیئے تھے۔ کھڑکی کے باہر کا فُسوں خیز منظر اب پہلی سی کشش کھو بیٹھا تھا۔ ماحول میں چھائی خوشبو نے رخصت ہو کر بوجھل کثافت کو اپنی جگہ سونپ کر ذُوالجلال کے پیچھے جیسے راہ لے لی۔

تُجھ سے ہی منسوب کرتے رہے سبھی موسم

www.novelsclubb.com

تیرے بغیر اس دُنیا کو ہم ویران لکھتے ہیں۔۔۔

"یہ تمہارا کس نے ایسا حال کیا ہے؟"نوکروں کے بتانے پر وہ بھاگے بھاگے پہنچے اور اب دیکھ کر معلوم ہو رہا تھا کہ اُسکی حالت واقعی قابلِ رحم تھی۔ایمبولینس کے آتے ہی وہ اُسکو جسطرح ہاسپٹل لے کر گئے یہ وہی جانتے تھے۔اور اب اُسکو بیڈ پر نڈھال سا نیل سے اَٹا چہرہ دیکھ کر وہ تفکر سے کہتے ہوئے اُسکے پاس آئے۔رُوحان نے چونک کر آنکھیں کھولتے ہوئے اُنکے چہرے کے تفکر کو دیکھ کر گہرا سانس کیا۔کہیں دب چکی یادوں کے پردوں پر کسی باپ کا اپنی اولاد کے غم میں مرجھاتا چہرہ گھوما اور بے اِختیار اُس نے آنکھیں سختی سے میچ لیں۔رب نشتر جو اُسکی ایک ایک حرکت کو دیکھ رہے تھے ٹھٹک کر رہ گئے۔

www.novelsclubb.com

"کیا بات ہے رُوحان؟"اب وہ اُسکے برابر کرسی رکھتے ہوئے بیٹھ کر نرمی سے پُوچھ رہے تھے جو پہلے مفقود ہوتی تھی۔

"میرا دِل کر رہا ہے۔۔۔میں۔۔۔میں اِس دُنیا کو آگ لگا دوں۔"درد کے باعث وہ بامشکل جبڑا ہلا کر بول کر رب نشتر کو حیران کر گیا۔

"لیکن کیوں۔۔۔تم مجھے بتاؤ گے کہ یہ سب کس نے کیا ہے؟"اُنکے فکر مند انداز پر اُس نے کوفت سے سَر جھٹکا۔

"میں اپنے مسئلے اب سے خو۔۔۔خود حل کروں گا اور آپ کچھ نہیں کریں گے۔" ہلکی پُھلکی دُھلائی کے باجود معلوم ہوتا تھا وہ سبق نہیں سیکھ سکا۔اُسکے لہو لہو لہجے پر اُنکے ذہن میں جمع تفریق ہوئی اور پھر۔۔۔

"ذُوالجلال نے کیا ہے یہ؟"اُنکی بات میں وثوق شامل تھا۔وہ گردن نہیں ہلا سکا کہ فلحال اُسکو پلستر سے سہارا دیا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ جانتا ہے کہ اُس پر حملہ تم نے کروایا ہے؟" کچھ سوچ کر لمحے بھر کی خاموشی کے بعد اُن کا سوال نامہ پھر سے تیار تھا۔

"معلوم ہے اُسکو تبھی آیا تھا۔" اپنا ہاتھ گردن تک لے جاتے ہوئے اُس نے گردن کو سہلاتے ہوئے کہہ کر اُنکو متفکر کر دیا۔

"تم کب سُدھرو گے۔ وہ ذُوالجلال ہے اُسکو مہروز سمجھنے کی غلطی مت کرنا۔۔۔" اُنکی سخت تنبیہہ پر اُس نے بے طرح چونک کر ڈوب جاتے دِل سے اُنکو دیکھا۔ اُسکا زرد پڑتا چہرہ دیکھ کر میر رب نشتر نے تیزی سے نگاہوں کا زاویہ بدل کیا لیکن اُسی تیزی سے دروازہ کھولے جانے پر وہ ٹھٹک کر مڑے، رُوحان کے حلق میں گلٹی ڈوب کر ابھری۔

www.novelsclubb.com

"یہ کس مہر کا ذکر ہو رہا ہے؟" سوال کر خاموش نظروں سے دونوں باپ بیٹے کے اُڑے تاثرات بغور دیکھتی، اندر آنے والی صوفیا تھی۔ رب نشتر تیزی سے اُسکی سمت بڑھے۔

"ہم۔۔۔ہم مہران کی بات کر رہے تھے۔" بات سنبھالتے ہوئے اُنہوں نے تصدیق چاہتی نظروں سے رُوحان کو دیکھا اور اُس نے میکانکی انداز میں گردن ہلا دی۔وہ کچھ لمحے یونہی دروازے پر کھڑی رہی اور پھر کندھے آچکا کر اندر آگئی۔

"ایک تو یہاں اِتنے لوگوں کا نام مہر ہے کہ کان پک چُکے ہیں میرے۔" دبی دبی آواز میں کہہ کر وہ جیسے ہی آگے آئی ٹھٹک گئی تھی

"کس نے یہ حال کیا ہے تمہارا؟" قریب آکر اُس نے جس سَرد انداز میں پوچھا اُس پر لمحے بھر کے لیئے رُوحان جیسا سفاک شخص ٹھٹک کر اُسکو دیکھنے لگا جسکی آنکھیں آگ کے شعلے اُگلنے لگی تھیں۔

"تم اُسکا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔" رب نشتر کھنکھارے، بے اِختیار سَر جھٹک کر رُوحان نے فوراً کہہ کر صوفیا کو دنگ کر دیا۔

"ذُوالجلال۔۔۔لیکن وہ کیوں۔۔۔" مدہم سا کہتے ہوئے آخر میں پتی نظروں سے رُوحان کو دیکھنے لگی۔

"تم۔۔۔تم نے ذُوالجلال پر حملہ کروایا؟" اُسکا اندازِ اتنا کڑا تھا کہ رب نشتر آنکھیں کھول کر بغور اُسکو دیکھنے لگے۔رُوحان کو یک دَم اِحساس ہوا کہ گفتگو کس نہج پہ جا رہی ہے تو سنبھل کر سیدھا بیٹھا۔"نہیں۔۔۔پرسوں میں نے حور عین کا رستہ روکا تھا اِس لیئے۔" جُھوٹ کہتے اُسکا صاف اِرادہ صوفیا کو متنفر کرنا تھا جس میں وہ اُسکے چہرے کا بڑھتا تناؤ اور طیش دیکھ کر سمجھ گیا کہ وہ کامیاب رہا ہے۔پاؤں پٹخ کر وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی اور پیچھے اُن دونوں نے جیسے اپنی اٹکتی سانس بحال کی اور پھر ایک دوسرے کو سانس لیتا دیکھ کر بے ساختہ ہنس پڑے لیکن ہنسی کے دوران ہی اُسکے دُکھتے جبڑے نے اُسے کراہنے پر مجبور کر کے اُن دونوں کی مُسکراہٹ تیزی سے ختم کر دی۔"ڈیڈی!.."کچھ لمحے بعد اُسکی سنجیدہ آواز پر رب نِشتر نے بیٹھتے ہوئے اُسکو دیکھا جو نہ جانے کہاں خلاؤں میں گھور رہا تھا۔

"کہو!" وہ جیسے اُسکی فرمائش جان لینا چاہتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میری ڈاکٹر حور عین رکھوادیں۔اِسکے بعد آپکی فیور نہیں لوں گا۔"اُسکی آواز کی حسرت پر میر رب نشتر بغور اُسکے سُتے ہوئے چہرے کو حیرانگی سے دیکھنے لگے۔

"تمہیں لگتا ہے ذُوالجلال اِیسا ہونے دے گا؟"وہ جانتے تھے لیکن اُسکی بے وقوفی پر یہ سوال کرنے پر مجبور لگتے تھے۔

"آپ اِیسا کر سکتے ہیں نہ؟اپنے بیٹے کے لیئے؟"اُسکے بے چارگی سے کہے جانے پر اُنکا جی چاہا اپنا سَر پیٹ لیں۔

"تم پاگل ہو گئے ہو ایک پَرائی ہو چکی عورت کے پیچھے۔"اُنکے دانت کچکچا کر کہنے نے رُوحان کے چہرے کو طیش سے سُرخ کر دیا تھا۔

"اُس نے میرے ہی پاس آنا ہے،اُسکو آنا ہی ہو گا۔ہو گی میری محبت مگر اب ساتھ ہی ضد بھی بن چکی ہے۔"اُسکے سَرد انداز پر وہ اپنے بیٹے کو دیکھ کر رہ گئے۔یہ اُنکی اولاد کس ڈگر پر چل نکلی ہے۔"کچھ عقل سے کام لو میر رُوحان۔"اُنہوں نے جیسے

اُسے سمجھانا چاہا مگر اُس نے جن تادیبی نظروں سے اُنکو دیکھا وہ لمحے بھر کے لیئے ٹھٹک گئے۔ یہ دیکھنے کا خون آشام انداز نیا تھا، بالکل انجان سا۔

"کیا آپ نے اُس عورت کے پیچھے میری ماں کو رُلاتے ہوئے عقل سے کام لیا تھا؟" اُسکے ٹھنڈے ٹھار انداز پھر وہ بے طرح چونک کر اُسکو دیکھنے لگے جو ہر شے سے واقف معلوم ہو رہا تھا۔ جسکے چہرے پر چھایا ضبط اُسکو مزید زہر اُگلنے سے رُوکے ہوا تھا۔ اُنہوں نے آہستہ سے کرسی کے ہتھے کو سہارے کے لیئے تھام کر اُسکو طنزیہ ہنسنے پر مجبور کر دیا۔ یہ بات کے اُنکی اولاد، اُنکی پچھلی ناکام زندگی سے واقف ہے بڑا ہی شرمندہ کر دینے والا اِحساس تھا۔ اِس سے پہلے کہ وہ کچھ کہنے کی کوشش کرتے رُوحان کا سائیڈ پر پڑا فون بجتے ہوئے اُنکی مشکل آسان کر گیا۔ تیزی سے فون سائیڈ پر پڑے ٹیبل سے اُٹھا کر اُسکے ہاتھ کے قریب رکھتے ہوئے وہ دروازے کی جانب بڑھ گئے اور وہ سرد، متنفر نظروں سے اُنکی پُشت کو تب تک گھورتا رہا جب تک وہ نظروں سے اُوجھل نہیں ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

آج اُسکی شام کی ڈیوٹی نہیں تھی جبکہ عظمیٰ کی آج لمبی پھاٹیک تھی۔ عظمیٰ کی دُھائیوں پر وہ مُسکراتے ہوئے آفس سے اُسکو جُھنجھلاتا چھوڑ کر باہر نِکل آئی۔آج اُسکا اِرادہ جنگل جا کر 'کامل' کی خبر لینے کا تھا۔ باہر منظر جیسے بے حد حسین ہو رہا تھا۔ لوگوں کی آتی جاتی آمد و رفت سے بے نیاز اُس نے سَر اُٹھا کر صاف مگر بادلوں بھرے آسمان کو دیکھ کر طمانیت بھری گہری سانس لی۔ وہ کل سے ہی بے طرح خوش تھی، بے حد خوش کیونکہ کل اُسکے ساتھ ذُوالجلال تھا وہی شخص جو اب دل کے نہاں خانوں سے نکل نکل کر آنکھوں کے رستے عیاں ہو جانے کو ہمک رہا تھا۔ اُس شخص کا ہونا گویا کتنی بڑی نعمت تھی نہ۔اِس مصروف بھاگتی دُوڑتی زندگی میں جیسے سکون کے ٹھہرے لمحے کی مانند۔

www.novelsclubb.com

اِس سے پہلے کہ پارکنگ سے نکل کر ہاسپٹل سے باہر جاتی اُسکے سامنے یک دَم آ جانے والی عورت نے اُسے ٹھٹھکا دیا۔ جدید فیشن ایبل کپڑوں، مہنگے جوتوں اور

دبیز میک اپ تلے بھی وہ اُسکے خونخوار انداز دیکھ سکتی تھی۔وہ سمجھی کہ شاید غلطی سے ٹکرانے لگی تھی تبھی ایک سادہ نظر اُس پر ڈالتے ہوئے وہ اُسکے برابر سے گزرنے لگی لیکن اُس عورت نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے اُسے ایک جھٹکے سے جسطرح مُقابل کیا، حور عین بے حد حیرانگی سے اُسکو دیکھنے لگی جسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ حور عین کا خون پی جائے۔

"یہ کیا طریقہ ہے کسی کا راستہ روکنے کا؟"اُسکی سخت، چُبھتی گرفت ایک جھٹکے سے چُھڑاتے ہوئے حور عین نے جس ناگواری سے کہا اُس پر اُس عورت نے طنزیہ ہنس کر جیسے اُسکے اعتماد کو داد دی تھی۔

"تم ذُوالجلال کی وجہ سے اِن ہواؤں میں اُڑ رہی ہو نہ؟"یک دَم مُقابل نے جِس انداز میں کہا اُس پر حور عین نے نے اپنا بیگ دُرست کرتے ہوئے اُسکو ٹھٹھک کر دیکھا جِسکی آنکھوں کا حسد چُھپائے نہیں چُھپ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ میرے شوہر کو کیسے جانتی ہیں؟" بڑے ہی فخر سے، گردن اکڑا کر جسطرح اُس نے سوال کیا صوفیا کا جی چاہا اُسکا گلہ اپنے ہاتھوں سے دبا دے مگر نہیں اُسکو ضبط کرنا تھا۔

"میں وہی عورت ہوں جو ڈاکٹر شعیب والے ولیمے پر ذُوالجلال کے پاس آئی تھی۔ میرا نام صوفیا رب نِشتر ہے۔" اُس نے خود کو ٹھنڈا رکھتے ہوئے بامشکل اپنا تعارف کروایا۔ حور عین چونکی ضرور مگر اُسکو ہر اُس عورت میں زرہ برابر بھی دِلچسپی نہیں تھی جو ذُوالجلال پر نظر رکھے ہوئے ہو۔

"ٹھیک ہے۔ میرا راستہ اسِ طرح روکنے کا مقصد؟" حور عین اُسکے تعارف سے بالکل بھی متاثر نظر نہیں آرہی تھی۔ بے ساختہ ہی اُسکے انداز پر صوفیا کی تیوری چڑھی۔ یہ لڑکی اُسکی سُوچ سے زیادہ اُونچی اُڑان اُڑھ رہی تھی۔

"مقصد یہ ہے کہ تم ذُوالجلال خان سے دُور رہو۔" اب اُسکے صاف دھمکاتے انداز پر حور عین نے بغور اُسکو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اور آپ ہوتی کون ہیں مجھے اپنے شوہر سے دُور رہنے کا کہنے والی؟" اُسکے انداز میں ذرا بھی مرعوبیت یا دنگ ہو جانا نہیں تھا۔ذُوالجلال کے سامنے وہ بے شک نہ کہہ سکتی ہو مگر وہ اِن عورتوں کو ذُوالجلال کے قریب بھی پھٹکنے نہیں دے گی، یہ طے ہے۔

"میں ذُوالجلال سے محبت کرتی ہوں۔آج سے نہیں کئی سال سے اور تم میری جگہ پر زبردستی آکر بیٹھ گئی ہو۔" اُسکے آگ اُگلتے لہجے پر حورعین کی ہنسی بے ساختہ تھی اور صوفیا وہ ٹھٹک کر اُسکی خوبصورت، بے رِیا سی ہنسی کو دیکھ رہی تھی جو ہر مصنوعی زیبائش سے پاک تھی۔

"جلال واقف ہے آپکی اِس یکطرفہ محبت سے؟" اُس عورت کے بے باک انداز حورعین کے گرد خطرے کی گھنٹیاں بجا رہے تھے مگر بظاہر وہ بے حد سُکون سے تن کر کھڑی تھی۔اُسکے یوں 'جلال' کہنے پر صوفیا کے چہرے پر جو ناگواری اور سفاکیت دَر آئی، اُس نے لمحے بھر کے لیئے حورعین کے دِل کو ڈرا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ جانتا ہے میری محبت کو اور ایک دِن وہ مان بھی جائے گا اگر تم میرے راستے میں آنا بند کر

دو۔"اُسکے بے پرواہ انداز حور عین کو حقیقتاً اب آگ لگا رہی تھے۔

"آپ میرے اور جلال کے راستے میں آنا بند کر دیں کیونکہ ایک شادی شُدہ مرد کے پیچھے بھاگنا آپکو زیب نہیں دیتا۔"اب کے حور عین کا انداز بہت دوٹوک تھا جیسے کہہ رہی ہو کہ جو اُکھاڑنا ہے اُکھاڑ لو، وہ ذُوالجلال سے دُور نہیں ہونے والی۔ اگر ذُوالجلال اُسکو یوں خود کے لیئے لڑتے دیکھ لیتا تو زندگی بھر قربان رہتا اُس پر۔ اسِ سے پہلے کہ وہ دانت پیس کر پھر کوئی نئی دھمکی اُسکو دیتی، اپنی بات قطع کر کے حور عین اُسکے برابر سے تیزی سے نکلتی چلی گئی اور صوفیا کا دِل اُس لمحہ بہ لمحہ اک وقار سے دور جاتی لڑکی کو گولی مار دینے کا چاہ رہا تھا مگر اُسکو بہت سوچ سمجھ کر قدم اُٹھانے تھے۔ذرا سی جذباتیت سے وہ ذُوالجلال کی نظروں میں خود کو عمر بھر کے

www.novelsclubb.com

لیئے گرا سکتی تھی۔کچھ سوچ کر اُس نے تیزی سے فون نکالا اور "بلیک" نام سے سیو نمبر پر کال مِلا کر اُٹھائے جانے کا انتظار کرنے لگی۔

"ہاں! وہ لڑکی نکل چکی ہے ہاسپٹل سے۔اُسکو صرف ابھی خوفزدہ کرنا ہے۔ سمجھ گئے؟" ہدایت دے کر بغیر سُنے اُس نے کال کاٹ دی اور کال کاٹتے ہی اُسکے چہرے کو بڑی زہریلی مُسکراہٹ چُھو گئی۔

"جلا۔۔۔" وہ جو تیزی سے اُسکے آفس میں داخل ہوا، سامنے موجود رپورٹرز کو بیٹھا دیکھ کر فوراً دروازے پر ہی ٹھہر گیا۔ذُوالجلال نے چونک کر اُسکو دیکھا جو گھبرایا ہوا تھا اور شاید اِسی پریشانی میں وہ پھر سے اُسکو نام سے پُکارنے لگا تھا۔

"سَر! ہم آپکی پارٹی کے دیگر افراد کا آج شام کے شو میں انٹرویو لائیو اسلام آباد سے لیں گے۔اُمید ہے آپ ضرور دیکھیں گے۔" ایک رپوٹر بڑے ہی جوش سے بتا رہا تھا۔ذُوالجلال مُسکرا کر اُٹھ کھڑا ہوا اور اُسکی تقلید میں دوسرے رپوٹر بھی احترام

سے کھڑے ہوئے پھر دونوں نے باری باری اُس سے مصافحہ کیااور پھر آصف کو سلام کر کے اُسکے آفس سے چلے گئے۔

"ہاں بتاؤ! کیاہوا؟"آصف کو جلدی سے اندر آتے دیکھ کر اُسکے چہرے کو بھی قدرے تفکر نے گھیر لیا۔

"وہ سَر حور عین جس ہاسپٹل میں کام کرتی ہے وہاں کی دو ڈاکٹرز کی ایکسیڈنٹ میں موت ہو گئی ہے۔"آصف نے پیشانی مَسلتے ہوئے کہہ کر ذُوالجلال کو بھی پریشان کر دیا۔

"ایک وقت میں دو ڈاکٹرز کو حادثہ پیش آگیا؟"ذُوالجلال کے پُر سوچ انداز پر آصف بھی ٹھٹھک گیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تو معاملا کچھ اور ہی لگ رہا ہے آصف۔"کلائی پر گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے اُس کے کہنے پر آصف کا بھی ماتھا ٹھنکا اور اب آصف اُسکو عجلت میں ٹیبل کی طرف جاتے دیکھنے لگا جو وہاں سے اپنا فون اُٹھا کر اب "خضر" کو کال کر رہا تھا۔

"ہاں خضر! اپنی باس کا آج تم نے پوری آنکھیں کھول کر خصوصی خیال رکھنا ہے، سمجھ گئے؟" دوسری جانب سے سلام کے بعد اُس نے تیزی سے ہدایت دیتے ہوئے خضر کو چونکا دیا۔ وہ جو ایک خاص فاصلہ رکھ کر حور عین کے پیچھے ہی جا رہا تھا ذُوالجلال کی خصوصی ہدایت پر اُس نے تیزی سے اِدھر اُدھر محتاط نظریں گھمائیں۔ وہ روڈ آج کچھ زیادہ ہی سُنسان محسوس ہو رہا تھا۔ تیزی سے اُس نے اپنے کوٹ کے اندر اڑسے پسٹل پر ایک ہاتھ کی گرفت مضبوط کی۔

"جو حکم سَر لیکن سب خیر ہے؟" اُسکے انداز میں اِحتیاط ذُوالجلال بھی محسوس کر گیا تبھی ایک نظر آصف کو دیکھ کر اُسکو قریب بُلایا۔

"آصف پارٹی میٹنگ کب ہے؟" اُسکے پُوچھے جانے پر آصف تیزی سے اُسکے قریب آیا۔

"رات آٹھ بجے۔" آصف کے کہے جانے پر ذُوالجلال نے تشکر کا گہرا سانس لیا۔

www.novelsclubb.com

"خضر تم بہت محتاط رہو گے۔ کل رات حور عین کی دو کولیگز کی حادثے میں موت ہوئی ہے اِس لیئے مجھے اچھا محسوس نہیں ہو رہا۔" آصف اُسکی پریشانی خوب سمجھ رہا تھا اور بے ساختہ اُسے ملیحہ کی جلد بازی پر بہت پیار آنے لگا۔ وہ نہیں جانتا تھا مگر وہ مُسکراتی آنکھوں میں بہت محبت لیئے ذُوالجلال کو دیکھ رہا تھا جواب اُسکا واحد دوست رہا تھا۔ کال کاٹتے ہوئے ذُوالجلال نے سَر اُٹھا کر آصف کو دیکھا مگر اُسکو اپنی جانب بھیگتی، مُسکراتی نظروں سے دیکھتا پا کر وہ ساکن ہوا۔ آصف کی آنکھوں میں وہ صاف اپنے لیئے محبت، اپنائیت اور فخر دیکھ سکتا تھا۔

"چلتے ہیں۔ رستے میں حور کو بھی لے لیں گے۔" گاڑی کی چابی اُسکی جانب اُچھالتے ہوئے ذُوالجلال نے اُسکی محویت نظر انداز کر کے کہا۔ آصف نے چونک کر تیزی سے اپنی سمت آتی چابی بروقت تھام لی۔

www.novelsclubb.com

"نائس کیچ!" ذُوالجلال نے مُسکرا کر کہتے ہوئے آصف کو بھی ہنسنے پر مجبور کر دیا اور پھر وہ دونوں حور عین کے ہاسپٹل والے رستے کی جانب گامزن تھے مگر وہاں کہیں حور عین آتے ہوئے نظر نہیں آ رہی تھی۔

"گاڑی جنگل والے راستے کی طرف موڑو، یار!" روانی سے کہہ کر اُس نے آصف کو ٹھٹھکا دیا۔

"جنگل کی طرف کیوں؟" گاڑی اگلے موڑ سے موڑتے ہوئے آصف نے اُلجھ کر کہا۔

"کیونکہ تمہاری بہن کو پھر سے ماہِ کامل یاد آ رہا ہو گا۔" اُسکے ہنستے لہجے پر آصف نے ناسمجھی سے اُسکو دیکھا اور پھر ذُوالجلال کی آنکھوں کی بڑھتی چمک پر چونکتے ہوئے سامنے دیکھا جہاں حور عین اور اُسکے بالکل مخالف، درختوں میں مدغم ہوتا خضر اُسِ نے دیکھ لیا تھا۔ ذُوالجلال کے کہے جانے سے پہلے ہی آصف نے مُسکرا کر گاڑی روک دی۔ باہر نکلتے ہی وہ جو اُسکی جانب مُسکرا کر بڑھنے لگا تھا کسی عجیب سے

اِحساس کے تحت چونک کر عقب میں دیکھنے لگا اور پھر وہاں سے آتی سُرخ گاڑی جو سپیڈ سے اُڑتی ہوئی اُن ہی کی جانب آ رہی تھی کو دیکھ کر ٹھٹک گیا۔ یہ راستہ جنگل کے علاوہ مالم جبہ سے آگے بھی جاتا تھا تبھی یہاں سے گاڑیوں کا گزرتا رہنا معمول تھا مگر اُس گاڑی کی سپیڈ اُس کچے رستے کی نسبت بے حد تیز تھی۔

جس طرح وہ دُھول اُڑاتی لمحہ بہ لمحہ قریب آتی جا رہی تھی اُس نے چہرہ پھیر کر آصف کو دیکھا جو اُسی کی طرح اُلجھا ہوا اُس گاڑی کو دیکھ رہا تھا اور پھر حور عین کو دیکھا جو ہر شے سے بے پرواہ، ہمیشہ کی طرح اِرد گرد سے غافل آگے چلے جا رہی تھی۔ اُس گاڑی کے ہچکولے کھانا، اِدھر اُدھر ہونا اور سپیڈ پر ذُوالجلال کا ماتھا ٹھنکا اور پھر بِنا سوچے سمجھے اُس نے پوری وقت سے حور عین کی سمت دوڑ لگا دی۔ اُسکو یوں سَرپٹ بھاگتا دیکھ کر آصف بے یقینی سے اُسکو دیکھنے لگا جو آندھی طوفان کی طرح بس حور عین تک نہ جانے کیوں پہنچ جانے کی جلدی میں ہواؤں سے لڑتا ہوا بھاگ رہا تھا۔ کسی کے تیز تر ہوتے قدموں کی آواز پر خضر نے چہرہ پھیر کر جیسے ہی دیکھا،

www.novelsclubb.com

ذُوالجلال کو دیکھ کر لمحے بھر کے لیئے ٹھٹکا اور پھر پیچھے سے بے قابو ہو کر آتی گاڑی کو دیکھ کر اُس نے تیزی سے اپنا پاسٹل ایک جھٹکے سے نکالا جس پر سائلینسر لگا ہوا تھا۔ بھاگ کر پوزیشن سنبھالتے ہوئے اُس نے تیزی سے گاڑی کے فرنٹ فرنٹ ٹائروں کا نشانہ لیا مگر اُسکو تھم جانا پڑا یہ دیکھ کر کہ اُس گاڑی میں کوئی ڈرائیور نہیں تھا۔

"حور عین۔۔۔۔" اپنے عقب سے ذُوالجلال کی بے ربط، خوف میں ڈوبی آواز پر اُس نے ایک جھٹکے سے پیچھے پلٹ کر دیکھا اور اُسکو یوں اپنی جانب بھاگ کر آتے دیکھ کر وہ حیرت سے گنگ کھڑی اُسکو دیکھنے لگی جو زمین کا سینہ روندتے ہوئے بس اُس تک پہنچ جانا چاہتا تھا۔ ذُوالجلال سے ہوتے ہوئے اُس سُرخ رنگ کی گاڑی سے اُسکی نگاہ ٹکرائی تو اُس نے ذُوالجلال سے رُخ پھیرتے ہوئے کسی قدر نا سمجھی بھری حیرت پر ایک قدم آگے بڑھایا عین اُس وقت ذُوالجلال نے ایک ہاتھ اُسکے سَر پر رکھتے ہوئے اپنی جانب کھینچ لیا۔ حور عین جو ذُوالجلال سے غافل ہو گئی تھی

www.novelsclubb.com

یک دَم کٹی ڈال کی طرح اُسکے حصار میں اِتنی زور سے آ لگی کہ ذُوالجلال اُسکو لے کر کتنے ہی قدم پیچھے لڑکھڑاتا چلا گیا مگر حور عین کے گرد اُسکی گرفت بے حد مضبوط تھی۔اُس خوشبو کے حصار میں آتے ہی حور عین نے گھبرا کر اُسکے سینے سے سَر اُٹھا کر دیکھنا چاہا مگر ذُوالجلال نے اُسی نرمی بھری تیزی سے دونوں بازو اُسکے گرد لپیٹتے ہوئے اِیسے چُھپا لیا کہ وہ گنگ سی آنکھیں موند گئی۔دِل جیسے اسِ اچانک قربت پر پھٹ جانے کے قریب تھا۔

"سَر مت اُٹھانا حور۔"اُسکے گرد سے اپنا ایک بازو ہٹاتے ہوئے اُس نے تیزی سے اپنا سائلینسر پستول نکالا اور خضر کو اِشارہ کیا جس نے مستعدی سے اُس گاڑی کا نشانہ عقب سے لیتے ہوئے یکے بعد دیگرے اُسکے ٹائروں ہر فائر کر دیا مگر وہ گاڑی ایک زوردار 'چُر' کی آواز پر لڑکھڑاتی رہی مگر تھمی نہیں اور پھر ذُوالجلال نے تیزی سے ہاتھ بُلند کر کے کئی فائر کیئے اور پھر وہ گاڑی چنگھاڑتی ہوئی اُن سے کچھ قدم کے فاصلے پر لہراتے ہوئے درخت سے ٹکراتے ہوئے رُک گئی۔زوردار آواز پر

www.novelsclubb.com

حور عین نے ذُوالجلال کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے پیچھے ہو کر دیکھنا چاہا مگر ذُوالجلال نے اُسکا چہرہ یک دَم دونوں ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اُسکو ساکن کر دیا۔ بے حد تیزی سے دھڑکتے دِل اور پھیلتی آنکھوں سے وہ ذُوالجلال کو دیکھ رہی تھی جسکی آنکھوں میں اُسکے لیئے بے بہا محبت، اپنائیت، تفکر اور کیا کچھ نہیں تھا۔۔۔ چہرے کے گرد اُسکے مضبوط ہاتھوں کی نرم گرفت پر حور عین نے تیزی سے نظریں جُھکا کر ذُوالجلال کو جیسے ہوش کی دُنیا میں لا گرایا۔ سنبھل کر ذُوالجلال نے قریب آتے خضر اور آصف کو دیکھتے ہوئے نرمی سے حور عین کو خود سے الگ کیا۔ حور عین نے چونک کر اُسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا اور پھر۔۔

"تم۔۔۔!" خضر کو دیکھ کر اُنگلی اُسکی جانب لہراتے ہوئے اُس نے جسطرح کہا اُس پر ذُوالجلال اِتنی پریشانی کے باوجود مُسکرا دیا کہ وہ بے خبر تھی اور پہلی بار ذُوالجلال کو اُسکی بے خبری دِل سے بھا گئی۔ خضر تیزی سے پیچھے کو ہوا اور آصف وہ اُس پروفیشنل بندے کی حالت دیکھ کر نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس دیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ میرا بہت اچھا، بے حد قابلِ بھروسہ آدمی ہے اگر تمہیں اپنے اِرد گرد نظر آئے تو درگزر سے کام لیتے ہوئے اسکو بس میرے لیئے برداشت کر لینا۔"

ذُوالجلال کو جیسے خضر کے انداز پر ترس آگیا تھا تبھی حور عین سے اُسکی سفارش کر بیٹھا۔ حور عین نے ایک نظر سَر جُھکا کر مؤدب سے کھڑے خضر کو دیکھا اور پھر آہستگی سے سَر ہلا کر آصف اور ذُوالجلال دونوں کو ہی حیران کر دیا ورنہ وہ دونوں ہی جانتے تھے کہ وہ کتنی ضدی لڑکی تھی۔

"سَر!" خضر نے پیچھے کی طرف اِشارہ کر کے کچھ کہنا چاہا مگر ذُوالجلال کی آنکھ کے انداز وہ بھی آصف کی طرح خوب سمجھتا تھا۔

"میں اور حور آگے آبشار تک جا رہے ہیں۔ تم دونوں سارے معملات دیکھ کر آفس جا کر ضروری کام دیکھو۔ میں آتا ہوں کچھ گھنٹوں میں۔" اُن دونوں کو لفظوں میں ہی سمجھایا گیا اور وہ دونوں مودب سا 'جی سَر' کہتے ہوئے رخصت ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

حور عین حیرانگی سے اُسکو دیکھا جسے نہ جانے کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ آج آبشار جانا چاہتی ہے۔

"چلیں۔۔۔!" اُسکی پُکار پر چونکتے ہوئے وہ ذُوالجلال کو دیکھنے لگی جو اُسکی جانب اپنا ہاتھ پھیلائے مُنتظر کھڑا تھا۔ کچھ سوچ کر جھجھکتے ہوئے اُس نے اپنا ہاتھ آہستگی سے اُس مضبوط ہاتھ کی دسترس میں دیتے ہوئے ذُوالجلال کو جیسے مُعتبر کر دیا۔ کسی قیمتی متاع کی مانند اُسکا ہاتھ تھامے وہ اُسکو اب جنگل کی جانب لے جا رہا تھا۔ سردی کا زور ٹوٹ چکا تھا۔ اب کہیں بھی سفید برف دیکھنے کو نظر نہیں آ رہی تھی۔ سبزہ پھر سے لوٹ آیا تھا مگر حور عین کے لیئے اب یہ سب جیسے معنی نہیں رکھتا تھا کیونکہ اُسکے ہاتھ میں اِس وقت مکمل جہاں سمٹ آیا تھا۔ اُس شخص کی مضبوط گرفت کے لیئے وہ ایک زمانے سے غافل ہو سکتی تھی۔ وہ لمس جو ہاتھ کو تسلی اور سہارا دیئے ہوئے تھا اُس لمس پر دُنیا تیاگ دی جا سکتی تھی۔

؎ میری نبضیں تیری پوروں سے چُھو جانے کی حسرت میں

www.novelsclubb.com

میرے دِلبر! مجھے اکثر یونہی بے چین رکھتی ہیں۔۔۔

اِدھر اُدھر ٹہلتے ہوئے وہ بے چینی سے بیڈ پر پڑے سیل فون کو دیکھتی مگر اُسکو خاموش دیکھ کر وہ مزید تیز تیز ٹہلنے لگتی۔

"میم! آپکے لیئے کھانا لاؤں؟" مُلازمہ دروازہ کھولتے ہوئے اندر آکر اُسکو چونکا گئی۔

"تمیز نہیں ہے تمہیں۔دروازہ کیوں نہیں نوک کیا؟" اُسکے سخت لہجے پر مُلازمہ تیزی سے پیچھے کو ہوئی کہ کہیں مالکن ہاتھ لمبا کر کے تھپڑ ہی نہ جھڑ دیں کہ وہ ہر وقت تپتے توے پر ہی بیٹھی رہتی تھیں۔

"میم! میں نے دروازہ کھٹکایا۔۔۔"اُس نے گُھگھا کر کہنا چاہا مگر صوفیا نے بے زاری سے سَر جھٹکتے ہوئے اُسکو ہاتھ سے جانے کا اِشارہ کیا۔

"جاؤ اب یہاں سے۔ کھانا ہو گا کچھ تو بُلوالوں گی۔"مُلازمہ کو ٹس سے مس نہ ہوتے دیکھ کر اُس نے سیخ پا ہوتے ہوئے کہہ کر مُلازمہ کو سہما دیا اور وہ جو بڑے صاحب کا پیغام بھی ساتھ لائی تھی بتانا چھوڑ کر اُلٹے قدموں ہی باہر نکل گئی۔

"جاہل۔۔۔!"بڑبڑا کر وہ پھر سے ٹہلنے لگی اور پھر سیل فون کی بجتی رِنگ ٹون پر وہ ایک ہی جُھٹکے میں بیڈ پر آئی اور جھپٹ کر اُٹھا لیا۔

"میں تمہاری مُلازمہ نہیں تم میرے مُلازم ہو اِس لیئے مجھے فوراً اطلاع دیا کرو۔"کال اُٹھاتے ہی وہ جیسے اگلے والے پر چڑھ دوڑی تھی۔

"وضاحت کی ضرورت نہیں، کام کی بات کرو۔"اگلے کی سُنے بغیر بے زاری سے اُسکی بات قطع کرتے ہوئے وہ اپنے لہجے کا تجسس چُھپانے میں ناکام ثابت ہو رہی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"میم! میں اُسکو تب خوفزدہ کرتا جب وہ اکیلی ہوتی۔" آگے سے جو کہا گیا اُس پر وہ حیرانگی سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"تم کہہ نہیں رہے تھے کہ وہ کسی سُنسان راستے سے جا رہی ہے؟" پریشانی سے اُس نے اپنا دائیاں

ناخن ہونٹوں میں چباتے ہوئے کہا۔

"جی! لیکن وہاں نہ جانے کیوں ذُوالجلال پہنچ گیا وہی مجھے اور اُس نے حور عین نامی عورت کو اپنے حلقے میں لے کر فوراً گاڑی سے بچا کر گاڑی پر فائر کھول دیئے۔" دوسری جانب سے کہے جانے پر اُس نے ضبط سے اپنی مُٹھیاں بینچ لیں۔

"وہ وہاں کیسے آ سکتا ہے؟" بے بسی سے بڑبڑا کر اُسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ حور عین کو جلا کر بھسم کر ڈالے۔

"ٹھیک ہے۔ابھی تم کچھ دِن انڈر گراؤنڈ رہو۔ضرورت پڑے گی تمہاری۔"
سوچ بچار کے بعد اُس نے کہہ کر فون کاٹ کر بیڈ پر اُچھال دیا اور پھر قدم قدم چلتی ہوئی شیشے کے عین سامنے دونوں ہاتھ جماتے ہوئے جُھک کر کھڑی اب وہ اپنے جِھلملاتے ہوئے عکس کو دیکھ رہی تھی جو صاف محسوس ہو رہا تھا کہ کسی ٹھکرائی ہوئی عورت کا ہے۔

"تم نہیں جانتے ذُوالجلال تمہارے لیئے میں نے کیا کیا کچھ کیا ہے۔تمہیں معلوم ہو جائے تو خود پر ناز کرنے لگو کہ تمہیں کسی نے اِیسے چاہا ہے۔"آئینے سے مخاطب کرتے ہوئے وہ بھیگتے لہجے میں کہہ رہی تھی مگر اُسکا انداز کہیں سے بھی نارمل نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن تم نے صوفیا کو ٹھکرا دیا،وہ بھی بے حسی سے۔کیا تم نہیں جانتے عورت کے اِنتقام اور سازش کے بارے میں؟"مدہم آواز میں کہتے ہوئے وہ جیسے ذُوالجلال کو باور کروا رہی تھی اور اُسکے کمرے کی دیواریں جو کئی سالوں سے بہت سے راز اپنے

اندر اپنے مالک کے دفنائے ہوئے تھیں اب بھی خاموشی سے سَر اُٹھائے اُسکی مدہم مدہم سرگوشیاں سُن رہی تھیں۔

"تمہیں کیا لگتا ہے اِس حملے کے پیچھے کون ہو سکتا ہے؟" گاڑی کا ماڈل اور نمبر پلیٹ سے لی گئی معلومات فیکس کی صورت ذُوالجلال کے آفس دِلاور نے اسلام آباد سے بھیج دی تھی جسے اب وہ دونوں ٹیبل پر رکھے ہر طرح کے پہلوں پہ غور کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں اپنی رائے تمہاری سُننے کے بعد دوں گا۔" خضر نے کہہ کر آرام سے کندھے آچکائے۔ آصف سَر ہلا کر اب ٹیب پر نقشہ کھول کر بغور اُس جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں سے گاڑی آئی تھی۔

"مجھے لگتا ہے دُشمن ذُوالجلال سَر کا نہیں تھا۔" آصف کے پر سوچ انداز پر خضر بے ساختہ ٹھٹک گیا۔

"میرا بھی اِیسا ہی اندازہ ہے مگر گاڑی کیوں اسلام آباد کی اِستعمال کی گئی؟" خضر نے اُسکے خدشے پر مہر ثبت کرتے ہوئے کہہ کر آصف کو پریشان کر دیا۔

"اِس بات کا مطلب جانتے ہو تم؟" آصف کی متفکر آواز پر خضر نے بغور اُسکے تاثرات کا جائزہ لیا۔

"اِسکا مطلب ہوا باس مشکل میں ہیں۔ کوئی اُنکو ٹارگٹ کر رہا ہے۔" اُسکا تجربہ جو کہہ رہا تھا وہ کسی حد تک سہی ہی تھا۔ آصف جانتا تھا کہ وہ حور عین کو 'باس' کہہ کر پُکارتا ہے۔

www.novelsclubb.com

"تم اُسکے گارڈ ہو تمہیں کیا لگتا ہے؟" دونوں ہاتھ باہم مِلاتے ہوئے آصف آگے کو ہوا۔ خضر نے لمحے بھر کو آنکھیں بند کر کے جیسے وہ سارے دِن اپنے ذہن سے گزارے جب سے وہ حور عین کی حفاظت کر رہا تھا۔

"سَر کے آتے ہی ہم اِس بارے میں بات کریں گے۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ رُوحان پہ ہم کیوں شک نہیں کر رہے؟" اُسکے کہنے پر آصف چونک گیا اور پھر جیسے ایک فاصلہ کر کے آگے کو ہوا۔

"تم میرے اور ذُوالجلال کے بہت اچھے دوست بھی ہو اور اب حور عین کے گارڈ بھی سو تمہیں بتا رہا ہوں لیکن اِسکا ذکر ذُوالجلال سَر کے سامنے مت کرنا۔" آصف کے کہے جانے پر خضر نے سمجھتے ہوئے سَر ہلایا۔

"رُوحان، حور عین کو پسند کرتا ہے کئی سالوں سے۔ وہ ہر اُس شخص کو نقصان پہنچا سکتا ہے جو اُسے حور عین تک پہنچنے سے رُوکے۔ وہ حور عین کو ذہنی اذیت پہنچاتا آیا ہے مگر جسمانی اذیت نہیں دے سکتا۔ آگے کا کچھ بھی کہنا قبل از وقت ہے مگر یہ اُسکی حرکت نہیں ہو سکتی۔" خضر نے اُسکی تفصیلی بات پر کچھ سوچتے ہوئے جیسے ہر پہلو پر غور کیا۔ آصف کا دعوا منطقی طور پر بالکل سہی تھا۔

www.novelsclubb.com

"اِسکا مطلب ہے وہ ذُوالجلال سَر کو نقصان پہنچا سکتا ہے جیسے اِسلام آباد میں پہنچانے کی کوشش کی تھی۔" اُسکا انداز سوالیہ ہر گز نہیں تھا اِس لیئے آصف نے تصدیق کرتے انداز میں سَر ہلایا۔

"اور اب کوئی اِیسا منظر پر آرہا ہے جو باس کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے اور یہ یقیناً باس کے کسی آس پاس کے اِنسان کا ہے جو اُنکی تاک میں ہے کچھ دِن سے۔" ہونٹوں پر اُنگلی رکھتے ہوئے اُس نے جس مُدبرانہ انداز سے کہا۔ آصف بے ساختہ پریشانی کے باوجود مُسکرا دیا۔ ذُوالجلال کی اُس پر کی گئی محنت رائیگاں نہیں جا رہی تھی۔ وہ بہت باریک بین ہو رہا تھا۔ ہر شے کو مشکوک نظر سے دیکھنے والا۔ "ہمیں تفتیش باس کے آس پاس کے لوگوں سے شرع کرنی ہو گی۔" اب کے جیسے اُس نے اپنا لاحہ عمل تیزی سے طے کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں میٹنگ کے معملات دیکھ کر آتا ہوں۔ تم یہاں سے جانا مت۔" فون اُٹھاتے ہوئے اُس نے خضر کو کہا جو سَر ہلا کر اب آرام سے صوفے پر نیم دراز ہو رہا تھا۔

جیسے ہی وہ دونوں خاموشی سے چلتے ہوئے آبشار کے سامنے آ کھڑے ہوئے ذُوالجلال نے اُسکا ہاتھ آہستگی سے چھوڑ دیا۔ کتنے ہی لمحے وہ دونوں خاموشی سے قدرت کے اُس ساز کو سُنتے رہے جو گرتی آبشار ہر سُو بکھیر رہی تھی۔

"یہ جگہ مجھے ہمیشہ مبہوت کر دیتی ہے۔" آبشار پر نگاہ جمائے ہی اُس نے آہستگی سے کہہ کر حور عین کو چہرہ پھیر کر خود کو دیکھ لینے پر مجبور کر دیا۔

"کیوں؟" چہرہ واپس آبشار کی سمت کرتے ہوئے اُس نے کہا۔ ذُوالجلال کے چہرے کو بے ساختہ مُسکراہٹ چُھونے لگی۔

"مجُھ سے سب کچھ جان لینے کے درپے ہو مگر خود مجُھ پر ذرا نہیں کُھلتی تم۔ یہ تو سَراسَر ناانصافی بھرا ظلم ہے مجُھ پر۔" اُسکے شکایتی لہجے پر حور عین نے بے طرح چونک کر اُسکو دیکھا جو شاید پہلی بار اُس سے یوں کھل کر شکایت کر رہا تھا اور خود بھی اِس بات سے ناواقف معلوم ہوتا تھا۔ حور عین کی ہنسی اُسکے انداز پر بے ساختہ

تھی۔ذُوالجلال اُس کھلکھلاتی ہنسی پر اُسکی جانب پورا گھوم گیا اور اب وہ آنکھ جھپکے بغیر اُس دِل چُراتے چہرے کو مُسکراہٹ سے مزید حسین ہوتے دیکھ رہا تھا۔

ےیار یہ تم کو دیکھنے والے

آنکھیں کیسے پھیرتے ہوں گے؟؟

اُسکی نظروں کا اِرتکاز محسوس کر کے حورعین کی ہنسی آہستگی سے سِمٹنی لگی مگر وہ یونہی کھڑی رہی پھر وہ اپنے برابر سے ذُوالجلال کا جانا آنکھوں کے کناروں سے دیکھ سکتی تھی۔بے چین ہوتے دِل سے اُس نے ذُوالجلال کو دیکھا جو وہاں پڑے اُسی پتھر پر بیٹھ رہا تھا جہاں بیٹھ کر ایک بار اُس نے رَباب بجایا تھا۔اُس دِن کی دُھن جیسے ابھی بھی سماعتوں میں تازہ تھی۔گہرا سانس لے کر اُس نے کچھ پل سوچا اور پھر ذُوالجلال کے عین سامنے بس قدم بھر دور پتھر پر بیٹھ گئی۔ذُوالجلال نے آسمان پر اُڑتے پرندوں سے نگاہ ہٹا کر اُسکو دیکھا اور پھر وہ کچھ نہ دیکھ سکا۔وہ کیوں اُس لڑکی کے چھوٹے سے چھوٹے قدم کو محبت سمجھ کر غلط فہمی کا شکار ہو رہا تھا؟ وہ جو ایک فہم و

فراست رکھنے والا انِسان تھا کیوں اُس لڑکی کے معاملے میں عقل سے بالکل پیدل ثابت ہوئے چلا جا رہا تھا؟؟ سوال بہت سے تھے مگر جواب نہ جانے کب مِلنے تھے اُسکو، مِلتے بھی یا نہیں۔

"میں اپنے مسائل آپکو بتاؤں گی تو آپ مجھُ سے تھک جائیں گے کیونکہ میرے بہت سے مسئلے ہیں، ہر قِسم کے جن میں ذہنی مسئلے بھی شامل ہیں۔" لمحے بھر کی خاموشی کے بعد اُس نے سَر جُھکا کر نہ جانے کیوں خود کو کہتے سُنا۔ ذُوالجلال نے چونک کر بے یقینی سے اُسکو دیکھا۔

"اِنسان تھک جاتے ہیں حور عین لیکن محبت، وہ نہیں تھکتی اور جو اِنسان محبت کرتے ہیں اُنکو محبت تھکنے نہیں دیتی۔" اُسکے مدہم لہجے کے رَسان پر حور عین نے بھیگتی آنکھوں سے اُس شخص کو دیکھا جو اُسکو معتبر کیئے چلا جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ مجھے یوں معتبر نہ کریں کہ میں زمین کو نہ دیکھ سکوں بلندیوں پر جا کے اور پھر ایک دِن پورے قد سے زمین بوس ہو جاؤں۔" اُسکے بھیگتے لہجے کی مایوسی بھرے اِضطراب پر ذُوالجلال بے بسی سے کتنے ہی پل اُسکا جُھکا سَر دیکھتا رہا۔

"تمہیں لگتا ہے میں تمہیں آفاق کی بُلندیوں سے گرنے دے سکتا ہوں حور۔" اُٹھ کر اُسکے عین سامنے پھر سے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر کہتے ہوئے اُس نے حور عین کی ساری دِل کی دھڑکنیں چُرا کر اپنے بس میں کر لی تھیں اور وہ خالی خالی نظروں سے اُس شخص کو دیکھے گئی جو اب ہر درد کا درماں لگنے لگا تھا۔ ہر زخم کا مرہم اور ہر زہر کا تریاق۔

تم بھی شاید وہیں سے آئے ہو

www.novelsclubb.com

اچھے موسم جہاں سے آتے ہیں۔۔۔

"نہیں! لیکن جب میں اپنے نصیب کو دیکھتی ہو تو مجھے بہت خوف آتا ہے۔" اُسکے کانپتے لہجے کا کرب وہ اپنے دِل تک گہرائیوں میں اُترتا محسوس کر سکتا تھا۔

"تم مجھے دیکھو نہ حور! صرف مجھے۔" اُسکے لہجے کے شدت بھرے اِصرار پر اُس نے بامشکل سَر اُٹھا کر ذُوالجلال کو دیکھا اور اُسکی آنسوؤں کے بُوجھ سے لدی آنکھیں بے ساختہ چھلک اٹھیں۔

"جلال! م۔۔۔میں سبز قدم ہوں۔ میرا ہونا سب نگل جاتا ہے۔" اب کے یک دم رُو کر کہتے ہوئے اُس نے ذُوالجلال کے دِل کو زخمی کر دیا تھا۔ محبوب شخص کو اذیت میں دیکھنا بھی کسی صبر آزما امتحان سے کم نہیں ہوتا۔ ذُوالجلال نے اُسکے سَرد، کانپتے ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں اُٹھا کر لیئے اور حور عین وہ رونا بُھول کر اُسکو دیکھنے لگی جو آنکھیں موند کر اُسکے دونوں ہاتھوں کی پُشت کو باری باری ہونٹوں سے چُھوتے ہوئے اُسکو پھر سے عقیدت کی کسی نئی، انوکھی رَمز سے متعارف کروا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم سبز قدم کیسے ہو سکتی ہو حور۔ میری ساری دُنیا پھیکی تھی اِس میں رنگ تمہارے آنے سے بھرنے لگے ہیں۔ میرے جذبے سب مرِ چکے تھے، اُنکو زنگی

دینے والی تم ہو۔ میرا سب کچھ مصروفیت اور زندگی کی تھکان نگل چکی تھی، یہ تم تھی جس نے زندگی کے سب خوبصورت رازوں سے مجھے آشناء کیا۔" اُسکی بھیگتی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ جیسے اپنے لفظوں کے ساتھ مزید گہرائی سے اُسکے دِل میں اُترتا جا رہا تھا جو آنکھیں پھیلائے بے یقینی سے اُسکو دیکھ رہی تھی جو محبت کے خالص اِظہار سے چوکتا نہیں تھا۔ جو لمحے آگے بڑھ کر فوراً اپنی مُٹھی میں بھر لیتا تھا۔ جو اُسکے دِل کے مضبوط دروازے پر ہر دِن ضربیں مار کر، اُس دروازے کو نئے سرے سے ڈھاتے ہوئے داخل ہوتا چلا جا رہا تھا۔

"کیا میں اِتنی۔۔۔ی پیاری۔۔۔ہوں آپکو؟" اُسکے معصوم انداز پر مُسکراہٹ اُسکے چہرے کا پھر سے حصّہ بننے لگی۔

www.novelsclubb.com

"تم مجھے اِس سے بھی زیادہ پیاری ہو۔" اُسکے بتائے جانے پر حور عین کی پلکیں تیزی سے لرزنے لگیں۔ اُٹھتی، گرتی پلکوں کا رقص بڑا ہی دِلفریب تھا۔ یہ چہرہ جو اُسکی محبت تھا اگر ذُوالجلال سے محبت نہیں رکھتا تھا تو کیوں اُسکی نظر کی شدت پر حیا

کے بُوجھ سے گلابی ہونے لگتا تھا؟اگر محبت نہیں تھی تو وہ کیوں اُسکو کھو دینے کے خیال سے بھی لرزاں محسوس ہوتی تھی؟؟؟اپنی سوچوں سے گھبرا کر وہ تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔حور عین نے چونک کر اُسکی عُجلت کو دیکھا جو کسی قدر بوکھلاتے ہوئے اب اِرد گرد دیکھ رہا تھا۔حور عین کا جی چاہا کہ وہ اُسکو بتادے کہ وہ بھی اُسکو کتنا محبوب تھا مگر۔۔۔۔وہ ہمت وہ خود میں کہاں سے لائے؟؟؟یااللہ۔۔۔

"آپکو شاعری اچھی لگتی ہے؟"اُسکے یک دَم کہے جانے پر ذُوالجلال نے چہرہ پھیر کر اُسکے چہرے کو دیکھا جہاں آنسوؤں کے مٹے مٹے نشانات بارش کے بعد کی شادابی کا سامنظر پیش کر رہے تھے۔

"پہلے کبھی شوق نہیں ہوا لیکن اب پڑھ لیتا ہوں اکثر۔"اُسکی نظریں محسوس کر کے وہ پھر سے نگاہ چُرانے لگی تو ذُوالجلال نے خاموشی سے نگاہوں کا زاویہ بدلتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے شاعری شروع سے بہت پسند تھی۔ مجھے زندگی کے زخموں کا مرہم اکثر شاعری سے ہی ملا ہے۔" اُسکے کہے جانے پر پلٹے بغیر ذُوالجلال اب پھر سے اُس پتھر پر بیٹھ رہا تھا۔

"کچھ کو دوا لگتی ہے جیسے تمہیں جبکہ مجھے تو لگتا ہے شاعری میرے زخموں پر نمک چھڑکتی ہے، مزاق اُڑاتی ہے میرا۔" اُسکے مُسکراتے لہجے پر حور عین نے نظر اُٹھا کر اُسے دیکھا مگر وہ اب اُسکی جانب متوجہ نہیں تھا مگر پھر بھی وہ اُسکی آنکھوں میں چھپتی اذیت صاف دیکھ سکتی تھی۔

"میں آپکو ایک آزاد غزل سُناوں جو مجھے بہت پسند ہے؟" یک دَم کچھ سوچ کر اُس نے قدرے جوش سے کہہ کر ذُوالجلال کو لمحے بھر کے لیئے خوشگوار حیرت میں مبتلا کر دیا تھا اور پھر وہ مُسکرا کر دونوں ہاتھ باہم ملاتے ہوئے آگے کو جُھک کر پوری دِلچسپی سے اُسکو سُننے کے لیئے ہمہ تن گوش ہوا۔ لمحہ بھر کے لیئے اُسکو یوں قریب دیکھ کر وہ ٹھہری لیکن اُسکی سیاہ آنکھوں کی چمک ماند نہیں ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ ہنسیں گے نہیں۔" سُنائے جانے سے پہلے انگلی اُٹھا کر حکم دیا گیا۔

"بالکل! جو حکم۔" سینے پر ہاتھ رکھ کر سَر جُھکاتے ہوئے وہ آداب بجالیا تھا۔

حور عین کو اپنی مُسکراہٹ چُھپا لینے میں مشکل ہونے لگی تو اُس نے اپنی نگاہیں آبشار کے قریب چشمے پر جمالیں۔

ے "کیا حال سُنائیں دُنیا کی

کیا بات بتائیں لوگوں کی

دُنیا کے ہزاروں موسم ہیں

لاکھوں ہیں ادائیں لوگوں کی

کچھ لوگ کہانی ہوتے ہیں!

دُنیا کو سُنانے کے قابل

کچھ لوگ کہانی ہوتے ہیں!

www.novelsclubb.com

دِل میں چُھپانے کے قابل

ملیحہ اور عمران کے معصوم چہرے اُسکی آنکھوں کے سامنے لہرانے لگے تو اُسکی آواز بھاری محسوس کر کے ذُوالجلال اُسکو بغور دیکھنے اور سُننے میں محو ہو گیا جو ابھی تک چشمے کو دیکھے جا رہی تھی۔

؎ "کچھ لوگ گزرتے لمحے ہیں

اِک بار گئے تو آتے نہیں

ہم لاکھ بُلانا بھی چاہیں

پَر چھائی بھی اُنکی پاتے نہیں"

www.novelsclubb.com

اُسکے باپ کی خون میں لت پت لاش اُسکی زخمی، سُرخ ہوتی آنکھوں کے آگے پھر سے چھانے لگی تھی۔

؎ "کچھ لوگ خیالوں کے اندر

جذبوں کی روانی ہوتے ہیں

کچھ لوگ کھٹن لمحوں کی طرح

پلکوں پہ گرانی ہوتے ہیں

کچھ لوگ سمندر گہرے ہیں

کچھ لوگ کنارا ہوتے ہیں

کچھ ڈوبنے والی جانوں کا

تنکوں کا سہارا ہوتے ہیں

کچھ لوگ چٹانوں کا سینہ "

www.novelsclubb.com

آنکھوں سے ذُوالجلال کے ساتھ پہلی مُلاقات سے اب تک کے تمام مناظر خوبصورتی سے مدغم ہونے لگے تھے اور ذُوالجلال وہ مسحور سا اُسکو کسی سحر کے زیرِ اثر کہتے ہوئے سُن رہا تھا۔ سبھی کچھ ماورائی تھا۔

"کچھ ریت گھروندہ چھوٹا سا

کچھ لوگ مثلِ ابرِ رواں

کچھ اُونچے درختوں کا سایہ

کچھ لوگ چراغوں کی صورت

راہوں میں اُجالا کرتے ہیں

کچھ لوگ اندھیروں کی کالک

چہرے پہ اُچھالا کرتے ہیں

کچھ لوگ سفر میں ملتے ہیں

www.novelsclubb.com

دو گام چلے اور رستے الگ

کچھ لوگ نبھاتے ہیں اِیسا

ہوتے ہی نہیں دھڑکن سے الگ"

اُسکا جی چاہا وہ چہرہ پھیر کر ذُوالجلال کو دیکھے جو اُسکی دھڑکن سے کبھی جُدا نہیں ہوا تھا۔ زمان و مکاں کی ہر قید سے بے پرواہ ہو کر وہ پہلے بھی خوابوں کی مہربانی سے ساتھ رہا تھا۔

ے کیا حال سُنائی اپنا تمہیں؟

کیا بات بتائیں جیون کی؟؟

اِک آنکھ ہماری ہنستی ہے

اِک آنکھ میں رُت ہے ساون کی

ہم کس کی کہانی کا حصّہ؟

ہم کس کی دُعا میں شامل ہیں؟؟

ہے کون جو رَستا تکتا ہے؟

ہم کس کی وفا کا حاصل ہیں؟؟"

www.novelsclubb.com

وہ غزل تمام کر کے کتنے ہی پل خاموش رہی اور ذُوالجلال وہ بغور اُسکے چٹختے اعصاب دیکھ رہا تھا۔اُسکو کچھ دِن اور حور عین کے برف ہوتے اعصاب پر اپنے جذبوں سے ضربیں مارتے رہنا ہو گا تب کہیں جا کر وہ ذُوالجلال پر ٹوٹ کر کُھلنے لگے گی۔اپنے دِل کے قفل وہ خود نہیں کھولے گی،ذُوالجلال کو توڑنے ہوں گے۔اُسکی نظروں کے پُرسوچ اِرتکاز کو محسوس کر لینے کے باوجود وہ اُس بہتے چشمے کو دیکھ رہی تھی۔

"ویسے تمہاری توجہ کا مرکز دیکھ کر موقع کی عین نسبت سے مجھے بھی ایک غزل یاد آ گئی ہے۔"اُسکے شرارتی لہجے پر حور عین نے چونک کر اُسکو دیکھا جسکی روشن آنکھوں میں شوق کا ایک جہان آباد دِکھائی دے رہا تھا۔

"تمہارے جیسا نہ میرا اچھا ذوق ہے اور نہ غزل کہنے کا طریقہ اِس لیئے میرے ساتھ نرمی کا معاملا رکھنا۔"مُسکرا کر کہتے ہوئے اُس نے حور عین کو بھی ہنسنے پر مجبور کر دیا۔حور عین نے سَر ہلا کر جیسے تسلی کرواتے ہوئے چشمے کو دیکھا۔جب سے خود دِل کی حالت کی نفی کرنا اُس نے ترک کیا تھا دِل جیسے اُس شخص کی طرف ہمکنے کو،

اُسکی نگاہ کے اثر پر سب کہہ دینے کو جیسے آمادہ ہو رہا تھا۔اَس سے خوفزدہ ہو کر وہ بار بار نگاہوں کا زاویہ بدلے چلی جا رہی تھی۔

ے"سو رہیں گے یا جاگتے رہیں گے

ہم تیرے خواب دیکھتے رہیں گے۔"

اُسکے پہلے شعر پر حور عین نے چونک کر اُسکو دیکھا جس نے اپنی نظریں حور عین پر ہی ٹِکا رکھی تھیں۔حور عین نے تیزی سے نگاہ بدل کر چشمے کو دیکھ کر ذُوالجلال کی مُسکراہٹ گہری کر دی۔"راہ گیروں نے راہ بدلنی ہے

ے"پیڑ اپنی جگہ کھڑے رہیں گے

سبھی موسم ہیں دسترس میں تیری

تُو نے چاہا تو ہم ہرے رہیں گے۔"

اُسکی مُسکراتی آواز پر حور عین ذُوالجلال خان کا دِل بھی مُسکرانے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

؎"لوٹنا کب ہے تُو نے پر تُجھ کو

عادتاً ہی پُکارتے رہیں گے"

یک دَم اُسکے لہجے کے بُوجھل پَن پر حور عین نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا جواب اُسکو نہیں دیکھ رہا تھا۔ بے اِختیار حور عین کی سماعتوں میں ذُوالجلال کی سَرد آواز گونجنے لگی جس میں وہ اپنی بہن کا ذکر کر رہا تھا۔ اُسکی ضبط کے چکر میں گلابی پڑتی آنکھوں نے حور عین کو بھی سُوگوار کر دیا تھا۔

؎"تُجھ کو پانے میں مسئلہ یہ ہے

تُجھکو کھونے کے وسوسے رہیں گے۔"

حور عین نے بغور اُسکو دیکھا جو سنبھل کر پھر سے مُسکرا رہا تھا۔ اُس اسیر کرتی مُسکراہٹ سے دامن بچا کر اُس نے چشمے کو دیکھا۔

؎"تُو اِدھر دیکھ، مجُھ سے باتیں کر

یار! چشمے تو پُھوٹتے رہیں گے۔"

آخری شعر کہتے ہوئے اُس نے حور عین کو چونکا دیا اور پھر وہ جس بُری طرح اُس غزل کے آخری مصرعے کو سمجھ کر جھینپ گئی، ذُوالجلال کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"آخر ہیں نے سیاست دان۔ گُھما پِھرا کر مجُھ پر ہی پوئنٹ مار دیا۔" اُسکی سوگواری کم کرنے کو وہ جسطرح شریر انداز سے کہہ رہی تھی ذُوالجلال سے اپنی ہنسی سنبھالنا مشکل ہونے لگا۔ وہ واقعی اُسکے ہر غم کا مداوا تھی۔ اِس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا بجتے سیل فون پر اُس نے کچھ چونکتے ہوئے سیل فون نکالا۔

"خضر کی کال ہے۔" آہستگی سے بڑبڑاتے ہوئے اُس نے کہا تو حور عین نے اثبات میں سَر ہلا دیا۔

www.novelsclubb.com

"اسلام و علیکم! ہاں کہو خضر۔" اُسکے کہے جانے پر دوسری جانب خضر کی سُنتے ہوئے وہ حور عین کو دیکھنے لگا جو آس پاس سے چھوٹے گول گول پتھر دِلچسپی سے

ہاتھوں میں جمع کر رہی تھی بالکل کسی چھوٹے بچے کی طرح۔ مُسکراتے ہوئے وہ جو خضر کی بات سُن رہا تھا، اُسکی مُسکراہٹ سمٹ گئی۔

"سَر جو سُرخ کار باس کو ہِٹ کرنے آ رہی تھی اُسی کار کے مارنے سے کل رات باس کی دو کو لیگز کی موت ہوئی ہے۔" خضر کے بتائے جانے پر وہ تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ حور عین جس نے بہت سے پتھر اپنی شال میں جمع کر لیئے تھے، چونک کر ذُوالجلال کو دیکھنے لگی اور پھر اُسکی پریشان صورت دیکھ کر وہ خود بھی یونہی شال میں پتھر سنبھالے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"کیا ہوا جلال؟" کال کاٹ کر متفکر سے کھڑے ذُوالجلال کو دیکھ کر حور عین تیزی سے آگے بڑھی۔ ذُوالجلال نے چونک کر حور عین کو دیکھا اور پھر کچھ سوچ کر سیل فون جیب میں رکھتے ہوئے حور عین کی سمت متوجہ ہوا۔ اُسکا اِرادہ خود بتا دینے کا تھا کہ کہیں ہاسپٹل میں کسی اور سے سُن کر حور عین کی طبیعت نہ بگڑ جائے۔

"تمہاری ہاسپٹل کی دو کولیگز صدف اور مائرہ کی کل رات ایک ساتھ ایکسیڈنٹ میں موت ہو گئی ہے۔" حور عین کے کندھے نرمی سے تھامتے ہوئے کہہ کر اُس نے حور عین کے اعصاب پر گویا دھماکا کر دیا تھا۔ بے یقینی سے پھیلتی آنکھوں کے ساتھ اُسکی شال سے سارے پتھر گر کر اِدھر اُدھر بکھر گئے۔

"مائرہ اور صدف۔۔۔۔" اُسکے لرزتے لہجے میں شدید بے یقینی اور خوف تھا۔

سارا راستہ وہ خاموش اور گُم صم سی رہی۔ ذُوالجلال گائے بگائے اُس پر نظر ڈال لیتا مگر اَب یہ خاموشی اُسکو پریشان کرنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم پریشان نہ ہو۔ پولیس قاتل کو ضرور پکڑ لے گی۔" ذُوالجلال نے ساتھ چلتے ہوئے نرمی سے کہہ کر حور عین کو چونکا دیا۔ چہرہ پھیر کر اُس نے ذُوالجلال کو دیکھا جو تفکر سے اُسکی ہی جانب متوجہ تھا۔ "اُن دونوں کا قتل ہوا ہے؟" اُسکو اپنی آواز

جیسے کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔ذُوالجلال نے ٹھٹک کر اُسکے عجیب بے یقین سے تاثرات کو دیکھا۔

"کہہ سکتے ہیں کیونکہ ہِٹ اینڈ رَن کا کیس ہے۔"ذُوالجلال نے رَسان سے کہہ کر حور عین کو مزید متفکر کر دیا۔اُ ُ کے چہرے پر بہت اُلجھن اور پریشانی رقم تھی جسے وہ حور عین سے چُھپا لینے کی ہر ممکن کوشش میں تھا۔وہ ساری دُنیا سے اپنے تاثرات چُھپا سکتا تھا مگر نہیں جانتا تھا کہ حور عین سے ہر گز نہیں۔

"اِناّللہِ واِناّاِلہِ راجعون۔"بے یقینی سے نکل کر اب وہ مدہم آواز میں کہہ رہی تھی۔

"بے شک۔۔۔اللہ پاک جنت میں جگہ دے دونوں کو،آمین۔"سَر جُھکا کر اُس نے کہا جبکہ حور عین کو مزید سوگواریت گھیرنے لگی۔

"امین!موت اِتنی بے یقین چیز ہے اِسکا مجھے ہمیشہ سے اندازہ تھا مگر اِیسے اچانک سے چلتا پھرتا اِنسان نگل لیتی ہے اِسکا اندازہ نہیں تھا مجھے۔"سَر اُٹھا کر آسمان کو

دیکھتے ہوئے اُس نے کہا۔اُسکے لہجے کی حیرانگی اور عجیب سی بے چینی ذُوالجلال پر بھی عیاں ہو رہی تھی۔

"بس اِسے ہی ہوتا ہے۔"سامنے سے آتی سیاہ گاڑی کو ایک نظر سَرسَری سا دیکھتے ہوئے وہ چونکا نہیں۔

"میں کل ہی تو مائرہ سے بات کر رہی تھی۔اِیسے اچانک وہ کیسے۔۔۔۔"اُسکی بے ربط سے کہی بار پر ذُوالجلال نے گاڑی سے نگاہ ہٹا کر اُسکا دیکھا جو شدید اِضطراب میں مبتلا تھی۔اُسکی حیرت کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔گاڑی کی آواز پر حور عین نے سَر اُٹھا کر سامنے دیکھا اور پھر پاس سے گزرتی گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بیٹھی اپنے فون میں مصروف اُس طرحدار سی لڑکی کو دیکھ کر چونکی۔

www.novelsclubb.com

"یہ لڑکی۔۔۔"گاڑی تیزی سے اُنکے پاس سے گزرتی چلی گئی۔حور عین نے بے اِختیار چہرہ پھیر کر پیچھے دیکھتے ہوئے بڑبڑا کر ذُوالجلال کو بھی متوجہ کر دیا۔

"تم جانتی ہو اِس لڑکی کو؟" ذُوالجلال جس نے اندر موجود لڑکی کو نہیں دیکھا تھا چونک کر پوچھنے لگا۔

"میں تو نہیں آپ جانتے ہوں گے۔" حور عین نے صدمے اور بے یقینی سے نکل کر جسطرح چمک کر کہا لمحے بھر کے لیئے اُسکے جلے کٹے انداز پر ذُوالجلال ساکن سا اُسکو دیکھ کر رہ گیا۔

"میں نے دیکھا نہیں تو جانوں گا کیسے؟" کندھے آچکا کر جِس بے نیازی سے ذُوالجلال نے کہا اُس پر

حور عین نے جن چُبھتی نظروں سے ذُوالجلال کو دیکھا اُن نظروں نے ذُوالجلال کے گرد خطرے کا سائرن بجانا شروع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"اِسکا نام صوفیا ہے۔" حور عین نے اُسکا نام بھی گویا چبا چبا کر لیا۔ فلحال پھر سے اُس لڑکی کو دیکھ کر اُسکا صدمے اور حیرانگی سے مفلوج ہوتا ذہن بیدار ہونے لگا تھا۔

"اچھا! ہو گا۔ میں اِس نام کی کسی لڑکی کو نہیں جانتا۔" سوچ کر بھی اُس نے لاعلمی سے کہا تو حور عین نے چونک کر اُسکے بے ریا، سادہ سے تاثرات کو دیکھا۔ دل جیسے کہیں سنبھلنے لگا تھا اُسکی لاعلمی پر۔

"صوفیا رب نِشتر نام ہے اِسکا۔" کچھ سوچ کر حور عین نے پورا نام لیا اور ذُوالجلال جس طرح چونکا اُس پر حور عین کا دِل سُکڑنے لگا۔

"رب نِشتر!" آہستگی سے کہتے ہوئے ذُوالجلال نے چہرہ پھیر کر پیچھے کو دیکھا جہاں اب کسی گاڑی کا نام و نشان نہیں تھا۔

"آپ جانتے ہیں اُسکو؟" لہجے میں اب کے نروٹھاپَن بھی شامل ہوا۔ ذُوالجلال جسکے چہرے پر حیرانگی تھی حور عین کے لہجے میں جلن سی محسوس کر کے بغور چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھنے لگا جو سوالیہ، خفا نظروں سے اُسکو ہی چلتے چلتے دیکھ رہی تھی۔

"تم جیلس ہو رہی ہو؟" ذُوالجلال کی یک دَم بدلتی، شرارتی ٹون پر حور عین نے بے یقینی سے ذُوالجلال کو دیکھا اور ٹھہر گئی۔ اُسکے قدم محسوس نہ کرتے ہوئے

ذُوالجلال نے ٹھہر کر اُسکو دیکھا جو ایک قدم پیچھے کھڑی آنکھوں میں دُنیا جہاں کی ناراضگی سموئے اُسکو دیکھ رہی تھی۔ چمکتی آنکھوں سے ذُوالجلال نے وہ ایک قدم کا فاصلہ پاٹا اور اُسکے سامنے آ کھڑا ہوا۔ یوں کہ ڈھلتی دھوپ کی چبھن اُسکے چہرے پر نہ پڑ سکے۔

"میں کیوں جیلس ہوں گی اُس فیشن کی دکان سے؟" انداز ایسا تھا گویا کہہ رہی ہو کوئی وجہ ہے جلنے کی۔ ذُوالجلال کی آنکھوں کی چمک تیزی سے ماند پڑنے لگی۔

"جیلس اُسکو مُجھ سے ہونا چاہیے کیونکہ وہ میرے سامنے آپ سے محبت کا دعوا کر رہی تھی۔" اِرد گرد بنے درخت بھی دَم سادھے اُسکو سُن رہے تھے جو اُس سُنسان سڑک پر سردار ذُوالجلال خان سے جِراح کر رہی تھی۔ اُسکی بات پر ذُوالجلال کی آنکھوں میں پھیلتی حیرت دیکھ کر حور عین کا دل تقویت پانے لگا کہ وہ اُس عورت سے واقعی انجان تھا۔

www.novelsclubb.com

"رب نشتر کی بیٹی نے اِیسا کہا تم سے ؟ کب ؟؟؟"اُسکی آنکھوں میں دَر آنے والے غیض نے لمحے بھر کے لیئے حور عین کو بھی ڈرا دیا۔

"کل جب میں ہاسپٹل سے آرہی تھی۔"اُسکی آنکھوں میں غصّہ وہ پہلی بار دیکھ رہی تھی تبھی قدرے ہکلا کر بولی۔اُسکے لہجے پر ذُوالجلال نے تیزی سے نظروں کا زاویہ بدلتے ہوئے گویا اُسکی نظروں سے اپنا یہ روپ چُھپا لینا چاہا تھا اور حور عین کا دل پھر سے اُس پر نثار ہو جانے لگا۔

"یہ پورا خاندان ہی پاگلوں کا ہے۔ محتاط رہنا اِن خبطی لوگوں سے۔"سَر جھٹک کر کہتے ہوئے اُس نے نرمی سے کہہ کر اب حور عین کو دیکھا اور اُن آنکھوں میں پھر سے آشناء سے رنگ ٹھہرے دیکھ کر حور عین کے دل نے بے ساختہ کروٹ لی۔

اُسکے جواب پر ہنسی بھی زوروں کی آنے لگی تو ہڑ بڑا کر نظروں کا زاویہ بدلتے ہوئے وہ ذُوالجلال کے برابر سے ہو کر فوراً نکلی۔کسی قدر حیرت سے ذُوالجلال نے اُسکو دیکھا اور پھر نا سمجھی سے اُسکے برابر چلنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"یہ رَب نِشتر کون ہیں؟" حور عین نے دل و دماغ میں ہوتی اُس نام کی آشناء سی گونج پر بے اِختیار پوچھا کہ اپنے بابا جان کے مُنہ سے اکثر اِس نام کا ذکر سُنا تھا۔

ذُوالجلال نے چونک کر اُسکو محتاط نظروں سے دیکھا۔

"یہ رُوحان کی بہن ہے۔ مجھے یاد نہیں مگر میں نے اِسکو شاید کہیں دیکھا تھا" اُس نے مدہم سا کہہ کر حور عین کی رُوح کھینچ لی۔ اُسکا خوف سے زرد پڑتا چہرہ دیکھ کر ذُوالجلال نے بے ساختہ اپنا بازو پھیلا کر اُسکو اپنی جانب ہلکے سے کھینچتے ہوئے نرمی سے اپنے ساتھ لگا لیا۔ برف میں دراڑ پھر سے پڑنے لگی۔ چہرہ پھیر کر حور عین نے اُسکو دیکھا جو اُسی نرمی سے سامنے دیکھتے ہوئے چل رہا تھا۔

"آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ۔۔۔۔" پریشانی سے کہتے ہوئے اُس نے کہا تو ذُوالجلال نے چہرہ جُھکا کر اُسکو دیکھا جو اُسی کو دیکھتے ہوئے چل رہی تھی۔

"کیونکہ رب نِشتر یہاں ایک ہی اِنسان کا نام ہے جو رُوحان کا باپ ہے۔" نرمی سے کہہ کر ذُوالجلال نے اُسکی پھیلتی آنکھوں پر پُھونک ماری اور نتیجتاً آنکھیں بند کر کے

وہ سُرخ ہوتے چہرے کے ساتھ تیزی سے پیچھے کو ہوئی۔اُسکا کہا جانا اُسکو اپنی دل کی بڑھتی دھڑکنوں کی وجہ سے سُنائی نہیں دے سکا تھا۔ذُوالجلال نے بغیر مذمت کے اپنا بازو پہلو میں گرالیا۔اُسکا دھیان اِیسے ویسے لوگوں سے ہٹا کر خود میں اُلجھا لینا کتنا آسان ہونے لگا تھا۔سامنے اُسکا گھر آتے دیکھ کر ذُوالجلال نے گہرا سانس لیا۔

"ایک تو تمہارے ساتھ راستہ پتا نہیں کیوں جلدی کٹ جاتا ہے؟"اُسکے گھر کے دروازے کو جس طرح گھورتے ہوئے اُس نے کہا۔حور عین کی ہنسی اُسکے بچوں جیسے نروٹھے لہجے پر بے ساختہ تھی وہ نہیں جانتی تھی لیکن اُسی تیزی سے اُس نے بند مُٹھی ذُوالجلال کے شانے پر مارتے ہوئے ذُوالجلال کو بھی ہنسنے پر مجبور کر دیا۔

کچھ دُور کھڑی سیاہ گاڑی کا شیشہ نیچے کرتی صوفیا نے اُس منظر کو آگ اُگلتی نظروں سے دیکھا۔کوئی جھُلساتی سی آگ تھی جو اُسکو دھڑا دھڑ جلا رہی تھی۔دل میں جیسے دھواں بھرنے لگا جو آنکھ میں آنسو لے آیا تھا اُس منظر کو دیکھ کر جس میں ذُوالجلال اُس عورت کا وہی ہاتھ جو اُسکے شانے پر تھا، تھام کر اب آنکھوں سے لگا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

فاصلے کے باجود وہ حور عین کے سُرخ حیران ہوتے چہرے کو باآسانی دیکھ سکتی تھی اور ذُوالجلال یہ شخص تو شروع سے اُسکا خواب تھا تو وہ کسی اور عورت کے حصّے میں تعبیر کی صورت کیسے آسکتا ہے۔۔۔

آج بھی ماضی جیسے اُنکے سامنے اول روز کی طرح واضح تھا۔کیسے عارض خان نے اُنکی محبوب نظر عورت سے شادی اُنکی آنکھوں کے سامنے کی تھی۔وہ وقت آج بھی ٹھہرا ہوا سا لگتا تھا جب عارض خان اُنکو اپنی شادی کا کارڈ دینے آیا تھا اور جب وہ شادی پر گئے تھے تب تک بے خبر ہی تھے کہ وہ لڑکی آخر کون سی تھی۔اُس عورت کو دُلہن بنے دیکھ کر رب نِشتر اُسکا پورا نام آخر کار جان ہی گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"صنم حیات خان!" وہ نام، وہ عورت اب بھی اُنکو یاد تھی جسے یونیورسٹی میں پہلے دن ہی دیکھتے وہ اپنا دل ہار بیٹھے تھے اور 'سکندر مرِاد' نے اُنکا کتنا مزاق بنایا تھا۔وہ سکندر مرِاد جو اُنکا اور عارض خان کا مشترِکہ جگری دوست تھا۔وہ کتنا ہنسا تھا کہ

محبت کیا بس ایسے ہی راہ چلتے ہو جاتی ہے مگر وہ تب اُسکو کچھ سمجھا نہیں پائے تھے۔ آنکھیں موند کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے ہی ماضی جیسے پھر سے پوری تابناکی سے اُنکے سامنے آ ٹھہرا۔

"عارض! کیا تُو جانتا ہے کہ اپنا نشتر کسی کی محبت میں گرفتار ہو گیا ہے۔" سکندر مراد نے عارض خان کو ٹھوکا دیتے ہوئے جیسے اپنے دوست کی حالت سے خوب حظ اُٹھاتے ہوئے کہہ کر عارض سے کتاب چھین لی تھی۔

"نہ کر۔۔۔۔ مطلب کیسے اور کب؟" اُسکی حیرت بھی اُتنی ہی شدید تھی جتنی سکندر کو پتا چلتے ہی ہوئی تھی۔ جامعہ کے سَرسبز و شاداب لان میں بیٹھ کر اسائمنٹ بناتے وہ تینوں جگری یار اِس بات سے انجان تھے کہ وقت اگلے برسوں میں اُنکے ساتھ کیسے ظالمانہ روش سے پیش آنے والا تھا۔

"بس پُوچھ کر ہوتی تو کچھ بتاتا نہ تم دونوں منحوسوں کو۔" اُس لڑکی کے پھر نظر نہ آنے پر وہ ویسے ہی ناک تک بھرا بیٹھا تھا اِسی لیئے خفگی سے جھلا کر بولا اور سکندر کا

قہقہ بے ساختہ تھا۔ کتنی ہی لڑکیوں نے چہرہ پھیر کر اُن جامعہ کے سب سے ذہین اور خوبصورت دوستوں کو آہ بھر کر دیکھا جنہیں ایک دوسرے کے سوا کچھ اور سُوجھتا ہی نہیں تھا۔

"ہے کون لڑکی آخر کچھ معلوم تو ہو؟" جلدی سے مار کر پر ڈھکن لگاتا عارض اب پوری دلچسپی سے سوال کر رہا تھا۔ اُس نے کان کُھجاتے ہوئے چہرہ پھیر کر اِدھر اُدھر بکھرے سٹوڈنٹس پر طائرانہ نگاہ ڈالی۔ ہر کوئی اپنے کاموں، خوش گپیوں میں مصروف تھا اور وہ لڑکی کہیں بھی نہیں تھی۔

"کیا یہیں پڑھتی ہے؟" اُسکی بے چین نظریں محسوس کر کے سکندر نے کہا تو وہ جھینپ کر اُن دونوں کو دیکھنے لگا جنکی آنکھوں میں شرارت کُوٹ کُوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ وہ منظر پھر سے آنکھوں میں دُھندلانے لگا اور اب اُسکی جگہ ایک نئے منظر نے لے لی تھی۔

www.novelsclubb.com

"عارض کی شادی ہونے والی ہے۔" سکندر کی کال سُنتا وہ جو پانی ہی رہا تھا اُسکو اچھو لگ گیا۔

"دیکھ ذرا کتنا تیز ہے۔ ہونی میری طے تھی اور یہ مجُھ سے پہلے کر رہا ہے۔" سکندر جیسے بھرا بیٹھا تھا عارض کی جلدی شادی کو لے کر۔ گو کے اُن تینوں کی پڑھائی کو ختم ہوئے چھ ماہ گزر چکے تھے لیکن پھر بھی اُنکی جامعہ سے شروع ہوتی دوستی اب تک برقرار تھی۔ وہ تینوں ہی اب پروفیشنل زندگی میں آگے بڑھنا شروع ہو گئے تھے۔ سکندر نے صحافت اپنالی تھی اور عارض اپنے گاؤں جا کر سردار کا عہدہ سنبھال چکا تھا جبکہ رب نِشتر شہر میں جمے شاندار بزنس کی دیکھ بال کر رہا تھا۔

"بچپن کی محبت سے ہی کر رہا ہے نہ؟" رب نِشتر کا لہجہ بے ساختہ چمکا تو سکندر کی بھی ہنسی نکل گئی۔

"ظاہر ہے! تُجھے عارض پیچھے ہٹ کر ہار مان جانے والوں میں سے لگتا ہے۔" سکندر نے ہنستے ہوئے کہا جبکہ رَب نِشتر نے بے ساختہ گردن اثبات میں ہلائی۔

www.novelsclubb.com

"سُنا تھا کہ عارض کی چچی اپنی بیٹی کی شادی کہیں اور کرنا چاہتی تھیں۔" کچھ یاد آ جانے پر اُس نے جلدی سے کہا۔

"ہاں بتا رہا تھا عارض کہ بڑی مشکل سے ہی سہی مان گئی ہیں چچی اُسکی۔" سکندر نے لیپ ٹاپ پر تیزی سے اُنگلیاں چلاتے ہوئے کہہ کر رب نشتر کو ٹھٹکا دیا۔

"تُو فون رکھ! میں ذرا اِس بے مروت شخص کی خبر لیتا ہوں۔" جس طرح دانت پیس کر نِشتر نے کہا اُس پر سکندر نے اپنی ہنسی بامشکل دبائی کے فلحال وہ آفس میں بیٹھا تھا۔

"اچھا رُک تو۔ یہ بتا کہ تیری محبت کا کیا بنا؟" سکندر نے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے مُسکرا کر کہا مگر دوسری جانب وہ جیسے ٹھنڈی سانس لے کر رہ گیا۔

"بس یار کل چار بار دیکھا ہے اُس میں بھی بات کرنے کی ہمت نہیں لا سکا خود میں۔" نِشتر کے دُکھی انداز پر سکندر کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

"شاباش دی گریٹ 'میر رَب نِشتر 'جو لڑکیوں سے بڑے مزے سے بات کر لیتا تھا اب بات کی ہمت نہیں پا رہا خود میں۔۔۔واہ رے محبت!" سکندر اُسکا اچھی طرح مزاق اُڑانے کے مکمل موڈ میں تھا جبکہ نِشتر نے اپنے دانت پیسے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اُس نے سکندر کو وہ لڑکی دیکھا کر کتنی بڑی غلطی کر دی ہے۔

"مجھے بس نام پتا چلا ہے۔" کچھ سوچ کر نِشتر نے کہا اور سکندر حقیقتاً کرسی سے اُچھل کھڑا ہوا۔

"ہیں! کیا۔۔۔کیسے معلوم ہوا؟" سکندر کو اُن دونوں کی باتیں جاننے کے لیئے صبر نہیں کرنا پڑتا تھا۔

"کل یہاں گیگا مال میں شاپنگ کرتے ہوئے دیکھا۔ صنم نام ہے۔" نِشتر کے بتائے جانے پر دوسری جانب سکندر کو گویا سانپ سُونگھ گیا تھا۔اُسکو یوں محسوس ہوا گویا کسی نے اُسکی سماعتوں پر دھماکہ کر دیا ہو۔بے یقینی سے کتنے ہی لمحے وہ ساکن سا یوں بیٹھا رہا لیکن پھر۔۔۔۔

"ہو سکتا ہے کہ بس نام ہی ملتا ہو۔" دل کو جیسے تسلی دے کر اُس نے جیسے نِشتر کے بار بار پُکارے جانے پر دِل کو ڈھارس دی۔

"اچھا عارض کہہ رہا تھا کہ وہ وہاں تُجھے شادی کا کارڈ دینے آئے گا۔" جلدی سے کہہ کر اَب وہ نِشتر کو بہت عجلت میں لگ رہا تھا۔

"واہ! یہ تو بڑی خبر سُنادی تُو نے۔ اپنی شادی کی خبر دے کچھ۔" دوست کے خصوصی دعوت نامے کا سُن کر اُسکا موڈ تیزی سے بحال ہوتا سکندر محسوس کر سکتا تھا۔

"کسی دن مل کر بتاؤں گا۔ ابھی میرا کھڑوس باس گھور رہا ہے مجھے۔" جلدی سے بہانا تراشتے ہوئے خدا حافظ کہے بغیر اُس نے کال مُنقطع کر دی تو اُسکی جلدی پر رب نِشتر بھی لمحے بھر کو حیران رہ گیا۔ پھر کندھے اچکاتے ہوئے فون سائیڈ پر رکھ کر وہ فائلوں کی جانب متوجہ ہو گیا جو اُسکی سیکرٹری ابھی رکھ کر گئی تھی۔ ماضی آنکھوں کے سامنے سے دُھول کی مانند اُڑا تو اس مَیں اپنی عمر کے ساتھ ڈھلتی آنکھیں کھول

لیں۔ایک زمانہ جسکو بُرا سمجھتا تھا اُس شخص کی آنکھوں میں راکھ ہوتے خوبصورت ماضی کی یادیں اب تک نمی لے آتی تھیں کہ کچھ یادیں ہمیشہ کے لیئے انَ مٹ ہی رہتی ہیں۔

"تم لوگ کچھ ڈسکس کرنا چاہتے ہو؟"خضر اور آصف کی نظریں خود پر محسوس کر کے وہ چونک کر اُنکو دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ابھی ابھی وہ آصف کے ہمراہ اپنی "امانت پارٹی" کی میٹنگ نمپٹا کر آفس میں آیا تھا جہاں ہر شے سے بے خبر خضر آرام کرنے میں مشغول تھا لیکن دروازہ کُھلنے کی آواز پر وہ صوفے سے دھڑام کی آواز کے ساتھ نیچے آگرا تو آصف اور ذُوالجلال کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

"تمہارے ریفلیکسز اِتنے سُست کیوں ہو رہے ہیں؟" اپنا ہاتھ آگے کر کے اُسکو اُٹھاتے ہوئے ذُوالجلال نے مصنوعی خفگی سے کہہ کر خضر کو شرمندہ کر دیا جبکہ آصف نے بامشکل ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے اپنی مُسکراہٹ کا قتل کیا۔ اُسکے عین سامنے صوفے پر جیسے ہی ذُوالجلال بیٹھا، خضر بھی بالوں میں ہاتھ پھیرتا ادب سے بیٹھ گیا البتہ اُن دونوں کے درمیان نظروں کے تبادلوں نے ذُوالجلال کو ٹھٹکا دیا۔

"وہی آج کے حادثے کے بارے میں بات کرنی ہے۔" آصف نے کھنکھار کر کہا تو ذُوالجلال صوفے سے پُشت لگا کر بیٹھا اب ہمہ تن گوش تھا۔

"تو کیا لگتا ہے تم لوگوں کو؟" ذُوالجلال کے کہنے پر خضر نے ایک فائل اُسکی جانب بڑھائی جسے اُس نے ہاتھ بڑھا کر تھام لی۔ فائل کو کھولتے ہوئے وہ اب اندر اُس گاڑی کی درج ساری معلومات بغور پڑھ رہا تھا۔

"وہ گاڑی چوری کی ہے۔" آہستگی سے بڑبڑا کر اُس نے کہا تو آصف اور خضر نے بھی اُسی مایوسی سے سَر ہلا دیا۔

www.novelsclubb.com

"جی! نہ صرف یہ بالکل یہ گاڑی اسلام آباد رجسٹرڈ ہے لیکن اونر نے گاڑی کی گمشدگی کی رپورٹ درج کروا رکھی ہے سوا اسکے بارے میں مزید معلومات نکلوانا بہت مشکل ہے۔" آصف نے کہہ کر جیسے دونوں ہاتھ جھاڑ دیئے۔ ذُوالجلال نے اگلا صفحہ کھولا جہاں ایف-ائی-آر کی کاپی اٹیچ تھی، اُس رپورٹ کے مطابق یہ گاڑی پچھلے چھ دن سے غائب تھی۔

"آخری لوکیشن کیا تھی گاڑی کی؟" یونہی گاڑی کی مُختلف تصاویر دیکھتے ہوئے اُس نے پوچھا۔

"ایف-8 مرکز آخری لوکیشن ہے۔" اب کے جواب خضر کی جانب سے آیا تھا۔

"یہ کیسے معلوم ہوا کہ دو ڈاکٹرز کی موت اِسی گاڑی کے مارے جانے سے ہوئی؟" فائل بند کرتے ہوئے وہ اب آگے کو ہو کر بیٹھ گیا۔

"آصف اور میں جائے وقوعہ گئے اور وہاں موجود لوگوں کے مطابق وہ دونوں لڑکیاں کہیں بدحواسی سے جا رہی تھیں کہ لال رنگ کی میرِ آئی اور اُن دونوں کو

بُری طرح مارتے ہوئے نکل گئی۔"خضر نے دوسری فائل اُسکے سامنے رکھی جس میں بہت سے لوگوں کی بذاتِ خود لکھی گئی رپورٹ موجود تھی۔

"نمبر پلیٹ بھی یہی ہے۔"خود کلامی کے انداز میں اُس نے کہا تو آصف اور خضر نے بھی سَر ہلا دیا۔

"سَر!ایک بات کہوں؟"خضر نے کہنا چاہا اور آصف اُس نے جن خوفزدہ نظروں سے خضر کو گھورا اُس پر ذُوالجلال نے بغور اُسکی بدحواسی نوٹ کی۔

"سَر!میرے خیال سے جو بھی ہے یہ اُسکا ٹارگٹ باس ہیں۔وہ آپکو نقصان نہیں پہنچانا چاہتا یہ طے

ہے۔"خضر نے کہہ کر آصف کی گویا ڈوبتی سانس بحال کی جبکہ ذُوالجلال یونہی پُرسوچ سا بیٹھا رہا بغیر کوئی رَدِ عمل دیئے

"کیسے کہہ سکتے ہو؟"وہ جانتا تھا مگر خضر کی طرف کا نظریہ دیکھنا چاہ رہا تھا۔

"کیونکہ اگر وہ آپکو نقصان پہنچانا چاہتا تو اُسکے پاس کئی موقعے تھے جن میں آپ باس کے ساتھ بغیر سیکورٹی کے رہے ہیں لیکن مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے یہ دُشمن آپکا نہیں بالکل باس کا ہے۔اب دشمنی کی کیا نوعیت ہے یہ جاننا بہت ضروری ہے۔"خضر نے سنجیدگی سے کہا۔ذُوالجلال نے ایک نظر آصف کو دیکھا جو خضر سے متفق نظر آرہا تھا۔

"تم جتنے دن سے حورعین کے ساتھ رہے ہو اُس سے کوئی کلیو؟"فائلز ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ اب پھر سے پرانے والا ذُوالجلال لگ رہا تھا۔آصف جانتا تھا کہ وہ اندر سے حورعین کے لیئے کتنا پریشان ہو رہا ہو گا۔

"سَر! باس کی روٹین بہت بے ضرر سی ہے۔وہ اکثر ہاسپٹل اکیلی جاتی ہیں لیکن کچھ دن میں نے اُنکو کسی اور لڑکی کے ساتھ جاتے بھی دیکھا ہے جو باس کے کافی کلوز لگتی ہیں لیکن میں اُنکو بغور نہیں دیکھ سکا۔"وہ جیسے سب کچھ ذہن میں دُہراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ عظمیٰ ہو گی، حور عین کی بہت بہترین دوست ہے۔اُس پر شک اور نظر کی ضرورت نہیں۔"ذُوالجلال نے کہہ کر خضر کو حیران کر دیا جبکہ آصف نے بھی ذُوالجلال کی تائید میں سَر ہلا کر خضر کو مزید اُس لڑکی کے بارے میں مشکوک کر دیا مگر وہ دونوں اِس سے بے خبر تھے۔

"اِس کے علاوہ تم نے کبھی حور عین کے آس پاس کسی مشکوک اِنسان کو دیکھا؟"وہ اُس معلومات پر مطمئن نظر نہیں آ رہا تھا۔

"سَر! آپکے حکم کے مطابق میں ہاسپٹل کے باہر ہی رہا ہوں اور ٹریکر سے ہی باس کی ہر حرکت کو دیکھتا رہتا ہوں اِس لیئے ہاسپٹل میں وہ کس سے ملتی ہیں اِس بارے میں لاعلم ہوں۔"اب کے اُس نے لاعلمی سے شانے ہلائے اور آصف کی اُسکے انداز پر ہنسی نکل گئی۔وہ جانتا تھا کہ خضر ہاسپٹل کے اندر تک گُھس کر اُس شخص تک پہنچ جانا چاہ رہا تھا بس مسئلہ ذُوالجلال کی اجازت کا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک! میں سمجھ رہا ہوں تم کیا چاہ رہے ہو۔" ذُوالجلال نے اُسکو گھور کر کہتے ہوئے جھینپنے پر مجبور کر دیا جبکہ آصف نے ہونٹوں پر تیزی سے مُٹھی رکھتے ہوئے اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا۔

"کل سے تم ہاسپٹل کے اندر بھی جا سکتے ہو مگر بہت احتیاط سے خضر نظروں میں نہیں آنا تم نے۔" ذُوالجلال کی اجازت ملتے ہی اُسکا چہرہ گُلاب کی طرح کھل گیا مگر تنبیہ پر اُس نے نروٹھے بچوں کی طرح مُنہ بناتے ہوئے ذُوالجلال کو اتنی پریشانی کے باجود ہنسنے پر مجبور کر دیا۔

"اسفی کی تیاری کیسی جا رہی ہے؟" اُسکی شادی کے لیئے نئے کپڑے سوٹ کیس میں احتیاط سے رکھتے ہوئے اُسکے کہنے پر ملیحہ جو مانی کو ہوم ورک کروا رہی تھی چونک کر دیکھنے لگی۔ پھر اُسکی شرارتی نظروں پر بے ساختہ ملیحہ کی بھی ہنسی نِکل گئی۔

www.novelsclubb.com

"کہہ تو رہا تھا کچھ دن میں ٹائم نکال کر جاؤں گا نکاح اور ولیمے کے ڈریسز فائنل کرنے۔" بے نیازی سے کہہ کر اُس نے کندھے اچکائے۔

"آپی! اب ملیحہ آپی شادی کے بعد ہمارے ساتھ نہیں رہیں گی؟" مانی نے کتاب سے سَر اُٹھاتے ہوئے جس افسردگی سے کہا اُس پر ملیحہ کو اُس پر ٹوٹ کے پیار آنے لگا اور پھر ہمیشہ کی طرح اُسکے گال کھینچ لیئے۔

"کیوں تم اُداس ہو رہے ہو، مٹکے؟" مانی نے خفگی سے اپنے گال چُھڑائے مگر ملیحہ جیسے آفت سے بچنا کہاں آسان تھا۔

"بدتمیز! کہاں سے لگتا ہے وہ تمہیں مٹکا۔" حور عین نے پھر سے اُسکو اِس طرزِ تخاطب پر ٹوکا مگر وہاں پرواہ کسے تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں! میں شکر کروں گا کہ کوئی میرا گال کھینچنے والا نہیں ہو گا۔" اپنا سُرخ گال سہلاتے ہوئے مانی نے اُسکا ہاتھ جھٹک کر خفگی سے کہتے ہوئے حور عین کو ہنسنے جبکہ ملیحہ کو مُنہ بنانے پر مجبور کر دیا۔

"بچو! پھر ہو جانے دو میری شادی۔ ترسا دوں گی تم دونوں کو۔" دانت پیس کر ملیحہ نے کہتے ہوئے مانی کو زبان چڑھائی جو تیاریوں اور اُسکے گال کی جان بخشی ہر بے حد خوش ہو رہا تھا۔

"جب وہ ڈریسز فائنل کرنے جائے تو تم بھی ساتھ جاؤ گی اُسکے اور خبر دار جو اُس کے ساتھ پھر کوئی نیا دنگل لڑایا تم نے۔" جیولری نکالتے ہوئے جس طرح اُس نے اُنگلی اُٹھا کر تنبیہہ کی اُس پر گویا ملیحہ کو پتنگے لگ گئے۔

"اب تو ضرور کروں گی اُس گھونچو سے۔" اُسکے انتقامی انداز پر حور عین نے اُسکو گھور کر دیکھا جسکے شادی کے دن جیسے جیسے قریب آ رہے تھے اُتنی تیزی سے ہی اُس نے آصف سے پنگے لیتے رہنے کے مشن پر کام بھی تیز کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"پھر تم نے گھر بھی آنا ہے، یہ یاد رکھنا۔" مصنوعی خفگی سے کہتے ہوئے حور عین نے اُسکا مُنہ صدمے سے کُھلوا دیا۔

"میں ذُوالجلال بھائی سے آپکی شکایت لگاؤں گی۔"ملیحہ نے نیا داؤ کھیلا مگر اُسکی مُسکراہٹ معدوم ہونے کے بجائے مزید گہری ہوتے دیکھ کر ملیحہ کو خوشگوار حیرت نے آگھیرا۔مانی اور اُس نے ایک دوسری کی جانب شریر نظروں کا تبادلہ کیا اور فوراً حورعین نے جھینپ کر مُسکراہٹ دباتے ہوئے اُسکی شادی کی تیاری میں مکمل دھیان لگالیا حالانکہ اُسکی آنکھوں کے ساتھ اُسکا دل بھی مُسکرائے چلا جارہا تھا۔

"عظمیٰ یار! مجھے مائرہ اور صدف کا ابھی تک یقین نہیں آرہا۔"ہاسپٹل کی کینٹین میں بیٹھی وہ گ صُم سی کب سے خاموش تھی۔اَب لمبے وقفے کی خاموشی کے بعد بولی تو عظمیٰ نے چونک کر اُسکو دیکھا جسکے چہرے پر عجیب سا خوف اور زردی چھائی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بس یار! یہی زندگی اور موت ہے۔آج انسان زندہ تو کل مردہ۔" اُسکا ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے عظمیٰ نے نرمی سے کہہ کر اُسکے آگے جوس کا گال رکھا۔

"لیکن دونوں کو حادثہ ایک ہی دن کیسے پیش آسکتا ہے؟" حور عین کی پریشان، اُلجھی سی آواز پر عظمیٰ نہیں چونکی۔

"وہ دونوں ایک ساتھ جا رہی تھیں تبھی ایک ہی گاڑی نے اُنکو ہِٹ کیا ہے۔" عظمیٰ کے کہے جانے پر وہ آنکھیں پھیلائے حیرت سے اُسکو دیکھنے لگی۔

"وہ دونوں ایک ساتھ۔۔۔۔کیسے؟؟" حیرت کے باجود اُسکی آواز بے حد مدہم سی تھی اور عظمیٰ اُسکی جائز حیرت کو اچھی طرح سمجھ رہی تھی۔

"پورا ہاسپٹل دنگ ہے کہ ایک دوسرے کو ایک سیکنڈ کے لیئے برداشت نہ کرنے والیں، ایک راستے تک سے نہ گزرنے والیں ایک ہی جگہ، ایک ہی گاڑی سے، ایک ہی حادثے سے کیسے جان کی بازی ہار سکتی ہیں۔" عظمیٰ کا انداز بھی اب کے سوچتا ہوا تھا جبکہ حور عین کا ذہن ایک خاص نقطے پر آکر ساکن ہونے لگا۔

"تم جانتی ہو نہ کہ اُن دونوں کی آپسی دُشمنی اور بغض کی اصل وجہ کیا تھی؟" عظمیٰ نے محتاط انداز میں آگے کو ہوتے ہوئے کہہ کر حور عین کو چونکا دیا۔ جبکہ ڈوبتے دل کے ساتھ اُس نے بامشکل اثبات میں گردن ہلائی۔

"شکر ہے! کل تمہاری شام کی ڈیوٹی نہیں تھی ورنہ تم دیکھتی یہاں کل پولیس سب سے کیسے عجیب عجیب سوال پُوچھ رہی تھی۔" عظمیٰ نے جُھرجُھری لے کر جیسے کل کا سوچنا بھی کُفر سمجھا تھا۔ "پھر سب نے کیا کہا؟" حور عین کو خود اپنی آواز اجنبی محسوس ہو رہی تھی۔

"سب کی ایک سی ہی بات تھی کہ کل مائرہ اور صدف ہاسپٹل نہ جانے کیوں نہیں آئیں اور پھر اُنکا ایکسیڈنٹ بھی بازار والی مین شاہراہ پر ہوا ہے تبھی پولیس پھر چلی گئی تھی۔" عظمیٰ کے تفصیلی کہے جانے پر حور عین نے بامشکل گہرا سانس لیا۔ یہ سب اُسکو کہیں سے بھی حادثہ نہیں لگ رہا تھا۔ وہ ڈاکٹر ہونے کے باوجود آسانی سے بتا

www.novelsclubb.com

سکتی تھی کہ اُن دونوں کے ایک ساتھ حادثہ پیش آجانے میں کہیں کچھ بے ربط بات پُوشیدہ ہے۔

"خیر! اللہ پاک آسانی اور نرمی کا معاملہ فرمائے اُن دونوں کے ساتھ۔" جوس کا سپ لینے سے قبل اُس نے نرمی سے کہتے ہوئے جیسے نادیدہ بُوجھ کو اپنے دل سے کم کرنا چاہا۔

"امین!" عظمیٰ بھی اُسکی ہی طرح پریشان اور متفکر سی تھی۔اِس سے پہلے کہ عظمیٰ اور وہ مزید بات کرتے، سامنے سے آتی نرس کو دیکھ کر عظمیٰ بدمزہ ہو کر پیچھے ہوئی۔

"ڈاکٹر عظمیٰ! آپکو نیچے ایمرجنسی میں بُلا رہے ہیں۔" نرس کے قریب آکر کہے جانے پر جو عظمیٰ کی شکل بنی اُس پر حور عین کو بڑے ہی ضرور کی ہنسی آنے لگی۔

"اور میم آپ کو اوپر سَر آفاق بُلا رہے ہیں۔" حور عین کے ڈپارٹمنٹ کے ہیڈ کا بتاتے ہی وہ اُسی تیزی سے نکل گئی جس عجلت سے آئی تھی۔

"یہ ایچ-او-ڈی کو کیا کام پڑ گیا ہے تم سے؟" کھڑی ہوتی عظمیٰ نے ناک سُکیڑتے ہوئے کہا جبکہ حور عین محض لاعلمی سے کندھے آچکا کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"چلو پھر دونوں اپنی اپنی راہ لیتے ہیں اور جاتے ہوئے ملیں گے۔" عظمیٰ کے کہے جانے پر حور عین نے مُسکرا کر اپنا ہاتھ آگے کیا جس پر ہاتھ مارتے ہوئے وہ ہنس کر راہداری کی سمت بڑھ گئی اور حور عین آفس کی جانب۔

"آپ مجھے کیوں بُلا رہی تھیں نیچے؟" حیرانگی سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے وہ کاونٹر پہ کھڑی نرسز کے پاس آتے ہوئے حیرانگی سے پُوچھنے لگی جبکہ کچھ فاصلے پر اُسکی جانب پُشت کیئے کھڑا شخص قدرے محتاط انداز میں چہرہ پھیر کر اُس لڑکی کو دیکھنے لگا جسکا نیم رُخ ہی واضح تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہیں! یہاں ابھی کوئی آدمی آیا تھا اور آپکے بارے میں پُوچھ رہا تھا ہم سے۔" نرس نے اَنجھُنبے سے

سائیڈ پر دیکھتے ہوئے کہا جہاں اب کوئی نہیں تھا۔

"میرے بارے میں، کوئی آدمی؟" تحیر سے بڑبڑاتے ہوئے اُسکی پیشانی پر شِکنوں کا متفکر جال وہ شخص قدرے دُور سے بھی دیکھ سکتا تھا۔

"کہں گیا ہے وہ؟" تیوری چڑھا کر اُس نے قدرے اُونچی آواز سے پُوچھا اور نرس جانتی تھی کہ اب وہ جو بھی ہے اُسکی خیر نہیں

"ایمرجنسی ایگزٹ سے باہر گیا ہے۔" دوسری نرس نے اپنی ہنسی اُسکے مرنے، مارنے والے انداز پر بامشکل دباتے ہوئے کہا۔

"اِسکی تو۔۔۔آج میرے ہاتھوں یہ اِدریس کا بچہ نہیں بچے گا۔" دونوں ہاتھوں کے بازو تیزی سے فولڈ کرتے ہوئے وہ جس تیزی سے باہر کی جانب بڑھی تھی اُس پر وہ دیوار کی طرف چہرہ پھیر کر کھڑا شخص قدرے چونک کر اُس لڑکی کو دیکھنے لگا اور پھر تجسس کے ہاتھوں خود بھی سَر پر کیپ جماتے ہوئے اُسکے پیچھے ہو لیا۔

"ادریس کے بچے!" دُور جاتے اِدریس کو دیکھ کر جس طرح وہ وہیں سے چیخی کتنے ہی لوگوں نے پلٹ کر اُس سَر پھری ڈاکٹر کو دیکھا اور وہ شخص جو اُسکے پیچھے آیا تھا

اب حیرت بھری دلچسپی سے اُس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جس نے اُٹھا کر ہاتھ اُس قریب آتے لڑکے کے چہرے پر مارا اور وہ لڑکا جسے اُس شخص نے خود اپنے کانوں سے کسی 'عظمیٰ' نامی ڈاکٹر کے بارے میں پوچھتے ہوئے سُن کر اپنی توجہ اُس لڑکے کی جانب کی تھی اب لڑکھڑا کر حیرت سے اُسکو دیکھ رہا تھا جسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ اِدریس کو کھا جائے۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے؟" چہرے پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ تیر کی سی تیزی سے اُسکی جانب بڑھا مگر مجال ہے جو عظمیٰ کو کسی کا ڈر ہو۔اُس سڑک چھاپ اِدریس کا بھی نہیں۔

"میں نے تمہیں کتنی بار سمجھایا ہے کہ یہ میری کام کرنے کی جگہ ہے۔یہاں میں ایک معزز پیشے سے مُنسلک ہوں مگر نہیں تم نے زُبان کی بات تو سمجھنی ہی نہیں، ہے نہ؟ چبا چبا کر کہتے ہوئے وہ پیچھے کھڑے شخص کو قدرے مرعوب کرنے لگی تھی جسکا نام خضر تھا۔

"تیری تو!"اپنی فطرت کے مطابق تیزی سے ہاتھ گھما کر وہ جیسے ہی اُسکو مارنے قریب آیا بے اِختیار عظمیٰ آنکھیں موند کر پیچھے کو کھسکی۔اُسکا ہاتھ اپنے چہرے پر نہ لگتا محسوس کر کے اُس نے آنکھیں کھولیں۔اسکے عقب سے کوئی ہاتھ آرہا تھا جس نے اِدریس کا ہاتھ ہوا میں ہی سختی سے جھکڑ لیا۔چونک کر اُس نے چہرہ پھیر کر پیچھے کو دیکھا اور اپنے قریب چہرے پر سختی لیئے کھڑے اجنبی سے اِنسان کو دیکھا جسکی آنکھوں کو پی۔کیپ نے چُھپا رکھا تھا۔خضر نے اُسی لمحے اِدریس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے قدرے رُخ موڑ کر اُس لڑکی کو دیکھا جسکے بارے میں وہ یہاں مشکوک ہو کر معلومات اکھٹی کرنے کے لیئے آیا تھا۔اُس چہرے پر اُسکی نگاہ بھٹکتی چلی گئی اور اِس سے پہلے کہ دوبارہ اُن پھیلتی بادامی رنگ کی آنکھوں سے ٹکراتی وہ جیسے کسی لمحے کی قید سے نکالتے ہوئے اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔عظمیٰ نے خود کو کسی عجیب سے احساس سے تیزی سے نکالا اور اُس شخص پر ایک نگاہ ڈالی جو اب اُن دونوں سے بیگانہ پارکنگ کی جانب بڑھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مرو یہاں سے ورنہ میں آنٹی کو شکایت لگادوں گی۔" ہوا میں ہاتھ لہرا کر اُسکو کہتے ہوئے وہ تیزی سے اُس شخص کے پیچھے بھاگی جو آہستہ مگر بڑے بڑے قدم لیتا دُور جارہا تھا۔

"اوُ بھائی صاحب۔۔۔۔بھائی صاحب۔۔۔" اپنی پُشت پر مسلسل وہ اُس لڑکی کی پُکار سُن سکتا تھا لیکن 'بھائی' لفظ پر بدمزہ ہوتے ہوئے وہ جیسے کبھی نہ رکنے کی قسم کھائے بیٹھا تھا۔

"ارے بھئی! بہرے ہو کیا؟" یک دَم وہ آگے آئی تو خضر کو مجبوراً اپنی رفتار روک لینی پڑی ورنہ وہ اُس تیز گام ٹرین سے ضرور بچ سکتا تھا۔ اپنی کیپ سَر سے اُتارے ہوئے وہ اب اُسکو باقاعدہ ناگواری سے گھور رہا تھا اور عظمیٰ صاحبہ کہاں اِیسی تفتیشی نظروں کی عادی تھیں۔

"کہیں واقعی بہرہ تو نہیں؟" اُسکی خاموش نظروں ہر وہ اب ہاتھ ہلا ہلا کر ساتھ بڑبڑا بھی رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں سُن سکتا ہوں۔" وہ خُوبرو سا شخص جب بولا، عظمیٰ کا جی چاہا اُسکا سَر پھاڑ دے۔

"آپکو میری مدد کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔" وہ جو شکریہ ادا سُننے کے لیئے قدرے لاشعوری طور پر رُک گیا تھا، چونک کر اُسکو دیکھنے لگا جو نخوت سے کہہ رہی تھی۔

"محترمہ! اِیسے موقع پر شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔" انداز عظمیٰ سے بھی زیادہ جلا کٹا تھا اور عظمیٰ کا مُنہ تیزی سے کھلا۔

"کیوں بھئی! میں نے تو نہیں کہا تھا میری مدد کریں۔" چمک کر کہتے ہوئے جسطرح سے اُس نے کہا خضر کا سارا ٹرانس ایک جھٹکے سے ٹوٹا۔

"میرا بھی مدد کا کوئی اِرادہ نہیں تھا۔ میری جاب اِیسی ہے جس میں مجھے زبان سے زیادہ ہاتھ چلانے پڑتے ہیں۔" تنک کر کہتے ہوئے وہ اب اِس گلے پڑتی آفت سے

حقیقتاً جان چُھڑانا چاہ رہا تھا۔ کچھ لوگ بند مُنہ کے ساتھ ہی اپیل کرتے ہیں، وہ مان گیا تھا ذُوالجلال کی بات۔

"کیوں آپ قتل کرنے والے پیشے سے ہیں؟" تیوری چڑھا کر اُس نے جس انداز سے کہا خضر کو اپنے ٹھہر جانے پر افسوس ہونے لگا۔

"ضرورت پڑھنے پر قتل بھی کر لیتا ہوں۔" جُھک کر اُسکی چمکتی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اُس نے جسطرح مدہم آواز میں کہا عظمیٰ کی ساری تیزی طراری جھاگ کی طرح بیٹھ گئی۔ خضر کسی قدر اُلجھن سے اُسکی تحیر اور خوف سے پھیلتی آنکھیں دیکھنے لگا جو کچھ دیر پہلے آگ اگل رہی تھیں۔ یہ دُھوپ چھاؤں سا منظر لمحے بھر کے لیئے خضر کو ٹھٹکا گیا تھا۔ تیزی سے نگاہوں کا زاویہ بدل کر وہ پیچھے کو ہوا جبکہ اپنی رُکی ہوئی سانس اُس دُور جاتے شخص کو دیکھ کر عظمیٰ نے بامشکل بحال کی۔

"تمہاری ڈیوٹی ہے وی-ائی-پی رُوم میں" عظمیٰ کی جانب سے بھیجے گئے میسج کو پڑھتے ہوئے وہ جوانیج-اُو-ڈی کے آفس میں جا رہی تھی ٹھٹک کر ٹھہر گئی۔

"اسلام و علیکم!" وہ جو دروازہ شش و پنج کے بعد کھولنے ہی لگی تھی عقب سے آتی شناسا مگر دِل کو ڈھارس دیتی آواز پر چونک کر پلٹی اور سامنے وہی کھڑا تھا، ذُوالجلال، اُسکا محرم! اُسکو یوں ہشاش بشاش، مُسکراتا ہوا دیکھ کر دِل جیسے بہت سی دھڑکنیں بُھول جانے لگا۔ وہ سیاہ قمیض شلوار پر آج سیاہ کڑھائی والی واسکٹ میں ملبوس تھا۔ ہمیشہ کی طرح اُس کے شانوں پر جھولتی چادر اِس وقت نہیں تھی لیکن اُسکے باجود وہ ماحول پر چھایا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ حور عین کی محویت دیکھ کر اِس سے پہلے کہ وہ کھنکھارتا حور عین تیزی سے سنبھلی۔

www.novelsclubb.com

"و۔۔۔ وعلیکم اسلام! آپ یہاں؟" اپنی حیرت بامشکل دبا کر اُس نے کہہ کر ذُوالجلال کو مُسکراتے رہنے پر مجبور کر دیا۔

"میرے مخالف سَر پنچ کا بیٹا زخمی ہے سوچا عیادت کر آؤں۔" کندھے آچکا کر کہا گیا۔

"چلیں۔۔؟" اُسکے اثبات میں سَر ہلانے پر حور عین نے کسی قدر حیرت سے اُسکو دیکھا جو آرام سے ایچ-اُو-ڈی کے آفس کا دروازہ کھول کر اندر جا رہا تھا۔ لمحے بھر کے جھٹکے کے بعد حور عین کو یاد آیا کہ ڈاکٹر آفاق اُسکے اور ذُوالجلال کے نکاح سے ناواقف ہیں کیونکہ وہ خبروں میں یہ بات نشر ہونے والے دِنوں میں ملک سے باہر سیمنار میں گئے ہوئے تھے۔

"اسلام و علیکم!" دروازہ کُھلنے کی آواز پر ڈاکٹر آفاق جو رپورٹ پڑھ رہے تھے چونک کر سامنے دیکھنے لگے اور نظر آنے والے چہرے کو دیکھ کر وہ ہڑبڑا کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ سامنے فائیننس منسٹر ذُوالجلال خان اپنی چھا جاتی شخصیت کے ساتھ اُنکے آفس میں کھڑا اسلام کر رہا تھا، حیران ہو جانا تو یقینی تھا۔

www.novelsclubb.com

"وع۔۔۔وعلیکم اسلام۔۔"ہڑبڑا کر وہ بولے تو ذُوالجلال نے پیچھے چہرہ پھیر کر جیسے حور عین کے اندر آنے کی تصدیق کی تھی۔

"اُو۔۔۔ڈاکٹر سیدہ۔۔۔آپ بعد می۔۔۔"فائلز بند کرتے ہوئے اُس نے حور عین کو ٹالنا چاہا اِس سے پہلے کہ حور عین سَر ہلا کر پلٹتی،ذُوالجلال نے اُسکا ہاتھ تھام کر اپنی سمت تیزی سے کھینچ لیا۔

"یہ یہاں آرہی تھیں تو میں نے سوچا اپنی بیگم سے بھی مل لیا جائے اور آپ سے بھی۔"آہستگی سے کہہ کر اُس نے حور عین کو حیرت سے خود کو دیکھتے رہنے پر مجبور کر دیا۔

"آپکی بیگم۔۔۔کس وہ ہمارے ہاسپٹل آئی ہیں سَر؟"ڈاکٹر آفاق تیزی سے کہہ کر آگے بڑھے۔قریب آنے پر وہ ذُوالجلال سے اور بھی مرعوب نظر آرہے تھے۔

"آپکے ہاسپٹل میں ڈاکٹر ہیں میری مسز۔"کندھا آچکا کر کہتے ہوئے اُس نے ڈاکٹر آفاق کو قدرے بدحواس کر دیا تھا۔

"آپکی بیوی اور یہاں کام۔۔۔۔"نہایت تحیر سے پُوچھا گیا کہ ناچاہتے ہوئے بھی حور عین کو اپنی مُسکراہٹ دبا لینی پڑی۔

"جی یہ میری مسز ہیں سیدہ حور عین سکندر۔"اُسکا تھاما ہوا ہاتھ یونہی بُلند کر کے اُس نے کہا جبکہ ڈاکٹر آفاق کو لگا اُنکے سر پر کوئی آسمان ٹوٹ پڑا ہوا۔وہ بے یقینی سے ڈاکٹر سیدہ کو دیکھ رہے تھے،وہی ڈاکٹر جس سے وہ اکثر بہت زیادہ کام کروایا کرتے تھے۔دوسرے ڈاکٹرز کی پینڈنگ سرجریاں بھی جس ڈاکٹر کے کھاتے میں وہ آرام سے ڈالتے آئے تھے وہ مسز ذُوالجلال خان تھی۔اُنکا جی چاہا زمین پھٹے اور وہ اُس میں سما جائیں۔حور عین اُن کے چہرے کے اُتار چڑھاؤ کو خوب اچھی طرح سمجھ رہی تھی جبکہ ذُوالجلال ناسمجھی سے ڈاکٹر آفاق کا زرد پڑتا چہرہ دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"آپ سے مل کر اچھا لگا۔حور عین آپکا ذکر بہت اچھے الفاظ میں کرتی رہی ہیں۔"مصافحے کے لیئے ہاتھ بڑھتے ہوئے اُس نے کہا۔حور عین نے چونک کر آنکھُنبے سے اُسکو دیکھا جسکے ساتھ کبھی اُس نے اپنے ہاسپٹل کا ذکر نہیں کیا تھا جبکہ ڈاکٹر

آفاق کی آنکھوں میں جو چمک اور چہرے پر جو رونق آگئی تھی اُس پر وہ خاموش ہی رہنا بہتر سمجھی۔ڈاکٹر آفاق نے تیزی سے اپنا سَر دپڑتا کانپتا ہاتھ ذُوالجلال سے مِلایا۔

"سَر! ہم چلتے ہیں پھر۔" تیزی سے ذُوالجلال کو آنکھوں سے اشارہ کر کے وہ دروازے کی طرف بڑھی جبکہ ذُوالجلال نے بامشکل اپنی ہنسی دبائی۔آفس کا دروازہ بند کرتے ہوئے اُس نے گھُور کر ذُوالجلال کو دیکھا جو اُسکی نظروں کا مفہوم بہت اچھی طرح سمجھ رہا تھا۔سہارے کے ساتھ چلتا رُوحان اور اُسکے برابر چلتی باتوں میں مصروف صوفیا،رُوحان کا ٹھٹک کر ٹھہر جانا محسوس کر کے چہرہ پھیر کر رُوحان کو دیکھنے لگی جو اُسکی جانب متوجہ نہیں تھا بلکہ سُرخ ہوتی آنکھوں سے سامنے دیکھ رہا تھا۔کسی قدر چونک کر اُس نے بھی سامنے دیکھا اور۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کب آپکے سامنے ڈاکٹر آفاق کی تعریف کی ہے؟" اُسکی خفگی پر ذُوالجلال کا دل گُدگُدانے لگا تھا۔

"کی نہیں کی مگر وہ تمہارے ڈائریکٹ سینئر ہیں۔ میں چاہتا ہوں وہ تمہارے ساتھ اس وجہ سے بہت اچھے سے پیش آئے۔" عقب میں بازو باندھتے ہوئے وہ اُسکے ساتھ آہستہ قدموں سے چلتے ہوئے کہہ رہا تھا جبکہ حور عین نے خفگی سے سَر جھٹکا۔

"میں مُنافق نہیں ہوں کہ سَر آفاق کی تعریف کروں جبکہ اُنہوں نے مُجھ سے گدھوں کی طرح کام کروایا ہے۔" ناراضگی سے کہہ کر وہ اُسکے برابر سے نکلنے لگی لیکن ذُوالجلال تیزی سے اُسکے آگے آیا۔ "کیا مطلب؟ اِس ڈاکٹر آفاق نے تم سے یہ سلوک کیا ہے؟" آنکھوں میں ڈھیروں غصّہ لیئے جسطرح وہ کڑے انداز سے پُوچھ رہا تھا حور عین نے شاد ہوتے دِل کے ساتھ بے ساختہ بچوں کی طرح اثبات میں سَر ہلایا۔ سَر پر جیسے ذُوالجلال نے یوں خفگی سے پوچھتے ہوئے چبھتی دُھوپ سے بچنے کے لیئے چادر ڈال تھی۔ وہ اب اکیلی نہیں تھی کہ جسکا دل چاہے اُسکو رُوند

www.novelsclubb.com

کر چلا جائے اور یہ احساس بڑا ہی فرحت انگیز تھا۔اُسکو یوں خاموش، ساکن سے دیکھ کر ذُوالجلال کا جی چاہا جا کر اُس خبیث کا سَر پھاڑ آئے اور وہ تیزی سے پلٹا۔

"جلال!" یک دَم ہوش میں آتے ہی وہ جو اُسکو دوبارہ ڈاکٹر آفاق کے آفس کی جانب جاتا دیکھ کے بھاگ کر اُس تک آئی اور بے اِختیار اُسکا ہاتھ کھینچ کر اپنی سمت گھسیٹنے لگی۔اِس بات سے انجان کے دو لوگوں کی آنکھیں کیسے خاکستر کرتی نظروں سے اُن دونوں کو دیکھ رہی ہیں۔

"کیا کر رہے ہیں۔" اُسکو اپنی سمت گھسیٹ کر وہ جس خفگی سے کہہ رہی تھی اُس پر ذُوالجلال نے ٹھٹک کر اُسکو دیکھا اور پھر اُسکے ہاتھ کی مضبوط گرفت میں اپنا بازو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اُسکی ہمت کیسے ہوئے تمہارے ساتھ اِیسا سلوک کرنے کی، ہاں؟" شعلے اُگلتی آنکھوں سے کہہ کر اُس نے حور عین کو بھی سہما دیا۔حور عین کی آنکھوں میں خوف سِمٹتے دیکھ کر وہ بامشکل سنبھلا اور پھر آگے کو ہو کر حور عین کو یک دم شانوں سے

تھامتے ہوئے خود سے قریب کیا اور وہ گُلابی ہوتے چہرے کے ساتھ آنکھیں پھیلائے اُسکے چہرے کو دیکھنے لگی جہاں اب غصّے کا شائبہ تک نہیں تھا۔ بَس محبت ہی محبت تھی۔

"میں ہر اُس شخص کو زندہ زمین میں گاڑھ دوں گا جو تمہیں اذیت دینے کا سوچے گا بھی تو۔ یہ میرے اِختیار سے باہر کا معاملہ ہے اِس لیئے تم اِن آنکھوں میں مُجھ سے خوف مت لے آیا کرو جہاں میں صرف عمر بھر اپنے لیئے محبت دیکھتے رہنا چاہتا ہوں۔" وہ بِنا پلک جھپکے اپنی سمت حیرانگی سے دیکھتی اُن سیاہ، دُنیا جہاں سے پیاری آنکھوں میں دیکھ کر کہتے ہوئے اُسکو خود کے ساتھ باندھ رہا تھا مگر جیسے اپنے سحر کی اِس رمز سے ناواقف تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ میرے لیئے اِیسا کریں گے؟" وہ جیسے کسی خواب کے زیرِ اثر مدہم سا اُس سے پُوچھ کر ذُوالجلال کو خود پر قربان ہو جانے کے لیئے گویا مجبور کر رہی تھی۔

"ہاں! صرف تمہارے لیئے۔"اُسکے سَر کو نرمی سے تھپتھپاتے ہوئے کہہ کر اُس نے حور عین کو عرش کی بُلندیوں سے متعارف کروادیا تھا۔

؎ آ تُجھے ہاتھ لگا کر کبھی محسوس تو کروں

تُو میرے خوابوں کی تعبیر سے ملتا بہت ہے۔۔۔

"تم نے دیکھا وہ کیسے ہماری ناک کے نیچے ذُوالجلال پر اپنا حق سمجھ کر بیٹھی ہوئی ہے۔"واپس رُوم میں آتے ہوئے بیڈ پر بیٹھا خاموش نظروں سے اِدھر اُدھر تنفر سے ٹہلتی صوفیا کو دیکھ رہا تھا جسکا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ حور عین سکندر کو اس دُنیا سے ہی غائب کروادیتی اور یہ بات کبھی کبھار رُوحان میر کو بھی متفکر کر دیتی تھی۔وہ دن بادن اُس سے بھی کہیں زیادہ جنونی ہوتی جارہی تھی۔"غم نہ کرو۔ میں کچھ دن میں سب کچھ پہلے جیسا کر دوں گا۔"رُوحان کی مدہم، کچھ سوچتی آواز پر اُس نے پلٹ کر اُسکو جن نظروں سے دیکھا اُس پر رُوحان بھی ٹھٹک گیا۔

"کیا کر لو گے اب تم۔ تم تب کچھ نہیں کر سکے جب تمہارے ہاتھ میں سب تھا اب وہ عورت ذُوالجلال کے نکاح میں ہے۔" نخوت سے ناک چڑھاتے ہوئے کہہ کر اُس نے رُوحان کو لاجواب کر دیا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں خاموش بیٹھ جاؤں گا۔ نکاح اِس لیئے ہوا کیونکہ میں بے خبر تھا اور ذُوالجلال نے اپنے اثر اسوخ سے بات دبا کر رکھی۔" کہہ کر اُس نے ڈریپ ایک جھٹکے سے کھینچ کر اُتار دی۔

"تم اُس حور عین کو اپنے لیئے ڈاکٹر تو رکھوا نہ سکے، اب کیا کر لو گے۔" وہ جان کر اِیسی باتیں کر رہی تھی جس سے رُوحان طیش میں آئے۔ اب وہ ہر ایک کو اپنے مہرے کے طور پر اِستعمال کرنے کا اِرادہ کر رہی تھی جس میں اُسکے باپ اور بھائی بھی شامل ہونے والے تھے۔ اِس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا۔ دروازہ کھٹکا کر کھولا گیا اور جہاں حور عین کو ایک اور ڈاکٹر کے ساتھ اندر آتے دیکھ کر صوفیا ٹھٹک گئی وہیں رُوحان کے چہرے پر جو مُسکراہٹ عود آئی تھی وہ بہت شاطرانہ تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اگر فائلز سے دیکھ کر روحان کا نام نہ پڑھ چکی ہوتی تو اب تک روحان کو دیکھ کر ضرور اُسکے قدموں تلے سے زمین غائب ہوتی مگر اب وہ ذُوالجلال سے مل کر آئی تھی جس نے اُسکی وجہ سے رُوحان میر کو فقط کچھ مکوں اور لاتوں سے بستر سے لگا دیا تھا سُو اب اُسے ڈر کس بات کا تھا۔ دل کو ڈھارس دیتی وہ اُس شخص کی کمینی مُسکراہٹ نظر انداز کرتے ہوئے اندر آ گئی۔

"معلوم ہوتا ہے آپ پر کسی نے فرصت سے ہاتھ صاف کیا ہے۔" اُسکا چارٹ ٹیبل سے اُٹھا کر ساتھ کھڑی ڈاکٹر کو پکڑاتے ہوئے اُس نے جس اطمینان سے کہا اُس پر رُوحان جو اُسکو نہارتی نظروں سے دیکھ رہا تھا چونکا۔ اُسکی بات کا مفہوم اور اُسکی نگاہوں سے جھانکتے صاف تمسخر کو دیکھ کر اُسکا چہرہ اہانت کے اِحساس سے سُرخ ہوتا محسوس کیا جا سکتا تھا۔ اِس سے پہلے کہ اُسکو کچا چبا جاتی نظروں سے دیکھتی صوفیا یا رُوحان کچھ کہتے۔ کُھلے دروازے سے اندر داخل ہوتے ذُوالجلال کو دیکھ کر لمحے بھر کے لیئے رُوحان کا دل ڈوب کر اُبھرا جبکہ صوفیا کی چمکتی والہانہ نظریں محسوس

www.novelsclubb.com

کر کے حور عین نے چہرہ پھیر کر دیکھا اور پھر اُسکا جی چاہا ذُوالجلال کو اُسکی بے باک نظروں سے کہیں دُور لے جائے۔آج حیرت انگیز طور پر اُسکا دل ذُوالجلال کو روحان کے سامنے پا کر خوفزدہ اور بدحواس نہیں ہو رہا تھا شاید صوفیا کی والہانہ نظروں کی وجہ سے یا پھر۔۔۔۔نہ جانے کیا وجہ تھی۔

"یہی میرے مخالف سَر پنچ کے بیٹے ہیں جن کی عیادت مجھے لگا کرنی چاہیئے۔" حور عین کی سوالیہ نظریں خود پر دیکھ کر اُس نے مُسکراتے ہوئے جواب دیا کیونکہ وہ حور عین کا روحان سے کہا گیا جملہ سُن کر محضوظ ہوا تھا تبھی مُسکراہٹ جُدا نہیں ہو رہی تھی لیکن نہیں جانتا تھا کہ اُسکی مُسکراتی نظریں حور عین پر مرکوز دیکھ کر وہ دونوں بہن، بھائی کیسے تپتے توے پر بیٹھے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اسلام و علیکم سَر!" حور عین کے ساتھ کھڑی ڈاکٹر نے قدرے مودب انداز میں منمناتے ہوئے سلام کیا جس پر ذُوالجلال نے سَر کے خم کے ساتھ جواب دیا۔

"اب کیسی طبیعت ہے تمہاری رُوحان؟" کمرے میں موجود صوفیا کو سرے سے نظر انداز کیئے وہ اب رُوحان کے عین رُوبرو، پُشت پر ہاتھ باندھ کر کھڑا پُوچھ رہا تھا۔ جبکہ اپنے سے اِتنی بے پرواہی پر صوفیا نے کینہ طوز نظروں سے اُس دوپٹے کے ہالے میں مُقید عصوم چہرے کو دیکھا جس سے اُسکو اِنتہا کی نفرت تھی۔

"کسی کی مہربانی سے میں بالکل ٹھیک ہوں۔" سنبھل کر مُسکراتے ہوئے اُس نے چہرہ پھیر کر حور عین کو دیکھتے ہوئے کہہ کر ذُوالجلال کو جبڑے سختی سے بینچنے پر مجبور کر دیا جبکہ حور عین نے جس ناگواری سے اُسکو دیکھا رُوحان کو اپنی محنت رائیگاں جاتی محسوس ہونے لگی۔

"ٹھیک ہی رہنا رُوحان میر کہیں اِیسا نہ ہو اب کی بار تم اپنے ہاتھوں، پیروں سے ہی جاؤ۔" اُسکے قریب آتے ہوئے اُس نے جن سَرد نظروں سے کہا اُس پر رُوحان کی مُسکراہٹ تیزی سے سِمٹتی دیکھ کر حور عین کا دِل مُسکرانے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"رُوحان صاحب! یہ آپکی ڈاکٹر ہیں جب تک آپ یہاں ہیں یہ آپکی اِس نازک حالت کا خیال رکھیں گی۔" اُس ڈاکٹر کی سمت اِشارے سے کہتے ہوئے اُس نے رُوحان کو کسی قدر اُلجھی نگاہوں سے خود کی جانب دیکھنے پر مجبور کر دیا۔ذُوالجلال کو ایک نظر دیکھا جو اُسکو دلچسپ، چمکتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔وہ دروازے کی جانب بڑھی لیکن اِس سے پہلے کہ رُوحان اُسکو کچھ کہتا وہ کچھ سوچ کر پلٹی۔

"یاد رہے کہ میں ہارٹ سپیشلسٹ ہوں۔یہ ٹوٹی ہڈیاں اور جبڑے جوڑنا آرتھوپیڈک کا کام ہے۔" نرم آواز سے کہتے ہوئے اُس نے یاد دہانہ کروائی تھی جبکہ رُوحان کا اِس سُبکی پر فشارِ خون بُلند ہونے لگا۔صوفیا کا ذُوالجلال کی چمکتی آنکھیں دیکھ کر ذہن کچھ گہرا سوچ رہا تھا، کچھ بہت کڑا۔اُسکو دروازے سے جاتا دیکھ کر ذُوالجلال نے رُوحان کو دیکھا اور پھر اپنا ہاتھ بڑھا کر اُسکے کندھے پر رکھا۔اِس سے پہلے کہ رُوحان بدکتا اُسکی آہنی گرفت نے اُسکے کندھے کو بُری طرح جکڑ لیا۔

www.novelsclubb.com

"ہر بار کوئی لحاظ اور ضبط کا مظاہر کرے یہ ضروری نہیں ہوتا رُوحان میر۔اگلی بار تمہیں ہاسپٹل پہنچنے کی بھی مہلت نہیں ملے گی۔"اُسکے کندھے پر مزید دباؤ بڑھتے ہوئے مدہم سی سرگوشی کر کے وہ اُسکا کندھا تھپتھپا کر پیچھے کو ہوا۔صوفیا تیزی سے آگے آئی مگر وہ اُسکے عین برابر سے یوں ہو کر گزرتا چلا گیا جیسے وہ وہاں ہو ہی نہیں۔ مُٹھیاں بینچ کر اُس نے اپنی پہنچ سے دُور جاتے ذُوالجلال کو دیکھا اور پھر بس فیصلہ ہو گیا۔وہ جو اتنے بہت سے دِنوں سے فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی وہ بات دل آرام سے مان گیا تھا۔

"ویسے عارض دولہا بن کر کیسا لگے گا؟"اپنے کوٹ کے بٹن بند کرتے ہوئے اُس نے عقب میں نظر آتے سکندر کے عکس کو دیکھ کر کہا جبکہ اِس بات پر اُسکی ہنسی بے ساختہ تھی۔سکندر سیاہ قمیض شلوار میں ملبوس تھا جبکہ رب نشتر نے بلیک کوٹ کے اندر سُرخ ڈریس شرٹ اور سیاہ ڈریس پینٹ پہنے عارض خان کی شادی میں

www.novelsclubb.com

جانے کے لیئے بالکل تیار تھا۔وہ کل ہی اسلام آباد سے سوات آیا تھااور سکندر کے گھر ہی رات ٹھہرا حالانکہ اُسکا بھی آبائی گھر سوات میں تھا۔اتفاق اِیسا تھا کہ وہ تینوں دوست سوات سے ہی تعلق رکھتے تھے۔

"اب شیشے پر ہی فدا رہے گا یا چلے گا بھی۔"اُسکے شانے پر دھموکا جڑتے ہوئے اُس نے کہا،رب نِشتر نے گھور کر اُسکو دیکھا جو خوب چہک رہا تھا۔

"تُو اجکل بڑا چہک رہا ہے خیر ہے نہ سب؟"اُسکی جانب پلٹتے ہوئے اُس نے جن مشکوک نظروں سے پوچھا اُس پر بے اِختیار سکندر جھینپ گیااور نِشتر کے لیئے سکندر کو یوں گھبراتے دیکھنا ایک نہایت دلچسپ عمل تھا۔

"کچھ تو چکر ہے ورنہ تُو اور اِیسے شرمائے۔"نِشتر کے شریر انداز پر سکندر کو بھی ہنسی آنے لگی۔"چل نکلتے ہیں ابھی،راستے میں بتاتا ہوں۔"اُسکا ہاتھ پکڑ کر باہر کی جانب کھینچ کر چلتے ہوئے اُس کو مجبوراً کہنا پڑا اور نہ نِشتر کا بھروسہ نہیں تھا وہ یہیں بات اُگلوانے کے لیئے ڈیرا جما لیتا۔سارا راستہ گاڑی میں وہ سکندر کا مغز چاٹتا آیا تھا

جب اُس نے بتایا کہ اُسکی شادی اگلے ماہ اُسی گاؤں کی لڑکی زیبائش سے طے پا گئی ہے جس سے اُسکو بڑی محبت ہے۔

"ویسے ایک بات ہے تم دونوں تو اپنی مُحبتوں کی منزل تک پہنچ ہی گئے ہو تقریباً۔ اب مُجھ مسکین کو بھی دُعاؤں میں یاد رکھنا۔" نِشتر کے بے چارے انداز پر گاڑی موڑتے سکندر نے اُسکو بغور دیکھا۔ لمحے بھر کے لیئے اُسکو فکر گھیرنے لگی تھی مگر یہ محض وقتی کیفیت تھی۔

"اِنشاءاللہ! تیرے نصیب میں جو اللہ نے لکھا ہے اللہ کرے تُو اُس سے ہمیشہ راضی رہے۔" یک دَم اُسکی سنجیدہ آواز پر رب نِشتر نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا۔ دل نہ جانے کیوں لمحے بھر کے لیئے سُوگوار بھی ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آگئی دولہے میاں کی حویلی۔" سامنے شان سے کھڑی حویلی دیکھ کر وہ دونوں مرعوب ہو کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے اور پھر وہ دونوں گاڑی پارک کر کے لوگوں کے جم غفیر سے گزرتے مردان خانے کی جانب بڑھ رہے تھے۔

"یہ عارض کہاں ہو گا؟" نِشتر نے اِدھر اُدھر بے چینی سے دیکھتے ہوئے کہا تو سکندر نے پاس سے گزرتے مُلازم کو روک لیا۔

"عارض خان کہاں ہیں؟" سکندر کے پُوچھے جانے پر اُس نے سَر تا پا اُن دونوں کو بغور دیکھا۔

"آپ دونوں کون ہیں؟" اُسکے تفتیشی انداز پر اُن دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"ہم اُنکے دوست ہیں سکندر اور رب نِشتر۔" سکندر نے جلدی سے کہا اور جس طرح مُلازم کے تیور بدلے، وہ مؤدبانہ ہاتھ باندھ کر مُسکراتے ہوئے سیدھا کھڑا ہوا اُن دونوں کی ہنسی بامشکل نکلتے نکلتے رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

"سردار صاحب کب سے آپ لوگوں کا اِنتظار کر رہے ہیں۔" اُنکو آگے چلنے کا اِشارہ کر کے وہ اُن دونوں کو مردان خانے کے بجائے گھر کے اندرونی حصّے کی طرف بڑھ گیا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آپ لوگ بیٹھیں۔میں سردار صاحب کو بُلاتا ہوں۔" وسیع و عریض ڈرائنگ رُوم میں اُنکو بیٹھنے کا کہہ کر وہ اُلٹے قدموں بھاگا جبکہ وہ دونوں اُسکے انداز پر ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے۔

"ویسے عارض نے تو ہمیں بڑی وی-آئی-پی والی فیلینگ دے دی ہے۔" مزے سے شیشے کے ٹیبل پر پڑے قیمتی واس کو دیکھ کر اُس نے کہا، سکندر کو بھی اُسکی تائید کرنی پڑی۔

"آ گئے ہو کمینوں آخر میں مُنہ شریف اُٹھا کر۔" اندر آتے عارض کو دیکھ کر وہ جو مُسکراتی نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ کر کھڑے ہوئے تھے اُسکی شیرینی بیانی پر بدمزہ ہو کر رہ گئے۔

www.novelsclubb.com

"بڑے لشکارے مار رہا ہے اور مُنہ سے آگ اگل رہا ہے، کمبخت۔" نِشتر نے اُس سے زبردستی بغلگیر ہوتے ہوئے کہا جو نروٹھی نظروں سے دونوں کو دُور سے ہی گھور رہا تھا۔

"ظاہر ہے! کب سے اِنتظار کر رہا ہوں تم دونوں کا۔اب بس برات نکلنے ہی والی تھی ہوٹل کے لیئے۔" سکندر سے گلے ملتے ہوئے اُس نے کہا جسکے انداز میں مصنوعی خفگی تھی۔

"یہ ساری غلطی اِس سکندر ے کی ہے۔" سکندر جو مُسکرا رہا تھا، نِشتر کے پینترہ بدلنے ہر کچا چباتی نظروں سے اُسکو دیکھا جو کندھے بے نیازی سے آچکا رہا تھا۔

"بکواس کر رہا ہے۔خود شیشے کے سامنے سے اِیسے ہٹ نہیں رہا تھا جیسے اِسکی شادی ہے۔" سکندر کو بھی کہاں اُدھار رکھنا آتا تھا۔

"اب لڑنا بند کرو۔پہلے ہی تم لوگوں کے اِنتظار میں بیٹھا رہا ہوں۔اب چلو میرے ساتھ۔" دونوں کو گھیر کر اپنے کندھے سے لگاتے ہوئے اُس نے جلدی سے صلح صفائی چاہی تھی۔

"ہم دونوں تو گاڑی میں آئے تھے۔" سکندر نے اُسکے ساتھ چلتے ہوئے کہا جو آج نظر لگ جانے کی حد تک وجیہہ لگ رہا تھا۔

"تو یہیں کھڑی کر دو پورچ میں اور میرے ساتھ چلو۔" گاڑی کی چابی نِشتر کی جانب اُچھالتے ہوئے اُس نے حل نکالا جبکہ نِشتر نے بروقت اُسکی چابی کیچ کر لی۔

"نائس کیچ!" مُسکرا کر کہتے ہوئے وہ پیچھے جا کر بیٹھنے لگا مگر سکندر تیزی سے پیچھے کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا۔

"آگے تُو بیٹھے گا۔ وہاں سب تیرے اِنتظار میں ہوں اور نکلوں میں تو کہیں جوتے نہ پڑیں۔" مزے سے کہہ کر اُس نے قمیض کی نادیدہ شکنیں جھاڑیں جبکہ عارض نے چہرہ پھیر کر اُسکو گھورا۔

"آہاں! آج تُو 'مین آف دی آوور' ہے اِس لیئے اپنا تھوبڑا نہ سوجھا۔" گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے اُس نے حویلی سے گاڑی نکالی تو پیچھے گاڑیوں کی ایک لمبی قطار بھی اُن کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔ براءت اپنی منزل پر پہنچ جانے کے لیئے بالکل تیار تھی۔

ہال پہنچتے ہی وہ دونوں اُسکو رشتے داروں کے جُھرمٹ میں چھوڑ کر جلدی سے کھسک رہے تھے اور عارض کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اگر وہ سردار نہ ہوتا تو اُن دونوں کے سَر یہیں پھاڑ کر سُولی چڑھ جاتا۔

"اِنتظام ماشاءاللہ بہت شاندار ہے۔" سکندر نے اِدھر اُدھر توصیفی نظروں سے دیکھ کر سامنے کے ٹیبل کی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا جبکہ رب نِشتر نے بھی اُسکی تقلید کی۔

"ظاہر ہے ہمارے شہزادے اور اِن لوگوں کے سردار کی شادی ہے۔" اُسکے سادہ چہرے کو دیکھ کر سکندر بھی مُسکرا دیا۔

"وہ یوں اُسکو سب میں چھوڑ آنے پر خوب جل بُھن رہا ہو گا۔" سکندر جیسے اُسکی حالت سوچ کر ہی محضوظ ہونے لگا۔اِس سے پہلے مُسکراتا نِشتر بھی کچھ کہتا بجتے سیل فون پر وہ اُسکو سَر سے سمجھا کر تیزی سے باہر کی طرف بڑھ گیا اور سکندر ہاتھ پر چہرہ گرائے سٹیج کو دیکھنے لگا۔

"آپکا نام سکندر ہے؟"قریب سے آتی پکار پر وہ چونک کر دیکھنے لگا۔سامنے کوئی مُلازم کھڑا تھا یقیناً عارض کی جانب سے پیشی تھی۔

"جی میں ہی ہوں۔"کھڑے ہو کر اُس نے کہا تو مُلازم لڑکے نے گویا سُکھ کا سانس لیا۔

"سردار صاحب کا نکاح شروع ہونے والا ہے اور وہ آپ کو اور رب نِشتر صاحب کو بُلا رہے ہیں۔"مُلازم کے بتائے جانے پر وہ تیزی سے نظروں کا زاویہ بدل کر وہاں دیکھنے لگا جہاں سے نِشتر گیا تھا اور پھر اُسکو آتے دیکھ کر اُس نے سُکھ کا سانس لیا۔

"کیا ہوا؟"اُسکو اور ایک اور لڑکے کو پاس کھڑا دیکھ کر وہ تیزی سے جیب میں موبائیل اڑاستا ہوا آگے بڑھا۔

www.novelsclubb.com

"عارض کا نِکاح شروع ہونے والا ہے اور وہ ہم دونوں کو بُلا رہا ہے۔"اُسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر ملازم لڑکے کے پیچھے چلتے ہوئے اُس نے مدہم آواز میں کہا جبکہ نِشتر کے چہرے کو مُسکراہٹ چُھو گئی۔ہال کے سائیڈ پر دو چھوٹے روم بنے تھے جہاں دولہا

اور دولہن کے نکاح کی الگ الگ رسم ادا ہونا تھی۔وہ دونوں مردِ حضرات والے کمرے میں آ گئے اور اُن دونوں کو آتا دیکھ کر جو عارض کی شکل بنی اُس پر اُن دونوں کا قہقہ بے ساختہ تھا۔کتنے لوگوں نے اُن دونوں کو پلٹ کر دیکھا جو اُنکے سردار کی حالت پر ہنس رہے تھے۔

"مردِ واب اِدھر۔" عارض کے والد، بھائی اور چچا سے مل کر وہ دونوں اُسکے قریب گئے تو نخوت سے اُس نے بیچ میں ہوتے ہوئے دونوں کو اپنے برابر میں بیٹھنے کی جگہ دی۔

"عارض خان ولد نصیر خان آپکا نکاح صنم حیات خان ولد حیات خان دولاکھ سکہ رائج الوقت طے پایا ہے۔کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" مولوی صاحب کے پُوچھے جانے پر اُس نے نظروں کا زاویہ بدل کر دونوں دوستوں کو دیکھا جو مکمل دانتوں کی نمائش کروا رہے تھے اور پھر اپنی ہنسی دبائی کیونکہ اُسکا بڑا بھائی بہرام خان بھی اُسکو چمکتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔دل میں جیسے ڈھیروں سکون سا اُترنے لگا کہ جس

www.novelsclubb.com

سے اُس نے دل و جان سے محبت کی دقت سے ہی سہی مگر خُدا اب اُسکے نِکاح میں دے رہا تھا۔ مولوی صاحب دلہن کی رضامندی پُوچھ چکے تھے اب باری تھی عارض خان کی۔

"جی قبول ہے۔" دھڑکتے دل کے ساتھ اُس نے دو بار بھی پُوچھے جانے پر یہی جواب دیا۔ سوال بدل بدل کر بار ہا پُوچھا جاتا تب بھی عارض خان کا جواب ہمیشہ یہی ہونا تھا صرف صنم خان کے لیئے جو اُسکی آنکھوں میں اُتر آنے والا پہلا خواب تھی۔ ایجاب و قبول کے مراحل طے پانے کے بعد وہ دونوں عارض کو اور اُسکے باقی قریبی رشتے داروں کو مُبارک دینے کے بعد اب باہر آ بیٹھے تھے چونکہ وہ دونوں عارض کے قریب ترین دوست تھے اِس لیئے ہال میں بہرام جو کہ عارض کے بڑے بھائی تھے کہ ساتھ عورتوں والے حصّے میں جانا پڑ رہا تھا۔ سکندر اور وہ بُرے بُرے مُنہ بناتے ہوئے سٹیج پر عارض کے صوفے کی پُشت پر کھڑے تھے اور پھر یک دَم ہال کی تمام لائیٹس بند ہو گئیں اور ایک مخصوص لائٹ وہاں گرائی جا رہی تھی جہاں

www.novelsclubb.com

سے دُلہن زرق برق کے ملبوسات میں ملبوس لڑکیوں کے جُھرمٹ میں سُرخ، زرتار جُوڑے میں آتے ہوئے ہر منظر کو مات دے رہی تھی۔

وہ دونوں جو آپس میں اپنی باتوں میں مصروف تھے لائٹس جلنے پر چونکے اور پھر عارض کو دیکھا جو کسی ٹرانس میں اپنی جگہ سے اُٹھ رہا تھا یقیناً اپنی شریکِ حیات کے لیئے۔ سکندر اور رب نِشتر نے ایک دوسرے کو مُسکرا کر دیکھا اور پھر سامنے لیکن وہ لمحہ میر رب نِشتر کے گھائل ہوتے دِل کے لیئے بے حد گہرا دھچکا تھا۔ سفید پڑتے چہرے کے ساتھ وہ دُلہن کے رُوپ میں اُس حسین ترین عورت کو دیکھ رہا تھا جس نے اُسکے دِل پر بلا شراکت غیرے حکومت شروع کر دی تھی اور اپنی ہی سلطنت سے بے خبر جُھکی آنکھوں سے عارض خان کا پھیلایا ہوا ہاتھ سُرخ ہوتے چہرے کے ساتھ تھام کر سٹیج پر آگئی۔ سکندر نے دنگ نظروں سے نِشتر کو دیکھا کہ شاید اُسکو وہم ہو مگر رب نِشتر کے زرد پڑتے چہرے کو دیکھ کر اُس پر بھی ساتوں آسمان ٹوٹ پڑے۔ اِس سے پہلے کہ اُسکی گلابی ہوتی آنکھوں سے آنسو چھلک کر اُسکو

www.novelsclubb.com

بے مول کرتے وہ تیزی سے سکندر کے برابر سے ہو کر سٹیج سے اُترا۔ صرف اُسکی جانب سکندر متوجہ تھا۔ عارض کو تو اُس محبوب عورت کے آتے ہی دُنیا تک نظر آنا بند ہو چکی تھی یار کیا نظر اتے۔

سکندر تیزی سے اُسکے پیچھے بھاگا۔ کتنے ہی لوگوں نے سکندر کی اُس عجلت کو دیکھا مگر اُسکو اپنے عزیز دوست کے علاوہ کسی کی پرواہ نہیں تھی۔ پارکنگ لاٹ میں آتے ہی وہ سُن پڑتے ذہن کے ساتھ رب نِشتر کو دیکھنے لگا جو ایک سائیڈ پر جُھکا گویا گہرے گہرے سانس لے رہا ہو۔

""نِشتر!" عقب سے آتی آواز پر اُس نے تیزی سے بھیگتی آنکھیں صاف کر کے خود کے لڑکھڑاتے قدم بامشکل سنبھالے اور سیدھا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"کچ۔۔۔کچھ مت کہنا یار!" اُسکی بھیگی سرگوشی سے مشبہ آواز پر سکندر کا دل ڈوب کر اُبھرا۔ اُسکو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ایک دوست کے دل اور آنگن کے مہک اُٹھنے ہر خوش ہو یا دوسرے دوست کی عمر بھر کی رائیگانی پر ماتم کرے۔

خاموشی سے وہ اُسکے قریب آیا جو پُشت اُسکی جانب کر کے کھڑا شاید اپنے آنسو، اپنی بے یقینی، اپنا ٹوٹ جاتا دل تک اُس سے چُھپا لینا چاہ رہا تھا۔ قریب آ کر سکندر نے اُسکے بازو کو گرفت میں لے کر اپنے پہاڑ جیسے دوست کو کندھے سے لگا لیا اور رب نِشتر، اُسکو لگا کہ اُسکا دل بس اب یہیں پانی بن کر بہہ جائے گا۔ بہتی آنکھوں کو موند کر اُس نے جیسے اپنے دل میں پنپتی اُس محبت کی کُونپل کو وہیں کُچل دینا چاہا مگر محبت کہاں اُکھڑے، اُکھڑتی ہے۔ آنکھیں کھول کر میر رب نِشتر نے حال میں خود کو پایا تو سیدھا ہو بیٹھے۔ کتنے ہی آنسو پیچھے اُنکے تکیے پر جذب اپنی بے قدری پر، پہچانے نہ جانے پر آنسو بہا رہے تھے۔ وہ آج بھی اپنے کمزور پڑتے بازؤں کے گرد سکندر مراد جیسے پیارے دوست کی گرفت شدت سے یاد کرتے تھے مگر وہ وقت پھر پلٹ کر دوبارہ کبھی نہیں آ سکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اِس بار تم حملہ ذُوالجلال خان پر کرواؤ گے۔" بالوں کی لِٹ کو انگلی پر لپیٹتے ہوئے اُس نے جس انداز سے کہا اُس پر فون کی دوسری جانب شخص ٹھٹک کر رہ گیا۔

"کیا مطلب؟" توقع کے مطابق دوسری جانب سے جملے کی بارے میں مزید تفصیل چاہی گئی تھی۔

"مطلب یہ کہ تم ذُوالجلال پر ایسے وقفے وقفے سے بے ضرر حملے کرواتے رہو گے کہ حور عین سکندر کو لگنے لگے وہ ذُوالجلال کے لیئے سبز قدم اور منحوس ہے۔" اُسکا جنون اب مزید پاگل پَن کی جانب اُسکو لے جا رہا تھا اور حسد کی آگ اُسکو کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی مہلت تک نہیں دے رہی تھی۔

"لیکن یاد رکھنا کہ ذُوالجلال کو زیادہ نقصان نہیں ہونا چاہیئے ورنہ تمہارے خون کا ایک ایک قطرہ میں اپنے ہاتھوں سے نچوڑ لوں گی۔" اُسکی غُراتی تنبیہہ پر مقابل جسکا نام "بلیک" تھا نے بے ساختہ تھوک نگلا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ بُری طرح پھنس چکا ہے اُس عورت کے شکنجے میں جس نے اُسکی کمزوری اپنے ہاتھوں میں دبا رکھی تھی۔

"اور ذُوالجلال پر جب حملے ہوں کوشش کرنا کہ حور عین سکندر اُسکے آس پاس ہو اور وہ اپنی منحوسیت اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔" کچھ یاد آنے پر اُس نے چمکتی آنکھوں سے کہا جبکہ بلیک کو بامشکل اثبات میں سَر ہلانا پڑا۔ فون بند کر سائیڈ ٹیبل پر پھینکتے ہوئے وہ سَرشار سی اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم مجھے مانگنے سے نہیں مل رہے تھے ذُوالجلال سواب میں تمہیں چھین کر حاصل کرنا چاہ رہی ہوں۔" سامنے دیوار پر نصب ذُوالجلال کی انلارج تصویر کو دیکھتے ہوئے وہ خوابناک لہجے میں کہہ رہی تھی اور اُسکے کمرے کی دیواریں خاموشی کے ساتھ آنکھوں میں ڈھیروں ترحم لیئے اُسکو دیکھ رہے تھے جو حقیقت سے بالکل ناواقف تھی۔ جو خود کو ویسے ہی برباد کر رہی تھی جیسے کسی اور نے اَن دیکھے حسد میں خود کو کر کے کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

وہ جس وقت ہاسپٹل سے گھر آئی ملیحہ نے مُسکرا کر جس انداز میں دروازہ کھولا اُسکو حیرانگی ہوئی کیونکہ نہ صرف وہ مُسکرا رہی تھی بلکہ حورعین کا ہاتھ تھام کر جلدی سے اندر کو کھینچتے ہوئے اُس نے دروازہ بند کیا۔

"کیا ہوا، سب خیر ہے نہ؟" اب بھی دل گاہے بگاہے اکثر ڈر جاتا تھا۔ محسوس ہوتا تھا کہ قِسمت پھر کہیں گھات لگائے بیٹھی ہو گی اُسکی خوشیوں پر۔

"باباجان آئے ہیں۔" ملیحہ نے جوش سے جسطرح آنکھیں میچ کر کہا اُس پر لمحے بھر کے لیئے چونکا اور پھر سمجھ کر دل جیسے سنبھلنے لگا۔

"مجھے ڈرا دیا تھا تم نے۔" گہرا سانس لے کر اُس نے جسطرح کہا اُس پر باہر مانی کو اُٹھا کر آتے عارض خان نے بغور اپنے بہو کے خوف سے زرد پڑتے چہرے کو دیکھا اور دل کہیں اندر پھر سے دُکھنے لگا تھا۔

"ا۔۔۔اسلام و علیکم !ان۔۔۔ باباجان۔" پلٹتے ہی اُنکو سامنے کھڑا دیکھ کر اُس نے بوکھلاہٹ سے کہا۔اُسکے 'باباجان' کہنے نے جیسے دل کے اندر بہت سا سکون ڈال دیا تھا۔

"وعلیکم اسلام !"آگے بڑھتے ہوئے وہ جو اُنکے آگے جُھکی تھی،اُسکے سَر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھتے ہوئے وہ جب بولے تو ملیحہ اور حور عین اُنکی آواز کا بھیگا پَن بھانپ کر ٹھٹک گئے تھے۔

'آپ۔۔۔اندر چلیں۔"مانی کو ایک نظر گھُور کر کہا جو اُنکے کندھے سے لگا دُنیا فتح کر کے بیٹھا تھا۔

"میں بیٹھا بھی رہا ہوں اور ملیحہ نے مجھے چائے بھی پلائی ہے بس آپکا انتظار ہو رہا تھا بیٹا۔"نرمی سے کہہ کر اُنہوں نے جیسے ماحول میں دَر آتی تکلف کی فضا زائل کرنی چاہی۔ملیحہ کو تشکرانہ نظروں سے دیکھ کر مُسکرائی جبکہ اُسکی نظروں کے اِطمینان پر ملیحہ کا ڈھیروں خون بڑھ گیا تھا۔

"میں بس آپ تینوں کو لے کر شادی کی شاپنگ کروانا چاہتا ہوں۔ یہ میری شدید خواہش ہے بیٹا۔اِسے ٹالنا مت۔" وہ جو کہہ رہے تھے حور عین کو کچھ بولنے کی کوشش میں دیکھ کر مزید گویا ہوئے۔اُن کے لہجے کے مان اور حسرت پر حور عین کا دل پگھلنے لگا۔

"لیکن بابا جان۔۔۔۔" اُسکو یوں اِیسے شاپنگ پر چل پڑنے پر کسی قدر ہچکچاہٹ کے ساتھ پریشانی بھی ہو رہی تھی اور اُسکے چہرے پر پھیلتا تفکر وہ باآسانی بھانپ گئے تھے۔

"بابا جان بھی کہہ رہی ہو بیٹا اور انکار بھی کرنا چاہتی ہوں اُس باپ کو جو ہمیشہ بیٹیوں کو ترستا آیا ہے۔" اُن کے سُو گوار اِصرار پر ملیحہ اور حور عین نے ایک دوسرے کو دیکھا اور بس فیصلہ ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"پھر ٹھیک ہے۔میں ابھی کوٹ رکھ کر آتی ہوں۔"ڈاکٹرز گاؤن ہوا میں لہرا کر کہتے ہوئے اُس نے نہ صرف عارض خان بلکہ ملیحہ اور مانی کے چہرے کو بھی شاداب کر دیا تھا۔

"ہم پھر گاڑی میں جا کر اِنتظار کرتے ہیں، کیوں مانی؟"مانی کو ہوا میں اُچھالتے ہوئے اُنہوں نے مانی سے پُوچھنا اِنتہائی اہم سمجھا اور مانی کو یوں کھلکھلاتا دیکھ کر ملیحہ اور حور عین کے دل آسودگی سے بھَرنے لگے تھے۔اُن تینوں کو ایک نظر دیکھ کر وہ اندر بڑھ گئی۔

"اِس مال سے شاپنگ کرنے کے بارے میں کیا خیال ہے؟"گاڑی پارکنگ لاٹ میں روکتے ہوئے اُنہوں نے پسنجر سیٹ پر بیٹھے مانی اور پھر پیچھے چہرہ پھیر کر اُن دونوں سے پُوچھا جنکے مُسکراتے چہرے اُنکے دل کو تقویت پہنچا رہے تھے۔خاموشی سے اُنہوں نے کسی کو میسج کر کے مُسکراہٹ دبائی۔

www.novelsclubb.com

"خیال تو بہت نیک ہے لیکن۔۔۔"ملیحہ جو اُس مال کو جس میں وہ بابا جانی کے ساتھ اکثر آتے تھے اور اُنکے وہ عزیز دوست بھی آکر اُنکو مزید انجوائے کرواتے تھے، دیکھ کر کچھ کہنے ہی والی تھی کہ حور عین نے تیزی سے اُسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے جلدی سے اُسکو کچھ بھی کہنے سے باز رکھا۔اُسکے یوں خاموش ہو جانے پر عارض خان نے بیک ویو مرر سے اُن دونوں کو بغور دیکھا۔

"لیکن پھر آپ بھی اپنی شاپنگ ہمارے ساتھ کریں گے۔"ملیحہ ہی نے تیزی سے بات سنبھالی تھی۔

"تم نے مجھے کسی کی یاد دلادی۔"اُنکی مدہم لیکن ایک دَم ماند پڑتی خود کلامی پر ملیحہ اور حور عین نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کس کی یاد؟"مانی کے حیران سے سوال پر ملیحہ کو اُس مٹکے پر جی بھر کر پیار آیا جس نے اُسکے ب ُ ہ کی بات چھین لی تھی۔

"میرا بہترین دوست۔" سر جُھکا کر آہستگی سے کہتے ہوئے وہ گاڑی کی چابی نکال کر دروازہ کھولتے ہوئے نکلے تو ملیحہ اور مانی نے بھی اُنکی پیروی کی۔

"ب۔۔۔ باباجان؟" لمحے بھر کو ہچکچا کر اُس نے گاڑی سے نکل کر اُنکو پُکارا جو چونک کر اُسکو دیکھنے لگے جو اب اُنکے برابر چل رہی تھی۔

"مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے؟" اُسکے تذبذب بھرے تاثرات پر وہ چلتے ہوئے اُسکو دیکھا جو کچھ متفکر بھی نظر آرہی تھی۔

"سب خیر ہے نہ بیٹا؟" نظریں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر آگے جاتے ملیحہ اور مانی پر ٹِکائے اُنہوں نے نرمی سے کہا۔

"آپکو جلال نے بتایا ہوگا کہ ملیحہ کے آپریشن کی ڈیٹ آگئی ہے؟" ہچکچا کر کہتے ہوئے اُس نے تیزی سے کہا۔

"بالکل! لیکن کوئی مسئلہ ہے کیا؟" اب کے اُنکے انداز میں واضح پریشانی تھی۔

"وہ اسفی چاہتا ہے کہ آپریشن سے پہلے اِسی ہفتے اُن دونوں کا نکاح ہو جائے۔" حور عین کی بات پر اُنہوں نے تشکر بھرا سانس لیا۔

"یہ تو بہت اچھی بات کہی آصف نے۔ وہ کڑے آپریشن کے دوران اُسکے قریب رہنا چاہتا ہے اِس لیئے بالکل جائز کہہ رہا ہے" اُنکے کہے جانے نے اُسکو بھی مطمئن کر دیا مگر سَر پر بُوجھ ابھی بھی تھا۔

"لیکن ملیحہ کو کون سمجھائے گا اور۔۔۔" وہ جو پریشانی سے کچھ کہنا چاہ رہی تھی اُنکا بات قطع کرنے پر رُک گئی۔

"میں ملیحہ کو سمجھالوں گا اور سب ہو جائے گا جمعے تک۔ ذُوالجلال، آصف اور میں سب سنبھال لیں گے۔" اُنکے کہنا تھا کہ حور عین کو اپنے سَر سے گویا بوجھ ساہٹتا محسوسِ ہوا۔ وہ ممنون نظروں سے اُنھیں دیکھنے لگی جنکی ساری نظریں اِحتیاط سے عمران اور ملیحہ پر ہی ٹکی ہوئی تھیں بالکل بابا جان اور انکل کی طرح۔

"آپکو معلوم ہے ہم یہاں بابا جانی اور اچھے انکل کے ساتھ بہت آتے تھے۔" اُداس مُسکراہٹ سے اُنکے سامنے آکر کہتا عمران اُنکو چونکا گیا جو بغور ملیحہ اور حور عین کو دیکھ رہے تھے جو شاپنگ کرنے کے بجائے عجیب سوگواری سے اِرد گرد دیکھ رہی تھیں۔ عمران کے کہنے پر وہ سمجھنے لگے تھے۔

"بابا جان!" عقب سے آتی پُکار پر وہ اپنے خیالوں سے چونک کر پلٹے اور پیچھے سے ذُوالجلال کو تیزی کے ساتھ متفکر سا آتا دیکھ کر اُنکے چہرے کو مُسکراہٹ چُھو گئی۔

"آپ یہاں کیا کر رہے سیکورٹی کے بغیر اور میسج کر کے آپ کہاں غائب ہو گئے تھے؟" اُسکے ہر انداز اور لہجے سے پریشانی ظاہر تھی لیکن پاؤں کے پاس سے کھینچے جانے پر چونک کر نیچے دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"مانی!" خوشگوار حیرت نے اُسکے دل و دماغ کو ہلکے سے، بہت آہستگی س چُھو لیا۔ نگاہوں نے بے اِختیار اُسکو آس پاس تلاشا تھا۔

"باباجان۔۔۔یہ آپ پر بہت سُوٹ۔۔۔"وہ جو کافی چھان مار کے کچھ سُوٹ ملیحہ کے ساتھ اُن تک لائی تھی۔مانی کو ذُوالجلال کی انگلی پکڑے دیکھ کر ٹھٹک گئی۔باقی الفاظ جیسے دل کی تیز ہوتی دھڑکن نے ساکن کر دیئے جبکہ اُسکو یوں اپنائیت سے بابا جان کو بُلاتا دیکھ کر وہ جیسے پورے دل سے نہال ہو گیا تھا۔

"اسلام و علیکم ذُوالجلال بھائی۔"ملیحہ مُسکرا کر تیزی سے آگے آکر جُھکی۔سحر پل بھر میں ماند پڑا تھا۔چونک کر ذُوالجلال نے اُسکے جُھکے سَر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا۔

"اسل۔۔۔اسلام و علیکم!"خود پر ملیحہ اور عارض خان کی مُسکراتی نظروں پر گڑبڑاتے ہوئے اُس نے تیزی سے سلام جھاڑا۔

""نِشتر انکل!"نظروں کا زاویہ بدل کر اُس نے ذُوالجلال کی پُر شوق نظروں سے نگاہ چُرائی ہی تھی کہ شیشے کے پار سے گزرتے نِشتر انکل کو دیکھ کر وہ جسطرح شاداب ہوتے چہرے کے ساتھ یک دَم بولی،ملیحہ کے ہاتھ سے جوتوں کا بکس تیزیِ سے گرا اور اُن سب سے زیادہ تیزی سے مانی بھاگ کر وہاں گیا جو حورعین کے

پُکارے جانے پر ٹھٹھک کر ٹھہر گئے تھے اور اب اُن تینوں کو دیکھ کر جسطرح وہ تیزی سے اُنکی طرف اِرد گرد سے غافل بڑھے ذُوالجلال اور عارض خان حیرت سے گنگ اُن تینوں کو وارفتگی سے اُس شخص کی جانب بڑھتا دیکھ رہے تھے جو اُنکے خاندان کا دشمن تھا۔ حیرت سے عارض خان دُھندلی پڑتی نظروں سے اُس شخص کو دیکھتے رہے جو ایک زمانے میں اُنکا محبوب ترین دوست، دل کا گوشا اور سبھی کچھ تھا وہی شخص جسکا نام 'میر رب نِشتر' تھا۔

"نِشتر انکل! آپکو معلوم ہے آپ کتنے بہت سے دن بعد ملے ہیں۔" حور عین کے پُراحترام انداز پر وہ حیران سا اُن سب کو اپنی جانب آتا دیکھنے لگا۔ میر رب نِشتر نے یقیناً اُن دونوں کو نہیں دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ حور عین آپی کے سُسر اور یہ شوہر ہیں۔" قریب آنے پر ملیحہ نے جُوش سے اُنکا تعارف کروایا اور وہ جو مانی کو پیار کر کے نیچے اُتارتے ہوئے اب سیدھے ہوئے تھے

سامنے موجود عارض خان کو دیکھ کر صرف لمحے بھر کے لیئے ٹھٹکے مگر اُنکی حیرت ویسی نہیں تھی جیسی ذُوالجلال اور عارض خان کی تھی۔

"اسلام وعلیکم!" اُن دونوں کی چُبھتی نگاہوں کو نظرانداز کر وہ بہت مدہم سا بولے۔

"باباجان! یہ ہمارے نِشتر انکل ہیں۔ ہم باباجانی کے بعد اِنکے ہاتھوں بڑے ہوئے ہیں۔" میر رب نِشتر کا ہاتھ کہنی سے تھامتے ہوئے حور عین نے جس مان سے اُس شخص کا تعارف کروایا لمحے بھر کے لیئے ذُوالجلال کچھ بول نہیں سکا۔ یہ سب کیا تھا؟ اُسکا تو لگا تھا کہ حور عین کسی 'رب ن، شتر' کو نہیں جانتی اور وہ رُوحان کے باپ سے اِس قدر اٹیچ تھی کہ "فادر فیگر" سمجھتی تھی۔ جبکہ عارض خان کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی

"ہم یہاں آپکو اور باباجانی کو ہی یاد کر رہے تھے۔" ملیحہ نے پھر سے اُداسی سے کہا جبکہ عارض خان نے بغور اُس شخص کو نگاہیں جُھکاتے دیکھا۔ اُس شخص کا چہرہ وہ

www.novelsclubb.com

حزن سے سُرخ پڑتا دیکھ کر عجیب اُلجھ کر اُس شخص کو دیکھنے لگے جس پر اُنکا مان ہار گیا تھا۔

"آجکل سکندر مجھے پہلے سے بھی بڑھ کر یاد آنے لگا ہے۔" نظریں اُٹھائے بغیر وہ جس بھاری ہوتے دل کے ساتھ بولے، حور عین اور ملیحہ کا دل مٹھی میں آگیا جبکہ عارض خان اُسکے مُنہ سے یہاں سکندر کا نام سُن کر نڈھال ہوتے دل سے ششدر رہ گئے۔ذُوالجلال نے لب بینچ کر نظروں کا زاویہ بدل لیا۔

"سکندر آج اپنی دونوں بیٹیوں کو زندگی میں مگن دیکھ کر کتنا خوش ہو رہا ہو گا نہ۔" حور عین کو کہتے ہوئے اُنکی آواز میں ہلکی سی نمی تھی جبکہ عارض خان پر اِس انکشاف نے ساتوں آسمان لا گرائے۔اُنکی بہو، مانی اور ملیحہ سکندر مراد کی اولاد تھے۔ وہ جو اُنکی جانب دل کو اول روز سے ہی نہ جانے کیوں کھینچتا پا کر حیران ہوا کرتے تھے اب جیسے جواب مل گیا تھا۔وہ کیوں نہ سمجھ سکے کہ جو کشش اُنکو وہاں کھینچ رہی

www.novelsclubb.com

تھی وہ سکندر مراد کی کشش تھی۔دِل میں اُٹھتے درد پر اِس سے پہلے کہ وہ لڑکھڑا کر گرتے،اُنکی جانب دیکھتے رب نِشتر تیزی سے آگے بڑھے۔

"تم ٹھیک ہو عارض؟"اُنکی متفکر اور بے چین آواز پر سب نے ہی چونک کر عارض خان اور رب نشتر کو دیکھا جبکہ وہ سب تیزی سے اُنکی جانب لپکے جنکا چہرہ زرد پڑنے لگا تھا۔

"باباجان!کیا ہوا آپکو؟"اُنکا ہاتھ سہلاتے ہوئے اُس نے اُنکو اپنے ساتھ لگا کر پریشانی سے پُوچھا جواب سنبھل رہے تھے۔

"میں۔۔۔میں اب گھر چلوں گا لیکن تم ذُوالجلال سب کو شاپنگ لازمی کروا کر آنا۔"گاڑی کی چابی کی یقین دہانی کروا کر اب وہ بالکل ٹھیک محسوس ہو رہے تھے لیکن اُن سب کے چہروں پر چھایا اِضطراب اُنکا دل بھگونے لگا۔

"لیکن باباجان۔۔۔"حور عین نے آگے بڑھ کر کچھ کہنا چاہا۔

"بس چکر آ گیا تھا بیٹا۔ میں گھر کا کھانا کھاؤں گا اور پھر آرام۔ میرے ساتھ شاپنگ پھر کسی دن کر لینا۔" حور عین کا سَر تھپتھپا کر وہ کسی کو بھی دیکھے بغیر واپسی کے لیئے پلٹنے لگے۔

" بابا جان! اپنی گاڑی کی چابی مجھے دے جائیں اور دِلاور باہر ہے اُسکے ساتھ گھر جائیں۔" نرمی سے اُنکے ہاتھوں سے چابی لے کر اُنکا ہاتھ تھپتھپایا تو وہ مُسکرا کر پلٹ گئے۔

"جلال! ہمیں بھی بابا جان کے ساتھ جانا چاہیئے۔" حور عین کے پُکارے جانے پر وہ جو بابا جان کو جاتے دیکھ رہا تھا چونک کر پلٹا اور پھر ایک چُبھتی، تیز نظر میر رب نِشتر پر ڈالی جو اُس نظر پر نگاہ چُرا گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"وہ ٹھیک ہیں۔ اِن کچھ دنوں میں وہ اِیسے ہی رہتے ہیں پھر ٹھیک ہو جائیں گے۔" پلٹ کر پھر سے وہاں دیکھ کر اُس نے مدہم آواز میں کہا۔ سبھی نے چونک کر اُسکے یک دَم مُضطرب چہرے کو بغور دیکھا خصوصاً رب نِشتر نے لیکن وہ ذُوالجلال تھا

خود کو فوراً اُس مغلوب کرتی کیفیت سے نکال گیا مگر حور عین کی نگاہوں سے بچ نہیں پایا تھا۔

گھر آ کر وہ شیف کو کھانے کا کہہ کر تیزی سے اپنی سٹڈی میں داخل ہوئے۔ دروازہ اپنے پیچھے لاک کر کے وہ اُس بڑی فریم والی شاندار سی تصویر کے قریب بھیگتی آنکھوں سے آ کھڑے ہوئے۔ وہی تصویر جو اُن تین دوستوں کی تھی۔ جس میں وہ سب ہر غم، ہر بدگمانی سے پاک، ایک دوسرے کے شانوں پر بازو دراز کیئے پورے دل سے مُسکرا رہے تھے۔ یہ بے حد یادگار تصویر تھی اُنکی شادی سے پہلے کی کیونکہ شادی کے بعد تو جیسے وہ دوستی، وہ وقت خواب ہو گیا تھا۔ اُس تصویر سے نظریں ہٹا کر وہ رایکنگ چیئر پر آ بیٹھے۔ سَر اُسکی پُشت سے لگا کر اُنہوں نے سائیڈ دراز سے تصویر نکل کر اپنی آنکھوں کے سامنے کی۔ تصویر میں ایک بے اِنتہا خوبصورت، گریس فُل عورت عارض خان کے کندھے سے سَر ٹِکائے دُنیا کے ہر غم سے

www.novelsclubb.com

بے پرواہ ہنس رہی تھی جبکہ اُس عورت کی گود میں ایک صحت مند، سُرخ و سفید سا بچہ اپنی گہری، ذہین آنکھیں پوری پھیلائے ہاتھ میں تھامی کشتی کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔

اُنھیں یاد تھے کہ کیسے ہر موقعے پر ذُوالجلال ایک ہی تحفہ چاہتا تھا اور صنم، انُکی صنم بغیر کہے ذُوالجلال کے لیئے ہمیشہ بادبان والی کشتیاں لاتیں تھیں۔ پُرانا خوبصورت وقت چھم سے اُنکی آنکھوں کے آگے دوڑنے لگا اور پھر صنم کی ناگہانی موت، اُنہوں نے کرب سے آنکھیں میچ لیں۔ کئی آنسو لڑیوں کی صورت اُنکی آنکھوں سے بہنے لگ گئے۔ محبوب شخص کی موت کیسے اِنسان کو اندر تک توڑ کے رکھ دیتی ہے یہ اُنہوں نے واقعتاً محسوس کیا تھا لیکن اگر ذُوالجلال اور مہر نہ ہوتے تو وہ کب کا ہمت ہار چکے ہوتے۔ آہ! مہر۔۔۔۔ کون کون سے زخم اِیسے تھے جن کو ہاتھ لگاؤ تو وہ رِستے نہیں تھے۔ نِشتر، سکندر، صنم اور مہر یہ اِیسے دل پر لگے گھاؤ تھے جو وقت بھی نہیں بھر پایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں پریشان ہیں آپ؟" آنکھیں موندے کر کوئی یاد سی دبے پاؤں دھیان کے پردے سے نکل آئی۔ وہ جو کسی گہری سُوچ میں غرق تھا چونک کر صنم کو دیکھنے لگا۔

"سکندر اور نِشتر، وہ مُجھ سے دُور ہو رہے ہیں۔" وہ بہت مدہم سا بولا لیکن سمجھنے والی اُنکی پریشانی بھانپ گئی تھی۔

"ہو سکتا ہے وہ دونوں اپنی اپنی فیملی میں مصروف ہوں شاید اس لیئے۔ کچھ مہینے پہلے ہم سکندر بھائی کی شادی میں بھی تو گئے تھے۔" صنم نے اُنکا رُخ کسی اور پہلو کی جانب کرنا چاہا مگر وہ جو اُن دونوں کے دانستہ دُور جاتے قدموں کے نشان دیکھ رہا تھا اِس بات سے قائل نہیں ہوا۔

"مجھے ایسا لگتا ہے کوئی اِیسی بات ہے جو وہ دونوں مُجھ تک نہیں پہنچنا دینا چاہتے۔" گہری سانس لے کر اُس نے صنم کے کِھلتے چہرے کو دیکھا۔ ممتا کا نُور اُس حسین چہرے کو مزید گُلنار بنا رہا تھا۔

"تو پھر آپ اِنتظار کر لیں تب تک کا جب تک بات خود وہ دونوں آپ تک نہ پہنچائیں۔" صنم کے پاس ہر پریشان سوچ کا بے ضرر سا جواب تھا۔ وہ بے ساختہ مُسکرا دیا۔

"تم اِتنے مَان سے کہہ رہی ہو تو ایسا ہی ہو گا ورنہ مجھے لگ رہا ہے میں جلد اپنے دونوں دوست کھونے والا ہوں۔" اُنکی بظاہر مُسکراتی آواز پر صنم نے اُنکے ہاتھ پر نرمی سے ہاتھ رکھا تو وہ چونک کر مُسکرا دیا۔

"سب چلے جائیں گے مگر میں پھر بھی ہر حال میں ہمیشہ آپکے ساتھ رہوں گی۔" صنم نے مدہم سے لہجے میں کہہ کر اُسکو ٹھٹکا دیا کیونکہ اُس لہجے میں سُوگواری بھی تھی۔ دل نہ جانے کیوں سُکڑ کر پھیلا تھا اُس وعدے کی یقین دہانی پر۔

www.novelsclubb.com

"آپ یہ بتائیں کہ بھائی جان لوگ کب آ رہے ہیں مہروشہ کو لے کر؟" نرمی سے مُسکرا کر وہ اُسے ہر غم بُھلا دینے پر مجبور کر رہی تھی۔

"اِنشاءاللہ جلد! ابھی۔۔۔۔"اِس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ کہتا دروازہ کھول کر چند سال کا صحت مند، سُرخ و سفید بچہ اندر آیا۔اُسکی آنکھیں ذہانت اور شرارت سے دھمک رہی تھیں۔ صنم مُسکرا کر اُسکی طرف گھومی جو دروازے سے لگ کر کھڑا اُنکو مُسکراتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"میرا لعل!"ہمیشہ کی طرح صنم حیات خان نے اُسکو اپنے پسندیدہ ترین نام سے پُکارتے ہوئے، دونوں بازو جُھک کر وا کیئے اور وہ بچہ جسکا نام ذُوالجلال خان تھا، کِھلکھلا کر بھاگتا ہوا آیا اور اپنی ماں کے کُھلے بازوؤں میں سما گیا جہاں خوشبو ہی خوشبو، تحفظ ہی تحفظ تھا۔

"مہر کب آ رہی ہے؟"ماں کے گال چُومتے ہوئے اُس نے اِشتیاق سے دریافت کیا۔اُسکی آمد کا مقصد سمجھ کر صنم نے مُسکراتی نظروں سے عارض کو دیکھا جواب پوری دلجمعی سے اُن ماں، بیٹے کے لاڈ مُلاحضہ کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تو میرا لعل اب مما سے صرف اپنی بہن کا پُوچھنے کے لیئے آیا کرے گا، ہاں؟" مصنوعی اُداسی سے کہتے ہوئے اُس نے ذُوالجلال کو حقیقتاً بے چین کر دیا۔

نئ مما! آپ سے تو ذُوالجلال سب سے زیادہ پیار کرتا ہے۔" بابا جان کی صدمے سے پھیلتی آنکھوں کو نظر انداز کر کے وہ تیزی سے بولا جبکہ اُسکے انداز پر صنم کی ہنسی بے ساختہ تھی۔ عارض نے حیرانگی سے اُس مُسکراہٹ کو دیکھا جو اُسے نئے سرے سے حیران کرتے ہوئے نئے سرے سے مسحور کر لیتی تھی۔

"تو کیا ہمیشہ کرے گا میرا بیٹا؟" اُسکے پُھولے پُھولے گالوں پر نرمی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے اُس نے پھر سے سوال داغا اور اِس سوال کے لیئے اُس ننھے ذُوالجلال کو بالکل بھی سُوچنا نہیں پڑتا تھا سو فوراً اثبات میں سَر ہلا دیا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن میں تو چاہتی ہوں میرا بیٹا میرے علاوہ کسی اور لڑکی سے بھی اِیسی ہی بلکہ مُجھ سے زیادہ محبت کرے۔" صنم کے انداز پر عارض خان نے اپنا سَر پِیٹ لیا جو اِتنے چُوٹے سے بچے کو ابھی سے سمجھا رہی تھی۔

"کرتا ہوں نہ۔۔۔" پھر سے چمکتی آنکھوں سے سَر ہلایا گیا جبکہ اُسکے انداز پر عارض نے اپنی مُسکراہٹ دبائی۔

"کس سے؟" ماں کا اِشتیاق بڑھنے لگا تھا۔

"اپنی بہن مہر سے۔" اُس کے گرد جو چند عورتیں تھیں اُن میں اپنی ماں کے بعد وہ سب سے زیادہ مہروشہ سے لگاؤ رکھتا تھا اور یہ بات سارا خاندان ہی جانتا تھا۔

"وہ تو آپکی بہن ہے نہ۔۔۔ اپ نے کسی اور لڑکی سے بالکل ویسی ہی محبت کرنی ہے جیسے آپکے بابا

جان مُجھ سے کرتے ہیں بلکہ اِن سے بھی زیادہ، ٹھیک ہے نہ؟" اُسکے بکھرے بال محبت سے سنوارتے ہوئے کہا جبکہ ذُوالجلال جو ماں کی بات ہمیشہ سے دل پر نقش کر لیتا تھا یہ بات بھی اُسکے چُوٹے سے ذہن نے دل و دماغ پر کنندہ کر لی تھی۔ اُسکے یوں فوراً سے سَر ہلانے پر عارض خان اُن ماں، بیٹے کو دیکھ کر رہ گئے۔

"ابھی جا کر آپ کھیلیں پھر مما آ کر آپکو ہوم ورک کروائیں گی۔" گود سے اُتارتے ہوئے اُس نے محبت سے اُسکے چوٹے سے ہاتھوں کو اپنے گرم ہوتے ہاتھوں میں لے کر باری باری ہونٹوں سے لگا لیا تو وہ جو اُنکو بغور دیکھ رہا تھا پھر سے سَر پیچھے کو پھینک کر ہنس دیا۔ اُسکا آہستگی سے دُھندلاتا ذہن کچھ اَن مِٹ سی یادیں اُسکو دکھا رہا تھا وہی باتیں، وہی یادیں اور وہی دُور جس میں وہ پھر سے جا کر جینا چاہتا تھا۔

"مم۔۔۔۔۔ مما۔۔۔!" حور عین جو رُو رُو کر سُرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اب اُسکو نڈھال سا بستر پر پڑا پھٹ جاتے دل سے دیکھ رہی تھی۔ ذُوالجلال کے اچانک سے سَر اِدھر اُدھر پٹخنے پر بے چینی سے اُسکے قریب بیٹھ گئی۔ جو پسینے سے بھیگتے بدحواس چہرے کے ساتھ اب کچھ بڑبڑا بھی رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جلال۔۔۔ جلال۔۔۔!" پریشانی سے کانپتے ہاتھوں اور روتی آواز سے وہ اُسکو جھنجھوڑ رہی تھی جو بس اِدھر اُدھر سَر پٹخ رہا تھا۔ وہ شخص جو کچھ گھنٹوں پہلے اُسکے ساتھ، اُسکے سامنے بالکل شاداب، مُسکراتا، دِل میں اُترتا اُسکو اپنی جانب بار بار متوجہ

کیئے چلا جا رہا تھا اب کیسے نڈھال سا بستر سے لگا ہوا تھا۔ بینچتے دِل اور ڈبڈباتی آنکھوں سے اُس نے اپنا کانپتا ہاتھ کچھ جھجھک کر اُسکے سَر دپڑتے ہاتھ پر رکھا اور آنسوؤں کو نئے سرِے سے جیسے راہ مل گئی تھی۔

"ممما۔۔۔۔ مما۔۔۔ مہر۔۔۔۔!" سَر مسلسل پٹختے ہوئے وہ جو کہہ رہا تھا اُس پر حور عین نے چونک کر اُسکو دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ کی پشت سے بہتے آنسو صاف کیئے جو کسی طرح رُکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ اُسکا محبوب،، اُسکا شوہر، اُسکا سائبان یوں اذیت میں تھا اور اُسکو خبر ہی نہیں تھی۔ وہ جیسے اپنے ہی غموں میں ڈوبی، اُسکے شانے پر روتی رہی تھی اور وہ اُسکو اپنا شانہ دیتا رہا تھا۔ اپنی کم ظرفی اُسکو مزید رُلانے لگی تھی خون کے آنسو۔۔۔

www.novelsclubb.com

؎ سوچتے سوچتے پھِر مُجھ کو خیال آتا ہے، رُلاتا ہے

میں اُسکے رنج و مصائب کا مداوا تو نہیں تھا۔۔۔

"لعل۔۔۔!" یک دَم نہ جانے کیسے یونہی، اُسکے مُنہ سے وہ نام پھسل گیا جو خوابوں میں آتے شخص کے لیئے اُس نے زمانوں سے مُختص کر رکھا تھا اور اُسکے یوں پُکارنے پر ذُوالجلال کا دُھندلاتا، درد کی شدت سے پھٹتا ذہن ایک جھٹکے سے بیدار ہوا اور تیزی سے کراہ کر اُس نے آنکھیں کھول لیں۔ سَر کے پچھلے حصّے سے اُٹھتے شدید دَرد کو بامشکل بھینچ کر اُس نے پھر سے آنکھیں موندیں۔ اُسے وہم سا ہوا جیسے اُسے حور عین نے بہت قریب سے اُسی نام سے پُکارا تھا جس سے اُسے اُسکی ماں پُکارا کرتی تھیں۔

"لعل۔۔۔!" اُسکو یونہی پھر سے آنکھیں موندتا دیکھ کر اُسکا بیٹھتا دل ہراساں ہوا اور نتیجتاً اُس نے بھیگتی آواز میں بامشکل پُکارا۔

www.novelsclubb.com

"حور!" سَر کو ہاتھ سے دباتے ہوئے اُس نے آنکھیں کھول کر اُسکو حیرت سے دیکھا۔ دُھندلاتے منظر پھر سے شفاف ہونے لگے۔ وہ اُس پر حقیقت میں جُھکی اپنی آنکھوں میں ڈھیروں، آنسو، خوف اور تفکر لیئے اُسکو ہی دیکھ رہی تھی۔ تو کیا اُسکو

وہم نہیں ہوا تھا؟ حور عین نے واقعی اُسکو اِسی نام سے پُکارا تھا؟؟؟ کیا وہ واقعی حور عین کے حوالے سے اپنی ماں سے عہد باندھ رہا تھا؟؟؟ لیکن وہ اِسطرح بستر پر کیوں تھا؟؟ اور سَر میں اِتنی شدید تکلیف بھلا کیوں ہو رہی تھی۔۔۔ وہ لوگ تو شاپنگ۔۔

"اسلام و علیکم !" عقب سے آتی آصف کی آواز پر وہ سب ہی پلٹے لیکن ذُوالجلال کے علاوہ وہ تینوں خوشگوار حیرت کا شکار اُسکو دیکھنے۔

"تم۔۔۔!" ملیحہ نے اُسکو کچا چباتی نظروں سے دیکھا تو اُسکی اور ذُوالجلال کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

"جی میں۔۔۔ مانا کہ میں یتیم ہوں لیکن ایک عدد میری ماں ہیں جو بستر سے لگی ہوئی ہیں سو اُنکی خدمت کر کے بندہ حاظر ہے۔" چڑھاتے لہجے میں کہہ کر اُس نے ملیحہ کی خفگی کا گویا مزہ لیا تھا اور یہ وہ خوب سمجھتی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ذُو۔۔۔۔سَر نے مجھے خود آف دیا ہے اِس لیئے مجبوراً آیا ہوں تمہارے اور مانی کے ڈریسز لینے۔" وہ جو کہتے کہتے اٹکا تھا، اُن سب کا چونکنا محسوس کر کے تیزی سے بولا۔ حور عین نے نظر بچا کر ذُوالجلال کو دیکھا جسکی مُسکراہٹ کسی حد تک محدود ہوتی وہ محسوس کر سکتی تھی۔

"ذُوالجلال بھائی پلیز آپ حور آپی کو شاپنگ اچھی سے کروادیں یہ بہت بدذوق ہیں۔اِتنے میں ہم تینوں آتے ہیں۔" اچانک سے جیسے کوئی آئیڈیا اُسکو آیا اور وہ جس طرح تیزی سے چہک کر بولی، حور عین نے چونک کر اُسکو دیکھا اور پھر اُس نے دھڑکتے دل سے ذُوالجلال کو دیکھا جسکی زمانوں کی وحشت پر خاک ڈالتی مُسکراہٹ پھر سے لوٹ آئی تھی۔ وہ جو اِنکار کر دینا چاہ رہی تھی، اُس دلفریب مُسکراہٹ کو دیکھ کر جیسے سب بھولنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"ضرور کیوں نہیں۔آئی ایم اُونرڈ!"اُس نے حور عین کو دیکھ کر پورے دل سے کہا جو عارض خان کی وجہ سے اُسکی پریشانی کو بخوبی سمجھ رہی تھی۔دِل پر ہاتھ رکھتا وہ جُھکا، جبکہ اُسکے کہے جانے پر حور عین کے گال دہک اُٹھے۔

"لیکن مانی ہمارے ساتھ جائے گا۔"مانی کا گال پیار سے سہلاتے ہوئے اُس نے کہا جبکہ ملیحہ کو جیسے اپنا پلان اکارت جاتا محسوس ہونے لگا تبھی اُس خوشی سے کھولتے مٹکے کو ایک ہاتھ سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچ لیا۔

"نہیں جی! یہ میرے اور اسفی کے ساتھ جائے گا، کیوں اسفی؟"اُسکے ایک دم لگاوٹ بھرے انداز پر آصف نے چونک کر اُسکو دیکھا جو تیزی سے اپنے پلان کے لیئے رنگ بدل کر اُسکو حلاوت سے پُکار رہی تھی اور اُسکو اِس فریب میں نہیں آنا تھا، وہ اُس سے ناراض تھا آخر۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ج۔۔۔جی بالکل۔۔۔۔!"لیکن بیڑا غرق ہو اُسکے دِل کا جو ہمیشہ اُس منیسنی ملیحہ کی باتوں میں آجاتا تھا۔جو ہمیشہ نازک موقعوں پر اُسکے ہی کندھے پر بندوق رکھ کر چلاتی تھی۔جبکہ حور عین مشکوک نظروں سے اُن دونوں کا ایکا دیکھ رہی تھی۔

"یہ تم کیوں آصف اور ملیحہ کو شک بھری نظر سے دیکھ رہی تھی؟"مال کی طویل راہداری میں چلتے ہوئے وہ اب اُسکی جانب دل و جان سے مائل تھا۔

"آپکو نہیں پتہ۔یہ شاپنگ نہ دراصل ملیحہ نے پلان کی ہے۔مجھے شک ہے۔"اُسکے بے ساختہ مشکوک انداز پر ذُوالجلال نے اپنی مُسکراہٹ دبائی۔

"پھر تو بہت خوبصورت اور حسین پلان ہے۔"اُسکے خفا خفا، گُلنا چہرے کو دیکھ کر اُس نے آہستگی سے کہا جبکہ اُسکی بات پر حور عین بے ساختہ جھینپ گئی۔ذُوالجلال اشتیاق سے اُسکو دیکھنے لگا جو اُس سے نگاہ چُراتی سیدھا دل میں اُترتی چلی جا رہی تھی۔وہ چاہتا تھا وہ اُس سے میر رب نِشتر اور اُن سب کے اِتنے بے تکلف، قریبی رشتے کا پُوچھے مگر ابھی وہ اِیسے سوال پر خود کو آمادہ نہیں کر پا رہا تھا۔

"تمہارے والد کا پورا نام سکندر احمد مراد ہے؟" کچھ سوچ کر اُس نے پُوچھا جبکہ حور عین نے چونک کر اُسکو دیکھا۔

"آپکو کیسے معلوم؟" اُسکا اندازہ ٹھیک ہی تھا۔ وہ دِل میں اس اتفاق پر بے ساختہ کراہ کر رہ گیا جبکہ بظاہر اُس نے شانے آچکا دیئے۔

"اپنی بیوی کے والد کا نام کس کو معلوم نہیں ہوتا۔" اُسکے جواب پر حور عین نے فوراً نگاہ چُرائی اور وہ اُسکو یونہی موضوع سے ہٹا چُکا تھا۔ ایک شاندار سی شاپ کا دروازہ اُس نے آگے بڑھ کر کھولا جبکہ حور عین لمحے بھر کو ٹھٹک کر حیرانگی سے اُس شاپ کو دیکھنے لگی جہاں برینڈیڈ زرق برق کے ملبوسات نفاست سے لگے ہوئے تھے۔ اندر موجود لوگ اُسکو دیکھ کر ہمیشہ سے ٹھٹک کر پہچانتے ہوئے سیدھے ہوئے۔ عام سیاست دانوں کی طرح ذُوالجلال کے گرد لوگوں نے گھیرا نہیں ڈالا تھا کیونکہ سب ہی جانتے تھے کہ وہ گھریلو وقت کے دوران اپنے گرد لوگوں کا جم غفیر بالکل نہیں پسند کرتا اِس لیئے کئی لڑکیاں حسرت سے اُسکو اپنی حیران سی بیگم کو لیئے

www.novelsclubb.com

دروازہ کھولتے دُور سے ہی دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کر رہی تھیں جبکہ شیشے سے باہر کافی لوگ رک کر اب اُسکو باہر ہی سے دیکھ لینے کے جتن کر رہے تھے۔

"لیکن یہاں۔۔۔"اُس نے وہیں شیشے کے دروازے پر ٹھہر کر کچھ کہنا چاہا مگر ذُوالجلال نے نرمی سے اُسکا بازو تھام کر اپنی جانب کھینچ لیا۔

"صرف آج کے دِن میری مان لو، میری سُن لو تاکہ میں اِن لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔"اُسکی آنکھوں کی التجاء کے برعکس اُسکے الفاظ کافی مُختلف سے تھے۔

"مجھے اِس غلط فہمی میں آج مبتلا ہونے دو کہ تمہیں مُجھ سے محبت ہے۔"اُسکے ہچکچاتے انداز پر ذُوالجلال نے اب کی بار اُسکو اپنے کندھے سے لگا کر اُسکے کان میں سرگوشی کی جبکہ وہ ساکت ہوتے دل سے ذُوالجلال کا یوں بھرے مجمعے میں اِیسے قریب آجانا دیکھ رہی تھی۔وہ اُسکے سامنے یوں کھڑا تھا کہ باہر کچھ لوگ جو تصاویر بنا رہے تھے حورعین کو نہ فوکس کر سکیں۔

"اسلام و علیکم سَر!" سیلز مین کے بتانے اور دبی دبی سرگوشیوں پر اُس شاپ کا منیجر اور مالک خود تیزی سے آگے بڑھے۔

"وعلیکم اسلام! آپ پلیز سیلز مین کو رہنے دیں یہاں اور اپنے کام کریں۔ میں یہاں منسٹر کی نہیں کسٹمر کی حیثیت سے آیا ہوں۔" اُن سب کے بہت مودب انداز پر اُس نے غیر آرام دہ ہو کر ٹوکا جبکہ حور عین کے چہرے کو مُسکراہٹ چُھو گئی۔ وہ دونوں مودبانہ سا جُھک کر پھر سے چلے گئے تو حور عین نے سُکھ کا سانس لیا۔

"سَر! کِسطرح کے ڈریسز چاہیئے آپکو؟ سیلز مین نے مالکان کے جاتے ہی آگے آکر پُوچھا۔

"مسز کے لیئے شادی کے فنکشن کے لیئے لینے ہیں۔" حور عین کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے اُس نے کہا جبکہ حور عین کافی لڑکیوں کی اُس پر وارفتہ نگاہوں سے اب تنگ پڑنے لگی تھی۔ سیلز مین جلدی سے کافی سارے ملبوسات لے کر اب اُسکے سامنے رکھ رہا تھا۔ ذُوالجلال نے چہرہ پھیر کر اُن کپڑوں کے بارے میں اُسکی رائے

جاننی چاہی جو ذُوالجلال کے لیئے تو ایک ہی رنگ کے تھے لیکن اُسکو بے چینی سے اِدھر اُدھر دیکھتے پا کر ٹھٹک گیا۔

"کیا بات ہے حور؟ تم کمفرٹیبل نہیں ہو؟" اُسکا سَرد ہوتا ہاتھ تھام کر اُس نے کہا جبکہ حور عین چونک گئی۔ایک چور نظر پھر سے سامنے رش کے پار کھڑی اُسی لڑکی کو دیکھا جس نے اپنا نام "صوفیا رب نِشتر" بتایا تھا۔اُس عورت کی ذُوالجلال پر ٹِکیں عجیب سی نظریں اُسکے دل کو سہما رہی تھیں۔وہ اُن دونوں کو جن سُلگتی نظروں سے دیکھ رہی تھی وہ نظر انداز کیئے جانے کے قابل نہیں تھیں۔بیٹھتے دل سے اُس نے چونک کر ذُوالجلال کو دیکھا اور پھر اُسکے ہاتھ میں دبے اپنے ہاتھ کو جو یک دَم بہت سَرد ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں۔۔۔۔شاید یہاں اے-سی۔۔۔" بوکھلا کر اُس نے بے ربطی سے کچھ کہنا چاہا اور پھر اُدھر دیکھا۔ذُوالجلال نے بغور اُسکے خوفزدہ تاثرات دیکھ کر سامنے دیکھا جہاں رش میں وہ نہ جانے کِش کو دیکھ کر یوں ٹھنڈی پڑ رہی تھی۔

"سَر! آپ میم کو لے کر اندر ریسٹ رُوم میں چلے جائیں اور وہاں ڈریسز دیکھ لیں۔" سیلز مین نے تیزی سے حل پیش کیا جو فلحال ذُوالجلال کو سب سے بہترین لگا۔ سَر جھٹک کر حور عین ذُوالجلال کے کہے جانے پر تیزی سے ریسٹ روم میں آ گئی اور سیلز مین نے اُنکے آگے ڈریسز رکھ کر خود باہر نکلتے ہوئے دروازہ بند کیا تو حور عین نے بے اِختیار سُکھ کا سانس لیا۔

"تم ٹھیک ہو نہ؟" اُسکی پسینے سے تر پیشانی کو اپنی چادر سے صاف کرتے ہوئے اُس نے حور عین کو پھر سے سب بھولنے پر مجبور کر دیا۔ وہ یونہی خاموشی سے سَر اُٹھائے ذُوالجلال کو یک ٹک دیکھ رہی تھی۔ نہ جانے کیوں اُس خوابوں کو آباد رکھتے چہرے کو دیکھ کر دل کسی اَنہونی کے اِحساس سے اِتنی تیزی سے ڈوبا کہ بے اِختیار گھبرا کر اُس نے اپنا سَر قریب کھڑے ذُوالجلال کے شانے پر رکھ کر آنکھیں موند لیں۔ اس بے وقت کی مہربانی پر تیزی سے دھڑک اُٹھتے دِل کے ساتھ وہ حیرت

www.novelsclubb.com

بھرے تفکر سے اُسکو چہرہ جُھکا کر دیکھنے لگا جو ایسے سانس لے رہی تھی گویا پیدل چل کر گھر سے مال تک آئی ہو۔

"میری جان!" ذُوالجلال کی مدہم پُکار پر اُس نے آنکھیں کھول کر یونہی سَر اُسکے شانے سے ٹِکائے اُسکو دیکھا جسکی اُس محبت بھری سَرگوشی نے حور عین سکندر کی رُوح تک مہکا دی۔ وہ اُس سے کیسے اِتنی محبت کر سکتا تھا؟ اُدھر آنے کا مقصد بھول کر وہ آنکھوں میں ڈھیروں خوف لیئے ذُوالجلال کو دیکھتے ہوئے اُسکو ٹھٹکا رہی تھی۔

"سب خیر ہے نہ حور۔ تم ابھی تو ٹھیک تھی بالکل۔" چادر سے نکلتے اُسکے بال نرمی سے کان کے پیچھے اڑاس کر نرمی اور فکر سے کہتے ہوئے اُس نے حور عین کو تیزی سے پلکیں گرا لینے پر مجبور کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"میں آپکو۔۔۔ آپکو کچھ بتانا چاہتی ہوں۔" نہ جانے کیوں دِل نے اُسے افشائے راز پر اُکسایا تھا۔

"ضروری بات ہے؟"اُسکے پریشان لہجے پر وہ سَر ہلا کر پیچھے کو ہوئی جبکہ ذُوالجلال اُسکے انداز کی بے چینی دیکھ کر جہاں پریشان ہوا دِل میں وہیں اُسکے یوں بِلا جھجک کندھے سے آ لگنے پر کہیں خوش فہم ہونے لگا تھا۔

"پہلے تمہارے کپڑے لے لیں پھر۔۔۔"اُسکا ہاتھ نرمی سے تھپتھپا کر چھوڑتے ہوئے اُس نے کہا جبکہ حور عین جیسے کسی ٹرانس سے باہر نکلی۔جگہ کا اِحساس اُسکو اب ہوا تھا اور ذُوالجلال اُسکے چہرے کی لاعلمی دیکھ کر اب بے حد تشویش کا شکار ہونے لگا۔

"اِن۔۔۔اِن میں سے کون سا لوں؟"خود کو بامشکل سنبھالتے ہوئے وہ ٹیبل پر پڑے ملبوسات کے پاس آئی جبکہ ذُوالجلال جو اُسی کو تفکر سے دیکھ رہا تھا چونک گیا۔

"کوئی سا بھی لے لو۔جو رنگ تمہیں اچھا لگے۔"مُسکرا کر وہ بھی اُسکے ساتھ چہرہ جُھکا کر دیکھ رہا تھا لیکن ایک سائیڈ پر پڑے ڈریس پر اُسکی نگاہ بار بار بھٹک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

حور عین نے اُسکی نگاہوں کے تعاقب میں ڈریس دیکھا جو سیاہ رنگ کا لیکن باقی فراکس کی نسبت غرارہ تھا۔ سیلور کا ہلکا کام اُسکو باقی ملبوسات سے منفرد بنا رہا تھا۔

"یہ کیسا ہے؟" اُس ڈریس کو ہینگر سے تھامتے ہوئے اُس نے جلدی سے کہا جبکہ ذُوالجلال ٹھٹک کر اُسکو دیکھنے لگا جس نے نہ جانے کیسے اُسکی پسند بھانپ لی تھی۔ اپنی مُسکراہٹ ضبط کر کے اُس نے اثبات میں سَر ہلایا۔

"اور بھی تو لو۔" اُسکو صرف اُسی ڈریس کے ساتھ عجلت سے باہر جاتا دیکھ کر وہ پیچھے آیا۔

"ابھی صرف نِکاح ہے تو یہ بہت ہے۔ اِسکے ساتھ کا میچنگ اور آپکے کپڑے لے کر نکلتے ہیں۔ بابا جان کی بھی فکر ہو رہی ہے۔" اُسکے تیزی سے کہے جانے پر وہ جو بغور اُسکے اُلجھے سے انداز دیکھ رہا تھا سمجھ کر سَر ہلا دیا۔ پیمنٹ کرتے ہوئے بھی ذُوالجلال اُسکی نظروں کو اُس رش میں اِدھر اُدھر اِحتیاط سے گھومتے دیکھ رہا تھا۔ وہ جیولری

شاپ میں بھی آکر جتنی جلدی سے سب مینج کر رہی تھی ذُوالجلال اُسکے ہر ہر انداز کو دیکھے جا رہا تھا اور وہ بے خبر تھی۔

"بلیک قمیض شلوار اور کالی بنارسی واسکٹ دکھائیں۔" اُسکی آواز پر وہ خیالات کی دُنیا سے چونک کر نکلا اب اُسکو سب بھول کر اِنتہائی اِشتیاق سے اپنے لیئے کپڑے لیتے دیکھ رہا تھا۔ اُسکے شوق پر ذُوالجلال کا دِل ہر دھڑکن بُھولنے لگا تھا۔

"وہ۔۔۔ وہ دِکھائیں۔" دُور سے ہی جس ڈریس پر اُسکی نظر پڑی وہ فوراً جُوش سے بولی۔ اُسکو اب تفکر سے آزاد اپنے لیئے کپڑے لیتے دیکھنا ایک بڑا مُنفرد سا تجربہ تھا۔

"یہ آپ پر بہت اچھا لگے گا۔" سیاہ قمیض ہینگر سمیت ایک دَم اُسکے ساتھ لگاتے ہوئے اُس نے ذُوالجلال کو چونکا دیا جیسے ہی اُسکی نظر اُوپر ذُوالجلال کے چہرے تک گئی اُسکو تب اپنی بے اِختیاری کا اِحساس اُسکی وارفتہ نگاہوں سے ہوا۔ خفت سے وہ اُسی تیزی سے پیچھے کو ہوئی۔

"آپ خود کوئی پسند کر لیں۔" باقی کپڑوں کی جانب اِشارہ کرتے ہوئے وہ شرمندہ سا کہہ رہی تھی لیکن ذُوالجلال نے ہاتھ آگے بڑھا کر وہ کپڑے اُٹھا لیئے جو وہ اُسکے ساتھ لگا رہی تھی۔

"یہ پیک کر دیں۔" اُسکے ساتھ بنارسی واسکٹ بھی پکڑتے ہوئے اُس نے کاونٹر پہ دی۔ وہ حور عین کی حیران نگاہیں خود پر محسوس کر سکتا تھا ویسے ہی جیسے وہ کچھ دیر پہلے حور عین کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔

"اب پلیز چلیں یہاں سے۔" اُسکو آگے بڑھتا دیکھ کر حور عین تیزی سے اُسکے برابر آتے ہوئے بولی۔

"لیکن تمہارے لیئے میں کچھ اور بھی لینا چاہتا ہوں۔" اُسکے سادہ سے انداز پر حور عین کو شرمندگی ہونے لگی مگر وہ کیا کرتی کہ اُسکا دل کل رات کے خواب کے بعد سے عجیب سی بے چینی کا شکار تھا اور ابھی بھی۔۔۔۔ جو وہ محسوس کر رہی تھی اُسکو کوئی نام نہیں دے پا رہی تھی۔

"چلو چلتے ہیں۔" اُسکے چہرے کے تاثرات دیکھ کر اُس نے نرمی سے کہا اور گویا حور عین کی جان میں جان آئی۔ اُسکے یک دَم سے کھل جاتے چہرے کو ذُوالجلال نے بغور دیکھا۔

"تم یہاں رُکو۔ میں کچھ کھانے پینے کے لیئے لے آؤں ملیحہ اور مانی کے لیئے۔" کچھ دور بنے صوفوں کی جانب بڑھتے ہوئے اُس نے یاد آجانے پر کہا لیکن حور عین کا رنگ بے ساختہ متغیر ہوا۔

"نہیں۔۔۔!" وہ جو جا رہا تھا حور عین کے یک دَم ہاتھ تھام لینے پر حیرت سے پلٹا۔

"میں۔۔۔ میں بھی چلوں گی آپکے ساتھ۔" اُسکی حیرت اور اندر تک اُترتی متفکر نظریں محسوس کر کے اُس نے مُنتشر ہوتی دھڑکنوں کے سنگ بامشکل کہا۔

ذُوالجلال کو اُسکے انداز ٹھٹکا رہے تھے۔

"وہاں رش ہے بہت۔ وہ دیکھو، تم یہاں سے بیٹھ کر دیکھنا میں بس ابھی آتا ہوں، ہاں؟" اُسکے سَر دہاتھ تھپتھپا کر اُس نے کہا جبکہ حور عین کو سمجھ نہیں آسکی کہ وہ

اُسے روک کیوں رہی ہے؟اور اگر روکنا چاہتی ہے تو کیسے رُوکے؟؟بھاری ہوتے دِل کے ساتھ وہ ذُوالجلال کو جاتا دیکھے گئی اور پھر وہ کیفے میں جا کر اُسکی نگاہوں سے اوُجھل ہو گیا۔وہ پلک جھپکے بغیر اُس ویران راہداری کو دیکھ رہی تھی جہاں سے ذُوالجلال گزرا تھا اور پھر اپنے بالکل قریب سے اِیکِ آدمی جس نے بلیک کیپ اور ماسک سے اپنا چہرہ چُھپا رکھا تھا کو دیکھ کر وہ محض لمحے بھر کو ٹھٹھک گئی کیونکہ اُسکے ہاتھوں پر بھی سیاہ دستانے تھے جبکہ کلائی پیچھے ہونے کی وجہ سے کچھ ہاتھ کا حصہ نظر آیا جو شیشہ لگنے کی وجہ سے زخمی معلوم ہو رہا تھا۔

اُس شخص کو نظر انداز کر کے اُس نے بے چینی سے وہاں دیکھا جہاں سے ذُوالجلال گیا تھا۔وہ شخص اب سُنسان راہداری سے گزر کر کیفے کی جانب جا رہا تھا کہ وہیں سے اُسکو ذُوالجلال آتا نظر آیا اور اُسکے ساکت ہوتے دِل میں گویا کسی نے جان ڈال دی۔اُسکے ایک دَم شاداب ہوتے چہرے کے قدم دُور سے بھی ذُوالجلال دیکھ سکتا

www.novelsclubb.com

تھا اور اُسکا دِل اُس عورت کے اِنتظار کی شدت کو محسوس کر کے گویا دھڑکنا بھولنے لگا تھا۔

ناک سے کوئی ناگوار سے بُو ٹکرائی تو اُسکا سحر سارا تحلیل ہونے لگا۔ وہ بُو اِس قدر ناگوار اور تیز تھی کہ لمحے بھر کے لیئے اُسکا سر بُری طرح چکرایا کہ اُسکے قدم بھی لڑکھڑا گئے۔ دُھندلی پڑتی نگاہوں سے اُس نے حور عین کو دیکھا جو اُسکو یوں لڑکھڑاتا دیکھ کر لمحے بھر کے لیئے سُن ہوئی اور پھر وہ اُسکو اپنی جانب بھاگ کر آتا دیکھنے لگا لیکن اُسکے دماغ میں ہوتے دھماکے اُسکی آنکھوں سے تکلیف میں مارے آنسو لے آئے۔ وہ ناگوار، تیز بُو اُسکے مضبوط اعصاب کو ایک منٹ میں ہی نڈھال کر چکی تھی۔ چہرہ پھیر کر دُور جاتے آدمی کو اُس نے دیکھا جو اُسکو گرتا پا کر فون جیب سے نکال کر تیز قدموں سے دور جاتا جا رہا تھا اور بس بند آنکھوں سے اُسکو اپنے سَر کے پچھلے حصّے پر کوئی وزنی سی شے لگتی محسوس ہوئی اور پورے قد سے وہ زمیں بوس ہو گیا۔ آخری آواز جو اُسکی سماعت میں آئی وہ حور عین کی چیخ اور سِسکنے کی آواز تھی۔

www.novelsclubb.com

اُس نے بہت چاہا کہ اپنے ذہن اور انکھوں سے وہ دُھند ہٹائے جو حور عین کو دیکھنے میں مانع آرہی تھی لیکن۔۔۔

"لعل!"اُسکا گہری کھائی میں گرتا ذہن اِس آخری پُکار پر چونکا اور پھر دبیز کھائی میں گرتا چلا گیا۔

اُسکو یوں دوبارہ سے نڈھال غنودگی میں جاتا دیکھ کر اُسکا دِل گویا پھٹنے کے قریب ہو گیا اور وہ تیز تَر ہوتی ہچکیوں کے ساتھ تیزی سے بستر سے اُٹھی۔

"اسفی۔۔۔اِنھیں پتہ نہیں۔۔۔"وہ جو روتے ہوئے کہہ کر باہر بھاگنے لگی تھی، اپنی کلائی پر اُسکی کمزور گرفت پر رونا بُھول کر تیزی سے اُسکی جانب پلٹی جو نیم وَا گُلابی ہوتی آنکھوں سے اُسکو ہی دیکھ رہا تھا۔ متواتر برستی آنکھوں سے وہ اُسکی جانب جُھکی اب بیٹھنے میں اُسکو مدد دینے لگی۔

"میں۔۔۔میں ٹھیک ہو یار۔۔"حور عین کو یوں مسلسل ہچکیوں کے ساتھ روتے دیکھنا ہمیشہ کی طرح تکلیف دِہ تھا اِس لیئے اُسکو رو رو کر اپنی آنکھوں کا حشر کرتی لڑکی کو کہنا ہی پڑا۔اُسکی نقاہت بھری آواز پر حور عین نے پیچھے کو ہو کر دُنیا جہاں کی خفگی آنکھوں میں سُمو کر اُسکو دیکھا اور ذُوالجلال کی ہنسی کمرے کی خاموش ہوتی فضا میں بے ساختہ تھی۔حور عین نے حیرانگی سے اُسکو یوں ہنستے دیکھا اور ایک بار پھر آنکھوں میں تیزی سے پانی جمع ہونے لگا۔

"میں کہہ رہی تھی۔میرا دِل کہہ رہا تھا کہ چلیں وہاں سے مگر آپ نے میری۔۔۔۔میری بات۔۔۔بات نہیں سُنی۔"اُسکے کندھے پر مسلسل بے ضرر سے مُکّے مارتے ہوئے وہ ہچکیوں کے ساتھ بامشکل کہہ رہی تھی اور ذُوالجلال کی مُسکراہٹ اُسکے یوں بُری طرح ہرونے پر تیزی سے سمٹی اور وہ حقیقتاً بوکھلا گیا۔

"میں۔۔بالکل ٹھیک ہوں،دیکھو۔"اُسکا مسلسل برستا ہاتھ نرمی کے ساتھ دِل کے مقام پر رکھتے ہوئے اُس نے اب کے نرمی سے کہا لیکن حور عین کو کسی پَل چین

www.novelsclubb.com

نہیں تھا۔اُس نے اپنی آنکھوں کے سامنے اُس اُونچے، لمبے مرد کو جسطرح لڑکھڑا کر پورے قد سے گرتے دیکھا اور پیچھے پڑا لیمپ بھی اُسکے ماتھے پر لگتے ہوئے جو خون کی دھار نکال گیا تھا، وہ منظر دردناک تھا۔ بھیگتی آنکھوں سے اُس نے اپنا دوسرا ہاتھ اُٹھا کر اُسکے ماتھے پر بندھی بینڈیج پر رکھا۔ذُوالجلال چونک کر اُسکو دیکھنے لگا جسکی آنکھوں میں اُسکو کھو دینے کا خوف، اُسکے لیئے بے بہا فکر، اپنائیت کے علاوہ اور بھی کچھ چمک رہا تھا مگر کیا، وہی جسے وہ ذُوالجلال پر آشکار نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"اور اِس۔۔اِس زخم کا حساب کون دے گا؟" اُسکی بھرائی ہوئی سوالیہ آواز پہ وہ خیال سے چونک کر اُسکو دیکھنے لگا جو اِیسے پُوچھ رہی تھی گویا ذُوالجلال کے خون کا ایک ایک قطرہ اُسکے لیئے بہت اہم ہو۔اُسکا دِل حور عین کی ہتھیلی کے نیچے اِتنے زوروں سے دھڑکا کہ حور عین نے چونک کر اُسکو دیکھا جو بہت شوق سے اُسکو ہی دیکھ رہا تھا۔اُسکی پلکیں تیزی سے لرز کر رُخساروں پر سایہ فگن ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

"وہی جس نے مُجھ بِستر سے لگایا ہے۔" پلکوں کی جھالر نے گرتے ہی اُسکو اُس طلسم سے آزاد کر دیا جس میں وہ پَل بھر میں ہی جھکڑا گیا تھا۔

"آپ۔۔۔آپ نے دیکھا تھا نہ اُس آدمی کو۔۔۔مجھے یقین ہے اُسی نے آپکے ساتھ یہ کیا ہے۔وہی جسکے ہاتھ پر زخم تھا،ماسک والا۔" ذُوالجلال کے کہے جانے نے جیسے اُسکی دماغ کی ہر گرہ کُول دی تھی تبھی آنکھوں کے نم گوشوں کے ساتھ اُس نے سَر اُٹھا کر تیزی سے کہا۔جبکہ اُسکے انداز پر ذُوالجلال نے مُسکراہٹ بامشکل دبائی۔

"کون ہو سکتا ہے۔۔۔" وہ جو خود سے ہی قیافے لگا رہی تھی یک دَم چونکی۔ذہن کے پردے پر کسی کا چہرہ لہرایا۔

www.novelsclubb.com

"رُو۔۔۔رُوحان۔۔۔میں اُسکا قتل کر دوں گی۔" یاد آنے پر جیسے وہ کہہ کر تیزی سے کھڑی ہوئی،ذُوالجلال دنگ سا اُسکو دیکھنے لگا جسکی آنکھوں میں اِیسی نفرت اور

قطعیت تھی جیسے کہ وہ واقعی اُسکا قتل کر آئے گی۔ذُوالجلال کی گرفت میں اُسکے ہاتھ نے حور عین کو جانے نہیں دیا اور وہ یونہی جھٹکا کھا کر دوبارہ اُسکے برابر بیٹھ گئی۔

"کیوں قتل کرو گی تم رُوحان کا؟"اُسکے ہاتھ کی پُشت پر نرمی سے ہاتھ رکھتے ہوئے وہ جیسے آج جواب چاہ رہا تھا۔

"اُسکی ہمت کیسے ہوئی آپکو نقصان پہنچانے کی۔"غصّے، نفرت اور خوف میں وہ یہ بُھلا بیٹھی تھی کہ وہ ذُوالجلال کے سامنے کُھلتی چلی جا رہی ہے۔

"اچھا ہوتا نہ تمہاری جان چُھوٹ جاتی مجھ سے، نہیں؟"اُسکے یک دَم خاموشی پر ذُوالجلال نے مدہم آواز میں سُوگواری سے کہتے ہوئے اُسکے دِل کو چھلنی چھلنی کر دیا تھا۔حیرت سے چہرہ اُٹھا کر وہ اُسکو اِس قدر بے یقینی سے دیکھ رہی تھی کہ ذُوالجلال کو اپنے کہے پر افسوس ہونے لگا مگر حور عین کے دِل پر یوں ضرب مارنا بے حد ضروری تھی۔

"آ۔۔۔آپ۔۔۔بہت بُرے ہیں، بہت بد تمیز۔"اُسکا ہاتھ یک دَم سختی سے جھٹک کر اُٹھ کھڑے ہوتے ہوئے وہ ہچکیوں کے ساتھ کہہ کر اُسکے کمرے سے بھاگ کر نکل گئی۔جبکہ اُسکے یوں ناراضگی اور رُو کر جانے کے باوجود اُسکے چہرے کو بے ساختہ تکلیف کے باجود مُسکراہٹ چُھو گئی۔

"ہیں۔۔۔یہ باس کیوں روتے ہوئے باہر بھاگیں ہیں۔۔۔اور۔۔۔"آصف کے ساتھ تیزی سے اندر آتا خضر پریشانی سے کہتا ہوا اندر آیا لیکن اندر مُسکراتے ذُوالجلال کو دیکھ کر وہ دونوں حیرت سے اُسکو دیکھنے لگے۔

سَر! کہیں آپکو چوٹ دماغ پر تو نہیں لگی؟"وہ سَر جو اپنی بیوی کے لیئے سَر دَھڑ کی بازی لگا دیتا تھا وہ اب اُسی عورت کے رو کر جانے پر مُسکرائے چلا جا رہا تھا۔ذُوالجلال نے چونک کر اُن دونوں کی حیرانگی دیکھ کر بامشکل مُسکراہٹ دبائی۔

"بے وقوف! دماغ پر ہی لگی ہے۔"آصف نے خضر کو جھاڑتے ہوئے کہا جبکہ اُسکی بات پر ذُوالجلال نے مصنوعی خفگی سے اُسکو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں !اُڑالو مذاق۔"ذُوالجلال کے انداز پر خضر اور آصف نے بامشکل اپنی ہنسی دبائی اور پھر پُھولوں کے گلدستے لے کر اُسکے قریب آئے جو خفگی سے اُنکو دیکھ رہا تھا۔

"آپکو منع کیا تھا میں نے کہ اکیلے مت جایا کریں مگر آپ کسی کی سُن لیں نا ممکن۔۔"آصف نے کرسی سامنے رکھ کر بیٹھتے ہوئے اُسکی خفگی کو ذرا نہ خاطر میں لاتے ہوئے کہا جبکہ خضر بھی اُسکے برابر کرسی رکھ کر بیٹھ گیا۔

"مانتا ہوں نہ تمہاری بہن کی۔"اُسکے پاس ہر سوال کا جواب ہوتا تھا۔

"وہی بہن جسکو رُلاتے ہوئے بھیجا ہے یہاں سے؟"آصف کے جلے کٹے انداز پر جہاں ذُوالجلال نے اُسکو گھورا وہیں خضر نے بامشکل اپنی ہنسی چُھپائی۔

"ڈاکٹر کا کیا خیال ہے اِس بارے میں؟"یک دَم حور عین کی بات ذہن میں آتے ہی وہ چونک کر سنجیدگی سے بولا تو وہ دونوں بھی سنبھل کر سنجیدہ ہو گئے۔

"ڈاکٹر کے مطابق وہ کوئی زہریلی دوا تھی جو صرف سُونگھنے سے ہی انسان کے سخت اعصاب کو تیزی سے نڈھال کر کر اُسکا ذہن ماؤف کر دیتی ہے۔ وہ آپکو قریب سے کسی نے سُنگھائی ہو گی۔" آصف کی بات پر ذُوالجلال نے پر سوچ انداز میں سَر ہلایا۔

"وہ اُڈور لیس تھی لیکن اُسکے باجود ناک اور دماغ میں جا کر وہ شدید بُری طرح چُبھی تھی مجھے۔" ذُوالجلال کے کہے جانے پر اُن دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"ڈاکٹر کا بھی یہی کہنا ہے۔" خضر نے اُسکی تائید میں کہا۔

"شکر ہے کہ حور نے تم لوگوں کو کال کی ورنہ ایک خوامخواہ کا میڈیا ہنگامہ کھڑا کر دیتا۔" ذُوالجلال نے اُن دونوں کو دیکھ کر کہا۔

"آپکو کیسے معلوم؟" خضر کا سوال اِنتہائی بے وقوفوں والا تھا۔ آصف نے چہرہ پھیر کر افسوس سے اُسکو دیکھا۔

"اگر نہ بُلایا ہوتا تو اِس وقت میری آنکھ وی-آئی-پی وارڈ میں کُھلتی، میرا فون میرا مغز کھا چکا ہوتا اور کمرہ گلابوں کے گلدستوں سے بھرا ہوا ہوتا۔" ذُوالجلال کے سنجیدگی سے کہے جانے پر خضر ہونق ہوا جبکہ آصف کا ضبط کیا ہوا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ بات سمجھ آنے پر اُس نے جھینپ کر اپنی بے وقوفی پر گویا ماتم کیا۔

"آپکو کیا لگتا ہے یہ کس کا کام ہے؟" خضر نے شرمندگی دبا کر سنجیدگی سے کہا۔ آصف کو بھی پھر سے ہنسی ضبط کرنا پڑی۔

"رُوحان۔۔۔؟" آصف کے سوالیہ انداز پر ذُوالجلال نے نفی میں سَر ہلایا۔

"مجھے نہیں لگتا یہ کام رُوحان کا ہے۔" ذُوالجلال کے انداز پر وہ دونوں ٹھٹک گئے۔

"کیا مطلب؟" کہنے والا خضر تھا جبکہ آصف کی بھی آنکھوں میں سوال ہی سوال تھے

"اِیسے کہ وہ کل سے ہاسپٹل میں ہے۔"اُس نے کندھے آچکا کر سیدھے سے انداز میں کہا لیکن آصف اُسکو بغور دیکھنے لگا کیونکہ وہ ذُوالجلال کے ہر ہر انداز سے واقف تھا تبھی جانتا تھا کہ ذُوالجلال کو کچھ خبر ہے۔اُسکی نظریں ذُوالجلال خود پر محسوس کر رہا تھا۔

"تو وہ کسی کو کہہ کر بھی کروا سکتا ہے۔"خضر نے کہا تو آصف نے چونک کر اُسکو دیکھا۔ذہن میں جیسے کئی سال پہلے کی سرگوشی کی بازگشت ہونے لگی تھی۔

"میرے خیال سے وہ اِیسا کر نہیں سکتا اول تو اُس میں جان لینے،دینے والے گٹس نہیں دوم وہ اگر کچھ کرتا تو اِتنا بے ضرر حملہ نہ کرواتا مُجھ پر۔"ذُوالجلال کے کہے جانے پر آصف کے گلے میں گلٹی ڈوب کر اُبھری۔

www.novelsclubb.com

"بے ضرر؟"خضر نے حقیقتاً حیرانگی سے کہا جبکہ آصف بھی چونک گیا۔

"بالکل بے ضرر!حملہ کروانے والے کا مقصد مجھے نقصان پہنچانا نہیں تھی کچھ اور تھا اور ہمیں وہ معلوم کرنا ہے۔"اُسکو جو سوچ پریشان کر رہی تھی وہ بالآخر اُن

دونوں کے گوش گزار دی گئی جبکہ ذہن کے پردے پر بار بار حور عین کی حملے سے پہلے کی بے چینی، پریشانی اور خوف لہرا رہا تھا۔ وہ جیسے اِس حملے سے آگاہ معلوم ہو رہی تھی یا محض یہ اُسکا وہم تھا؟

"جیسے کے ؟" آصف کے سوالیہ انداز پر خضر کا ماتھا ٹھنکا۔

"کہیں یہ وہی حملہ کروانے والا تو نہیں جو اُس دِن باس کو گاڑی سے ہِٹ کرنے لگا تھا؟" خضر نے جُوش سے کہ جس پر آصف تیزی سے چونکا مگر ذُوالجلال نہیں۔

"تم نے آخر کار آدھے گھنٹے بعد وہ بول ہی دیا جو میں سوچ رہا تھا اور تم سے سُننا چاہ رہا تھا۔" ذُوالجلال کے انداز پر خضر جو سمجھا تھا کہ وہ کوئی نئی راہ دِکھا رہا ہے، ٹھنڈا ہو کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ وہی ہے۔ میں پُورے یقین سے کہہ سکتا ہوں۔" آصف کی اُلجھی نظریں محسوس کر کے اُس نے اب کے رَسانیت سے کہا تو آصف نے بھی اثبات میں سَر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے لیکن اب آپ اپنی سیکورٹی کو ذرا سیریس لینا شروع کر دیں۔" آصف نے اُٹھ کھڑے ہوتے ہوئے جیسے اُسکو سمجھایا۔

"تم کدھر؟" خضر نے اُسکو اُٹھتے دیکھ کر سوالیہ پُوچھا۔

"بس عارض بابا کے پاس جاؤں گا کہ وہ پریشان نہ ہوں۔" آصف کے کہے جانے پر اُسکی آنکھوں میں پھر سے حورعین کو رو رو کر نڈھال پڑتا چہرہ لہرایا تو وہ بے چین ہو گیا۔

"میں اجازت چاہوں گا لیکن آپ اب آرام کریں گے۔" اُسکے اِضطراب کو صاف محسوس کر کے ذُوالجلال کے کچھ کہے جانے سے پہلے ہی اُس نے تیزی سے کہا جس پر ذُوالجلال کی خفگی تیزی سے بڑھی مگر وہاں اُس بِستر پر پڑے لیڈر کی پرواہ کسے تھی۔

"تم خضر یہیں رہنا۔ اِنکو ملنے مت دینا۔ پرسوں اِنکی بہت ضروری میٹنگ ہے، سمجھ گئے؟" سختی سے خضر کو آنکھیں دِکھاتے ہوئے اُس نے کہا۔

"سمجھ گیا ہوں میرے باپ۔اب جاؤ۔"خضر نے کہہ کر اُسکے آگے ہاتھ جوڑے اور وہ ذُوالجلال کی نظروں کی وجہ سے اُس خبیث اِنسان کو سہی طرح سے گھور بھی نہ سکا۔

"آپی! آصف نے بتایا ہے مجھے کہ ذُوالجلال بھائی بالکل ٹھیک ہیں۔آپ پلیز کچھ کھا لیں۔"ملیحہ کوئی تیسری بار اُسکا دروازہ کھٹکا چکی تھی مگر مجال ہے جو وہ ضدی لڑکی ٹس سے مس بھی ہوئی ہو۔ہنوز خاموشی پر اُس نے دروازہ زور کا دَھڑ دھڑایا۔

"جاؤ یہاں سے ملیحہ!"اُسکے پِھر سے خفا،غصّے بھری آواز پر ملیحہ نے دروازے کو رکھ کر لات ماری۔آصف جو پیچھے سے آرہا تھا ملیحہ کو یوں غیض میں دیکھ کر حفاظتی تدبیر کے مطابق وہیں ٹھہر گیا کیونکہ جانتا تھا وجہ جو بھی ہو ملیحہ کا سارا نزلہ اُسی پر گرنا تھا۔

"جھانسی کی رانی! کیا ہوا ہے؟" عقب سے آتی آواز پر وہ تیر کی طرح پلٹی اور سامنے عین مطابق آصف کو فاصلے پر دیکھ کر اُس نے دانت کچکچائے۔

"اُڑتا تیر مت لو اسفی۔ میں بہت شدید غصّے میں ہوں۔" ہاتھ میں تھاما چمچہ ہوا میں لہراتے ہوئے اُس نے جس انداز میں کہا، آصف کو اُس پر ٹوٹ کر پیار آنے لگا۔

"تو نصیبِ دُشمناں! وہی جاننا چاہ رہا ہوں کہ ظلِ الٰہی کے مزاج کیوں گرم ہیں؟" اُسکے شریر انداز پر ملیحہ کی آنکھوں میں خون اُترنے لگا۔

"دیکھ کر کہیں آپی کا سارا عتاب تم پر نہ آ جا۔" تیری سے اُسکی جانب بڑھتے ہوئے اُس نے کہا جبکہ آصف اُسی تیزی سے پیچھے کو ہوا۔

"لیکن کیا ہوا؟ سب خیریت ہے نہ؟" سنجیدگی سے اب کہ آصف نے کہا۔ ملیحہ نے مایوسی سے سَر نفی میں ہلا کر چمچے والا ہاتھ نیچے کیا جبکہ آصف نے چور نظر اُسکے اُسی ہاتھ پر ڈالی۔

"آپی دروازہ نہیں کھول رہی جب سے ذُوالجلال بھائی کے گھر سے آئی ہیں اور اب دیکھو شام ہونے

والی ہے۔"ملیحہ کے بتائے جانے پر وہ بُری طرح چونکا اور پھر دروازے کی جانب بڑھا۔

"یعنی اِس نے کل رات سے دروازہ نہیں کھولا؟"اُسکے بے تُکے سوال پر ملیحہ نے اُسکو گھورا جبکہ اُس نے پھُرتی کے ساتھ ملیحہ کے ہاتھ سے وہ بڑا سا چمچہ لے لیا۔اُسکی تیزی پر لمحے بھر کے لیئے ملیحہ بھی بھونچکا رہ گئی مگر یہ وقت فلحال آصف کی گندی کرنے کا نہیں تھا۔

"بکواس کروالو جتنی مرضی۔کچھ کرو نہ تم۔"ملیحہ کی پریشانی پر اُسکو واقعی سدھرنا پڑا۔

"اچھا! تم پریشان مت ہو میں ذُوالجلال سَر کو کہہ کر کال کرواتا ہوں محترمہ کو۔"

جیب سے فون نکالتے ہوئے اُس نے فوراً حل پیش کیا۔ جبکہ ملیحہ اپنی عقل بند ہونے پر سَر پیٹ کر رہ گئی۔

"اسلام و علیکم سَر! کل آپ ہی کہہ رہے تھے نہ کہ میں تمہاری بہن کی بہت مانتا ہوں۔" آصف کے کال ملتے ہی شروع ہو جانے پر ملیحہ نے اُسکو گھُور کر دیکھا لیکن پھر اُسکے چہرے کو مُسکراہٹ نے ہلکے سے چھُو لیا۔

"اب دیکھتے ہیں میری بہن بھی آپکی مانتی ہے یا نہیں۔ اُسکو کال کر کے بُولیں دروازہ کھولے اور کچھ کھائے۔ کل سے کمرہ بند ہے وہ۔" آصف کے کہے جانے پر وہ جو اپنے سَر کی بینڈیج بدلنے لگا تھا چونک کر بیڈ کراؤن سے ٹیک چھُوڑ کر بیٹھ گیا۔ کل رات کا حورِ عین کا رونا سوچ کر ہی اُسکا دِل ڈوب کر اُبھرا۔ پیشانی مَسلتے ہوئے اُس نے تیزی کے ساتھ اپنے اُوپر سے چادر اُتاری۔ نیچے پاؤں رکھتے ہی لمحے بھر کے لیئے اُسکا سَر چکرایا لیکن یہ سوچ کہ وہ کل رات سے بُھوکی ہے نہ اُسکو بے چین کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کال کاٹ کر اُس نے فون بیڈ پر رکھا اور پھر سامنے دیوان پر دیکھا جہاں خضر خوابِ خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا لیکن اُسکو یوں ٹھنڈ سے اکھٹا ہوتے دیکھ کر اُس نے اپنا کمبل اُٹھایا اور آہستگی سے اُسکے اُوپر ڈالا کہ کہیں یہ شیطان جاگ نہ جائے اور پھر تیزی سے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نِکل گیا۔ گو کہ اب اُسکا ذہن بشاش تھا مگر وہ زہریلی گیس ابھی ابھی دماغ دُھندلا رہی تھی۔ گاڑی چلاتے ہوئے اُس نے کتنی ہی بار سَر جھٹکا۔ سَر کا درد بالکل غائب تھا بس یہ دُھندلاہٹ۔۔۔۔

گاڑی حور عین کے گھر کے پچھلے حصے میں رُوک کر اُس نے طائرانہ نگاہ اِدھر اُدھر ڈالی اور پھر حور عین کے کمرے کی کھڑکی کُھلی دیکھ کر تشکر بھرا سانس لے کر وہ تیزی سے اُس جانب دبے قدموں بڑھا کہ کہیں آصف اُسکو نہ دیکھ لے ورنہ بابا جان تک بات ضرور پہنچ جانی تھی۔ اِس بات سے بے خبر کے سیاہ پی- کیپ پہنا شخص اُسکی فلم اُتار رہا تھا۔ چھلانگ لگا کر باڑ عبور کر کے وہ کھڑکی کے پاس آیا جو اُسکے لمبے قد کے باوجود قدرے بلند تھی۔ آس پاس کوئی پائپ بھی نہیں تھا جس کی مدد

www.novelsclubb.com

وہ لیتا اور پھر کچھ سوچ کر کئی قدم پیچھے ہٹاتا گیا اور سپیڈ سے بھاگ کر چھلانگ لگاتے ہوئے اُس کھڑکی کے کارنر پر دونوں ہاتھ مضبوطی سے جما لیئے۔اب وہ ہوا میں معلق تھا اور پھر خود کو اُوپر اُچھال کر وہ کھڑکی کے پردے کو پیچھے کر کے اندر آ گیا۔

چہرہ پانی سے دھو کر جیسے ہی سُست قدموں سے باہر کمرے میں آئی کھڑکی کے پردے ہلتے دیکھ کر وہ حیرانگی سے آگے بڑھی۔دِل وہاں سایا دیکھ کر لمحے بھر کو سُکڑ کر پھیلا اور پھر وہ چاروں جانب دیکھ کر ٹیبل پر پڑا واس اُٹھا کر دبے قدموں آگے بڑھنے لگی۔پردے ہٹتے ہی اُس نے گل دان والا ہاتھ فضا میں لہرایا لیکن سامنے سے نکلتے ذُوالجلال کے چہرے کو دیکھ کر اُسکی چیخ اِس سے پہلے کہ نکلتی ذُوالجلال تیزی سے آگے بڑھا اور اُسکے ہونٹوں پر نرمی سے ہاتھ جما کر اُسکے ہاتھ سے گل دان لیا

www.novelsclubb.com

جبکہ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اُسکو دیکھنے لگی۔ حیرانگی اور خوف سے کوئی آواز ہی نہیں نکل رہی تھی اور پھر۔۔۔۔

"آپ۔۔۔۔۔آپ ن۔۔۔نے مجھے ڈرا دیا۔" گہرا سانس لے کر خفگی سے کہتے ساتھ اُس نے اپنے ہاتھ کی مُٹھی ذُوالجلال کے شانے پر ماری مگر اب کی بار وہ لڑکھڑا کر پیچھے کو ہوا جبکہ اُسکو یوں پیچھے ہوتے دیکھ کر وہ اپنی حرکت پر بُری طرح شرمندہ ہوئی۔

"آپ۔۔۔آپکو زور کی تو نہیں لگی؟ ایم سوری۔۔۔میری پتہ نہیں کیسے یہ عادت بن رہی۔۔۔" اِضطراب کے ساتھ وہ بے ربطی سے بول رہی تھی جبکہ اُسکے یوں تفکر پر ذُوالجلال کی آنکھیں تک مُسکرانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن۔۔۔لیکن آپ یہاں کیا کر رہے ہیں اور کھڑکی سے۔۔۔کیوں آئے؟" اُسکے حیران سوالوں کی ایک طویل لسٹ تھی۔

"آرام سے یار! میں یہیں ہوں۔" اُسکے دونوں شانوں کو تھام کر نرمی سے کہتے ہوئے اُس نے حور عین کو سامنے صوفے پر بیٹھایا اور خود ٹیبل پر بیٹھ گیا۔

"میں کھڑکی سے اندر آیا ہوں کیونکہ باہر آصف ہے جو مجھے تم تک پہنچنے نہیں دیتا۔" ذُوالجلال کے کہے جانے پر حور عین کی آنکھیں ایک بار پھر پھیلیں جبکہ ذُوالجلال کے دِل نے بے ساختہ کروٹ بدلی

"آپ کی تو طبیعت خراب ہے نہ پھر آپ۔۔۔" اُسکی آنکھیں پھر سے نمو پانے لگیں تھیں اور ذُوالجلال اُن آنکھوں کو برسنے پر تیار پا کر آہ بھَر کر رہ گیا۔

"میں ٹھیک ہوں بالکل اور تم۔۔۔ تم نے کیا حشر کر لیا ہے اپنا۔" اُسکے سَرد ہاتھ کو محبت سے تھامتے ہوئے اُس نے کہا جبکہ حور عین کی پلکیں تیزی سے سجدہ ریز ہونے لگیں۔

"اِدھر دیکھو میری طرف۔" اُسکی جُھکی آنکھوں سے آنسو جیسے ہی ٹوٹ کر گرا ذُوالجلال نے بہت سنجیدگی سے کہا کہ حور عین کا دِل کانوں میں آ کر دھڑکنے لگا۔

"حور۔۔۔!"اُسکے یوں پُکارے جانے پر تو وہ مردہ بھی ہو چکی ہوتی تب بھی جواب دیتی اور ابھی تو وہ سانس لے رہی تھی اُسکی پلکیں لرز کر اُٹھیں لیکن سامنے والی کی آنکھوں کی وارفتگی پر بُوجھل ہونے لگیں۔

"میں ٹھیک ہوں اگر تم ٹھیک ہو، شاداب ہو۔میرے اچھا ہونے کے لیئے تمہارا گُلزار ہونا بہت اہم ہے۔"اُسکے مدہم، خوابناک لہجے پر حور عین کی پلکوں نے تھرا تھرا کر دِل کے ساتھ گویا اُٹھک بیٹھک شروع کر دی۔

"جلال...!"وہ بھی جیسے اُس فُسوں میں قید ہونے لگی تھی اِس لیئے مدہم سا بولی۔ جب کہ اُسکے یوں لرزتے لہجے پر وہ شخص قربان ہو جانے لگا۔

"حاضر میری جان!"اُسکے یک دَم کہے جانے پر وہ بے ساختہ سٹپٹا کر پیچھے کو ہوئی مگر اُسکے ہاتھ اب تک ذُوالجلال کے ہاتھ میں تھے جس سے وہ بخوبی باخبر تھی۔

"مجھے۔۔۔مجھے آجکل بہت ڈر لگنے لگا ہے۔"اُس نے سَر جُھکا کر کہا جبکہ ذُوالجلال نے اُسکے پھر سے وہی مَال والے بے چین تاثرات بغور دیکھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیسا ڈر؟" اُس نے بھی اُسی آہستگی سے دریافت کرنا چاہا۔

"مجھے لگتا ہے۔۔۔ کوئی آپکو مُجھ سے چھین۔۔۔ چھین لینا چاہتا ہے۔" یہ بات کا کہنا ہی اُسکی جان نکال رہا تھا۔ جبکہ اُسکے لڑکھڑاتے الفاظ اور سپید پڑتی رنگت پر ذُوالجلال نے چہرہ جُھکا کر اُسکو دیکھا جو اُس سے ہر ممکن چُھپنے کی چاہ میں تھی۔

"رُوحان؟" اُسکا انداز سوالیہ تھا لیکن اُسکے نفی سے سَر ہلانے پر ذُوالجلال بے طرح چونکا۔ تو کیا یہ سب اُسکی طرح حورعین نے بھی محسوس کیا تھا؟؟

"پھر کون؟" وہ تسلی دینے سے پہلے، کوئی وعدہ باندھنے سے پہلے اُسکا دِل ٹٹولنا چاہ رہا تھا۔

"بس۔۔۔ کوئی۔۔۔ مجھے لگتا ہے، کوئی ہے جس نے مُجھ پر نظر رکھی ہوئی ہے، حسد اور نفرت بھری۔" اُسکے خوف سے کانپتے لہجے پر ذُوالجلال کی پیشانی پر شِکنوں کا جال سا بچھنے لگا۔ ایک دِن میں ہی اُسکا گلابیاں چھلکاتا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو گیا تھا۔ آنکھیں رُونے کی زیادتی کی چُغلی کھاتے ہوئے سُرخ ہو رہی تھیں جبکہ ہونٹ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

کچھ بھی نہ کھانے، پینے کے باعث بالکل بے رونق ہو رہے تھے۔ ابھی وہ اُس سے محبت نہیں کرتی تھی تو اُسکے بِشتر سے لگنے پر یہ حال تھا اگر وہ اُس سے محبت کرتی ہوتی تو۔۔۔؟؟ اِس سے آگے وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

"کوئی اِنسان چھین سکتا ہے، جان بھی چھین سکتا ہے مگر محبت نہیں چھین سکتا جو مجھے صرف تم سے ہے۔" اُسکا چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیالے میں تھام کر اُونچا کرتے ہوئے اُس نے نرمی سے کہا جبکہ اب کی بار پلکوں کی جھالر گرا لینے کے بجائے وہ آنکھوں میں ڈھیروں چمکتے جگنو لیئے حیرانگی بھری اپنائیت سے اُسکو دیکھنے لگی جسکے لیئے محبت ہر گزرتے دِن کے ساتھ اُسکے دِل میں بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ جو دِل کے ہر نہاں خانے کے بعد اب رُوح تک میں اُترتا چلا جا رہا تھا۔ "آپ کو اِتنا۔۔۔ اِتنا اچھا نہیں ہونا چاہیے تھا۔" نم آواز میں کہتے ہوئے اُس نے بغور اُس چہرے کو دیکھا جبکہ اُسکی ہمیشہ والی بات پر ذُوالجلال کی مُسکراہٹ بے ساختہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"معلوم ہے تم ابھی کیسی لگ رہی ہو؟"اُسکے سوالیہ، پُر شوق لہجے پر حور عین کی آنکھیں سوالیہ انداز میں چھوٹی ہوئیں۔ جبکہ ذُوالجلال یوں ایک بار پھر سے اُسکو قریب سے دیکھتے رہنے پر خُدائے رحمان کا شکر بجالایا تھا۔

"کیسی لگ رہی ہوں؟"اُسکو خود کی جانب دیکھتے پا کر وہ بغیر پلکیں جھپکائے، اُسکے انداز میں ہی بولی۔

"جیسے اِنسان محبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔"اُسکی مدہم، سَرگوشی پر حور عین کی پلکیں ایک بار پھر تیزی سے لرز کا سجدہ ریز ہوئیں اور عارض گُلابی ہونے لگے۔اب کی بار اُسکے کہے جانے کی نفی نہیں کی گئی تھی۔اُسکا چہرہ یونہی تھامے وہ آگے کو ہوا اور پھر حور عین نے جُھکی آنکھوں سے اُسکو شعر کہتے سُنا۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں جانتا ہوں میرے ہونٹ کیوں بنائے گئے

تم جانتی ہو تمہاری کیوں جبیں بنی؟؟

جبکہ حور عین کا دِل اُسکو قریب آتا محسوس کر کے اور اُسکی سرگوشی پر گویا پگھلنے جانے کے قریب تھا۔اُس نے اپنی آنکھیں نرمی سے موند لیں۔اُسکو آنکھیں موندتے دیکھ کر وہ مُسکرا کر مزید آگے کو ہوا اور اُسکی صبیح پیشانی کو اپنے ہونٹوں سے چُھو کر معتبر کر دیا۔دِل جیسے اُس شخص کے آگے حتمی انداز میں گھٹنے ٹیک چُکا تھا اُسی شخص کے آگے جو اُسکے سَر کا سائبان تھا۔

"ابھی تک دروازہ نہیں کھلا۔" وہیں چکر کاٹتی ملیحہ نے تپ کر آصف کو دیکھا جو کچھ سوچ کر جلدی سے مانی اور ملیحہ کے کمرے میں گیا اور واپسی پر اُسکے ہاتھوں میں چابیوں کا گُچھا تھا اور ساتھ ہی کیمرہ۔ملیحہ نے ایک بار پھر سَر پر ہاتھ مارا۔عین موقع پر عقل کو تالا لگ جانا اُسکے لیئے معمول کی بات تھی۔

www.novelsclubb.com

"سچ !اِس کیمرے کی رِیل ختم ہونے والی تھی اِس لیئے سامنے رکھا میں نے۔ شکر لے آئے تم۔" کیمرے کو سوالیہ آصف نے لہرایا تو وہ جُوش سے بولی جبکہ نکاح کے لیئے اُسکی تیاریوں پر آصف کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

"زیادہ چمکنے کی ضرورت نہیں۔ یہ آپی اور ذُوالجلال بھائی کی ایک ساتھ تصاویر کھینچنے کے لیئے ہے۔اُنکے نکاح کی ایک تصویر ہے بامشکل۔" آصف کی مُسکراہٹ دیکھ کر اُس نے تیزی سے کہتے ہوئے اُس نے آصف کے غبارے کی ہوا نکال دی۔ کیمرے والا ہاتھ نیچے جھٹک کر وہ آگے بڑھ آیا۔

"مجال ہے جو مجھے خوش ہونے دو تم۔" ہُہ بناتے ہوئے اُسکے کہنے پر ملیحہ نے بامشکل ہنسی دبائی۔ جبکہ وہ اُسکو نروٹھا سا دیکھ کر دروازے کی جانب بڑھی۔

www.novelsclubb.com

"شور نہ کرنا۔ کیا معلوم وہ سو گئی ہو۔" چابی دروازے کے لاک میں لگاتے ہوئے اُس نے سرگوشی میں کہا جبکہ ملیحہ نے تیزی سے سَر ہلا دیا۔ وہ اِیسے موقعوں پر ہی اُسکے تابع ہوتی تھی اور یہ بات آصف جاہ بہت اچھے سے جانتا تھا۔ آہستگی سے

دروازہ کھول کر وہ دونوں جیسے ہی اندر آئے سامنے کا منظر دیکھ کر آصف نے تیزی سے مُسکرا کر ملیحہ کی پھیلتی آنکھوں کے آگے ہاتھ رکھا جس پر ملیحہ نے رکھ کر ہاتھ مارا اور پھر اُسکے ہاتھ سے کیمرہ تیزی سے چھینا۔اُنگلی سے خاموش رہنے کا کہہ کر اُس نے کیمرہ اُن اِرد گرد سے بے پرواہ دو محبت میں مبتلا لوگوں پر فوکس کیا اور پھر وہ منظر ملیحہ کے کیمرے نے تیز آواز کے ساتھ خود میں ایک وقتِ خاص تک کے لیئے قید کر لیا۔چھناکے کی آواز پر آنکھیں موندے وہ دونوں جیسے ہوش کی دُنیا میں آئے۔سارے سحر نے تیزی سے اپنے پَر سمیٹ لیئے تھے۔جبکہ حور عین نے اُسکو پیچھے نہ ہوتے دیکھ کر اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے تیزی سے پیچھے کیا اور خفت زدہ چہرے کے ساتھ اُٹھنے لگی مگر۔۔۔

www.novelsclubb.com

"واہ واہ کیا شعر ہے۔کیا انداز ہے۔"ملیحہ نے آصف کے پھیلے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے اُن دونوں کے جھینپتے تاثرات سے جظ اُٹھاتے ہوئے کہا جبکہ ذُوالجلال فوراً سنبھلا۔

"بد تمیزو! اِتنی مشکل سے اپنی بیوی تک پہنچا ہوں اور تم دونوں۔۔۔" حور عین کا ہاتھ تھام کر ایک جھٹکے سے دوبارہ صوفے پر بٹھاتے ہوئے اُس نے اُن دونوں کو مصنوعی خفگی سے کہا جس پر اُن دونوں کی ہنسی بے ساختہ تھی جبکہ حور عین چہرہ بالکل گرائے، اُس سے اپنا ہاتھ مسلسل چھوڑانے کی ناکام جدوجہد کر رہی تھی۔

"اب نکلو یہاں سے اور تم ملیحہ اپنے بہنوئی کے لیئے کھانا لے کر آؤ۔ مریض ہوں اور بھوکا بھی۔" مُسکرا کر ایک نظر حور عین کی سعی پر ڈالتے ہوئے اُس نے کہا جبکہ ملیحہ خوشی سے چہکتی ہوئی کیمرہ آصف کے ہاتھ میں تھما کر واپس بھاگ گئی۔

"یار! تمہیں کیا دعوت دوں یہاں سے جانے کی۔" آصف کی معنی خیز، مُسکراتی نظروں پر اُس نے سخت جھلا کر کہا جبکہ حور عین کا بس نہیں چل رہا تھا کہ زمین پھٹے اور اُس میں سما جائے۔ آصف کے جاتے ہی اور دروازے کے بند ہوتے ہی اُس نے جھٹکے سے سر اُٹھا کر خفا نظروں سے اُسکو دیکھا جسکی مُسکراتی آنکھوں نے دھڑکن پھر سے گُم کر دی۔

www.novelsclubb.com

"آپ بہت بے شرم ہیں۔" اُسکے اپنے ہاتھ پر رکھے ہاتھ پر خفگی سے ہاتھ مارتے ہوئے اُس نے کہا جبکہ اُسکے انداز پر ذُوالجلال کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

"تم پر اور کون کون سی میری خوبیاں ظاہر ہو گئی ہیں؟" دلچسپی سے اُسکے رنگ آلود چہرے کو دیکھ کر اُس نے کہا جبکہ حور عین نے نا سمجھی سے اُسکو دیکھا۔

"مطلب پہلے تمہیں معلوم ہو گیا کہ میں تیز ہوں پھر میں بد تمیز اور بُرا ہوا اور اب بے شرم۔ تم تو بڑی تیزی کے ساتھ میرے قریب آتی جا رہی ہو۔" اُسکو کہتے جو وہ بغور سُن رہی تھی اُسکی آخری بات پر گھبرا کر تیزی سے نظروں کا زاویہ بدل گئی۔ اُسکی گھبراہٹ پر ذُوالجلال نے مُسکراہٹ دبائی۔ گھور کر اُسے دیکھنے کی چاہ میں حور عین کی نگاہ اُسکے ماتھے کی پٹی تک گئی اور پھر وہ ذُوالجلال کا ہاتھ بُھلا کر تیزی سے کھڑے ہوتے ہوئے الماری کی جانب گئی۔ اُسکی پُھرتی پر ذُوالجلال نے کسی قدر حیرت سے اُسکو دیکھا جو اب الماری سے میڈیکل باکس نکال کر لا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

باکس اُسکے برابر رکھتے ہوئے وہ خاموشی سے ذُوالجلال کے سامنے پھر سے بیٹھ کر باکس کھولنے لگی اور وہ چہرہ پھیرے اُسکو بغور دیکھ رہا تھا جو یک دَم پُروفیشنل ڈاکٹر لگنے لگ ہی تھی۔یونہی محویت سے اُسکی جُھکی پلکیں دیکھتے ہوئے جیسے وہ سب بُھول جانے لگا۔سَر اُٹھا کر حور عین نے اُسکو جیسے ہی دیکھا لمحے بھر کے لیئے جھجک گئی۔

"میں آپکی بینڈ یج کرنے لگی ہوں لیکن خبر دار جو مجھے ایسے دیکھا۔" پٹی اور پایوڈین نکالتے ہوئے اُس نے سردار ذُوالجلال خان کو تڑی دی تھی جبکہ اُسکے انداز پر ذُوالجلال کو یاد آیا کہ وہ واقعی منسٹر اور سردار ہے ورنہ وہ اِس عورت کے سامنے کیسے اپنا عہدہ اور مقام بُھول جایا کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیسے ؟" وہ جو بینڈ یج کھول رہی تھی ذُوانلجلال کے سوال پر اُسکو دیکھا اور پھر نظر چُرا گئی۔

"جیسے آپ۔۔۔آپ دیکھتے ہیں۔" پایوڈین اور اِنجیکشن ہاتھ میں تھامتے ہوئے اُس نے آہستگی سے بے ربط سا کہا۔ذُوالجلال کو اپنی مُسکراہٹ دبا لینی پڑی۔

"کیسے دیکھتا ہوں؟" محضوظ سا سوال اب بھی وہی تھا اور وہ اُسکی چالاکی پر جُھنجھلا گئی۔

"جیسے میں پتہ نہیں کونسی مخلوق ہوں۔" اُسکے تپ کر کہے جانے نے ذُوالجلال کے شوق کو گویا نئی راہ دِکھادی تھی۔

"ہو سکتا ہے میں تمہیں اِیسے دیکھتا ہوں جیسے تم کوئی معجزہ ہو،ہاں؟" اُسکی سوالیہ سرگوشی پر حورعین کے چہرے نے پھر سے رنگ بدلا جبکہ دِل نے دھڑکن۔وہ واقعی خوبصورت لفظوں کا جادوگر تھا۔تیزی سے اُٹھ کھڑے ہوتے ہوئے کانپتے ہاتھوں سے اُسکے سَر کی پٹی کھولنے لگی اور وہ بس مُسکرائے چلا جا رہا تھا۔اِتنے میں ملیحہ دروازے کھٹکھٹا کر اندر آئی تو اُسکو سنبھل کر مُسکراہٹ ضبط کر لینی پڑی۔

"اپنے ساتھ اپنی بیگم کو بھی کھلا دیجیئے گا۔ کل رات سے کچھ نہیں کھایا۔" ملیحہ نے تیزی سے کہا اور حور عین نے دہل کر اُسکو دیکھا جو چڑھاتی مُسکراہٹ سے اب باہر نکل گئی تھی۔ خاموشی سے اُسکی پٹی بدل کر اُس نے انجیکشن کی شیشے کی بوتل توڑی اور ٹیکا بھر کر اُسکے سامنے آکر بیٹھی جو ٹرے قریب کھسکا کر بیٹھ گیا تھا۔

"بازو آگے کریں۔" ذُوالجلال نے اُسکا انجیکشن والا ہاتھ نہیں دِیکھا تھا تبھی اُسکی آنکھیں شرارت سے چمکیں اور پھر اُس نے اپنی ہتھیلی حور عین کے آگے پھیلا دی۔ حور عین نے سَر اُٹھا کر اُسکی شریر آنکھوں کو دیکھا اور پِھر اُسکی پھیلی ہتھیلی پر آہستگی سے تھپڑ مارا۔

"انجیکشن لگانا ہے ٹیٹنس کا۔" ٹیکہ اُسکے سامنے کرتے ہوئے پیچھے سے دبا کر بتایا گیا جبکہ ذُوالجلال کی مُسکراہٹ جھینپ کے ساتھ تیزی سے سِمٹی۔

www.novelsclubb.com

"آہ! میں بُھول گیا تھا میری بیگم ڈاکٹر ہیں۔" آستین اُوپر چڑھاتے ہوئے اُس نے جِسطرح آہ بھر کر کہا، حور عین کی ہنسی بے ساختہ تھی۔ ٹیکا لگا کر وہ اُٹھ کر سامنے پڑے ڈَسٹ بِن میں سب کچھ پھینک کر ہاتھ دُھونے چلی گئی۔

"آجاؤ میرے ساتھ کھانے میں مدد کرو شاباش۔" اُسکو واش رُوم سے نکل کر وہیں کھڑا دیکھ کر اُس نے نرمی سے ایسے کہا کہ حور عین کو بُھوک نہ ہونے کے باوجود اُسکی مَان لینی پڑی اور ذُوالجلال اُسکے اِتنے جلدی سے مان جانے پر متعجب سا اُسکو قریب آتے دیکھنے لگا جو اُسکے آگے اپنی آنا مار کر اب اکثر جُھکنے لگی تھی۔ اُسکے لیئے پہلے سالن ڈالا گیا اور پھر اپنے لیئے۔ مُسکراتے دِل سے حور عین کا ہاتھ جیسے ہی نوالا توڑنے لگا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"پہلا نوالہ میں کھلاؤں گا تمہیں۔" اُسکے اِنتہائی بچگانہ انداز پر حور عین نے اُسکو ٹھٹک کر اور پھر گھُور کر دیکھا جو جلدی سے نوالہ توڑ رہا تھا۔

"آپ تیس سے اُوپر کے منسٹر ہی ہیں نہ؟" اُسکی حرکت پر وہ جسطرح بولی، ذُوالجلال کی مُسکراہٹ بے ساختہ تھی۔

"تمہارے سامنے تو میں خود کو بُھول جاتا ہوں۔ عمر کیسے یاد رکھوں؟" وہ اِنتہائی سادگی سے کہہ گیا تھا اور حور عین کے دِل کی دُنیا یک مُشت تہہ و بلا ہو گئی تھی مگر وہ بے خبر تھا۔

"میری بھی کچھ مان لیا کرو۔" نوالہ اُسکے آگے کرتے ہوئے ذُوالجلال نے کہا تو حور عین نے چونک کر اُسکو دیکھا۔

"مانتی تو ہوں۔" نا جانے کس بے اِختیاری سے اُسکے ہونٹوں سے پھسل گیا اور ذُوالجلال نے دھک دھک کرتے دِل کے ساتھ اُسکو دیکھا۔

"کب مانی ہے میری؟" سوال پھر اُسی مصنوعی خفگی بھری نرمی سے آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی ابھی۔" حور عین کا جواب بھی سادہ ہی تھا، بے ضرر سا اور پھر اُس نے آہستگی سے مُنہ کھول کر وہ نوالہ نگل لیا جو بے حد لزیز ترین تھا۔ذُوالجلال کی مُسکراہٹ بے حدِ دلفریب اور آنکھوں میں بے بہا محبت تھی جسے وہ حرف حرف پڑھ رہی تھی۔

اِک نعمت سے یہ بھی کم تو نہیں

وہ محبت سے دیکھتا ہے مجھے۔۔۔

"بی بی جی! رُوحان صاحب ہاسپٹل سے آگئے ہیں؟" مُلازمہ نے دروازہ کھن کھول کر سَر اندر کرتے ہوئے وہیں سے مؤدبانہ کہا جبکہ وہ جو ایک برنر فون کو گھور رہی تھی ایک ہاتھ اُٹھا کر اُسکو جانے کا اِشارہ کیا۔مُلازمہ کے جاتے ہی اُس نے سیل فون سائیڈ پر رکھا۔اُسکی آنکھیں اِنتقام اور نفرت کے شعلوں سے بڑھک رہی تھیں۔ہر

بار محبت کر کے وہ ہی کیوں مُنہ کی کھائے۔ سیل فون دوبارہ اُٹھا کر "ٹارگٹ" نامی نمبر پر کال کرتے ہوئے وہ بے چینی سے اپنے ناخن کُچلنے لگی۔

"تمہارا دماغ اب تک ٹھکانے پر نہیں آیا؟" دوسری جانب کال اُٹھا کر جو کہا گیا اُس پر حور عین نے کسی قدر حیرت سے فون اپنے کان سے ہٹا کر 'پرائیوٹ نمبر' کو دیکھا۔

"کون بات کر رہا ہے؟" ہلکے سے خوف کے باوجود اُس نے اپنی آواز کو ہر قسم کی لڑکھڑاہٹ سے پاک رکھتے ہوئے جلدی سے کال ریکارڈر آن کر دیا تھا۔

"میں۔۔۔؟ وہی جس نے ذُوالجلال خان پر حملہ کروایا تھا۔" عجیب سی آواز میں کہے جانے پر حور عین

www.novelsclubb.com

کا دماغ بھک سے اُڑا۔ وہ جو ذُوالجلال کے جانے کے بعد سے ہواؤں میں اُڑ رہی تھی یک دَم بُلہ کے بَل زمین پر آ گری۔

"اگر تم ذُوالجلال خان سے دُور نہ ہوئی تو جو تم دونوں کی محبت کا انجام ہو گا وہ سارا زمانہ دیکھے گا۔" کانپتے وجود سے وہ سانس رُوکے دوسری جانب کی سُن رہی تھی۔

"ت۔۔۔تم جو کوئی بھی ہو ذُوالجلال کو مُجھ سے نہیں چھین سکتے۔۔۔وہ مُجھ سے محبت کرتے ہیں، وہ میرے شوہر ہیں۔" بھیگتی آواز کے ساتھ وہ مدہم سا چلا کر کہہ رہی تھی مگر دوسری جانب سے سُنائی دینے والے قہقہے پر اُسکے آنسو رُخساروں پر پھسلتے چلے گئے۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ تم اپنی نفسیاتی شخصیت کے ساتھ اپنے ساتھ باندھ کر رکھ سکتی ہو ذُوالجلال کو جو کہ ایک پریکٹیکل اور کامیاب منسٹر ہے۔اُسکو قدم سے قدم ملا کر چلنے والی عورت کی ضرورت ہے اور وہ تم تو ہرگز نہیں ہو سکتی سیدہ حور عین سکندر۔" وہی بھاری، عجیب سَرد سی آواز اُسکو کسی بَرچھی کی طرح دِل میں گڑتی محسوس ہو رہی تھی۔اُس میں اِتنی ہمت تک نہیں تھی کہ کال منقطع کر دیتی۔کہنے والے کا لفظ بہ لفظ دُرست تھا، وہ کیسے جُھٹلاتی؟

www.novelsclubb.com

"تم اگر میری بات مان کر ذُوالجلال سے دُور نہ ہوئی تو تم پر وہ قہر نازل ہو گا کہ اُس پر خُدائی بھی لرز جائے گی، سمجھی؟"لوہے کو گرم محسوس کر کے اُس نے آخری چوٹ مارتے ہوئے فاتحانہ مُسکراہٹ کے ساتھ کال کاٹ دی۔

"میں جانتی ہوں تم ایک دَم سے نہیں جاؤ گی اور تمہاری ہر بے وقوفی کی سزا ذُوالجلال اُٹھائے گا اور پھر تم۔" سیل فون ہاتھوں میں گُھماتے ہوئے وہ جیسے سب کچھ بُھلا بیٹھی تھی۔ برسوں کی نفرت اور حسد نے اُسکو پھر سے اندھا کر دیا تھا جبکہ دوسری جانب سیل کان سے ہٹا کر اُس نے اِیسے پھینکا جیسے وہ گویا کوئی عفریت ہو جو بس اُسے ابھی نگل جائے گا۔ آنسوؤں کو بے دردی سے رگڑتے ہوئے اُس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنی جگہ یوں آسانی سے نہیں چُھوڑے گی۔ ذُوالجلال ازل سے اُسکا تھا جسے اللہ نے اُسکو نوازا تھا اور وہ یوں اپنی جگہ بزدلوں کی طرح خالی چھوڑ کر بھاگتے ہوئے کُفرانِ نعمت ہر گز نہیں کرنے والی اور یہی اُسکے لرزتے دِل کا بھی فاصلہ تھا۔ اب وقت ہر قِسم کے خوف سے لڑ کر اُسکا مُقابلہ کرنے کا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم سوئے نہیں ابھی تک؟"رُوحان کے کمرے سے ہو کر سٹڈی کی سمت بڑھتے میر رَب نِشتر کے قدم کمرے کی لائٹ جلتے دیکھ کر اور پھر وہ اُسکے کمرے کا دروازہ دھکیل کر اندر آ گئے۔اُنکی آواز پر اُس نے چہرہ پھیر کر چونکتے ہوئے اُنکو دیکھا جو فکر مندی سے اُسکی جانب ہی بڑھ رہے تھے تعجب کا مقام تھا اُسکے لیئے۔

"آپکو کیوں فکر ہو رہی ہے ویسے؟"اُسکے چُبھتے لہجے پر وہ اُسکو کوئی کرارہ جواب دینے سے بامشکل رُکے کہ وہ بیمار تھا۔

"اولاد ہو میری۔مجھے نہیں تو کس کو فکر ہو گی؟"آہستگی سے کہہ کر وہ جُھک کر بیٹھ رہے تھے جبکہ رُوحان نے اُنکو بغور دیکھا جو کچھ دِنوں سے اُسکو بہت مضمحل اور تھکے ہوئے سے لگنے لگے تھے مگر یہ پُوچھنا اُنکے ہاں نہیں تھا۔

"بڑی جلدی یاد آ گیا۔" اُسکے طنز پر وہ اُسکو دیکھ کر رہ گئے جو اُن سے حد سے زیادہ متنفر تھا اور یہ سب اُنکی بیگم کی مہربانیاں تھیں جو اولاد اِتنی باغی اور خود سَر کو کراب اُنکے سَر پر ناچ رہی تھی جبکہ اُنکی ڈھیل اور ہر طرح کی چُھوٹ اور لاپرواہی نے سُونے پر سہاگہ کر دیا تھا۔

"کس کے اِنتظار میں جاگ رہے ہو؟" اپنے نازوں سے پلے بیٹے کو یوں دیکھ کر اُنکو دِل دُکھا تھا تبھی رَسان سے بے تاثر لہجے میں بولے۔

"صُوفی کا اِنتظار کر رہا تھا۔" پھر سے دروازے کو دیکھتے ہوئے اُس نے کہا جبکہ وہ بے طرح چونکے۔ "کیا مطلب؟ صُوفی تم سے مِلنے نہیں آئی اب تک؟" وہ جب بولے تو اُنکے انداز میں بے اِنتہا حیرت تھی۔ رُوحان نے آہستگی سے اثبات میں سَر ہلا دیا۔ گو کہ صُوفیا اُس سے دو سال بڑی تھی اُسکے باجود اُن دونوں میں بہترین دوستوں جیسا گھٹ جوڑ تھا۔

www.novelsclubb.com

"چلو میں اُسکو بھی جا کر دیکھتا ہوں، تم پریشان نہ ہو۔" اُنکے تسلی بھرے انداز پر رُوحان نے چونک کر اُنکو دیکھا۔

"میں تم سے ضروری بات کرنے آیا ہوں اور چاہتا ہو کہ تم مُجھ سے بالکل بھی غلط بیانی نہ کرو۔" اُنکے سنجیدگی سے کہنے پر وہ سنبھل کر بیٹھ گیا۔

"تم سچ میں حور عین سے محبت کرتے ہو یا یہ محض تمہارا بدلہ لینے والا پاگل پَن ہے؟" اُنکے طنزیہ انداز میں کہیے جانے والے سوال پر لمحے بھر کے لیئے وہ نگاہ چُرا گیا جبکہ وہ بغور اُسکا ایک ایک انداز دیکھ رہے تھے۔

"کیسا بدلہ۔۔۔ میں اُسکو ہمیشہ سے پسند کرتا ہوں۔" وہ بولا تو اُسکی آواز بے حد مدہم تھی۔

www.novelsclubb.com

"یعنی کے محبت نہیں کرتے؟" اُنہوں نے تاک کر نشانہ باندھا جبکہ سُرخ ہوتے چہرے کے ساتھ رُوحان نے اُنکو خفگی سے دیکھا۔

"آپ یہاں میرے زخموں پر نمک چھڑکنے آئے ہیں یا مجھے ذلیل کرنے؟" متنفر لہجے پر وہ بے ساختہ گہرا سانس لے کر رہ گئے۔اپنی اِس اولاد کو وہ کیا سمجھاتے جس نے ہمیشہ اپنے گرد نفرتوں اور سازشوں کے جال ہی بچھتے دیکھے تھے۔کیسے وہ سکندر سے ناراض، شدید ترین ناراض ہر معاملے سے آنکھ بند کر کے بیٹھ گئے تھے کہ اب پانی سَر سے بہت اُونچا ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔

"کیا تمہیں اب بھی وہ خواب آتے ہیں؟" اُنکے پُر سوچ سے کہے جانے پر اُس نے دھڑک اُٹھتے دِل کے ساتھ اُنکو دیکھا مگر اُنکو اپنی جانب متوجہ نہ پا کر اُس نے سُکھ بھرا سانس لیا۔

"ککک۔۔۔کونسے خواب؟" اُسکے لڑکھڑاتے لہجے پر اُنہوں نے چہرہ پھیر کر اُسکے زرد پڑتے چہرے کو دیکھا۔

"مہروشہ عارض خان کے خواب؟" اُنکے صاف کہے جانے پر اُسکو لگا کسی نے اُسکی پیٹھ پر جلتا انگارہ داغ دیا ہو۔آنکھوں کے سامنے پھر سے مہر کی زخمی، خون میں لَت

www.novelsclubb.com

پت لاش لہرائی تو تکلیف سے اُس نے آنکھیں سختی سے میچ لیں۔رَب نِشتر اُسکے ایک ایک انداز کو دیکھ رہے تھے۔

"حور عین کو پہلی نظر میں دیکھ کر وہ مجھے پسند آگئی تھی۔بُری طرح میں اُسکا اَسیر ہو گیا تھا اب بھی ہوں۔"اُلجھا سا وہ کہہ رہا تھا جبکہ رَب نِشتر نے تفکر سے اُسکو دیکھا جو شدید ترین احساسِ جُرم میں مبتلا خود تک یہ بات نہیں جانتا تھا۔اور جواب ہی سرے سے کچھ اور دے رہا تھا۔وہ جانتے تھے کہ یہ جذبے کیسے اِنسان کی رُوح تک کو چھلنی کر دیتے ہیں۔

"تمہیں حور عین سے کیوں محبت ہوئی؟"اُنکے آہستگی سے پُوچھے جانے پر وہ ٹھٹک کر اُنکو دیکھنے لگا جنکے چہرے پر کوئی طنز نہیں تھا بلکہ وہ واقعی جان لینا چاہتے تھے۔

"شاید اُس نے مجھے سب کی طرح اہمیت نہیں دی تھی اِس لیئے یا شاید اُسکی آنکھوں میں اُترتی ناگواری جو مجھے ہر نئی لڑکی کے ساتھ دیکھ کر اُسکے چہرے پر اُتر آتی تھی اُس وجہ سے۔"اُسکے سوچ سمجھ کر جواب دیئے جانے پر وہ اُسکو دیکھ گئے جو شاید

کوئی بڑی بات اُن سے چُھپا رہا تھا۔"تم نے لڑکیوں کے ساتھ دوستایاں کرنا، گھومنا پھرنا کب چھوڑا تھا؟"اُنکے اگلے سوال پر وہ نگاہیں چُرا گیا۔

"جب۔۔۔جب۔۔۔"اُسکی زُبان اُسکے لفظوں کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

"جب۔۔۔مہر نے کہا تھا کہ تم اِتنی لڑکیوں کے دِل مت دُکھایا کرو، بددُعا لگ جائے گی کسی کی۔"کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے اُس نے کہا جبکہ رَب نِشتر تحیر سے اُسکو دیکھنے لگے۔

"لیکن تم نے تو کبھی سیف تک کی بات نہیں مانی پھر اُسکی کیسے مان لی؟"اُنکے حیران سے سوال پر گھوٹتے سینے کے ساتھ نفی میں سَر ہلا گیا۔سب بتانا، سب دُہرا نہ بے حد تکلیف دے رہا تھا۔اُسی کو جس نے حور عین سے اُس شے کا بدلا لیا تھا جس سے وہ آگاہ تک نہیں تھی۔

"اور۔۔۔اور تمہیں حور عین سے محبت کا اِدراک کب ہوا؟" وہ کسی قدر حیرت سے اب اُنکے دیکھنے لگا جنکی ساری توجہ فلحال اُس پر تھی۔دِل کا چُور اِس سوال پر مُنہ چُھپانے لگا تھا مگر۔۔۔

"جب اُس نے مجھے مہر کے سامنے تھپڑ مارا تھا۔" کہہ کر اُس نے نگاہ چُرا لی جبکہ وہ اُسکی عجیب بات پر اُسے دیکھ کر رہ گئے۔

"تمہارے گرد کتنے سارے لوگوں کا نام مہر ہے نہ۔مہروشہ،مہروز اور مہران۔تم سیف کو مہران کیوں کہتے ہو زیادہ تر؟" وہ جو اُس سے جاننا چاہ رہے تھے اُسکا سرا ہاتھ نہیں آ رہا تھا۔جبکہ 'مہروز کمال' کے پھر سے ذکر پر اُسکے چہرے پر جو رقابت کے تاثرات اُتر آئے تھے وہ مہروز کمال کی موت بھی ختم نہیں کر سکی تھی۔اُنکے اگلے سوال پر اُس نے بے چینی سے پہلو بدلا۔

"کیونکہ اُسکا نام سیف مہران ہے۔" جواب دیتے ساتھ وہ اُٹھ کھڑا ہوا جبکہ وہ اب اُسکو کھڑکی کے پاس جاتا دیکھنے لگے۔

www.novelsclubb.com

"آخری سوال اور پھر میں چلا جاؤں گا۔" اُسکے برابر آ کھڑے ہوتے ہوئے اُنہوں نے نرمی سے کہا جبکہ وہ چونک کر اُنکو غیر آرام دہ ہو کر دیکھ رہا تھا۔

""پُوچھیں؟" کہتے ہوئے اُسکے حلق میں گلٹی سی ڈوب کر اُبھری۔

"جس دِن مہر کی وفات ہوئی اُس دِن تمہارا نروس بریک ڈاؤن کیوں ہوا؟" اُنکا سوال وہی تھا جس سے وہ پانچ سال کے طویل وقفے سے چُھپتا، بھاگتا، بچتا آیا تھا۔ شفاف کھڑکی کے شیشے میں اُس نے اپنا دُھندلا پڑتا عکس دیکھا جہاں اُس نے ہاتھ ٹِکایا ہوا تھا اور اُسکو اپنا ہاتھ گرم خون سے رنگتا محسوس ہونے لگا تو اُچھل کر وہ پیچھے کو ہوا۔ جبکہ رَب نشتر حیرانگی سے اُسکو اپنے ہاتھ ٹٹولتے دیکھنے لگے۔

"کیونکہ۔۔۔۔ کیونکہ اُس نے۔۔۔ میرے اِن ہاتھوں میں جان دی تھی۔ اُسکے گاڑھے، سُرخ خون سے میں اب تک اپنے ہاتھ رنگتے محسوس کرتا ہوں۔ میرے کانوں میں اب تک اُسکی تکلیف دہ سسکیاں گونجتی ہیں جن سے وہ میرا نام پُکار رہی تھی۔" سُرخ، بھیگتی آنکھوں سے کہتے ہوئے وہ کوئی اور ہی رُوحان میر لگ رہا

تھا۔وہ حور عین کے سامنے والا ظالم، جابر، زندگی تنگ کرنا رُوحان میر اُس میں ابھی نظر نہیں آرہا تھا۔رَب نِشتر نے آگے کو ہو کر اُسکا کندھا نرمی سے تھپتھپایا تو وہ چونک کر سنبھلا۔

"یہ نفرت، حسد، اِنتقام جیسے اِحساسات جو ہوتے ہیں نہ اِنسان کو عمر بھر کے لیئے اِتنا خالی کر دیتے ہیں کہ وہ سمجھ تک نہیں پاتا کہ آخر وہ چاہتا کیا ہے۔اُسکے دِل میں کیا ہے؟ آیا اُسکا دِل دھڑک بھی رہا ہے یا نہیں؟ اُسکا دِل اُسی نام پر ہی دھڑک رہا ہے نہ جسکا وہ اپنے دِل کو سمجھاتا ہے؟ اِن سب باتوں کے جواب نہیں ملتے رُوحان کیونکہ ہمارا دِل ہم سے رُوٹھ کر ہم سے ہمکلام ہونا ترک کر چُکا ہوتا ہے اور ہم بے خبر رہتے ہیں پھر ہم دماغ کے فیصلوں کو بھی دِل پر مبنی سمجھنا شروع کر دیتے ہیں اور یوں۔۔۔یوں ہم کبھی خوش نہیں رہتے میرے بیٹے!" اُنکو بھیگتی آنکھوں اور پھٹتے دِل سے سُنتا رُوحان حیرت سے دیکھ رہا تھا۔وہ اِیسی باتیں اکثر نہیں کرتے تھے

www.novelsclubb.com

تب سے جب سے اُنہوں نے اپنے بہترین دوستوں سے جُدائی خود طے کی تھی یا پھر وقت نے۔

اُنکے ایک ایک لفظ تمانچے کی طرح تھے کیونکہ شاید اُسکی زندگی میں بھی تو ایسا ہی سب ہوا تھا جسکی وہ کسی کو کانوں کان خبر تک نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔ گالوں پر کسی شے کا اِحساس کر کے جیسے ہی اُس نے اپنے ہاتھوں سے گال چُھو کر آنکھوں کے سامنے کیئے، ہاتھ پر پانی دیکھ کر وہ ساکن سا رہ گیا۔ یہ اِتنے سال بعد اُسکی آنکھ سے پھر سے آنسو کیوں نکل آئے تھے؟؟ پُرانے زخم پھر سے رِسنا کیوں شروع ہو گئے تھے؟؟ اُسکو سوچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ باہر نِکل گئے۔ اُس نے رُوحان کے دِل کے جس حصّے پر گہری ضرب مارنا تھی وہ مار آئے اب باقی سب رُوحان پر تھا۔ پیچھے وہ اب تک اپنے لرزتے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا جہاں مہر کا آخری لمَس اب تک تازہ تھا۔ دِل کا بڑھتا دَرد سانس تک لینے میں دُشواری سہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

--

"آپ نے بتایا ہی نہیں بیٹا کہ آپ سکندر مرِاد کی بیٹی ہو۔"اُنکے سوال پر حور عین نے اُنکے مُضمحل سے چہرے کو بغور دیکھا۔ذہن میں پلتے سوال پھر سے سَر اُٹھانا چاہ رہے تھے مگر وہ سَر جھٹک کر اُنکو دیکھنے لگی۔

"مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ آپ بابا کے وہی دوست ہیں جنکے ذکر کرتے ہی وہ دِل تھام لیتے اور دِنوں تک بیمار رہتے تھے۔"اُسکے کہے جانے پر اُنکے چہرے کو جیسے تاریک سائے نے چُھو لیا۔

"اور آپ میرے رَب نِشتر کو کیسے جانتی ہیں؟"اب کے سوال بے حد محتاط ہو کر کیا گیا۔

"وہ تو بچپن سے ہمارے گھر آتے جاتے تھے۔گھنٹوں بابا اور وہ شطرنج کھیلتے تھے۔امی کے علاج میں بہت مدد کی تھی نِشتر انکل نے بابا کی اور پھر آخری وقت میں بھی

باباسے چُھپ کر بابا کی خبر لینے آتے تھے لیکن نہ جانے کیوں۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تھے۔"اُسکے تفصیلی جواب پر اُنکو دِل میں دَرد سا اُٹھتا محسوس ہونے لگا۔وہ اُن دونوں کی زندگیوں میں کہیں بھی نہیں تھے۔وہ دونوں آخر وقت تک ایک دوسرے کے ساتھ اُنکو بُھلا کر رہے تھے اور وہ اپنی شادی کے بعد سے اکیلے ہوتے چلے گئے اگر جو صنم کا ساتھ نہ ہوتا وہ تو دوستوں کے بے رُخی کبھی نہ سہہ پاتے۔

"آپ کبھی بابا سے مِلنے کیوں نہیں آئے؟"حور عین کے اگلے سوال پر وہ خالی خالی آنکھوں سے اُسکو دیکھنے لگے اور وہ اُنکے آنکھوں کے عجیب حزن بھرے تاثر پر ٹھٹک کر رہ گئی۔اِس سے پہلے کہ وہ کچھ مزید پُوچھتی، پیچھے سے آتی ذُوالجلال کی آواز پر وہ سنبھل کر سیدھی ہوئی۔اُسکے یوں ایک دَم سنبھل کر بیٹھنے پر عارض صاحب تھکاوٹ کے باوجود مُسکرا دیئے۔

www.novelsclubb.com

"میں نے ملیحہ سے نِکاح کی بات کر لی تھی بیٹا اور اُس نے میرا مان رکھ لیا۔" یاد آ جانے پر اُنہوں نے کہا جبکہ حور عین کے شانے یک دَم ہلکے پُھلکے ہونے لگے۔

"لگتا ہے جلال کو سگنل مل گئے ہیں تمہارے یہاں آنے کے۔" قریب آتی ذُوالجلال اور آصف کی آوازوں پر وہ مُسکرا کر بولے جو وقت سے پہلے آفس سے آ گئے تھے۔اُنکی بات پر حور عین نے دھڑکتے دِل سے چور نظر ہال کے داخلہ حصّے پر ڈالی جہاں سے قدموں کی آواز بتدریج قریب آتی سُنائی دے رہی تھی۔

"میں۔۔۔میں آپکے لیئے کھانا بنانے آئی تھی،۔کچھ اچھا سا جسے کھا کر آپ ایک دَم ٹھیک ہو جائیں۔" اِنتہائی قریب آتی آہٹ پر وہ تیزی سے کہہ کر اُٹھ کھڑی ہوئی جبکہ اُسکی جلدی پر عارض صاحب نے مُسکراہٹ دبا کر اُسکو دیکھا جیسے ہی ذُوالجلال اور آصف اندر آئے وہ تیر کی سی تیزی سے منظر سے غائب ہو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اسلام و علیکم باباجان!" اُن دونوں کی یک جان آواز پر انُہوں نے بغور اُن دونوں کو دیکھا جنکے بیچ کے فاصلے سمٹ رہے تھے جس سے وہ دونوں ہی انجان تھے جبکہ اندر آتا ذُوالجلال ٹھٹک کر ٹھہر گیا۔

"ماشاءاللہ! آپکا موڈ تو بہت خوشگوار ہے آج اور یہ۔۔۔" اُنکے شاداب ہوتے چہرے کو دیکھ کر کہتے وہ تھما جبکہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی حور عین نے اپنی سانس رُوک لی۔

"اور یہ کیا۔۔۔" عارض صاحب نے اُسکو اِدھر اُدھر نگاہ دُوڑاتے دیکھ کر آصف کے ساتھ مُسکراہٹ دبائی۔

"یہ ہال میں اپنی اپنی سی خوشبو کیوں پھیلی ہوئی ہے؟" مشکوک نظروں سے اُنکے مُسکراتے چہرے کو دیکھتے ہوئے اُس نے کہا جبکہ آصف کا قہقہ بے ساختہ تھا۔ حور عین نہیں جانتی تھی کہ اُسکے چہرے کو مُسکراہٹ نے چُھو لیا تھا۔

"تمہارے کیوں آتے ساتھ قہقہے چُھوٹ رہے ہیں؟" آصف کی بے وقت کی ہنسی اُسکو ہضم نہیں ہوئی تھی۔ وہ جو پہلے ہی حور عین کے پرسوں سے اُوجھل رہنے پر بَھرا ہوا تھا، اُس پر چڑھ دوڑا۔

"وہ ایک شعر یاد آگیا تھا آپکو دیکھ کر۔" آصف نے ذرا سا بھی نہ دبتے ہوئے ڈھٹائی سے کہا جبکہ عارض صاحب مُسکرا کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔

"کونسا شعر اسفی؟" اُنکا انداز ذُوالجلال کی حالت سے صاف جظ اُٹھانے والا تھا۔ ذُوالجلال نے چہرہ پھیر کر اُن دونوں کے گھٹ جُوڑ کو دیکھا۔

"وہی۔۔۔ عرض کیا ہے! بہت دُور سے تیرے قدموں کی آہٹ جان لیتے ہیں۔۔۔ تُجھے اے زندگی! ہم دُور سے پہچان لیتے ہیں۔" آصف کے کہے جانے پر ذُوالجلال نے اُسکو یوں شعر کا جنازہ نکالتے نہ سمجھی سے گھُور کر دیکھا جبکہ عارض صاحب نے بھرپور کندھا تھپتھپا کر آصف کو داد دی جسے وہ 'نوازش' کہہ کر قبول کر رہا تھا۔

"بجاتے رہیں آپ لوگ اپنی اپنی ڈھولکی لیکن رحیم چچا سے کہیں میرے لیئے کچھ اچھا سا بنا دیں دو دِن سے بے سوادہ کھانا کھا کر تھک گیا ہوں۔" چادر کندھے سے اُتارتے ہوئے وہ آصف کو ہاتھ ہلا کر خود کمرے کی جانب بڑھ گیا جبکہ حور عین نے چمکتی آنکھوں سے کچن کی راہ لی۔

"ملیحہ بتا رہی تھی کہ حور عین یہاں آئی ہے۔" عارض صاحب کے برابر بیٹھتے ہوئے اُس نے ہنس کر کہا۔

"ہاں میری طبیعت کا پُوچھنے آئی تھی اور کہہ رہی تھی اپنے ہاتھ سے کچھ بنا کر کھلاتی ہوں۔" انُہوں نے بھی اُسکے انداز میں ہی کہا جبکہ آصف نے مُسکراتی نظروں سے اُنکے پُر رونق ہوتے چہرے کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"پھر تو آپ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں تک چاٹنے والے ہیں۔" آصف کے انداز پر وہ ٹھٹک کر اُسکو دیکھنے لگے۔

"کیا مطلب؟یعنی ہماری بیٹی کے ہاتھ میں اِتنا ذائقہ ہے؟"اُنکے اِشتیاق پر آصف نے بامشکل اپنی ہنسی دبائی۔

"ابھی آپکو معلوم ہو جائے گا کہ بہو کے نام پر آپ اپنے گھر کیا لانے والے ہیں۔" آصف نے اُنکے اِشتیاق کو دِل میں خوب ہنستے ہوئے بھرپور ہوا دی اور پھر اُنکی مُسکراتی آنکھوں پر تیری سے نظریں پھیر گیا کیونکہ اُسکا دِل قہقے مارنے کا چاہ رہا تھا۔

وہ مُسکراتے چہرے کے ساتھ پوری جان فشانی سے کھانا بنانے میں مگن تھی ساتھ ساتھ سلاد صفائی سے کاٹتے ہوئے اُس نے فریج سے نکال کر فروٹ بھی تیزی کے ساتھ کاٹنا شروع کیا اور پھر وہ کریم چاٹ بنانے لگی۔وہ شروع سے جانتی تھی کہ کوکنگ کے معاملے میں پرفیکٹ نہیں مگر اب وہ پورے دِل سے ذُوالجلال اور عارض خان کے لیئے کچھ اچھا سا بنانا چاہتی تھی۔میٹھا تیار کر کے وہ مُسکراتے چہرے

کے ساتھ اب کڑھائی گوشت میں چمچہ ہلاتے ہوئے مسلسل مُسکرا رہی تھی۔ ذُوالجلال کے لیئے کچھ کرنے کی خوشی بے حد انوکھی، دِل گُداز کر دینے والی تھی۔ ذُوالجلال جو کھانے کا کہنے کے لیئے اندر آرہا تھا سامنے حور عین کو مُسکراتے ہوئے اِدھر اُدھر کام میں مگن دیکھ کر ٹھٹک کر وہیں ٹھہر گیا۔

وہ پورے مگن انداز میں، اُسکی نظروں تک سے بے خبر کھیر باؤل میں ڈال کر فریج میں رکھ رہی تھی جبکہ وہ مُسکراتے دِل کے ساتھ اُسکو اپنے گھر میں یوں اِطمینان اور محویت سے کام کرتے دیکھنے لگا گو کہ حور عین کو وہ اپنی حویلی میں گھومتے، کام کرتے کُھلی آنکھوں سے کتنی ہی بار دیکھا تھا مگر پھر بھی حقیقت زیادہ دِلفریب تھی۔ مُسکراہٹ دباتے ہوئے وہ گُھوم کر آہستہ قدموں سے اُسکے پیچھے سے آیا لیکن وہ پھر بھی ٹماٹر کٹنگ بورڈ پر تیزی سے کاٹنے میں مگن رہی۔ وہ خاموش، بالکل ساکن چمکتی آنکھوں سے کھڑا اُسکو دُنیا بُھلائے اپنے کام میں مگن دیکھے گیا پھر دِل کی پُکار پر لبیک کہتے ہوئے وہ اُسکے عین پُشت پر جا کھڑا ہوا۔ ٹماٹر کاٹ کر وہ جیسے ہی پلٹی

www.novelsclubb.com

پیچھے کھڑے ذُوالجلال کو دیکھا لمحے بھر کے لیئے اُسکی جان نکل گئی۔ بامشکل چیخ رُوک کر وہ ایک قدم پیچھے کو ہوئی جبکہ اُسکی بُوکھلاہٹ پر ذُوالجلال کی آنکھوں کی چمک مزید دھمکنے لگی۔

"آ۔۔۔آپ۔۔۔آپ نے ڈرادیا مجھے۔" اُسکو مُسکراتی آنکھوں سے اپنی جانب بڑھتے دیکھ کر وہ ہکلا کر بولی جبکہ ذُوالجلال دو قدم کا فاصلہ پاٹ کر عین اُسکے رُوبرو آن کھڑا ہوا جو پلکیں جھپکاتی، اُٹھاتی، گراتی بڑا ہی مَن پسند منظر پیش کر رہی تھی۔ حور عین ایک قدم مزید ہونے کی چاہ میں پیچھے پُشت پر شیلف سے جا ٹکرائی تو اُسکو رُک جانا پڑا۔ سُرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اُس نے چہرہ پیچھے کر لیا کہ ذُوالجلال نے جُھک کر اُسکے دائیں اور بائیں ہاتھ رکھتے ہوے گویا اُسکو اپنے حصار میں محصور کر لیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا کر رہے ہیں۔ ہٹیں سامنے سے۔" داخلی دروازے کو دیکھتے ہوئے اُس نے بامشکل سجدہ ریز ہوتے چہرہ کے ساتھ کہا جبکہ ذُوالجلال یونہی خاموشی سے اُس چہرے کو دیکھنے لگا جو ہمیشہ اُسکے دِل کی دُنیا تہہ و بالا کر کے خود بے خبر رہتا تھا۔

"حور عین؟" اُسکی مدہم، سرگوشی بھری پُکار پر حور عین نے ٹھٹک کر اُسکو دیکھا جو آج اُسکو حور کہہ کر نہیں پُکار رہا تھا۔ اُسکا دِل سُکڑ کر پھیلا۔

"تمہیں مُجھ سے محبت کب ہو گی؟" اُسکے اِسرار بھرے سوال پر حور عین نے سُرخ ہوتے چہرے اور دھڑک دھڑک کر پاگل ہوتے دِل کے ساتھ اُسکے تھکاوٹ سے چُور چہرے سے نظریں چُرا لیں۔ وہ سوال جان لیوا تھا۔ وہ یونہی جُھک کر آسمان کی طرح بغیر اُسکو ہاتھ لگائے اُس پر چھایا ہوا تھا۔ اُسکو پھر سے نگاہیں بدلتا دیکھ کر اُسکے دِل نے کروٹ بدلی اور پھر گہرا سانس لے کر اُس نے نہ صرف ہاتھ اُٹھا لیئے بلکہ خود بھی اُسکو دیکھے بغیر پلٹا اور پھر خاموشی سے نکلتا چلا گیا جبکہ وہ دِل پر ہاتھ رکھے بھیگتے چہرے کے ساتھ اُس شخص کی مایوسی کو دِل کے نہاں خانوں تک

www.novelsclubb.com

میں اُترتی محسوس کر رہی تھی۔اِظہار کر دینا مشکل نہیں تھا ذُوالجلال کے بچھڑ جانے کے خوف نے اُسے مشکل بنا رکھا تھا۔

اِک جُدائی ہی تو محبت میں نہیں ہے

کیا بتائیں کہ ہمیں اور بھی کتنے ڈر ہیں۔۔۔

"رُوحان! یہ لو تمہاری کتابیں۔" اُسکی کتابیں اور نوٹس اُسکے برابر میں رکھتے ہوئے وہ ہاتھ جھاڑ کر اب اُسکے سامنے بیٹھ رہی تھی اور رُوحان اپنا پلستر ہوا ہاتھ اِحتیاط سے پکڑ کر نوٹس لینے کو جُھکا اور پھر جیسے جیسے وہ اسائمنٹ کے صفحے پلٹ رہا تھا اُسکے چہرے کو مسکراہٹ چھونے لگی جسے وہ نرم نگاہوں سے دیکھ کر خود بھی مُسکرا دی۔

"تھینک یو! ایک تم ہی ہو جو میرے کام کو سیریس لیتی ہو ورنہ صُوفی تو اپنے کام کر لے بڑی بات ہے۔" نوٹس سائیڈ پر رکھتے ہوئے اُس نے ممنون لیکن تکلفانہ لہجے

میں کہا جبکہ اُس نے تیزی سے نظروں کا زاویہ بدل کر سامنے دیکھنا شروع کر دیا۔

رُوحان نے خاموشی پر چہرہ پھیرتے ہوئے اُسکو دیکھا جس کے چہرے کو سردیوں کی دُھوپ ٹکرا ٹکرا کر مزید نکھار بخش رہی تھی مگر وہ اپنے چہرے کی دلکشی سے انجان معلوم ہوتی تھی۔اُسکے چہرے سے ہوتی ہوئی رُوحان کی نظر اُسکی سُرمائی آنکھوں سے ٹکرائیں جن سے سورج کی روشنی ٹکرا کر مزید خوابناک بنا رہی تھی۔اُسکی نگاہ راستہ بُھول جانے لگی لیکن حقیقت بے اِنتہا تلخ تھی وہی حقیقت کہ یہ لڑکی اُسکی ماں کو رُلاتے رہنے والی عورت کی بیٹی تھی۔سُرخ ہوتی آنکھوں سے اُس نے خود کو ہزار بار پھر سے ملامت کی اُس نظروں کی لمحے بھر کی بے اِختیاری پر۔

"جاؤ نہ اب۔یہیں کیوں ٹِک کر بیٹھ گئی ہو؟"اُسکا وہی لہجہ جسکی وہ عادی تھی اُسکو خوبصورت خواب سے نکال لیا۔اُس نے چونک کر اُس شخص کے چہرے کو دیکھا جو اُسکو کچھ سالوں سے بے حد بھلا لگنے لگا تھا۔جو اُسکے دِل کو کسی نئی رَمز سے آشناء کروا کر انجان محسوس ہو رہا تھا۔شرمندگی اور خجالت کے مارے وہ تیزی سے اُٹھ کھڑی

www.novelsclubb.com

ہوئی جبکہ رُوحان چہرہ پھیر کر اپنے قریب آتی لڑکی کو دیکھا سامنے کھڑی ساحرہ سے ہر ممکن غافل ہو کر۔

"ہائے ڈارلنگ!" قریب آنے پر وہ پینٹ شرٹ میں ملبوس لڑکی جُھک کر رُوحان کے گلے لگ گئی جبکہ لمحے بھر کے لیئے رُوحان بھی ہک دَق سارہ گیا لیکن پھر نگاہ اُسکے شرمندہ ہوتے سُرخ چہرے سے ٹکرائی تو ہاتھ پھلا کر اُسکا شانہ تھپتھپایا۔

"کہاں تھی تم نتاشہ؟ کب سے اِنتظار کر رہا تھا؟" کہہ کر اُس نے کنا کھیوں سے اُسکے تحیر بھرے تاثرات کو دیکھا جو رُوحان کے دیکھتے ہی ماند پڑ گئے۔

"اُف! رُوحی کیا بتاؤں ڈانٹ پڑی ہے پروفیسر عالمگیر سے۔" نتاشہ جو رُوحان سے کچھ کڑوا سُننے کے لیئے بالکل تیار تھی۔ اُسکی یوں بیتابی پر خوشگوار حیرت سے گنگ ہوئی اور پھر اُسکے برابر بیٹھ گئی۔ جبکہ اُسکو تیزی سے اپنا بیگ اور سامان اُٹھاتے دیکھ کر رُوحان کا دِل مزید کڑوا ہونے لگا۔ اِس سے پہلے کہ اُس فیشن کی دوکان کی نظر بھی اُس پر پڑے وہ یہاں سے نکل جانا چاہ رہی تھی۔

"ارے مہروشہ!" اُسکو جاتے دیکھ کر وہ چسکے لینے والے انداز میں اُسکو پُکار بیٹھی جبکہ مہر نے مُنہ پھیر کر بامشکل ضبط کیا۔

"اسلام وعلیکم نتاشہ!" پلٹ کر وہ جس نرمی سے بولی اُس پر رُوحان نے اُسکو کچا چبا جانے والی نظروں سے دیکھا جواب اُسکو نہیں دیکھ رہی تھی۔

"کل فن فئیر ہے۔ تم کل نہیں آرہی نہ ہمیشہ کی طرح۔" نتاشہ نے چمک کر کہا جبکہ مہروشہ نے اُسکے انداز پر بامشکل اپنی مُسکراہٹ دبائی۔

"میرے بھائی کا یہاں آخری فنکشن ہے، اِنشاءاللہ آؤں گی۔" اُسکے کہے جانے پر رُوحان نے ٹھٹک کر اُسکو دیکھا۔ اِس بات سے وہ کیوں انجام رکھا گیا تھا؟ بھائی کے ذکر تھا اُس مہروز کا خیال اُٹھا تو دِل میں اُٹھتے طیش کو بامشکل روکے وہ اُسکو دیکھ رہا تھا جو تیزی سے منظر سے ہمیشہ کی طرح غائب ہو گئی تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اُس پر چیخے، چِلائے۔ اُس سے وعدے سے پِھر جانے پر، مکر جانے پر اُسکا گریبان کھینچے مگر وہ یوں

اُسکو خاموشی کی مار مار کر مزید تنفر میں مبتلا کرتی تھی۔اُسکے جاتے ہی اُس نے بُری طرح نتاشہ کا بازو جھٹکا اور پھر اُٹھ کھڑا ہوا۔

"چلو کیفے۔۔۔"وہ جو سنبھل کر کھڑی ہوئی تھی پھر سے بولی جبکہ رُوحان نے چہرہ پھیر کر اُسکو جن نظروں سے دیکھا اُس پر اُسکے باقی الفاظ مُنہ میں ہی دبے رہ گئے۔

"مجھے اِس قسم کی بے تکلفی بالکل بھی پسند نہیں۔"اُسکے سَرد لہجے پر نتاشہ کا میک اپ سے سُرخ ہوتا چہرہ مزید سُرخ ہو گیا جبکہ اُس پر نگاہ غلط ڈالے بغیر اپنے نوٹس اور کتابیں اُٹھا کر وہ مہروشہ کے مخالف چل ہڑا۔پیچھے سُلگتی نظروں سے لمحہ بہ لمحہ دُور جاتے رُوحان میر کو دیکھ رہی تھی جو ہمیشہ سب کے سامنے ببانگ دہل مہروشہ عارض خان سے بے زاری اور نفرت کا اِظہار کرتا آیا تھا،اپنی حرکتوں،اپنے انداز اور اپنی نظروں کی بے اِختیاری کے برعکس۔۔۔۔

"مہروشہ۔۔۔۔"پانی کی بوتل پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے وہ آگ اگلتے لہجے میں اُسکا نام لے رہی تھی جسکو اپنے دُشمنوں کی خبر تک نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا بات ہے بڑا اُکھڑا ہوا ہے؟" سیف نے اُسکو کتابیں ٹیبل پر پھینکتے دیکھ کر چونک کر کہا۔ جبکہ وہ کچھ کہے بغیر سخت تاثرات کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"یہ مہر کہاں ہے؟" اُسکے سرد آواز پر سیف نے ٹھٹک کر اُسکو دیکھا جسکی آنکھیں نفرت سے دہک رہی تھیں۔

"کیوں تُو کیوں پُوچھ رہا ہے؟" سیف اُسکے اور مہروشہ کی ہر بات کا گواہ تھا اِس لیئے طنزیہ بولا۔ اُسکے اُلٹا سوال پر رُوحان نے طیش سے اُسکو دیکھا جو کندھے بے نیازی سے آچکا رہا تھا۔

"اپنے بھائی کے ڈپارٹمنٹ گئی ہو گی۔" جیسے ہی اُس نے کہا رُوحان سُرخ ہوتے چہرے کے ساتھ تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"اوُ بھائی کدھر؟" سیف نے اُسکا ہاتھ سختی سے پکڑ کر اُسکو جیسے ہوش میں لانا چاہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاتھ چھوڑ میرا۔" وہ جب بولا تو اُسکی آواز بے حد سخت تھی مگر سامنے اُسکا جگری یار سیف مہران تھا جو اُسکے مزاج کے سبھی موسموں سے واقف تھا۔

"پولیٹیکل سائنس ڈپارٹمنٹ میں کام ہے مجھے۔" اُسکو کسی صورت ہاتھ نہ چھوڑتے دیکھ کر اُس نے جسطرح سُلگ کر کہا سیف مہران کا قہقہ زبردست تھا۔

"یوں کہہ محبوب کے پیچھے جانا ہے۔" ہاتھ چھوڑتے ہوئے اُس نے مزاقاً کہہ کر رُوحان کے چہرے پر کس کے تھپڑ جڑا تھا اپنے الفاظ سے۔

"مہر میری محبوبہ نہیں ہے، سمجھا تُو۔" اُسکو گریبان سے پکڑ کر اُٹھاتے ہوئے وہ آگ اُگلتے لہجے میں کہہ رہا تھا جبکہ سیف نے مصنوعی حیرانگی سے اُسکو دیکھا جو بس کسی بھی دِن اپنا صبر کُو دینے والا تھا۔

"میں نے مہر کا نام کب لیا؟" اُسکے بے نیاز انداز پر رُوحان نے اُسکا گریبان خجالت سے جھٹک دیا۔

"ویسے بھی مہر تو اُس مہروز کمال کی محبوبہ ہے، نہیں؟" وہ جو پلٹ کر جانے والا تھا، سیف کی اگلی بات پر تیر کی سی تیزی سے پلٹا اور پھر سیف کا جبڑا اُسکے جارحانہ مکّے کی شدت سے پھٹ گیا مگر وہ صرف لڑکھڑایا اور پھر رُوحان کو دیکھ کر کمینہ سا مُسکرایا۔ اُسکی مُسکراہٹ پر وہ اپنا ہاتھ سہلاتا ہوا تیزی سے کلاس سے باہر نکل گیا۔ تیز قدموں سے وہ پولیٹکل سائنس ڈپارٹمنٹ جا رہا تھا مگر سامنے سے آتی رِیٹا کو دیکھ کر وہ آہ بھر کر رہ گیا۔

"کیا مُصیبت ہے۔" اُسکو مُسکرا کر قریب آتے دیکھ کر وہ ناگواری سے بڑبڑایا اور پھر اُسی تیزی سے رِیٹا کے برابر سے ہو کر نکلتا چلا گیا۔ لمحے بھر کے لیئے حیران سی وہ وہیں کھڑی چہرہ پھیر کر دُور جاتے رُوحان میر کو دیکھتی رہی اور پھر سَر جھٹک کر آگے بڑھ گئی۔ اُسکے پیچھے نہ آنا محسوس کر کے اُس نے اِیسے سُکھ کا سانس لیا گویا کوئی عفریت سے بامشکل بچا ہو پھر خود ہی اُسکی ہنسی نکل گیا یہ سوچ کر کے ابھی مہران یہاں ہوتا تو کتنا ریکارڈ لگاتا اُسکا۔ سامنے ہی مہروشہ کو ڈپارٹمنٹ سے نکلتے دیکھ کر

www.novelsclubb.com

لمحے بھر کے لیئے اُسکے نفرت بھرے دِل نے دھڑک کر اپنے ہونے کا اِحساس ضرور دِلایا تھا اِس سے پہلے کہ وہ مزید اُسکی جانب قدم بڑھا کر اپنے عہد سے پِھرتا۔۔۔

"مہر۔۔۔وشہ!" اُسکے عقب سے مہروشہ کو آواز دے کر پُکارنے والا ہی مہروز کمال تھا جسکی کچھ ماہ پہلے اُس نے اور سیف نے اپنے دوست سے کہی جانے والی باتیں سُن لیں تھیں جس میں بہت محویت سے اپنی محبت جو مہروشہ کے لیئے اُسکے دِل میں تھی کا ذکر کر رہا تھا۔اُسکو مہروشہ سے باتوں میں محو دیکھ کر اُس نے اپنے جبڑے اور ہاتھوں کی مُٹھنیاں سختی سے بینچ لیں۔لہو کنپٹیوں میں شدید طیش کے عالم میں ٹھوکریں مار رہا تھا،نہ جانے کیوں؟؟اُس نے خود ہی تو مہر کے سامنے اپنی ڈھونگ بھری محبت کا اعتراف کیا تھا تو اب دِل میں رقابت کیوں اُٹھتی تھی مہروز کمال کو دیکھ کر؟؟سَر جھٹک کر وہ ہر اُس منظر سے نکلنا جانا چاہتا تھا جہاں مہروشہ عارض خان ہو کیونکہ اِتنی ہی خار تھی رُوحان میر کو اُس سارے خاندان سے۔

www.novelsclubb.com

"کیسا بنا کھانا؟" سب کو ایک نوالے کے بعد خاموشی اور جانفشانی سے کھانا کھاتا پا کر اُس نے بے چینی سے کہا۔ آصف نے جتاتی نظروں سے عارض خان کو دیکھا یعنی اب سمجھ گئے نہ میری بات کا مطلب، اب چاٹیں اُنگلیاں۔

"تمہیں معلوم ہے نہ تمہارے ہاتھ میں کچھ خاص ذائقہ نہیں؟" آصف کے سنجیدگی سے کیئے گئے سوال پر حور عین نے دنگ ہو کر اُسکو دیکھا جبکہ عارض صاحب اور ذُوالجلال کے حلق میں نوالہ پھنس گیا تھا۔ تیزی سے باباجان اور ذُوالجلال کو پانی دیتے ہوئے اُس نے پریشانی سے دونوں کو دیکھا جبکہ ذُوالجلال آصف کو باقاعدہ گھور رہا تھا۔

"بک رہا ہے یہ۔ تمہارے ہاتھ میں ذائقہ بہت زیادہ ہے۔ اصل میں باباجان اور میں کافی عرصے بعد گھر کا کھانا اور وہ بھی عورت کے ہاتھ کا کھا رہے ہیں تو بس۔" مدہم سا مُسکرا کر کہتے ہوئے اُس نے حور عین کو تسلی بہت اچھے سے دیتے ہوئے عارض صاحب کو دیکھا جنہوں نے تائید میں سَر ہلا کر حور عین کو خوشی سے

www.novelsclubb.com

بے حال کر دیا تھا۔اُن دونوں کی مُبالغہ آرائی پر آصف نے بامشکل اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا۔

"واقعی میں؟ میں نے کھانا اچھا بنایا؟؟"اُسکے کھل اُٹھتے چہرے کو دیکھ کر ذُوالجلال کا دِل بھی مُسکرانے لگا ورنہ حقیقت تو یہ تھی حور عین بالکل بھی اچھی کوکنگ نہیں کر سکی تھی۔وہ یہ کہہ کر اُسکا دِل نہیں توڑنا چاہتا تھا۔جلدی جلدی فروٹ چاٹ اور کھیر اُن دونوں کے لیئے پلیٹوں میں نکالتے ہوئے اُسکے چہرے کی خوشی دیکھنے لائق تھی۔عارض صاحب نے مُسکرا کر اُسکے ہاتھ سے کھیر لے کر اپنے سامنے رکھی اور پھر ذُوالجلال کو مُسکراتی نظروں سے دیکھا جس سے خود ہنسی نہیں سنبھالی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں بھی ٹیسٹ کرتی ہوں۔"حور عین کو اپنے لیئے سالن نکالتے دیکھ کر اُن دونوں باپ بیٹے کا اوپر کا سانس اُوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔دنوں نے تیزی سے آگے ہو کر اُسکے ہاتھ سے اُسکا بنایا ہوا سالن ہٹا لیا جبکہ جلدی سے فروٹ چاٹ اور کھیر کو

جھکتے ہوئے ذُوالجلال نے وہ دونوں اُسکے سامنے رکھ دیں کیونکہ وہ ذائقے دار تھیں بہت حیرت، انگیز طور پر اور حور عین حیرانگی سے اُسکو دیکھنے لگی جو پھر سے کھانے میں مصروف ہو گیا تھا۔

"واہ واہ! کیا ذائقے دار، کیا لزیز کھیر اور چاٹ ہے۔ مزہ آگیا۔" اب تعریف عارض صاحب نے سو فیصد سچی کی تھی جبکہ آصف نے آنکھوں میں دَر آتا پانی احتیاط سے صاف کر کے ذُوالجلال کو دیکھا جو اُسکی طرح مرچوں سے بے حال ہو رہا تھا۔ شکر ہے عارض صاحب کے کھانے میں مصالحہ کم ڈالا گیا تھا ورنہ اُنکے کانوں سے بھی دُھوئیں نکلتے۔

"جزاک اللہ بابا جان...." اُسکو پہلی باریوں کھِلکھلا کر ہنستے دیکھ کر کھانے سے ہاتھ رُوک کر ذُوالجلال اُسکو دیکھنے لگا جو اُسکے سارے تھکے ہوئے اعصاب کو آسودگی دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پھر تو میں آپ دنوں کے لیئے اکثر کھانا بناؤں گی۔" اُسکے کہے جانے پر ذُوالجلال کا سارا فُسوں بھک

سے اُڑا اور پھر اُس نے عارض صاحب کو دیکھا جنکا حال اُس سے ملتا جُلتا تھا جبکہ آصف کی زوردار

'نہیں' پر حور عین نے ٹھٹک کر آصف کو اور پھر سب کو پریشانی سے دیکھا۔

"کیوں؟" اُسکے سوال پر ذُوالجلال نے سَر پر ہاتھ مارتے ہوئے آصف کو دیکھا اور پھر۔۔۔

"نہیں تم بالکل بھی کھانا نہیں بناؤ گی کیونکہ ہمارے گھر میں شیف ہیں۔ تمہیں تو میں صرف اپنے دِل اور گھر پر راج کرنے کے لیئے رخصت کروا کر لاؤں گا۔"

ذُوالجلال کی بات وہ جو پورے دھیان سے

سُن رہی تھی آخری بات پر باباجان کی موجودگی کے باعث دھڑکتے دِل کے ساتھ جھینپ گئی جبکہ عارض صاحب نے حقیقتاً متاثر ہو کر بیٹے کی پُشت تھپکی جس نے نہ صرف بیوی کا مان بھی رکھا بلکہ اُسکو کھانا بنانے سے بھی نہایت خوبصورتی سے منع کر دیا تھا۔اُسکو یوں گُلابی پڑتا دیکھ کر آصف کی بس یہیں ہو گئی اور وہ ہنسی دبانے کو مُٹھی ہونٹوں پر رکھتا اُٹھ کر بھاگ گیا۔حور عین کی حیرت پر عارض صاحب مُسکراہٹ دبا کر کھیر کھانے کے لیئے مزید جُھک گئے۔کھانے کے بعد وہ برتن دُھو رہی تھی کہ ذُوالجلال آگیا اور اُسے ہاتھ سے کاٹن کا کپڑا لے کر پلیٹیں سُکھا کر وہ اُونچے کیبنٹ میں رکھنے لگا

"تھوڑے سے تو برتن ہیں، میں کر لیتی ہوں۔"ممنون لہجے میں وہ بولی جبکہ ذُوالجلال نے نگاہ بھر کر اُسکو دیکھا جو زندگی جینے کے لیئے لازم و ملزوم ہوتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اپنی حویلی میں اکثر اپنے سارے کام خود کرتا ہوں اور یہاں بھی کبھی کبھار اِس لیئے تمہیں تشکر محسوس کرنے کی بالکل ضرورت نہیں۔" اُسکے اعصاب کو ہلکا پُھلکا کرتے ہوئے معلومات میں اِضافہ کیا جبکہ حور عین اُسکو حیرانگی سے کچن سمیٹتے دیکھے گئی۔ وہ جو ہمیشہ سے رُوحان میر کی وجہ سے سمجھتی تھی کہ امیر اور سیاست دان لوگ بس دوسرے کے کام اور زندگیاں بگاڑنا جانتے ہیں اب ذُوالجلال کے آنے سے اُسکو اپنے خیالات تبدیل کرنے پڑ رہے تھے۔ کون یقین کرتا کہ وہ منسٹر ہو کر اپنے گھر کے کام نہ صرف خود کرتا بلکہ اپنی بیوی کی بھی مدد کر رہا تھا۔ اُسکو بے اِختیار خود پر رَشک آنے لگا۔ چاہے جانے کا اِحساس بے حد خوبصورت تھا اور یہ کہ وہ زمانے کو مطلوب شخص صرف اُسکا ہے، یہ اِحساس بڑا ہی فرحت انگیز تھا۔

www.novelsclubb.com

ے مل رہا ہے نہ کھو رہا ہے تُو

کتنا دِلچسپ ہو رہا ہے تُو۔۔۔

"آپکی امی بہت خوش قسمت اِنسان ہوں گی۔" اُسکو دیکھتے ہوئے بے ساختہ اُسکے مُنہ سے پھسل گیا۔ برتن اُٹھاتے ذُوالجلال کے ہاتھ لرز کر ساکن ہو گئے۔ حور عین نے اُسکے چہرے کے تیزی سے بدلتے تاثرات کو اَز حد حیرانگی سے دیکھا لیکن حور عین کے دیکھتے ہی وہ تیزی سے پلٹ کر برتن ریک میں رکھنے لگ گیا۔

"خوش قسمت تو میں تھا کہ وہ میری ماں تھیں۔" اُسکی مدہم آواز طویل وقفے کے بعد آئی، حور عین نے پلٹ کر اُسکی پُشت کو دیکھا تھا۔

"مائیں اِیسی ہی ہوتی ہیں۔" چہرہ پھیر کر اُس نے بھی ہلکے سے کہا۔

"تمہاری امی کا نام کیا ہے؟" وہ جو اُسکے بارے میں سب جاننے کا دعویٰ رکھتا تھا سوال اُسکی طرف سے آیا۔ حور عین نے چونک کر اُسکو دیکھا جو سنبھل کر اُسکو دیکھ رہا تھا۔

"زیبائش سکندر۔" اُسکے جواب پر ذُوالجلال کا ماتھا بے ساختہ ٹھنکا، سماعتوں میں کسی کا لہجہ گونجنے لگا تھا۔

"زیبی آنٹی!" اُسکی بڑبڑاہٹ پر حور عین نے پلٹ کر اُسکو دیکھا، حیرانگی سے، مسرت سے۔

"آپ میری امی کو جانتے ہیں؟" اُسکے سوال میں اِشتیاق محسوس کر کے ذُوالجلال نے نگاہ چُرائی۔

"میری امی کو سب زیبی کہہ کر بُلاتے تھے۔" اُسکو خاموش پا کر حور عین نے پھر سے کہا جبکہ اُس نے حور عین کا سوال سرے سے نظر انداز کر کے اثبات میں سَر ہلا دیا۔

"آپ۔۔سے ایک سوال پُوچھوں؟" وہ جونہی پلٹی، ذہن میں اچانک سے کچھ لہرایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ضرور۔" چہرے کے تاثرات نارمل کر کے وہ مُسکرا کر اُسکے سامنے، شیلف سے پُشت ٹِکا کر کھڑا ہو گیا۔

"آپکی کوئی بہن ہے؟"اُس نے سوال کرتے ہوئے ذُوالجلال کے زرد ہوتے چہرے کو بغور دیکھا۔دِل کہیں اندر ہی ڈوب کر ابھرا تھا۔

"ہاں۔۔۔"نگاہوں کا زاویہ بدل کر وہ اِتنی آہستگی سے بولا کہ حور عین کو بامشکل سُنائی دیا۔

"مجھے اُس سے اِتنی محبت ہے کہ میں ایک زمانہ اُسکی خاطر فراموش کر سکتا ہوں۔ اُسکے ناز نخرے اُٹھاتے رہنا مجھے بہت بچپن سے پسند تھا۔وہ میری سگی بہن نہیں تھی بلکہ میرے تایا کی بیٹھی تھی لیکن پھر تایا جان کی وفات کے بعد بابا جان نے اُسکو ہمیشہ کے لیئے ایڈوپٹ کر لیا۔بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ وہ میری سگی بہن نہیں ہے۔"اُس بہن کا ذکر کرتے ہوئے اُسکے چہرے پر زمانوں کا کرب،تکلیف اور محبت چھائی ہوئی تھی۔حور عین نے مُسکرا کر اُسکے چہرے کو دیکھا۔دِل میں فوراً سے اُس لڑکی کو جان لینے کی خواہش نے سَر اُٹھانا شروع کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا نام ہے آپکی بہن کا؟" وہ نہیں چاہتی تھی یہ سوال پُوچھنا لیکن کوئی بات تھی جو اُسکے لاشعور میں انگڑائی لے کر اِضطراب میں مبتلا کر رہی تھی۔اِس لیئے یہ سوال انجانے میں اُسکے مُنہ سے نکل گیا۔ذُوالجلال نے نکلے سے بہتے پانی کو دیکھا اور یک دَم اُسکو لگنے لگا وہ گاڑھا، سُرخ خون ہے۔

"مہروشہ!" وہ نام تھا یا گویا کوئی دھماکا جو ذُوالجلال نے اُسکے اعصاب پر کر دیا تھا۔ اُسکے ہاتھ سے پلیٹ چُھوٹ کر نیچے گری جبکہ زوردار آواز پر ذُوالجلال نے ٹھٹک کر اُسکو دیکھا جو تیزی سے زرد پڑتے چہرے کے ساتھ پلیٹ کے ٹکڑے چُننے کے لیئے نیچے جُھک گئی تھی۔

"ہاتھ پہ لگ جائے گی۔۔۔" اُسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی حور عین کے لبوں سے سسکی سے نکلی اور وہ تیزی سے اُسکے سامنے دوزانوں بیٹھ گیا، پریشانی سے۔

"چُھوڑو اِنھیں۔کیا کر رہی ہو یار۔" سب بُھول کر وہ اُسکے سَرد ہوتے ہاتھ تھام کر جھٹک رہا تھا جبکہ حور عین کا دماغ جیسے یکسر مفلوج ہو چکا تھا۔اُسکو ذُوالجلال کی کوئی

www.novelsclubb.com

صدا نہیں سُنائی دے رہی تھی۔ بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ اُسکی آنکھوں میں آخری چہرہ ذُوالجلال کا ہونا چاہیئے تھا مگر جو آخری چہرہ تھا وہ 'مہروشہ' کا خون میں تربتر اور کبھی اُداسی سے مُسکراتا ہوا چہرہ تھا اور پھر وہ ہچکی لے کر پیچھے کو گری جبکہ اُسکو یوں گرتے دیکھ کر ذُوالجلال ساکت ہوتے دِل سے، حیرانگی سے، خوف سے اُسکو دیکھتے ہوئے آگے بڑھا اور اُسکا سَر زمین پر لگنے سے پہلے ہی اپنے ہاتھوں میں تھام لیا۔

"آصف۔۔۔۔!" دروازے کی جانب چہرہ پھیر کر وہ اپنی پوری قوت لگا کر دھاڑا۔ اِتنی زور سے کہ حویلی کے دَر و بام اُسکی کپکپاتی آواز پر لرز گئے اور پھر آصف اور عارض خان نا سمجھی سے بُوکھلا کر دوڑتے ہوئے آئے لیکن اندر ذُوالجلال کو حورعین کے بے ہوش وجود کو اُٹھاتے دیکھ کر عارض صاحب وہیں دِل تھام کر رُک گئے جبکہ آصف تیر کی سی تیزی سے آگے بڑھ آیا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

"تمہیں یاد ہے نہ آج پھر ذُوالجلال پر حملہ کروانا ہے تم نے۔" فون پر ہدایت دیتے ہوئے اُسکے لہجے میں کہیں سے بھی دُکھ نہیں بول رہا تھا۔اُسکے کمرے کی جانب بڑھتے ہوئے رُوحان کو لگا اُسکو سُننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔ تیزی سے دروازے کے قریب بڑھا اور وہیں ٹھہر گیا۔اب وہ صاف سن رہا تھا اور یہ اُسکی سماعتوں کا دھوکا نہیں تھا۔

"اُسکو چوٹ کھا کھا کر، دَرد دَرد ہو کر میرے پاس آنا ہی ہو گا۔ ویسے نہ سہی اِیسے سہی۔" وہ اب خود سے شاید ہم کلام ہو رہی تھی۔ حیرانگی سے اُس نے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا۔ جو کچھ وہ سُن رہا تھا اُس پر یقین کر لینا بہت مشکل اَمر تھا۔ پریشانی سے ایک آخری نگاہ اُسکے کمرے کے بند دروازے پر ڈال کر وہ پلٹ کر اپنے کمرے میں آ گیا۔

"وہ یہ سب کرنے میں مصروف ہے اِس لیئے مُجھ سے نہیں مِلنے آئی۔" پریشانی سے بڑبڑاتے ہوئے وہ اِدھر اُدھر ٹہلنے لگا۔اُسکی سمجھ سے باہر تھا سب کہ صوفیا جو

www.novelsclubb.com

ذُوالجلال کی محبت میں سانس لے رہی تھی اِیسا کرنے کا سُوچ بھی کیسے سکتی ہے؟

بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ یک دَم ٹھہر گیا۔ کوئی پُرانا خیال ذہن کے پردے پر ابھرتے ہی اُسکا دِل رُوک گیا تھا۔

"تم مہروز کمال سے اِتنی خار کیوں کھاتے ہو؟" اُسکے برابر بیٹھتی صوفیا نے حقیقتاً پُوچھنا چاہا اور رُوحان نے چہرہ پھیر کر جن تادیبی نظروں سے اُسکو دیکھا صوفیا کی مُسکراہٹ تیزی سے سمٹ گئی۔

"کچھ لوگ بغیر وجہ کے بھی بُرے لگتے ہیں، زہر سے بھی زیادہ۔" پھر سے اُسکو مہر کو پُکارنا یاد آنے لگا تو وہ تنفر سے بولا جبکہ اپنی نفرت میں وہ صوفیا کے پُر سوچ تاثرات دیکھ نہیں سکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"فرض کرو وہ راستے سے ہٹ جائے؟" اُسکے لہجے میں کچھ تو اِیسا تھا کہ رُوحان نے ٹھٹک کر اُسکو دیکھا اور پھر اُسکی آنکھوں سے نکلتے عجیب سے تاثرات نے اُس جیسے بے پرواہ شخص تک کو جامد کر دیا۔

"ہٹ ہی نہ جائے کہیں وہ میرے راستے سے۔جب جب اُسے دیکھتا ہوں خون کھولنے لگتا ہے میرا۔" سَر جھٹک کر وہ جسطرح بولا، صوفیا کے چہرے کو پُراسرار سی مُسکراہٹ چُھونے لگی۔

"میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔اُسکو دیکھتی ہوں تو جی چاہتا ہے اُسکا قتل کر دوں۔" اب کے صوفیا نے سَرد انداز میں کہا جبکہ اُسکی بات پر رُوحان سنبھلا۔

"نہیں اب اِنسان کو ایسی مرنے مار دینے والی نفرت بھی نہیں کرنی چاہیئے۔" رُوحان کے مفاہمتی انداز پر صوفیا نے ٹھٹک کر اُسکو دیکھا اور پھر مُسکراہٹ دبائی۔

"تم ایک سائیڈ کیوں نہیں چُن لیتے۔یا اچھے بن جاؤ یا مکمل بُرے۔" صُوفیا کے مُسکراتی آواز پر اُس نے چہرہ پھیر کر صوفیا کو دیکھا۔

"میں نہ سیاہ ہوں نہ سفید۔میں شاید اِن دونوں راہوں میں بٹتے بٹتے سُرمائی ہو گیا ہوں۔" اُسکے مان جانے والے انداز پر صوفیا کی مُسکراہٹ سِمٹی۔

"اچھا ہم موضوع سے ہٹ رہے ہیں یہ بتاؤ مہروز کمال اگر منظر سے غائب ہو جائے؟"اُسکے لہجے پر رُوحان نے چونک کر اُسکو دیکھا۔وہ اُسکو آج دھچکے پر دھچکا دے رہی تھی۔

"کیا ہو گیا ہے؟اِتنی ایکسٹریم باتیں کیوں کر رہی ہو؟"اُسکے مُسکراتے انداز پر صوفیا نے کندھے جھٹکے جیسے وہ صرف جواب چاہتی ہے۔

"کیسے ہو گا وہ منظر سے غائب؟"اُسکے سوال پر صوفیا نے اِیسی نظروں سے اب دیکھا جیسے یہ سوال اُسکا مَن بھاتا تھا۔

"اُسکا ایکسیڈینٹ ہو جائے یا پھر۔۔۔یا پھر اُسکا قتل ہو جائے تو؟؟؟"اُسکے آپشنز پر رُوحان نے یوں دنگ نظروں سے اُسکی چمکتی آنکھوں کو دیکھا جیسے اُسے صوفیا کی دماغی حالت پر اِس پَل شُبہ ہو۔

"خُدا کو مانو صوفی۔ کیا اُول فول بولے چلی جاتی ہو تم بھی۔اِتنی نفرت بھی اچھی چیز نہیں ہے۔"صوفیا کو باقاعدہ ڈانٹتے ہوئے اُس نے جس انداز میں کہا صوفیا کا رنگ پھیکا پڑھنے لگا۔

"تمہارے کہنے کا مطلب میں پاگل ہوں؟"لہو لہو آنکھوں سے اُس نے رُوحان کو دیکھا اور رُوحان اُسکے تاثرات پر لمحے بھر کو ساکن سا ہو کر دیکھتا رہا۔

"کس نے کہا ایسا یار۔میں تمہیں بس یہ کہہ رہا ہوں جو ناپسند ہو اُسکو نظر انداز کرتے ہیں بس آسان سا حل۔اپنی سوچ کو اِتنا نیگیٹو کرنے کی کیا ضرورت۔"نرمی سے اُسکو اپنے کندھے سے لگاتے ہوئے رُوحان نے اُسے سمجھانا چاہا اور وہ سنجیدہ آنکھوں سے مُسکرا دی۔وہ اِس بات سے بے خبر تھا کہ اُسکے پیچھے سے گزر کر لائبریری جاتی لڑکی اُسکی بات پر،اُسکے سمجھانے پر لمحے بھر کو ٹھٹھکی تھی،مُسکرا کر اُس سے متاثر ہو کر جا چکی تھی۔وہی لڑکی جسکا نام حُور عین سکندر تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم کیوں مہروز سے اِتنا جل بُھن کر بیٹھی ہو۔" دُور دُور حدِ نگاہ تک بیٹھے طلباء کو ایک سَرسَری نظر دیکھتے ہوئے کہا۔

"منحوس اِنسان بکواس کر رہا تھا۔" نخوت سے ناک چڑھا کر جواب دیا گیا۔

"کیسی بکواس؟" اُسکے کان تیزی سے کھڑے ہوئے۔

"کہہ رہا تھا میرے دوست کو تم جیسی لڑکیاں نہیں پسند۔ وہ میرا دوست ہے اِس لیئے بتا رہا ہوں۔" اُسکی ہی نقل کرتے ہوئے اُس نے کہا جبکہ رُوحان لمحے بھر کو سُن رہ گیا۔ وہ سب صوفیا کے سینیئرز تھے اِس لیئے صوفیا اُن سے اکثر سینگ پھنسائے رکھتی تھی یہ بات رُوحان جانتا تھا مگر۔۔۔

"کیا مطلب تم آصف کو پسند کرتی ہو؟" اُسکے دنگ لہجے پر صوفیا نے بِدک کر اُسکو دیکھا۔

"میں اُس منگنی شدہ لڑکے کو کیوں پسند کروں گی۔ میری نظر تو ذُوالجلال خان پر ہے "شروع میں نخوت سے کہہ کر آخر میں اُسکے جانثار لہجے پر رُوحان کے سَر پر گویا آسمان ٹوٹ پڑے۔

"ذُوالجلال۔۔۔وہ۔۔۔وہ۔ مہر کا بھائی؟"اُسکی بے یقینی بہت زیادہ تھی۔

"اُوہو! ایک تو مہر کا نام لے کر نہ میرے مُنہ کا ذائقہ خراب کر دیا کرو بس۔ مہر کے علاوہ بھی کچھ سوچ لیا کرو تم۔"اُسکے تنفر زدہ لہجے پر رُوحان نے ٹھٹک کر اُسکو دیکھا لیکن آخری بات پر اُسکا چہرہ سُرخ ہو گیا۔

"اُس لڑکی کے بارے میں، رُوحان میر کیوں سُوچنے لگا۔"اُسکے یوں یک دَم ہتھے سے اُکھڑنے پر صوفیا کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے، اِتنا اُچھل کیوں رہے ہو؟"صوفیا کے کہے جانے پر اُس نے سُرخ چہرہ پھیر کر جیسے اپنے تاثرات مِٹا لینے چاہے تھے۔

"خیر وہ کمینہ مہروز کمال! میرے مقابلے میں اُس حور عین کو لا رہا تھا کہ اگر وہ ہو مُقابل تب ذُوالجلال کے دِل کی دُنیا بدل سکتی ہے ورنہ نہیں۔" اُسکے نفرت زدہ انداز پر رُوحان نے چونک کر اُسکو دیکھا اور پھر 'حور عین' نام پر ٹھٹک گیا۔

"حور عین کون؟" اُسکے سوال پر صوفیا نے مُٹھیاں بینچ لیں۔

"ہے کوئی، یہاں نہیں پڑھتی۔ وہ ملیحہ ہے نہ آئی-ٹی والی، وہی جو آصف کی منگیتر ہے۔ اُسکی بڑی بہن ہے۔" نخوت سے سَر جھٹک کر جواب دیا گیا۔

"کیا مطلب۔ وہ یہاں ہے بھی نہیں تو تمہارے مقابلے کیوں آئے گی؟" رُوحان کو بات سرے سے سمجھ ہی نہیں آ رہی تھی۔

"وہ کیوں آنے لگی میرے مُقابل۔ وہ تو مہروز کمینہ کہتا ہے ذُوالجلال کو اُس جیسی حیا دار، پاک باز، شریف اور خاموش لڑکیاں پسند ہیں، پوائنٹ مار رہا تھا مجھے بد تمیز۔" اُسکے لہجے پر غور کیئے بغیر وہ متن پر چونک گیا۔ کوئی کونداسا لپکا تھا اُسکے ذہن میں۔ کوئی نیا طریقہ مہروشہ عارض خان کو دُکھ اور اذیت سے دوچار کرنے کا۔

"کہاں جا رہے ہو؟" اُسکو تیزی سے اُٹھتا دیکھ کر صوفیا نے فوراً روکا اُسکو تو اُسکو بتا کر کہ وہ سیف کے پاس جا رہا ہے وہ تیزی سے اپنے ڈپارٹمنٹ کی جانب بڑھ گیا۔

"سیف!" وہ جو سٹوڈنٹ کونسل کے آفس میں کھڑا ضروری کاغذات کاپی کر رہا تھا، عقب سے آتی رُوحان کی آواز پر ٹھٹکا اور پھر پلٹ کر اُسے دیکھا جو باہر کھڑکی سے ہی اُسکو باہر آنے کے اِشارے کر رہا تھا۔ اُس نے چہرہ پھیر کر جانفشانی سے لکھتی مہروشہ کو دیکھا اور پھر چُپکے سے باہر نکل گیا۔

"کام کر رہا ہوں یار!" باہر نکل کر اُس نے روٹھے بچے کی طرح کہنا چاہا مگر پرواہ کسے تھی۔

"بعد میں کر لینا۔ ابھی مجھے کچھ بتا۔" اُسکو اپنی جانب گھسیٹ کر کھینچتے ہوئے وہ کامن رُوم میں لے جا رہا تھا۔

"کیا بتاؤں۔" خفگی سے اپنا بازو چُھڑاتے ہوئے سیف نے کہا جبکہ رُوحان بھی رُک کر کچھ پل سُوچنے لگا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"یہ ذُوالجلال کس قسم کا اِنسان ہے؟ مجھے پوری معلومات دے اُسکے بارے میں۔"

اُسکے تیزی سے کہے جانے پر مہران نے سَر تا پا اُسکو مشکوک نظروں سے دیکھا۔

"خیریت ہے نہ؟ یہ اپنے دُشمنِ اول کے بارے میں جاننے کے لیئے کیوں باؤلا ہو رہا ہے؟" مہران کے اُلٹا سوال پر اُس نے دانت کچکچائے۔

"اچھا اچھا کیا بتاؤں؟ نام تو جانتا ہی ہے تُو۔" دونوں ہاتھ مفاہمتی انداز میں اُٹھاتے ہوئے پُوچھا گیا۔

"میں صرف نام ہی جانتا ہوں اور یہ جانتا ہوں کہ وہ سردار عارض خان کا بیٹا ہے۔" یہ کہتے ہوئے اُسکے انداز میں سخت تنفر صاف محسوس کیا جا سکتا تھا۔

"اور کیوں جاننا چاہتا ہے تُو اُسکے بارے میں؟" نیا سوالنامہ تیار تھا۔

"وہ۔۔۔ صوفیا کو پسند آ گیا ہے۔" مدہم آواز میں کہتے ہوئے اُس نے نگاہ چُرائی۔

"کیا۔۔۔کون، وہ ذُوالجلال؟" مہران کو حقیقتاً جھٹکا لگا تھا۔اُسکے یوں حیران ہونے پر رُوحان نے اُسکو گھور کر دیکھا۔

"اِتنا کیوں آپے سے باہر ہو رہا ہے؟" اُسکے ناگواری سے کہے جانے پر مہران نے بامشکل مُسکراہٹ دبائی۔

"وہ اِس لیئے کہ ذُوالجلال کو سب جانتے ہیں کہ وہ کیسے مزاج کا ہے۔اِس لیئے مجھے صوفیا کی پسند نے جھٹکا دیا ہے۔" اُسکی بھی اُسی بات پر رُوحان کا ماتھا ٹھنکا۔

"کیا مطلب۔۔۔؟" کامن رُوم کا دروازہ دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہو کر اُس نے تعجب سے کہا۔

"مطلب یہ کہ باہر سے پڑھ کر آنے کے باوجود، اِتنا وجیہہ ہونے کے باوجود بھی وہ لڑکیوں کو گھاس نہیں ڈالتا۔" اُسکے انداز پر رُوحان نے ناگواری سے اُسکی جانب دیکھا۔

"کیوں بھئی! فالٹ ہے کوئی اُسکی آنکھوں میں؟" طنزیہ پُوچھا گیا جبکہ اُسکے یوں بُھن جانے پر مہران کا جی چاہا دِل کھول کر ہنسے۔

"نہیں! وہ کچھ اور لڑکی ذہن میں رکھے بیٹھا ہو گا۔ خیر سمجھ نہیں آتی اِتنی عمر ہے اُسکی ابھی تک کوئی پسند کیوں نہیں آئی اُسکو۔" سیف کے پُر سوچ انداز پر رُوحان تیزی سے آگے کو ہوا۔

"کیا عمر ہے اُسکی؟" اُسکا سوال پھر سے حاضر تھا۔

"یہی کوئی چھبیس، ستائیس ہو گی۔ باہر سے پڑھ کر یہاں وہ پی-ایچ-ڈی کا تھیسز کرنے آیا تھا۔" اُسکے جواب پر رُوحان حقیقتاً حیران ہوا۔

"میں نے تو سُنا تھا وہ شہر میں کوئی بزنس کرتا ہے؟" اُسکے انداز پر مہران کا جی چاہا اپنا سَر پیٹ لے۔

"مجھے لگ رہا ہے میں کوئی جاسوس ہوں جس سے تُو خبریں بٹور رہا ہے۔" مہران کی دُہائی پر رُوحان نے اُسکو کندھا مارا۔

"بکواس نہ کر، بتا۔ میں دُشمن کو اچھے سے جاننا چاہ رہا ہوں۔" اُسکے سنجیدہ انداز پر مہران نے ٹھٹھک کر اُسکو دیکھا اور پھر افسوس سے گہرا سانس لیا۔ جو نفرت کے چکر میں خود کو اور اپنی محبت کو رُول رہا تھا۔

"ہاں سُنا ہے میں نے بھی۔ کوئی اچھا خاصہ بڑا کاروبار ہے اُسکا اِسلام آباد میں۔ ہماری یونی میں تو بس تھیسز کے سروے وغیرہ کے لیئے آیا ہوا ہے تین ماہ سے۔" اُسکے تفصیلی جواب پر رُوحان نے کچھ سُوچ کر سَر ہلایا۔

"اور یہ حور عین کون ہے؟" اُسکے اگلے بے ربط سوال پر مہران کو کرنٹ لگا۔

"کوئی اور لڑکی تو نہیں پھنسانے کا اِرادہ مہر کو تکلیف دینے کے چکر میں؟" اُسکے یوں حتمی انداز پر وہ جو گڑبڑایا تھا، خفگی سے اُسکو دیکھنے لگا۔

"اپنے دوست کو ایسا سمجھ رکھا ہے تُو نے؟" اُسکے انداز میں تاسف تھا لیکن مصنوعی۔

"جی کیونکہ میرا دوست اِیسا ہی ہے۔اِتنا ہی کمینہ اور ظالم۔" اُسکی صاف گوئی رُوحان کو ایک آنکھ نہیں بھائی تھی تبھی اُٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ حور عین نامی لڑکی کہاں ملے گی؟" اُسکے اگلے سوال پر مہران بھی تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"ابے! چل کیا رہا ہے تیرے اِس خناس بھرے دماغ میں؟ میں تُجھے سمجھا رہا ہوں پھر سے تُو اپنے ساتھ خود اپنے ہاتھوں بُرا کر رہا ہے رُوحان۔" سیف کے پھر سے لکچر شروع ہوتے دیکھ کر وہ اُسکا کندھا تھپتھپا کر دروازے کی طرف بڑھا۔

"اِس لڑکی کے بارے میں سُنا تو بے حد تجسُس ہو رہا ہے۔اِیسا لگ رہا ہے میری برسوں کی تلاش ختم ہونے والی ہے۔" اُسکے آنکھ مار کر کہے گئے الفاظ پر سیف کتنے

ہی لمحے اُسکو مَلال سے دیکھتا رہا، دیکھتا رہا اور اُسکے کانوں میں مہر کی کل کی بات گونجے چلی جا رہی تھی۔

"اُس نے مُجھ سے محبت کا خود اعتراف کیا تھا سیف۔اب میں اِیسا کیا کروں کہ وہ پھر سے میری جانب متوجہ ہو جائے، ہاں؟" اُسکی بھیگتی آواز کانوں میں مدہم سے مدہم تر ہونے لگی تھی۔اور رُوحان ایک جھٹکے سے ماضی سے باہر نکلا۔اُسکو آج تک مہران کی وہ اندر تک اُترتی پُر مَلال سی نظر یاد تھی۔بے چینی سے وہ پھر سے ٹہلنے لگا۔ صُوفیا کے انداز اُسکو متفکر کر چکے تھے۔

بے چینی سے وہ کب سے اِدھر اُدھر ٹہل رہا تھا مگر حور عین کو ہوش ابھی تک نہیں آیا۔ تفکر سے ہاتھ میں بندھی رِیسٹ واچ پر ٹائم دیکھ کر اُس نے اِضطراب سے لَب کُچلے۔

"آپ بیٹھ جائیں نہ۔" اُسکو چل چل کر پاگل ہوتے دیکھ کر آصف نے نرمی سے کہا جبکہ وہ لمحے بھر کو ٹھہرا اور پھر سے چلنے لگ گیا۔ ڈاکٹر جیسے ہی باہر نکلا وہ لپک کر اُنکی جانب بڑھا۔

"سردار صاحب! پریشانی کی بات ہے۔" ڈاکٹر کے کہے جانے پر آصف اور اُس نے ڈوبتے دِل سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"کیا ہوا ہے میری بیوی کو؟" اُسکے بے چین تاثرات پر ڈاکٹر لمحے بھر کے لیئے ٹھہرا۔

"دیکھیں! اُنکو کوئی شاک لگا ہے شدید اور جیسا میں نے آپکو پہلے بتایا کہ وہ ذہنی طور پر بے حد کمزور ہیں تو کوشش کریں کہ وہ زیادہ سے زیادہ نارمل رہیں۔ جو وہ کہیں مان لیں، اُنکی زیادہ سے زیادہ سُنیں اور سب سے بڑھ کر اُنکو سپیس دیں تک کہ وہ اپنی سوچوں کو خود سُلجھائیں۔" اُنکے تفصیلی جواب پر آصف اُنکا شکریہ ادا کر کے اُنکو

چھوڑنے کے لیئے اُنکے ساتھ باہر چلا گیا جبکہ وہ خاموش قدموں سے اپنے کمرے میں بڑھا جہاں وہ آج پھر موجود تھی مگر بے ہوشی کی حالت میں۔

"کیا بات پریشان کر رہی ہے، حور؟" اُسکے برابر بیٹھتے ہوئے اُس نے آج ہاتھ بڑھا کر بغیر کسی جھجک کے اُسکے چہرے پر آتی لٹیں پیچھے کرتے ہوئے آہستگی سے کہا مگر وہ بے خبر تھی۔

"تم اپنا دِل نہیں کھولو گی تو میں تم تک، تمہارے دِل تک کیسے پہنچ پاؤں گا؟" اب وہ اُسکے بال نرمی سے سہلاتے ہوئے بُوجھل لہجے میں کہہ رہا تھا۔اِس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ دِل میں دبے الفاظ کہتا، حور عین کے چہرے پر دَر آتے اِضطراب پر وہ اُسکی جانب جُھکا جو چہرہ اِدھر اُدھر پٹخنے لگی۔ذُوالجلال نے ہاتھ آگے بڑھا کر اُسکے سَر پر نرمی سے ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔اب وہ بے چین نہیں لگ رہی تھی اور پھر آہستگی سے اُس نے اپنی آنکھیں کھولیں خود پر جُھکے ذُوالجلال کو دیکھ کر اُسے کوئی خواب کا اِحساس سا ہونے لگا۔

www.novelsclubb.com

"لعل!" اُسکے نرم، خوابناک لہجے پر وہ ٹھٹکا۔ اُسکے لہجے کی حلاوت، اور محبت اِس جہاں کی نہیں تھی۔ اُسکی سیاہ آنکھیں کسی دلکش خواب کے زیرِ اثر چمک رہی تھیں۔

"جی لعل کی جان!" اُسکے بال پھر سے سہلاتے ہوئے نہایت نثار ہوتے لہجے میں کہا گیا اور حور عین آنکھیں موند کر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"آپکو پتا ہے جلال بھی مجھے یونہی پُکارتے ہیں۔" اُسکی کھلکھلاہٹ پر وہ چونکا۔ کیا وہ اُسکو کوئی اور تصور کر رہی ہے؟

"آپ بھی تو جلال ہی ہیں، ہیں نہ۔ آپ نے خود بتایا تھا مجھے۔" اب کے اُسکے انداز پر وہ جو پیچھے ہونے والا تھا وہیں جُھکا رہ گیا۔ نہیں! وہ اُس سے ہی مخاطب تھی۔۔۔۔ اِس خیال کے ساتھ ہی اُسکا دِل اِس قدر زور سے دھڑکا کہ اُس نے چُور نظر حور عین پر ڈالی جو بس کہے جا رہی تھی۔

"آپ تو ناراض ہو گئے تھے نہ مُجھ سے۔میں جانتی ہوں آپ کہتے نہیں لیکن آپ ہیں"اُسکے سوالیہ اُداس لہجے پر وہ یونہی جُھک کر ایک ہاتھ اُسکے سَر کے برابر رکھتے ہوئے دوسرا ہاتھ اُسکی قدرتی تراشیدہ اِنتہائی سیاہ ابرو پر پھیرا۔

"میں کیوں ناراض ہوں گا تم سے، میں... میں کیسے ناراض ہو سکتا ہوں تم سے؟" بے حد عاجزی سے سوال پُوچھا گیا۔حور عین کو آنکھ کے اُوپر پر اُن مضبوط، گرم انگلیوں کا لمس تقویت پہنچا رہا تھا۔

"کیونکہ آپ نے جب سے۔۔۔جب سے مجھے بتایا ہے آپ میرے خواب میں نہیں آ رہے۔"اُسکے اگلے جھجکتے جواب پر اُسکی آنکھیں، اُن گھنی، سیاہ بھوؤں سے ہو کر، سیاہ آنکھوں تک گئیں۔

www.novelsclubb.com

"کیا بتایا ہے میں نے؟"مُسکراتی آنکھوں سے یک دَم سوال اُٹھایا گیا اور ایک بار پھر اُسکی پلکیں لرزنے لگیں۔وہ لَمس جو بھوؤں سنوار رہا تھا، اب بولنے لگا تھا۔

"کہ۔۔۔۔"اُس سے بولا نہیں گیا اور ایک بار پھر اُس نے اپنا ہاتھ اُٹھا کر اُسکے کندھے پر مارا اور خفگی جتائی کہ اُسکو تنگ نہ کیا جائے۔اُسکی آنکھوں میں اُترتی خفگی اُسکے شوق کا جہاں آباد کرنے لگے تھے۔

"کہ سردار ذُوالجلال خان کو تم سے محبت ہو گئی ہے۔"وہ انداز سوالیہ تھا مگر سوال نہیں تھا وہ۔دھڑکتے دِل سے اُس نے پلکیں اُٹھا کر اُس چہرے کو دیکھا جو مُٹھی بھر دُور تھا اور پھر اپنے ہاتھ کو دیکھا جو دوسرے ہاتھ سے تھام کر وہ دِل پر رکھ چکا تھا۔ حقیقت زیادہ حسین اور رُوح پرور تھی۔وہ آنکھیں جو رنگوں سے نہ آشناء تھیں اُسکی سمت اُٹھیں، چمک کر اُسکو رنگین کر رہی تھیں۔دبیز ہوتی خاموشی اور اپنے ہاتھ کے نیچے دھڑکتا اُس شخص کا مضبوط دِل کوئی ماورائی، فسوں سا سحر حور عین سکندر کے گرد طاری کر رہے تھے مگر اُسکو کچھ اور کہہ دینا تھا اب۔

"رُوحان نے مجھے خون کے آنسو رُلایا ہے، مجھے بہت دُکھ دیئے ہیں لیکن آپ جانتے ہیں نہ کئی سال پہلے، لمحے بھر کے لیئے ہی سہی میں نے اُسکی کتنی عزت دِل

www.novelsclubb.com

میں محسوس کی تھی؟"اُسکی بے ربط بات پر ذُوالجلال کا ماتھا ٹھنکا۔وہ آنکھیں کہیں دُور ماضی میں جاتی محسوس کر کے وہ مزید پوری جانفشانی سے اُسکی جانے متوجہ ہوا۔

"کیوں محسوس کی تھی؟"اُسکی خاموشی پر اُس نے نرمی سے کہا تاکہ وہ اُسکو سب بتائے۔

"جب وہ اپنے ساتھ بیٹھی نفرت اُگلتی لڑکی کو سمجھا رہا تھا کہ جو ناپسند ہو بس اُسکو نظر انداز کرتے ہیں۔بہت منفی نہیں سُوچتے،اِتنا شدت پسند نہیں ہوتے تب میں نہیں جانتی تھی کہ آگے چل کر اُس شخص کی نفرت کا نشانہ میں ہی بنوں گی۔"اُسکے مدہم سا کہے جانے پر ذُوالجلال جو حیرانگی سے سُن رہا تھا آخر میں اُسکی آنکھیں سُرخ ہونے لگیں،ضبط سے، تنفر سے۔

www.novelsclubb.com

"وہ بزدل شخص ہے اِس لیئے میں اُس سے سب سے زیادہ خوف کھاتی ہوں جانتے ہیں کہوں؟"اُسکے سوالیہ نظروں اور لہجے پر ذُوالجلال نے میکانکی انداز میں سَر نفی میں ہلایا۔

"کیونکہ جو شخص نفرت میں اپنا، اپنے دِل کا اِتنا ناقابلِ تلافی نقصان کرتا رہا ہو وہ بزدل شخص دوسروں کا کیا حشر کر سکتا ہو گا۔" اُسکے تائیدی انداز پر ذُوالجلال نے ضبط سے بامشکل نفی میں سَر ہلایا۔

"مجھے کبھی کبھار اُس پر ترس آتا ہے، بہت زیادہ کیونکہ جو بات آج تک وہ اپنے آپ تک سے چُھپائے پِھرتا ہے وہ مُجھ پر زمانوں پہلے آشکار ہو گئی تھی۔" ذُوالجلال نے کسی قدر چونک کر اُسکو دیکھا جسکی کنپٹیوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر پھسل رہے تھے۔

"کونسی بات؟" سوال پھر مدہم آواز میں آیا۔ چونکنے کے بجائے اُس نے یونہی نظریں پھیر کر ذُوالجلال کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"یہی کہ وہ مُجھ سے محبت نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ سے میرے بابا کو، مجھے، اسفی کو، مہروشہ کو، مہران کو، مہروز کو سب کو جُھوٹ کہتا آیا ہے۔" اُن ناموں کی فہرست پر

رُکتے دِل سے ذُوالجلال نے اُسکو دیکھا جو اُسکی پھیلتی آنکھوں سے نظر چُرا کر سائیڈ پر دیکھ رہی تھی۔

"ہاں میں سب کو جانتی ہوں، رُوحان کو بھی سب سے زیادہ میں جانتی ہوں۔ مہروشہ بھی اُسکو جان نہیں پائی تھی۔" ذُوالجلال کی گرفت ڈھیلی پڑتی محسوس کر کے اُس نے آنکھیں موند لیں۔ وہ جانتی تھی کہ خواب اور حقیقت کا فرق کُھلے گا تو ذُوالجلال کی گرفت اُسکے ہاتھ پر کمزور پڑ جائے گی۔

"آپ ابھی سب نہیں جانتے جب جان جائیں گے تو مُجھ سے نفرت کریں گے۔" اُسکے ہاتھ سے اپنا ہاتھ آہستگی سے کھینچتے ہوئے اُس نے ذُوالجلال کو اپنے سُوگوار الفاظ اور عمل سے چُونکا دیا۔ وہ خواب نہیں دیکھ رہی تھی، وہ اُسکو خواب نہیں سمجھ رہی تھی۔ وہ سب کہنے کے لیئے آسانی چاہ رہی تھی۔ اور پھر اُس نے ذُوالجلال کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُسکو یک دَم پیچھے کیا اور خود اُسکے برابر سے اُٹھ کر اب نیچے جوتے پہننے۔ وہ یونہی جُھک کر، چہرہ پھیرے نا سمجھی بھری حیرت اور پھٹتے دِل

www.novelsclubb.com

سے اُسکو دیکھ رہا تھا جو پھر سے سَرد اور اجنبی سی لگ رہی تھی۔رُک جاتے دِل سے اب وہ اُسکو اپنے کمرے سے بغیر پلٹے باہر جاتا دیکھے گیا۔جب جب اُسکو لگتا کہ وہ ایک قدم، چند قدم اُسکے مزید قریب چلا گیا ہے۔وہ ایک ہی جُست میں سارا فاصلہ صدیوں پر مُحیط کر کے ہر منظر سے غائب ہو جاتی تھی، مزید اُسکے دِل کو محبت میں مبتلا کر کے، مزید اُلجھا کر۔۔۔

میں کس کے ہاتھ تھاموں گا بر سرِ وحشت؟؟

میں کس کا ہو کے رہوں گا جو میرا تُو نہ ہوا؟؟

آفس میں ریوالونگ چیئر پر گھومتے ہوئے وہ بے حد تھکا ہارا محسوس کر رہا تھا۔ حور عین کو دیکھے پھر سے دو دِن گزر گئے تھے اور آج شام آصف کا نکاح تھا اِس لیئے اُسکو اُس نے آفس سے آف دیا تھا۔گھڑی کی طرف نگاہ کرتے ہوئے اُس نے گہرا سانس لیا۔ٹھیک دو گھنٹے بعد اُسکو آصف کے نِکاح پر جانا تھا۔

"اسلام و علیکم سَر!" خضر نے اندر آ کر سلام کیا تو وہ چونک کر سیدھا ہوا۔

"وعلیکم اسلام!" اُسکی مدہم آواز پر خضر اُسکو بغور دیکھ کر آگے بڑھا۔

"سَر! باہر کوئی خاتون آئی ہیں آپ سے ملنے۔" خضر کے کہے جانے پر وہ لمحے بھر کے لیئے چونکا لیکن اگر وہ حور عین ہوتی تو خضر یقیناً 'باس' کہتا اور وہ یہاں آتی ہی کیوں۔ اُسکو تو بس ذُوالجلال کو اجنبیت کی مار مارتے رہنا تھا۔

"میں فلحال کسی سے نہیں ملنا چاہتا نہ میری کوئی پرائیر اینگیجمنٹ ہے کسی سے۔" اُسکو تفصیلاً کہہ کر اُس نے کہا تو خضر سَر ہلا کر تیزی سے پلٹ کر آفس سے باہر نکل گیا لیکن لمحے بھر بعد ہی اُسکی واپسی ہوئی۔

"سَر! وہ خاتون بے حد اسرار کر رہی ہیں اور کہہ رہی ہیں کہ آپ اُنکو بے حد اچھے سے جانتے ہیں۔" خضر کے دوبارہ کہے جانے پر اُسکے پہلے سے پریشان چہرے پر ناگواری سے سلوٹیں پڑنے لگیں۔

"نام کیا ہے؟" آگے کو ہو کر وہ اُسی ناگواری سے پُوچھ رہا تھا۔

"صوفیا رَب نِشتر۔" وہ جو پہلے ہی اُس خاندان پر بھرا بیٹھا تھا، کراہ کر رہ گیا۔

"کیا مصیبت ہے؟ اُن محترِمہ کو کہیں نہ ذُوالجلال اُنھیں جانتا ہے اور نہ وہ غیر ضروری لوگوں سے ملتا ہے۔" دوبارہ سے ریوالونگ چیئر کی پُشت پر سَر ٹِکاتے ہوئے اب کہ اُس نے سختی سے کہا جبکہ خضر تیزی سے پلٹ گیا۔ نخوت سے سَر جھٹک کر وہ پھر سے سُوچ میں گُم ہونے لگا پھر میکانکی انداز میں دراز سے سیگریٹ کا ڈبہ اور لائیٹر نکالا۔ اِس سے پہلے کہ وہ سگریٹ سُلگاتا اُسکی سماعتوں میں حور عین کا مان بھرا، اِستحقاق میں لپٹا لہجہ گونجا تو اُسکا ہاتھ خود بہ خود پہلو میں آ گرا۔

لائیٹر جیب میں رکھ کر اُس نے سگریٹ کا پیکٹ پاس پڑے ڈسٹ بِن میں اُچھال دیا۔ یونہی چہرہ پھیر کر وہ شیشے سے باہر دبیز ہوتی شام کو دیکھ رہا تھا۔ اِیسا نہیں تھا کہ وہ حور عین کے پیچھے اب تھکنے لگا تھا بلکہ وہ چاہتا تھا کہ حور عین اُس سے بے شک محبت نہ کرے، اعتبار تو کرے، اُس پر بھروسہ تو کرے۔ اُس نے آخر کیسے کہہ دیا کہ وہ

اُس سے نفرت کرے گا؟ وہ اِیسا مرِ کر سُوچنے تک کا تصور نہیں کر سکتا تھا اور حور عین۔۔۔اُس نے اِیسے ہی کہہ دیا۔ڈاکٹر ٹھیک ہی کہہ رہا تھا وہ اب حور عین کو سپیس دے گا،اُسکو پریشان نہیں کرے گا۔وہ اُسکے ہونے سے بُوکھلاتی ہے تو وہ ہر منظر سے غائب ہو جانے کو اب تیار تھا۔سَر جھٹک کر وہ اُٹھ کھڑا ہوا کہ اب اُسے آصف کے نکاح میں جانا تھا۔باہر نکلتے ہوئے اُس نے خضر کی تلاش میں نظر دوڑائی، وہ شاید اپنے آفس میں تھا۔

"خضر! میں آصف کی طرف جا رہا ہوں۔تم سی-سی ٹی-وی فوٹیج دیکھ کر پہنچو وہاں۔"خضر کو کال کر کے کہہ کر وہ اب آفس کی بلڈنگ سے نکل کر پارکنگ میں جا رہا تھا۔اُسکو گاڈز کی اتنی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی تھی کیونہ خضر کا اُستاد مارشل آرٹ میں وہ خود تھا اِس لیئے خاص موقعوں پر فارمل پروٹوکول ساتھ رکھنا ضرورت تھی ایک سیاست دان کی۔اِس سے پہلے کہ وہ گاڑی کی جانب بڑھتا،اُسکی گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑی عورت کو دیکھ کر اُسکے چہرے پر قدرے حیرانگی چھائی۔

www.novelsclubb.com

"محترمہ! برائے مہربانی راستہ دیں۔" اُس عورت کی ذُوالجلال کی جانب پُشت تھی اور وہ ڈرائیونگ سیٹ کے دروازے سے ٹیک لگا کر ایک کروفر، ایک ادا سے کھڑی تھی۔ اُسکو پلٹتا نہ دیکھ کر اُسکے چہرے پر ناگواری چھانے لگی تھی۔

"محترمہ!" اب کے اُس کی قدرے سخت اور تیز لہجے پر وہ پلٹی اور اُس چہرے کو دیکھ کر ذُوالجلال نے اپنی ناگواری چُھپانے کا تکلف بالکل بھی نہیں کیا۔ جبکہ برسوں بعد بھی اُس چہرے پر اجنبیت اور ناگواری دیکھنا صوفیا رب نِشتر کے لیئے اول روز کی طرح تکلیف دِہ تھا۔

"کیسے ہیں ذُوالجلال؟" اُسکے بے تکلف انداز پر اُسکا چہرہ ضبط سے سُرخ پڑا مگر وہ عورت کے سامنے یوں غصّہ نہیں دِکھا سکتا تھا، یہ اُسکی شخصیت نہیں تھی۔

"آپ یہاں سے ہٹیں گی یا میں کسی کو بُلواؤں؟" ماتھے پر تیوری چڑھا کر کہا گیا جبکہ صوفیا کے چہرے کو مُسکراہٹ چُھو گئی۔ یہی بے پرواہی بھری تہذیب، تمیز تو اُسکا دِل کھینچتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ خود مجھے پیار سے کہہ کر دیکھیں یہاں سے ہٹ نہ جاؤں تو کافر۔" بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ایک ادائے دلبرانہ سے کہا گیا جبکہ گہرا سانس لے کر ذُوالجلال نے اُسکو دیکھا جو اُسکی محویت محسوس کر کے اِترانے لگی تھی۔

"خاتون! آپکی مُجھ سے کوئی ذاتی دُشمنی ہے؟" اُسکی بات پر صوفیا کا تمام کروفر بھک سے اُڑا۔

"نہیں۔" سنبھل کر اُس نے بامشکل کہا۔ یہ شخص اب تک اُسکو سمجھا نہیں تھا کیا؟

"تو پھر میری ناگواری اور اُکتاہٹ محسوس کرنے کے باجود آپ یوں میرے راستے میں آکر مجھے دُشمن کی طرح زِچ کیوں کر رہی ہیں؟" اُسکا سوال بے حد چُبھتا ہوا، سلیقے میں لپٹا آہانت امیز تھا۔

"آپ اِسے محبت بھی تو سمجھ سکتے ہیں۔" گاڑی سے ٹیک چُھوڑتے ہوئے جسطرح اُس نے وارفتگی سے کہا ذُوالجلال کا دِل مزید خراب ہونے لگا۔

www.novelsclubb.com

"یہ آپکی حرکتیں محبت میں مبتلا لوگوں جیسی بالکل بھی نہیں ہیں۔اب ہٹ جائیں میرے راستے سے۔" دروازہ ریموٹ سے اَن لاک کرتے ہوئے اُس نے جلدی سے کھولا کہ یہ بلا تو ٹلتی نظر نہیں آرہی تھی جبکہ اُسکی بات پر صوفیا رَب نِشتر کا چہرہ میک اَپ کی دبیز تہوں میں چُھپا ہونے کے باوجود سُرخ ہو کر زرد ہو گیا۔

"آپ ہر بار کی طرح میری محبت کی توہین نہیں کر سکتے ذُوالجلال۔" اُسکو دروازہ کھولتے دیکھ کر کوئی جنون سا تھا جو اُسکا دماغ سُن کرنے لگا۔اِس شخص کے سامنے اُسکو اب اپنا اصل چہرہ لانا ہی ہو گا۔وہ دروازہ بند کرنے والا تھا،اُسکی ہٹ دَھرم آواز پر چونک کر اُسکو دیکھنے لگا جسکی آنکھوں میں کوئی طیش کی آگ سی بڑھک رہی تھی یوں جیسے وہ سب رُوند ڈالے گی۔وہ کوئی بچہ تو نہیں تھا جو اُس عورت کے اِرادے نہ جان پاتا۔

www.novelsclubb.com

"میں آپکو نہایت عزت سے کہہ رہا تھا محترمہ کہ میرے راستے میں دوبارہ مت آئیں لیکن لگتا ہے آپکے بڑوں سے بات کرنی ہی پڑے گی۔" اُسکے سخت سنجیدہ لہجے پر اُسکی آنکھوں میں کچھ چُبھا تھا جسے اُس نے بے حد خوبصورتی سے ٹال دیا۔

"آپ میرے رشتے کی بات کریں گے میرے بڑوں سے۔" اُسکے پُرجوش سے تائیدی جواب پر ذُوالجلال کا دماغ بھک سے اُڑا۔اُس نے اُس عورت کو ایسے دیکھا جیسے اُسکی دماغی حالت پر شبہ ہو۔

"محترمہ! میں آپکا لحاظ صرف عورت ہونے کی وجہ سے کر رہا ہوں کیونکہ میں عورت زات کی دِل سے عزت کرتا ہوں لیکن شاید آپکو عزت راس نہیں آرہی۔ میں شادی شُدہ ہوں اور دوبارہ آپکی شکل دیکھنا بھی نہیں چاہوں گا۔" تفصیلی لیکن کاٹ دار لہجے میں کہہ کر اُس نے اپنے طور پر اُس پاگل عورت کو ہر ممکن عقل دلانے کی کوشش کر لی تھی مگر اُسکو طنزیہ۔ہنستے دیکھ کر ذُوالجلال نے سَر تاسف

www.novelsclubb.com

سے جھٹک کر گاڑی کا دروازہ ایک جھٹکے سے بند کیا مگر وہ ڈھیٹ پھر بھی پیچھے نہیں ہوئی۔

"شادی شُدہ؟ہاں؟؟آپ جانتے ہی کیا ہیں اپنی بیوی کے بارے میں اور۔۔۔اور وہ آپ سے محبت کرتی ہے کیا؟"دونوں ہاتھ سختی سے شیشے پر رکھتے ہوئے اُس نے سَرد آواز سے کہا۔اگر جو وہ مرد ہوتا تو اب تک ذُوالجلال اُسکے گرنے کا لحاظ کیئے بغیر گاڑی گزار کے جاتا مگر کم بخت اُسکی فطرت میں عورت کے لیئے بہت احترام تھا چاہے وہ جیسی بھی ہو۔اُسکے تنفر زدہ لہجے پر ذُوالجلال نے چہرہ پھیر کر اُسکے قطعیت بھرے انداز دیکھے۔وہ ایسے بات کر رہی تھی گویا وہ سب خبر رکھتی ہو۔

"میں جتنا جانتا ہوں وہ بہت ہے میرے لیئے اور میری محبت ہم دونوں کے لیئے عمر بھر کافی رہے گی لہذا اگر اب آپ سائیڈ پر نہ ہوئیں تو میں آپکو رُوند کر گزر جاؤں گا۔"اُسکے ہاتھوں کو سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے اُس نے جس انداز میں کہا صوفیا کے تن بدن میں کوئی ان دیکھی آگ سی جلنے لگی تھی، نفرت اور حسد کی۔

"میں آپکو کسی کے لیئے نہیں چھوڑوں گی ذُوالجلال۔اُس حور عین سکندر کے لیئے تو بالکل بھی نہیں جس نے میرے بھائی کو برباد اور آپکی بہن کا قتل کیا ہے۔"اُسکی سَرد بات کے شروع میں ذُوالجلال نے تیزی سے گاڑی سٹارٹ کی لیکن آخری بات پر اُس نے چہرہ پھیر کر اُسکو جن نظروں سے دیکھا صوفیا کا دِل کانپ اُٹھا مگر یہی موقع تھا اُس شخص کے دِل میں شک کا بیج بُو دینے کا کہ وہ شخص اپنی بہن کی محبت میں دیوانہ تھا۔

"کیا آپ جانتے ہیں کہ آپکی بہن کی موت حور عین سکندر کی عین آنکھوں کے سامنے ہوئی۔اُس عورت نے اپکی بہن کی آنکھوں سے اُسکے وہ سارے خواب چھین لیئے جو اُس نے میرے بھائی کے لیئے دیکھ رکھے تھے۔قدرت بھی کیا کھیل کھیلتی ہے نہ، آپکے نکاح میں وہ عورت لکھ دی جسکے ہاتھ آپکی بہن کے خون سے رنگ۔۔۔۔"اِس سے پہلے کہ وہ مزید اپنی بکواس جاری رکھتی، اُسکے ہاتھوں کا لحاظ کیئے بغیر ذُوالجلال نے گاڑی ایک جھٹکے سے آگے بڑھالی اور وہ چیخ کے ساتھ پیچھے کو

www.novelsclubb.com

ہوئی لیکن ہیلز نے پتھر کے ساتھ اُلجھ کر اُسکو زمیں بُوس کر دیا۔ چھلی ہتھیلیاں سامنے کر کے اُن پر بھیگتی آنکھوں سے پُھونک مارتے ہوئے وہ اُس شخص کی گاڑی کو لمحہ بہ لمحہ دور جاتے دیکھ رہی تھی جسکے پیچھے وہ نہ جانے کتنے سال سے بغیر تھکے خوار ہوتی آ رہی تھی اور وہ تھا کہ اُسے وہ نظر نہیں آئی تھی اب تک۔۔۔

؎وہ شخص کہ میرے سائے سے بھی گریزاں

اور میں کہ اُسکے عکس تک پر قربان۔۔۔۔

ایک انوسٹیگیٹر سے جو خبر ملی اُسکے مطابق وہ گاڑی یہیں ن شاہراہ سے گزرتے دو بار دیکھی گئی تھی۔ سَر ذُوالجلال کو اِتنے خاص موقع پر بتا کر پریشان کرنا اُس نے مُناسب نہیں سمجھا گو کہ اُسکو خود آصف کے نکاح پر پہنچنا تھا لیکن خیر دیر سویر بھی چل سکتی تھی۔ خاموش قدموں سے وہ دونوں ہاتھوں میں دستانے پہنتا ہوا آگے

بڑھ رہا تھا کہ سائیڈ پر جاتی تنگ سی گلی کو دیکھ کر حیران ہوا۔ مین شاہراہ سے الگ یہ تنگ گلی پہلے اُس نے کیوں نہیں دیکھی؟

سَر جھٹک کر وہ مین شاہراہ پر آ کے اب چاروں طرف نگاہ دُوڑا رہا تھا۔ وہاں کیمرے نصب تھے تو وہ شخص اِتنا تو بے وقوف نہیں ہو گا کہ گاڑی یہاں سے گزارے۔

دوبارہ سے ایک نگاہ اُس کچی، تنگ گلی پر ڈال کر وہ کچھ سوچتے ہوئے تیزی سے وہاں بڑھنے لگا۔ اُسکی چھٹی حِس اُسکو وہیں جانے کا کہہ رہی تھی۔ وہ گلی ڈھلوان پر تھی جو پہاڑوں کی جانب جا رہی تھی۔ گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے وہ تیز تیز قدم سے آگے بڑھنے لگا۔ وہاں جگہ جگہ جنگلی پودے اور درخت تھے اور مین شاہراہ سے ہٹ کر یہ جگہ گاڑی چُھپا کر رکھنے کے لیئے نہایت موضوع تھی۔ کچھ آگے بڑھتے ہوئے اُسکو سامنے ہی مطلوبہ سُرخ گاڑی، قدرے درختوں اور جھاڑیوں کے جُھرمٹ میں کھڑی نظر آ ہی گئی۔

www.novelsclubb.com

اِدھر اُدھر محتاط نگاہ ڈالتے ہوئے وہ گاڑی کے پاس آیا اور پھر اُس گاڑی کا دروازہ کھولنا چاہا مگر ظاہر ہے وہ لاک تھی۔ کوئی ایسی چیز تلاش کرنا چاہی جس سے وہ دروازہ کھول سکے اور پھر کونے میں ٹینس بال دیکھ کر اُسکی آنکھیں چمکیں۔ اُس بال کو پکڑ کر وہ لاک کے قریب لایا اور پھر رکھ کر پوری قوت سے جیسے ہی اندر کی سمت بال دبائی، لاک ایک کِلک کے ساتھ کھل گیا۔ یہ اُسکے معمول کا حصّہ تھا اِس لیئے خوش ہونے والی بات نہیں تھی۔ گاڑی کھول کر اب وہ احتیاط سے اندر کی تلاشی لینے لگا مگر ابھی تک کوئی قابلِ قدر شے نہیں مل رہی تھی۔ فون کی وائبریشن پر اُس نے چونک کر آواز کی سمت دیکھا اور پھر پسنجر سیٹ کے نیچے ہاتھ مارنے پر جو فون ہاتھ آیا اُسکو نکال کر دیکھا، وہ برنر فون تھا۔ کسی پرائیوٹ نمبر سے کال آرہی تھی لیکن خضر کے اُٹھانے سے پہلے ہی کال کٹ گئی۔ فون جیب میں ڈال کر گاڑی بند کر کے وہ جو سیدھا ہونے لگا تھا عقب میں نظر آتے عکس پر تیزی سے پلٹا اور گُھما

www.novelsclubb.com

کر لات اُس نقاب پوش کے سینے پر ماری اور وہ جو اِس حملے کے لیئے تیار نہیں تھا لڑکھڑا کر پیچھے کو گرا۔

جُھک کر وہ جیسے ہی اُسکا نقاب اُلٹنے لگا سامنے والے نے چاقو سے اُسکے بازو پر وار کیا، ہلکی سی تکلیف کے اِحساس کے ساتھ وہ اب اُس شخص پر تابڑ توڑ مکے برسانے لگا اور پھر وہ نقاب پوش نیم بہوش ہو کر گر پڑا۔اپنے ہاتھوں پر لگے خون سے بے پرواہ اب وہ اُسکا نقاب اُلٹ کر اُسکی تلاشی لے رہا تھا مگر اُسکی جیب سے کوئی کام کی چیز بر آمد نہیں ہوئی۔اُس شخص کو کندھے پر ڈال کر اب وہ تیز قدموں سے واپس جا رہا تھا۔ ویئر ہاؤس جو ذُوالجلال کی خفیہ جگہ تھی وہاں اُس آدمی کو کرسی کے ساتھ باندھ کر وہ اپنے حلیئے کو دیکھنے لگا۔اپنے گھر جانے کا ٹائم نہیں تھا اور آصف کے گھر اُسکے کپڑے تھے سُو یقیناً وہاں کوئی نہیں ہو گا جو اُسے اِس حالت میں دیکھ سکے۔آصف کے گھر کے باہر گاڑی رُوک کر وہ ٹائم دیکھ کر تیزی سے اندر بڑھا۔

www.novelsclubb.com

اُسے جلد آصف کی طرف پہنچنا تھا ورنہ اُسکی خیر نہیں تھی۔ دروازے پر تالا دیکھ کر اُس نے پہلے آصف کو کال کرنے کا سوچا لیکن پھر کچھ سوچ کر پچھلے حصّے کی جانب گیا اور وہی دیوار کُود گیا ظاہر ہے جیسا اُستاد ویسا ہی شاگرد، بندہ گلہ کرے تو کس سے کرے۔ اندر آتے ہی اُس نے جیکٹ اُتار کر صوفے پر رکھی اور پھر کچن کی لائیٹ جلا کر اب وہ فریج سے پانی نکال کر پی رہا تھا۔ وہ جو کبھی کبھار آصف کے گھر آتا رہتا تھا خوب واقف تھا وہاں کے چپے چپے سے۔ پانی پیتے ہی ہاتھ تک نظر گئی تو تاسف سے سَر ہلا کر وہ سینک تک گیا اور پھر پیچھے اڑاس رکھا پسٹل نکال کر صلیب پر رکھتے ہوئے وہ اب دلجمعی سے ہاتھ دُھونے لفاکہ کھٹکے کی آواز پر اُسکے کان تیزی سے کھڑے ہوئے اور اپنے عین پیچھے وہ کسی کی موجودگی صاف محسوس کر گیا۔

www.novelsclubb.com

عظمیٰ جسے آصف نے انگوٹھیاں لینے بھیجا تھا وہ جیسے ہی اندر کمرے کی جانب بڑھی، کچن کی لائیٹس آن دیکھ کر اُسکا ماتھا ٹھنکا اور پھر وہ دبے قدموں سے کچن کی سمت آئی اور پھر اُسکا سانس جیسے حلق میں ہی کہیں اٹک گیا۔ پسینے سے تر ہوتے چہرے

سے وہ کسی شخص کو کالے لباس میں ملبوس، سنک پر جُھکے خون میں رنگے ہاتھ صاف کرتے دیکھ رہی تھی اور پھر اُسکی نگاہ پاس صلیب پر پڑے پستول تک گئی اور اُسکا لگا اُسکی بہادری یہیں فوت ہو جائے گی۔ گُم ہوتی دھڑکن کے ساتھ اُس نے نگاہ پھیر کر ریک سے پُھرتی سے چُھری تھامی اور ڈگمگاتے قدموں سے اب وہ اُس شخص کی جانب بڑھنے لگی جو اُسکی خاموش چاپ پر یک دَم سیدھا ہو کر پستول تھام رہا تھا۔

"خبردار جو ہلنے کی کوشش بھی کی" چُھری پر گرفت محسوس کرتے ہوئے اُس نے اپنی آواز کی لرزش پر قابو پاتے ہوئے بامشکل کہا جبکہ کسی لڑکی کی آواز پر اُسکے اعصاب تیزی سے ڈھیلے پڑے اور پھر وہ جیسے ہی پلٹا قریب آچکی عظمیٰ کی چیخ بے ساختہ تھی۔ ٹھٹک تو وہ بھی گیا تھا اُس چلتی پِھرتی مُصیبت کو یہاں دیکھ کر۔ اُسکے خوف سے زرد پڑتے چہرے اور کانپتے ہاتھ کو دیکھ کر نہ چاہتے ہوئے بھی اُسکی مُسکراہٹ اُبھرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"ت۔۔۔۔۔تم۔۔۔تم، یہاں کیا کر رہے ہو؟"قدرے ہکلا کر آخر میں اُسکی آواز میں طیش سمٹ آیا جبکہ خضر نے دِلچسپی سے اُسکو دیکھا جو بظاہر بہادر بن کر کھڑی تھی۔

"یہ خو۔۔۔۔خون کہاں سے آیا ہے؟"اُسکے ہاتھ ابھی بھی سُرخ تھے،اُسکے سوال پر خضر بھی چونکا۔اِس سے پہلے کہ وہ غلط فہمی سُلجھاتا سامنے والی کا زرخیز دماغ سب سمجھ چکا تھا۔

"تم نے۔۔۔۔تم نے کسی کو زخمی کیا ہے۔۔۔ہیں نہ۔۔۔۔تم اُس دن کہہ رہے تھے۔"خوف سے پیچھے ہوتے ہوئے اُس نے بے ربطی سے کہہ کر چُھری اُس پر پھر سے تان لی۔لمحے بھر کو حیران ہوتا خضر ٹھٹکا اور پھر اُسکی سیاہ آنکھوں کو چمکتے دیکھ کر عظمیٰ کا دِل سکڑ کر پھیلا۔

"زخمی نہیں قتل کر کے آیا ہوں۔تمہیں کیسے معلوم ہوا؟"یک دَم ٹون بدل کر وہ جیسے مُسکرا کر بولا، عظمیٰ دنگ نظروں سے اُسکو دیکھے گئی جسکا قدم قدم قریب آنا

www.novelsclubb.com

تک محسوس نہیں کر سکی تھی وہ جبکہ خضر اُسکو یوں بنے سنورے رُوپ میں دیکھ کر کہیں اندر سے دِل کی دھڑکنیں مُنتشر ہوتی، دغادیتی صاف محسوس کر رہا تھا۔ جسکے بارے میں آپ مشکوک ہوں اُس پر پہلی نظر میں کیسے دِل ہار سکتے ہیں؟ یہ سوال موجود تھا مگر جواب ندارد۔

"پیچ۔۔۔۔ پیچھے، وہیں رہو۔" اُسکے قدم دیکھ کر وہ چلا کر بولی لیکن خضر کی استہزایہ ہنسی پر اُسکا دِل رُکنے لگا۔ یہ کہاں آ کر وہ پھنس گئی۔

"ویسے پستول کے سامنے چُھری کچھ مِس میچ نہیں؟" اُسکے حظ اُٹھاتے سوالیہ انداز پر عظمیٰ کا جی چاہا آگے بڑھ کر اُسکا مُنہ نوچ لے۔ بندہ خوبصورت ہو اور خبیث، کمینہ اور قاتل ہو بھلا یہ کیا کمبینیشن ہے۔ اِس سے پہلے کہ وہ چُھری وہیں پھینک کر بھاگتی، اُسکا اِرادہ بھانپ کر خضر نے اُسکا ہاتھ تھام کر اپنی جانب کھینچ لیا۔ رُک جاتے دِل اور پھٹتی آنکھوں سے وہ قریب سے اُس چہرے کو دیکھنے لگی جو کسی قاتل کے چہرے جیسا نہیں تھا مگر۔۔۔

www.novelsclubb.com

"تم ڈاکٹر ہو نہ؟" وہ جو لمحے بھر خود بھی اپنی بے اِختیاری حرکت پر ٹھٹکا تھا، اُسکے ہاتھ پر گرفت ہلکی کر کے پستول انگلیوں میں لہرا کر پوچھنے لگا جبکہ عظمیٰ کو لگا وہ تو گئی۔ سُرخ ہوتے چہرے سے اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے نکال لیا جبکہ خضر کو شرمندگی گھیرنے لگی۔

"کیوں جسکا قتل کیا ہے اُسکا علاج کروانا ہے؟" اُسکے یک دَم تپ اُٹھنے پر خضر کی ہنسی بے ساختہ تھی جبکہ اُسکی ڈھٹائی پر عظمیٰ کا جی چاہا اُسکا وجیہہ چہرہ بگاڑ دے۔

"فلحال تو میرا بازو زخمی ہے۔" جس بازو پر زخم اُسکو پہلے محسوس نہیں ہو رہا تھا، وہاں اچانک سے اُٹھتا دَرد سمجھ سے بالاتر تھا جبکہ اُسکی فرمائش پر عظمیٰ نے اُسکو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا مگر اُسکو پستول اُلٹتے دیکھ کر بامشکل اپنا سارا غصّہ دَبایا۔

"اور میں ایک ڈاکو، ایک چور کا علاج کروں۔ اِتنی بکواس ڈاکٹر نہیں ہوں میں۔ سمجھے!" سب کچھ بھاڑ میں ڈال کر وہ جسطرح بھڑکی اُس نے لمحے بھر کو خضر کے دِل کو چُھو لیا مگر خود انجان، کینہ توز نظروں سے اُسکو دیکھنے لگی جسکی نگاہ ٹھٹک کر

اُسکے چہرے پر جم گئی تھی۔چور نظروں سے اُس نے کُھلے دروازے اور اُس شخص کو دیکھا اور۔۔۔۔

"میرے ہاتھ میں جو پسٹل ہے نہ،اِس پہ سائلنسر لگا ہے اور اِسکی گولی تمہاری رفتار سے کہیں زیادہ ہو گی۔" وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اُس لڑکی کو اِتنا زِچ اور خوفزدہ کیوں کر رہا ہے جبکہ عظمیٰ کے پھٹے تاثرات پر اُسکا دِل گُدگُدانے لگا تھا۔شعلے اُگلتی نظروں سے اُس نے اُس بے وقت گلے پڑتی مُصیبت کو دیکھا اور پھر۔

"ٹھیک ہے! میں تمہارے زخم کی پٹی کر دیتی ہوں۔آخر میں ڈاکٹر اِسی کام کے لیئے تو بنی ہوں کہ ہر راہ چلتے کا علاج مفت میں کروں۔" شروع میں مان جانتے لہجے میں کہہ کر اُس نے دانت پیستے ہوئے کہا جبکہ خضر سے ہنسی چُھپانا مشکل ہونے لگا۔

"کہاں؟" اُسکو پلٹتے دیکھ کر وہ تیزی سے بولا جو کھا جاتی نظروں سے پلٹی تھی۔

"فسٹ ایڈ کیٹ ڈھونڈنی ہے۔" اُسکے پھاڑ کھاتے انداز پر اب مُسکراہٹ روکنے کا تکلف بالکل بھی نہیں کیا گیا اور عظمیٰ اُسکو کچن کے اُوپری کیبنٹ سے سفید رنگ کا

ڈبہ نکالتے دیکھ کر ٹھٹک گئی۔اُسکو کیسے معلوم ہوا یہ؟کیا اُسکا اِس گھر میں پہلا دِن نہیں تھا؟؟سَر جھٹک کر اُسکے ہاتھ سے تیزی کے ساتھ ڈبہ جھپٹ کر وہ اب جلدی جلدی اُس کو کھول رہی تھی۔اُسکی جلدی پر خضر کی مُسکراہٹ ماند پڑنے لگی۔

"آرام سے۔"وہ خود کو کہنے سے رُوک نہیں سکا۔

"میرے پاس اِتنا فالتو وقت نہیں ہے،ہاتھ آگے کرو شرافت سے۔"اُسکے پھر سے جلے کٹے انداز پر خضر نے بغور اُسکو دیکھا جو اب خوفزدہ بالکل بھی نہیں لگ رہی تھی۔اُس نے گہرا،تشکر بھرا سانس لیا اور خاموشی سے آستین چڑھا کر اپنا بازو آگے کیا۔وہ جو ٹوئیزر سے رُوئی پکڑ کر اُس پر انٹیسیپٹیک لگا کر اُسکے بازو کی جانب متوجہ ہوئی تھی،ٹھٹک کر زخم کو دیکھنے لگی اور پھر اُسکو جو بڑے آرام اور فرصت سے کھڑا تھا۔اُسکی سوالیہ نظروں پر خضر نے اِیسے شانے اچکائے اور۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"پُرو فیشنل ڈیمج۔" جبکہ عظمیٰ نے اُسکے بے پرواہ انداز پر دانت کچکچائے اور زور کی دوائی والی رُوئی اُسکے زخم پر پھیری۔ کراہ کر اُس نے خفگی سے اُسکے جُھکے سَر کو دیکھا جواب بڑے ہی اطمینان سے اُسکی بینڈ یج کر رہی تھی۔

"اب میں جاؤں۔۔۔" سب کچھ سائیڈ پر رکھ کر ہاتھ دھونے کے بعد جس معصومیت سے پُوچھا گیا تھا اُس پر خضر کا دِل رُکنے لگا جبکہ یہاں حور عین ہوتی تو اُسکی اِس مصنوعی معصومیت کو صاف بھانپ لیتی مگر سامنے والی کی نظریں۔۔۔۔۔ اُف۔۔۔ اُسکو خاموش پا کر دھڑکتے دِل سے وہ تیزی سے باہر کو بھاگی اور۔۔۔ خضر، اُسکا اِرادہ اُس لڑکی کو اب رُوک لینے کا نہیں تھا۔

---

www.novelsclubb.com

فون کی بجتی مسلسل بیل کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ متلاشی نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھتا آگے بڑھ رہا تھا مگر اُسکی تلاش آدھے گھنٹے سے ختم نہیں ہو رہی تھی۔ کوفت سے بجتے سیل فون کو نکالنے کے لیئے وہ قدرے جُھکا اور عین اُسی لمحے سامنے

سے آتی لڑکی سے بُری طرح ٹکرا کر پیچھے کو ہوا۔پریشانی سے سامنے دیکھا جہاں کوئی شیشوں والی چادر میں ملبوس لڑکی بُوکھلا کے بیٹھ کر چیزیں سمیٹ رہی تھی۔خود پر ملامت کرتے ہوئے وہ تیزی سے نیچے کو بیٹھا۔

"میں معذرت چاہتا ہوں مِس۔یہ خالصتاً میری غلطی ہے۔"سامنے والے کے مان جاتے انداز پر حور عین نے سر اُٹھا کر اُوپر دیکھا۔سامنے وہی شخص تھا جسکی کچھ دیر پہلے اُس نے بات سُنی تھی اور رُوحان میر جو تیزی سے اُسکی چیزیں اُٹھا رہا تھا سامنے فائلز پر درج "حور عین سکندر" نام پڑھ کر ٹھٹکا پھر چہرہ اُٹھا کر سامنے دیکھا۔سامنے نظر آتے چہرے نے اُسکا دھیان بھٹکا دیا تھا۔یہی تو وہ چہرہ تھا جسکی اُس نے تلاش جاری رکھی ہوئی تھی۔وہ جو رنگ برنگ کے چہروں میں کھوجتا آرہا تھا وہ سامنے چہرے میں صاف نمایاں تھا۔وہ شاداب، سورج کی تمازت سے گُلابی پڑتا چہرہ اِس قابل تھا کہ نگاہ اپنی واپسی کا رستہ فراموش کر بیٹھے۔اُن نظروں کے بدلتے تاثرات پر حور عین اُسکے ہاتھ سے فائلز چھین کر تیزی سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"اب تو تمہیں ماننا ہی پڑے گا مہروشہ عارض خان کے رُوحان میر واقعی اپنا دِل ہار چُکا ہے۔" سامنے والی کے بدلتے ناگواری بھرے تاثرات کے باجود وہ اُسکو پُر سوچ نظروں سے تکے جا رہا تھا جو اِس سے پہلے نظروں سے بھاگتی، وہ چونک اُٹھا۔

"حور عین نام ہے آپکا؟" وہ جو پلٹ چکی تھی۔ ناگواری کو دبائے بغیر حیرت سے پیچھے کھڑے شخص کی بے تکلفی پر پلٹی۔ رُوحان جو دُور سے آتی مہروشہ عارض کو دیکھ چکا تھا، تیزی سے دو قدم حور عین کی جانب بڑھا جو پریشانی سے پیچھے کو ہوئی۔ کچھ دیر پہلے کی قائم کی گئی رائے ایک چھناکے سے ٹوٹ گئی۔ بغیر اُسکی بات کا جواب دیئے وہ پلٹنے لگی اور قریب آتی مہروشہ، رُوحان کو کسی نئی مگر یکسر مُختلف لڑکی کے ساتھ محو دیکھ کر ٹھٹکی اور پھر کچھ قدم کے فاصلے پر وہ ساکن سی ہو کر رُوحان میر کی چمکتی آنکھوں کو دیکھے گئی جو کبھی اِس سے زیادہ چمک سے اُسکی جانب مائل ہوئیں تھیں مگر وہ سب تو جیسے کوئی خواب سا تھا۔

www.novelsclubb.com

رُوحان کو اُس لڑکی کا ہاتھ بے اِختیاری سے تھامتے دیکھ کر اُسکا دِل ٹھہر کر اُس شخص کو دیکھ رہا تھا جس نے سب سے پہلی نگاہِ محبت اُس پر ہی ڈال کر اُسے اَسیر کیا تھا اور اب بیگانہ ہو کر وہ کسی اور جستجو میں اُس لڑکی کا ہاتھ پکڑ چکا تھا۔اِس سے پہلے کہ دُکھتے دِل کے ساتھ وہ پلٹتی، سامنے لڑکی کا اُٹھتا ہاتھ رُوحان کے گال پر اپنی گہری چھاپ چُھوڑ گیا۔وہ گنگ اُس لڑکی کو چونک کر دیکھنے لگی جو تیزی سے پلٹی اور بغیر مہروشہ کو دیکھے اُسکے برابر سے نکلتی چلی گئی۔پریشانی سے وہ دو قدم رُوحان کی جانب بڑھی جسکی آنکھوں میں مہروشہ کو دیکھ کر ایسا خون اُتر آیا تھا کہ اُسکا حساس، محبت سے لبریز دِل کانپ اُٹھا۔

"تم ٹھیک ہو رُوحان؟ اُسکی متفکر آواز پر رُوحان کا دِل شاید اندر ہی کہیں ڈوب کر اُبھرا۔

www.novelsclubb.com

"تم کیا لے کر میرا پیچھا چھوڑو گی؟ کتنی بار کہہ چکا ہوں زہر لگتی ہے مجھے تمہاری یہ فکر اور۔۔۔اور تم۔" آگ اُگلتے لہجے میں کہہ کر اُس نے مُٹھیاں بینچتے سامنے والی کا دِل خون خون کر دیا تھا اور بے خبر بھی تو نہیں تھا۔

"اب کیا اِس لڑکی کی بھی محبت میں گرفتار ہو گئے ہو؟" سنبھل کر مہروشہ نے جو سُوگوار سا سوال کیا وہ رُوحان کا چہرہ سُرخ کر گیا۔وہ جو ایک بار وضاحت کر دینا چاہتا تھا، مہروشہ کے قطعی انداز پر اُسکا دِل دَھڑادَھڑ جلنے لگا۔

"نہیں تم غلط ہو مہروشہ عارض خان۔۔۔" اُسکی نفی پر مہروشہ کا دِل ڈھارس پانے لگا، خوش فہم ہونا چاہ رہا تھا لیکن سامنے والا ستم گر تھا۔

"میں صرف حورعین سے ہی محبت میں گرفتار ہوا ہوں۔اب اور تب معنی نہیں رکھتا میرے لیئے۔" اپنے اگلے الفاظ پر وہ سامنے کھڑی لڑکی کا چہرہ زرد پڑتے دیکھ سکتا تھا۔دِل کو ٹھنڈی پھوار پڑنی چاہیئے تھی مگر۔۔۔۔

"تو۔۔۔میں۔۔۔میں کون ہوں رُوحان؟؟۔۔۔میں کیا تھی تمہارے لیئے؟؟ مُجھ سے کیا ہوا تھا تمہیں؟؟" وہ جو ایک برس سے خاموش تھی اُسکے بھیگتے سوال مانگتے لہجے پر رُوحان کا دِل گھٹنے لگا۔

"تم۔۔۔" سنبھل کر وہ طنزیہ سا ہنس دیا۔وہ ہنسی دِل کو بڑی تکلیف پہنچا رہی تھی۔

"تم عارض خان کی بیٹی ہو مہروشہ عارض خان۔۔۔تم میرے لیئے کبھی بھی کچھ نہیں رہی۔ایک لمحے کے لیئے بھی کچھ نہیں تھی۔۔۔تم سے میں نے فریب کیا تھا۔بس" آگ اُگلتی آنکھوں اور زہر اُگلتے الفاظ سے وہ اُسکا دِل چکنا چُور کر چکا تھا اور یقیناً اپنے اِس کرم سے واقف تھا۔پیچھے کو ایک قدم ہوتے ہوئے اُس نے سُوکھ جاتی آنکھوں سے اُس شخص کو دیکھا جو دِل کا مکین تھا اور پھر بغیر کچھ کہے اُسکو پلٹتے دیکھ کر رُوحان کی آنکھوں میں سُرخی مزید گہری ہو جانے لگی تھی۔

ٹوٹا جو قربتوں کا تسلسُل تو یہ کھلا

جیسے وہ اِک عمر سے تھا ہی میرے خلاف

www.novelsclubb.com

"ہائے میرا دِل گھبرا رہا ہے۔" وہ جو دوپٹہ سلیقے سے سَر پر اُوڑھ رہی تھی، ملیحہ کی دُہائی پر تیر کی سی تیزی سے سب بُھول بھال کر اُسکی جانب لپکی جو بالکل تیار، دلہن بنی نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی۔ بے اِختیار حور عین نے دِل میں ماشاءاللہ کہتے ہوئے اُسکی بلائیں لی۔

"کیا ہوا؟ تم ٹھیک ہو؟ دوائیاں دُوں تمہیں؟" حور عین کی پریشانی پر اُسکی ہنسی بے ساختہ تھی۔

"اُوہو آپی! میرے غم اور طرح کے ہیں، تم نہیں سمجھو گی۔ مجھے اُس اسفی کے بچے کی عمر بھر عزت کرنا ہو گی۔" اُسکے غمگیں انداز پر حور عین نے اُسکو مصنوعی گھوری سے نوازا۔

"بد تمیز اِنسان! جان نِکال دی تھی میری۔" اُسکا دوپٹہ محبت سے سیٹ کرتے ہوئے اُس نے کہہ کر جُھکتے ہوئے ملیحہ کی پیشانی چُوم لی۔

"کبھی یہی سعادت ذُوالجلال بھائی کو بھی بخش دیں۔"اُسکے شریر انداز پر وہ لمحے بھر کے لیئے سُرخ ہوئی لیکن پھر پھیکا سا مُسکرا دی۔

"ذُوالجلال بھائی آ گئے؟"ملیحہ کے بے صبری پَن پر حور عین پیچھے کو ہوئی۔

"آ جائیں گے لیکن تم اسفی کو آج بخش دینا سمجھی۔"ٹوک کر کہتے ہوئے اب وہ تیزی سے سب سامان سمیٹنے لگی۔

"یہ عظمیٰ آپی کیوں نہیں آئیں ابھی تک؟"ملیحہ کی بات پر حور عین نے چونک کر گھڑی کو دیکھا۔

"ہاں! اُسے آ جانا چاہیئے تھا خیر میں کال کر کے دیکھتی ہوں۔"فون نکالتے ہوئے اُس نے باہر کی طرف قدم بڑھائے۔مانی کی فکر نہیں تھی کہ وہ اسفی کے ساتھ ہی تیار ہونے گیا تھا۔اِس سے پہلے کہ وہ کال مِلاتی،دروازہ کھُول کر تیزی سے اندر آتی، بدحواس سی عظمیٰ کو اندر کی کھڑکی سے دیکھ کر ٹھٹکی کیونکہ وہ متفکر لگ رہی تھی۔

پریشانی سے وہ لکڑی کا دروازہ پار کر اُسکے پاس پہنچی جو دروازہ عجلت میں بند کر رہی تھی۔

"عظمیٰ کیا ہوا؟ سب خیریت؟" جس طرح اُسکی آواز پر وہ کرنٹ کھا کر پلٹی، حور عین تشویش سے اُسکے قریب آئی جو حور عین کو دیکھ کر سنبھل گئی تھی۔

"اُف! جان نکال دی میری۔" حور عین کے گلے لگتے اُس نے جس انداز میں کہا وہ پریشان کر دینے والا تھا۔

"سب ٹھیک ہے نہ؟ تم اِتنی دیر سے کیوں آئی اور گھبرا کیوں رہی ہو؟" اُسکے ٹھنڈے پڑتے ہاتھ سہلاتے ہوئے وہ بے حد تشویش سے پُوچھ رہی تھی۔

"ارے یار! کچھ نہیں ہوا۔ چلو اب ملیحہ کے پاس چلیں۔" اپنے ازلی بے پرواہ لہجے میں کہہ کر وہ حور عین کو کچھ بھی سوچنے، سمجھنے کا موقع دیئے بغیر اندر گھسیٹ کر لے گئی۔

"شکر ہے یہ فیملی فنکشن ہے ورنہ تم دونوں بہنیں جو رَش لگاتی ہو نہ مہمانوں کا اللہ اَمان۔" اندر سکون کو دیکھ کر عظمیٰ کو اپنے کان ٹھنڈے پڑتے محسوس ہوئے تھے تبھی ملیحہ کے پاس بیڈ سے دھپ سے یوں گری جیسے صدیوں کی تھکاوٹ کا شکار ہو۔

"عظمیٰ آپی! آپ کیوں اِتنا تھک گئی ہیں؟ اسفی کا گھر تو قریب ہی ہے؟" گجرے پہنتی ملیحہ نے چہرہ پھیر کر کہا جبکہ پھر سے وہی چہرہ سامنے آنکھوں کے لہرایا تو عظمیٰ جُھنجھلا کر سیدھی ہو بیٹھی۔

"نام مت لو اسفی کے گھر کا۔۔۔۔ توبہ! یہ پکڑو بہن اپنی رِنگز سمجھو کہ شیر کی کھچار سے نکال کر لائی ہوں۔" اُٹھ کر نفیس سے دو رنگز کے ڈبے حور عین کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے اُس نے کہا، ملیحہ کی ہنسی بے ساختہ تھی لیکن حور عین کو اُسکی بے ربط بونگیاں سرے سے سمجھ نہیں آ رہی تھیں۔

"اسفی کے گھر کچھ ہوا ہے کیا؟" حور عین کی سنجیدہ آواز پر ملیحہ نے ٹھٹک کر عظمیٰ کو دیکھا جسکا چہرہ یک دَم گُلابی ہونے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے۔"ملیحہ کی شوخ آواز پر سٹپٹا کر اُس نے کُشن ملیحہ پر پھینکا جسے پھُرتی سے کیچ کر لیا گیا تھا۔

"کچھ نہیں ہوا میری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں۔" صلح جُو انداز میں امن کا جھنڈا لہرا کر وہ ملیحہ کی جانب بڑھی اور پھر اُسکو جھک کر سَر پہ پیار کیا۔

"دیکھو ذرا یار! ماشاءاللہ کتنی بڑی، کتنی پیاری ہو گئی ہے ملیحہ کہ اب اِسکا نکاح ہو رہا ہے۔" عظمیٰ نے محبت سے کہا جبکہ حور عین بھی بھیگ اُٹھتی آنکھوں سے مُسکرا دی۔

"اور آپ کب کریں گی اِدریس بھائی سے شادی؟"ملیحہ کے جواب پر اُس نے اِیسا مُنہ بنایا جیسے کڑوا بادام کھا لیا ہو جبکہ حور عین اُسکے یکسر نئے تاثرات دیکھ کر ٹھٹک کر ٹھہر گئی۔ آج تک وہ اِدریس کو اُن کے سامنے ڈسکس نہیں کرتی تھی بس یہی بتایا تھا کہ وہ راضی ہے، کر ہی لے گی شادی بھی اُس سے لیکن ابھی، بالکل ابھی کے

اُسکے کو فت، نفرت بھرے تاثرات بالکل فطری تھے۔اِس سے پہلے کہ وہ کچھ پُوچھتی، بیل کی آواز پر وہ چونک کر باہر کی جانب بڑھ گئی۔

"اسلام وعلیکم باباجان!" اندر آتے عارض خان کو دیکھ کر اُس نے مُسکراتے ہوئے کہا جو شاپنگ بیگ اُٹھائے، دھمکتے چہرے سے اندر آرہے تھے۔اُنکے چہرے کی خوشی چُھپائے نہیں چُھپ رہی تھی۔اُنکے قدرے اندر بڑھتے ہی اُس نے ایک چُور نظر سے باہر جھانکا مگر وہ نہیں تھا...وہی جو شدت سے آج یاد آرہا تھا۔عارض صاحب کے پلٹنے سے پہلے ہی وہ دروازہ یونہی وَا کر کے اندر اُنکے پیچھے بڑھ گئی۔دِل کی بے چینی حد سے سِوا تھی۔

---

www.novelsclubb.com

وہ جو سُرخ چہرے کے ساتھ گاڑی چلا رہا تھا وقفے وقفے کے بعد اُس عورت کی آواز بھی اُسکی سماعتوں سے ٹکراتی تو سَر جھٹک کر رہ جاتا۔وہ کچھ نہ کچھ جانتا تھا مگر اب وہ سب حور عین سے سُننا چاہتا تھا خود سے کچھ بھی اخذ کیئے بغیر۔

"تم۔۔۔۔تم میری بیٹی کا خیال نہیں رکھ سکے۔۔۔میں نے تو وہ مکمل تمہارے حوالے، تمہیں سُپرد کر دی تھی۔" پھر سے ماضی کے پچھتاوے اُسکو ڈسنے لگے تھے۔کوئی نہیں جانتا تھا کہ کامیاب سیاست دان اپنی زندگی کے ہر معاملے میں خود کو کتنا ناکام تصور کرتا آرہا تھا۔پہلے اُسکی ماں اُسکے ہاتھ سے ریت کے ذروں کی طرح سرکتی چلی گئیں پھر مہر، اُسکی بہن، اُسکا اعتماد اُس سے چھین لیا گیا اور اب محبت یوں دُور ہوتی جارہی تھی گویا سردار ذُوالجلال کے بس میں کچھ بھی نہ ہو۔دُکھتے سَر کو ایک ہاتھ سے دباتے ہوئے اُسکی سنجیدگی مزید بڑھنے لگی۔سامنے نظر آتے گھر کو دیکھ کر اُس نے طویل سانس لیتے ہوئے گاڑی رُوک دی۔اُسکو رُک ہی جانا تھا کیونکہ یہی اُسکی منزل کا حاصل تھا۔اِسی مقام پر اُس نے خاموشی سے اب تمام عمر نیاز مند رہنا ہے وہی گھر جہاں اُسکی مَن پسند، محبوب بیوی رہ رہی تھا۔

؎ اچھا ہے تغافل کی اذیت ہے مُیسر

بہتر ہے توجہ کی سہولت سے پَرے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

دروازہ کھول کر وہ جیسے ہی اندر کی جانب بڑھا سامنے نظر آتے چہرے کو دیکھ کر اُسکی نگاہ ودِل پھر سے رستہ اور اپنی حیثیت بُھول بُھول جانے لگی۔ سردار ذُوالجلال کے ساتھ، اُسکے ساتھ یہ بڑا ظلم تھا۔ وہ حُسن جو مُجسم مگر اُس ہی سے بے پرواہ سامنے کھڑے آصف سے مُسکرا کر باتوں میں مگن تھا۔ دِل میں کہیں کوئی انجان سی خواہش بھی سَر اُٹھانے لگی تھی۔ وہی خواہش کہ کاش اُسکے دیر سے آنے پر، اُسکی خاموشی پر، اُسکے قدم پیچھے ہٹا لینے پر حور عین سکندر کو کبھی تو فرق پڑے مگر شاید وہ اپنے نصیب سے، خود سے کچھ زیادہ ہی اُمیدیں لگا بیٹھا تھا۔ اُسکے لیئے تو پوری دُنیا ہی سیاہ تھی اِیسے میں وہ نہ جانے کیوں ہر منظر سے مُختلف رنگوں میں پنہاں نظر آتی تھی؟ سر جھٹک کر وہ آگے بڑھا اور آصف اُسکو آتا دیکھ کر چونک کر تیزی سے آگے بڑھا۔ اُس نے بھی شاید دیکھا تھا مگر ذُوالجلال نے اپنی نظر اُس بے بس کرتے منظر سے ہٹا لیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اسلام و علیکم ؟"آصف آگے بڑھ کر اُس سے بغل گیر ہوا تو ذُوالجلال نے مُسکرا کر اُسکی پُشت سہلائی جبکہ حور عین کسی قدر اُلجھے سے اُسکے عجیب مُضمحل سے انداز دیکھے گئی۔

"اسلام و علیکم ! "اُسکو خود سے غافل اندر بڑھتا دیکھ کر اچانک سے اُسکے مُنہ سے پِھسل گیا مگر اپنی اِس بے اِختیاری پر اُسکو خفگی نہیں ہوئی تھی۔ذُوالجلال نے اُسکو دیکھے بغیر سَر ہلایا اور پھر آصف سے پہلے ہی اندر کی جانب بڑھ گیا جبکہ وہ۔۔۔۔وہ پیچھے ساکن سی،سناٹے میں کھڑی رہ گئی۔پہلی بار آج وہ خود سے تیار ہوئی تھی،آج د ل نے بن کر سنورنا چاہا تھا اُس نگاہِ اُلفت کی وجہ سے جو ہمیشہ اُس پر مہربان رہتی تھی مگر۔۔۔۔سَر جھٹک کر وہ جیسے کسی خواب کے دورانیے سے جاگ کر اندر کی جانب بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"آصف جاہ ولد یوسُف جاہ آپکا نکاح، ملیحہ سکندر احمد ولد سکندر مرادِ احمد سے دو لاکھ حق مہر کے ساتھ طے پایا ہے، کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟" ملیحہ سے ایجاب و قبول لے کر مولودی صاحب اب اُس سے رضامندی مانگ رہے تھے جو حیران، خوش، بھیگی آنکھوں سے مُسکراتا ہوا عجیب دولہا لگ رہا تھا۔ اُسکی خاموشی پر ذُوالجلال نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا اور پھر مُسکرا دیا۔ اُسکی کیفیت وہ بخوبی سمجھ رہا تھا۔ آصف کا کندھا تھپتھپا کر اُسکو حوصلہ دیا گیا۔ آصف نے چونک کر ذُوالجلال کو دیکھا اور پھر برابر بیٹھے خضر کو اور پھر مُسکراتی آنکھوں سے "قبول ہے" کہہ دیا گیا۔ یہی تو ازل سے محبت والوں کا دَستور رہا ہے۔ جب کوئی صاحبِ ایمان اُن سے پُوچھے کہ آپکو اپنی محبت قبول ہے تو وہ بغیر کچھ بھی سوچے، قبول کر لیتے ہیں کہ یہی عشق کی معراج طے کر دی ہے اللہ نے اپنے بندوں کے لیئے اَزل سے۔ عارض صاحب اُٹھ کر گلے لگاتے ہوئے اُسکو مُبارک بعد دے رہے تھے اور پھر خضر اور ذُوالجلال۔ اُسکو لگنے لگا جیسے ملیحہ کے ساتھ اللہ پاک اُسکو سب کچھ واپس لوٹا رہا تھا مگر

www.novelsclubb.com

کاش۔۔۔۔۔مہروز کمال بھی واپس بُلایا جاسکتا۔ بھیگتی آنکھوں سے وہ مُسکرایا جبکہ اُسکے انداز پر ذُوالجلال جو بیٹھ رہا تھا بغور اُسکو دیکھنے لگا۔

"کیا بات ہے؟" اُسکو پھر سے پہل کرنی ہی پڑی۔ سردار ذُوالجلال اپنے سخت اصول، خود سے اب منکر ہونے لگا تھا۔ وہ پہل کرنے والوں میں سے ہو رہا تھا۔ آصف نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا۔

"بس مہروز یاد آگیا تھا۔" مہروز کے نام پر ذُوالجلال کا چہرہ بھی زرد پڑتے وہ محسوس کر گیا۔ چہرہ سنجیدگی سے واپس پھیر کر اب وہ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔ عارض صاحب نے اُسکو بغور دیکھا اور اُس سے پہلے کہ وہ اُٹھ کر اُس تک آتے، دروازے سے داخل ہوتے شخص کو دیکھ کر اُنہوں نے نگاہوں کا زاویہ تیز سے بدل لیا۔

"اسلام وعلیکم!" اُنکے سلام پر سبھی نے چہرہ پھیر کر اُنکو دیکھا جبکہ آصف ایک محتاط نگاہ ذُوالجلال اور عارض صاحب پر ڈالتے ہوئے بامشکل مُسکرا کر اُٹھ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم اسلام! کیسے ہیں آپ انکل؟" اُسکے لہجے میں اُنکے لیئے ادب ہی ادب تھا۔ عارض صاحب کو چہرہ پھیرتے دیکھ کر وہ مُضمحل سا مُسکرا کر آصف کو گلے لگا کر تھپتھپا کر پیچھے کو ہوئے۔

"بہت مُبارک ہو برخوردار! اب ہماری بیٹی تمہارے حوالے ہے۔ ہماری بیٹی کو بڑا سنبھال کر، محبت سے رکھنا۔" اُنکے محبت بھرے انداز پر عارض صاحب کو ناگواری سے پہلو بدلتے ذُوالجلال دیکھ سکتا تھا۔

"اسلام وعلیکم!" باپ کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر ذُوالجلال نے یونہی بیٹھے ہوئے مدہم آواز میں کہا جبکہ اُنکے چہرے پر اُس سلام سے جو شادابی آگئی تھی اُسکو اُن دونوں باپ، بیٹے نے بڑے ہی انجُھبے سے دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جیتے رہو، خوش رہو..." اُنکے انداز پر وہ خاموشی سے سَر ہلا کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ اِس سے پہلے کہ وہ اِس منظر سے نکلتا۔ سامنے سے آتی حور عین کو دیکھ کر ٹھٹک کر وہیں

ٹھہرا اور ایک نگاہ ڈال کر پیچھے کھڑکی کی جانب بڑھ گیا۔ جبکہ یہ نظر اندازی پھر سے دِل کو زخمی کرنے لگی تھی۔

"نِشتر انکل! آپ دیر سے کیوں آئے ہیں؟" آگے آ کر اُنکے کندھے سے لگتے ہوئے وہ جسطرح شکوہ کر رہی تھی وہ اُداسی سے مُسکرا دیئے۔ وہ ہر کسی کی کہانی کے وِلن نہیں تھے۔ سکندر کی بیٹیوں کے لیئے وہ بالکل باپ جیسا سائبان تھے لیکن۔۔۔۔ کیا وہ اُنکی کہانی میں ہمیشہ ایسے ہی رہیں گے جب حور عین اور ملیحہ کو معلوم ہو گا کہ وہ رُوحان کے باپ۔۔۔ اِس سے آگے وہ سُوچ بھی نہیں سکے تھے۔

"بس بیٹا۔ دیر ہو جاتی ہے مُجھ سے۔" اُنکے ہارماننے لہجے پر عارض صاحب نے تیز نظروں سے اُس شخص کی پُشت کو گھورا۔

www.novelsclubb.com

"سکندر آیا تھا کل میرے خواب میں۔ بڑا خوش ہو رہا تھا۔ اِترا اتا پھر رہا تھا جنت میں زیبی بھابھی کے ساتھ۔" اُنکے کہے جانے پر حور عین کی آنکھیں بھیگنے لگی تھیں جبکہ ذُوالجلال نے 'زیبی' لفظ پر پھر سے چہرہ پھیر کر دیکھا۔

"بابا میرے خواب میں تو نہیں آتے، ناراض ہو گئے ہیں کیا مُجھ سے؟" اُسکے بھیگتے لہجے پر ذُوالجلال نے تیزی سے نظروں کا زاویہ بدل لیا۔

"بیٹیوں سے کوئی باپ کبھی ناراض ہوا ہے۔ میں نے تو کوئی باپ ایسا آج تک نہیں دیکھا۔" اُنکے مُسکرا کر کہے جانے پر عارض صاحب کا دِل رُکنے لگا۔ وہ بھی تو ناراض ہو گئے تھے مہر سے اور پھر وہ ہمیشہ کے لیئے۔۔۔۔ عارض صاحب کا رنگ زرد پڑھتا محسوس کر کے ذُوالجلال تیزی سے اُنکی جانب بڑھا۔

"بابا جان! نکاح ہو گیا ہے خیر سے، ہم گھر چلیں؟" اُسکے مدہم سے سوال پر حور عین کے ساتھ آصف اور رَب نِشتر نے بھی چونک کر اُدھر دیکھا جبکہ عارض صاحب کا سَر اثبات میں ہلتا دیکھ کر حور عین کو لگا اُسکے سَر پر کسی نے آسمان لا گرائے ہوں۔

"یار ذُوالجلال!" آصف پریشانی سے آگے بڑھا مگر ذُوالجلال اُسکو یکسر نظر انداز کیئے عارض صاحب کو سہارا دے کر اُٹھا رہا تھا۔ وہ سمجھ رہا تھا، وہ جانتا تھا کہ اُسکا باپ پھر

www.novelsclubb.com

سے گِلٹ کا شکار ہو رہے ہیں۔رِب نِشتر نے چہرہ پھیر کر حور عین کو دیکھا جو خالی پڑتی نظروں سے ذُوالجلال کو دیکھ رہی تھی۔اُسکی بے یقینی پر وہ کسی قدر پریشانی میں مبتلا ہونے لگے تھے کہ کہیں اُنکی وجہ سے حور عین اور ملیحہ کے رشتے اور نصیب نہ خراب ہو جائیں؟اُنکے منظر پر آنے سے ہمیشہ ایسا ہی تو ہوتا آیا ہے۔۔۔

"تمہارے بیٹے کا گھر ہے عارض یہ، بیٹھے رہو، میں جانے لگا ہوں۔جہاں میری وجہ سے خرابی پڑنے لگے میں اُس منظر سے نکل جانا بخوبی جانتا ہوں۔"اُنکی بہت کچھ باور کرواتی ہوئی تھی۔سنجیدہ آواز پر اُٹھ کھڑے ہوتے عارض صاحب نے خاموش نظروں سے اُنھیں دیکھا۔

"تم سے مجھے کوئی بیر نہیں ہے رَب نِشتر۔تھا بھی تو سب شکوے، شکایتیں سکندر اپنے ساتھ لے گیا۔تمہارے خاندان کے دیئے گئے غموں کے علاوہ بھی مجھے اور میرے بیٹے کو بہت سے غم ہیں جنکو اُچھال نہیں سکتا یہاں کہ تم میری بیٹیوں کے لیئے باپ جیسے ہو۔"اُنکی سَرد لیکن دھیمی آواز پر رَب نِشتر اُس شخص کو دیکھے گئے

www.novelsclubb.com

جس نے ایک عرصے سے خاموشی کی چادر اُوڑھ رکھی تھی۔ حور عین نے بھیگتی آنکھوں سے آصف کو دیکھا جو اُسکی طرح ہی شَل اور حیران سا کھڑا تھا پھر اُس شخص کو دیکھا جو نہ جانے کیوں آج میلوں دُور کے فاصلے پر نظر آرہا تھا۔ جو آج اُسکی طرف دیکھ لینے تک سے گریزاں نظر آرہا تھا۔

بابا جان کا ہاتھ تھام کر وہ اُسکے برابر سے بِنا اُسکی جانب دیکھے، اِس اُمید سے گزرتا چلا گیا کہ شاید وہ اُسکو پُکار کر ایک بار، مرد ہی سہی رُوک لے گی مگر۔۔۔۔ یہ اُسکی خام خیالی تھی۔ ہمیشہ پہل کر جانے والوں کے ساتھ یہی ہوتا ہے کہ عمر بھر پُکار لیئے جانے کے مُنتظر کھڑے رہ جاتے ہیں کہ اب تو کوئی پُکار لے گا ہمیں بھی مگر اُنکی خاموشی شاید اِتنی ششدر کر دینے والی ہوتی ہے کہ پیچھے رہ جانے والے حیرانگی سے پُکار بیٹھنا ہی بُھول، چُوک جاتے ہیں اور یوں اُنکو گنوا دیا جاتا ہے۔

مُجھ کو چُپ چاپ برابر سے گزر جانے دیا

آنکھ رُوئی ہے، نہ دِل دھڑکا ہے، نہ وحشت کی ہے

www.novelsclubb.com

دیکھ لے! ہم نے گلہ کوئی نہیں تُجھ سے کیا

دیکھ لے! ہم نے تیرے ساتھ رعایت کی ہے۔۔۔

آیئے ذرا ہم ایک بار پوری طرح محو ہو کر ماضی کی طرف چلے جاتے ہیں تاکہ غلط فہمیوں کے اِس دبیز پردے کو یکسر چاک کر کے مستقبل کی جانب بڑھ سکیں کہ غلط فہمی اور خاموشی رشتوں کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہے اور ہمیں خبر تک نہیں ہوتی۔۔۔پہلے ہم باپ کے ماضی کی طرف جائیں گے کہ باپ کا ماضی کبھی کبھار بیٹوں کے مستقبل کو بھی مُتاثر کر دیتا ہے۔ سردار عارض خان اور میر رَب نِشتر کے ماضی کی جانب جو اِن سب کی زندگیوں کی بُنیاد ہے جس نے ہر رشتے کو، ہر شخص کو کسی نا کسی طرح جھکڑ رکھا ہے۔

"تُجھے نہیں لگتا نِشتر کہ ہمیں عارض سے ملنا چاہیئے۔اب ایک وقت گزر چکا ہے۔ اُسکی شادی کو کئی سال گزر گئے ہیں۔ایک بیٹے کا باپ ہے اور تیری شادی کو ایک

سال ہونے والا ہے۔"رَب نِشتر کی خاموشی پر سکندر نے جُھنجھلا کر کہا تو نِشتر نے سَر اُٹھا کر اُسکو دیکھا۔

"تُو اگر میرے ساتھ چل چل کر تھکنے لگا ہے تو بے شک مل لے اُس سے۔"

جواب حسبِ سابق نِپا تُلا دیا گیا۔

"تُو اچھی طرح جانتا ہے میں تیرے بغیر نہیں جا سکتا۔"زیبائش کو آتے دیکھ کر اُسکو دبی آواز میں کہنا پڑا۔

"اسلام و علیکم نِشتر بھائی۔آپ بہت دِن بعد آئے ہیں۔گھر میں سب خیریت تھی نہ، نگار کیسی ہے؟"زیبائش کے آنے پر وہ اُٹھ کھڑے ہوئے۔

"و علیکم اسلام بھابھی!بس سب شکر اللہ کا۔آپ جانتی ہیں نہ صوفی بیمار ہو جائے تو دُنیا بے رونق لگتی ہے مجھے۔"اُنکے کہے جانے پر زیبائش دِل سے مُسکرا دی۔

"اللہ آپ کا اور آپکی بیٹی کا پیار سلامت رکھے امین۔" اُسکے دُعائیہ جملے ہر وہ کھل کر مُسکرا دیئے۔

"بھابھی آپکو نگار کا معلوم ہے، کس قدر اکیلے ہونے سے خوف کھاتی ہے۔ آپ آتی جاتی رہا کریں اُسکی طرف۔" اُسکے کہے جانے پر سکندر نے بغور اُسکے تھکے تھکے انداز دیکھے بظاہر تو وہ بے حد مُسکرا رہا تھا لیکن دوست کی آنکھ سب پڑھنے لگی تھی۔

"ضرور بھائی! یہ کہنے والی بات ہے مگر آپ اب شہر سے یہاں آجائیں تاکہ نگار کی پریشانی کم ہو۔" اُسکے مُخلصانہ مشورے پر وہ محض سَر ہلا سکا۔ زیبائش کچھ لانے کے لیئے اندر کی جانب بڑھ گئی۔

"تُو بھابھی کی وجہ سے پریشان ہے؟" سکندر کی بات پر اُس نے چونک کر سَر اُٹھایا۔ چند لمحے خاموشی کے دبے پاؤں گزرنے لگے۔

"یار! اُسکو اُس بے ضرر بات کا پتہ چل گیا ہے۔" کچھ سوچ کر وہ آہستگی سے بول اُٹھا۔ سکندر نے نا سمجھی سے اُسکو دیکھا۔

"کیا مطلب کون سی بات؟"اُسکے کہے جانے پر رَب نِشتر نے گہرا سانس لیا۔

"وہی بات جو تُو تک بُھول گیا ہے اور خُدا گواہ ہے سکندر میں نے وہ بات اپنے دِل اور ذہن تک سے اُسی دِن کھرچ دی تھی جس دِن عارض کی شادی ہوئی تھی۔تُو جانتا ہے صنم اب میری بھابھی ہیں۔بڑا احترام اور رُتبہ ہے میری نگاہ میں بھائی کی بیوی کا۔"اُسکے اِتنی تمہید پر سکندر کا مُنہ حیرت سے کھل گیا۔وہ بات جو آہستہ سے یوں نکال دی تھی رَب نِشتر نے کہ سکندر تک کو خبر نہیں ہو سکی وہ نگار جیسی عورت نے بھانپ لی۔۔۔۔

"کیسے؟؟؟کب سے؟؟؟"اُسکی آواز بے حد مختلط تھی۔

"واللہ عالم!خود بھی مرتی ہے مجھے بھی مارتی ہے۔"اُسکی بات پر سکندر نے ٹھٹک کر اُسکو دیکھا۔

"اِس لیئے تُو عارض سے نہیں ملنا چاہتا۔"بہت سُوچ کر کہا گیا۔

"یار کیا کروں؟ عارض کا نام تک سُن کر پاگل ہونے لگتی ہے۔اب آسمان سے فرشتے اُتر کر میرے دِل کی گواہی دیں تبھی خود بھی سکون سے رہے گی اور مجھے بھی رہنے دے گی۔" سکندر کو سنجیدگی گھیرنے لگی۔ بات اُسکی سُوچ سے زیادہ پریشان کن تھی۔

"پھر؟؟" بہت اِحتیاط سے کہا گیا۔

"ہر طرح سے یقین دِلا چُکا ہوں مگر اب تھک گیا ہوں یار۔ صوفی کو لے کر میرے خلوص پر تاک تاک کر نِشانے لگاتی ہے۔" اُسکے کہے جانے پر سکندر بیڈ سے اُٹھ کر اُسکے برابر آ کر بیٹھ گیا۔

"اور کیا کہتی ہیں بھابھی۔۔۔؟ وہ چاہتا تھا کہ وہ آج سارا غبار نکال باہر کرے۔

"یہی کہ اگر میں عارض سے مِلا یا اُس سے بات کی تو وہ عارض کو یہ بات بتا کر مجھے اُسکی نظروں سے گرا دی گی اور صوفیا بھی چھین لے گی مُجھ سے" اُسکی مدہم آواز پر سکندر سَر پر تاسف سے ہاتھ مار کر پیچھے کو ہو گیا۔

"معاف کر دینا مجھے مگر کس قسم کی عورت سے شادی کر لی تُو نے خدمتِ خلق اور انسانیت کے چکر میں۔" سکندر کے پُر ملال لہجے پر وہ سَر جھٹک کر رہ گیا۔

"مجھے اُس سے شادی پر کوئی پچھتاوا نہیں ہے سکندر کیونکہ جب وہ میرے گھر رُخصت ہو کر آئی ساتھ وہ ایک بیٹی بھی لائی تھی جسکا باپ میں نہیں تھا مگر میرے دِل نے فوراً اُس بچی کا باپ بن جانے کی خواہش کی تھی اور اب وہ میری بیٹی ہے۔ میرے نام سے جانی جاتی ہے، مجھے بابا کہتی ہے، تُو جانتا ہے نہ اِس اِحساس کو۔۔۔" اُسکے بھیگتے لہجے پر سکندر نے اُس شخص کو بے حد محبت سے دیکھا جو عارض خان کے لیئے، اُسکی ہی نظروں میں بُرا اور وِلن بَن کر ہٹ گیا تھا اور کسی اور کی بیٹی پر دِل و جان وار رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تُو مجھے ہمیشہ حیران چھوڑ دیتا ہے نِشتر۔ مجھے اِس معاملے نے دُکھی کر دیا ہے۔ تُو اِس ناانصافی، اِس سلوک اور اِس رویئے کا اہل نہیں تھا میرے دوست۔۔۔ تُجھے تو

لوگوں کی آنکھوں میں محبت بن کر چمک جانا چاہیئے تھا۔" سکندر کی بھیگتی آواز پر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑا۔ دِل کا درد تھمنے لگا تھا۔

"اچھا اب زیادہ جذباتی تقریریں نہ کر اور اپنی صحت کا خیال رکھ۔ تیری تو اِتنی پیاری فیملی ہے اِس لیئے میرا رُوگ نہ لگا، میرا غم نہ کر۔ میں بالکل خوش ہوں بس عارض جیسے دوست کھو دینے کا ملال عمر بھر دِل کو کچوکے دے گا کہ کیا اپنے ہاتھوں سے گنوا ڈالا، میرا رَبِ نِشتر۔" اُسکی مُسکراتی لیکن سُوگوار آواز پر سکندر نے آگے بڑھ کر پھر سے اُسکو اپنے کندھے سے لگا لیا۔

"تُو فکر نہ کر۔۔۔ میں جاؤں گا عارض کی طرف بتا دوں گا کہ تُو اب زندگی میں مصروف ہو گیا ہے ہمارے ساتھ وقت نہیں گزار سکے گا۔ میں تُجھے اُسکی نظروں میں وِلن نہیں بننے دوں گا۔ میں تُجھے اُسکی یاد اور خیال میں ایک بہترین دوست کنندہ کر کے آؤں گا۔" سکندر کے تھپتھپاتے ہاتھ، دِل ہر مرہم رکھتے الفاظ اُسکے بھر چُکے زخموں کو نئے سرے سے بھرنے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

؎اِس سُوگوار عہد میں ہم جیسے خوش مزاج

ہنستے ہیں تاکہ لوگ خُدا پر یقین رکھیں۔۔۔

"یہ تم کیا رُوحان کے دماغ میں بھرتی پھر رہی ہو؟" رُوحان کو صوفی سے بات کرتے جیسے ہی اُنہوں نے سُنا وہ سُرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اپنے کمرے کی جانب بڑھے جہاں نِگار بڑی فرصت سے ڈریسنگ ٹیبل کے آگے بیٹھ کر بال سنوارنے میں مگن تھی۔

"کچھ غلط کہہ دیا کیا میں نے آپکے بیٹے کو؟" نزاکت سے بالوں میں ہاتھ چلاتے ہوئے بڑے ہی سکون سے پُوچھا گیا۔اُس عورت کے انداز پر بامشکل غصے پر قابو پاتے ہوئے وہ آگے بڑھے۔

"وہ تمہارا بیٹا بھی ہے نِگار اور اِس عمر میں کچھ تو خُدا کا خوف کر لو۔ کیوں اپنا اور میرا تماشا بنانا چاہتی ہو۔" اُنکے بے بس انداز پر وہ مُسکرا کر چہرہ پھیرتے ہوئے اُنکو دیکھنے لگی۔ یہ وہی چہرہ تھا جس سے اُس نے بے پناہ محبت کی تھی مگر اِس شخص نے اُسکی محبت کی نفی کر کے اُسکو کسی اور کے ساتھ رخصت کروا دیا تھا۔ وہاں کی زندگی جو تھی وہ گزر چکی، اُسکو وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی مگر اُس شخص سے جیسے تیسے طلاق لے کر وہ رُودھو کر میر رَب نِشتر کے بابا یعنی اپنے ماموں کے پاس آئی تو وہ غم سے چُور ہو گئے کہ وہ اپنی بہن سے بے حد محبت کرتے تھے۔

اُسکی بیٹی کے خیال سے وہ اُسکی شادی جلد از جلد کروانا چاہ رہے تھے اِیسے میں رَب نِشتر کی واپسی پر اُسکے اندر سسکتی محبت پھر سے منظر عام پر آنے لگی مگر میر رَب نِشتر کبھی اُسکی جانب مائل نہیں ہوا۔ میر رَب نِشتر اُس سے شادی کے لیئے کیسے مانا وہ نہیں جانتی تھی اور نہ ہی جاننا چاہتی تھی۔ اُسکی زندگی میر رَب نِشتر سے شادی کے بعد ایک سکون بھری ڈگر پر روانہ ہو چکی تھی۔ وہ ایک ہمدرد، محبت اور اِحترام

www.novelsclubb.com

کرنے والا شاندار مرد تھا جس نے اُسکی بیٹی کو والہانہ محبت دے کر جو اپنا نام دیا اُس پر وہ خود تک نازاں ہونے لگی لیکن پھر کئی سال پہلے جو انکشاف اُسکی سماعتوں میں اُترا اُس نے اُسکی رُوح تک زخمی کر دی تھی۔ میر رَب نِشتر جس عورت سے محبت میں مبتلا ہوا وہ نِگار نہیں تھی وہ عورت اب اُسکے دوست عارض خان کی بیوی تھی۔

اُسکی جلتی رُوح کو کسی پل آرام نہیں تھا اور پھر جس دِن عارض خان اور اُسکی بیگم صنم حیات خان کو اُس نے اپنے گھر آتے دیکھا وہ دِن وہ مرکر بھی بُھول جانے والی نہیں تھی۔ رَب نِشتر جس احترام سے اُس عورت کے لیئے اُٹھا تھا اُسکے اندر کے حسد اور نارسائی نے اُسکو جلا کر بھسم کر ڈالا۔

"مجھے جو ٹھیک لگ رہا ہے وہ کر رہی ہوں۔" خواب سے بیدار ہو کر وہ بڑی ہی سہولت سے بولی۔ رَب نِشتر کے سخت تاثرات اُسکو پھر سے طیش دِلانے لگے۔

"ایک بیٹے کو اُسکے باپ کے خلاف کرنا تمہاری عقل کے مطابق سہی کام ہے، بہت خوب۔ مجھے تم جیسی بے وقوف عورت سے اِسی بات کی اُمید تھی۔" اُنکے سَرد

www.novelsclubb.com

انداز پر وہ شعلے اُگلتی آنکھوں سے اُنکو دیکھتی رہی جو کہہ کر پلٹتے ہوئے باہر جا رہے تھے۔

"تم نہیں جانتے رَبِ نِشتر کے چُوٹ کھائی عورت کس قدر خطرناک ہوتی ہے۔ میں تمہیں بتاؤں گی کہ تم نے کیسے کیسے میرا دِل چھلنی کیا ہے۔" شیشے کی جانب پلٹ کر وہ اپنے نظر آتے خوبصورت عکس کو دیکھ کر سَرد آواز میں کہہ رہی تھی اور اُس نے اپنا خود سے کیا عہد خوب نبھایا تھا یوں کہ اُسکی موت کے کئی سالوں بعد رُوحان کے مُنہ سے ہاسپٹل کے بستر پر وہ سب سُن کر وہ کتنے ہی دِن تک ساکن رہے تھے۔ اُس عورت نے اُنکو نہ اپنی زندگی میں سُکھ سے رہنے دیا تھا اور نہ اپنے مرِ جانے کے بعد۔

www.novelsclubb.com

"تُو آخر مُجھ سے کیوں نہیں مل رہا؟ سکندر کی مسلسل کی گئی کتنی ہی کالوں کو نظر انداز کرنے کے بعد اب وہ سکندر کو یوں سامنے دیکھ کر تیزی سے گزرنے لگا تو وہ حیرت سے اُس اجنبیت کو دیکھ کر آگے بڑھا۔

"دیکھ سکندر رے! میں اب مزید دوستیاں وغیرہ لے کر مہیں چل سکتا اور نہ میں چاہتا ہوں کہ تُو میری وجہ سے عارض جیسے اچھے دوست کو کھوُ دے اِس لیئے آئیندہ میرا راستہ مَت رُوکنا۔" وہ آج کئی دِنوں بعد گاؤں آیا تھا کہ نِگار کی شکایتوں اور شکوک وشبہات اُسکو یکسر عاجز کر چکے تھے۔ وہ عورت اُس سے کبھی راضی اور خوش نہیں ہو سکتی تھی چاہے وہ اُسکے لیئے آسمان سے تارے ہی کیوں نہ تُوڑ کر لے آتا۔ اور اب کی اُسکی بات پر تو رَب نِشتر کے اعصاب حقیقتاً چکرا کر رہ گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ سکندر بھائی سے کہیں کہ وہ عارض خان سے نہ ملے۔" کھانے کی ٹیبل پر کہے جانے والی بات پر وہ جو گہری سُوچ میں غرق تھا چونک کر اُسکو دیکھنے لگا جو اُنکے چونک جانے پر جس اِستہزایہ انداز میں ہنسی اُس پر وہ صرف افسوس ہی کر سکتا تھا۔

"کیوں نہ ملے، وہ صرف میرا ہی نہیں عارض کا بھی دوست ہے اِس لیئے آئیندہ ایسی بات دوبارہ مَت کرنا۔" اُسکے قطعی انداز پر نِگار کو گویا پتنگے لگنے لگے کہ بیٹی کی دھمکی کے بعد رَب نِشتر اُسکی کافی باتیں مان جانے لگا تھا۔

"اگر سکندر بھائی کو آپ سے کوئی دوستی کا رشتہ قائم رکھنا ہے تو وہ اُس عورت اور اُسکے شوہر سے دُور رہیں ورنہ اگر وہ آپکے آس پاس بھی مجھے نظر آئے تو میں اپنی اولاد کو لے کر تو جاؤں گی ہی آپکے اُس دوست کو اُنکی بیوی کے کالے کرتوت بتا کر ہی جاؤں گی۔" وہ جو پھر سے کھانے کی جانب متوجہ ہونے لگا تھا اُسکی اگلی بکواس پر اُسکا دماغ بھک سے اُڑ گیا۔ سَر اُٹھا کر اُس نے جن سَرد نظروں سے اُس عورت کو دیکھا لمحے بھر کے لیئے ضرور وہ خوفزدہ ہوئی مگر جانتی تھی کہ رَب نِشتر کا مزاج کیسا ہے سُویوں ہی گردن تن کر اُسکو دیکھتی رہی۔

"اب مجھے یقین آگیا ہے نِگار کہ تم۔۔۔ تم ذہنی طور پر ایک بیمار عورت ہو۔" اُسکی اگلی بہت مدہم بات پر اُسکا سارا اطمینان اور سکون غارت ہونے لگا۔

www.novelsclubb.com

"آپ۔۔۔آپ اب اُس عورت کی وجہ سے مجھے ذہنی بیمار کہیں گے۔۔۔آپ کو میں اب ذہنی بیمار لگنے لگی ہوں۔" چلا کر وہ جسطرح بولی۔رَب نِشتر نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا اور اِس سے پہلے کہ کچھ کہتا سامنے سے آتے رُوحان کو دیکھ کر خاموش ہو جانا پڑا اور نِگار کی آنکھوں کے آنسو تو رُوحان کو کئی میل دُور سے بھی دِکھائی دے جاتے تھے۔

"مما! آپ رُو کیوں رہی ہیں؟" رُوحان کی آواز پر اُس نے چہرہ پھیر کر اُس ڈرامے باز عورت کو حیرانگی سے دیکھا جو 'کچھ نہیں' کہہ کر دوپٹے کے پلو سے اپنے نظر نہ آنے والے آنسو صاف کر رہی تھی اور تب رُوحان نے پلٹ کر اپنے باپ کو جِن نظروں سے دیکھا وہ لمحے بھر کے لیئے ٹھٹھک کر رہ گیا لیکن وہ تب نہیں جانتا تھا کہ وہ عورت اُنکے بیٹے کے دماغ میں اُنکے خلاف کیا گند پال رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

"کل پیکنگ کر لینا ساری نِگار ہم یہاں سے جا رہے ہیں۔" کرسی دھکیل کر اُٹھ کھڑے ہوتے ہوئے اُسکے سنجیدگی سے کہے جانے پر نِگار نے چونک کر اُسکو دیکھا جو اب اُسکی جانب نہیں متوجہ تھا۔

"ہم کہیں جا رہے ہیں بابا؟" سب بُھول بھال کر رُوحان نے جُوش سے پُوچھا تو رَب نِشتر گھٹنوں کے بل اُسکے سامنے آ بیٹھا۔

"تم، صوفی اور تمہاری ماما، سب میرے ساتھ اب شہر چلو گے۔ ہم وہیں رہیں گے۔" رُوحان سے بات کرتے ہوئے وہ اپنے سارے دُکھ بُھلا کر کہہ رہا تھا جبکہ نِگار کے چہرے پر جو کمینی سی مُسکراہٹ رینگ گئی تھی اُسکو وہ دیکھنا تک نہیں چاہتا تھا۔ رُوحان کے بال نرمی سے سہلا کر وہ اُٹھ کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھا تم نے۔ تمہارے بابا اب اُس عورت کی وجہ سے ہمیں یہاں سے لے کر جا رہے ہیں۔" دَس سالہ رُوحان کے بال سہلا کر وہ بے حد نرمی اور حلاوت سے کہہ

رہی تھی۔رُوحان نے اپنی یک دَم بُجھتی آنکھیں اُٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا جو بے حد اُداس لگ رہی تھیں یہاں سے جانے کا سُن کر۔

"وہ عورت کون ہے ماما؟"رُوحان کے پہلے باضابطہ سوال پر اُس نے اپنی مُسکراہٹ بامشکل رُوکی۔

"تمہارے باپ نے مُجھ سے نہیں اُس عورت سے محبت کی ہے اپنی ساری زندگی وہی عورت جو عارض خان کی بیوی ہے۔"وہ بہت مدہم آواز میں اپنے بیٹے کی سماعتوں میں آنے والے وقت کے قہر سے پوری طرح باخبر زہر گھول رہی تھی اور پھر وہ سکندر کو بتائے بغیر،اُس سے ملے بغیر واپس شہر میں آ گئے اور کئی سالوں تک مڑ کر گاؤں جانے کی ہمت دوبارہ نہ کر سکے۔وہ عارض کو کھو دینے کے بعد سکندر کو بھی یونہی چھوڑ کر دوبارہ اُسکا سامنا نہیں کر سکتے تھے اور پھر وہی ہوا جب وہ گاؤں آئے اور سکندر اُنکو دیکھ کر جسطرح حیران،خوش،متفکر سا بڑھا اُسکا دِل تک گُداز ہونے لگا مگر ہائے نِگار جیسے عورت جو اُن پر مُسلط ہو گئی تھی۔ تبھی وہ سکندر اور

www.novelsclubb.com

عارض کی پُر سکون زندگیوں سے خود کو بہت دُور ایسے نکال کر لے گئے کہ سکندر بھی اُن سے خفا ہو گیا۔ نِگار کی وفات کے بعد وہ جب واپس اپنے گاوں، اپنے اصل لوٹے تو کچھ بھی پہلے جیسا نہیں رہا تھا۔ اُنکے بچے بہت بڑے ہو چکے تھے اور اُن سے دُور بھی۔ رُوحان تو پہلے ہی ضد کر کے کے-پی-کے کی یونیورسٹی میں داخلہ لے کر آ چکا تھا۔ عارض خان کے خاندان کے لیئے نہ جانے کیوں وہ ظالم وِلن بن گئے تھے اور سکندر کو ہاسپٹل میں دیکھ کر وہ کتنے ہی لمحے گنگ سے رہے کہ پیچھے سے آتی "نِشتر انکل' کی آواز پر چونک کر پلٹے۔ وہ حور عین تھی، سکندر کی بیٹی، وہی بیٹی جسکو سکندر کے ساتھ اُنہوں نے بھی اپنے ہاتھوں میں پالا تھا۔ بھیگتی آنکھوں سے وہ اُسکو اپنے پاس آتا دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"سکندر کو کیا ہوا ہے بیٹا!" حور عین کے سَر پر اپنا لرزتا ہاتھ رکھ کر اُنہوں نے بے حد آہستگی سے پُوچھا جبکہ اِس سوال پر حور عین کی آنکھیں تک بھیگ گئیں۔

"بابا جان کا دِل ٹھیک نہیں ہے اِنکل۔ وہ بہت بیمار اور بہت پریشان رہتے ہیں۔"

"زیبی بھابھی کہاں ہیں؟"اُسکو اکیلا دیکھ کر اُنہوں نے اپنی بہن جیسی بھابھی کی تلاش میں نظریں تک دُوڑالی تھیں۔

"امی!"حورعین کی پھر سے بھیگتی آنکھوں کو دیکھ کر اُنکو کسی اِنہونی کا اِحساس ہونا لگا۔

"ہاں تمہاری ماں اور میری بہن زیبی۔"اُنکے پھر سے کہے جانے پر اُسکی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر پھسلنے لگے۔

"امی کی تو پچھلے سال ڈیتھ ہو گئی۔"اُسکے کہے جانے پر وہ شَل ہوتے ذہن سے اُسکو دیکھے گئے۔ذہن وہ بات تسلیم کر لینے پر آمادہ نظر نہیں آرہا تھا۔

"اِنّاللہ واِنّااِلیہِ رَاجِعون"۔اُنہوں نے سَر جُھکا کر آہستگی سے کہا۔ایک آنسو اُنکی آنکھوں سے پھسل کر زمین بُوس ہو گیا۔وہ خود کو سکندر کے سامنے جانے کے قابل نہیں سمجھ رہے تھے کہ وہ اُس سے اب نظر نہیں مِلا سکتے تھے۔اور پھر وقت نے

یوں پلٹا کھایا کہ ہر وقت ایک دوسرے سے بے دھڑک ملتے جُلتے دوست سے اب وہ چُھپ چُھپ کر ہاسپٹل ملنے جاتے، دُور سے دیکھتے اور پھر یونہی پلٹ جاتے۔

آواز دے کے دیکھ لو شاید وہ مل ہی جائے

ورنہ یہ عمر بھر کا سفر رائیگاں تو ہے۔۔۔

جس لڑکی سے فقط کچھ مُلاقاتوں کے بعد ہی وہ محبت میں گرفتار ہو گیا تھا۔ جسکے ہونے سے رُوحان میر کو سب اچھا لگنے لگا تھا۔ وہ اپنی ماں کی آخری وقت میں کہی باتیں فراموش کرنے لگا تھا، جس لڑکی سے محبت کا اِظہار اُسکو دِل کے مجبور کر دینے پر کرنا ہی پڑا تھا اور اُسکی حیا سے لرز کر جُھک جاتی آنکھوں نے اُس سے محبت کی تصدیق کر کے اُسکو باور کروا دیا تھا کہ وہ اپنے ماں، باپ کی طرح بدنصیب نہیں ہے، وہی لڑکی اُسی عورت کی بیٹی نِکلی جس سے وہ دُنیا میں سب سے زیادہ نفرت کرتا آیا تھا۔ یہ اِدراک بڑا ہی جان لیوا تھا۔ آسمان سَر پر گرنا کیا ہوتا ہے یہ اُسکو تبھی سمجھ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آیا جب مہروشہ نے سب کو اپنی فیملی فوٹو دِکھائی تھی اور اُس میں موجود شاندر سے شخص کو 'عارض خان' کہہ کر اپنا باپ بتایا تھا۔ وہ دِن تھا رُوحان میر کے بدل جانے کا، اُسکے نفرت سے نیل نیل ہو جانے کا۔ گھر آ کر سب سے پہلے اُس نے اپنا وہی ہاتھ زخمی کیا تھا جس ہاتھ میں اُس لڑکی کا ہاتھ تھام کر اُس نے اُسکو بتایا تھا کہ وہ رُوحان میر کے اندر دِل بن کر دھڑکنے لگی ہے اور اب وہ اُسکے ساتھ زندگی گزارنا چاہ رہا ہے۔

"میں نے سُنا ہے تمہیں لڑکی پسند آ گئی ہے؟" شام کو بابا کی بات سُن کر اُس نے جن سُرخ نظروں سے اُنکو دیکھا وہ خاموش ہو کر اُسکو دیکھنے لگے اور پھر اُنکی نگاہ اُسکے ہاتھ تک گئی۔

www.novelsclubb.com

"یہ تمہارے ہاتھ کو کیا ہوا رُوحان؟" اُنکے تفکر پر وہ جسطرح ہنسا وہ لمحے بھر کے لیئے سُن رہے گئے۔

"آپکو میری فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں بالکل ویسے ہی مُجھ سے اور میرے ہر معاملے سے بے پرواہ رہیں جیسے میری ماں سے رہتے تھے۔" اُسکے سَرد انداز پر وہ اُسکے چہرے کے پتھریلے تاثرات دیکھتے رہے اور پھر گہرا سانس لے کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔اُس دِن اُنکو معلوم ہوا کہ نِگار مرِ کر بھی اُنکی زندگی سے کبھی کہیں نہیں گئی۔ وہ اُنکی پُشت پر جاتے جاتے پھر سے ایک کاری وار کر گئی تھی۔پھر کبھی اُنہوں نے رُوحان کے کسی ذاتی معاملے میں گُھسنے کی کوشش نہیں کی کہ اب وہ تھک چُکے تھے۔ سہی ہے اُسکے پاس عقل ہے، کرتا پھرے جو وہ کرنا چاہتا تھا۔اُن جیسے زندگی گزار کر آکر مل بھی کیا جائے گا اُنکے بیٹے کو۔

"تمہیں اور تمہارے خاندان کو میں بالکل ویسے ہی رُلاؤں گا مہروشہ جیسے تمہارے باپ اور تمہاری ماں نے میری ماں کو خون کے آنسو رُلایا تھا۔" اپنے زخمی ہاتھ سے نخوت سے پٹی اُتارتے ہوئے اُس نے بھی اپنی ماں کی طرح خود سے ایک عہد باندھ

www.novelsclubb.com

لیا تھا جس میں اُسکے خود کی رائیگانی تھی، جس میں اُسکے دِل کا نقصان تھا مگر فلحال اُسکے نفرت اور غصے نے ہر سُود و زیاں سے اُسکو بیگانہ کر رکھا تھا۔

ے میں بے وفا ہوں مُجھ کو گریبان سے پکڑ

اور مُجھ سے پُوچھ، میں نے تیرا غم کہاں کیا؟؟

کروٹ بدلتے ہوئے اُنکو پھر سے وہ منظر یاد آنے لگا جب اُنہوں نے ایک لڑکے کو حور عین کا رستہ رُوکتے دیکھا تھا اور جسطرح حراساں نظروں سے حور عین اُسکو دیکھ رہی تھی معلوم ہوتا تھا جیسے وہ اُس لڑکے کو جانتی ہو۔ وہ آگے بڑھنے لگے تھے تیزی سے مگر اُس لڑکے کے پلٹتے ہی اُنکو لگا اُنکے پیروں کے نیچے موجود زمین کسی نے کھینچ لی ہو کیونکہ جس لڑکے کا اُنہوں نے چہرہ دیکھ لیا وہ ہو بہو رَب نِشتر کی جوانی تھا یوں گویا وہی جوان ہو کر واپس پلٹ آیا ہو۔ دِل پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ لڑکھڑاتے قدموں سے پیچھے کو ہوئے۔ اُس شخص کی شاطرانہ مُسکراہٹ ہی بس رَب نِشتر سے

میل نہیں کھا رہی تھی۔ بھیگتی آنکھوں سے وہ تیزی سے چہرہ پھیر کر کھڑے ہوئے۔وہ لڑکا اب اُنکے برابر سے گزر رہا تھا۔اُنکو لڑکھڑاتے دیکھ کر رُحان نے ٹھٹھک کر ساتھ کھڑے شخص کو دیکھا۔

"آپ ٹھیک ہیں انکل؟"اُسکی آواز پر اُنہوں نے آں کھوں میں زمانے بھر کا غصّہ سُمو کر بھیگ جاتی آنکھوں سے اُسکو دیکھا۔اُن عجیب نظروں پر رُوحان کسی قدر حیرت سے پیچھے کو ہوا۔

"تمہارے باپ کو معلوم ہے کہ تم کیا کرتے پِھر رہے ہو؟"اُنکی سَرد،اندر تک اُترتی آواز پر رُوحان کو حقیقتاً جھٹکا لگا تھا۔کیا وہ اجنبی اُسکو اور اُسکے باپ کو جانتا تھا؟

"کیا کرتا پِھر رہا ہوں میں؟"اُن نظروں کے جواب پر وہ تلخی سے بولا جبکہ سکندر مراد نے اپنی مُٹھیاں بامشکل بینچ لیں۔

"دوسروں کی بیٹیوں کو ستاتے ہوئے شرم محسوس نہیں ہو رہی؟"اُنکے اگلے سوال پر رُوحان کا چہرہ یک دَم توہین کے اِحساس سے دہک اُٹھا

"شرم ہوتی تو ایسا کرتا یقیناً نظر نہیں آتا میں اور رہی بات میرے باپ کی اگر آپ اُنہوں جانتے ہیں تو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ صرف میرے باپ ہیں برائے نام سمجھ لیں۔" تیز لہجے میں کہہ کر آخر میں وہ تمسخرانہ سا کہتا ہوا اُنکو صدمے اور بے یقینی سے گنگ چھوڑ کر اُنکے برابر سے ہو کر گزرتا چلا گیا پیچھے اُنہوں نے گُھٹ جاتے دِل پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بڑھتی تکلیف پر قابو پالینا چاہا تھا مگر دِل کا درد حد سے سِوا تھا۔

"کیا بات ہے مہروز، کوئی پریشانی ہے؟" اُسکے برابر بیٹھتے ذُوالجلال نے نرمی سے اُسکے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو وہ بے طرح چُونک کر سیدھا ہوا۔

"ن۔۔ نہیں یار! سب ٹھیک ہے۔" بالوں میں ہاتھ پھیر کر اُس نے جس انداز میں کہا، ذُوالجلال نے چہرہ پھیر کر بغور اُسکو دیکھا۔

"میرے خیال سے ہماری دوستی کو اِتنا عرصہ ہو گیا ہے کہ ہم ایک دوسرے سے کچھ نہ چُھپائیں۔ تمہیں کوئی پریشانی ہے ہو سکتا ہے اُسکا حل میرے پاس موجود

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہو۔"ذُوالجلال کے ہمیشہ والے دوٹوک انداز پر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی پھیکا سا مُسکرا دیا۔

"اِیسی بات نہیں، بس خاندازنی مسئلے۔"اُسکے بے چارگی سے کہے جانے پر ذُوالجلال نے سمجھ کر سَر ہلایا۔

"میں دیکھ رہا ہوں تم آجکل مُجھ سے باتیں چُھپانے لگے ہو جبکہ آصف پر تو مکمل مہربان ہو، کیوں؟"ذُوالجلال کے مُسکراتے شکوے پر اُسکا چہرہ لمحے بھر کے لیئے مُتغیر ہوا۔دِل میں نہاں چُور آنکھوں کے راستے عیاں ہونے کے دَرپے تھا۔

"کیا بات کر رہے ہو یار؟بس ایک مسئلہ ہے اُس میں اُلجھا ہوا ہوں۔چاہ رہا ہوں کہ بس خود ہی حل کر سکوں۔آصف کو بتاؤں تو وہ صرف مشورے دیتا ہے اور تمہیں بتاؤ تو تم ہر حد پار کر کے مسئلہ سُلجھا دو گے، بس اِس لیئے۔"اُسلے مُسکراتے لہجے اور تفصیلی جواب تک نے ذُوالجلال کو مُطمئن نہیں کیا تھا۔مُسکرا کر اُس نے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔کچھ دیر خاموشی اُن دونوں کو بیچ گردش کرتی رہی۔

"تم مجھے بتا سکتے ہو مہروز۔" ذُوالجلال کی مدہم سی آواز پر مہروز نے بُوجھل ہوتے دِل سے چہرہ پھیر کر ذُوالجلال کو دیکھا۔ لمحے بھر کے لیئے ندامت نے پُرزور انگڑائی لی تھی۔ وہ ذُوالجلال تھا جس نے اُس پر اندھا اعتماد کیا، اور وہ کیا یہ ثابت کر دے کہ ذُوالجلال اندھا ہے۔

"تم جانتے ہو میرے ماں باپ اِس دُنیا میں نہیں ہیں سو بابا جان کی جائیداد کا اب بہت جھگڑا ہے۔ بابا وصیت میں سب کو برابر کا حصّہ دے کر گئے تھے مگر میرے چچا اور اُنکا بیٹا اب مُجھ سے وہ بھی لے لینا چاہتے ہیں کیونکہ میں اکیلا ہوں۔" کچھ سوچ کر اُسکو اپنی بات بدل دینی پڑی۔ ذُوالجلال نے چونک کر اُسکو دیکھا جسکی آنکھوں میں حقیقتاً پریشانی اور تفکر تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہمم۔۔۔ تو یہ بات ہے۔ پیسہ اور جائیداد بڑے بڑوں کا ایمان خراب کر دیتا ہے یہ تو پھر تمہارے چچا ہیں۔" ذُوالجلال کے کہے جانے پر مہروز کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

"چچا تو پھر میرے پہ کسی قدر ترس کھا لیتے ہیں مگر اُنکا بیٹا، وہ اُچھل اُچھل کر مُجھ تک آتا ہے۔" مہروز کی اگلی بات پر ذُوالجلال کے چہرے پر ناگواری چھانے لگی۔

"نام کیا ہے تمہارے اِس کزن کا جسکو مروت کی بہت زیادہ ضرورت ہے؟" ذُوالجلال کے سنجیدہ لہجے پر مہروز نے مُسکراتی آنکھوں سے اُسکو دیکھا۔ وہ جانتا تھا ذُوالجلال اُسکا مسئلہ منٹوں میں ختم کر سکتا ہے۔

"جبّل نام ہے اُسکا۔" اُسکے کہے جانے پر ذُوالجلال نے سَر ہلایا۔

"کام چبلوں والے ہیں اُسکے۔" اُسکی بات پر مہروز کا قہقہ بے ساختہ تھا۔ ذُوالجلال سے بات محض شیئر کر کے ہی اُسکو اپنے کندھوں سے بہت سارا بُوجھ یونہی اُتر جاتا محسوس ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے فکر نہیں کرنی۔ اِس جبّل نامی لڑکے کو میں فیکس کر لوں گا اُسکے باپ کے تُھرو۔" ذُوالجلال کے کہے جانے پر وہ جو کچھ کہہ کر ٹوکنے والا تھا، ٹھہر گیا کیونکہ اگر وہ ذُوالجلال کو منع کرتا تو وہ یقیناً سمجھ جاتا کہ کوئی اور بات بھی ہے۔

"یار! ایک پرسنل سوال پُوچھوں؟" مہروز کی کچھ جھجھکتی آواز پر اُس نے چونک کر اُسکو دیکھا اور بے ساختہ مُسکرا دیا۔ کبھی کبھار اُسکو مہروز پر نہ جانے کیوں پیار آنے لگ جاتا تھا۔

"تم مُجھ سے کچھ بھی، کبھی بھی پُوچھ سکتے ہو۔" اُسکے کہے جانے پر مہروز کا چمک اُٹھنا وہ صاف محسوس کر گیا۔

"تم کیسی لڑکی سے شادی کرو گے؟ دُور سے آتے آصف کو دیکھ کر اُس نے سوال کیا جبکہ اُسکے بے تُکے سوال پر ذُوالجلال کو ہنسی آنے لگی۔

"کیوں خیریت؟" اُسکے کہے جانے پر مہروز نے اِیسے شانے اَچکائے جیسے پہلے بتا پھر جواب ملے گا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی تک اِیسی کوئی ملی نہیں جسے دیکھ کر کہہ سکوں نہ ابھی میرا مائینڈ ہے اِس سائیڈ۔" اُسکے تفصیلی جواب پر مہروز نے سمجھ کر سر ہلایا۔

"اسلام و علیکم یااہلِ القُبور!" آصف کے قریب آکر کہے جانے نے جہاں مہروز کو ہنسا دیا وہیں ذُوالجلال نے خوشنگیں نگاہوں سے اُسکو گھورا۔

"وعلیکم اسلام یاغافلون۔" جواب بھی عین مطابق ہی آیا اُن دونوں کی جانب سے۔ جبکہ آصف ڈھٹائی سے ہنستا ہوا ذُوالجلال کے برابر آکر بیٹھ گیا۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں؟" کتابیں مہروز کو پکڑا کر وہ قدرے پیچھے کو ہو کر بیٹھتے ہوئے بولا جبکہ ذُوالجلال نے اُسکے ہاتھ سے پانی کی بوتل اُچک لی۔

"میں ذُوالجلال سے جاننا چاہ رہا تھا کہ وہ کیسی عورت سے شادی کرے گا۔" مہروز کے شرارتی انداز پر آصف تیزی سے سیدھا ہوا جبکہ اُسکی پُھرتی پر ذُوالجلال محض نفی میں سَر ہلا کر رہ گیا۔

"پھر کیا معلوم ہوا؟" اُسکی دِلچسپی ذُوالجلال کو ایک آنکھ نہیں بھا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ معلوم ہو گیا ہے کہ یہ صوفیا سے نہیں کرنے والا۔" مہروز کے مُسکرا کر کہے جانے پر ذُوالجلال نے چونک کر جبکہ آصف نے معنی خیزی سے اُسکو دیکھا۔

"صوفیا کون؟" اُسکی یوں لاتعلقی پر مہروز اور آصف اُسکی بے اعتنائی پر کراہ کر رہ گئے مگر وہ یونہی اُلجھی نظروں سے اُن دونوں کے تاسف زدہ چہروں کو دیکھنے لگا۔

"وہی ہماری جونئیر جو تیری توجہ پانے کے لیئے سر دَھڑ کی بازی لگاتی پِھر رہی ہے۔" آصف نے اُسکو شانہ مارتے ہوئے بڑے مزے سے کہا جبکہ ذُوالجلال کے چہرے پر مہروز نے صاف ناگواری پھیلتے دیکھ لی۔

"فضول نہ ہانک یار! خامو مخواہ کسی کی بہن، بیٹی کا ذکر ایسے نہیں کرتے۔" ذُوالجلال کے کہے جانے پر آصف بھی مُسکراہٹ دبا کر سَر ہلانے لگا کہ جو بھی ہے ذُوالجلال بات سُولہ آنے ٹھیک ہی کرتا تھا۔

"سچ آتے ہوئے مہروشہ ملی تھی، کہہ رہی تھی کہ تُمہیں بتادوں کہ وہ گھر جا رہی ہے۔" یاد آجانے پر آصف نے کہا جبکہ ایک مدہم سی مُسکراتی نظر سنبھل کر بیٹھتے

مہروز کمال پر بھی ڈالی جبکہ ذُوالجلال کے چہرے پر پریشانی چھانے لگی تھی۔خاموشی سے اُس نے اپنی جیب سے فون نکالا اور کال مِلانے لگا۔مہروز کی سماعتیں تیز ہوتی وہ دیکھ نہیں پایا تھا۔

"ہاں اسلام وعلیکم مہر! سب خیریت ہے نہ؟" فون اُٹھائے جانے پر اُس نے فکرمندی سے کہا جبکہ دوسری جانب سے ہنسنے کی آواز پر مہروز نے سُکڑتے دِل سے ایک چُور نظر ذُوالجلال پر ڈال کر نگاہوں کا زاویہ بدل کر آصف کو دیکھا جسکی چِڑھاتی مُسکراہٹ پر وہ اُسے سہی سے گھُور بھی نہیں سکا۔

"کیا مطلب، آج کیوں نہیں؟ تم تو کہہ رہی تھی کہ آج ملواؤ گی۔" ذُوالجلال کی اگلی بات پر مہروز اور آصف نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"سہی ہے پھر گھر آکر بات کرتے ہیں۔" بات ختم کر کے اُس نے کال کاٹ کر سیل فون جیب میں رکھا جبکہ اُسکی خاموشی پر آصف نے ایک نظر مہروز کو دیکھ کر ذُوالجلال کو دیکھا جو پریشان لگ رہا تھا۔

"سب خیریت ہے نہ؟" آصف کی آواز نے اُسکو یک دَم گہری سُوچ سے چونکا دیا۔

"ہاں بس خیریت ہی ہے۔" اُسکی بے ربط بات پر مہروز نے آگے کو ہو کر اُسکو بغور دیکھا۔

"کیا بات ہے؟" اُسکو کہنا ہی پڑا کیونکہ دِل میں بے چینی سَر اُٹھانے لگی تھی۔

"مہر کی شادی کا فیصلہ بابا جان نے اُسکے اپنے ہاتھ دیا تھا تو اُسی سلسلے میں وہ اپنے کلاس فیلو کو ہم سے ملوانا چاہ رہی تھی۔" ذُوالجلال کے سوچ سوچ کر کہے جانے پر آصف نے چہرہ پھیر کر مہروز کو دیکھا جسکا چہرہ پھیکا پڑنے لگا تھا مگر وہ یونہی بغیر چونکے سامنے دیکھتا رہا۔

"بہت مُبارک ہو یار۔" یہ کہنے میں پہل کرنے والا اور کوئی نہیں مہروز کمال ہی تھا۔ وہی شخص جو مہروشہ کی محبت میں گرفتار تھا مگر جان گیا تھا کہ وہ کبھی بھی اُس لڑکی کا محبوبِ نظر نہیں ہو سکتا کیونکہ اُسکا کوئی کلاس فیلو پہلے ہی سَبقت لے جا چکا تھا۔ اُسکے لہجے میں کوئی رقابت کا جذبہ محسوس کرنا ناگزیر تھا۔ آصف نے چہرہ

واپس ذُوالجلال کی جانب پھیر لیا۔اب بات پردے میں ہی رہنی چاہیئے تھے کہ اِیسے معاملے تشہیر کا باعث نہ ہی بنے تو بہتر ہے۔

"جذاک اللہ ! لیکن آج وہ ملوانے نہیں لا رہی۔" اُسکی اگلی بات پر مہروز کسی قدر چونکا۔

"کیوں؟" آصف کو یہ سوال کرنا زیادہ مُناسب لگا تھا کیونکہ وہ مہروز کا چونک جانا محسوس کر سکتا تھا۔

"واللہ عالم ! بس گھر جانے لگا ہوں تبھی معلوم ہو گا۔" کہہ کر وہ اُٹھ کھڑا ہوا تو وہ دونوں بھی سَر ہلا کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔

"سہی ہے پھر، خیر سے جاؤ۔" مہروز نے اُسکے شانے سے لگتے ہوئے کہا اور پھر وہ مُسکرا کر آصف سے ملتے ہوئے اُن سے دور جانے لگا۔آصف نے خاموشی سے چہرہ پھیر کر مہروز کو دیکھا جسکے چہرے پر فل واقع کوئی تاثرات نہیں تھے۔

"کیا محسوس ہو رہا ہے جناب؟" آصف کی آواز اُسکو خیالت کی گہری کھائی سے کھینچ کر واپس لے آئے تھے۔ چونک کر اُس نے آصف کو دیکھا اور پھر بے چارگی سے مُسکرا دیا۔

"بڑے بڑے کہہ گئے کہ محبت پہ انسان کا اِختیار نہیں ہوتا تو میں بھی یہی کہوں گا لیکن اب اُسکے بعد جو کچھ ہو گا یا ہو سکتا ہے اُس پر میرا اِختیار ہے آصفی۔" اُسکے سنجیدگی سے کہے جانے پر آصف اُسکو خاموشی سے دیکھا گیا۔ وہ اِتنا حساس اور مضبوط دِل رکھنے والا شخص تھا وہ آج جان رہا تھا۔

"کیا مطلب؟" وہ جانتا تھا لیکن پھر بھی اُسکے مُنہ سے سُن لینا چاہتا تھا۔

"مطلب یہ ہے کہ مہروشہ سے محبت میرا اِنتخاب نہیں تھا۔ محبت اِنتخاب کے بغیر ہو جاتی ہے لیکن میں اُسکا اِحترام ہمیشہ سے کرتا آیا ہوں اُس حساب سے اُسکی پسند کو بھی عزت دوں گا۔ میرے دِل پر کوئی بُوجھ نہیں ہے آصفی۔ تم خوامخواہ میرے لیئے متفکر نہ ہو کیونکہ میں ہمیشہ سے جانتا تھا کہ مہروشہ میرے نصیب میں نہیں ہے۔"

وہ جو ہمیشہ سے ہنستا بولتا ہی آیا تھا اب سنجیدہ ہوا تو آصف کو اُس پر فخر ہونے کے ساتھ دُکھ بھی ہو رہا تھا۔ جانتا تھا کہ مہروز کمال کی زندگی کبھی بھی آسان نہیں رہی اِیسے میں مہروشہ سے محبت اُسکے دِل کی واحد آسانی تھی لیکن بعض آسانی دیر پا نہیں ہوتیں۔ وہ دونوں اِرد گرد سے بے خبر باتوں میں محو تھے یہ جانے بغیر کہ کسی نے پیچھے سے گزرتے ہوئے اُنکی باتیں زہر زہر ہوتے دِل اور سُرخ ہوتی آنکھوں سے سُن لی تھیں۔

---

www.novelsclubb.com

وہ کانپتی ٹانگوں اور پسینے سے تَر ہوتے چہرے کے ساتھ تیزی سے رَس کو چِیرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اُسکے چہرے پر اگر کوئی نظر ڈال لیتے تو وہاں موجزن خوف اور ہراس دیکھ کر ضرور ٹھٹھک کر اُس لڑکی سے اُسکی خیر و عافیت

دریافت کرتا کیونکہ اُسکو دیکھ کر لگ رہا تھا گویا کوئی عفریت اُسکے پیچھے لگ گئی ہو۔ پیچھے اُس منحوس شخص کو دیکھنے کے لیئے اُس نے جیسے ہی چہرہ پھیرا، سامنے سے آتی لڑکی سے بُری طرح ٹکرا کر پیچھے کو گر پڑی۔ تیزی سے اُٹھ کھڑے ہوتے ہوئے اُس نے سامنے والی لڑکی کو دیکھنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی جبکہ سامنے موجود لڑکی اُسکو دیکھ کر ٹھٹھک کر وہیں ٹھہر گئی۔

"اسلام و علیکم؟ آپ حور عین سکندر ہیں؟" وہ جو آگے بڑھنے لگی تھی، ناآشناء سی آواز پر چونک کر پلٹی۔ سفید پڑتے چہرے سے اُس نے سامنے کھڑی خوبصورت، باوقار سی لڑکی کو دیکھا اور بے اِختیار دِل نے سُکھ کا سانس لیا۔

"میں آصف اور مہروز کی بہت اچھی دوست ہوں۔ آپکو یونیورسٹی میں دیکھا تھا اپنی۔" اُس لڑکی کو چادر کے پلو سے چہرہ صاف کرتے بغور دیکھ کر اُس نے مُسکرا کر کہا جبکہ حور عین نے اب کے دماغ کو حاضر کر کے اُسکو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ ک۔۔کون؟"اپنی لڑکھڑاتی آواز پر بامشکل قابو پا کر اُس نے دھیرے سے کہا جبکہ وہ لڑکی دھیرے سے، بے حد نرمی سے مُسکرا دی۔

"میرا نام مہروشہ ہے۔"اُسکے تعارف کروائے جانے پر حورعین نے سَر ہلایا اور تیزی سے اُسکے برابر سے ہو کر ایک بار پھر سے گزر کر جانے لگی۔

"آپ اِتنی پریشان کیوں لگ رہی ہیں؟ کہیں جا رہی ہیں تو آئیں میں آپکو گاڑی میں چھوڑ آتی ہوں اپنی۔"اُسکے نرم، اپنائیت بھَرے لہجے پر حورعین جو اُسکو اِنکار کرنے لگی تھی، چہرہ پھیر کر پیچھے دیکھنے لگی اور وہیں اُسکی نگاہ دُور سے رَش کو چیر کر اپنی سمت آتے رُوحان میر پر گئی اور اُسکو لگا وہ اگلا سانس نہیں لے سکے گی۔یہ اچھی مُصیبت اُسکے گلے پڑ گئی تھی جو نہ اُسکو چین سے لینے دے رہی تھی نہ اُسکے بیمار باپ کو۔زخمی ہوتے دِل سے اُس نے واپس اُس لڑکی کو دیکھا جو عین وقت پر شاید مدد کرنے والے فرشتے کیطرح اُسکے سامنے تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ مجھے میرے گھر تک چھوڑ آئیں گی پلیز؟"اُسکا گرم ہاتھ تیزی سے تھام کر اُس نے بھیگتی آنکھوں اور کپکپاتے لہجے سے کہا جبکہ مہروشہ دَنگ نظروں سے اُسکے خوفزدہ، نڈھال چہرے اور بے بَس انداز کو دیکھنے لگی۔

"بالکل! آئیں نہ۔"اُسکا وہی ہاتھ نرمی سے تھام کر وہ اُسکو اپنے سہارے چلا کر تیزی سے اپنی گاڑی کی جانب لے کر آئی۔اور وہ اِس قدر تھکی ہوئی لگ رہی تھی کہ دورازہ کھول کر تیزی سے اندر بیٹھ گئی۔مہروشہ نے چہرہ پھیر کر وہاں دیکھا جہاں حورعین نے آخری بار دیکھا تھا مگر وہاں کسی عجیب، خوفزدہ کرنے والی صورتحال نہ پا کر وہ پلٹ کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔راستے میں حورعین کو نارمل کرنے کے لیئے وہ اُسکو اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے خوب ہنساتے ہوئے اُسکے گھر لے آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پلیز! آپ گھر آئیں نہ۔"گاڑی سے اُترتے ہوئے حورعین نے مُسکراتی آنکھوں سے کہا جبکہ مہروشہ سے مُسکرا کر اُسکے شاداب، دُھوپ کی تمازت سے گلابی پڑتا چہرہ دیکھا جو اب زرد اور خوفزدہ نہیں لگ رہا تھا۔اِس چہرے سے اُسکو رقابت محسوس

ہونی چاہیئے تھی مگر دِل میں اِیسا کوئی بھی جذبہ نہ اُٹھتے دیکھ کر وہ یونہی سادگی سے مُسکرا دی۔

"اِنشاءاللہ! اب تو آنا جانا لگا رہے گا کہ ہم دونوں دوستیں بن گئیں ہیں۔ ہیں نہ؟" کہہ کر اُس نے آخر میں تصدیقی انداز میں کہا جبکہ حور عین کے چہرے کو بھی بڑی بَھلی سی مُسکراہٹ چُھو گئی جبکہ مہروشہ، رُوحان کی پسند کی دِل میں داد دیئے بغیر نہ رہ سکی۔ وہ چاہیئے جانے کی، چاہتے رہنے کے قابل تھی۔

تیز ہوتی دَھڑکن کے ساتھ وہ مسلسل دوسری جانب جاتی بیل سُن رہی تھی مگر کال اُٹھائی نہیں جا رہی تھی۔ بے چینی سے کال کاٹ کر اُس نے دوبارہ مَلا کر پھر سے کان کے ساتھ لگایا اور اب کی بار جیسے ہی کال اُٹھائی گئی اُسکو جیسے سانپ سُونگھ گیا۔

"اسلام و علیکم!" گھمبیر آواز پہ دِل پر ہاتھ رکھ کر جیسے اُسکو خاموش ہونے کا کہا اور پھر گہرا سانس لیا۔

"وعلیکم اسلام۔" بامشکل اُس نے جواب دیا اور آگے سے دوسری جانب خاموشی طویل ہوتی محسوس کر کے اُس نے خُشک پڑتے لبّوں پر زبان پھیر کر جیسے خود کو ہمت دِلانی چاہی۔

"میں حور عین بات کر رہی ہوں؟" ہنوز خاموشی پر اُسکو کہنا پڑا۔

"میں جانتا ہوں۔" پھر بڑا مُختصر جواب آیا تھا۔

"بابا جان کی طبیعت کا پُوچھنا تھا، وہ کیسے ہیں؟" بامشکل لہجے کے اِضطراب پر قابو پا کر کہا گیا جبکہ اُسکے کال کرنے پر جو ذُوالجلال کا دِل پھر سے اُسی پُرانی ڈگر پر چلنے کی کوشش کرنے لگا تھا، ساکن ہو گیا۔

"وہ۔۔۔اللہ کا شکر ٹھیک، جذاک اللہ۔" مدہم، بُجھتی آواز میں کہہ کر اُس نے حور عین سکندر کو مزید سُوگوار کر دیا۔ خاموشی پھر سے طویل ہونے لگی تھی اور دِل بھی تھکنے لگے تھے مگر دونوں ہی اِس بات سے بے خبر تھے۔ رشتوں میں خاموشی

طویل ہو جانے لگے تو یا قدم بڑھا کر مزید قریب آ جانا چاہیئے یا بہت سے قدم ہٹا کر یکسر پیچھے ہٹتے چلے جانا چاہیئے۔

"اور۔۔۔" بامشکل ہمت باندھ کر وہ اِس سے پہلے کہ کچھ کہتی، پیچھے سے آتی نَسوانی آواز پر وہ ٹھٹھک کر رہ گئی۔

"ذُوالجلال!" وہ آواز حور عین سکندر کے لیئے اجنبی نہیں تھی۔ وہ اُسی لڑکی کی آواز تھی جسکا نام 'صوفیا رَب نِشتر' تھا۔ کانپتے دِل سے وہ ذُوالجلال کی خاموشی کو سُن رہی تھی۔

"محترِمہ آپ۔۔۔" وہ لہجہ اجنبیوں جیسا تھا، اُکتایا ہوا مگر پھر بھی حور عین کو اُسکی اپنی جانب بھیجی جانے والی خاموشی جبکہ دوسری جانب اِتنا فوری جواب بہت بُرا محسوس ہوا۔ سُرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اُس نے سیل فون پر گرفت مضبوط تر کر لی۔

"میں نے کہا تھا نہ میں پھر آؤں گی۔" اُس عورت کی لگاوٹ، اُسکے انداز حور عین کو آگ لگانے کے لیئے بالکل کافی تھے۔اِس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی، ذُوالجلال کی جانب سے کال کاٹ دی گئی۔ٹوں کی آواز پر اُس نے دنگ نظروں سے سیل فون کی بُھجتی سکرین اپنے سامنے کی۔ کئی ثانیے اُسکا مُنہ اِیسے ہی کھلا رہا اور پھر خفگی سے فون اُٹھا کر بیڈ پر اُچھال دیا۔ کتنے ہی پل وہ بے چینی سے اِدھر اُدھر ٹہلتی رہی اور بس اُسکی یہیں تک ہمت تھی۔ پیر پٹخ کر وہ تیر کی سی تیزی سے باہر نکلی یہاں تک کے سامنے سے آتی ملیحہ سے ٹکرا کر گزر گئی۔

"آپی! کہاں جا رہی ہیں؟" اُسکو یوں شدید غصّے میں گھر سے نکلتے دیکھ کر ملیحہ پریشانی سے دروازے تک آئی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے ذُوالجلال بھائی کی طبیعت دُرست کرنے۔" چیخ کر کہتے ہوئے وہ اُسکو یونہی ہقابقا چھوڑ کر تیزی سے باہر نکل گئی جبکہ سمجھ آنے پر ملیحہ کو چہرے کو خوشگوار

مُسکراہٹ نے چُھو لیا تھا۔ باہر نکل کر اُس نے اِدھر اُدھر نظر دُوڑائی اور پھر بالآخر ٹیکسی اُسکو نظر آ ہی گئی۔ تیزی سے ہاتھ ہلا کر وہ اب جلدی سے اندر بیٹھی۔

"اِس اڈریس پر پہنچیں اور پانچ منٹ میں۔" فون سے اڈریس دِکھاتے ہوئے اُس نے جسطرح سخت آواز میں کہا اُس پر ڈرائیور نے چہرہ پھیر کر پہلے اُسکو اور پھر فون کو دیکھا۔

"بی بی، تیس منٹ کا رستہ ہے۔" کچھ سختی سے کہا گیا جبکہ حورعین کی غصیلی نظروں پر وہ تیزی سے سٹپٹا کر گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔

"میں آپکو ڈبل کرایہ دوں گی، اب جلدی کریں۔" کہہ کر اُس نے ذُوالجلال کے نمبر پر کال مِلائی لیکن وہاں سے اُٹھا کر کاٹ دیئے جانے نے اُسکے اِتنے عرصے اندر دبے شدید طیش اور غصے کو گویا نکلنے کا کوئی نیا راستہ دے دیا تھا۔ پھر سے کال مِلنے کے لیئے جیسے ہی وہ سکرین پر جُھکی، گاڑی ایک جھٹکے سے رُکنے پر فون اُسکے ہاتھ سے پھسل کر نیچے جا گرا۔ جُھنجھلا کر ایک جھٹکے سے اُوپر دیکھا۔

"باجی جی، وہ۔۔۔۔"سامنے کھڑی گاڑی کو دیکھ کر اُسکا فشارِ خون ایک نئے سرے سے بُلند تر ہونے لگا تھا۔ایک جھٹکے سے گاڑی سے وہ باہر نکل گئی جبکہ اُسکو یوں خود اپنی جانب بے تاثر چہرے کے ساتھ بڑھتے دیکھ کر رُوحان کے چہرے کو بڑی کمینی سی مُسکراہٹ چُھو گئی۔اُسکو قریب آتے دیکھ کر اِس سے پہلے کہ وہ ہاتھ اُٹھا کر کچھ کہتا، حور عین کی جانب سے پڑنے والے زوردار تھپڑ پر وہ لڑکھڑا کر چہرہ ایک جانب کو گرائے بے یقینی سے پیچھے کو ہوا۔گہرے سانس لے کر وہ تنفر سے اُسکو دیکھنے لگی جسکے خوف کا حصار اب اُسکے گرد ہر گز نہیں رہا تھا۔چہرہ اُٹھا کر رُوحان نے پھیلتی آنکھوں سے اُسکو دیکھا جو خون آشام نظروں سے اُسکو دیکھ رہی تھی۔

"ت۔۔۔۔تم۔۔"اُس نے بے یقینی سے کچھ کہنا چاہا مگر حور عین کا ایک بار پھر ہاتھ فضا میں بُلند ہوا اور رُوحان کے بائیں گال پر اب کی بار گہرا نشان چُھوڑ گیا۔ سنبھل کر وہ تیزی سے دو قدم آگے بڑھا اور حور عین نے ہاتھ ایک بار پھر بُلند کر کے اُسکے چہرے پر تیسرا تھپڑ دے مارا۔وہ حیرت بہت زیادہ تھی۔آج اُسکے دِل

www.novelsclubb.com

میں رُوحان میر کے خوف کا بُت مُنہ کے بَل دھڑام سے گر کر پاش پاش اُس نے خود اپنے ہاتھوں سے کر دیا تھا کیونکہ اُسکو سمجھ آگئی تھی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے رُوحان میر! میں تم سے خوفزدہ تھی کبھی یا ہوں؟" تنفر سے کہہ کر اُس نے جسطرح سَر جھٹکا، رُوحان نے سَر اُٹھا کر سُرخ ہوتے چہرے سے اُسکو دیکھا، اُسکی آنکھوں میں کچھ چمک رہا تھا لیکن وہ فلحال اِس سے غافل تھا۔

"مجھے ہمیشہ سے ہی تم پر ترس آتا تھا اب بھی آتا ہے۔" مدہم لہجے میں افسوس سے کہتے ہوئے اُس نے رُوحان کے دِل کو بہت زور کا دھکا دیا۔

"اِیسے شخص پر ہر کسی کو ہی ترس آتا ہے رُوحان میر جو اپنے ہاتھوں، اپنی نفرت کے ہاتھوں خود اپنا دِل اُجاڑ بیٹھے۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں مزید تمہارے ذہنی بیمار، مُجرم ذہن کا آلہ کار بن کر اُسکو تسلی دیتی پِھروں گی۔" وہ بات نہیں کر رہی تھی، اِتنی عرصے کا لاوا تھا جو اُسکے ہونٹوں سے اُبل اُبل کر نکلتے ہوئے رُوحان میر کو خاکستر کر رہا تھا۔ اور حور عین کو سب خبر تھی.

"وہ میں نہیں تھی رُوحان میر جس نے مہر کا قتل کیا، وہ تم تھے، وہ ہمیشہ سے تم تھے جس نے ہر ہر موقع پر اُسکا قتل میرے کندھے پر رکھی گئی بندوق کی گولی سے کیا۔" دو قدم مزید قریب آکر رُوحان کی آنکھوں میں دیکھ کر جو بات کہی اُس نے رُوحان کے قدموں تلے سے اُسی طرح زمین کھینچ دی جسطرح اُس نے حور عین اور مہروشہ کے قدموں سے کھینچی تھی، یک مُشت۔

"وہ تم ہی تھے جس نے ہمارے بڑوں کے ناکردہ گناہوں کی سزا خُدا سمجھ کر ہمیں دینے کی کوشش کی اور خود کبھی اپنے گریبان میں نہیں جھانکا۔" اُسکی ہر بات پر اُسکی آنکھوں میں نمی وہ بڑھتے دیکھ سکتی تھی۔

"مجھے ذہنی ٹارچر کر کے اگر تم سمجھتے ہو کہ مہروشہ واپس آجائے گی تو بصد شوق لیکن اب میں تمہیں دھیلے کی اہمیت نہیں دینے والی کیونکہ اب میرے پاس ایک مضبوط سہارا ہے جو میری جانب اُٹھنے والی تمہاری آنکھیں نُوچ کر تمہارے ہاتھ پر

www.novelsclubb.com

رکھ دے گا۔"اُسکی آخری بات پر رُوحان نے لہولہو ہوتی آنکھوں سے اپنی دونوں مُٹھیاں بینچ لیں۔

"میں نے تمہارے کالے کرتوت اگر ذُوالجلال کو نہیں بتائے تو اُسکی وجہ صرف یہی ہے کہ میرا مُنہ مہروشہ کی قسم نے بند کر رکھا ہے ورنہ کب کا تمہیں ذلیل و خوار کروا چکی ہوتی۔ سمجھے۔"ایک آخری قہر بھری نظر اُس پر ڈال کر وہ جیسے ہی پلٹنے لگی،رُوحان جو سکتے میں چلا گیا تھا، ٹھٹھک کر چونک گیا۔

"ک۔۔۔کیا مطلب مہروشہ۔۔۔"اُسکی کانپتی ہوئی آواز پر وہ نخوت سے پلٹی۔

"جی تو چاہ رہا ہے تمہیں ساری زندگی کے لیئے ترستا چھوڑ کر آگے بڑھ جاؤں مگر مہروشہ کے مُجھ پر بہت اِحسان ہیں۔"حورعین کی بات پر رُوحان کی کبھی شرم سے نہ جُھکتی نظریں نہ جانے کیوں لرز کر جُھکنے لگی تھیں۔

"تم جیسے شخص سے محبت کرنے کے جُرم میں وہ تمہارا دفاع کرتی رہی تھی میرے سامنے آخر دَم تک۔تم،جو تُھوکے جانے کے لائق بھی نہیں۔اُسی نے مُجھ سے کہا

تھا کہ تمہیں کبھی بددُعا نہ دوں، کبھی پلٹ کر سخت جواب نہ دوں۔ صرف اِس لیئے تم جیسے اِنسان کو میں نے تمہارے حال پر چُھوڑ دیا تھا مگر میں بُھول گئی تھی کہ تم جیسے شخص پر کسی شے کا اثر تک نہیں ہوتا۔"افسوس سے کہہ کر،ایک آخری ترحم بھی نظر رُوحان کی بھیگتی آنکھوں پر ڈال کر بغیر دِل میں مَلال لائے وہ تیزی سے پلٹ کر گاڑی میں سوار ہو گئی کیونکہ اُس شخص کے لیئے اُسکے دِل میں ذرا بھی نرم گوشہ نہیں تھا۔وہ جلد معاف کر دینے والوں میں سے نہیں تھی۔وہ اُسکو اور اُسکے گھر والوں کو رُلانے والے شخص کو ایسے آسانی سے اصل وجہ جاننے کے باوجود معاف نہیں کر سکتی تھی،یہ طے ہے۔

---

www.novelsclubb.com

"آپکو میرے خیال سے اچھی طرح،واضح کہی گئی بات سمجھ میں نہیں آتی۔" وہ جو اُس عورت کو دیکھ کر پاس سے گزرنے ہی لگا تھا،اُسکا ہاتھ بڑھا کر راستہ رُوکنے پر ٹھٹھک کر اُسکی ہمت دیکھ کر رہ گیا۔

"اِیسا نہیں ہے، دراصل سامنے کی بات آپکو نہ سمجھ میں آرہی ہے نہ نظر۔" اُسکی معنی خیزی پر ذُوالجلال نے ایک تیز نظر اُس پر ڈال کر نگاہوں کا زاویہ بدل دیا۔

"آپ جانتے ہیں آپکی بیوی، میرے بھائی کے ساتھ انولو ہے؟" اُسکی کچھ جتاتے، تمسخرانہ انداز پر ذُوالجلال نے سُرخ ہوتے چہرے کے ساتھ جن سَرد نظروں سے اُسکو دیکھا لمحے بھر کے لیئے صوفیا کا سارا اعتماد ہوا ہونے لگا۔

"آئیندہ اِیسی بکواس دوبارہ میرے سامنے کی تو زبان کھینچ کر ہاتھ پر رکھ دوں گا۔" دو قدم اُسکے قریب آکر جُھکتے ہوئے، اُس نے بہت مدہم آواز میں غُرا کر کہا۔ اُسکے لہجے کے سَرد پَن پر لمحے بھر کے لیئے صوفیا کا دِل ڈگمگانے لگا مگر زخمی انا پھر سے بِلبلانے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ سچ کو جِتنا مرضی جُھٹلانے کی کوشش کرلیں وہ بدل نہیں جائے گا۔ آپکو میری قدر ایسے نہیں آنے والی ذُوالجلال خان۔" اُسکے زخمی لہجے پر پیچھے کو ہوتے

ہوئے ذُوالجلال نے ترحم سے اُسکو دیکھا۔اِس عورت پر اُسکو غصّہ آتا تھا نہ نفرت محسوس ہوتی تھی بس ایک ترحم کا اِحساس تھا جو مزید گہرا ہوتا جا رہا تھا۔

"مجھے آپ پر ترس آرہا ہے محترمہ۔خود ساختہ محبت اور نفرت دونوں نے آپکی شخصیت تباہ کر دی ہے اور آپکو خود تک خبر نہیں ہے۔" بجتے سیل فون کو پاکٹ سے نکالتے ہوئے اُس نے اِنتہائی افسوس بھرے مُخلصانہ انداز میں کہہ کر صوفیا رب نِشتر کے چہرے کے خوبصورت نقوش کو بگاڑ کر کریہہ کر دیا۔

"آپکو لگتا ہے وہ حور عین آپ سے وفادار ہے تبھی میری بے عزتی کر رہے ہیں،۔ میں ابھی آپکو دکھاتی ہوں کہ وہ کتنی پاکباز ہے۔" تنفر سے کہہ کر اُس نے تیزی سے اپنا سیل فون نکالا اور مطلوبہ نمبر پر کال مِلائی جس نے فوراً کال ویڈیو کال پہ لیتے ہوئے سامنے کہ منظر دیکھانا شروع کر دیا تھا جہاں حور عین تیزی کے ساتھ رُوحان میر کی جانب بڑھ رہی تھی۔ذُوالجلال نے ایک نظر فون کی بُجتی سکرین کو دیکھا اور پھر صوفیا کے فون پر اُبھرنے والے منظر نے اُسکو ٹھٹھکا دیا جبکہ اُسکا

www.novelsclubb.com

ٹھٹھکنا محسوس کر کے صوفیا کے چہرے کو بڑی کمینی سی مُسکراہٹ چُھو گئی لیکن اِس سے پہلے کہ وہ اپنی مُسکراہٹ کو مزید دوام بخشتی، حور عین کو رُوحان کو یکے بعد دیگرے کئی تھپڑ مارتے دیکھ کر اُسکا چہرہ سیاہ پڑنے لگا۔ جبکہ ذُوالجلال کا قہقہ بے ساختہ تھا۔ صوفیا نے فون کی سکرین سے نگاہیں اُٹھا کر اُسکو دیکھا جس نے صوفیا کے دیکھتے ہی اپنے چہرے پر دائیں ہاتھ کی مُٹھی بنا کر رکھ لی اور اب ہنسی دبانے کی زحمت تک نہیں کر رہا تھا۔ چہرہ پیچھے کو پھینک کر اُس نے پھر سے قہقہ لگایا اور پھر سنجیدگی سے چہرہ اُٹھا کر صوفیا کو دیکھا۔

"خاتون! آپکی شکل میں دوبارہ کبھی دیکھنا نہیں چاہتا۔ اگر آپ دوبارہ میرے یا میری بیوی کے راستے میں آئیں تو انجام کی ذمہ دار آپ خود ہوں گی۔" اُسکی گہری آنکھوں کو دیکھ کر صوفیا نے سُرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اپنا فون جھٹکے سے بند کیا اور پیچھے کو ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں پچھتانے پر مجبور کر دوں گی۔" مُٹھیاں بینچتے ہوئے اُس نے آخر کار ادب لحاظ کا چولا اُتار پھینکتے ہوئے پھنکار کر کہا جبکہ ذُوالجلال اُسکو یوں پینترہ بدلتے دیکھ کر بے پروائی سے کندھے اچکا کر رہ گیا۔ اُسکے انداز پر وہ پاؤں پٹخ کر سُرخ ہوتے چہرے کے ساتھ تیزی سے باہر دروازے کی جانب بڑھ گئی اور پھر دروازہ ٹھاہ کی آواز سے بند ہوا جبکہ ذُوالجلال کے چہرے کو جاندار مُسکراہٹ

وہ جو تیزی سے سیڑھیاں عبور کر کے اُوپر آئی تھی، پیچھے سے پُکارے جانے پر اُسکا جی چاہا اپنا سَر پیٹ لے۔ کہتے ہیں کہ جب دو محبت کرنے والے ملنے کی سَبیل کریں تو پوری دُنیا اُنکو مِلانے کے لیئے مُتحرک ہو جاتی ہے مگر یہاں سوات میں شاید کوئی اور نظام چل رہا تھا۔ سب ہی گویا ذُوالجلال تک پہنچنے میں آج اُسکی راہ میں خوب روکاوٹیں ڈال رہے تھے۔

"باس!" اُسکو پلٹتے نہ پا کر خضر پریشانی سے آگے بڑھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا تکلیف ہے آج سب کو؟" اُسکو یوں غصّے سے کہنے پر خضر جو پہلے ہی اُسکے غصّے سے خائف رہتا تھا بدک کر پیچھے ہوا۔

"باس! وہ آپ یہاں، خیریت؟" اُسکی ہکلاہٹ پر حور عین نے بامشکل اپنے چہرے کے تاثرات نارمل کیئے۔

"تمہارے اُستاد سے دو دو ہاتھ ہونے آئی ہوں اگر تمہاری اجازت ہو تو اندر جاؤں؟" اُسکے ٹھنڈے طنز پر خضر ایک پَل کو ہونق ہوا اور پھر تیزی سے جھینپ کر اُسکے راستے سے ہٹ کر پیچھے ہو گیا۔اِس سے پہلے کہ حور عین آگے بڑھتی، دوسری جانب سے تیز قدموں سے آتی عورت کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک کر ٹھہر گئی۔وہ عورت جسکا نام صوفیا تھا جس نے اب تک حور عین کو نہیں دیکھا تھا۔حور عین نے خفگی سے پَلٹ کر خضر کو دیکھا جیسے اُسکے یوں رُوکنے کا مطلب وہ خوب سمجھ رہی ہو جبکہ خضر نے بوکھلا کر نفی میں سَر ہلایا مگر وہ ایک نظر سُرخ چہرے کے ساتھ جاتی صوفیا کو دیکھ کر دائیں جانب سے سامنے 'ذُوالجلال خان' کی نیم پلیٹ دیکھ کر آفس کا

www.novelsclubb.com

دروازہ کھول کر اندر بڑھ گئی۔ خضر کا جی چاہا وہ وہاں سے سرپٹ بھاگ کھڑا ہو مگر اِیسی صورت حال میں اب وہ کر بھی کیا سکتا تھا۔ دھڑ سے دروازے کھولے جانے پر ذُوالجلال جو مُسکرا رہا تھا چونک کر پلٹا لیکن سامنے سنجیدہ چہرے کے ساتھ کھڑی حور عین کو دیکھ کر اُسکی مُسکراہٹ تیزی سے سمٹتے دیکھ کر حور عین کو گویا کسی نے کلیجے پر ہاتھ ڈالا تھا۔

"وہ۔۔۔ عورت یہاں کیا کر رہی تھی؟" اِس سے پہلے کہ ذُوالجلال حیرانگی اور مسرت سے نکل کر کچھ پُوچھتا، حور عین کے یوں تیزی سے آگے بڑھ کر پُوچھے جانے والے سوال نے اُسکو ٹھٹھکا دیا۔ کسی قدر حیرت سے وہ اپنی جانب تیر کی سی تیزی سے بڑھتی حور عین کو دیکھنے لگا جسکا چہرہ غصّے اور رقابت کے اِحساس سے دہک رہا تھا۔ خوش فہم ہوتے دماغ کو تھپک کر اُس نے بغور حور عین کو دیکھا۔

"کون سی عورت۔۔۔؟" اُسکے معصومانہ سوال نے گویا حور عین سکندر کو آگ لگا دی تھی یعنی کہ حد ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"کون سی عورت؟سیریسلی؟؟"اُسکے کہے جانے پر ذُوالجلال نے دلچسپی سے اُسکے گُلابی ہوتے چہرے کو دیکھا۔حور عین کا اِیسا رُوپ وہ پہلی بار دیکھ رہا تھا اِسی لیئے بے پرواہی سے کندھے اَچکا دیئے گئے۔

"وہی عورت جسکا نام صوفیا ہے۔جسکے چلے جانے کے باوجود آپکے چہرے کی مُسکراہٹ ماند نہیں پڑی ہاں البتہ مجھے دیکھ کر ضرور آپکا چہرہ پھیکا پڑ گیا ہے۔"اُنگلی سے پیچھے دروازے کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہتے ہوئے ذُوالجلال کو چونکا رہی تھی۔

"تم یہاں کیسے؟خیریت ہے نہ گھر میں سب؟"اُسکے بے تُکے سوال پر حور عین نے دانت پیس کر اُسکو دیکھا جسے اُس نے خود پر محبت اور اِحترام چھڑکتے دیکھا تھا اور پچھلے کچھ دِن سے وہ اب اُس سے اِحتراز برت رہا تھا،آخر کیوں؟وہ جو ہمیشہ مائل بہ کرم رہتا تھا وہ اِیسے کیسے مُنہ پھیر سکتا تھا اُس سے؟؟تیزی سے بھیگتی آنکھوں کے ساتھ وہ مزید دو قدم تیزی سے آگے بڑھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟" اُسکے غیر متوقعہ جواب اور بھیگتی آنکھوں کو تحیر اور اُلجھن سے دیکھتے ہوئے ذُوالجلال کا دِل کٹنے لگا۔

"میں نے کیا کر دیا ہے؟" اُس نے خود کو نہ چاہنے کے باوجود یونہی قدرے محتاط سا کہتے سُنا اور حور عین کے آنسو اُس پہلو تہی پر پلکوں کی باڑھ توڑ کر گالوں کے راستے پھسلتے چلے گئے۔ اِس سے پہلے کہ وہ گر کر اپنی حیثیت کھو دیتے ذُوالجلال نے آگے بڑھ کر اُسکے چہرے کو جیسے ہی چھُو کر اُنہیں معتبر کرنا چاہا حور عین نے تیزی سے اُسکا ہاتھ جھٹک دیا۔

"مجھے رُلانے کے بعد آپکو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ میرے آنسو صاف کریں۔" اُسکے خفا خفا لیکن سخت لہجے پر ذُوالجلال کا دِل رُکنے لگا کہ کہیں وہ اُسکی مصلحت آمیز خاموشی بھری دُوری کو غلط معنی پہنا کر اُسکو ہمیشہ کے لیئے جھٹک نہ دے۔

"حور عین میں تمہیں رُلانے کا سوچ بھی کیسے سکتا ہوں آخر؟" اُسکے اب کے نرم، سوالیہ لہجے پر حور عین کا ضبط جواب دینے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر کیوں رُلا رہے ہیں مجھے۔" آنکھیں بند کر کے جس طرح وہ تیزی سے بولی ذُوالجلال نے حیرانگی سے اُسکو دیکھا۔

"باخُدا! حور عین میں معافی چاہتا ہوں اگر میں نے تمہیں رُلایا ہے۔" اُسکے یوں جَھٹ سے مَان جانے پر حور عین کو مزید طیش چڑھنے لگا۔

"آپکو نہیں پتا کہ آپ نے مجھے کیوں رُلایا ہے؟" عین اُسکے رُوبرو، مُٹھی بھر کے فاصلے پر آ کھڑے ہوتے ہوئے وہ بھیگتی پلکوں سے اُس سے سوال کرتی ذُوالجلال خان کے دِل کی دُنیا تہہ و بالا کر رہی تھی اور شاید اپنے اِس ہنر سے یکسر باخبر تھی۔

"آپ مُجھ سے بات نہیں کر رہے۔ آپ مجھے پہلے کی طرح دیکھ نہیں رہے، میرا خیال نہیں کر رہے، مجھے آپکی آنکھوں میں اپنے لیئے محبت نظر نہیں آ رہی اور آپ کہہ رہے ہیں آپکو معلوم نہیں ہے کہ آپ نے مجھے کیسے رُلایا؟" اُسکے نفی میں سَر ہلانے پر اُسکا سارا ضبط کا پیمانہ چھلک اُٹھا تھا۔ اُسکے کندھے پر مسلسل ہاتھ کی مُٹھیاں مار کر رُوتے ہوئے وہ اُسکو، اُسکے ہی قصور اور سَتم گنواتے ہوئے ساکن کر گئی۔ یونہی

مضبوط قدموں مگر بے یقین آنکھوں سے وہ اُسکے رو رو کے سُرخ پڑتے چہرے کو دیکھتے ہوئے اپنے دِل کی دھڑکنیں شُمار کرنے کے ساتھ اِس سوچ کے گرداب میں اُلجھ رہا تھا کہ حور عین سکندر یعنی اُسکی محبوب بیوی پر اُسکا رویہ اِتنا اثر کر رہا تھا کہ اُس جیسی جِھجھک جانے والی، خاموش ہو رہنے والی لڑکی اُس سے جواب مانگ رہی تھی۔

مسلسل سَر نفی میں ہلانے سے اُسکا دوپٹہ سَر سے پھسل کر کاندھے پر آ گرا، بال جُوڑے سے کھل کر آبشار کی طرح اُسکی پُشت پر بکھرتے چلے گئے تھے اور وہ اپنے شدید غم میں خود سے، اپنی حالت سے بے پرواہ بس اُسکو مُٹھی سے مارے چلی جا رہی تھی۔ اُسکے خوبصورت بالوں کی آبشار کو پہلی بار دیکھ رہا تھا۔ اُسکا جی چاہا وہ ہاتھ بڑھا کر اُسکے سیاہ بالوں کی نرمی کو اپنے ہاتھوں کی پُوروں پر محسوس کر سکے۔ اِیسے حال میں اُسکی یہ خواہش بے حد بے وقوفانہ تھی۔

ہم نے دیکھی ہیں وہ بکھری ہوئی ساحر زُلفیں

www.novelsclubb.com

ہم سے پُوچھو کہ یہ غم کتنا حَسیں ہوتا ہے۔۔۔۔

"تمہیں میری آنکھوں میں اپنے لیئے محبت نظر کیوں نہیں آرہی؟"سب باتوں میں جیسے قابلِ اعتراض بات بس یہی تھی سو خود کو سَرزنش کرکے، سُوگوار ہوتے دِل سے پُوچھ لینا چاہا اُس سے جو اُسکو مسلسل بس مارے جارہی تھی اور وہ سہتا جارہا تھا۔ حور عین نے رُک کر چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا مگر اُسکا وہ خُوابناک چہرہ، وہ دِل کو رُلانے والا چہرہ، وہ اُداس کر دینے والا، وہ بِلاوجہ خوش کر دینے والا چہرہ آنسو کی دَبیز دُھند میں دُھندلانے لگا تھا۔

"تم آنکھیں صاف کرکے دیکھو۔ آنسو تمہیں میری محبت دیکھنے نہیں دیں گے۔" باقی کا فاصلہ بھی سمیٹتے ہوئے اُس نے نرمی سے کہہ کر ہاتھ بڑھا کر اُنگلیوں کی پُوروں سے اُسکے آنسو کسی قیمتی متاع کی طرح چُن لیئے کہ اب کی بار اُسکا ہاتھ جھٹکا نہیں گیا اور یہ حقیقت تھا دُھندلاہٹ کے بعد اُسکو سب کچھ پہلے جیسا صاف، بہتر اور پہلے سے خوبصورت نظر آنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اگر تمہیں اب بھی نظر نہیں آ رہی تو تم فکر مند کیوں ہو رہی ہو؟" اُسکو کوئی جواب نہ دیتے پا کر ذُوالجلال نے پھر سے کسی آس، ایک اُمید سے اُسکو کُریدنا چاہا۔

"آپکو نہیں پتا کہ میں فکر مند کیوں ہو رہی ہوں؟" جُھکی آنکھوں سے جواب کے بدلے سوال کیا گیا تھا۔ذُوالجلال یونہی اُسکے دیکھے گیا۔

"نہیں۔" اُسکے لفظی جواب پر حور عین نے بامشکل چہرہ اُٹھا کر اُسکی بے رنگ کانچ کی مانند دھمکتی آنکھوں کو دیکھا اور پھر وہ کچھ نہ دیکھ سکی۔اُن آنکھوں نے جیسے اُسکے گرد کوئی سحر سا باندھ دیا تھا، کوئی اِسم سا پُھونک ڈالا تھا۔اُن حسین راستا فراموش کرواتی آنکھوں میں پنہاں، چُھپتی اُبھرتی محبت کو دیکھ کر ذُوالجلال خان کی برسوں سے ایک خاص مدار میں گھُومتی دُنیا جیسے کسی نے ہاتھ بڑھا کر رُوک دی تھی۔ تحیر سے وہ اُن معصوم آنکھوں میں اپنے لیئے محبت اُترتے دیکھ رہا تھا اور پھر وہ پلکیں تیزی سے راز چُھپا لینے کی چاہ میں سجیدہ ریز ہو گئیں۔

www.novelsclubb.com

"حو۔۔۔حور عین۔۔۔۔"اُس نے بے حد مدہم، کانپتے لہجے میں اُسکو جیسے ہی پُکارا حور عین نے ایک بار پھر اُسکو دیکھا جو بے حد حیران سا کھڑا تھا۔

"کیا۔۔۔۔۔تم۔۔۔تمہیں میری۔۔۔فکر ہے؟"وہ جو کچھ اور سوال کر لینا چاہتا تھا، پُوچھ کچھ اور بیٹھا اور حور عین کی اُٹھتی آنکھوں میں خفگی اُترتے دیکھ کر اُسکا دِل نہ جانے کیوں مُسکرانے لگا۔

"فکر۔۔۔۔۔آپ۔۔۔آپ اندھے ہیں۔۔۔آپکو نظر نہیں آتا؟"اُسکے یوں تڑاخ کر پُوچھے گئے سوال پر وہ چونک کر حور عین کی چِڑچِڑاہٹ دیکھنے لگا۔

"میں نے تمہیں بتایا تھا نہ، میں کلر بلائینڈ ہوں۔"اُسکے یاد دِلانے کی کوشش پر حور عین کا جی چاہا اُسکے یا پھر اپنے بال نوچ ڈالے۔اُسکی تمسخرانہ ہنسی پر ذُوالجلال نے بغور اُسکو دیکھا جو لڑنے مرنے کو تیار نظر آ رہی تھی۔

"واہ۔۔۔سَردار صاحب واہ! ایک غیر عورت صوفیا رَب نِشتر کی رنگ بھَرنگی محبتِ تو آپکو خوب نظر آ گئی لیکن اپنی بیوی کی بے رَنگ، خالص، بَرسوں کی محبت

آپکو نظر نہیں آتی، کس قدر سیاسی ہیں آپ۔"اُسکے الفاظ جیسے ہی ذُوالجلال کی سماعتوں تک پہنچے،اُسکا بے یقینی سے دھڑکتا دِل دَھک سے رہ گیا۔اُسکی آنکھوں میں محبت بھانپ لینے کے باوجود،اُسکے ہونٹوں سے اَدا ہونے والے اِظہارِ محبت پر اُسکو یوں محسوس ہونے لگا وہ کبھی سانس نہیں لے سکے گا،وہ کبھی اِس جگہ،اِن الفاظ کے اثر سے خود کو آزاد نہیں کروا سکے گا کیونکہ جس اِنعام سے،حور عین نے اُسکو نواز کر اُسکو معتبر کرتے ہوئے اُسکی محبت کو یکطرفہ ہونے سے بچا لیا تھا آج،وہ اِس گرفت میں،اِس فُسوں میں عمر بھر مبتلا رہنا چاہتا تھا۔اگر یہ فریب تھا تو نہایت خوبصورت،اگر خواب تو اِنتہائی خوابناک۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

حور۔۔۔!"ذُوالجلال کے پُکارے جانے پر وہ جیسے ہوش کی دُنیا میں آئی اور جب اپنے ہی الفاظ کی بازگشت کانوں میں ہوئی اُس نے سُرخ چہرے کے ساتھ تیزی سے پیچھے کو ہوتے ہوئے ایک چور نظر ذُوالجلال پر ڈالی جو ابھی تک بے یقین سا تھا۔

"میں نے مہروشہ کا قتل نہیں کیا۔۔۔میں نے مہر کو نہیں مارا۔"اُسکی اگلی بے رَبط بات پر ذُوالجلال نے چونک کر اُسکو دیکھا۔تو کیا وہ سمجھ رہی تھی کہ ذُوالجلال اِس وجہ سے خاموش تھا؟؟؟

"میں جانتا ہوں۔"اُسکے مدہم سے کہے جانے پر حور عین نے سر اُٹھا کر اُسکو دیکھنا چاہا مگر ہمت نہیں ہو سکی۔اُسکا جی چاہا وہ یہاں سے بھاگ کھڑی ہو اپنی اُس بے وقوفی کے بعد جو اُس سے سَرزد ہو گئی تھی۔

"تم نے۔۔۔۔ابھی کیا کہا؟"وہی ہوا جسکا اُسکو خدشہ تھا۔تیزی سے ایک نظر دُور دروازے پر ڈالی اور اُسکے یوں دروازے کو دیکھنے پر ذُوالجلال کا ماتھا ٹھنکا یعنی وہ پھر سے منظر سے بھاگنے کے پَر تول رہی تھی۔ذُوالجلال نے اُسکے قدموں کو دیکھا جن کا ذُوالجلال سے مخالِف رُخ تھا۔مُسکراتی آنکھوں سے ذُوالجلال نے اُسکو دیکھا جو تیزی سے پلٹی اور اُس سے پہلے کہ وہ بھاگ کھڑی ہوتی ذُوالجلال نے مُسکراتے چہرے کے ساتھ ہاتھ بڑھا کر اُسکو اپنی جانب کھینچ لیا۔وہ جو اِس گرفت کے لیئے

www.novelsclubb.com

تیار نہیں تھی لڑکھڑا کر، پھیلتی آنکھوں سے ذُوالجلال کے رُوبرو آ کھڑی ہوئی اور اُسکو سمجھنے کا موقع دیئے بغیر ذُوالجلال نے اُسکو اپنے حِصار میں لیتے ہوئے اُسکا ماتھا نرمی سے اپنے شانے سے لگا لیا۔ گنگ ہوتی دھڑکنوں سے وہ اُس محصور کرتی خوشبو، مہربان حصار اور مضبوط شانے سے لگی کھڑی رہ گئی۔ وہی گرفت جو آفاقی تھی، اُسکو بَھلا کیسے توڑا جا سکتا تھا تب جب وہ خود، اُسکا دِل تک بے ایمانی پر آمادہ تھے۔

"کیا تم پھر سے کہہ سکتی ہو کہ محبت کے اِس سفر کا میں اکیلا مسافر نہیں ہوں؟" اُسکے گرد نرمی سے دوسرا بازو بھی پھیلاتے ہوئے اُس نے آہستگی سے درخواست چاہی تھی، گزارش کی تھی۔ اُس نرم لہجے نے حورعین کی دھڑکنیں بڑھا دیں۔ آنکھیں موند کر اُس نے تیزی سے نفی میں سَر ہلایا جبکہ ذُوالجلال کے چہرے کو بڑی جان لیوا مُسکراہٹ چُھونے لگی۔

www.novelsclubb.com

"پلیز! میں پھر سے سُننا چاہتا ہوں۔" کیا ہی مان بھرا اِسرار تھا۔ حور عین نے مزید آنکھیں سختی سے میچتے ہوئے ذُوالجلال کے دِل کے مقام پر رکھے لرزتے، ذُوالجلال کی دھڑکنیں شُمار کرتے ہاتھ کو پیچھے ہٹا لینا چاہا مگر ذُوالجلال نے اپنا دائیاں ہاتھ اُسکے گرد سے ہٹا کر اُسکے لرزتے ہاتھ پر نرمی سے رکھ کر اُسکی مزاحمت کو کمزور کر دیا۔

"آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں، میرا مزاق اُڑا رہے ہیں" یونہی آنکھیں میچے اُس نے جُھنجھُلا کر کہا جبکہ ذُوالجلال کی مُسکراہٹ مزید گہری ہونے لگی تھی۔

"میں اِیسا کیسے کر سکتا ہوں تمہارے ساتھ۔" خود ہی اپنے ناقص اِختیارات بڑی آسانی سے مان لیئے تھے۔

"میں اور میری سماعتیں مُنتظر ہیں مسز ذُوالجلال خان۔" اُسکے دِل رُبا انداز پر حور عین کا دِل بھی مُسکرانے لگا۔

"ٹھیک ہے، آپ ہنسیں گے نہیں اور میری طرف دیکھیں گے بھی نہیں۔ میرا مزاق بھی نہیں اُڑائیں گے۔" پیچھے کو ہوتے ہوئے اُس نے اپنی شرطیں سامنے

رکھ دیں اور ذُوالجلال مَبہوت سا اُسکی بند آنکھوں پر لرزتی پلکیں، گُلابی ہوتے عارض اور اُسکے مدہم سی ہنسی میں ڈھلتے ہونٹ دیکھتا پھر سے اُسکے عشق میں گرفتار ہونے لگا تھا۔

؎یوں تو بہت عشق کیئے ہیں لیکن

میرا سوّاں، میرا دَسوّاں، میرا پہلا تُو تھا۔۔۔

؎تیری تو خیر ہے مگر ہمارا دُکھ زیادہ ہے

کہ جِس کو ہم نے گنوایا ہے، چاہتا تھا ہمیں۔۔۔۔

کب سے وہ یونہی اندھیرے کمرے میں سُرخ آنکھوں سے بیٹھا تھا، وہ نہیں جانتا تھا۔ بھیگتی آنکھوں کو صاف کرنے کی کوشش بھی نہیں کی گئی۔ یہ وہی رُوحان میر

www.novelsclubb.com

تھا جس پر مہروشہ کو پتھر کا گُمان ہونے لگتا تھا اور اب وہ پتھر کیسے پاش پاش ہو کر گرا تھا کاش وہ دیکھ سکتی لیکن سارے معاملات اِس کاش پر ہی تو آ ٹھہرے تھے۔

"صاحب! کھانا کھالیں آ کر۔" مُلازمہ کے دروازہ کھٹکھٹانے کو بھی جیسے اُس نے سرے سے اَن سُنا کر دیا۔ دِل کا دَرد حد سے سَوا تھا۔ دُھکتی آنکھوں کو بے دَردی سے رگڑ کر اُس نے صوفے کی پُشت سے ٹیک لگالی تو آنسوؤں کو ایک بار پھر سے بہنے کا راستہ مِلنے لگا۔ وہ جو مہروشہ کے مرنے کے بعد بستر سے جا لگا تھا اور اُٹھنے کے بعد ایک ظالم، جابر رُوحان بن کر دِل اور حورعین سکندر کا دُشمن بن کر سامنے آیا تھا اب پھر سے یوں ڈھے گیا تھا جیسے مہروشہ نے آج ہی اُسکے ہاتھوں میں جان دی ہو۔ سَر میں اُٹھتے دَرد کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ یونہی اَز سَرِ نُو ماضی کو کُرید کُرید کر اپنے پُرانے زخم پھر سے اُدھیڑنے میں مصروفِ عمل تھا۔ کھانے کی میز پر رُوحان کو نہ پا کر اُنہوں نے چہرہ اُٹھا کر صوفیا کو دیکھا جو پلیٹ میں چمچ گُھماتے ہوئے کسی گہری سوچ میں مُنہمک نظر آ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا! رُوحان کہاں ہے؟" اُنکے پُکارے جانے پر صوفیا نے چونک کر اُنکو دیکھا اور پھر جس بے پرواہی سے اُس نے شانے اچکائے اُس پر میر رَب نِشتر حیرانگی سے اُسکو دیکھا۔

"اُس نے کل سے کچھ نہیں کھایا صُوفی۔" پھر سے اُنہوں نے نرمی سے پُکارا مگر کوئی اثر نہیں ہوا۔

"صوفیا!" اُنکی سخت، تنبیہہ بھری آواز پر صوفیا نے ٹھٹک کر اُنکو دیکھا جو سنجیدگی سے اُسکی ہی جانب متوجہ تھے۔

"میں نہیں جاؤں گی، مجھے اُس پر بہت غصّہ ہے۔" اُس نے سخت کٹیلے لہجے میں کہا جبکہ رَب نِشتر چونک کر اُسکو دیکھنے لگے کیونکہ کم از کم یہ انداز اُسکے رُوحان کے لیئے نہیں ہوتے۔

"کیوں غصّہ ہے تمہیں اُس پر؟ اب کیا کر دیا ہے اُسکی جلد بازی اور بے وقوفی نے؟" اُنکے لہجے پر صوفیا نے چمچہ پلیٹ پر پٹخا۔

"آپ کو پتا ہے؟ آپکا بیٹا دی گریٹ رُوحان میر اُس حور عین سے بہت مار کھا کر آیا ہے۔" اُسکے بتائے جانے پر رَب نِشتر نے ٹھٹک کر پہلے بغور صوفیا کو دیکھا اور پھر چہرہ پھیر کر سیڑھیوں کی جانب۔

"شاید اُسی کا سُوگ منا رہا ہے کھانے، پینے سے بائیکاٹ کر کے۔" اُسکے پھر سے اُکتاہٹ سے کہے جانے پر رَب نِشتر نے چہرہ واپس پھیرا اور اُسکو دیکھا جو پھر سے کھانے میں مصروف ہو گئی تھی۔

"تمہیں اُسکے پاس جانا چاہیئے تھا صوفی۔ وہ تمہارا ایسے موقعوں پر ہمیشہ انتظار کر رہا ہوتا ہے۔" پچھلی دفعہ کی بار یاد آ جانے پر اُنہوں نے آہستگی سے کہا مگر صوفیا نے سختی سے کندھے یوں جھٹکے، جیسے اُسکی بَلا سے۔ نفی میں سَر ہلا کر وہ کھانا چھوڑ کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔

"آپکو کیا ضرورت ہے اُسکے نخرے اُٹھانے کی۔" اُنکو اُٹھتے دیکھ کر اُس نے جس سختی سے کہا وہ رَب نِشتر کو حیران کر دینے کے لیئے کافی تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم بھی کھانا چھوڑتی ہو تو میں ہی جا کر مناتا ہوں تمہیں صُوفی کیونکہ میں باپ ہوں تم دونوں کا اور مجھے ہر شے سے بڑھ کر تم دونوں کی فکر رہتی ہے۔" نرمی سے کہہ کر وہ پلٹ گئے۔ صوفیا آنکھوں میں خفگی اور سختی لیئے اُنکو اُوپر جاتا دیکھ رہی تھی اور پھر چمچہ پلیٹ پر پٹختے ہوئے وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔ دروازہ کھٹکھٹا کر وہ جواب سُنے بغیر خاموش قدموں سے اندر آ گئے۔ باہر دِن تھا اور اندر اُسکے کمرے میں قدم رکھتے ہی ہر سُو اُنہیں رات کا گُماں ہونے لگا۔ یونہی اندازے سے ٹٹول کر اُنہوں نے سوئچ بُورڈ پر ہاتھ مارا تو پورا کمرہ روشنیوں میں نہا اُٹھا۔ رُوحان نے چندھیاتی روشنی پر تیزی سے آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے جیسے خود کو بچایا تھا۔

"اندھیرے کر کے بیٹھ جانا کوئی حل نہیں ہوتا بَرخوردار۔" اُنکی سنجیدہ آواز پر رُوحان نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر اُنکو خاموش نظروں سے سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے قتل نہیں کیا، ہے نہ؟" اُسکی جانب سے وہ جو سخت، جلے کٹّے سے جواب کے مُنتظر تھے، اُسکے سُوگوار، رندھی ہوئی آواز میں پُوچھے جانے والے سوال پر چونک کر آگے بڑھے۔

"کس کا قتل؟" وہ جب بولے تو اُنکی آواز بہت مدہم تھی۔ رُوحان نے اپنا جُھکا سَر پھر بھی نہیں اُٹھایا۔

"مہر کا قتل۔" جواب دیتے ہوئے اُسکا لہجہ کانپا۔ وہ جس کو بُھلانے کی ہر ہر تدبیر کے بعد وہ پورا دِن یہی سمجھتا کہ اُس نے مہر کو بُھلا دیا ہے، وہی راتوں کو اُن پانچ سالوں سے اُسکو جھنجھوڑ کر اُٹھاتی رہی تھی اُسکو اور اُسکے اُس دِل کو جسے اُس نے سخت، آہنی صندوق میں بند کر کے قفل لگا لیئے تھے۔ جو وہ سمجھا تھا، وہ اُسکا گُمان تھا۔

"کیا آپ۔۔۔۔ آپکو بھی اِیسا لگتا ہے کہ میں قاتل ہوں مہر کا؟" اُنکی خاموشی پر اُس نے بھیگتی آواز میں کہا۔ ایک شاید اِس بھری دُنیا میں وہی تھے جن سے وہ اُکتاتا بھی

www.novelsclubb.com

تھا اور اُنکے ہی سامنے دِل کھولتا بھی تھا پھر چاہے وہ مہر کا معاملا ہو یا حور عین کا، وہ اچھے سامعین کا کردار ادا کرتے تھے۔

"مجھے بھی اِیسا ہی لگتا ہے، میرے بیٹے۔" اُنکی اِس قدر نرم جواب، اِس قدر اپنائیت بھری پُکار کو وہ ایک عرصے بعد سُن رہا تھا لیکن وہ بات نرمی میں بھی رُوحان کی رُوح فنا کر گئی۔

"ضروری نہیں ہوتا کہ قتل ہاتھ سے، کسی تدبیر سے ہی کیا جائے بعض اُوقات ہمارا کوئی عمل، ہمارے لفظ، ہمارے تیور، ہمارے انداز کسی کا قتل کر دینے میں لمحہ نہیں لگاتے اور ہمیں خبر تک نہیں ہوتی۔" رُوحان نے چہرہ اُٹھا کر بھگتی آنکھوں سے اُنکو دیکھا تو وہ اُسکو کہتے کہتے جیسے کہیں ماضی میں جا کھوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"جانتے ہو مہر کے قتل کا کیسے معلوم ہو رہا ہے ہم سب کو؟" اُنکے سوالیہ، دِل کو مَسمار کر دیتے سوال پر رُوحان نے پھٹتی کنپٹیوں کے ساتھ، آنکھیں سختی سے میچ کر نفی میں سَر ہلایا۔

"کیونکہ وہ اِس دُنیا میں نہیں ہے۔ ہمیں لوگوں کی، اپنی بد سلوکیاں صرف مرِ جانے والے اِنسان کے لیئے یاد آتی ہیں اور زندہ کے ساتھ روا رکھے سلوک ہم اُسکے مرِ جانے کے اِنتظار تک موخر کر دیتے ہیں۔" اُسکے سامنے کرسی رکھ کر بیٹھتے ہوئے اُنہوں نے زمانے کی بات بتائی تھی اُسکو۔

"میں کیا کروں بابا؟" اُسکے ایک دَم رو پڑنے پر اُنہوں نے چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا۔ کوئی پُرانا منظر پھر اُنکی آنکھوں کے آگے پھیلنے لگا۔

"بابا۔۔۔ میں۔۔۔ میں کیسے زندہ رہوں گا؟ میں۔۔۔ میں کیا کروں گا بابا۔" ایک ہفتے کی بے ہوشی کے بعد وہ جب اُٹھا تھا تو اُنکے شانے کے ساتھ لگ کر بچوں کی طرح رُوتے ہوئے اُس نے اُن سے، خود سے یہی سوال مانگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم کوئی اور، کوئی دوسرا جینے کا بہانہ ڈھونڈھ لو گے رُوحان کیونکہ تم، تم اپنی ماں پر گئے ہو۔" اُنکے مضبوط بازوؤں کا سہارا پاتے ہوئے اُس نے اُنکی بات پر سَر اُٹھا کر اُنکو دیکھا۔

"میں کیسے۔۔۔۔کیسے۔۔۔؟"اُسکے بے رَبط سوال پر اُنہوں نے لمحے بھر کو سُوچا اور پھر۔۔۔

"تمہیں مہر کے قاتل کو تلاش کرنا ہو گا۔ تمہیں معلوم کرنا چاہیئے کے اُسکے قتل کے پیچھے کون ہے۔"تب وہ نہیں جانتے تھے کہ رُوحان کو جو وہ نئی جینے کی راہ دِکھا رہے تھے وہ اُنکو کیسے کیسے دُکھ دے کر خوار کروانے والی تھی۔اُنکی بات پر ایک دَم ٹھٹھرتے آنسوؤں کے ساتھ رُوحان نے اُنکو چونک کر دیکھا۔

"مضبوط بنو اور مہروشہ کو جو تم بتا نہیں سکے وہ اُسکے قتل کا اِنتقام لے کر اُسکو بتاؤ۔" اُنکے کہے جانے پر اُسکی آنکھوں میں ہفتے پہلے کا منظر گھوم گیا جب اُس نے مہروشہ کو، اُس حورعین کو بچا کر خود پر گولی کھاتے دیکھے تھا، وہی حورعین جس سے محبت کا دعویٰ مہر کے سامنے کرنے کے بعد، حورعین سے اُس نے مُنہ کی کھائی تھی۔ایک دَم اُسکی آنکھوں میں خون اُترتے دیکھ کر میر رَب نِشتر نے بغور اُسکو دیکھا جسکے چہرے کی سختی اُنہوں نے آج سے پہلے تک نہیں دیکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم۔۔۔مہروشہ کے قاتل کو جانتے ہو؟"اُنکے مدہم سے سوال پر رُوحان نے چونک کر اُنکو دیکھا اور پھر آہستگی سے سَر اثبات میں ہلا کر پیچھے کو ہوتے ہوئے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا۔

"میں۔۔۔ہمیشہ حور عین سے مہر کے قتل کا بدلا لیتا رہا کیونکہ میری نگاہ میں وہ تھی مہر کی قاتل مگر۔۔۔مگر آج اِتنے سالوں کی خاموشی کے بعد حور عین نے مجھے پلٹ کر جواب دیا تو یہ کہ مہر کا قاتل میں ہوں۔"اُسکے کہے جانے پر ماضی کو جھٹک کر اُنہوں نے اُسکو دیکھا۔وہ اُسکو بتا نہیں سکتے تھے کہ حور عین کو یوں اذیت دے دے کر اُس نے اپنے باپ پر بھی زندگی تنگ کر دی تھی۔

"وہ جانتی تھی بابا کہ میں اُسکو پسند نہیں کرتا۔میں اُسکے پیچھے کس سوچ سے ہوں، وہ سب جانتی تھی۔"رُوحان کی اگلی بات پر اُنہوں نے یک دَم پھیکے پڑتے چہرے کے ساتھ اُسکو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ مہربان ہو تمہاری مرحومہ ماں پر بڑا گہرا وار کر گئی جاتے جاتے میرے دِل پر۔" اُنکی بے ربط، سُوگوار بات پر رُوحان نے چہرہ اُٹھا کر اُنکو دیکھا اور چونک گیا۔ اُس نے آنسو صاف کر کے اُنکو دیکھا جن کا چہرہ سفید پڑتے دیکھ کر وہ پریشان ہوتے ہوئے سیدھا ہوا۔

"آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ؟" اُسکے سوال پر وہ سنبھل کر چونکے اور پھر مُسکرا دیئے۔

"تم مہر سے اپنے رویئے کی معافی نہیں مانگ سکے رُوحان لیکن جانتے ہو میری آخری خواہش کیا ہے؟" اُنکے اُٹھ کھڑے ہونے پر وہ بھی بے چینی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُن کے سوال پر وہ اُن سے پُوچھ نہیں سکا مگر اندر کہیں وہ جانتا تھا وہ اُس سے کیا مانگنا چاہ رہے ہیں۔

"میری آخری خواہش ہے کہ تم حورعین سے معافی مانگ کر اُسکا اور ذُوالجلال کا دِل اپنی جانب سے صاف کر لو۔" اُنکے کہے جانے پر اُس نے تیزی سے نگاہ جُھکا لی۔

www.novelsclubb.com

"ذُوالجلال مجھے کبھی معاف نہیں کرے گا۔میں خود بھی تواُسکو معاف نہیں کر سکا۔"اُسکی بات پر وہ دھیرے سے مُسکرا دیئے۔

"تم اُسے کیوں نہیں معاف کر سکے؟"اُنکے سادہ سے سوال پر رُوحان نے اُنکو دیکھا جواُس سے نگاہ،اُسکی ماں کی طرح یہ کہتے ہوئے نہیں چُرا رہے تھے۔

"اُو۔۔۔۔میں تمہاری ماں کے، مُجھ پر کیئے گئے کرم کیسے بُھول سکتا ہوں۔"اُنکی اگلی بات پر جس پہ وہ ہمیشہ ہتھے سے اُکھڑ جاتا تھا آج نہ جانے کیوں اُسکو طیش نہیں دِلا سکی شاید آج ماں کا عکس دُھندلا گیا تھااور باپ کا چہرہ اُسکے کردار کے ساتھ واضح ہو رہا تھا۔

"معاف کر دو ذُوالجلال کو رُوحان۔"آگے کو ہو کر اُنہوں نے اُسکے کندھے پر نرمی سے ہاتھ رکھا جبکہ رُوحان نے اُنکی آواز کی کپکپاہٹ پر اُنکو دیکھا۔

"معاف کر دیا کرو بیٹا تاکہ معاف کر دیئے جاؤ کیونکہ مجھے بھی لگتا تھا میں کسی کو معاف نہیں کر سکتا مگر معاف کرنا پڑ جاتا ہے، یہ ہم اِنسانوں کی اَزل سے مجبوری

رہی ہے۔"اُنکی مدہم، بے حد مدہم سُوگوار سی بات پر رُوحان نے اُنکو دیکھا جنکو وہ اپنی طرح کا ظالم، سفاک اور کسی قدر بے حس سمجھتا آیا تھا اور آج اُسے وہ، وہ نہیں لگ رہے تھے جو وہ سمجھتا تھا، جو اُسکی ماں اُسے سمجھاتی تھی، دِکھاتی اور بتاتی تھی۔ سب کچھ اُسکی ماں کے کہے سے یکسر مُختلف معلوم ہو رہا تھا۔

"کوئی تدبیر ڈھونڈھو رُوحان، جس سے ذُوالجلال تمہیں معاف کر سکے اور تم اُسکو۔"اُنکے کہے جانے پر رُوحان کے ذہن میں جھماکا سا ہوا۔اُسکو بند گلی کے آخر میں کوئی دوسری راہ سُوجھائی دے گئی تھی

"وہ بندہ ذُوالجلال بھائی کا کیا لگتا ہے؟"کل سے وہ یہی سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی۔ابھی بھی جیسے ہی وہ اُو-پی-ڈی سے آئی پھر سے ملیحہ کے نِکاح کی تقریب ذہن میں آ کر اُسکو اور اُسکے دِل کو پریشان کرنے کرنے لگی۔

"ت۔۔۔۔تم۔۔۔۔یہاں۔۔۔"وہ جو کچن کے پاس سے جانے لگی تھی، سلیب کے ساتھ پُشت ٹِکا کر فون میں مصروف شخص کو دیکھ کر تیزی سے کچن میں آئی۔ اِس افتاد پر خضر نے چہرہ اُٹھا کر حیرانگی سے اُوپر دیکھا اور لمحے بھر کے لیئے ٹھٹک گیا۔ کچھ گھنٹے پہلے تو اِس مُصیبت نے اُسکی جان چُھوڑی تھی۔

"رُکو ذرا، تمہیں تو میں۔۔۔"کہہ کر اِس سے پہلے وہ تیزی سے بھاگتی، خضر ایک ہی جست میں اُسکے سامنے آ کھڑا ہوا اور اب کی بار اُسکا ہاتھ پکڑنے کی غلطی نہیں کی گئی تھی۔ عظمیٰ نے حیرت سے اُسکی پُھرتی کو دیکھا۔

"تم نے جو مجھے سمجھ رکھا ہے محترمہ میں وہ نہیں ہوں۔ خبردار جو یہاں فضول کی ہانک کر نِکاح کی تقریب خراب کی تو۔"سنجیدگی سے کہتے ہوئے اُس نے عظمیٰ کو ٹھٹکانے کے ساتھ طیش بھی دِلا دیا تھا۔

"اچھا! ایک تو چوری اُوپر سے سینہ زوری۔"عظمیٰ کے تمسخرانہ انداز پر خضر نے بغور اُسکے طیش سے سُرخ پڑتے چہرے کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی نہ سہی لیکن میں بتاؤں گی حور عین کو کہ جس شخص کو بہن کے نِکاح پر بُلا رکھا ہے وہ قاتل اور چور ہے۔" اُنگلی اُٹھا کر اُسکو دھمکاتے ہوئے وہ خضر کے چہرے پر مُسکراہٹ لانے کا سَبب بن گئی تھی۔

"کیا ثبوت ہے تمہارے پاس کہ میں قاتل اور چور ہوں؟ کرتے دیکھا ہے تم نے مجھے یہ دونوں کام؟" اُسکے عین سامنے آ کھڑے ہوتے ہوئے، چہرہ جُھکا کر اُس نے جِس سنجیدگی سے کہا، عظمیٰ گھبرا کر تیزی سے پیچھے کو ہوئی اور عظمیٰ کی گھبراہٹ نے جیسے اُسے بے حد محضوظ کیا تھا۔

"میں ثابت کر کے رہوں گی، دیکھ لینا۔" اُسکے پھر سے اُنگلی اُٹھا کر تنبیہہ کرنے پر خضر نے ہاتھ بڑھا کر اُسکی شہادت کی اُنگلی، اپنی دو اُنگلیوں میں جھکڑ لی۔ عظمیٰ نے سٹپٹا کر اُسکو دیکھا جسکی خاموش آنکھوں میں یک دَم کچھ الگ سا اُترتے دیکھ کر اُسکے دِل کی دھڑکن سُست پڑنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"قاتل تو ٹھیک ہے، چور کیوں؟ کیا چُرایا ہے میں نے؟" اُسکے مدہم لہجے پر عظمیٰ نے تیزی سے نگاہوں کا زاویہ بدلتے ہوئے اپنی اُنگلی چُھڑا لینی چاہی مگر دوسری سمت گرفت مضبوط تھی۔

"کیا بدتمیزی ہے؟" وہ جو ہر ایک شخص کو ہاتھ جھڑ دیا کرتی تھی نہ جانے کیوں اِس خبیث پر ہاتھ نہیں اُٹھا رہی تھی۔

"پہلے بتاؤ کیا چُرایا ہے میں نے؟" اُسکی آنکھوں میں جھانک کر دیکھنے کی چاہ میں اُس نے پھر سے اپنا سوال دہرایا جبکہ عظمیٰ نے جُھنجُھلا کر اپنا ہاتھ جھٹکا۔

"چُھوڑو، نہیں تو میں ایک تھپڑ کھینچ کر لگاؤں گی۔" اگلی دھمکی سُن کر اُسکی تیزی سے چمک اُٹھتی آنکھوں نے عظمیٰ کو گُم صُم کر دیا۔

"تم کہے بغیر لگا بھی سکتی تھی جیسے اُس گُھونچو کو لگایا تھا۔" اُسکی اگلی بات پر عظمیٰ نے گڑبڑا کر ایک تھپڑ کس کر اُسکا مارنا چاہا مگر۔۔۔

"یہ لو مار دیا، خوش۔۔۔چھوڑو اب شرافت سے۔"اِتنے ہلکے سے تھپڑ پر خضر نے مُسکراتی آنکھوں سے اُسکو دیکھا جسکی آنکھوں سے اب ننھے ننھے طیش کے شعلے نکلنا شروع ہو گئے تھے۔

"بد تہذیب اِنسان۔۔۔"اُسکو یوں مسلسل مُسکراتے دیکھ کر، دِل کو ڈپٹتے ہوئے اُس نے دانت کچکچائے۔

"اِس بد تہذیب اِنسان کا نام خضرِ حیات ہے محترمہ عظمیٰ اِبتسام صاحبہ۔"اُسکے یوں بتانے پر وہ جو چونکی تھی، اُسکے مُنہ سے اپنا نام سُن کر اُسکی آنکھیں حیرانگی سے پھیلتے دیکھ کر خضر کا دِل بھی مُسکرانے لگا۔

"میں نے آج تک چوری نہیں کی لیکن اب کچھ چُرانے کی طرف میرا دِل مائل ہو رہا ہے۔"اُسکی ٹھٹکتی آنکھوں میں جُھک کر دیکھتے ہوئے مُسکراتی آنکھوں سے کہہ کر اُسکی اُنگلی نرمی سے چھوڑ دی جبکہ اُسکے ذُو معنی انداز پر وہ اپنی انگلی کا آزاد ہونا فراموش کر کے اُلجھن سے اُسکو دیکھنے لگی۔

"اِس طرح مت دیکھو لڑکی ورنہ ابھی چُرالوں گا۔" پیچھے کو ہوتے ہوئے اُس نے جسطرح کہا، عظمیٰ نے گڑبڑا کر اپنی سُرخ ہوتی انگلی کو دیکھ کر اُسکو کینہ توز نظروں سے گھورا۔

"کیا چُرا سکتے ہو؟" اپنی اُنگلی سہلاتے ہوئے اُس نے چیخ کر کہا۔

"تمہارا دِل۔۔۔" اُسکے بے حد مدہم، فُسوں پھُونکتے لہجے پر اُس نے تیز ہوتی دھڑکن سے اُسکو دیکھا اور ہھر۔۔۔

"چھچھورہ، بدتمیز اِنسان۔۔۔" اپنی ہیل والا پاؤں اُٹھا کر اُسکے پیر پر زور سے مار کے اُسکو "آہ" کر کراہتے دیکھ کر کہتے ہوئے وہ پیر پٹخ کر کچن سے نکل گئی اور پیچھے وہ اپنا پاؤں دیکھ کر مُسکرائے جارہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"لِفنگا، شودہ، بدتمیز اِنسان۔۔۔" خیالوں سے چونک کر اپنی وہی اُنگلی سہلاتی ہوئے وہ پھر سے زیرِلب اُسکو نئے القابات سے نواز رہی تھی۔

"ہاں بھئی! ہوش میں آرہے ہو یا کسی بڑے کو بلائیں؟" وہ جو کراہتے ہوئے بامشکل آنکھیں کھول کر سیدھا ہونے کی کوشش کی اور پھر خود کو بندھا پا کر کرسی کو زور سے ہلاتے ہوئے چھڑانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا ٹھٹھک کر سامنے دیکھنے لگا جہاں سے اُس خالی ویئر ہاوس کا دروازہ کھول کر دو ہیولے اندر آرہے تھے اور یقیناً اُن ہی میں سے کسی نے پکارا تھا۔

"ک۔۔۔کون ہو تم لوگ۔۔۔؟" اُسکی کانپتی آواز پر آصف نے گہرا سانس لے کر خضر کو دیکھا جو ہاتھوں میں سیاہ دستانے پہنتے ہوئے اُس سوال پر ایسے مسکرایا جیسے کسی بچے کی بات پر مسکرایا جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

"ابھی پتہ چل جاتا ہے اِتنی بھی کیا جلدی ہے۔" آگے بڑھ کر اُسکے سَر پر موجود اکلوتا فانوس چلاتے ہوئے نرمی سے کہہ کر خضر نے سیل فون کان سے لگاتے آصف کو دیکھا جو اُسکے عین سامنے کرسی رکھ رہا تھا۔

"میں۔۔۔میں کچھ نہیں جانتا ہوں۔" اُس شخص کے پھر سے گھبرائے لہجے پر آصف خاموشی سے اُسکی جانب بڑھا۔

"تھوڑا صبر کر لو۔۔۔سب سوال ایک ساتھ کر لینا۔" اُس کا کندھا تھپتھپا کر کہتے ہوئے اُس نے جیسے اُسکو آگے آنے والے سخت وقت کے لیئے تیار کرنا چاہا تھا۔

حور عین کے صوفے سے کچھ ہٹ کر نیچے قالین پر جا بیٹھنے پر وہ چونکا لیکن پھر اُسکے پیچھے خاموش قدموں سے جا کر اُسکی پُشت کی جانب پُشت کر کے بیٹھ گیا۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے مخالف سِمتوں میں دیکھ رہے تھے۔ دونوں کی پُشت ایک دوسرے سے بس ہاتھ بھر فاصلے پر تھی۔

"میں نے آپکو سب سے پہلے جانتے ہیں کہاں دیکھا تھا؟" حور عین نے طویل ہوتی خاموشی کو توڑتے ہوئے پہلا سوال کیا جبکہ ذُوالجلال اُسکو نہیں دیکھ رہا تھا لیکن اُسکے باوجود اُس نے نفی میں سَر ہلایا کیونکہ اب وہ جان لینا چاہتا تھا۔

"بتاؤں گی لیکن سب سے پہلے میں کچھ اور آپ کو بتانا چاہتی ہوں۔" حور عین کی اگلی بات پر وہ چونکا ضرور مگر چہرہ نہیں پھیرا۔ وہ آج صرف اُسکی سُنتے رہنا چاہتا تھا۔ وہ آج صرف اُسکو بولتے ہوئے سُن لینا چاہ رہا تھا۔

"کئی سال پہلے ایک خوابوں کا سلسلہ تھا جو میرے ساتھ چل نِکلا۔ وہ خواب مجھے ہر رات آنے لگے اور صبح تک اُنکی گہری چھاپ ہوتی تھی میرے اِرد گرد۔ اُن خوابوں میں ایک ہی شخص تھا جسکا چہرہ میں کبھی دیکھ نہیں سکی مگر وہ اِحساس بہت مضبوط تھا کہ وہ ایک ہی شخص ہے۔ اُسکا بولنے کا انداز، اُسکے منظر پر آجانے سے پھیلنے والی خوشبو، اُسکا ہر ہر انداز میرے لیئے اہم ہونے لگا تھا۔ میں دِن میں مِلنے والے ہر دُکھ، غم اور پریشانی کا ذکر اُسکے سامنے کر کے اپنے مسئلوں کو، اپنے غموں کو کم ہوتے دیکھ

www.novelsclubb.com

رہی تھی۔"وہ جیسے کسی ٹرانس میں،اُن خوابوں میں محو ہو کر بے حد مدہم سا کہہ رہی تھی اور ذُوالجلال خاموش ہوتے دِل سے اُسکا ایک ایک لفظ کُھلی سماعتوں سے سُنے گیا کچھ بھی اخذ کیئے بغیر۔

"ایک بار اُس شخص نے مجھے رباب سِکھایا اور میں اصل میں ہر شام جنگل میں جا کر رَباب بجانے لگ گئی تھی وہیں میری دوستی 'کامل' سے ہوئی۔کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے خواب میں کس کلام پر رَباب سیکھا تھا؟"اُسکو خاموشی سے سُنتا ذُوالجلال ٹھٹھک کر اُسکے سوال پر سنبھلا اور پھر سے نفی میں سَر ہلا دیا گیا اور وہ دیکھے بغیر جانتی تھی ذُوالجلال کے نفی میں سَر ہلانے کو۔

"چھاپ تِلک سَب چھین لی رے موسے نیناں مِلائی کے۔"اُسکے پُر فُسوں لہجے میں کہے جانے والی بات پر ذُوالجلال نے چونک کر چہرہ پھیرا۔دِل نہ جانے کیوں تیزی سے دَھڑک اُٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا میں آپکو بتا سکتی ہوں کہ اُس شخص نے مجھے کیا کہا تھا؟" اُسکے اگلے سوال پر ذُوالجلال کا دِل ڈوب کر اُبھرا۔ اِس بار وہ نفی میں سَر نہیں ہلا سکا تھا۔

"اُس کا کہنا تھا کہ مجھے دیکھ کر اُسکو پُورے چاند کا نظارا یاد آجاتا ہے سو میں کہیں ماہِ کامل تو نہیں اور پھر یہی نام کامل کار کھ دیا گیا، ماہِ کامل۔" اُسکی بات کے اِختتام پر ذُوالجلال کی آنکھوں کے پَردوں پر بہت پُرانا، حورعین سے دوسری مُلاقات کا منظر لہرانے لگا جب ذُوالجلال نے کامل کا نام سُننے پر، ہنستے ہوئے 'کامل یا ماہِ کامل' کہا تھا اور حورعین کے چہرے پر دَر آنے والے تاثرات تب جو نا قابلِ فہم لگے اب سمجھ میں آنے لگے تھے۔

"اِنھیں خوابوں کے سہارے میں نے اپنا بہت مشکل وقت نہایت خوبصورتی سے سہل ہوتے دیکھا۔ وہ خواب اور اُن خوابوں میں آنے والا شخص مجھے اور میرے دِل کو مہربان لگنے لگے تھے۔ اُس شخص نے مجھے حور نام دیا اور میں نے اُسکے لیئے 'لعل' نام اپنے دِل کے کہنے پر مُتعین کر لیا۔" وہ آج بہت گاڑھا کہہ رہی تھی، محو ہو کر

www.novelsclubb.com

اُردو کی لُغت سے لفظ کھنگال کر گویا اُس میں سے مشکل لیکن مسحور کر دینے والے لفظ چُن کر ذُوالجلال کے گوش گزار رہی تھی۔اُس نام پر ذُوالجلال نے اُسکا چہرہ دیکھ لینے کی چاہ کی تھی۔

"اور پھر خوابوں میں نظر آتا وہ شخص جسکے بارے میں مجھے گُمان تک نہیں تھا کہ وہ حقیقت میں بھی میرے سامنے آسکتا ہے، آگیا۔جانتے ہیں کہاں۔اُسی جنگل میں جہاں میں رَباب بجایا کرتی تھی، جہاں کامل میرا دوست بنا تھا اور وہیں میں نے اُس شخص کے چہرے کو پہلی بار دیکھا تھا۔وہ وہی تھا جسکے آنے سے قبل مجھے اُسکی خوشبو اُسکے آنے کا پتہ دے دیا کرتی تھی اور اُسکا اَصل نام مجھے کئی دِنوں بعد پھر پتہ چلا۔۔۔"آنکھیں موند کر ذُوالجلال نے جیسے خود کو اُس نام سُننے کے لیئے تیار کرنا چاہا تھا۔اِس سے پہلے کہ وہ نام کہتی، حور عین نے پیچھے کو ہو کر اپنا سَر ذُوالجلال کے کندھے پر ٹکاتے ہوئے اُسکے شخص کے دِل کو پھر سے اپنی گرفت میں کر لیا جو اُسکے لیئے خود کو عین اُسکے رنگ میں ڈھال چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اُسکا نام کیا تھا؟" طویل ہوتی خاموشی پر اُس نے اپنی دھڑکنوں کو ڈپٹ کر بامشکل سوال کیا اور حور عین کے چہرے کو اُسکی مُدھم آواز پر مُسکراہٹ چُھونے لگی۔

"سردار ذُوالجلال خان۔" اُسکے کہے جانے پر ذُوالجلال اُسکا سَر اپنے کاندھے پر ہونے کی وجہ سے چہرہ نہ پھیر سکا۔

"ہاں۔۔۔" وہ سمجھا اُسکو حور عین نے خفگی سے پُکارا ہے تبھی بے رَبطی سے بولا، وہی جو ایک سیاست دان تھا۔ جو زمانے کو اپنے الفاظ کے اثر سے خاموش کروانے کا ہنر اپنے پاس رکھتا تھا۔

"وہ شخص جو میرے خوابوں میں آتا تھا، ابھی بھی آجاتا ہے اُسکا نام سردار ذُوالجلال خان ہے۔" آنکھیں موند کر نرمی سے کہتے ہوئے اُس نے ذُوالجلال کو ششدر کر دیا۔ کیا وہ واقعی؟؟ کیا وہی تھا؟؟ کیا حور عین سکندر سے اُسکا رشتہ اِس قدر پُرانا تھا؟؟ کیا تبھی پہلی ہی نظر میں حور عین کو دیکھ کر خُدا نے اُسکو سُدھ بُدھ کھو دینے پر مجبور کر دیا تھا؟؟ وہ جو سمجھتا تھا حور عین سکندر کے لیئے وہ کوئی بھی نہیں ہے، کبھی

اُسکے دِل تک رسائی حاصل نہیں کر سکے گا وہ حور عین سکندر کے دِل کے میں بہت پہلے سے تھا۔ کیا خُدا اِس سے زیادہ اپنے بندے پر کبھی مہربان ہو سکتا ہے؟؟ کیا صبر اور مسلسل کیئے جانے والی بے لوث محبت کا صلہ ہر ایک کے لیئے اِتنا ہی خوبصورت ہوتا ہے؟؟ اُسکے حیرانگی سے دھڑک اُٹھتے دِل نے تسلیم کر لینے کے بعد بہت سے سوالات اُٹھانا شروع کر دیئے تھے۔ وہ جو اِس پر بھی راضی تھا کہ وہی محبت میں مبتلا ہے۔ وہ جو اپنی محبت کو کافی کرنے کی تدبیریں لڑا تھا۔

؎ محبت میں قناعت کا یہ عالم تھا کہ وہ ہم کو

اگر بَس سُوچتا رہتا گزارا تب بھی ہونا تھا۔۔۔

"میں۔۔۔" اُس نے بے یقینی سے کہتے ہوئے اپنی اُنگلی اپنے دِل پر رکھتے ہوئے تصدیق پھر سے چاہی۔ حور عین نے اُس حیرانگی بھری بے یقینی پر اُسکے کندھے سے سَر اُٹھایا اور گھوم کر عین اُسکے سامنے آ گئی۔ ذُوالجلال نے چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا جو اُسکو نہیں دیکھ رہی تھی لیکن اپنا ہاتھ اُٹھا کر اُس نے ذُوالجلال کی اُنگلی تھام لی۔

"میں یہاں بہت دیر بعد میں آئی ہوں جلال لیکن آپ میرے دِل میں ایک عرصے سے مُقیم تھے۔" ذُوالجلال کی اُنگلی تھام کر اُسکے دِل پر دَستک دیتے ہوئے اُس نے جِس نرمی بھَری مُسکراہٹ سے کہا ذُوالجلال مَسحور ہو کر سب بُھول جانے لگا۔ اُسکا نارسائی کا دُکھ نہیں دان کیا گیا بلکہ وہ نوازے جانے والوں میں شامل ہو گیا تھا۔ وہ حیرت سے اُسکی چمکتی سیاہ آنکھوں کو دیکھے گیا جو لرز کر اُسکی جانب اُٹھی ہوئیں تھیں وہی آنکھیں جو اِس دُنیا کی نہیں تھی۔ ذُوالجلال کے گرد سب کچھ اُس خوبصورت اِعترافِ محبت کے بعد ماورائی ہونے لگا تھا۔ وہ جو اُسکے سامنے گھٹنوں کے بَل گرا تھا اب اُسکی محبت اُسکے آگے دوزانوں ہو کر نیاز مندی سے آ بیٹھی تھی۔

"آپ سے مل کر، آپ کو دیکھ کر محبت پر اعتبار کرنے کو دِل چاہنے لگا تھا کیونکہ آپ میرے خوابوں میں، گُمان میں ہمیشہ سے رہے ہیں تبھی شاید مجھے یقین کرنے میں بہت سارا وقت لگ گیا جلال کہ یہ آپ ہیں اور آپ اُسی دُنیا میں ہیں جس میں

www.novelsclubb.com

میں سانس لے رہی ہوں۔" وہ کہہ نہیں رہی تھی، وہ ذُوالجلال خان پر اپنے لفظوں سے کوئی طلسم، کوئی فسوں پُھونک رہی تھی۔

"لیکن آپ نے مُجھ تک پُہنچنے میں اِتنی دیر کیوں کر دی، جلال؟" اُسکی آنکھیں ذُوالجلال کی محویت پا کر لرز کر جُھک گئیں مگر ایک شکوہ لبوں سے پھسل کر ذُوالجلال کی سماعتوں میں رَس کی طرح گُھلتے ہوئے اُسکو معطر کرنے لگا تھا۔

"میں اپنے اصل، اپنی منزِل کی جانب دیر سے پُہنچنے پر تم سے معذرت چاہتا ہوں اور یہ وعدہ کرتا ہوں زمان و مکاں کے اِس جھمیلے میں ہر شے کو گھٹنا ہے مگر میری محبت میں اپنے لیئے تم ہر گزرتے دن کے ساتھ شدید ترین اِضافہ ہی پاؤ گی۔ یہ میرا عہد ہے تم سے اُس دیر کی وجہ سے جو مجھے تم تک آنے میں ہوئی۔" اُسکے معصوم، دِلرُبا شِکوے پر چمکتی آنکھوں سے کہتے ہوئے اُس نے حور عین کے دِل کو جیسے محبت کی کسی نئی رَمز سے پھر سے مُتعارف کروا دیا۔ وہ شخص جو اُسکے لیئے سَراپا

www.novelsclubb.com

محبت اور مہربانی تھا۔اُسکے گُلابی ہوتے چہرے کو دیکھ کر ذُوالجلال نے اُسکا ہاتھ تھام کر ہونٹوں سے لگالیا۔

؎تمہارے دائروں میں ہوں اِک عمر سے محوِ گردش

میرا مرکز نہیں بدلا، میرا محور نہیں بدلا۔۔۔

"کچھ مُنہ کھُولا اِس نے؟"ذُوالجلال کی آواز پر آصف اور خضر نے پلٹ کر اُسکو دیکھا اور تیزی سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"آپکی اِجازت نہیں تھی ورنہ دو ہاتھ کی مار لگ رہا ہے مجھے۔"خضر نے اُس کو سٹپٹاتے دیکھ کر دانت پیس کر کہا جبکہ آصف نے بامشکل اپنی مُسکراہٹ دَبائی

کیونکہ وہ جانتا تھا خضر کے ہاتھ میں پچھلے دو گھنٹوں سے خارش ہو رہی تھی اور وہ جانتا تھا کہ ذُوالجلال قانون کی پاسداری کے چکر میں اُس شخص کو بہت چُھوٹ دینے والا تھا۔

"نہیں، اِیسے نہیں خِضر۔ میرا ایک حساب نکلتا ہے ذرا وہ بے باک کر لوں پھر تمہارے حوالے ہے سب۔" آگے بڑھ کر کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے اُس نے جِس سَرد انداز میں کہا اُس پر آصف اور خضر نے چُونک کر اُسکو دیکھا جسکے چہرے پر زمانے بھر کی سختی دَر آئی تھی۔

"کیا نام ہے تمہارا؟" اُسکی نرم آواز لیکن آنکھوں کے سَرد تاثر پر اُس بندے نے بے چینی سے پہلو بدلا جبکہ وہ دونوں حیران سے کھڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کوئی بات نہیں، نام میں ویسے بھی کیا رکھا ہے۔" کف کے بٹن کھولتے ہوئے وہ اب عادتاً دونوں بازو کُہنیوں تک چڑھا رہا تھا لیکن اُسکے انداز کچھ اور آج کہہ رہے تھے۔

"میں جانتا ہوں تم وہ نہیں ہو جس نے مُجھ پر وہ بے ضرر سا حملہ کیا، نہ تم اُن دو ڈاکٹرز کے قاتل ہو اور نہ تم وہ شخص ہو جسکی مجھے ایک زمانے سے تلاش ہے۔"

ذُوالجلال کی مدہم، سنجیدہ آواز پر اُس شخص کے چہرے کے رَنگ وہ تینوں بغور اُڑتے دیکھ سکتے تھے۔

"وہ شخص کوئی اور ہے جسے خیر میں ہر حال میں زندہ قبر میں دَفن کروں گا لیکن تب تک تم سے حساب چُکتا کرتے ہیں۔" کہہ کر وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور وہ جو شکل سے ہی کرائے کا غنڈہ لگ رہا تھا، بے چینی سے ہاتھ پیر چلانے لگا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا، میں کچھ نہیں جانتا۔" اُسکی بُوکھلاہٹ بھَرے جواب پر آصف اور خضر نے ایک دوسرے کو حیرانگی سے دیکھا۔ کچھ تو ایسا تھا جس سے وہ دونوں بے خبر تھے۔

www.novelsclubb.com

"وہ تم ہی تھے نہ جِس نے میری بیوی پر حملہ کیا؟"اُسکے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُس نے جس سَرد آواز میں پُوچھا اُس پر اُس بندے کی رہی سہی ہمت بھی جواب دینے لگی جبکہ خضر اور آصف نے حیرانگی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"نن۔۔۔۔نن۔۔۔نہیں وہ میں نہیں تھا۔۔۔وہ میری گاڑی نہیں تھی۔"اُسکے یوں گھبرانے کی وجہ ذُوالجلال کی اُسکے شانے پر بڑھتی آہنی گرفت تھی۔

"یہاں کسی گاڑی کی بات تو ہوئی ہی نہیں، کیوں آصف؟"اُس نے چہرہ پھیر کر آصف سے جیسے تصدیق چاہی۔

"میں۔۔۔۔"اِس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا، ذُوالجلال کا بھاری ہاتھ اُٹھا اور اُسکے گال پر اپنی زاوردار چُھاپ چُھوڑ گیا۔کراہ کی آواز کے ساتھ وہ شخص اُلٹ کر کرسی سمیت سائیڈ کو جا گرا۔آصف خاموشی سے ذُوالجلال کو دیکھنے لگا جبکہ خضر نے آگے بڑھ کر تیزی سے اُسکو سیدھا کیا جسکے ہونٹ کے کنارے سے خون آرہا تھا۔

"اب کی بار سچ کے سِوا کچھ اور مُنہ سے نِکلا تو قبر یہیں کھوُد دوں گا تمہاری۔" آگے بڑھ کر اُسکی سُوجھتی ٹھوڑی سختی سے تھام کر اُسکا چہرہ اُٹھاتے ہوئے کہا۔ذُوالجلال جانتا تھا کہ وہ ایک تھپڑ کے بعد ہی فَر فر بولنا شروع کر دے گا۔

"میں۔۔۔میں کچھ زیادہ نہیں جانتا۔مجھے صرف کہا گیا کہ کسی لڑکی کو گاڑی سے ڈرانا ہے۔میں نہیں جانتا تھا کہ اُس گاڑی کی بریکس خراب ہیں۔" اُسکے ریڈیو کی طرح بج اُٹھنے پر خضر نے چونک کر ذُوالجلال کو دیکھا۔

"اور کس نے کہا تھا تمہیں ایسا کرنے کو،ہاں؟" پھر سے پیچھے کو ہوتے ہوئے اُسکی سنجیدگی مُقابل کو خوفزدہ کر رہی تھی۔

"م۔۔۔میں اُسکا نام نہیں جانتا۔۔۔نہ۔۔۔نہ ہی اُسکی شکل دیکھ رکھی ہے۔" اُسکے تیزی سے کہنے پر ذُوالجلال نے چہرہ پھیر کر خضر کو دیکھا جس نے اپنی جیب سے اُس شخص کا موبائیل نکال کر ذُوالجلال کے ہاتھ میں تھما تھا۔

"یقیناً اِس فون میں وہ نمبر ہو گا؟" فون لے کر ہاتھ میں لہراتے ہوئے اُس نے تصدیق چاہی گو جانتا تھا کہ یقیناً رابطہ بَرنر فون سے ہوتا ہو گا۔ اُس بندے کے نفی میں سَر ہلانے پر وہ خاموشی سے فون کھول کر کھنگالنے لگا لیکن اُس فون میں کوئی بھی اِیسی قابلِ قدر شے نہیں تھی جس سے کچھ ثابت ہو سکتا۔ ہاتھ پیچھے کو کرتے ہوئے اُس نے خضر کو فون تھمایا اور پھر اُٹھ کھڑا ہوا۔

"تم جانتے ہو جس عورت پر تم نے حملہ کروایا وہ کون تھی؟" اُسکے اگلے سوال پر اُس بندے کے گلے میں گِلٹی ڈوب کر اُبھری۔ اُس نے تیزی سے نفی میں سَر ہلایا، ذُوالجلال نے گہرا سانس لے کر اُس شخص کو دیکھا۔

"اِس کے ہاتھ پاؤں کھولنا۔" اُسکے کہے جانے پر جہاں اُس بندے کے چہرے پر حیرت بھری اُمید لہرانے لگی وہیں آصف اور خضر نے ایک دوسرے کو اَنجُھبے سے دیکھا اور پھر خضر نے آگے بڑھ کر اُس بندے کے ہاتھ کھول کر رَسی نیچے پھینک کر

www.novelsclubb.com

کینہ تُوز نظروں سے اُسکو دیکھا۔وہ جانتا تھا کہ ذُوالجلال نے اُسکو اِتنی آسانی سے ہی چُھوڑ دینا ہے ورنہ وہ تو کب کا اِسکا بُھرکس نکال چُکا ہوتا۔

"م۔۔۔میں جاؤں؟"اُن کے عقب میں کُھلے دروازے کو چُور نظروں سے دیکھتے ہوئے اُس نے مُنمنا کر خضر کی نظروں سے خائف ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں لیکن ایک شَرط پر۔"اُسکے آگے سے ہٹ کر اُسے راستے با قاعدہ دیتے ہوئے اُس نے نرمی سے کہا جبکہ خضر کا جی چاہا اپنا سَر پیٹ لے صرف آصف تھا جو مُطمئن کھڑا تھا کیونکہ کچھ کچھ وہ ذُوالجلال کے اگلے قدم سے واقف ہو رہا تھا۔اُس بندے نے گھبرا کر ذُوالجلال کے سنجیدہ لیکن نرم تاثرات کو دیکھا۔

"مُ۔۔۔مجھے ہر شَرط منظور ہے۔"اُسکے جلدی سے کہنے پر خضر نے تیزی سے اپنی مُٹھیاں بینچ لیں۔وہ اپنے اُستاد کو کچھ نہیں کہہ سکتا تھا۔

"مُجھ پر حملہ کرو اور پھر تم جا سکتے ہو۔یہ میرے ساتھی بھی تمہیں کچھ نہیں کہہ سکیں گے۔"اُسکے کہے جانے پر جہاں خضر دَنگ ہوا وہیں اُس شخص نے آنکھیں پھیلا کر ذُوالجلال کو دیکھا جیسے اُسکی دَماغی حالت پر شُبہ ہو۔

"م۔۔۔میں۔۔۔ک۔۔۔کیسے؟"اُسکے ہکلا کر کہنے پر ذُوالجلال کے چہرے کو مُسکراہٹ چُھو گئی۔

"اب اِتنے بھی معصوم مَت بنو۔میں جانتا ہوں تم مرِشل آرٹ کے ماہر ہو۔"اُسکی اگلی بات پر اُس بندے کی آنکھیں خود کو رِہا کروانے کے اِحساس سے چمکیں اور ذُوالجلال کی مُسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔

"شاباش۔"پیچھے کو ہو کر اُس نے ہاتھ کے اِشارے سے اُسکو بُلاتے ہوئے پچکارا جبکہ آصف مُسکرا کر دونوں ہاتھ باندھ کر کھڑا بے حد محضوظ ہو رہا تھا۔اور پھر اُس شخص نے جیسے ہی اُس پر اچانک سے حملہ کرنا چاہا،ذُوالجلال نے نیچے کو ہو کر جھکائی دی جبکہ ساتھ ہی پلٹ کر اپنے جُوتے کی سُول اُسکی پُشت پر زور سے ماری۔بِلبلا کر

وہ پیچھے کو ہٹ کر سے حملہ کرنے کے لیئے ہوا اور اب کی بار اُس نے اپنی لات جیسے ہی گھوما کر مارنے کو دی، ذُوالجلال نے اُسکی وہ لات تھامتے ہوئے، ایک جھٹکے سے مڑوڑ دی۔ اُسکی زوردار کَراہ پر خضر کی گُم ہو چکی مُسکراہٹ بھی منظر پر آ گئی تھی۔

ذُوالجلال نے زوردار لات اُسکے پیٹ پر مارتے ہوئے اُسکو پیچھے کو جا گرنے پر مجبور کر دیا۔ اِس سے پہلے کہ وہ اُٹھنے کی کوشش کرتا۔ ذُوالجلال نے جُھک کر اُسکے ہاتھوں کی اُنگلیوں پر اپنے بھاری جُوتے رکھ دیئے۔ وہ مسلسل چیخ رہا تھا اور اُسکی چیخ جیسے ذُوالجلال کو سکون پہنچا رہی تھی۔

"آئیندہ میری بیوی کی جانب آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو آج اُنگلیوں تُوڑ رہا ہوں، اگلی بار آنکھیں پھُوڑ دوں گا۔" کڑاکے کی آواز کے ساتھ اُسکی پانچوں اُنگلیاں فریکچر کرتے ہوئے وہ جِس سَرد آواز میں کہہ رہا تھا، اُس پر اُس بندے نے بھیگتی آنکھوں سے اُسکو دیکھنا چاہا مگر عکس دُھندلا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"خضر! اِسکو پُولیس کے حوالے کر دو۔ یہ ہمارے کام کا نہیں رہا۔" آخری کرارہ سا مُکہ اُسکے جُبڑوں پر مارتے ہوئے اُس نے سنجیدگی سے کہا جبکہ خضر مُسکراتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ کر اب اُسکے بے ہوش ہوتے وجود کو اُٹھا رہا تھا جو واقعی چند ہاتھوں کی مار نِکلا تھا۔

"آپکو کیا لگتا ہے، یہ سچ کہہ رہا تھا؟" خضر اُسکو جیسے ہی لے کر باہر گیا آصف نے آگے بڑھ کر اُسکو ٹشو پکڑاتے ہوئے سوال کیا۔

"سو فیصد سچ کہہ رہا تھا۔ وہ ویسے بھی سامنے اِسے لیئے لایا گیا تاکہ ہم ڈسٹریکٹ ہوں۔" دونوں ہاتھ پر لگا خون صاف کرتے ہوئے اُس نے سنجیدگی سے کہا پھر چہرہ پھیر کر ساتھ چلتے آصف کو دیکھا جو پہلے اُس سے کچھ قدم پیچھے چلنے لگ گیا تھا۔

"ملیحہ کا اُپریشن کل ہے نہ؟" اُسکے تصدیقی سوال پر آصف نے بھی گردن گُھما کر اُسکو دیکھا اور پھر اَثبات میں سَر ہلاتے ہوئے سَر جُھکا لیا۔

www.novelsclubb.com

"پریشان نہ ہو،اِنشاءاللہ سب ٹھیک ہو گا، خیر سے ہو گا۔"اُسکا شانہ تھپتھپاتے ہوئے اُس نے نرمی سے کہا۔

"جذاک اللہ۔"اُس اپنائیت بھری فکر پر وہ چاہنے کے باجود مُسکرا بھی نہیں سکا۔

"تم مجھے ذُوالجلال دوبارہ کب سے کہنا شروع کرو گے؟"اُسکے اگلے سوال پر آصف ٹھٹھک کر رُک گیا جبکہ اُسکی موجودگی نہ محسوس کر کے ذُوالجلال نے چہرہ پیچھے کو کر کے اُسکو دیکھا اور پھر خود بھی ٹھہر کر اُسکے عین سامنے آ کھڑا ہوا۔

"اُس سے کیا ہو گا؟"نگاہیں چُراتے ہوئے اُس نے کہا۔وہ راز جو دِل میں دفن تھا، اُسکو ذُوالجلال کہہ کر پُکارنے کا مطلب اُسکو افشاء کرنا تھا۔

"مجھے پھر سے اپنائیت کا اِحساس ہو گا۔"اُسکے کہے جانے پر آصف نے سَر اُٹھا کر بغور اُسکو دیکھا جسے حور عین نے،اُسکی محبت نے سَر تا پا بدل دیا تھا۔

"تمہیں میری بہن نے بالکل ہی بدل دیا ہے۔" اُسکے اُلٹے جواب پر ذُوالجلال چونکا اور پھر اُسکے چہرے کو مُسکرا دیا۔

"کیسے بدل دیا، میں بدل جانے والوں میں سے نہیں ہوں۔" اُسکے کہے جانے پر آصف نے بامشکل اپنی مُسکراہٹ دبائی۔

"جانتا ہوں لیکن تم ایسے کبھی بھی نہیں تھے غیروں کے لیئے۔ پہل کرنے والے، مَناتے رہنے والے، حد سے زیادہ مہربان۔" اُسکے کہے جانے پر ذُوالجلال نے اُسکو گُھور کر دیکھا جو اُسکے بَخیے اُدھیڑ کر اب بے نیازی سے شانے اَچکا رہا تھا۔

"یہ تعریف تھی یا بے عزتی؟ اُسکے طنزیہ سوال پر آصف کو بڑی زوروں کی ہنسی آئی، وہ واقعی بدل چُکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جو سمجھو گے وہی لگے گی۔" اُسکے سیاسی جواب پر ذُوالجلال کے چہرے کو بھی مُسکراہٹ چُھو گئی۔

"تم غیروں میں کبھی شامل نہیں تھے۔" اُسکے یک دَم سنجیدہ ہو کر کہنے نے آصف کی مُسکراہٹ کو بھی معدوم کر دیا۔

"مجھے تسلیم ہے لیکن تمہیں ذُوالجلال کہہ کر پُکارنے کا مطلب ہے تمہیں وہ بات بتا دینا جو میرے پاس راز ہے۔" آصف کے پھر سے چہرہ جُھکا کر کہنے نے ذُوالجلال کو ٹھٹھکا دیا۔ وہ یوں بات بے بات نظر چُرانے والوں میں سے نہیں تھا۔

"کس کا راز؟" اِس سوال پر آنکھیں میچ کر آصف نے چہرہ پھیر لیا۔

"ہو سکتا ہے میں اُس راز سے واقف ہو، بہت پہلے سے۔" خاموشی طویل ہونے پر ذُوالجلال نے بھی مخالف سمت چہرہ پھیرتے ہوئے آہستگی سے کہا۔ آصف نے چونک کر پَٹ سے آنکھیں کھول کر اُسکو دیکھا جو اُس سے مخالف سمت دیکھ رہا تھا۔

"یعنی تمہیں پتا تھا کہ مہروز۔۔۔" اُسکے سامنے گُھوم کر آتے ہوئے اُس نے تیزی سے کہا جبکہ عقل آجانے پر بروقت ساکن ہو گیا۔

"کہ مہروز میری بہن، مہر کی محبت میں مبتلا تھا۔" اُسکے یوں کہے جانے پر آصف نے ششدر آنکھوں سے اُسکو دیکھا۔ کیا وہ تب سے جانتا تھا؟ اُسکے انداز پر ذُوالجلال نے گہرا سانس لے کر جیسے کوئی نادیدہ بُوجھ جھٹکنا چاہا تھا اپنے کندھوں سے۔

"وہ اگر رُک جاتا، اگر اُسکو جانے کی اِتنی جلدی نہ ہوتی تو ابھی وہ میری بہن کا شوہر ہوتا۔" اُسکی اگلی بات پر آصف نے حیرانگی سے اُسکو دیکھا جسکی آنکھوں میں ضبط کی لالی جھلکنے لگی تھی۔

"ک۔۔۔ کیا مطلب؟" "تم۔۔ تم کب سے جانتے تھے؟" اُس نے اپنی آواز کی بُوکھلاہٹ پر بامشکل قابو پاتے ہوئے کہا۔

"جِس دِن اُسے میری بہن سے محبت کا اِدراک ہوا تھا تب سے۔" اُسکے مُختصر جواب پر آصف حیرانگی سے ایک قدم پیچھے کو ہوا۔ اُسکے لیئے یقین کر لینا مشکل اَمر تھا کہ وہ جس راز کے باعث ذُوالجلال سے گُھلنا، ملنا چُھوڑ کر پُروفیشنل ہو گیا تھا اُسکی خبر ذُوالجلال کو اِتنے عرصے سے تھی۔

"مجھے وہ رُوحان سے زیادہ اپنی بہن کے لیئے پسند تھا۔رُوحان میں وہ بات نہیں تھی جو ہمارے دوست، مہروز کمال میں تھی۔" کہتے ہوئے اُسکا لہجہ بھیگنے لگا۔دِل کے زخموں سے پھر سے خون رِس رہا تھا۔آصف نے آگے بڑھ کر اُسے شانے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔اب اُسکو آگے بڑھنا تھا،ذُوالجلال نے اپنی سی کوششیں کرلی تھی۔

"کیا تم مجھے معاف کردو گے ذُوالجلال، میرے یار؟" اُسکی بھیگتی آواز پر ذُوالجلال نے چہرہ جُھکا کر اُسکو دیکھا اور پھر مُسکرا کر آصف کو اپنے کندھے سے لگالیا۔آصف کو جیسے سالوں کی بے چینی کے بعد سکون مل گیا تھا،اپنے بچھڑ کر بھی نہ بچھڑنے والے دوست کے سینے سے لگ کر۔مہروز کی یاد پھر سے اُن دونوں کے دِلوں میں شدت سے جاگنے لگی تھی۔

"اِس میں معافی والی کوئی بات نہیں تھی،آصفی۔ محبت پر اِنسان کا اِختیار نہیں ہوتا۔ محبت بس کرلی جاتی ہے،اُس پر معافی نہیں مانگتے۔" اُسکے مُنہ سے 'آصفی' پھر سے

www.novelsclubb.com

سُن کر رُوتے ہوئے آصف کا کندھا نرمی سے تھپکتے ہوئے وہ خود بھی سُوگوار سا جیسے مہروز سے مخاطب تھا۔کاش وہ ہوتا؟کاش وہ کہیں سے آجائے۔۔۔؟لیکن ساری بات اِسی کاش پر آکر دَم تُوڑ دیتی تھی۔کتنی دیر وہ دونوں ایک دوسرے کو تھام کر کھڑے رہے،وہ نہیں جانتے۔

"سَر!"اندر آتا خضر وہ جذباتی منظر دیکھ کر پہلے ٹھٹھک کر رُکا اور پھر اُسکو بھی اِس جذباتی مِلن پر پیار آنے لگا۔

"تم بھی آجاؤ۔"ہاتھ اُسکی جانب پھیلاتے ہوئے ذُوالجلال نے فراغ دِلی سے کہا جبکہ وہ تو جیسے اُسکے لیئے بھرپور تیار تھا۔اُسکے زوردار آلگنے پر ذُوالجلال مُسکرا کر پیچھے کو ہوا جبکہ آصف کی کراہ پر اُسکا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

www.novelsclubb.com

ملیحہ کو ہاسپٹل ایڈمٹ ہوئے دوسرا دِن تھا۔اِیسے میں وہ گھر آکر کچھ ضروری سامان لینے آئی تھی۔مانی تو ویسے بھی عارض صاحب کے گھر تھا سُو وہ اُسکی جانب سے

بالکل بے فکر تھی۔ موبائیل پر بجتی بیل کو نظرانداز کیئے وہ ضروری کپڑے بیگ میں رکھنے میں مُنہمک تھی کہ تنگ آکر کپڑے رکھ کر ٹیبل کی جانب آئی اور جیسے ہی فون کی جلتی سکرین پر اُبھرنے والے نام پر اُسکی نظر ٹکرائی، طیش سے سُرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اُس نے کال کاٹ دی۔

"بے غیرت اِنسان۔۔۔" دو حرف بھیج کر اُس نے بیگ پیک کیا اور پھر کمروں کا تالا لگا کر وہ صحن میں آگئی۔ پُودوں کو جلدی جلدی پانی دے کر اُس نے دروازے کی بجتی بیل پر چُونک کر دور دروازے کو دیکھا اور پھر نَل بند کر کے تیزی سے دروازے کی جانب آئی۔

"یقیناً جلال نے خضر کو بھیج دیا ہوگا۔" مسلسل بجتی بیل پر اُس نے جُھنجُھلا کر تیزی سے دروازہ کھولا، اِرادہ خضر کو کھری کھری سُنانے کا تھا لیکن۔۔۔۔ وہ جو دروازہ اُسکے مُنہ پر مارنے لگی تھی، اُسکے پاؤں رکھنے پر وہ تیزی سے پیچھے کو ہوئی۔ کہیں خوف بھی دِل میں اُٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"حور عین، مجھے کچھ بات کرنی ہے۔" اُسکے نرم انداز پر حور عین نے چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا جو بکھرے بال، سَلوٹ ذدہ کپڑوں اور زرد چہرے کے ساتھ کھڑا بے حد قابلِ ترس لگ رہا تھا مگر یہ طے ہے کہ اِس شخص پر اُسکو کبھی ترس نہیں آنے والا۔

"مجھے تم جیسے اِنسان سے بات کرنے میں کوئی دِلچسپی نہیں ہے، سمجھے۔" خون آشام نظروں سے وہ اُسکو دیکھ رہی تھی۔رُوحان نے تھکی تھکی آنکھوں سے اُسکو دیکھا جو کبھی اُسکی نگاہ کے تیور سے دَبک جاتی تھی اور اب کیسے وہ اُسکو بغیر ڈرے کھا جانے والی نظروں سے گھُور رہی تھی۔اُسکا دِل کہیں اندر ہی ڈوب کر اُبھرا۔

"تمہیں مہر کا واسطہ ہے۔" اُسکی مدہم آواز پر دروازے کو پکڑ کر کھڑی حور عین نے اُسکو جِن نظروں سے دیکھا اُس پر رُوحان کے سَر پر جیسے کسی نے گھڑوں پانی لا گرایا۔

"ذُوالجلال کا واسطہ تو قبول کرو گی؟" اُسکی اگلی بات پر حور عین نے دروازے سے ہاتھ ہٹا کر اُسکو دیکھا۔رُوحان پیچھے کو جیسے ہی ہوا حور عین نے اُسکے مُنہ پر دَھاڑ سے

www.novelsclubb.com

دروازہ بند کر دیا۔ وہ پہلے بھی کبھی کبھار ایسا ہی کیا کرتی تھی مگر تب اُسکو ہنسی آیا کرتی تھی مگر اب اُسکا دِل دُکھ رہا تھا۔ پیچھے کو ہو کر گہرا سانس لے کر وہ اپنی گاڑی تک آیا کہ اب اُسکو حور عین کے باہر نکلنے تک کا اِنتظار کرنا تھا۔

سارے کام نِمٹا کر جیسے ہی وہ آدھے گھنٹے بعد باہر نِکلی، سامنے اُسکو وہیں اِیستادہ دیکھ کر حور عین کی صبیح پیشانی پر پھر سے شِکنوں کا جال بچھنے لگا۔ گو کہ اُسکے انداز میں وہ پہلی والا نخوت اور کمینہ پَن نہیں تھا مگر پھر بھی وہ حور عین کو ہر حال میں زہر ہی لگنے تھا، یہ اَزل سے شاید طے شُدہ تھا۔ ہر اِنسان کسی کے لیئے محبوب اور کسی کے لیئے دُشمن ہوتا ہے۔ کوئی کسی کو دیکھ کر محبت سے دھڑک اُٹھتا ہے جبکہ کوئی اور اُسی اِنسان کو دیکھ کر سَر تا پا نفرت سے نیلا پڑتا محسوس کرتا ہے۔ کوئی آہیں بھرنے لگتے ہے کسی کے نہ دکھائے دینے پر اور کوئی اُسی شخص کے گُم ہونے پر جان چُھوٹی سُو لاکھوں پائے کے مصداق کلمہ شکر بجالاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

"میں تم سے معافی مانگنے نہیں آیا، حورعین۔" اُسکو ہمیشہ کی طرح خود سے مخالف سمت میں جاتے دیکھ کر وہ تیزی سے اُسکے پیچھے آیا۔

"تم معافی مانگو تب بھی تمہاری معافی کہیں نہیں ہے۔" نخوت سے پلٹے بغیر جواب دے کر اُس نے رُوحان کو لاجواب کر دیا۔ چہرہ جُھکا کر چند لمحے وہ وہیں پیچھے کو کھڑا رہا۔

"مجھے ذُوالجلال سے ملنا ہے۔" اُس نے پیچھے سے جیسے ہی ہانک لگائی، حورعین کی دُنیا تک ساکت ہو گئی۔ خوف سے سُکڑ کر پھیلتے دِل سے اُس نے پلٹ کر رُوحان کو دیکھا جس نے چہرہ جُھکا رکھا تھا۔ اُسکی ہمیشہ، ہمہ وقت تنی ہوئی گردن اِس بار اُسکے سامنے جُھک گئی تھی۔ حورعین کے دِل نے حوصلے کی جانب ہاتھ بڑھایا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے اُسکو کچھ بتانا ہے۔" حورعین کی خاموشی پر اُس نے سَر اُٹھا کر آہستگی سے کہا۔ چند لمحے وہ اُسکو یونہی جانچتی نظروں سے گھورتی رہی۔ تعجب کی بات تھی کہ جس شخص کو وہ دیکھتی تک نہیں تھی، اُسکو اب بغور جانچ رہی تھی۔

"کس خوشی میں؟" ذُوالجلال کو نقصان پُہنچانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اِس لیئے دونوں بازو سینے پر باندھتے ہوئے اُس نے سنجیدگی سے کہا۔

"میں اُسکی مدد کرنا چاہتا ہوں۔" اُسکی اگلی بات پر حور عین نے حیرت سے اُسکو دیکھا۔ وہ شاید اِس صدی کا سب سے بڑا لطیفہ سُنا رہا تھا۔

"کس معاملے میں؟" وہ جانتی تھی کہ اُن کے درمیان نہ مذاق کا کوئی لینا دینا ہے نہ طویل بات چیت کا۔ رُوحان نے گہری سانس لے کر جیسے خود کو اپنے کہنے والے الفاظ کے بُوجھ کے لیئے تیار کیا تھا۔

"میں مہروشہ اور مہروز کے قاتل کو جانتا ہوں۔" اُسکی کہی گئی اگلی سنجیدہ بات پر حور عین کو لگا اُسکے سَر پر ساتوں آسمان آگرے ہوں۔ وہ کوئی اُس شخص کی نئی چال معلوم نہیں ہو رہی تھی کیونکہ اپنے الفاظ کے بُوجھ سے، اُنکی اذیت سے اُس نے خود بھی سختی سے آنکھیں میچ لیں۔ یہ اعتراف بہت جان لیوا تھا، وہ تکلیف بے حد زیادہ تھی۔

"ت۔۔۔تم۔۔۔نہیں مجھے تمہاری کسی بات کا بھروسہ نہیں۔"وہ جو کچھ اور کہنی لگی تھی، چونک کر سنبھلی جبکہ رُوحان نے آنکھیں کھول کر اپنی گُلابی ہوتی آنکھوں کو اُسکے چہرے پر پڑنے نہیں دیا۔

"مجھے وہ یاد ہے حور عین۔وہی جِس کو میں کئی سالوں سے ڈھونڈ رہا تھا کسی سَراب کی طرح۔"وہ جب بولا تو اُسکی آواز کی ٹھنڈک نے حور عین کو ٹھٹھکا دیا۔

"تمہیں تو میں نہیں مہروشہ کی قاتل لگتی تھی؟"اُسکے طنز بھَرے سوال پر رُوحان نے چہرہ پھیر کر دُور سے آتی گاڑی کو دیکھا۔

"نہیں، تم سہی تھی۔مہروشہ کا قاتل میں ہی ہوں لیکن میں کچھ جانتا ہوں جسے ذُوالجلال تک پُہنچنا ضروری ہے۔"اُسکے کہے جانے پر حور عین نے گاڑی کی آواز پر پلٹ کر پیچھے کو دیکھا اور گاڑی سے اُتر کر آتے خضر کو دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔لمحے بھر کو ذہن میں اُس نے کچھ سوچا اور پھر مہروشہ کے اِحسانات، اُسکی محبت اور دوستی جیت گئی، رُوحان سے اُسکی نفرت ہارنے لگی۔

"تم میری گاڑی کے پیچھے آؤ۔ میں وہیں جا رہی ہوں۔" ہاسپتال جانے کا اِرادہ ترک کر کے اُس نے آہستگی سے کہا جبکہ رُوحان نے حیرت سے اُسکو دیکھا جو تیزی سے پلٹ کر سیلور رینج روور کی جانب جا رہی تھی جسے رُوحان جانتا تھا کہ کس کی ہے۔ آنکھوں کو مَسل کر اُس نے آسمان کو دیکھا اور پھر گہرا سانس لے کر اپنی گاڑی میں جا بیٹھا اور اب وہ جو اُس سے بہت کچھ غلط ہو چکا تھا اُسکو کسی حد تک دُرست کرنے کے لیئے بالکل تیار تھا۔

"باس!" گاڑی چلاتے خضر کی آواز پر خیالوں میں بُری طرح غرق حور عین نے چونک کر اُسکو دیکھا جو بیک ویو مرر سے پیچھے کسی قدر پریشانی سے دیکھ رہا تھا۔

"کوئی گاڑی ہمارے تعاقب میں ہے اور شاید میں جانتا ہوں کہ وہ کس کی گاڑی ہے۔" خضر کی بات پر اُس نے گہرا سانس لیا۔

www.novelsclubb.com

"آنے دو اُسکو، میں نے خود اُسکو بُلایا ہے اور ہم جلال کے آفس جا رہے ہیں ہسپتال نہیں۔" حور عین کی اگلی ات پر خضر کو زوردار جھٹکا لگا۔ وہ سمجھ نہیں سکا کہ حور عین کی اِس بات کا کیا مطلب نِکل رہا تھا۔ اور باقی کا راستہ عجیب اِضطراب میں کٹا تھا۔

"ہاں! چُھوڑ آئے حور کو؟" دروازہ کھوُلے جانے پر ذُوالجلال نے فائلز پر دَستخط کرتے ہوئے کہا۔

"جلال!" خاموشی کے کے بعد آتی پُکار پر اُس نے تیزی سے سَر اُٹھا کر اُوپر دیکھا اور وہاں کھڑی حور عین کو دیکھ کر اُسکی آنکھوں میں جیسے زمانے بھَر کی چمک سمٹ آئی۔ ساری بریفنگز کی تھکاوٹ جیسے بھک سے اُڑنے لگی۔ خوشی کے اَنمول اِحساس سے مغلوب ہو کر وہ تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"جانان!" قریب آ کر اُس نے حور عین کے دونوں ہاتھ تھام کر آنکھوں سے لگاتے ہوئے اِنتہائی محبوبیت سے کہہ کر اُسکو اِتنی پریشانی اور تفکر کے باجود جھینپنے پر مجبور کر کے اُسکی دَھڑکن بڑھا دی۔ کسی کی موجودگی کے اِحساس سے ذُوالجلال نے

چہرہ پھیر کر دیکھا اور دروازے میں اِیستادہ، شخص کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک کر رہ گیا اور رُوحان خاموشی سے اُسکے ہاتھوں میں دبے حور عین کے ہاتھوں کو دیکھ رہا تھا۔نہ جانے کیوں وہ خود میں پہلے والا غصہ نہیں پا رہا تھا؟؟ شاید اُس نے مان لیا تھا کہ حور عین کو اُس نے بے وجہ اذیت دی، وہ اُسکی محبت کبھی نہیں رہی تھی۔یہ اعتراف نیا نہیں تھا لیکن دِل کو دُکھانے والا تھا۔

"اِسکو آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے جلال۔" ذُوالجلال کی آنکھوں میں اُتر آتی سَرد سی ٹھنڈک کو محسوس کر کے اُس نے نرمی سے کہہ کر ذُوالجلال کے ہاتھ نرمی سے تھپتھپائے۔

"کہو!" حور عین کی موجودگی کی وجہ سے اُس نے خود پر ضبط کرتے ہوئے بڑی مشکل سے کہا جبکہ رُوحان اُسکو سمجھ سکتا تھا۔اُسکے لیئے بھی ذُوالجلال کا سامنا اِتنا ہی تکلیف دِہ تھا کیونکہ وہ عارض خان کا بیٹا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اگر تم آصف اور خضر کو بھی بُلا لو تو بہتر رہے گا۔" اُسکی اگلی بات پر ذُوالجلال نے لَب بینچ کر اُسکو دیکھا اور پھر بازو پھیلا کر حور عین کو ساتھ لگائے اپنے ٹیبل کی جانب بڑھ گیا۔ وہ اُن دونوں کو جاتے دیکھ کر نگاہوں کا زاویہ بدل گیا۔

"تم یہاں بیٹھو، میں اِس سے دو دو ہاتھ ہوں لوں، ہاں؟" حور عین کو اپنی کرسی پر بیٹھاتے ہوئے اُس نے نرمی سے کہہ کر اُسکا گال سہلایا۔

"وہ کچھ بہت اہم جانتا ہے، جلال۔" اپنے گال پر رکھے ذُوالجلال کے ہاتھ پر تیزی سے ہاتھ رکھتے ہوئے اُس نے سرگوشی میں کہا جبکہ ذُوالجلال نے اِس عنایت پر اُسکو ٹھٹھک کر دیکھا، وہ شاید متوجہ نہیں تھی۔

"کیا اہم؟" چہرہ پھیر کر اُس نے ہاتھ باندھ کر جوتوں کو دیکھتے رُوحان کو دیکھ کر کہا جسکی ابتر حالت اُسکو حیران کر رہی تھی۔

"وہ آپکی مدد کرنے کے لیئے آیا ہے۔" حور عین کی اگلی بات پر ذُوالجلال نے چونک کر حور عین کو دیکھا۔ وہ بالکل سنجیدہ تھی اور فلحال اُسکے چہرے پر رُوحان کو لے کر

کوئی خوف نہ دیکھ کر اُسکو جیسے جان ورُوح میں سکون سا اُترتے محسوس ہونے لگا تھا۔

"ٹھیک ہے، میں اُس سے بات کر کے آتا ہوں۔" اپنا ہاتھ نرمی سے نکالتے ہوئے کہہ کر وہ تیزی سے اپنا فون نکال کر اپنے آفس کے ساتھ ملحقہ سٹڈی کی جانب بڑھا جہاں وہ تیوں اکثر ضروری میٹنگز کیا کرتے تھے۔

"آجاؤ۔" پلٹ کر اُسکو ایک نظر دیکھنے کے بعد فون پر میسج کرتے ہوئے وہ اندر بڑھ گیا جبکہ حور عین رُوحان کو اُسکے پیچھے جاتا دیکھ کر لمحے بھر کو اِضطراب اور بے چینی میں مبتلا ہوئی لیکن پھر۔۔۔۔

"وہ جلال ہے۔" اِس وُچ کے ساتھ ہی ایک جاندار خوبصورت مُسکراہٹ نے اُسکے چہرے کو دھیرے سے چُھو لیا اور پھر وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔ اب وہ بغور اُسکے آفس میں موجود ایک ایک چیز کو بغیر ہاتھ لگائی اِشتیاق سے دیکھتی ہوئی تتلی کی طرح ایک جگہ سے دوسری جگہ گھوم رہی تھی۔

خضر اور آصف کی اُلجھن بھری ناگوار نظریں وہ خود پر صاف محسوس کر سکتا تھا لیکن پھر بھی اُسکو یہ کرنا ہی تھا، ہر حال میں۔

"کیا اہم بات کرنی ہے تمہیں مجھ سے؟" اُسکو دونوں ہاتھ باہم مِلا کر گہری سوچ میں مُنہمک دیکھ کر ذُوالجلال نے بامشکل اپنے طیش کو قابو میں رکھتے ہوئے نہایت تہذیب سے پُوچھا تھا۔ اُسکے کہے جانے پر رُوحان چونک کر سنبھلا۔

"اور بات گُھمانے پھیرانے کے بجائے صاف کرنا۔" اِس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا، ذُوالجلال نے یاددہانی کروادینا ضروری سمجھا جبکہ رُوحان نے سمجھ کر سَر ہلایا۔

"میں جانتا ہوں کہ مہروز اور مہروشہ کا قاتل کون ہے۔" اُس نے کہا نہیں تھا بالکل اُن تینوں کے سَروں پر دھماکا کر دیا تھا۔ ذُوالجلال نے چونک کر اُسکو بغور دیکھا جو آنکھیں موند کر دونوں ہاتھ سختی سے بینچ رہا تھا۔ ششدر کرتی خاموشی طویل ہونے لگی۔

"اگر تو یہ مذاق ہے تو نہایت واہیت۔" سنبھل کر خضر نے اُسکو تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔رُوحان نے آہستگی سے آنکھیں کھوُل کر دیکھا اور نگاہ سیدھا خود کو اندر تک اُترتی نظروں سے بغور تکتے ذُوالجلال سے ٹکرا گئی۔

"میرے اور تم سب کے بیچ کوئی مذاق ہے؟" ذُوالجلال کو یک ٹک دیکھتے ہوئے اُس نے خضر کے انداز میں ہی جواب دیا۔آصف نے چہرہ پھیر کر ساتھ بیٹھے ذُوالجلال کو دیکھا جسکے چہرے پر کوئی بھی تاثر نہیں تھا۔

"اور بدلے میں تم مُجھ سے کیا چاہتے ہو؟" ذُوالجلال کی جانچتی نظروں سے چُھپ جانا ایک ناقابلِ یقین بات تھی تبھی اُس نے گہرا سانس لیا۔

"ہاں کچھ چاہتا ہوں بدلے میں لیکن آخر میں بتاؤں گا۔" اُن دونوں کے بیچ کی سَرد مہری، نخُوت اور طیش کی تیز ہوتی فضا خضر اور آصف باآسانی محسوس کر رہے تھے۔

"کون ہے وہ؟" ذُوالجلال جب بولا تو اُسکو خود بھی اپنی آواز اجنبی سی لگی۔

"میں اُسکو نام سے نہیں جانتا، نہ یہ کہ وہ کون ہے۔" رُوحان کی اگلی بات پر خضر اور آصف نے ہونق ہو کر ایک دوسرے کو دیکھا لیکن ذُوالجلال کے سَرد تاثرات میں کوئی نئی تبدیلی نہیں دَر آئی۔

"تو پھر تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" اُسکی آواز کی ٹھنڈک رگوں میں خُون جما دینے والی تھی۔ رُوحان نے خاموشی سے اپنی جیب سے کاغذ نِکالا اور اُسکی تہیں کھولنے لگا۔

"میں اِس شخص کو ہر جگہ ڈھونڈ رہا ہوں نہ جانے کب سے لیکن مجھے نہیں معلوم یہ کون ہے اور کہاں ہے۔" تصویر کو گھورتے ہوئے اُس نے جِس انداز میں کہا ذُوالجلال نے آنکھیں سُکیڑ کر اُسکے مایوس تاثر کو دیکھا۔ خضر نے ذُوالجلال کے اِشارہ کرنے پر اُس سے وہ کاغذ تھاما جس پر سکیچ بنا ہوا تھا۔

"یہ کاغذ تو نیا لگ رہا ہے اور تم کب سے اِسکو ڈھونڈ رہے ہو۔" خضر کی طنزیہ بات پر اُس نے چہرہ اُٹھا کر خضر کو دیکھا۔

"میں نے اُس شخص کو حفظ کر رکھا ہے، اُسکا ایک ایک نقش یہاں آزبر ہے۔ یہ سکیچ تم لوگوں کو دِکھانے کے لیئے بنوایا ہے تاکہ شناخت ہو سکے۔" اپنی کنپٹی پر اُنگلی سے دَستک دیتے ہوئے اُس نے جس انداز میں کہا اُس نے ذُوالجلال کو غیر آرام دہ کر دیا۔ اُس نے ہاتھ بڑھا کر وہ کاغذ آصف سے تھاما اور ایک نظر رُوحان کو دیکھا جواب اُسکو ہی دیکھ رہا تھا۔

"کیا تم اِسے پہچان سکتے ہو؟" اُسکی مدہم سرگوشی بھرے سوال میں جیسے ایک اُمید، ایک آس پنہاں تھی جسے محسوس کر کے ذُوالجلال نے نظر جُھکا کر کاغذ کو دیکھا اور اُس چہرے پر نظر پڑتے ہی ذُوالجلال کی آنکھوں کی پُتلیاں پہلے ساکت ہوئیں اور پھر اپنے حُجم سے کئی گنا بڑھ گئیں۔ اُسکا ایک ایک تاثر پڑھتا رُوحان تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ت۔۔۔تم نے اِسے پہچان لیا۔"ذُوالجلال کی جانب بڑھتے ہوئے وہ جِس یقین سے کہہ رہا تھا اُس پر آصف اور خضر بھی ششدر سے اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

"ذُوالجلال!"وہ جو بے یقینی سے اُس کسی قدر آشناء سے چہرے کو حیرت سے دیکھ رہا تھا،رُوحان کی سَر سَراتی، پُراُمید آواز پر چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھنے لگا۔اُن دونوں کی آنکھوں میں ایک ساغضّہ،ایک سی نفرت اور جان لینے کا جُنون تھا۔کئی سالوں کی دَبیز نفرت بھک سے اُن دونوں کے بیچ سے اُس لمحے کے لیئے اُڑھ گئی۔

"یہ۔۔۔تم۔۔۔تم پُر یقین ہو؟"ذُوالجلال نے لڑکھڑا کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔اُسکے ہاتھوں کی کپکپاہٹ دیکھ کر وہ تینوں حیرت سے اُسکو دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

رُوحان نے آگے بڑھ کر تیزی سے سَر ہلایا۔

"میں۔۔۔میں نے اپنی آنکھوں سے اِسے گولیاں چلاتے دیکھا تھا۔میں نے اپنی آنکھوں سے مہر اور مہروز کو گرتے دیکھا تھا۔میں مُغالطہ کیسے کھا سکتا ہوں،

ذُوالجلال۔"اُسکے کانپتے، پُراُمید لہجے پر ذُوالجلال نے گہرا سانس لے کر جیسے خود کو اِس اِنہونی کے لیئے سنبھالا تھا۔

"لی۔۔۔لیکن مہر کیوں، یہ تو مہر کو جانتا تک نہیں تھا۔"اُسکی اگلی عجیب سی بات پر رُوحان نے پھیلتی آنکھوں سے اُسکو دیکھا جو اُس کاغذ کو مُٹھی میں دبا کر اُلجھا ہوا سا جیسے خود سے سوال کر رہا تھا۔

"م۔۔۔مجھے بتاؤ کہ یہ کون ہے۔"رُوحان کی بات پر اُس نے سَر اُٹھا کر خالی خالی آنکوں سے اُسکو دیکھنا چاہا لیکن اُسکی آنکھیں دُھندلانے لگیں

"یہ۔۔۔۔"کاغذ کو پھر سے کھولتے ہوئے وہ دھیرے سے بڑبڑایا جبکہ آصف تیزی سے اُسکا ہاتھ تھام کر اُس گرنے سے بچانے کے لیئے آگے بڑھا۔

"اِسکا نام جبل ہے۔"اُسکی مدہم آواز پر رُوحان کی سماعتوں میں اُس انجان نام کی گونج مچنے لگی۔آنکھوں کے آگے پھر سے مہروشہ خون میں لَت پَت لہرانے لگی تو چکراتے ذہن سے اُس نے اپنی ہر سُوچ کو جھٹکنا چاہا تھا۔

"یہ کون ہے؟"آصف نے ایک نیا سوال اُٹھایا،رُوحان نے تیزی سے سَر اُٹھا کر ذُوالجلال کو دیکھا جو اُسکو ہی دیکھ رہا تھا۔

"یہ شخص مہروز کا چچازاد کزن ہے۔"اَب کی بار اُن تینوں کی سماعتوں پر قہر ڈھانے والا وہ خود تھا۔

"مہروز کا کزن؟"آصف نے تعجب سے کہہ کر اُس اِسکیچ کو غور سے دیکھتے ہوئے جیسے تصدیق چاہی تھی۔

"لیکن۔۔۔وہ مہر کو کیوں۔۔۔۔؟"آصف کی اگلی بات پر ذُوالجلال نے چُونک کر اُسکو دیکھا۔ذہن میں جیسے مہروز کے ساتھ ہوئی وہ بات چیت یاد آنے لگی جس میں اُس نے جبل کو فیکس کرنے کا عہد دیا تھا۔اُسکی خاموشی طویل ہونے لگی تو رُوحان نے چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا اور پھر پیچھے کو جا کر بیٹھ گیا۔

"مہر اُس شخص کا ٹارگٹ نہیں تھی۔" اُسکی سنجیدہ آواز پر ذُوالجلال نے کاغذ سے نظریں ہٹا کر اُسکو بغور دیکھا۔ وہ بہت کچھ جانتا تھا، ذُوالجلال کو یہ اعتراف خود سے کرنا پڑا۔

"کیا مطلب؟" خضر نے اُسکو ناسمجھی سے دیکھا۔

"اُسکا مقصد مہروز کمال کو راستے سے ہٹانا تھا۔ اُس نے پہلی گولی جب چلائی تب نِشانے پر حور عین آ رہی تھی اِس لیئے مہر نے اُسکو بچاتے ہوئے۔۔۔۔۔اور دوسری گولی اُس نے جلدی اور بُوکھلاہٹ میں چلا کر مہروز کمال کو مار دیا۔" رُوحان کے طویل جواب پر آصف اور خضر نے حیرانگی سے ایک دوسرے کو دیکھا جبکہ اُسکے تجزیے پر ذُوالجلال نے آنکھیں بند کر کے گہرا، تھکا ہوا سانس لیا۔ وہ اَب سمجھ رہا تھا کہ حور عین کیوں اور کیسے پی-ٹی-اِیس-ڈی کا شکار ہوئی، کیوں وہ دو لوگوں کی موت کو خود کو ذمہ دار سمجھتی آ رہی تھی اور یہاں اُس پر یہ آشکار ہو رہا تھا کہ مہر اور مہروز پر جان لیوا حملے کا ذمہ دار نہ رُوحان ہے اور نہ ہی حور عین، وہ تو دَراصل

ذُوالجلال خان نِکلا تھا۔ وہی تھا جِس نے جبل کے والد سے قانونی طریقے سے مہروز کی جائیداد اُسکو واپس دِلوا کر اُن سے دُشمنی اَنجانے میں شدید کر لی تھی اور اُسکو یعنی ذُوالجلال خان کو خبر تک نہ ہو سکی۔

ذُوالجلال کی ہنوز خموشی پر وہ تینوں بغور اُسکو دیکھنے لگے جو اُن سب سے بے پرواہ اپنے ہی خیالوں میں مگن تھا۔ رُوحان اُس خاموشی پر اُٹھ کھڑا ہوا اور پھر اُن تینوں کو دیکھے بغیر دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ اُسکو بَس ذُوالجلال کو آگاہ کرنا تھا، اپنے حصے کا کام وہ کر چکا تھا۔ اب ذُوالجلال کے قدموں کے نشان پر چلتے ہوئے وہ اُس شخص کو گردن سے دُبوچ کر اپنے سامنے لا کھڑا کرنے کا اِرادہ رکھتا تھا۔

"تم نے بتایا نہیں تم کیا چاہتے ہو مُجھ سے؟" وہ دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھنے ہی لگا تھا کہ پیچھے سے آتی ذُوالجلال کی سنجیدہ آواز پر چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھنے لگا۔

"کیا تم مجھے بتاؤ گے جو میں سُننا چاہتا ہوں؟" اُسکے سوالیہ انداز پر اُس نے رُوحان کو دیکھا یعنی وہ اُس سے کوئی بات پُوچھنا چاہتا تھا۔

"تم نے بغیر کہے مجھے لیڈ دی ہے تو میرا فرض بنتا ہے۔ میں اپنی زُبان کا پاس رکھنے والا اِنسان ہوں۔" خود کو اندر کی چلتی جنگ سے سنبھال کر اُس نے سادگی سے کہا۔ اُسکے اندر اُٹھتی قیامت سے وہاں موجود کوئی بھی باخبر نہیں ہو سکا تھا۔

"میں جانتا ہوں۔" رُوحان کو تسلیم کر لینا پڑا۔

"میں یہ پُوچھنے کا حق نہیں رکھتا کہ مہر۔۔۔ مہروشہ کیسی ہے لیکن میں یہ پُوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ کیسی ہے؟" اُسکے کہے جانے والے سوال پر ذُوالجلال نے بغور ٹھٹھک کر اُسکو دیکھا اور پھر اُٹھ کھڑا ہوا جبکہ آصف اور خضر گنگ سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ آج وہ دونوں بَس ایک دوسرے کو ہی دیکھ رہے تھے کیونکہ اِس سارے معاملے سے وہی دونوں غافل اور اَنجان تھے۔

www.novelsclubb.com

"وہ جہاں بھی ہو گی خیر سے ہو گی۔" طویل خاموشی کے بعد اُس نے گہرا سانس لے کر مُختصراً مگر مُبہم سا کہا۔ اُسکے عجیب الفاظ پر رُوحان نے اُسکی خاموش آنکھوں کو دیکھا اور بغیر کچھ مزید کہے تیزی سے دراز کھول کر باہر نِکل گیا۔ باہر نکلتے ایک

ایک چیز اِشتیاق سے دیکھتی حورعین کو دیکھ کر وہ لمحے بھَر کو ٹھٹھک گیا کیونکہ وہ حورعین کو مُسکراتے پہلی بار دیکھ رہا تھا۔وہ خوبصورت تھی،بے حد حسین اُسکو اعتراف کرلیناپڑا۔وہ اِیسی نہیں تھی کہ اُسکو نفرت اور بدلے کی آگ میں جُھلسایا جاتا مگر اُس نے جُھلسایا تھا اُس معصوم،بے خبر لڑکی کو۔آہٹ پر حورعین نے مُسکرا کر پیچھے دیکھا اور ٹھٹھکتے رُوحان کو دیکھ کر اُسکی مُسکراہٹ معدوم ہوتے دیکھ کر وہ گہرا سانس لے کر آگے بڑھا گیا وہیں جانے کے لیئے جہاں سے وہ آیا تھا،جہاں اُس نے کئی سال گزار دیئے تھے یہاں آنے سے قبل۔وہ اُس سے کبھی معافی نہیں مانگے گا،نہیں مانگ سکتا تھا کیونکہ اُسکا جُرم ناقابلِ معافی تھا۔اُس نے حورعین سکندر کی زندگی کے قیمتی سال ڈر،خوف اور نفرت کی نَظر کیئے تھے۔اُسکو معاف کیا بھی کیسے جاسکتا تھا۔سَر جھٹک کر وہ پھر سے ریک میں رکھی ہوئی چیزیں اِشتیاق سے دیکھنے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"حوعین! یار میں ہاسپٹل جارہاہوں ٹھیک، تم ذُوالجلال کے ساتھ آجانا۔" آصف نے باہر نکالتے ہوئے اُسکو پُکارا، حورعین نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا اور وہ جو سَر اثبات میں ہلانے لگی تھی، آصف کو بغور دیکھنے لگی۔ اُس نے ابھی 'ذُوالجلال' کہا تھا یا اُس نے سُنا؟ آصف کے نِکلتے ہی ساتھ خضر بھی نِکلا اور اُسکو دو اُنگلیوں کی مدد سے سلیوٹ کیا اور آفس کا دروازہ کھوُل کر باہر نِکل گیا کہ اُسکو ابھی بہت سے کام تھے۔

اُن دونوں کے جاتے ہی اُس نے دوسرے دروازے کو دیکھا جو آفس کے اندر موجود سٹڈی میں کُھلتا تھا، جہاں سے ذُوالجلال اُنکے پیچھے نہیں نِکلا تھا۔ کچھ حیرانگی سے وہ ہاتھ میں تھاما پیپر ویٹ وہیں رکھ کر تیزی سے سٹڈی کی جانب آئی اور دروازے کی نُوب گُھمانے سے پہلے دَستک دے کر وہ اندر آگئی۔

www.novelsclubb.com

"جلال!" اُسکو صوفے پر جُھک کر بیٹھے دیکھ کر وہ تشویش سے اندر آئی لیکن اُسکے پُکار لیئے جانے کے باوجود ذُوالجلال نے چہرہ اُٹھا کر اُسکو نہیں دیکھا۔

"جلال! آپ نے کہا تھا کہ آپ فارغ ہو کر آئیں گے باہر۔" قدم قدم اُسکی جانب بڑھتے ہوئے وہ پھر سے کہہ کر اُسکو متوجہ کرنا چاہ رہی تھی لیکن اُسکو سَر اُٹھاتا نہ پا کر وہ تشویش سے تیر کی سی تیزی سے اُسکی جانب بڑھی۔ وہ اِتنا بے خبر اپنے خیالوں میں چہرہ گرائے مُنہمک تھا کہ اُسکو حور عین کے برابر میں بیٹھنے تک کی خبر نہیں ہو سکی۔

"جلال!" نرمی سے کہہ کر حور عین نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ وہ چونکا ضرور لیکن اُس نے پھر بھی چہرہ اُٹھا کر حور عین کو نہیں دیکھا۔

"آپ مجھے پریشان کر رہے ہیں۔" اُسکا شانہ بے چینی سے ہلاتے ہوئے اُس نے آہستگی سے کہہ کر ذُوالجلال کا چہرہ تیزی سے اُٹھا کر زبردستی اُوپر کیا لیکن اپنے ہاتھوں پر نمی محسوس کر کے اُسکا دِل دَھک سے رہ گیا۔ وہ آنکھیں بند کیئے، بے آواز رُو رہا تھا اور اُسکا دِل دہک سے رہ گیا۔ ذُوالجلال رُو رہا تھا یہ اُسکے لیئے بے حد ناقابلِ یقین منظر تھا۔ اُسکو لگا اُسکا دِل جیسے کسی نے مُٹھی میں جکڑ کر مَسل دیا ہو۔

"جلال! "کچھ بھی پُوچھے بغیر اُس نے اِنتہائی نرمی اور محبت سے پُکار کر اُسکا چہرہ تھام کر آگے کو ہوتے ہوئے اپنے کندھے سے لگالیا اور وہ اُسکی ٹھنڈی چھاؤں میں آتے ہی اِتنا اعصابی طور پر مضبوط ہونے کے باوجود بُھر بُھری دیوار کی مانند ڈھے گیا۔ اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تھپکتے ہوئے وہ دُھکتے دِل سے ذُوالجلال کی تیز ہوتی سِسکیاں سُن سکتی تھی۔وہ نہیں جانتی تھی کہ اُسکو کونسا غم رُلا رہا ہے مگر یقیناً ذُوالجلال کا یوں ٹوٹ کر بکھر جانا عام بات کے لیئے نہیں ہو سکتا۔اِس لیئے بھیگتی آنکھوں سے وہ اُسکو نہ جانے کِتنے گھنٹے تک یونہی نرمی سے تھپک کر اُسکا غم ہلکا کرنے کی تگ ودُود میں تھی مگر وہ غم ہلکا کہاں ہونے والا تھا۔اُسکا دِل یوں گُھٹ رہا تھا گویا پھَٹ جائے گا۔

www.novelsclubb.com

اِک خسارے نے بھَرم تُوڑ دیئے ضبط کے سب

اور پِھر ہوتا گیا میرا زِیاں تیرے بعد

پھر کسی دُکھ کی، خُوشی کی نہ رہی کوئی تمیز

کس روانی سے چلی عمرِ رواں تیرے بعد۔۔۔۔

حور عین کے نرم ہاتھوں کا وہ تسلی بخش لَمس ہی اُسکو اِس اذیت میں دَرکار تھا۔ بغیر کچھ پُوچھے، اِسرار کیئے وہ اُسکو نہ جانے کب تک تھپکتی رہی اور وہ اپنا غم غلط کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ اُسکی سِسکیاں معدوم ہوتے محسوس کر کے حور عین نے اُسکے گھنّے سیاہ بالوں پہ محبت سے ہاتھ پھیر کر جیسے اُسکو حوصلہ دیا تھا۔ چہرہ جُھکا کر ذُوالجلال پیچھے کو ہوا۔ یہ نہیں تھا کہ حور عین کے سامنے آنکھیں چھلک اُٹھنے کی اُسکو شرمندگی تھی لیکن حور عین کیا سوچے گی اُسکے بارے میں یہ سوچ فل وقت سب سے پہلے حملہ آوار ہوئی تھی اُسکے نڈھال ہوتے دِل پر۔

"جلالل! آپ میرے سامنے آنسو بہا سکتے ہیں کسی بھی غم میں، کسی بھی تکلیف میں۔ میں ہمیشہ آپکو اپنے کندھے سے لگا کر تسلی دینے کو اپنے لیئے اعزاز سمجھوں گی۔" وہ جیسے اُسکو پَرت دَر پَرت پڑھ رہی تھی۔ ذُوالجلال نے آنکھیں اُٹھا کر اُس پُرکشش چہرے کو دیکھا، محو ہو کر محبوبیت سے جو اُسکے لیئے سرمایہ جہاں تھا۔ وہ

www.novelsclubb.com

عورت اُسکو دُنیا کی ہر شے سے زیادہ عزیز تھی وہ اُسکے غم میں سُوگوار تھی، اُسکے سامنے تھی، اُسکا دُکھ محسوس کر رہا تھی۔ حالانکہ اُس نے مہروشہ کے چِھین لینے جانے پر کبھی خود کے لیئے کچھ اور نہیں چاہا تھا۔

"حور!" اُسکو دیکھتے ہوئے وہ بُوجھل آواز میں اُسکو پُکار اُٹھا۔ حور عین نے اُسکی آواز کی لرزش پر اُسکو نگاہیں اُٹھا کر دیکھا جسکی گُلابی آنکھوں میں اُسکے لیئے محبت کا وہی مخصوص جہاں آباد تھا۔

"جی!" دھیرے سے مُسکرا کر اُس نے ایک لفظی اِستفسار کیا۔ ذُوالجلال اِس مان بھری پُکار، اُس دِل کے پھاہوں پر مرہم رکھتی مُسکراہٹ پر جیسے دِل وارنے لگا تھا۔

"میں تم سے محبت کرتا ہوں، بہت زیادہ محبت۔" اُسکے بھاری، مدہم آواز پر حور عین جو اُسکو چمکتی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی، جھینپ کر پلکوں کی جھالر گرا گئی۔ اُسکے گال اُس دِلنشیں اعتراف پر اپنا رنگ بدل کر گُلابی ہو گئے تھے۔ وہ شخص، اُسکا اِظہار اِتنے ہی زور آور تھے کہ اُسکے دِل کی دُنیا تہہ و بالا کر کے اُسکے چہرے کو ہر بار

نئے سرے سے رنگین کر جاتے تھے۔اُسکی دھڑکن بڑھاتی خاموشی پر ذُوالجلال نے اپنے مضبوط ہاتھوں میں اُسکے سَرد ہاتھ تھامتے ہوئے آنکھوں سے لگا لیئے اور وہ بھیگتی آنکھوں سے اُسکو، اُسکی محبت کو دیکھ کر رہ گئی۔

"میں مہر کے بعد تمہیں کبھی نہیں گنوانا چاہتا۔میں نہیں چاہتا کہ تمہاری حفاظت، تم سے محبت میں میری جانب سے کوئی بھی کوتاہی ہو۔میں نہیں چاہتا کہ مہر کی طرح تم کبھی بھی میری نظروں کے سامنے سے اُوجھل ہو۔وہ میری بہن تھی، بہن ہے اور تم۔۔۔میری محبت، میری محرم ہو۔مجھے کبھی جُدائی کا غم نہ دینا۔" اُسکے لہجے میں نہ جانے کیوں بے پناہ خوف دَر آیا تھا۔حور عین سکندر کو کھو دینے کا خوف، اُسکو اکیلا کر دینے کا خوف۔آج اُس پر ساری ہی عجیب کیفیات حملہ آور ہو رہی تھیں، نہ جانے کیوں؟

"میں سب جانتی ہوں جلال! میں ہر بات، ہر چیز سے واقف ہوں۔مجھے یہ یقین ہے کہ اِس دُنیا میں میرے باپ کے بعد میرا کوئی ایسا خیال نہیں رکھ سکتا، کوئی

www.novelsclubb.com

میری ایسی حفاظت نہیں کر سکتا جیسے آپ کر رہے ہیں، کرتے رہیں گے۔آپ میرے لیئے وہ مضبوط ڈھال، وہ سائبان ہیں جس نے میرے برسوں سے کڑی دُھوپ میں جُھلستے وجود کو اپنے نام کی چادر ڈال کر زمانے کی ہر سَرد و گرم سے ہمیشہ کے لیئے محفوظ کر لیا ہے۔" جُھکی آنکھوں سے وہ ہر الفاظ کے ساتھ سَردار ذُوالجلال کے دُکھتے دِل کے تار چھیڑ رہی تھی، اُسکی دھڑکنوں کو دوام بخش رہی تھی، اُسکی محبت کو ثبات عطا کر رہی تھی۔اُس پر کامل یقین کا اِظہار کر رہی تھی۔ ذُوالجلال کا حیران سا چہرہ دیکھتے ہوئے وہ مُسکرا کر آگے ہوئی اور مزید کچھ کہے اُسکے مزید شانے پر سَر ٹِکا کر آنکھیں موند گئی کہ یہی اُسکی جائے قرار تھی، یہیں وہ محفوظ تھی جبکہ ذُوالجلال دونوں ہاتھ پہلو میں گرائے حیرت سے اُسکو خود سے آ لگتے دیکھ رہا تھا۔یہ مہربانی پھر سے حور عین نے کی تھی مگر اِس بار وہ اپنے فعل سے پوری طرح آگاہ تھی۔اِس بار وہ جانتی تھی کہ وہ ذُوالجلال کے کندھے سے آ لگی ہے، وہی ذُوالجلال جو اُسکا محبوب، اُسکا محرم تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو کیا پریشانی ہے، آپ مجھے کچھ بھی بتا سکتے ہیں۔ میں دُنیا نہیں محبت ہوں۔" وہ جو آنکھیں موند کر خود میں سکون اُترتے دیکھ رہا تھا، اُسکی بات پر مُضمحل سا آنکھیں کھوُل گیا۔ مگر وہ پُوچھے نہیں ہوئی تھی کیونکہ جانتی تھی کہ جو بات جلال کو پریشان کر رہی ہو وہ حور عین کی جانب دیکھ کر وہ مکمل نہیں کر سکے گا۔ وہ اُسکو کھل کر بات کرتے سُننا چاہتی تھی۔ وہ جسے ذُوالجلال نے ہمیشہ خود کے لیئے بے پرواہ اور اَپنوں کے غم میں ہلکان دیکھا تھا۔

"مہروز اور مہروشہ پر قاتلانہ حملہ میری وجہ سے ہوا ہے۔" چہرہ جُھکا کر اُس نے آہستگی سے کہا۔ حور عین کا دَماغ جیسے بھک سے اُڑا۔ کیا سب ہی قصوروار تھے اُن دونوں کے؟ وہ جِس نے پیچھے نہ ہونے کا عہد کیا تھا، تیزی سے ذُوالجلال کے شانے سے چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"کیا کہہ رہے ہیں آپ؟"اُسکی حیران آواز پر ذُوالجلال نے بامشکل چہرہ اُٹھا کر اُوپر دیکھا اور اُسکی سُرخ بھیگتی آنکھوں کو دیکھ کر حور عین کا دِل ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگا۔

"میں۔۔۔میری وجہ سے ہوا مہروشہ اور مہروز کے ساتھ یہ سب۔۔۔وہ میں تھا جس نے مہروز کی مدد کی اُسکے چچا اور اُسکے بیٹے کے مُقابل۔"اُسکی لرزتی آواز پر حور عین کو مزید تفکر ہونے لگا۔خود کو مُجرم سمجھنا کتنا تکلیف دِہ ہوتا ہے وہ سمجھ سکتی تھی؟ کیسے دِل جینے سے گُھٹ کر پریشان ہونے لگتا ہے وہ اِس اِحساس کا تدارک کر سکتی تھی۔وہ ذُوالجلال کا غم خوب سمجھ رہی تھی۔وہ ذُوالجلال کو اُسکے ساتھ دِل کا بُوجھ ہلکا کرنے دینا چاہتی اِس لیئے اِس اِنکشاف پر بھی خاموش رہی۔

www.novelsclubb.com

"مہروز نے کبھی کسی سے مدد نہیں مانگی بس ایک بار کہا تھا کہ وہ جائیداد کے معاملے میں اپنے چچا اور اُسکے بیٹے سے بہت پریشان ہے۔اُسکے لیئے میں نے ہی قانونی چارہ جُوئی کر کے اُن دونوں کو مہروز کی زندگی سے نِکال پھنکوایا تھا اور میں۔۔۔میں

نہیں جانتا تھا کہ وہ وہی، اُسکی چچا کا بیٹا مہروز کی جان لے گا۔ وہ۔۔۔ وہ صرف مہروز کو مارنا چاہتے تھے اور مہروشہ بھی نِشانہ بَن گئی۔" اُسکی لرزتی آواز کے ساتھ جیسے ہی بات کا اِختتام ہوا حور عین نے سُوگوار ہوتے دِل سے اُسکو دیکھا اور سختی سے آنکھیں موندلی۔ وہ منظر وہ بُھول بھی کیسے سکتی تھی جب وہ دونوں مہروز کو دیکھ کر خوشگواری سے اُسکی جانب بڑھ کر وہیں اُس سے بات کر رہی تھیں کہ مہروشہ نے کسی خوف کے تحت اُسکو زور کا دھکا دیتے ہوئے راستے سے ہٹا دیا اور پھر۔۔۔ زوردار آواز پر جب اُس نے سنبھل کر، پلٹ کر حیرانگی سے دیکھا اُس جگہ جہاں وہ دونوں کھڑے تھے وہیں وہ خون خون ہوتے کٹے شتر کی طرح اُسکے سامنے ڈھے گئے تھے۔ چہرے پر پڑتے خون کے چھینٹے، وہ گاڑھا، گرم گرم خون جس میں مہروشہ اور مہروز دونوں کا حصہ تھا کتنے ہی عرصے تک اُسکا دِل صدمے سے سہماتے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"مہروز کا جانا اِسی طرح لکھا تھا جلال لیکن مہ۔۔۔مہروشہ۔۔۔وہ مجھے بچاتے ہوئے بے موت ماری گئی۔۔۔رُوحان سہی کہتا تھا، وہ سہی سمجھتا تھا مہروشہ کی قاتل میں ہوں۔وہ مجھے سہی ذہنی ٹارچر کرتا تھا مہروشہ کا قتل میرے سَر ہے۔میں چاہتی ہوں آپ اِس بات کے لیئے مجھے کبھی معاف نہ کریں۔" پیچھے کو ہوتے ہوئے وہ لرزتے ہاتھوں کو باہم مِلاتے ہوئے، جُھکی نظروں اور آنکھوں سے گرتے خاموش آنسوؤں کے ساتھ جیسے اپنا کوئی جُرم آج اُسکے سامنے قبول کر رہی تھی۔ جبکہ اُسکی باتوں پر ٹھٹھکتے ذُوالجلال نے چونک کر اُسکو دیکھا۔

"رُوحان میر۔۔۔!" مُٹھیاں بینچتے ہوئے جیسے اُس نے خود پر بہت مشکل سے ضبط کیا تھا۔اُسکا صبر بس یہیں تک تھا۔

www.novelsclubb.com

"مہروشہ کا قتل کیسے تمہارے سَر ہو سکتا ہے، حور جبکہ وہ زندہ ہو۔" ذُوالجلال کے کہے جانے پر حور عین نے ایک جھٹکے سے سَر اُٹھا کر اُسکو دیکھا جو مُسکراتی مگر اُداس

آنکھوں سے اُسکو ہی دیکھ رہا تھا۔وہ تسلی یا مذاق نہیں تھا بلکہ وہ سچ تھا جواب وقت آنے پر آشکار ہو رہا تھا۔

"ک۔۔۔کیا۔۔۔مطلب۔۔۔کیسے۔۔۔؟"اُسکی بے رِبط بات پر افسردگی سے مُسکراتے ذُوالجلال نے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے اُسکے چہرے پر ٹھٹھر جاتے، حیران آنسو محبت سے پُونچھ لیئے۔

"م۔۔۔میں نے خود، میری آنکھوں نے خود مہروشہ کو خون میں گرتے دیکھا تھا۔"اُسکی آواز بے یقینی، خوشی، اُمّید کے ساتھ لرز رہی تھی۔مہروشہ سے اُسکی یاداشت میں بس چند مُلاقاتیں تھیں مگر چند مُلاقاتوں میں ہی اُنکی ذہنی ہم آہنگی دوستی میں بدلتے اُس نے خود دیکھا تھا تبھی تو اُسکو یوں بے سُدھ مہروز کے سَنگ گرتے دیکھ کر وہ اپنے حواسوں پر سے ہر اِختیار کھو بیٹھتے ہوئے ذہنی بیماری کا شکار ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں! تم نے سہی دیکھا تھا لیکن گولی مہروشہ کی کنپٹی کو چھوتے ہوئے گزر گئی تھی شاید اسی لیئے اُس خبیث شخص نے دوبارہ فائر کھولا جو مہروز۔۔۔ مہروز کی جان لے گیا۔" یہ غم تاعمر بھر جانے والا نہیں تھا، اُسکو تسلیم تھا۔

"تو۔۔۔ تو پھر مہروشہ کہاں ہے؟" عقل نے سمجھ اور اُمید کو جیسے ہی ہاتھ تھمایا وہ بے چینی بھری تیزی سے بولی۔

"چچی جان اُسکو باہر دُبئی لے گئیں تھیں کیونکہ وہ۔۔۔ وہ کُوما میں چلی گئی تھی تب۔" کہتے ہوئے اُس نے اذیت سے آنکھیں میچ لیں۔ جہاں مہروشہ کی زندہ ہونے کی خبر نے اُسکو سُکھ کی وادی میں دھکیلا تھا وہیں۔۔۔

"آپ کو رُوحان نے بتایا ہے کہ کس نے گولی چلائی تھی؟ اُس نے کوئی اور بکواس تو نہیں کی، کوئی بدتمیزی؟" اُسکے سوالیہ استفسار پر ذُوالجلال نے اُسکو دیکھا جو پریشانی سے ذُوالجلال کی جانب ہی متوجہ تھی۔

"اُسی نے تصویر دِکھائی اُس شخص کی جسے میں نے پہچان لیا اور نہیں اُس نے مُجھ سے کچھ اِیسا نہیں کہا اگر کہتا تو اپنی ٹانگوں پر چل کر واپس نہیں جاتا۔" حور عین کے ہاتھ پر نرمی سے ہاتھ رکھتے ہوئے کہہ کر اُس نے حور عین کو آسودگی سے مُسکرانے پر مجبور کر دیا۔

"میں بھی یہ سُوچ کر اُسکو یہاں لائی تھی۔" حور عین کی اگلی مُسکراتی بات پر وہ ٹھٹھکا۔

"یعنی تم چاہتی ہو کہ میں اُسکو ٹانگوں سے محروم کر دوں؟" اُسکے سوالیہ انداز پر حور عین جو پہلے اثبات میں سَر ہلانے والی تھی، اُسکی مُسکراتی سنجیدگی دیکھ کر تیزی سے نفی میں سَر ہلانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"وہ۔۔۔ وہ خود ہی سیدھا ہو رہا ہے، وقت اُس سے خود ہی ہر شے کا حساب لے رہا ہے۔ میں اُسکا مسئلہ کب کا سمجھتی تھی بس میرے خود اپنے ذہنی مسئلے اِتنے تھے کہ

اُسکو عفریت سمجھ کر اعصاب پر سوار کر لیا تھا۔"نرمی سے کہتے ہوئے اُس نے ذُوالجلال کو خود پر فخر کرتے رہنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"لیکن پھر بھی اُسکو ایک بار کی ٹیونگ کی ضرورت ہے، تبھی اُسکا دماغ سہی ڈگر پر چلنا شروع کرے گا۔"وہ جیسے دِل میں کچھ ٹھان بیٹھا تھا تبھی مدہم آواز میں بولا۔

"اچھا چلیں، مجھے ایک چیز دیکھنی ہے باہر۔"کچھ یاد آجانے پر تیزی سے اُسکا ہاتھ پکڑ کر زبردستی کھڑا کرتے ہوئے وہ اُسکو بُوکھلا کر سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر سٹڈی سے باہر، آفس میں لا رہی تھی۔

"کیا دیکھنا ہے تم نے اِیسا؟"حور عین کے انداز سے اُسکا دِل تک مُسکرانے لگا تھا۔ سہی کہتے ہیں کہ مَن پسند اِنسان کی قربت، اُسکی ہمدردی اور محبت سارے غموں کا مداوا ثابت ہوتی ہے۔

"میں نے آپکے آفس میں کوئی گفٹ پڑا ہوا دیکھا، مجھے وہ دیکھنا ہے۔" اُسکا ہاتھ یونہی تھامے وہ آفس میں بنے فائلز اور کتابوں کے شیلف کی طرف لائی۔ لمحے بھر کو ذُوالجلال تحفے کا سُن کر حیران ہوا لیکن یقیناً آصف نے رکھ دیا ہوگا۔

"کھولو تم۔" حور عین کے اِشتیاق اور تُجسس سے تحفہ اُسکی جانب پکڑانے پر تھامنے کے بجائے اُس نے کہا تو حور عین لمحے بھر کو حیران ہوئی اور پھر اُسکے چہرے پر چھاتی بچوں جیسی خوشی نے ذُوالجلال کو ہنسنے پر مجبور کر دیا۔ وہ شیلف کے ساتھ ٹیک لگا کر، ہتھیلی پہ چہرے گرائے محویت سے اُسکے ملکوتی، پُرکشش چہرے کو دیکھ رہا تھا جو اُسے کچھ دِنوں سے بس ہنستے مُسکراتے ہی مل رہا تھا، کسی بھی غم اور پریشانی کے شائبے کے بغیر۔ وہ محبت کے اثر، اُسکی طاقت کو حور عین کے چہرے کو دیکھ کر تسلیم کر رہا تھا وہی چہرہ جو اُسکی محبت کا حاصل تھا۔ جو اُسے آنکھیں بند کرنے سے کھولنے تک ہر سُو نظر آتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"واہ۔۔۔"ریپر سے نکلنے والا وہ بہت بڑا سا سُنہری اور خاکی فریم تھا جس میں یقیناً کوئی تصویر لگائی گئی ہو گی۔ حور عین کے مبہوت ہوتے تاثر دیکھ کر وہ جو اپنے خیالوں میں جا رہا تھا چُونک کے سَر اُٹھا کر دیکھنے لگا۔

"یہ دیکھیں۔۔۔"اُسکے دیکھنے سے قبل ہی حور عین نے وہ بڑا سا فریم ذُوالجلال کی جانب پھیرا اور وہ جو ٹیک لگا کر کھڑا تھا، اُس فریم سے نِگاہ ٹکراتے ہی دَنگ ہو کر سیدھا ہوا۔ دونوں کی نگاہیں اُس خوبصورت لمحے کو یوں رُکے، تصویر میں تھم چُکے حیرت سے دیکھ رہی تھیں۔ وہ لمحہ جو آفاقی تھا، محبت بھرا۔

"آصف کا بچہ۔۔۔"ذُوالجلال نے بے ساختہ دانت پیسے۔ یہ اُن دونوں کی وہ تصویر تھی جب ذُوالجلال ہاسپٹل سے گھر آنے کے بعد حو عین کو دیکھنے کھڑکی سے اُسکے کمرے میں گیا تھا۔ وہ تصویر اِتنی حقیقی تھی کہ وہ سب بُھول کر حیرت سے اُس تصویر کو دیکھنے لگا۔ حور عین پر ایسی ہی کیفیت طاری تھی جبھی وہ اُس لمحے کو حقیقت سمجھ کر اُس پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے دیکھ رہی تھی جس میں وہ آنکھیں موند کر بیٹھی

www.novelsclubb.com

تھی اور ذُوالجلال اُسکی پیشانی پر بوسہ دینے کو اُسکی جانب بند آنکھوں سے جُھکا ہوا تھا۔

"یہ۔۔۔تصویر کتنی خوبصورت ہے۔"حور عین کے مُنہ سے بے ساختہ پِھسلا اور پھر ذُوالجلال کا ہاتھ اپنے ہاتھ کی جانب بڑھتا دیکھ کر اُس نے تیزی سے سٹپٹاتے ہوئے اپنا ہاتھ پیچھے کو کھینچ لیا۔مُسکراتی نظروں سے ذُوالجلال نے اُسکو دیکھا جو اُسکی نظروں کے اِرتکاز پر جھینپ گئی۔

"ہم۔۔۔اِسکو کہاں لگائیں گے؟"اُسکی خاموش نظروں کو ہٹانے کا اِسکے علاوہ کوئی اور بہانہ نہیں تھا۔ذُوالجلال نے ہونٹوں کو بھینچ کر اپنی مُسکراہٹ دَبائی۔

"جب تم رخصت ہو کر میرے گھر آؤ گی،تب ہمارے کمرے میں۔"اُس کے اِطمینان بھَرے جواب پر حور عین نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا۔دِل خوشگواری سے دَھڑک رہا تھا۔وہ جسکے بارے میں اُسکو ایک وقت میں گُمان تھا کہ اُسکو نہیں مِل سکتا،مِل گیا تو چھن جائے گا اب وہ کیسے اُسکو مُیسر آ رہا تھا۔

"چلو پھر ہاسپٹل چلیں۔" گھڑی پہ ٹائم دیکھتے ہوئے اُس نے کہا جبکہ حور عین چونک کر سُنہرے خواب سے جاگی، کل ملیحہ کا آپریشن تھا گو پیچیدہ نہیں تھا مگر اپنوں کو ہاسپتال میں دیکھنا ایک بڑا سخت تجربہ ہوتا ہے۔ اُسکے چہرے پر یک دَم چھاتا تفکر دیکھ کر ذُوالجلال نے اُسکے ہاتھ پر تسلی بھَرا ہاتھ پھیرا۔

"فکر نہ کرو، اللہ سب خیر کرے گا اِنشاءاللہ۔" اُسکا ہاتھ تھپتھپا کر چلنے کا اِشارہ کرتے ہوئے اُس نے جس خلوص اور یقین سے کہا اُس نے حور عین کے ڈوبتے دِل کو گویا ڈھارس دی تھی تبھی وہ دھیرے سے مُسکرا کر سَر اثبات میں ہلاتے ہوئے اُسکے ہم قدم باہر کی جانب بڑھ گئی۔

---

www.novelsclubb.com

"نِشتر انکل تمہاری طبیعت کا پُوچھ رہے تھے۔" کامیاب آپریشن کے بعد جب اُسکو رُوم میں شِفٹ کیا گیا تو سوائے رَب نِشتر انکل کے سب ہی کو پا کر اُسکی سوالیہ نظروں پر اُس نے نرمی سے کہہ کر اُسکا ہاتھ ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہا۔

"وہ آئے کیوں نہیں؟"ملیحہ نے مدہم آواز میں پُوچھا جبکہ ساتھ کھڑے آصف اور ذُوالجلال اُسکی آواز کی اُداسی محسوس کر سکتے تھے۔

"اُنکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، میں اُن سے ملنے جانے لگی ہوں ابھی۔"اُسکا ہاتھ تسلی سے تھپتھپا کر کہتے ہوئے اُس نے ذُوالجلال کو چُونکا دیا۔

"میں چلوں تمہارے ساتھ؟"حور عین کے پلٹتے ہی ذُوالجلال نے آہستگی سے کہا۔ حور عین نے چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا جو حور عین کی جانب متوجہ نہیں تھا۔بے ساختہ خوبصورت مُسکراہٹ نے حور عین کے چہرے کو چُھو لیا۔

"میں چلی جاؤں گی خضر کے ساتھ۔۔آپ نے ابھی بابا جان کو بھی تو لینے جانا ہے۔ اُنکا اکیلے سفر ابھی اچھا نہیں ہے۔"نرمی سے کہتے ہوئے اُس نے ذُوالجلال کی مشکل آسان کرنی چاہی تھی۔ سمجھ کر اُس نے خضر کو دیکھا جو سَر کو خم دے کر رُوم کا دروازہ حور عین کے لیئے کھوُلنے کو مڑا جیسے ہی اُس نے دروازہ کھوُلا سامنے ہنستی،

فروٹ کی باسکٹ تھام کر کھڑی عظمیٰ کو دیکھ کر ٹھٹھک گیا اور عظمیٰ کی مُسکراہٹ اُسکی چمکتی آنکھیں دیکھ کر تیزی سے سِمٹی۔

"چلو بھی۔" اُسکو رُکتے دیکھ کر حور عین نے جُھنجھلا کر کہا جبکہ خضر چونک کر پیچھے کو ہوا۔

"آپکی دوست، باس۔" آگے سے ہٹ کر اُس نے عظمیٰ کو آنے کا راستہ دیا جبکہ عظمیٰ جو حور عین سے مِلنے کو تیزی سے آگے بڑھی تھی خضر کے 'باس' کہے جانے پر چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھنے لگی جس نے اُسکے دیکھنے پر کندھے اچکا کر مُسکراہٹ جَھٹ چہرے پر سجالی تھی۔

"بندر۔۔۔" عظمیٰ بڑبڑا کر ملیحہ کی جانب بڑھ گئی مگر اُسکا لہجہ اِتنا ضرور تھا کہ خضر کے کان باآسانی فیض یاب ہو گئے۔

"اسلام و علیکم ذُوالجلال بھائی، کیسے ہیں آپ؟" جبکہ ذُوالجلال کی جانب بڑھتے ہوئے اُسکے لہجے کی شیرینی پر اُس نے دَانت پیس کر اُسکو دیکھا جسکے سَر پر آگے کو ہوتے ہوئے ذُوالجلال مُسکرا کر ہاتھ رکھ رہا تھا۔

"تم کہاں؟" حور عین کو جاتے دیکھ کر سوال یقیناً بے صبری عظمیٰ کی جانب سے آیا تھا۔

"جہاں آپ جیسی مُصیبت ہو وہاں کون رُکنا چاہتا ہے۔" ذُوالجلال کو بھی گاڑی کی چابی نِکالتے دیکھتی عظمیٰ کو اُس نے تاک کر کہا جبکہ اُن تینوں نے چونک کر اُن دونوں کو دیکھا جو ایک دوسرے کو کینہ تُوز نظروں سے یوں گھور رہے تھے جیسے ایک دوسرے کو جانتے ہوں۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیسے پتہ؟" حور عین نے بے ساختہ کہا جبکہ عظمیٰ نے کھا جانے والی نظروں سے حور عین کو گھورا۔

"یہ کہ آپکی دوست مُصیبت ہیں؟"اُسکا سوال بے حد برجستہ تھا۔ذُوالجلال اور ملیحہ نے مُسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھا۔

"نہیں،اِسکو کیسے جانتے ہو؟"ایک دَم اُسکے لہجے میں جو مشکوک پَن عظمیٰ کی جانب اِشارہ کرتے ہوئے دَر آیا اُس پر ذُوالجلال نے بامشکل اپنی ہنسی دبائی جبکہ خضر کا رنگ اُڑ گیا۔

"ارے توبہ کریں باس جو میں آپکی اِس آفت کی پَرکالہ عظمیٰ کو جانتا تک ہوں۔" اُسکے کہے جانے پر حور عین نے دونوں ہاتھ دائیں بائیں جماتے ہوئے اُسکو گھورا جو زَبان کے یوں سِلپ ہو جانے پر ہونق ہوا تھا جبکہ عظمیٰ نے محضوظ ہو کر اُسکو دیکھا جو کسی اور سے نہ سہی حور عین سے تو دَبتا دِکھائی دے رہا تھا اور یہ بات وہ اِستعمال کر سکتی تھی۔

"نہیں جانتے تو نام کیسے پتہ ہے آپکو؟"آپ کے آگ لگانے والی بَستر پر نیم دَراز سفید مریضوں والے لباس میں ملبوس ملیحہ کی جانب سے آیا جبکہ خضر نے سٹپٹا کر

www.novelsclubb.com

ذُوالجلال اور آصف مدد طلب نظروں سے دیکھا جو اِس سارے معاملے سے خُوب محضوظ ہو رہے تھے۔

"اچھا بھئی، حور عین اب جاؤ بھی۔" خضر کی شکل پر سب سے زیادہ آصف کو ہی ترس آ رہا تھا کیونکہ جانتا تھا کہ اگر یہ دونوں جائیں گے تو ذُوالجلال جائے گا اور ذُوالجلال جائے گا تو عظمیٰ کو منظر سے بھگانا آسان ہو جائے گا۔ مجال ہے جو کسی نے اُسکو اکیلا تھوڑا سا بھی وقت ملیحہ کے ساتھ دیا ہو۔ دُور سے ہی وہ اُسکے مُضمحل چہرے کو نہار رہا تھا تبھی تیزی سے بولا۔

"جا رہے ہیں، کیا دھکے دے کر نکالنا ہے۔" آصف کو تپاتی مُسکراہٹ سے کہہ کر وہ کُھلے دروازے سے باہر نکل گئی اور خضر تیزی سے اُسکے پیچھے ہو لیا۔

www.novelsclubb.com

"میں ذرا بابا جان کو لے آؤں۔" سب کی جانب معذرت خواہانہ انداز میں دیکھ کر کہتے ہوئے وہ بھی نِکل گیا اور اب آصف پیچھے ہاتھ باندھے ملیحہ سے باتیں بھگارتی عظمیٰ کو بے چارگی سے دیکھ رہا تھا۔

"عظمیٰ! تم نے ہاسپٹل نہیں جانا؟" اُسکے سوال پر عظمیٰ نے اُسکے پُر اُمید چہرے کو دیکھ کر کمالِ ضبط سے اپنی مُسکراہٹ دَبائی۔

"نہیں تو، تم شاید بُھول رہے ہو میں اور حور عین اِسی ہاسپٹل میں کام کرتے ہیں۔" عظمیٰ نے اُسکی معلومات میں بہت اچھے سے اِضافہ کیا جبکہ آطف کی لٹکتی شکل دیکھ کر ملیحہ کو بڑے زوروں کی ہنسی آنے لگی۔اور آصف آدھے گھنٹے تک ضبط سے عظمیٰ کو دیکھنے لگا کہ شاید اب وہ محترمہ چلی جائیں حیا کر کے مگر وہ عظمیٰ تھی، ناک تک عاجز کر دینے والی۔

"تمہیں اب کہنا پڑے گا تب ہی جان چُھوڑو گی؟" یک دَم آصف نے جس انداز میں کہا اُس پر ملیحہ نے حیرانگی سے اُسکو دیکھا جبکہ عظمیٰ کا قہقہ اُسکی بے چارگی پر بے ساختہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"چھوڑنے لگی ہو، ویسے محبت بھی اِنسان کو کتنا ذلیل کرواتی ہے نہ۔" بیگ اُٹھاتے ہوئے وہ آصف کی شکل سے خوب حظ اُٹھا رہی تھی۔ جبکہ ملیحہ چہرہ تکیے پر گرائے بس ہنسے جا رہی تھی۔

"اللہ کرے تمہیں جلد سے جلد محبت ہو تاکہ ہمارے بجائے اُس کم بخت کو متھا دو۔" آصف نے زِچ ہو کر دُہائی دی جبکہ عظمیٰ نے دھڑک اُٹھتے دِل سے اُسکو دِہل کر دیکھا۔

"ابھی کوئی اِیسا مائی کا لعل پیدا نہیں ہوا جو مجھے ٹف ٹائم دے۔" فرضی کالر جھاڑ کر وہ مُسکرا کے کہتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

"جی، پیدا ہوئے اُسکو کافی عرصہ گزر چکا ہے وہی جسکا نام خضرِ حیات ہے۔" اُسکے کہنے پر عظمیٰ جو ٹھٹھک کر پلٹی تھی، اُس نام پر لمحے بھر کو سناٹے میں رہ گئی۔

"بکواس آدمی۔" دروازے کے قریب رکھے ٹیبل سے کتاب اُٹھا کر اُسکی جانب اُچھالتے ہوئے وہ دِل کو ڈپٹ کر تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نِکل گئی جبکہ آصف نے گویا سُکھ کی سانس لی۔

"تم گُھنے میسنے، سب معلوم ہوتا ہے تمہیں۔" وہ جو چہرہ پیچھے کو گرائے بس ہنسے جا رہی تھی آصف کی محویت محسوس کر کے سیدھی ہوتے ہوئے بولی جبکہ اُس چہرے کو یوں شاداب، ہنستا، مُسکراتا دیکھ کر آصف جاہ کو زندگی پھر سے خوشگوار لگنے لگی تھی۔

"تمہیں بڑی ہنسی آرہی تھی میری بے بسی پر۔" اُسکے قریب کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے وہ اُسے گھور کر کہہ رہا تھا جبکہ ملیحہ نے اپنی پھر سے اُمڈتی مُسکراہٹ کو بامشکل قابو کیا۔

"اب تو تم بیمار ہو کر میری جان نہیں نکالا کرو گی، نہ؟" خاموشی کے وقفے بعد وہ مدہم آواز میں بولا۔ ملیحہ نے چونک کر اُسکو دیکھا جو چہرہ جُھکا کر بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں،اب تمہیں اپنے پیچھے بھگانا کا میرا کوئی اِرادہ نہیں۔"اُس نے نرمی سے کہا جبکہ آصف نے چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا جسکی زندگی سے بھرپور چمکتی آنکھیں اُسکے دِل کو ایک عرصے سے دھڑکن عطا کرتی آرہی تھیں۔

"اب میرا اِرادہ بھی تمہارے پیچھے بھاگنے کا نہیں، تمہارے ساتھ چلتے رہنے کا ہے۔"اُسکا ٹھنڈا پڑتا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں لیتے ہوئے اُس نے محبت سے کہا جبکہ ملیحہ بے اِختیار جھینپ گئی۔

"چُونا لگا رہے ہو مجھے؟"گھور کر اُسکو تڑخ کر جواب دیا گیا کہ آصف سے دَبنا، جھینپنا ملیحہ نے اگر سیکھ بھی لیا تھا تب بھی وہ ظاہر نہیں کرنے والی تھی۔

"تمہیں چُونا لگانے کا سوچ بھی کیسے سکتا ہوں بے وقوف لڑکی۔"ملیحہ کی مزحمت پر اُس نے اُسکا ہاتھ اُٹھا کر ہونٹوں سے چُھوتے ہوئے گرفت مضبوط کر لی جبکہ ملیحہ کو اپنے دِل کی ساری دَھڑکنیں دُم دبا کر بھاگتی محسوس ہونے لگیں۔وہ ہمیشہ سے ہی اُس پر،اُسکے دِل پر بے حد اثر رکھتا تھا لیکن وہ اپنی بیماری کی وجہ سے کبھی آصف کی

پذیرائی نہیں کرتی تھی لیکن اُسکی بے رُخی کے باوجود آصف اُسکی محبت میں وقت کے ساتھ بُری طرح گرفتار ہوتا جارہا تھا۔

"مامی کی طبعیت کیسی ہے اب؟" اُسکے مدہم سے اِستفسار پر آصف نے چونک کر اُسکو دیکھا۔ جانتا تھا کہ اُسکی ماں نے زیبی پُھوپھو کی وفات کے بعد ملیحہ اور حور عین سے کیا سَرد رویہ اپنائے رکھا تھا مگر آخر میں اچانک فالج کے حملے نے اُنکے سارے تیور، ساری کڑواہٹ کو مٹی میں رُول دیا تھا تب سے حور عین اور ملیحہ نے اُنکو معاف تو کر دیا تھا مگر اُن سے ملنا اِب بھی اُتنا ہی دُشوار تھا۔

"ٹھیک ہیں اللہ کا شُکر! نرس ہے اُنکے پاس۔۔۔اور تمہاری آمد کا بے صبری سے اِنتظار کر رہی ہیں۔" آصف کے کہے جانے پر ملیحہ کی آنکھیں حیرت سے چمک اُٹھیں۔

www.novelsclubb.com

"واقعی میں؟"اُسکے یوں حیران ہونے پر آصف کا دِل اُس پر پھر سے قربان ہو جانے لگا تبھی اُسکے چہرے کو محویت سے دیکھتے ہوئے اُس نے مُسکرا کر اثبات میں سَر ہلاتے ہوئے ملیحہ کو پُھول کی طرح کھلا دیا تھا۔

؎ کیا میرے سِواء کوئی بھی خواہش نہیں باقی؟

تم سچ میں میری جاں! زَمانے سے اَلگ ہو؟؟؟

"صاحب جی! آپ سے کوئی بی بی جی مِلنے آئی ہیں۔"وہ جو تکیئے سے ٹیک لگا کر بیٹھے کھڑکی سے باہر کھیتوں کو دیکھنے میں محو تھے، تھکی تھکی آنکھوں سے اندر آتے ملازم کو دیکھنے لگے۔

www.novelsclubb.com

"کون۔۔۔"کوئی ملنے والا اُنکا اب عرصے سے نہیں تھا کیونکہ وہ خود ہی سب سے لاتعلق رہنے لگے تھے جب سے کاروبار سے کنارہ کیا تھا اِیسے میں کسی عورت کا گھر آنا تعجب کی بات تھی۔

"میں تو نیا ہوں یہاں صاحب جی لیکن معلوم ہوتا ہے آپکو اچھے سے جانتی ہیں۔" مُلازم کے معذرتی انداز پر وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔

"ٹھیک ہے! تم بیٹھک میں بٹھاؤ۔"اُنکی سُنتے ہی مُلازم سَر اثبات میں ہلا کر تیزی سے باہر چلا گیا جبکہ وہ کچھ دیر یونہی بیٹھے رہے اور پھر مُضمحل انداز میں بیڈ سے پاؤں نیچے لٹکا کر جیسے ہی اُٹھنے لگے، دروازہ کھٹکھٹا کر جو چہرہ نامودار ہوا اُس پر لمحے بھَر کو وہ بالکل سُن رہ گئے۔ حور عین اور یہاں؟ وہ ہمیشہ خود حور عین لوگوں سے اُنکے گھر ملنے جاتے تھے یا پُرانے، اپنے باباجان والے گھر میں کیونکہ اُنہوں نے کبھی حور عین پر یہ ظاہر نہیں ہونے دیا تھا کہ اُنکا بیٹا رُوحان ہے، یہ اُس نفرت کو خود سے

www.novelsclubb.com

دُور کرنے کی ایک کوشش ہی تھی اِسی لیئے حور عین کو یہاں دیکھ کر اُنکی آنکھوں کے آگے لمحے بھَر کے لیئے زمین آسمان گُھوم گئے تھے۔

"اسلام و علیکم نِشتر اَنکل۔" آگے بڑھتی حور عین کی مُسکراتی آواز پر وہ سنبھل کر سیدھے ہوئے۔ایک چور نظر اپنے کمرے سے مُنسلک دروازے کی جانب ڈالی جو رُوحان کے کمرے کی جانب کُھلتا تھا۔اُنکی پَریشانی اور گھبراہٹ کو حور عین نے بغور دیکھا۔

"م۔۔۔میں ٹھیک بیٹا، تم یہاں؟" اُنکو سمجھ نہ آسکا کہ کیا کہیں تبھی اُنکی آواز میں لڑکھڑاہٹ آگئی تھی، اپنا بھانڈا پُھوٹے جانے کی وجہ سے۔

"یہ ایڈریس آپکا بابا جان کی ڈائری پر درج تھا، بس وہیں سے نِکالا۔" مُسکرا کر کہتے ہوئے وہ اُنکو اُٹھنے کا موقع دیئے بغیر ہی، کرسی اُنکے قریب گھسیٹ کر آرام سے بیٹھ گئی یوں جیسے وہ کافی دیر کے لیئے آئی ہو۔

"آپ نے اپنا اِتنا اعلیٰ شان گھر مُجھ سے مُخفی رکھا ہوا تھا۔ ویسے میں یہاں ملیحہ کا بتانے آئی ہوں، وہ بہت یاد کر رہی ہے آپکو۔" اُسکے کہے جانے پر اُنہوں نے کانپتے ہاتھوں سے ماتھے پر دَر آنے والا پسینہ صاف کیا۔ اُنکو بَس نہیں چل رہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اُس میں سَما جائیں۔

"تم رُکو۔۔۔ میں آتا ہوں پھر چلتے ہیں ہاسپٹل۔" یک دَم کسی خیال کے ذہن میں آتے ہی وہ تیزی سے بِستر سے اُٹھنے لگے۔

"ارے، کوئی نہیں۔ میں ویسے بھی آپ سے مِلنے آئی ہوں۔ اِتنے دِن سے آپکی طرف سے کوئی خیر خبر ہی نہیں مل رہی تھی۔" اُنکو بازو نرمی سے تھام کر واپس بٹھاتے ہوئے وہ اُنکو حقیقتاً شرمندہ کرنے کے ساتھ بُوکھلاہٹ سے دُوچار کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ مجھے یہاں دیکھ کر خوش نہیں لگ رہے۔" اُسکے مدہم سے اِستفسار پر اُنہوں نے چُونک کر حورعین کو دیکھا اور پھر سنبھل کر سیدھے ہوئے۔

"نہیں بیٹا، بس کچھ طبیعت ٹھیک نہیں رہتی میری۔" سائیڈ ٹیبل سے جگ اُٹھا کر اپنی کا گلاس بھرتے ہوئے اُنہوں نے آہستگی سے کہا جبکہ اُنکے کانپتے ہاتھوں کو حور عین نے نرمی سے دیکھتے ہوئے آگے ہو کر دونوں ہاتھ سے تھام کر جیسے اُنکی کپکپاہٹ معدوم کرنی چاہی۔

"میں جانتی ہوں انکل کہ رُوحان اور صُوفیا آپکے بچے ہیں۔" حور عین کے نرم لہجے پر اُنہوں نے رُکتی دَھڑکنوں کے ساتھ حور عین کے چہرے کو دیکھا جہاں اُن سے شدید نفرت یا غصّے کا شائبہ دُور دُور تک نہیں تھا۔ دُھندلی پڑتی بِصارت کے ساتھ اُنہوں نے گلاس واپس ٹیبل پر رکھا اور لمحے بھر کے لیئے وہ سَر جُھکا کر بیٹھ گئے۔ حور عین اُنکے جُھکے سَر کو بے حد اپنائیت سے دیکھ رہی تھی کہ میر رَب نِشتر نے دونوں ہاتھ اُسکے آگے جُوڑتے ہوئے حور عین کو دَنگ کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"انکل۔۔۔" تیزی سے اُنکے ہاتھ تھام کر نیچے کرتے ہوئے، اُسکے انداز میں بے حد افسوس اور ناراضگی دَر آئی تھی۔

"آپکو کیا لگا تھا اِتنی سی بات پر سکندر کے بچے آپ سے خفا ہو جائیں گے باقی سب کی طرح۔" وہ جب بولی تو اُسکے لہجے میں خود پر بھروسہ نہ کیئے جانے کا افسوس بول رہا تھا۔

"اِتنی سی بات۔۔۔" میر رَب نِشتر نے گیلی آواز سے کہہ کر حور عین کو دیکھا جسکا چہرہ آج بالکل شاداب، خوف اور ہر غم سے پاک بالکل تر و تازہ تھا۔ یہی وہی چہرہ تھا جس میں وہ ہمیشہ سکندر کا عکس تلاشتے آئے تھے۔

"عطا بخش، بابا جان اپنے کمرے میں ہیں؟" سیڑھیاں چڑھتے رُوحان نے نیچے کی طرف چہرہ کر کے نئے مُلازم کو آواز دی جو بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوا تھا۔

"جی صاحب، اُن سے کوئی بی بی ملنے اُنکے کمرے میں آئی ہوئی ہیں۔" مُلازم کے بتائے جانے پر وہ جو واپس جانے لگا تھا، چونک گیا۔ کوئی عورت اور بابا جان کے کمرے میں ملنے جائے۔ اِیسا آج تک ہوا نہیں تھا تبھی حیرانگی سے وہ باقی ماندہ سیڑھیاں بھی عبور کرتا ہوا اپنے کمرے میں آیا جہاں اُسکی سٹڈی کا دروازہ رَب نِشتر

صاحب کے کمرے میں کُھلتا تھا۔وہ جیسے ہی دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھنے لگا اندر سے آتی آواز پر ٹھٹھک گیا۔ کہیں یہ اُسکی سماعتوں کا دھوکا تو نہیں تھا؟ تیزی سے وہ دوسری جانب آیا اور کُھلی کھڑکی سے دیکھنے لگا جہاں وہ بابا جان کے سامنے بیٹھی حورعین کو دیکھ کر گنگ رہ گیا۔وہ اُسکے گھر میں کیا کر رہی تھی؟؟

"یہ اِتنی سی بات نہیں تھی بیٹا۔ہر وقت یہ اِحساس کہ کہیں تم سب کو معلوم نہ ہو جائے کہ رُوحان میرا بیٹا ہے بہت جان لیوا تھا۔"اُنہوں نے جُھرجُھری لے کر کہا۔

"بابا جان نے مجھے بہت پہلے ہی بتا دیا تھا کہ رُوحان آپکا بیٹا ہے اور ویسے بھی اَنکل اُسکے کرتُوت آپ جیسے بے شک نہیں شکل بالکل آپ جیسی ہے۔ تبھی لحاظ کر جاتی تھی میں اُسکو۔"مُسکرا کر کہتی حورعین نے پُرمزاح انداز میں کہا اور رَب نِشتر نہ چاہتے ہوئے بھی مُسکرا دیئے۔

"سکندر سہی کہتا تھا کہ وہ مجھے کسی کی زندگی میں وِلن بننے نہیں دے گا۔دیکھو اُس نے مجھے تمہارے، ملیحہ اور مانی کی نظروں میں ہر حال میں سُرخُرو رکھا۔" اُنکے لہجے میں حِزن تھا، اُداسی تھی۔

"بابا ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ رَب نِشتر تو بَس محبت لیتے رہنے کے لیئے اِس دُنیا میں آیا ہے۔" حور عین کے مُسکرا کر کہنے پر رَب نِشتر نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا جو محبت سے اُنکو دیکھ رہی تھی۔بے اِختیار اُنکی آنکھیں بھیگنے لگیں۔ہائے سکندر!

"مُجھ سے سکندر کی باتیں کر وپیٹا۔" چہرہ واپس پھیر کر اُں ہوں نے اِس قدر اُداسی سے کہا کہ دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے رُوحان نے اُنکے لہجے کے دَرد کو بھانپ لیا۔حور عین مُسکرا کر پیچھے کو ہوئی۔جانتی تھی کہ بابا جان کا ذکر ہی اُنکے گِلٹ کا شکار ہوتے دِل کے لیئے اِس وقت کار آمد ثابت ہو سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو معلوم ہے بابا کہا کرتے تھے میں عارض کے لیئے اِتنا پریشان نہیں ہوتا جِتنا نِشتر کی پریشانی رہتی ہے مجھے حالانکہ عارض مُجھ سے دُور ہے بہت۔" اُسکے کہنے پر وہ آہستگی سے مُسکرا دیئے۔ جانتے تھے سکندر کی سب فکریں۔

"کیوں؟" چہرہ پھیر کر اُنہوں نے سوالیہ کہا جبکہ اُنکی آنکھوں میں جو آگہی تھی اُس پر حور عین کا دِل سُوگوار ہونے لگا۔

"کیونکہ وہ کہتے تھے عارض کے پاس سب ہے، اچھی فیملی، اچھا نصیب، اچھے لوگ اُسکے گرد ہمیشہ سے تھے اِس لیئے اُسکو اپنی خُوشیوں اور غم دونوں بانٹنے آتے ہیں جبکہ نِشتر کے پاس نہ اچھے لوگ تھے، نہ فیملی اور نہ اچھی قِسمت اِس لیئے اُسکو لوگوں کو خُوش رکھنا تو آتا ہے مگر اپنے غم بانٹنے نہیں آتے۔" وہ بغیر ٹھہرے کہے جا رہی تھی اور ایک بے آسرا آنسو میر رَب بِشتر کی آنکھوں سے نِکل کر کانپٹیوں میں جذب ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"وہ ہمیشہ ایسا ہی تھا۔ میں اُسکو کچھ بتاتا نہیں تھا مگر وہ پھر بھی بھانپ جاتا تھا اور مجھے اُسکے آگے ہتھیار ڈال دینے پڑتے تھے۔ پتہ نہیں اُسکو کب، کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ نِگار میرے ساتھ مُخلص نہیں ہے۔ بڑا غم کھاتا تھا وہ نِگار کو دیکھ دیکھ کر۔" کہتے ہوئے وہ جیسے خُود پر ہی ہنس رہے تھے۔ دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا رُوحان چُونک گیا۔ کیا اُسکی ماں وفادار نہیں تھی، مُخلص نہیں تھیں اُسکے باپ سے؟ کیا وہ سہی سُن رہا تھا۔

"میں جانتی ہوں، بابا مجھے ہمیشہ یہی کہتے تھے کہ نِگار بھابھی نے نِشتر کی ویسے قدر ہی نہیں کی جیسے کرنی چاہیئے تھی۔ آپ نے اُنکے لیئے کیا کچھ نہیں قبول کیا۔ دوسری شادی کر کے آنے والی عورت کی کو مرد بڑی مشکل سے قبول کرتے ہیں کجا کے اُسکے ساتھ ایک اولاد ہو جو کہ ہو بھی لڑکی۔ اِیسی شادی نِبھانا بہت مشکل ہوتا ہے انکل۔ آپ بہت اچھے ہیں جو آپ نے صوفیا کو سگّے باپ سے بڑھ کر محبت اور عزت دی۔" آگے ہو کر اُنکا ہاتھ تھام کر اُس پر عقیدت سے ہاتھ دَھرتے ہوئے وہ

www.novelsclubb.com

اُنکو کسی بے حد اُونچی مَسند پر بِٹھا رہی تھی۔ صوفیا، اُسکی سگی بہن۔۔۔ رُوحان کو لگا وہ دوسرا سانس نہیں لے سکے گا۔

"نہیں بیٹا! میں کچھ اِیسا نہیں تھا جیسے تم نے اور سکندر نے سمجھے رکھا۔ صوفیا کو تو پہلی نظر دیکھ کر، گود میں اُٹھاتے ہی میں اُسکا باپ بَن گیا۔ وہ اِتنی ہی پیاری تھی بیٹا پھر مجھے نِگار کے طنز، طعنے، صُوفیا کو لے کر میرے خلوص پر تاک تاک کر نِشانے مارنے تک نے اُس سے بد گُمان نہیں ہونے دیا۔" وہ کہہ رہے تھے اِس سے بے خبر کے اُنہوں نے رُوحان پر کونسی آگہی کے دَر وا کر دیئے ہیں۔ آنکھوں سے تیزی سے بہتے آنسوؤں کے ساتھ وہ شل سا کھڑا تھا۔ کیا یہی وہ باپ تھا جس سے اُسکی ماں نے اُسے ہمیشہ دُور رہنا سِکھایا تھا؟ یہ وہی باپ تھا کیا جسکے بارے میں اُسکی ماں کہا کرتی تھیں کہ وہ کسی شادی شُدہ عورت پر اپنا دِل ہار چُکا ہے؟ کیا یہ وہی باپ تھا؟؟

www.novelsclubb.com

وہ کیسا بیٹا تھا؟ کیسا عقل کا اندھا اِنسان؟ جِس نے ماں کی محبت میں اندھے ہو کر دُنیا کو ہمیشہ اپنی ماں کی آنکھوں سے دیکھ کر خود اپنے ساتھ ظلم کیا؟ کیا اِس رُوئے زمیں پر رُوحان میر جیسا بے وقوف بھی تھا جس نے سچ جانے اور مانے بِنا سب کچھ بگاڑ کر رکھ دیا تھا؟؟ اور کوئی ماں اپنی اولاد کے ساتھ اِیسے کیسے کر سکتی ہے؟؟ وہ کس کس سوال کے جواب مانگتا، وہ کس کس بات کا غم مَناتا، کس کس بے وقوفی، حماقت اور ظلم کو قبول کرتا؟؟

"بابا نے کبھی آپ کو ہماری نظروں میں تو وِلن بننے نہیں دیا لیکن یہ جلال کی فیملی کے لیئے آپ کیسے وِلن بَن گئے؟" اُنکا دھیان ہٹانے کو وہ مصنوعی پُر سوچ انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"نِگار کی ہی مہربانی ہو گی یہ بھی۔ اُسی نے مجھے عارض اور صنم بھابھی کو دیکھنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا اپنی اُلٹی سیدھی باتوں سے۔ جس عورت کو کبھی میں نے آنکھ تک اُٹھا کر کبھی نہیں دیکھا کہ دوستی اور احترام کو داغدار نہ کر دے میری نِگاہ، اُس

عورت کے خلاف رُوحان کے کان بھَرتی رہی اور رُوحان وہ سچ میں مہروشہ سے محبت میں مبتلا ہوا تھا بیٹا، وہ بہت پسند کرتا ہے مہروشہ کو یہ تو کہیں بہت بعد میں اُسکو معلوم ہوا کہ مہروشہ اُنھیں کی بیٹی ہے جِس سے وہ اور اُسکی ماں بے حد نفرت کرتے ہیں۔ یہ وجہ ہو سکتی ہے۔" کچھ گھنٹوں میں ہی اُنہوں نے اپنی کل زندگی حور عین کے سامنے کھول رکھی تھی۔ سَر جُھکا کر کہتے ہوئے وہ حور عین کو بے حد قابلِ رحم لگے۔ وہ اِیسے اِنسان تھے جِنھیں چند لوگوں کے علاوہ ہر ایک نے ہی غلط پرکھا اور سمجھا تھا۔ رُوحان چہرے پر ہاتھ رکھتا نیچے بیٹھتا چلا گیا تھا۔ یہ کیا گناہ کر بیٹھا تھا وہ؟ یہ کیا ظلم کر دیئے تھے اُس نے مہروشہ اور حور عین پر؟ اب وہ اپنا خُود تک سامنا کیسے کر پائے گا؟؟؟

www.novelsclubb.com

"اچھا! سب چُھوڑیں۔ میں نے تو آپکو باتوں میں لگا لیا، ملیحہ نے کہا تھا کہ آپکو لے کر آؤں۔" جلدی سے یاد آنے پر اُٹھ کھڑے ہوتے ہوئے اُس نے رَب نِشتر صاحب

کو چُونکا دیا اور وہ اُنکو سُوچنے سمجھنے کا موقعہ دیئے بغیر اُنکا ہاتھ تھام کر جلدی سے بِٹھاتے ہوئے جوتے پہننے پر مجبور کر رہی تھی۔

"ارے لیکن بیٹا۔۔۔" وہ اُسکو کچھ کہنا چاہتے تھے مگر سکندر کی طرح آج وہ بھی اُنکی کچھ بھی سُننے کے موڈ میں نہیں تھی۔ وہ اپنے باپ کو قبر میں اپنے عزیز از جان دوست کے لیئے غمگیں ہوتا نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اِسی لیئے اُنکو سنبھلنے کا موقعہ دیئے بغیر کھینچ کھانچ کر دروازے تک لے آئی اور جلدی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا لیکن سامنے ساکن سے کھڑے افراد کو دیکھ کر ٹھٹھک گئی۔ حیرانگی سے چہرہ پھیر کر اُس نے رَب نِشتر کو دیکھا جو اُسکی طرح ہی حیران تھے۔

"جلال، باباجان۔۔۔" آہستگی سے کہہ کر اُس نے عارض صاحب کی سُرخ بھیگی آنکھیں دیکھی اور وہ فیصلہ نہیں کر سکی کہ وہ یہاں کب سے کھڑے ہیں۔

"میں تمہیں لینے آرہا تھا پھر باباجان نے کہا اُنکو بھی آنا ہے اپنے دوست سے مِلنے۔" ذُوالجلال نے ہی سنبھل کر کہا جبکہ میر رَب نِشتر تب تک سنبھل چُکے تھے

www.novelsclubb.com

تبھی کمرے سے نِکل کر راہداری میں آئے جہاں ذُوالجلال اور عارض خان کھڑے تھے۔اِس سے پہلے کہ اُن میں سے کوئی کچھ کہتا، ساتھ والے کمرے کا دروازہ کھوُلے جانے پر سب ہی نے چہرہ پھیر کر وہاں دیکھا جہاں سے ڈھلکے کندھے اور جُھکے سَر لیئے رُوحان نِکل رہا تھا اور اُسکی حالت دیکھ کر باآسانی اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ وہ سب سُن چُکا ہے۔حورعین نے افسوس سے اُس شخص کو دیکھا جو کبھی اُس پر، اُسکے خاندان کے اعصاب پر کسی عفریت کی مانند سوار رہا تھا اور اب۔۔۔۔معلوم ہو رہا تھا کہ اُسکے لیئے سَزا اب شروع ہو چُکی تھی یا پھر اُسکی سَزا تو مہروشہ کے دُور جاتے سمے ہی شروع ہو گئی تھی۔

اِس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھتا ذُوالجلال تیزی سے رُوحان کی جانب بڑھا اور رُوحان نے جیسے ہی قدموں کی آہٹ پر سَر اُٹھا کر دیکھا، اُسکے چہرے پر پڑنے والے ذُوالجلال کے مکے نے اُسکو دِن میں تارے دیکھے دیئے۔عارض صاحب اور حورعین کی بیک وقت پُکار نِکلی تھی مگر صرف رَب نِشتر تھے جو رُوحان کو لگاتار، یکے

www.novelsclubb.com

بعد دیگرے ذُوالجلال سے مکّے، لاتے، گھونسے کھاتے دیکھ رہا تھا گو کہ یہ ایک تکلیف دِہ منظر تھا مگر ایسا ایک بار ہونا چاہیئے تھا۔ حور عین اور عارض صاحب نے پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھا اور اِس سے پہلے کہ حور عین اور وہ آگے بڑھتے، رَب نِشتر نے اُن دونوں کے ہاتھ تھام کر اُنکو رُوک لیا۔ عارض صاحب نے ٹھٹھک کر اُنکو دیکھا جو سَپاٹ چہرے کے ساتھ اپنے بیٹے کو بُری طرح پِٹتے دیکھ رہے تھے۔ بَرسوں کا غصّہ تھا ذُوالجلال کا جسے اب نِکلنے کا سُنہری موقع مل رہا تھا سُو وہ کیسے ہاتھ سے جانے دیتا۔

"اُسکو مت رُوکو! بعض اُوقات دِل میں موجود نفرت اور تکلیف کو نِکلنے کے لیئے لہو بہانا ضروری ہوتا ہے۔" بغیر دیکھے اُنہوں نے عارض صاحب کا ہاتھ چُھوڑ دیا جبکہ عارض صاحب چہرہ جُھکائے اُس ہاتھ کو دیکھ رہے تھے جِسے اُنکے بَرسوں پرانے دوست نے ایک زمانے بعد تھاما تھا۔

www.novelsclubb.com

"پھر تو تمہیں بھی مُجھ پر ایسے ہی ہاتھ صاف کرنا چاہیئے۔" سَر اُٹھا کر عارض صاحب کے کہے جانے پر حور عین کا جی چاہا اپنا سَر پیٹ ڈالے تبھی نفی میں سَر ہلا کر تیزی سے ذُوالجلال کی جانب بڑھی جس پر کوئی جُنون سوار ہو گیا تھا۔

"میرے دِل میں تمہارے لیئے کوئی نفرت نہیں ہے عارض اور ہم دوست تھے، دوستوں کے ساتھ مار پیٹ نہیں کی جاتی۔" گہرا سانس لے کر کہتے ہوئے اُنہوں نے عارض صاحب کو ٹھٹھکا دیا۔

"تھے، کیا اَب ہم دوست نہیں رہے؟" اُنکے سوال میں جو آس، اُمید ی اور خُوب سمٹ آیا تھا اُس پر رَب نشتر صاحب نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا جِسے وہ ایک طویل اِنتظار کے بعد اپنے برابر دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ہاں شاید سکندر سب کچھ اپنے ساتھ لے گیا ہے۔ تم سے میری دوستی تو بہت پہلے سے اپنی موت آپ مر چُکی تھی۔ یہ تو سکندر تھا جو محبت میں، ضد میں دوستی کے اُس مرِجھا چُکے پودے کو پانی دیتا رہا۔" اُنکی آواز بالکل بے تاثر تھی جبکہ عارض

صاحب کو اُنکے بے حس انداز پر تکلیف ہونے لگی۔ کچھ مزید کہے بغیر وہ واپس اپنے کمرے کے کُھلے دروازے سے اندر چلے گئے۔ عارض صاحب نے چہرہ پھیر کر اُنکو دیکھا جو آج بھی اُن پر، اُنکے لیئے اپنے دروازے کھوُل کر ہی گئے تھے۔ نَم آنکھوں کے ساتھ کچھ سوچ کر وہ اُس دوست کے پیچھے اندر بڑھ گئے جو ہمیشہ اُنکے لیئے بے اِنتہا قربانیاں دیتا آیا تھا۔

"جلال۔۔۔!" آج تو ذُوالجلال کے جُنون اور غضّے نے حور عین تک کو خُوفزدہ کر دیا تبھی وہ کانپتی آواز سے اُسکا کندھا ہلا کر اُسکو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"حور عین، ہٹ جاؤ۔ میرے سامنے سے۔" کندھے سے اُسکا ہاتھ ہٹا کر اِس سے پہلے وہ پھر سے رُوحان کو مارتا، حور عین تیزی سے آگے آئی۔ ہوا میں معلق رہ جاتے ہاتھ کے ساتھ وہ حور عین کو بے یقینی سے دیکھنے لگا جبکہ کھانستے رُوحان نے حور عین کو آگے آتے دیکھ کر دُھکتی آنکھیں موند کر مُنہ میں آتے خُون کے ایک جانب

www.novelsclubb.com

تُھوک کر کراہ کر سیدھا ہونے کی کوشش کرنے لگا۔وہ بِنا مزاحمت کے جان کر مار کھاتا رہا تھا جانتا تھا کہ مزاحمت بھی بیکار جائے گی ذُوالجلال کے سامنے۔

"جان لیں گے کیا اِس کی؟"ذُوالجلال کا ہاتھ نرمی سے تھامتے ہوئے اُس نے اُسکے مضبوط ہاتھ کی مُٹھی کھولی جو پے دَر پے مارنے سے چِھل کر خُون خُون ہو رہی تھی۔

"ہاں! قتل کر دوں گا میں آج اِسکا۔۔۔۔اِس کم بخت،ذلیل شخص نے میری پھولوں جیسی بہن کو جُھوٹی محبت کا جھانسا دے کر مٹی میں رُول دیا،تم پر تمہاری زندگی تنگ کرتا رہا،تمہیں اذیت دی اور تم مجھے اِسکو قتل کر دینے سے رُوک رہی ہو۔"ضبط سے سُرخ پڑتی آنکھوں کے سات چیخ کر کہتے ہوئے اُس نے حور عین کی آنکھوں کو پُرنم کر دیا۔وہ سمجھ سکتی تھی اُسکی تکلیف۔

"میں اِسکو اُس سب کے لیئے کبھی نہیں معاف کر سکتی جلال۔۔لیکن مہر۔۔مہروشہ کبھی نہیں چاہے گی کہ اُسکا بھائی اُس شخص کے خُون سے اپنے ہاتھ رنگین کر لے

جسے اُس نے سب سے زیادہ محبت کی ہے۔"تکلیف کے شدید احساس سے لڑکھڑا کر کھڑے ہوتے رُوحان نے اُن سخت الفاظ پر آنکھیں سختی سے موند لیں۔وہ مہر کو کہاں سے لائے گا؟

"میں۔۔۔میں۔۔مہرو۔۔۔مہروشہ "دِل میں اُٹھتی شدید ٹھیسوں کو نظر انداز کر کے اُس نے کچھ کہنا چاہا کہ اگر آج بھی وہ خاموش رہا تو جیتے جی مر جائے گا نَدامت کے اِس بُوجھ تلے۔

"خبردار! جو اپنی گندی زُبان سے میری بہن کا نام بھی لیا تو۔"کینہ تُوز نظروں سے کہہ کر اِس سے پہلے وہ پھر ضبط کھوُ کر اُس پر جھپٹتا، حورعین نے اُسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اُسکو نرمی سے پیچھے کی جانب دھکیلا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری بہن سے میں نے سچی مُ۔۔۔محبت کی ہے ذُ۔۔۔ذُوالجلال۔میری جُھوٹی، بکواس زندگی میں صرف وہ اور اُس سے محبت سچی ہے۔"دُھکتی پسلیوں پر ہاتھ رکھ

کر وہ کھڑا ہوا جبکہ اُسکی بکواس سُن کر سَر تنفر سے جھٹک کر ذُوالجلال تیزی سے پیچھے کو ہوا۔اِس منحوس شخص کی فلحال وہ شکل تک نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

"بابا جان کہاں ہیں؟"اُسکو سرے سے نظر انداز کر کے اُس نے حور عین کی جانب نرمی سے دیکھتے ہوئے کہا جبکہ اُسکے پھر سے نرم انداز پر حور عین کا دِل ڈھارس پانے لگا۔دونوں نے بیک وقت پیچھے دیکھا مگر وہ وہاں نہیں تھے۔تیزی سے وہ سیڑھیوں کی جانب بڑھے لیکن اِس سے پہلے حور عین سیڑھی پر قدم رکھتی، ذُوالجلال نے اُسکا ہاتھ تھام کر اُسکو رُوک لیا۔چُونک کر حور عین نے پیچھے دیکھا تو ذُوالجلال نے کُھلے کمرے کے دروازے کی جانب اِشارہ کیا جہاں وہ دونوں میر رَب نِشتر کے سامنے عارض صاحب کو بیٹھتا دیکھ کر خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھ کر اُس کمرے کی جانب بڑھے۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیا لگتا ہے میں کچھ جانتا نہیں تھا نِشتر۔۔۔مجھے تمہارے سب غموں کی خبر تھی اور دُکھ تو مجھے اِسی بات کا تھا کہ تم نے سکندر کو اپنے دُکھ بتائے جبکہ مجھے اِس

قابل بھی نہیں سمجھا۔ تمہاری زندگی میں صرف سکندر ہی سب کچھ تھا۔" اُنکے کہے جانے پر میر رَب نِشتر نے چہرہ اُٹھا کر حیرانگی سے اُنکو دیکھا جو پہل کر کے خُود اُنکے رُوبرو آ کر اُن سے بات کر رہا تھا، کیا واقعی وہ سچ کہہ رہا تھا؟

"کِتنی عجیب بات ہے نہ عارض کہ جب تم نہیں تھے اور سکندر میرے ساتھ تھا تو مجھے تمہاری فکر رہتی تھی، تمہارا غم نِڈھال رکھتا تھا اور اب جبکہ میرے آس پاس کہیں وہ سکندر نہیں ہے جو میرے ہر غم کا ساتھی تو تم ہو مگر مجھے سکندر نہیں بُھولتا۔ رَب نِشتر نے تو ہر طرف سے خسارے ہی سمیٹے ہیں اِس دوستی سے۔" چہرہ جُھکا کر کہتے ہوئے وہ اپنی آواز کو آنسوؤں کی لرزش سے بامشکل بچائے ہوئے تھے جبکہ تیزی سے بھیگتی آنکھوں کے ساتھ عارض صاحب کھڑے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"تم سے مجھے بہت گلے ہیں، بے حد شکائیتیں مگر سکندر نے تمہیں میری زندگی میں بھی کبھی وِلن نہیں بننے دیا۔ ہمیں زیبائش بھابی نے آ کر سب بتا دیا تھا۔" اُنکے کہے جانے پر رَب نِشتر صاحب نے دَنگ ہو کر تیزی سے اپنا چہرہ اُٹھایا اور اُنکی

آنکھوں میں رقم بے یقینی، گنگ سی کیفیت دیکھ کر عارض صاحب آگے بڑھے اور رَب نشتر کے سینے سے لگ گئے۔ جبکہ پہلے سے ہک دَق رَب نِشتر دونوں ہاتھ پہلو میں گرائے یونہی ساکن سے بیٹھے رہے۔ حور عین نے چمکتی آنکھوں سے چہرہ پھیر کر ذُوالجلال کو دیکھا جو اُن دونوں عجیب دوستوں کو دیکھ رہا تھا۔

"اگر میرا یقین نہیں ہے تو جلال سے پُوچھ لو۔ زیبی بھابھی سکندر کے کہنے پر ہمیں سب بتانے آئیں تھیں۔" بے یقین سے رَب نِشتر کا شانہ تھپتھپا کر کہتے ہوئے اُنہوں نے رَب نِشتر صاحب کو چونک کر ذُوالجلال کی جانب دیکھنے پر مجبور کر دیا جبکہ اپنی ماں کا نام سُن کر حور عین نے پھر سے چہرہ پھیر کر حیرانگی سے ذُوالجلال کو دیکھا تو کیا وہ اِس لیئے اُسکی ماں کا اُس سے پُوچھتا رہا تھا؟ کیا وہ تصدیق چاہ رہا تھا کہ اُسکی ماں ہی وہ عورت ہیں؟

www.novelsclubb.com

"جی انکل! زیبی آنٹی کے لیئے میں نے ہی دروازہ کھولا تھا اور میں نے بھی اُنکی سب باتیں سُنی تھیں۔" ذُوالجلال کی تصدیقی انداز پر حور عین نے اُسی بے یقینی سے رَب

نِشتر صاحب کو دیکھا جو مزید پریشان ہو گئے تھے۔ سکندر جانتا تھا کہ وہ دوسروں کی زندگی میں وِلن بِن جانے سے کس قدر خُوفزدہ رہتے تھے۔ تو کیا سکندر نے آخر تک اپنا عہد نِبھایا تھا؟؟ اُنکے ہاتھ میکانکی انداز میں اُٹھے اور سب غم، دُکھ، تکلیفیں، بُھول کر اُنہوں نے عارض کے گرد اپنے کمزور ہو چُکے بازوؤں کا حِصار باندھ کر عارض صاحب اور ذُوالجلال کو انجانی خُوشی سے ہمکنار کر دیا تھا۔

"تم نے مجھے معاف کر دیا نہ، نِشتر؟" بے یقینی کی باری اَب عارض صاحب کی تھی، اُنکی آنکھوں سے پھیسل جاتے آں منسو ہاتھ بڑھا کر نرمی سے صاف کرتے رَب نِشتر صاحب دھیرے سے مُسکرا دیئے۔ سکندر کی یاد پھر سے دِل کو دُکھانے لگی تھی مگر وہ یونہی مُسکرا کر عارض کو دیکھتے رہے کہ اِس بار وہ حاصل سے مُنہ نہیں موڑیں گے۔ سکندر کی جُدائی کا گھاؤ تو کبھی نہیں بھَرنے والا تھا۔

"تم نے کوئی غلطی نہیں کی جِسکی تمہیں معافی دی جائے، عارض۔" اُنکا کندھا تھپتھپا کر کہتے ہوئے اُنہوں نے عارض صاحب کے تھکن سے بُوجھل ہوتے دِل

www.novelsclubb.com

سے سارے بُوجھ ہٹادیئے۔دروازے سے اندر لڑکھڑا کر جُھکے سَر سے اندر آتے رُوحان کو دیکھ کر اُنہوں نے اپنا ہاتھ عارض صاحب کے کندھے سے ہٹایا اور پھر اُنکے برابر سے گزر کر رُوحان کے عین سامنے آئے جس سے نِگاہ اُٹھانا محال ہو رہا تھا۔خاموشی سے وہ اُسے دیکھے گئے اور پھر کمرے کی خاموش فضا میں اُنکے زوردار تھپڑ کی گونج نے اُن تینوں کو متفکر کر دیا جبکہ وہ زاوردار تھپڑ کھا کر رُوحان لڑکھڑا کر پیچھے کو ہوا۔بائیاں گال جلنے لگا،اُنکے ہاتھوں میں پہنی انگوٹھی نے اُسکے گال پر کٹ لگا دیا مگر وہ جانتا تھا وہ اِس سے زیادہ مار کے قابل ہے تبھی سَر جُھکا کر کھڑا رہا۔

"کاش یہ تھپڑ میں تمہیں پہلے مار چُکا ہوتا۔"اُنکی مدہم،افسوس بھری غمگیں آواز پر رُوحان کو دِل کُرلانے لگا۔اُسکا جی چاہا زمین پھٹے اور وہ اُس میں سما جائے۔رُوحان میر کے لیئے فلحال اِس ذلت سے اَمان کہیں بھی نہیں تھی۔

---

www.novelsclubb.com

"آپی! مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا کہ ہم دونوں کی ایک ہی دِن رُخصتی ہے۔" یہ دو دِن سے وہ کوئی چھتیس ہزار بار کہہ چکی تھی، ابھی بھی تیار ہو کر آئینے کے سامنے بیٹھی حور عین کو پھر سے ہنستے ہوئے کہا تو حور عین نے بیوٹیشن کی موجودگی کی پرواہ کیئے بغیر ایک ہاتھ اُسکے شانے پر زور سے جَھڑ دیا مگر اُس پر کسی شے کا بَھلا کہاں اثر ہوتا تھا۔ اندر آتی عظمیٰ نے دونوں بہنوں کو تیار مُسکرا کر دیکھا۔ وہ دونوں بہنیں نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھیں۔

"ماشاءاللہ! آج تو گئے ہمارے دونوں دُولہے۔" عظمیٰ کے کہنے پر حور عین نے چُونک کر اُسکو دیکھا۔

"اللہ نہ کرے عظمیٰ۔" اُسکے یوں دہل کر کہنے پر عظمیٰ اور ملیحہ نے اُسکو دیکھا اور پھر اُسکے خُوفزدہ انداز پر ایک ساتھ ہنس پڑیں۔

"ارے پاگل! محاورتاً کہا۔" اُسکے کندھے تھپتھپا کر عظمیٰ نے حیرانگی سے اُسکا سپید پڑتا چہرہ دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"آپی! آپ نے کھانا نہیں کھایا نہ۔" ملیحہ کے کہنے پر وہ نفی میں سر ہلا کر اُٹھ کھڑی ہوئی۔ بیوٹیشن نے اُسکو ملیحہ سے پہلے تیار کیا تھا سُو اُسکی تیاری مکمل ہو چکی تھی۔ خُوشی کا موقع تھا، وہ بھی بہت خُوش تھی مگر نہ جانے کیوں دِل کہیں اندر ہی اندر سہما ہوا تھا۔ تبھی سائیڈ ٹیبل پر پڑے سیل فون نے وائبریٹ کر کے اُسکا دھیان اپنی سمت کیا۔ عظمیٰ ملیحہ کا دوپٹہ سیٹ کرنے میں اُسکی مدد کروانے لگی جبکہ حور عین نے سیل فون اُٹھا کر دیکھا، وہاں رُوحان کا پیغام جگمگا رہا تھا۔ کچھ سُوچ کر اُس نے شہادت کی اُنگلی پھیر کر میسج کو چُھوا اور اب وہ اُسکے سامنے تھا۔

"میں تمہاری خُوشی میں شامل ہونا چاہتا تھا مگر جِس اِنسان نے ہمیشہ اذیت دی ہو، زندگی تنگ کی ہو جب وہ خُوشیوں میں دخل دینے کی کوشش کرے تو دِل کو وہمے اور پریشانیاں مزید گھرنے لگتی ہیں۔ میں اَب تمہیں خُود سے مُنسلک کوئی دُکھ نہیں دینا چاہتا۔ حور عین! ہو سکے تو مجھے بددُعا مت دینا۔ تمہاری دائمی خُوشیوں اور محبت کی لمبی عمر کے لیئے ہمیشہ دعا گو رہوں گا اور ہاں! صُوفیا کی فکر نہ کرنا، وہ میری بہن

www.novelsclubb.com

ہے، سنبھال کر رکھوں گا اُسے۔" کافی لمبا چوڑا سا پیغام تھا، معافی نہیں مانگی گئی تھی مگر ہر سطر چیخ چیخ کر معافی کی اَستدعا کرتی محسوس ہو رہی تھی اُسکو تبھی سَر جھٹک کر اُس نے سیل فون ہاتھ میں تھامے کلچ میں رکھا۔ہاں! اُسکی آخری بات، آخری تسلی نے دِل کو واقعی ڈھارس دی تھی کیونکہ صوفیا رَب نِشتر سے وہ سچ مُچ خُوفزدہ تھی شاید رُوحان سے بھی زیادہ کیونکہ جانتی تھی رُوحان کی وجہ کیا ہے اور صوفیا کی کیا۔

دروازے کھٹکھٹائے جانے پر وہ کانپتے دِل سے چُونک کر کھڑی ہوئی اور سامنے دیکھا جہاں سے میر رَب نِشتر اور اُنکے ساتھ مانی مُسکرا کر اندر آ رہے تھے لیکن اُن دونوں پر نگاہ پڑتے ہی ساکن ہو گئے۔وہ دونوں، وہ سکندر کی بیٹیاں اِتنی خُوبصورت لگ رہی تھیں کہ اُنکی آنکھیں نم ہونے لگیں۔کاش، آج سکندر یہاں ہوتا لیکن نہیں، وہ نہیں تھا مگر آج وہ اُسکی کمی کو بھَرنے کی ایک چُھوٹی سے کوشش کرنے کی سوچ کے ساتھ تازہ دَم تھے، بیماری وغیرہ بُھلائے۔مانی چمکتی آنکھوں

www.novelsclubb.com

سے اپنی دونوں بہنوں کو اِشتیاق سے دیکھنے لگا جبکہ اُسکو سمجھنے کا موقع دیئے بغیر ملیحہ نیچے کو جُھکی اور مانی کے پُھولے گال پھر سے کھینچ لیئے۔

"آپی۔۔۔"مانی نے کراہ کر اُسکو اِس بے یقینی سے دیکھ کر پُکارا جیسے اُسکو اپنی دُلہن بنی بہن سے اِس قِسم کے پنگے لیئے کی بالکل بھی اُمید نہیں تھی جبکہ حور عین کی گھوری نظروں کو دیکھ کر مانی کا گال جلدی سے چھوڑ کر وہ رَب نِشتر انکل کی جانب متوجہ ہوئے جِن کی آج تو ٹُور ہی نِرالی تھی

"نِشتر اِنکل! میں کیسی لگ رہی ہوں۔"ملیحہ تیزی سے کھڑی ہوئی تو وہ مُسکرا دیئے۔آگے بڑھ کر دونوں کے سَروں پر محبت سے ہاتھ پھیرا۔حور عین البتی کچھ خاموش خاموش سی تھی لیکن ملیحہ وہ ہمیشہ کی طرح چہک رہی تھی یوں جیسے وہ نہیں آصف یہاں رُخصت ہو کر آ رہا ہو۔

www.novelsclubb.com

"ماشاءاللہ! اللہ پاک میری دونوں بیٹیوں کو نظرِ بد سے بچائے، امین۔" اُنکے کہے جانے پر ملیحہ نے مُسکرا کر حور عین کو دیکھا مگر اُسکی مُسکراہٹ ملیحہ کی طرح شاداب نہیں تھی۔

"بارات آگئی ہے تم دونوں کی۔ اب اُن دونوں کو زیادہ اِنتظار نہیں کرواتے۔" اُن دونوں کے بیچ میں کھڑے ہو کر اُنہوں نے دونوں کے آگے بازو اِس نیت سے آگے کیئے کہ وہ دونوں دائیں اور بائیں سے تھام لیں گئیں جبکہ اُن دونوں بہنوں نے مُسکرا کر ایک دوسرے کو دیکھ کر اُنکے بازو پر مہندی سے سجے ہاتھ رکھ دیئے۔ وہ اُنکے لیئے بالکل باپ جیسے تھے، وہ اُنکے لیئے باپ ہی تھے۔ عظمیٰ نے مانی کے آگے اپنا ہاتھ کیا جسے اُس نے جھٹ تھام لیا اور پھر وہ پانچوں ایک چُھوٹے سے قافلے کی صورت کمرے سے باہر نِکل کر ڈرائینگ رُوم کی جانب بڑھنے لگے جہاں مُختصر سی بارات کو بِٹھایا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یار! کیا مُصیبت ہے، کہاں گُھس کہ بیٹھ گئی ہیں یہ دونوں بہنیں۔" سادہ سی قمیض شلوار میں وہ دودُو لہے کب سے ڈرائینگ روم میں محوِ انتظار تھے۔ وہ جو خاموشی سے اِنتظار کیئے جا رہا تھا مگر آصف ہر دو منٹ بعد اُٹھ کھڑے ہو کر ٹہلنے لگتا ساتھ اُسکو بھی تَپ چڑھا رہا تھا۔ ولیمہ اُن لوگوں کا شاندار طریقے سے کرنے کا اِرادہ تھا اِسی لیئے رُخصتی بے حد سادگی سے طے پا رہی تھی۔ صرف گھر میں وہی لوگ مہمانوں اور براتیوں کی حیثیت سے تھے اِسی لیئے شور وغُل وغیرہ نہیں تھا نہ ذُوالجلال کے سیاسی لوگ، نہ کیمرے ورنہ اُسکو سیدھا سپاٹ سا ہو کر اُن سب کی موجودگی میں بیٹھنا پڑتا۔ جُھنجھلا کر اُس نے آصف کو دیکھ کر ڈرائینگ رُوم کے داخلی دروازے کو مایوسی سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹھ جا یار، ورنہ ایک رکھ کے لگاؤں گا۔" اُسکا ضبط اِتنا ہی تھا آصف کے قدم صدمے سے تھم گئے۔ گردن پھیر کر اُسکو دیکھا جو آصف سے بھی زیادہ اُتاولا ہو رہا تھا مگر بیڑا غرق ہو اُس گریس کا جو اُسکی شخصیت کا خاصہ تھی تبھی وہ کہے بغیر بے چینی سے صوفے کی پُشت پہ پھیلا ہوا بازو اِضطرابی انداز میں ہلا رہا تھا۔ آصف کے چہرے کو اِنتظار کے کوفت کے بجائے مُسکراہٹ چُھونے لگی۔

"آئے ہائے! یہ لڑکا تو مُجھ سے بھی زیادہ بے صبرا ہو رہا ہے اپنی دُلہن کو دیکھنے کے لیئے۔" آصف کے شوخے انداز پر سیاہ کڑھائی والی سیاہ ہی قمیض شلوار میں ملبوس ذُوالجلال نے چہرہ اُٹھا کر اُسکو گھورا مگر اِس چکر میں وہ آصف پر مزید عیاں ہو رہا تھا۔ آصف کو گُدگُداہٹ ہونے لگی ذُوالجلال کے تاثرات دیکھ کر۔

www.novelsclubb.com

"لڑکا نہیں ہوں میں۔۔۔" سب باتوں میں قابلِ اعتراض بات یہی تھی۔ آصف کا قہقہ بے ساختہ تھا جبکہ ذُوالجلال سَر خفگی سے جھٹک کر پِھر سے خاموش ہو گیا مگر آصف کے ہاتھ تو کچھ لگ چُکا تھا۔ اَب اُسکی بالکل خیر نہیں تھی۔ اِس سے پہلے کہ وہ

مزید چڑھاتا، اندر آتے عارض خان کو دیکھ کر ذُوالجلال بھی تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا اور اُسکی پھُرتی پر لمحے بھَر کو عارض صاحب بھی مُسکرا دیئے۔

"لا رہا ہے نِشتر دونوں کو۔" اُنکے کہے جانے پر ذُوالجلال اور آصف ایک دوسرے کی جانب پھُرتی سے متوجہ ہوئے۔

"میں سہی لگ رہا ہوں۔۔۔" ذُوالجلال کا پریشان سوال

"میں کیسا لگ رہا ہوں؟" آصف کا بُوکھلاتا ہوا سوال اور عارض صاحب مُسکراہٹ دَبائے اُن دونوں دولہوں کو ایک دوسرے کے ساتھ اِس بات پر اُلجھتے دیکھ رہے تھے کہ پہلے بتایا جائے وہ لگ کیسا رہا ہے؟ تبھی ذُوالجلال کی نگاہ داخلی دروازے تک گئی اور وہیں کی ہو کر رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

"یار! جلدی سے بتانہ۔" مگر وہ آصف کی جانب متوجہ ہوتا، اُسکی سُنتا تو جواب بھی دیتا۔ یونہی اُسکو ساکن سا کھڑا دیکھ کر آصف نے پلٹ کر دیکھا اور پھِر اُسکو بھی ساکن ہو جانا پڑا۔ مُسکرا کر رَب نِشتر صاحب کے ہاتھ تھام کر وہ دونوں بہنیں چلتی

ہوئیں بالا آخر اُن تک آ ہی گئی تھیں۔اِنتظار طویل تھا مگر خوش آئند۔ذُوالجلال نے کسی ٹرانس میں آگے بڑھ کر جُھکی آنکھوں سے کھڑی حور عین کی جانب ہاتھ بڑھایا جو بالکل سادہ سی دُلہن تھی۔سیاہ اور گولڈن کا مدار مگر ہلکے سے شرارے میں وہ ذُوالجلال کا دِل ساکن کر گئی تھی۔اُس نے سیاہ جوڑا پہن رکھا تھا یا نہیں کیا فرق پڑتا تھا،اُسکے لیئے تو سب رنگ ایک سے تھے،اُسکے لیئے تو وہ ہر رنگ میں سج جاتی تھی، ہر رنگ میں مُنفرد لگتی تھی باوجود اُسکے کے ہر رنگ ذُوالجلال کے لیئے سیاہ اور سفید تھا۔

حور عین نے مضبوط گلابی ہتھیلی کو اپنے آگے پھیلتے دیکھ کر جُھکی نظریں اُٹھائیں اور ذُوالجلال کو لگا اُسکو آخر کار منزِل مل ہی گئی،وہ منزِل پر پہنچ ہی گیا۔اُن آنکھوں میں ٹھہر جاتے،اُتر جاتے شوق اور محبت کے قافلوں نے حور عین سکندر کو پلکیں جُھکا دینے پر مجبور کر دیا اور پھر ایک سہولت سے،ایک مان،اِک دِل رُبا ادا سے اپنا ہاتھ اُس محوِ انتظار مضبوط ہاتھ کی گرفت میں دھڑکتے دِل کے ساتھ دے دیا۔جس ہاتھ

www.novelsclubb.com

کو تھامنے کی چاہ برسوں سے اُسکے دِل کے نہاں خانوں میں موجزن تھی، جو ہمیشہ سے اُسکے خوابوں کے سفر میں اُسکے ساتھ ہمقدم رہا تھا۔ پُر حدت ہاتھ نے اُسکے ہاتھ پر گرفت مزید مضبوط کر کے اُسکو ہلکے سے جھٹکے سے اپنی جانب کھینچ لیا۔

حور عین جو اِس آفتاد کے لیئے سب کی موجودگی میں تیار نہیں تھی، آنکھیں حیرانگی سے پھیلائے، سَر اُٹھا کر اُسکو دیکھنے لگی جو چمکتی آنکھوں اور سنجیدہ چہرے کو جُھکائے اُسکی پھیلی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا بغیر اِرد گرد کو دھیان میں رکھے۔

"تم اور ذُوالجلال جاؤ ہم سب ایک ساتھ بعد میں آئیں گے۔" عارض صاحب کے کہنے جانے پر حور عین نے جھینپ کر اپنا ہاتھ چُھڑانا چاہا مگر ذُوالجلال کا اُسکا ہاتھ چُھوڑنے کا، اُسکو دُور کرنے کا کوئی اِرادہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہم تم لوگوں کے ساتھ نہیں آئیں گے۔" ملیحہ کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے اُس نے حور عین کو دیکھتے ذُوالجلال کو چونکا دیا۔ ذُوالجلال نے مُسکرا کر یوں

شانے آچکا دیئے جیسے مرضی ہے تمہاری۔ملیحہ نے دوسرے ہاتھ سے اُسکے شانے پر تھپڑ مارا۔

"یہ بد تمیز اِنسان۔"اب جا کے اُسکو ذُوالجلال کی مکارانہ مُسکراہٹ کا مفہوم سمجھ آیا تھا۔وہ خود بھی اُن کے ساتھ نہیں جانے والا تھا مگر آصف کی بے صبری نے اُسکو بری الذمہ کر دیا تھا۔دانت کچکچا کر اُس نے حور عین اور ملیحہ کو دیکھا جو خفگی سے اُسکو ہی دیکھ رہی تھیں۔

"چلیں حور عین "مُسکراہٹ دبا کر اُس نے حور عین کو دیکھا جس نے چہرہ پھیر کر رَب نِشتر اور عارض صاحب کو دیکھا تھا اور اُن دونوں نے مُسکرا کر آنکھیں بند کر کھولتے ہوئے اُسکو خاموش اجازت دی تبھی سَر ہلا کر وہ ذُوالجلال کے ہمقدم نئی منزل کی مسافت پہ چل پڑی تھی۔وہی منزِل جو اب خواب نہیں حقیقت تھی۔ وہی ذُوالجلال جو اب خواب نہیں حقیقت ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تو ابھی تک یقین ہی نہیں آرہا۔" گاڑی چلاتے ہوئے اپنے برابر بیٹھی، حور عین کو دیکھ کر اُس نے مُسکراتے لہجے سے کہا۔ جبکہ اِرد گرد کے بھاگتے دوڑتے مناظر دِلچسپی سے دیکھتی حور عین نے ٹھٹک کر چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا جو اُسکے عین سامنے تھا، مُسکراتے چہرے کے ساتھ گاڑی چلاتا ہوا لیکن گاہے بگاہے اُس پر بھی نظر ڈال رہا تھا۔

"کس بات کا یقین نہیں آرہا؟" حور عین کے کہے جانے پر اُس نے ایک بار پھر اُسکو دیکھا۔ اب جالی کا کام دار دوپٹہ حور عین کے چہرے پر نہیں تھا تبھی اُسکی نگاہ بھٹکنے لگی، سوال گڈمڈ ہونے لگا۔

"یہی کہ تم مجھے مِل گئی ہو۔" وہ اب اُسکو دیکھتے ہوئے جس انداز میں کہہ رہا تھا، اُسکے لہجے اور نظروں کے اِرتکاز پر حور عین نے بھی عین اُسی وقت اُسکو دیکھا اور

www.novelsclubb.com

ذُوالجلال کو سانس لینے میں دُشواری ہونے لگی۔ وہ اُسکی تھی اَب، ہمیشہ کے لیئے اُسکے ساتھ۔۔اللہ کے سواءاب کوئی غم، تکلیف یا دُشمن اُنکو الگ نہیں کر سکتا تھا اور یہ اِحساس بڑا خُوبصورت، فرحت انگیز تھا۔

"سامنے دیکھ کر گاڑی چلائیں۔" حور عین نے مُسکراتے ہوئے کہا اور اُسکی اُس مُسکراہٹ نے مزید ستم کیا تھا تبھی ذُوالجلال کا پاؤں بے ساختہ بریک پر گیا۔ گاڑی رُکنے پر حور عین نے ہاتھوں سے چہرہ اُٹھا کر سامنے دیکھا اور پھِر ذُوالجلال کو جو سٹیر نگ کو گھُور رہا تھا۔

"جلال! کیا ہوا؟" اُسکی فکر مند آواز میں اچانک سے بہت سے خدشے سَر اُٹھانے لگی۔ وہ پریشانی جو ذُوالجلال کو دیکھ کر معدوم ہو گئی تھی پھر سے تازہ ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

"کاش! ہم اسفی کے ساتھ آتے؟" اُسکے آہستہ سے کہے جانے پر حور عین کو مزید اِضطراب ہونے لگا۔

"کیا ہوا ہے، گاڑی خراب ہو گئی کیا؟" اُسکے تفکر پر ذُوالجلال نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا۔ دِل بھی ٹھہرنے لگا تھا اِس خوبصورت عنایت پر، نعمت پر جو اُس پر تمام ہو گئی تھی۔

"نہیں! میرا دماغ خراب ہو گیا ہے؟" خود کو ڈپٹ کر اُس نے جسطرح کہا حور عین اُسکو دیکھ کر رہ گئی۔

"لیکن کیوں؟" حور عین نے مُختلف خدشوں کو دبا کر بامشکل کہا اور ذُوالجلال اُسکے بُھولے پَن، نہ سمجھ تاثرات دیکھ کر رہ گیا۔

"اسفی کے ساتھ آتے تو میں فرصت سے تمہیں دیکھ سکتا۔" اُسکو واضح کہے جانے پر لمحے بھَر کو حور عین نا سمجھی سے ٹھٹھکی پھِر اُسکو دیکھا جو شرارتی نظروں سے اُسکے ایک ایک تاثر کو براہِ راست مُلاحضہ کر رہا تھا اور پھِر اُسکا چہرہ تیزی سے کان کی لوؤں تک گُلابی ہو گیا۔ ذُوالجلال کی دِلچسپی مزید بڑھنے لگی۔ وہ جو رنگوں سے بالکل نابلد تھا وہ اُس چہرے کو گُلابی ہوتے دیکھ سکتا تھا۔ حیرت اور اِسرار کا عجیب سا امتزاج اُتر آیا

تھا ذُوالجلال کی بے رنگ آنکھوں میں۔اِس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا حور عین جِس نے کل سے ٹینشن سے کچھ کھایا پیا نہیں تھا۔اُسکے پیٹ نے عین موقعے پر دُہائی دی اور حور عین کا جی چاہا زمیں پھٹّے اور وہ اُس میں سما جائے۔چور آنکھوں سے چہرہ پھیرے بغیر ذُوالجلال کو دیکھا جو شُکر ہے اُسکی جانب متوجہ نہیں تھا۔

"تم نے یقیناً ٹینشن میں کچھ کھایا پیا نہیں ہو گا،ہاں؟"عام سے لہجے میں سَرزنش کرتے ہوئے وہ نہ جانے کیسے بھانپ گیا تھا۔حور عین نے کچھ کہنا چاہا مگر اُسکو گاڑی کا دروازہ کھولتے دیکھ کر ٹھٹکی۔

"کہاں۔۔۔"بے اِختیار اُسکے لبوں سے پھسلا،ذُوالجلال نے مُسکرا کر اُسکو دیکھا جو اُسکے دیکھتے ہی تیزی سے پیچھے کو ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے بھی کچھ نہیں کھایا۔کچھ کھانے کو لینے جا رہا ہوں۔"اُسکے کہے جانے پر حور عین کی ساری شرمندگی بھک سے اُڑی، گردن پھر سے تنّ گئی۔چہرہ پھیر کر

ذُوالجلال کو کڑی نظروں سے گھورا جو اُسکے بدلتے ایک ایک تاثر کو نہایت باریک بینی سے دیکھ رہا تھا۔

"کیوں نہیں کھایا کچھ ؟آپ کو معلوم ہے نہ کھانا کتنا ضروری ہوتا ہے۔" اُسکے یوں چمک کر کہنے نے ذُوالجلال کو مُسکراہٹ دَبانے پر مجبور کر دیا۔وہ ہنستا تو اُسکی خیر نہیں تھی کیونکہ اُسکی مسزِ کو یاد آ گیا تھا کہ وہ ایک ڈاکٹر ہے۔

"خُدا کی شان دیکھو! کہہ کون رہا ہے۔" اَب کی بار مُسکراہٹ ضبط کرنے کا تکلف بالکل نہیں کیا گیا اور حور عین آنکھیں پھاڑے بے یقینی سے اُسکو دیکھنے لگی جو زرا بھی اُسکے رعب میں نہیں آیا۔اُسکی گھوُرتی نظروں پر ذُوالجلال نے دونوں ہاتھ مفاہمتی انداز میں اُٹھا لیئے۔

www.novelsclubb.com

"میں بَس ابھی آیا۔" اُسکے ہاتھ پر نرمی سے ہاتھ رکھ کر تھپتھپاتے ہوئے وہ گاڑی کا دروازہ کھوُل کر باہر نِکل گیا اور حور عین ساری خفگی، ہر خدشہ بُھلائے مُسکراتی نظروں سے اُسکو سڑک کراس کر کے سامنے گروسری سٹور میں جاتے دیکھے لگی

اور وہیں آنکھیں ٹِکا لیں۔ وہ ایک لمحے کو بھی آنکھیں اپنی جانب پھِر سے آتے ذُوالجلال سے ہٹانا نہیں چاہتی تھی تبھی آنکھوں میں ڈھیروں چمک لیئے دیکھتی رہی اور اُسکا اِنتظار ذُوالجلال نے زیادہ طویل نہیں ہونے دیا۔ دَس منٹ بعد ہی وہ دونوں ہاتھوں میں کھانے پینے کی اَشیاء کے شوپر اُٹھائے نِکل رہا تھا۔ اُسکے آجانے کے اِحساس سے حور عین کی آنکھوں کی چمک میں مزید اِضافہ ہونے لگا۔

ہر خدشہ دِل و دماغ سے محو ہونے لگا۔ ذُوالجلال کو رُوڈ کراس کرتے دیکھ کر وہ ڈرائیونگ سیٹ کی جانب جُھکی اور پھِر دروازہ کھوُل کر پیچھے کیا تاکہ ذُوالجلال کو کھوُلنے میں دِقت نہ ہو۔ سڑک کراس کرتے ذُوالجلال نے وہ منظرِ مُسکراتے چہرے کے ساتھ دیکھا اور پھر فضا میں گولیوں کی زوردار آواز گونجی، جُھکی ہوئی حور عین یونہی جُھکی رہ گئی۔ سُن ہوتی سماعتوں سے وہ دنگ ہو کر ذُوالجلال خان کو زمین بُوس ہوتے دیکھ رہی تھی۔ یکے بعد دیگرے دو فائر کیئے گئے تھے۔ اِرد گرد بوکھلائے لوگ، بھاگ دوڑ، شور شرابہ اُسکو کچھ سُنائی، دِکھائی نہیں دے رہا تھا،

www.novelsclubb.com

کانپتے ہاتھوں سے اپنی جانب کا دروازہ کھول کر اپنے حُلیئے کی پرواہ کیئے بغیر وہ بے جان ہوتے قدموں کو گھسیٹ کر، پوری جان لگا کر ذُوالجلال کی جانب دوڑ پڑی۔ پاؤں میں پہنے جُوتے کہیں اُتر چُکے تھے، پتھر، کانٹے، کانچ کیا کچھ تھا جو اُسکے پاؤں میں نہیں چُبھے مگر وہاں اُسکو کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ بہتی آنکھوں اور نڈھال ہوتے وجود کے ساتھ وہ بے جان ہوتے ذُوالجلال کے پاس بے جان ہو کر ہی آئی۔ گولی اُسکے سینے پر لگی تھی شاید۔ سیاہ قمیض سے بَھل بَھل کر خُون نکل کر زمین کو رنگین کر رہا تھا۔ حور عین کو لگا وہ یہیں مسمار ہو جائے گی۔ چیخنے کی خواہش میں اُسکی ہچکی نکلی اور سردار ذُوالجلال خان کی آنکھوں سے آنسو نکل کر کنپٹی میں جذب ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"جلال۔۔۔۔! یک دم وہ اِتنی زور سے چیخی کے آس پاس دوڑے چلے آتے لوگ ٹھٹک کر اُس عورت کی جانب متوجہ ہوئے جو ہذیانی انداز میں اُسکو پُکارتے ہوئے جُھنجھوڑ رہی تھی اور پِھر جیسے ہی اُسکو یاد آیا وہ خود ڈاکٹر ہے تو کانپتے ہاتھوں کو

ذُوالجلال کے سینے پر رکھ کر زور لگا کر دبایا جہاں سے خون نکلے جا رہا تھا۔دُھندلاتی آنکھوں سے وہ اپنے کانپتے ہاتھوں سے ہر ممکن خون کو روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"جلال۔۔۔نہیں! اللہ کا واسطہ نہیں۔۔۔"بے ربط سا بڑبڑاتے ہوئے وہ نیم پاگل لگ رہی تھی۔لوگ جو بھاگ دوڑ کر آئے تھے اپنے منسٹر صاحب کو دیکھ کر کوئی پولیس کو فون کرنے کو بھاگا، کوئی ایمبولینس کو تو کوئی دَھڑا دَھڑ اتصاویر اُتار رہا تھا اور حورعین وہ سب سے بیگانہ ذُوالجلال کے ساکن وجود سے خون بہتے خون کو روکنے کی سَر توڑ کوششوں میں تھی۔

---

www.novelsclubb.com

"تم کدھر بھاگے جا رہے ہو؟"گھر آتے ساتھ ہی مَانی کو ٹی۔وی کی جانب لپکتے دیکھ کر عظمیٰ نے حیرانگی سے کہا پھر ٹھٹکی۔وہ فٹ بال کا دیوانہ تھا تو یقیناً کوئی میچ ہی دیکھنا

ہو گا۔ بہنوں کی رُخصتی نمپٹا کر وہ بڑوں کے سے انداز میں سپورٹس چینل سرچنگ میں لگ گیا تھا۔رَب نِشتر اور عارض صاحب دونوں تھکے ہارے صوفوں پر ایک دوسرے کے برابر بیٹھے پانی پی رہے تھے۔

"کھانا لگواؤں؟" عظمیٰ کے پُوچھے جانے پر عارض اور رَب نِشتر صاحب نے ایک ساتھ نفی میں سَر ہلایا۔

"وہ چاروں آجائیں پِھر ساتھ کھائیں گے، سہی ہے "رَب نِشتر نے کہہ کر تصدیقی انداز میں عارض صاحب کو دیکھا جنہوں نے مُسکرا کر اثبات میں سَر ہلا دیا جبکہ عظمیٰ اور مَانی نے ایک دوسرے کو دیکھ کر ایک ساتھ مُنہ بَنائے کہ بھئی اَب کھانے پہ بھی پابندی۔۔۔ سَر ہلا کر وہ تیزی سے کچن کی جانب بڑھی اور پِھر کھانا بناتے شیفز کے پاس آئی۔وہ ایک مردِ اور عورت شیف تھے جو کھانا بنانے میں دِلجمعی سے مصروف تھے۔کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے وہ نادیدوں کی طرح ضبط کیئے بیٹھی رہی اور پِھر جُھنجھلا کر اِس سے پہلے کہ اُٹھ کھڑی ہوتی اُسکے عین سامنے ٹیبل پر

پیچھے سے ہاتھ آگے کر کے کسی نے بسکٹ اور چپس کے تین پیکٹ رکھے۔اُسکی آنکھیں بُھوک کے اِحساس سے چمکیں۔ سَر اُٹھا کر سامنے دیکھا مگر خانساماں کھانے کی تیاریوں میں مگن تھی۔چہرہ پھیر کر اُس نے پیچھے دیکھا اور عین پیچھے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ تیزی سے سیدھی ہوئی۔

"کھالو، زہر نہیں ڈالا۔" سامنے آتے ہوئے وہ عظمیٰ کے مشکوک تاثرات دیکھ سکتا تھا تبھی بغیر مُسکراہٹ ضبط کیئے کہہ کر اُسکے عین سامنے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ غیرت کو جگا کر اُس نے ایک تیز نظر سامنے بیٹھے اُس خضرِ حیات کو دیکھا جو اُسکے جُوڑوں میں بھی بالکل اِیسے ہی بیٹھا ہوا تھا دو، تین ماہ سے۔

"تمہارا کیا بھروسہ۔" ایک بُھوکی نظر چپس اور بسکٹ پر ڈالی۔کم بخت اُسکی پسند کو مدِ نظر رکھ کر لایا تھا، غیرت کو نیند آنے لگی۔

"میرا نہ سہی، دکاندار کا کرلو۔پیکٹ سیل ہیں۔" ہاتھ سے بند پیکٹ کی طرف اِشارہ کر کے اُسکی عقل وسیع کرنی چاہی اور اَب خِضر پیچھے ہو کر آرام سے اُسکے سجے

سنورے چہرے کو پیچ وتاب کھاتے دیکھ رہا تھا۔ لمحے بھر کو وہ یونہی پلکیں سُکیڑ کر اِس مہربانی کی وجہ جاننے کی سعی کرتی رہی اور پھِر گہرا سانس لے کر اُس نے چپس کا پیکٹ مزید سوچے بغیر جھپٹ لیا۔ خِضر کے چہرے پر فاتحانہ مُسکراہٹ دُور گئی۔

"میں صرف بُھوک کے آگے بے بَس ہوتی ہوں، تم جیسوں کے آگے نہیں۔"

مزے سے چپس کا پیکٹ کھوُلتے ہوئے وہ خضر کی مُسکراہٹ چھیننے میں کامیاب ہو چکی تھی۔ اُسکو سڑا کر اَب وہ اُسکے بہت مزے لے کر چپس سے اِنصاف کرتے دیکھنے لگا۔

"اِدریس تمہارا کیا لگتا ہے؟" وہ جو چمکتی آنکھوں سے کھانے میں مگن تھی اِس سوال پر اُسکے گلے میں چپس اَٹکا اور پھِر کھانسی۔ خضر نے آگے ہاتھ کر کے جگ سے پانی گلاس میں ڈال کر اُسکی جانب دھکیلا جسے اُس نے ایک گھُونٹ میں غٹا غٹ چڑھایا۔ پٹخ کر گلاس نیچے رکھا اور پھِر سنجیدہ آنکھوں سے سامنے بیٹھے شخص کو دیکھا جو اُس سے بھی زیادہ سنجیدگی سے متوجہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور میں یہ آپ کو کیوں بتاؤں؟" سوال کے بدلے سوال کیا گیا۔ لمحے بھَر کو خضر ٹھہرا۔

"کیونکہ میں نے تمہیں چپس کھلائے ہیں۔" اُسکے جواب پر عظمیٰ نے چپس کا پیکٹ نیچے پٹخا اور پھِر اُسکو دیکھا جو محضوظ ہو رہا تھا۔

"تمہارا کیا لینا دینا ہے اِدریس سے؟" چمک کر اُس نے تیوری چڑھائی۔ خضر کا دِل ٹھہرنے لگا۔ وہ آپ اور تم میں سے کسی ایک کا اِنتخاب آخر کب کرے گی؟

"تمہارا کیا لینا دینا ہے وہ پُوچھنا چاہ رہا ہوں۔" جواب گُھما پِھرا کر دیا گیا۔ عظمیٰ نے نامحسوس انداز میں چپس کا پیکٹ پھِر اپنی جانب گھسیٹ لیا۔ سامنے والے کا کوئی بھروسہ جو نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"شادی ہونے ہے میری اُس سے۔" آرام سے شانے آچکا کر کہتے ہوئے اُس نے خضر حیات کو حیران کر دیا۔ لمحے بھَر کے لیئے کچن میں جامِد خاموشی چھا گئی۔ عظمیٰ نے کچھ نا سمجھی سے اُسکو دیکھا جسکی آنکھیں یک دَم گُلابی پڑنے لگیں۔

"تم۔۔۔تم پسند کرتی ہو اُسے؟" یہ سوال بھاری دِل سے پُوچھا گیا۔ عظمیٰ نے ایک چپس نکال کر اُسکو دیکھا جو دَم سادھے بیٹھا تھا۔

"ہاں۔۔۔" کچھ سوچ کر اُس نے سامنے والے کی پھیلتی حیران آنکھوں سے حظ اُٹھاتے ہوئے کہا۔ خضر کے ہاتھ کی مُٹھیاں سختی سے بند ہوئیں۔

"جُھوٹ۔۔۔" وہ جِس تیزی سے بول کر آگے ہوا عظمیٰ دنگ سی اُسکے شدید رویے کو دیکھ کر رہ گئی۔

"اگر پسند ہوتا تو تم اُسکو بھرے مجمعے میں تھپڑ نہ مارتی۔" اگلی بار اُس نے آہستگی سے کہہ اور عظمیٰ اِبتسام کی دُنیا لمحے بھر کو بالکل ساکت ہو گئی۔ وہ دُنیا جو کبھی کسی کے آگے نہیں رکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تھپڑ تو تمہیں بھی مارا تھا۔" مطلب اخذ کیئے بغیر وہ پِھر سے بے پرواہی سے کہہ رہی تھی۔

"مگر مجھے سب کے سامنے تو نہیں مارا۔" اُسی گال پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے سہلاتے ہوئے اُس نے عظمیٰ کے دِل کی دھڑکن چُرالی اور بے خبر تھا۔ سَر جھٹک کر عظمیٰ نے اُسکو گھورا۔ اِس کو کیا لگتا ہے میں اِس سے ہار جاؤں گی؟ چھچھورا، لِفنگا۔۔۔

"میں جانتا ہوں تم نہیں ہارو گی مُجھ سے مگر۔۔۔" اُسکی اگلی بات پر چپس کی جانب بڑھتا ہاتھ، وہیں رہ گیا۔ حیرانگی سے اُس نے خضر کو دیکھا جو قدرے آگے کو ہوا، آواز سرگوشی میں ڈھلی۔

"مگر۔۔۔" عظمیٰ نے یونہی پھیلی آنکھوں سے اُسکو دیکھا جسکی آنکھیں یک دَم چمک اُٹھی تھیں۔ اُسکے دِل کی دھڑکن تیز ہونے لگی۔

"مگر میں تم سے ہار گیا ہوں عظمیٰ اِبتسام۔" اگلی بار، اگلی سرگوشی پر عظمیٰ کو لگا اُسکو سُننے میں غلطی ہوئی ہے۔ کل کو اُسکو تپانے والا آج اِتنا سنجیدہ کیوں نظر آرہا تھا؟

"تو میں کیا۔۔۔ کیا کروں۔۔۔؟" لہجے کا تعجب بامشکل قابو کر کے اُس نے نئے سرے سے میدان میں اُترتے ہوئے چیخ کر جواب دیا۔

"تو بتاؤ کہ اِدریس تمہارا کیا لگتا ہے؟" سوال اب بھی وہی تھا مگر اَب دھڑکنوں کو روک لینے والا انداز تھا۔

"کیوں بھئی۔۔۔۔" جُھنجھلا کر اُس نے چپس ٹیبل پر رکھا۔ کیا مُصیبت ہے، یہ چپس تو اُسکو مہنگا ہی پڑ گیا تھا۔

"کیونکہ میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔" وہ نہیں جانتا کیسے۔۔۔ مگر اُس نے کہہ دیا، اُسکو کہنا پڑا۔ اُسکا انجان ہونا، انجان رہنا شاید اُسکے دِل کو اچھا نہیں لگ رہا تھا تبھی صاف اور سیدھے سے کہا گیا۔ عظمیٰ اِبتسام کو لگا اُسکی سماعتوں پر دھماکا ہوا اور اُس دھماکے میں وہ اپنے تیزی سے دھڑک اُٹھتے دِل کے سوا کوئی اور آواز نہیں سُن رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"عظمیٰ۔۔۔" اَب کی بار اُسکو عجیب محبوبانہ انداز سے پُکارا گیا۔ تیزی سے پلکیں جھپک کر عظمیٰ پیچھے کو ہوئی۔ چہرے نے رنگ بدلا۔ ہاتھ سے چپس کا پیکٹ چُھوٹ کر ٹیبل پر گرا اور پھر ہڑبڑا کر وہ اُٹھ کھڑی ہوئی۔ خضر چہرہ اُٹھائے بغور اُسکے ایک

ایک انداز، ایک ایک اَدا اور ایک ایک رنگ کو دیکھ رہا تھا چمکتی آنکھوں سے، دَھڑکتے دِل سے۔۔۔

"بدتمیز۔۔۔۔" اُسکو دیکھے بغیر وہ اُسی جُھنجھلاہٹ میں کہہ کر تیزی سے کچن سے باہر نکل گئی اور وہ وہیں ساکت بیٹھا رہا گیا۔ جُھکتی آنکھوں سے وہ چپس اور بسکٹ کے پیکیٹز کو دیکھ رہا تھا تبھی وہ عجلت میں پاؤں پٹخ کر واپس آئی۔ حیران سا خضر سیدھا ہوا مگر وہ کچھ کیے بغیر اُسکے سامنے ٹیبل پر پڑے چپس کے تینوں پیکٹ اور بسکٹ کو جھپٹ کر اُٹھاتے ہوئے وہ ایک تیز نظر اُس پہ ڈال کر اُسی طرح چلی گئی جسطرح آئی تھی اور وہ لمحے بھَر اِیسے بیٹھا رہا جیسے ہوا کیا ہے اور پِھر گردن کے پیچھے ہاتھ رکھ کر وہ قہقہ لگا کر ہنسا اور ہنستا چلا گیا۔ خانساماں نے پلٹ کر اُسکو دیکھا جو ٹیبل پر پڑا چپس کا ٹکڑا یونہی ہنس کر اُٹھاتے ہوئے کھا رہا تھا۔ پاؤں پٹخ کر گُلاب ہوتے چہرے کے ساتھ وہ تیزی سے مَانی کے برابر دَھپ سے بیٹھی۔ بَس لمحے بھَر مانی کی توجہ بھٹکی اور

www.novelsclubb.com

وہ پھر سے اپنے فٹبال پیچ کی جانب متوجہ ہو گیا۔ عظمیٰ کی جیسے ہی نگاہ داخلی سمت سے آتے خضر پر پڑی، مانی کے ہاتھ سے اُس نے ریمورٹ اُچک لیا۔

"اِدھر دو مجھے۔" ہکا بکا مانی کو کچھ سُوچنے سمجھنے کا موقع دیئے بغیر وہ دھڑکتے دِل سے چینل سَرچنگ کے ساتھ قریب آتے خضر کے قدم بھی سُن رہی تھی۔

مُسکراہٹ دَبا کر اُسکے خفا سے چہرے کو دیکھ کر اُس نے رَبِ نِشتر اور عارض خان پر ایک محتاط نظر ڈالی کہ کہیں اِن دونوں کی یہ لاڈلی شکایت ہی نہ لگا دے۔

"عظمیٰ ایک منٹ۔" دوبارہ سے اُسکی نگاہ ایل-اِی-ڈی تک گئی اور پھر وہاں سُرخ پٹّی دیکھ کر وہ کھڑے ہوتے ہوئے تیزی سے کہہ کر عظمیٰ کے ساتھ سب کو چونکا گیا۔

www.novelsclubb.com

"ناظرین! آپکو آگاہ کرتے چلیں کہ خیبر پختُون خوا کے فائیننس منسٹر سَردار ذُوالجلال خان پر دِن دہاڑے قاتلانہ حملہ کیا گیا ہے۔ ہمارے نمائندے کے مطابق وہ اپنی اہلیہ کے ساتھ اپنے گھر جا رہے تھے کہ اُنکو نامعلوم افراد کی گولیوں کا

سامنا کرنا پڑا۔"تیزی سے دنگ سی عظمیٰ کے ہاتھ سے ریموٹ کنٹرول لے کر اُس نے آواز تیز کرتے ہوئے ہال میں موجود سب کو ساکن کر دیا۔ عظمیٰ اور مانی نے چیخ مارتے ہوئے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ لیئے۔ میر رَب نِشتر اور عِارض خان بے یقینی سے دَنگ رہ گئے صرف خضر تھا جو حواس میں تھا تبھی کانپتے ہاتھوں سے اپنا سیل فون پاکٹ سے نکال کر اُٹھ کھڑا ہوا۔

"سَردار ذُوالجلال خان پر پہلے بھی کئی بار ناکام حملے کیئے جا چُکے ہیں مگر عینی شاہدین کے مطابق یہ حملہ مہلک اور خطرناک نوعیت کا ہے۔ سَردار ذُوالجلال خان کو خُون بہت بہہ جانے کے باعث قریبی ہسپتال میں مُنتقل کر دیا گیا ہے۔"نیوز کاسٹر بس کہے جا رہی تھی اور عارض صاحب رُکتے دِل کے ساتھ سینہ مَسلتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

"میرا بچہ۔۔۔میری حور۔۔۔" گُھٹی گُھٹی آواز میں وہ سینے پر ضربیں مار رہے تھے۔ سکتے سے نکل کر میر رَب نِشتر تیزی سے اُٹھ کر نڈھال ہوتے عارض کو

پریشانی اور دُھکتے دِل سے سنبھالنے لگے جبکہ خضر آئی۔جی واصف سے کال پہ بات کر کے اُن سب کی طرف بڑھا۔

"حور عین۔۔۔حور عین کہاں ہے۔"کانپتے لہجے میں پُکارتی عظمیٰ کو چہرہ پھیر کر اُس نے دیکھا۔پہلے جو اُسکی نگاہ سے گلابی ہو رہی تھی اب سپید پڑنے لگی تھی۔ خبروں میں حور عین سے مطلعق کوئی خبر نہیں دی جا رہی تھی جِس نے اُن سب کو مزید تشویش اور غم میں مبتلا کر دیا تھا۔

"ہم سب کو ہاسپٹل جانا ہو گا۔ عظمیٰ تم مَانی کو ساتھ لے کر آو اور نِشتر انکل آپ پلیز عارض انکل کو۔میں گاڑی نِکلواتا ہوں۔"بغیر عظمیٰ کو جواب دیئے وہ اُن سب کو تفکر سے کہہ کر باہر کی جانب ڈرائیور کو گاڑیاں نکالنے کا کہنے چل پڑا۔

www.novelsclubb.com

چوٹوں سے اُسکا جُوڑ جُوڑا بھی بھی دُکھ رہا تھا کہ ذُوالجلال نے پہلی اور شاید آخری بار اُس پر سہی سہولت سے ہاتھ صاف کیا تھا۔رائیکنگ چیئر پر جُھولتے ہوئے رُوحان

کی ساری سوچیں کہیں دُور ماضی میں بھٹک رہی تھیں تبھی متواتر سے بجتے سیل فون نے اُسکو متوجہ نہیں کیا۔دُور سے بجتی اُسے منحوس بیل کی آواز پر اُس نے قریب ٹیبل پر پڑے سیل فون کو دیکھا اور پھِر سَر جھٹک کر فون اُٹھالیا۔ سیل کی جلتی بُجھتی سکرین پر مہران کا نمبر نمایاں تھا۔

"ہاں۔۔۔یار کہاں ہے تُو؟"مہران کی بے چین، بُوکھلائی ہوئی آواز پر وہ سیدھا ہو بیٹھا۔

"کیا ہوا مہران۔۔۔"اُسکو وہمے اور اندیشے ستانے لگے۔دوسری جانب سے جو کچھ سیف مہران نے اُسکو بتایا، رُوحان میر کے قدموں سے زمیں سرک گئی، نہیں اُسکو سُننے میں یقیناً کوئی غلطی ہوئی ہے۔

www.novelsclubb.com

"کیا بکواس کر رہا ہے؟"وہ خود اپنی آواز کی کپکپاہٹ سے ناواقف تھا۔مہران نے گہرا سانس لے کر ماتھا چُھوا۔وہ لاعلم لگ رہا تھا۔

"ٹی-وی کھول کر خبریں دیکھ لے۔" مہران کی اگلی بات نے اُسکو بالکل گُم صُم کر دیا۔

"اِیسے کیسے ہو سکتا ہے؟" وہ دنگ، بے یقینی کے زیرِ اثر آہستگی سے بولا۔ کل ہی تو ذُوالجلال سے مار کھانے کے باجود وہ سکون کی نیند سویا تھا، دِل نے ڈھارس پکڑی تھی۔ مہروشہ کو خواب میں عرصے بعد مُسکراتا ہوا دیکھا تھا۔۔۔ ابھی ہی تو۔۔

"تُو نے بتایا تھا کہ آج حور عین کی رُخصتی ہے۔" مہران کے کہے جانے پر وہ اِیسے اُچھل کر کھڑا ہوا جیسے کرسی میں کانٹے اُگ آئے ہوں۔۔۔ حور عین! جِس کو اُس نے مطمئن کیا تھا، تسلی دی تھی وہ تو یقیناً اُسکو ہی مُجرم سمجھے گی۔ بغیر کچھ مزید کہے اُس نے کال مُنقطع کر دی اور پھر گاڑی کی چابیاں اُٹھاتا ہوا وہ تیزی سے کمرے سے باہر بھاگا۔ اپنے کمرے سے نکلتی صوفیا نے حیرانگی سے سر اُٹھا کر بھاگتے قدموں پر اُوپر دیکھا اور پھر رُوحان کو یوں سفید پڑتے چہرے سے بھاگتے دیکھ کر ٹھٹکی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا رُوحی۔۔۔بابا تو ٹھیک ہیں؟"صوفیا تیزی سے اُسکے قریب آئی اور اُسکے پُکارنے پر رُوحان نے پلٹ کر اُسکو دیکھا جو کئی دِنوں سے اُس سے خفا تھی۔جو اُسکو کل دیکھنے تک نہیں آئی تھی۔اُسکی بیسٹ فرینڈ،اُسکی پیاری بڑی بہن صوفیا رَب نِشتر۔۔۔وہ واقعی لاعلم تھی یا ظاہر کر رہی تھی رُوحان فیصلہ نہیں کر سکا۔۔نہیں! اُسکے باپ کی تربیت صُوفی کو اِتنا ظالم نہیں بنا سکتی کہ وہ کسی کی جان لینے کی کوشش کرے،حسد یا رقابت میں ہی سہی۔

"صُوفی!خُدا کی قَسم اگر تمہارا اِس میں ذرا سا بھی ہاتھ ہوا تو میں تمہیں زندگی بھَر معاف نہیں کروں گا۔"اُسکا لہجہ اِتنا سخت،اِتنا مبہم تھا کہ صوفیا ٹھٹک کر حیرانگی سے پیچھے ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے،کیا کیا ہے میں نے؟"وہ ساری ناراضگی بُھلائے دَنگ ہو کر رُوحان کے سخت انداز دیکھ رہی تھی۔وہ شاید واقعی لاعلم تھی۔

"تم کسی جبل نامی شخص کو جانتی ہو نہ؟" رُوحان کے اگلے سوال نے صوفیا رَب نِشتر کے سَر پر آسمان توڑ ڈالے۔ آنکھیں پھیلائے وہ بے یقینی سے رُوحان کو دیکھنے لگی اور اَب کے اُسکے تاثرات نے رُوحان پِھر عیاں کر دیا تھا۔

"تم جانتی ہو نہ۔" سوال نہیں تھا۔ پلکیں جَھپک کر صوفیا سنبھلی۔ اِس کو کیسے معلوم ہو گیا۔

"کون جبّل۔۔۔" وہ اپنی آواز کی لڑکھڑاہٹ سے خود بھی واقف تھی مگر نفی لازم تھی۔ رُوحان نے افسردگی سے اُسکو دیکھا۔

"صُوفی! تمہارے اُس جَبّل نے ذُوالجلال خان کو گولیاں مار دی ہیں۔" اُس نے ٹھہرے انداز میں کہہ کر صوفیا کے اُوسان خطا کر دیئے، چکراتے سَر اور سائیں سائیں کرتے ذہن کے ساتھ وہ پھٹتی آنکھوں سے رُوحان کو دیکھے گئی۔

"جُھوٹ۔۔۔" بھرائی آواز میں نفی میں سَر ہلا کر اُس نے آگے بڑھ کر کہا۔

"جُھوٹ سچ کے بارے میں تم جبل سے کال کر کے پُوچھ لو۔۔۔۔" سختی سے، ناراضگی سے کہہ کر وہ تیزی سے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ سُن کھڑی صوفیا کپکپاتے ہاتھوں میں تھامے سیل فون کو دیکھنے لگی۔۔۔ نہیں رُوحان ناراض ہے اُس سے جیسے وہ ناراض تھی تو یقیناً یہ جُھوٹ ہو گا مگر وہ اِتنی سنجیدگی، اِتنی سختی اور بے بسی سے اُس سے باز پُرس کیوں کرے گا؟ کانپتے ہاتھوں سے وہ کال لاگ میں آئی۔ دو دِن سے جَبّل بالکل غائب تھا۔ وہ اُسکو ہر جگہ، ہر طریقے سے کال کر کے تھک چُکی تھی۔ اُسکے ممکنہ ٹھکانے پر جا کر بھی دیکھ آئی تھی مگر وہ تو جیسے ہوا میں تحلیل ہو گیا تھا۔ اُسکا نیا نمبر جو کئی دِن سے بند تھا اُس پر ایک بار پھر کال مِلائی گئی۔ وہ کال اٹینڈ نہیں کرے گا کیونکہ یہ بَرنر فون کی کال نہیں تھا۔ اُسکو ٹریس ہو جانے کے وسوسے ہوں گے مگر وہ پھِر بھی کال مِلا رہی تھی اور دوسری جانب سے کال اُٹھائے جانے پر صوفیا کا سانس رُک گیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں کہو۔۔۔"مصروف سی آواز، شاپر کھڑکنے کی آوازیں، بریف کیس گھسیٹے جا رہے تھے یقیناً وہ یہاں سے بھاگنے کی مکمل تیاریوں میں تھا۔انداز میں پہلے والا ادب مفقود محسوس کر کے صوفیا نے مُٹھیاں بینچیں۔

"تم۔۔۔تم نے ذُوالجلال پر حملہ کروایا۔۔۔تم نے؟"کپکپاہٹ سے جملہ بھی مکمل نہیں ہو رہا تھا۔دوسری جانب کیری میں کپڑے رکھتے جبل کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"میں نے تو تمہارا کام آسان کیا ہے صوفیا رَبِ نِشتر۔"اُسکے لہجے میں جو طنز تھا اُس سے صوفیا دَھڑادَھڑ جلنے لگی۔چہرہ توہین سے، ضبط سے، تکلیف سے سُرخ پڑنے لگا تھا۔

"میں نے تمہیں کب کا تھا کہ ذُوالجلال کو۔۔۔۔"کانپتے حیران لہجے سے بات بھی مکمل نہ ہو سکی۔

"وہ رُخصت کروا کر لے جا رہا تھا کسی اور کو ایسی صورتحال میں تو یہی چاہا جاتا ہے نہ کہ جو میرا نہ ہو سکا تو کسی اور کا بھی نہیں۔"وہ مزے سے اُسکو یوں سب بتا رہا تھا

جیسے صوفیا کو اندر باہر سے پڑھ رہا ہو۔اُسکا دِل بھی کانپنے لگا،اِیسا وہ سُوچتی ہو گی مگر چاہا تو کبھی نہیں تھا۔کیا وہ اِتنی سخت،اِتنی ظالم ہو گئی تھی حسد اور رقابت کے ہاتھوں؟؟

"میں نے اِیسا کبھی نہیں چاہا۔"اُس نے بہتے آنسوؤں کے ساتھ بامشکل نفی کی۔ اپنے اندر کے مکروہ خیالات کو دبانا کتنا مشکل کام ہے اُسے آج معلوم ہو رہا تھا۔اُس پر گزرتی قیامت سے بے پرواہ جَبّل کو بڑے زوروں کی ہنسی آئی۔آج وہ بہت خُوش تھا،بے حد۔بدلا لینے میں جو تسکین ہے وہ ہر کسی کو نہیں مِلتی مگر وہ جَبّل جیسے لوگوں کو مل جاتی ہے سو وہ بھی اُسی تسکین کے زیرِ اثر مَست تھا۔

"تم نے چاہا تو نہیں ہو گا مگر سوچا ضرور ہو گا اور میں نے تمہاری سوچ پڑھ کر ایک تیر سے دو شکار کر لیئے۔تمہارا مسئلہ بھی حل،میرا دُشمن بھی فنا۔"اُسکے ٹھنڈے ٹھار لہجے پر صوفیا کو کھڑے ہونے میں دُشواری ہونے لگی۔یہ اُس نے کیا کر دیا؟

www.novelsclubb.com

"میں چاہتی تھی تم حور عین کو ڈراؤ، دھمکاؤ تاکہ۔۔۔تاکہ وہ ذُوالجلال کو خود۔۔۔۔" وہ اَب بے یقینی سے بڑبڑاتے ہوئے اپنے عمل کی صفائی پیش کرنا چاہ رہی تھی۔

"اُوبی بی! مارنا میرا کام ہے۔ڈرانا، دھمکانا نہیں سو میں نے وہی کیا۔اور تمہیں کیا لگتا ہے تمہاری مدد میں نے پیسوں کی نیت سے کی؟؟" وہ اب پیکنگ مکمل کر کے اُسکی حالت سے لُطف اندوز ہو رہا تھا۔

"میرا اپنا مطلب تھا صوفیا رَب نِشتر۔ بڑا پُرانا حساب تھا جو سَردار ذُوالجلال خان سے برابر کرنا تھا، سُو ہو گیا برابر" اُسکی سماعتوں پر قہر ڈھاتے ہوئے دوسری جانب سے کال مُنقطع کر دی گئی تھی۔وہ چند لمحے یونہی شل سی کھڑی اور پِھر لڑکھڑاتے قدموں سے اپنے کمرے کی جانب بھاگی۔

---

www.novelsclubb.com

"حور عین۔۔۔۔!اُسکے سُن ہوتے اعصاب اُسکو دور سے آتی پُکار کو پہچاننے نہیں دے رہے تھے۔رو رو سُو جھی، سُرخ آنکھوں سے وہ اپنے ہاتھ پر لگے اُس گاڑھے خُون کو ساکن آنکھوں سے دیکھ رہی تھی جو ذُوالجلال کا تھا۔اُسکے جلال کا جو اُسکی زندگی سے آتے ساتھ ہی ساری سیاہی ختم کر چُکا تھا۔جو اُسکے دِل میں بڑی گہری چاپ چھوڑ کر براجمان ہوا تھا۔وہی جلال جسکو اُسکی آنکھوں نے یوں بے حس اور بے جان گرتے دیکھا تھا۔پھر سے آنکھوں کے آگے وہی منظر لہرانے لگا تو آنکھیں سختی سے بند کر کے کھولتے ہوئے اُس نے اپنا ذہن جھٹکا جہاں دو اور خُون میں لت پت لوگ نظر آنے لگے تھے وہی لوگ جو اُسکے دِل کے قریب تھے، مہروشہ اور مہروز۔وہ دونوں بھی تو ایسے ہی۔۔۔۔سَر جھٹک کر اُس نے کانپتے ہاتھوں کو دُعا کے انداز میں کھول کر ہونٹوں سے لگا لیا اور اُسکی آنکھوں سے ایک بار پھر آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر پھسلنے لگے۔آپریشن تھیٹر کی خاموش، سَرد راہداری جس میں اُسکا سالوں سے آنا جانا تھا کبھی اُسکو اِتنی سَرد، خُون جما دینے والی، خاموش اور سُنسان

www.novelsclubb.com

نہیں لگ رہی تھی۔اُس خاموشی کے مقابل اُسکے ذہن اور دِل میں بے حد شُور تھا۔ کانپتے ہاتھوں میں سَر گرا کر اُسکو کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ یہ سب کیا ہوا تھا۔

"حور عین۔۔۔! بھاگ کر آتی عظمیٰ اُسکے قدموں میں آ کر بیٹھتے ہوئے اُسکو پُکار رہی تھی۔کسی کے لَمس پر حور عین نے اپنی سُوجی آنکھیں اُٹھا کر اُوپر دیکھا اور پھر اُسکی ویران آنکھوں کو دیکھ کر عظمیٰ بے یقینی سے پیچھے کو ہوئی۔اُسکی کچھ گھنٹے پہلے مُسکراتی شاداب آنکھیں بُجھ چُکی تھیں اور رونے کی زیادتی سے سُرخ ہو کر سُونی تھیں۔ہونٹ جو مُسکراہٹ کے عادی بڑے عرصے بعد ہوئے تھے اب بالکل خُشک، مُسکراہٹ سے عاری، سَرد تھے۔گلابیاں چھلکاتا چہرہ لٹھے کی مانند سفید تھا۔ وہ یونہی ساکن سی بیٹھی رہی، کوئی جُنبش اُسکے وجود میں نہیں ہوئی۔

www.novelsclubb.com

عارض صاحب اور میر رَب نِشتر اُسکے ساتھ بیٹھ کر، ساتھ لگا کر اُسکو کِتنی دیر تک تسلی، ہمت، حوصلہ دینے کی باتیں کرتے رہے مگر اُسکو کچھ سُنائی، دِکھائی نہیں دے رہا تھا۔چہرہ جُھکائے اُسکی نظریں پِھر سے اپنے سُرخ ہاتھوں پر ٹِکی ہوئی تھیں۔

عارض صاحب نے بہتی آنکھوں سے اُسکے خون میں تر ہاتھوں کو دیکھ کر ڈوبتے دِل کے ساتھ گہرا سانس لیا۔مانی بہن کو یوں ساکن، شل اور سکتے کی حالت میں دیکھ کر خوفزدہ ہو رہا تھا۔اُسکی وہ بہن جو اُسکے ہاتھوں کے لمس سے اُسکو پہچان جاتی تھی اَب اُسکی آوازوں پر اُسکو جواب نہیں دے رہی تھی۔بھاگ کر آتے آصف کو دیکھ کر خضر تیزی سے اُس تک آیا۔ساتھ بے یقین،نڈھال، ششدر سی ملیحہ بھی تھی اور بہن کی حالت دیکھ کر اُسکے دِل پر ہاتھ پڑا، تبھی قدموں کو گھسیٹ کر اُس بہن تک آئی جسکی خوشیوں کبھی مکمل نہیں ہوتی تھیں، جِس کو غم ہمیشہ پورے ملتے تھے۔وہ اِنصاف پسند خُدا اُسکی بہن کے ساتھ ایسے بے اِنصافی کیسے کر سکتا تھا؟؟

"آپی! ملیحہ نے اُسکے برابر بیٹھتے ہوئے پُکارا۔اُسکا برف ہوتا، سُرخ ہاتھ تھاما مگر وہ جیسے سوچنے، سمجھنے سے محروم ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹرز کیا کہہ رہے ہیں؟"آصف نے پھیکے پڑتے چہرے کے ساتھ بے یقینی سے، خوف سے کہا جبکہ خضر نے نفی میں سَر ہلایا پھر اپنی باس کو دیکھ کر آواز آہستہ کی۔

"ڈاکٹر پُر اُمید نہیں لگ رہے۔ خُون بہت زیادہ بہہ گیا ہے۔ باس نے خون رُوکنے کی اِس حالت میں بھی بہت اچھی کوشش کی مگر ایک گولی سینے پر لگی اور ایک عین دائیں بازو کے قریب۔"خضر کے بتائے جانے پر آصف کو لگا وہ دوسرا سانس نہیں لے سکے گا۔ وہ لوگ کیسے اپنی خوشی میں ذُوالجلال کی حفاظت سے غافل ہو گئے؟ اُس نے کیسے کہہ دیا کہ وہ ذُوالجلال کے ساتھ نہیں جائے گا؟؟ ضبط سے گلابی پڑتی آنکھوں سے اُس نے ایک نظر حور عین کو دیکھا۔ دِل میں پچھتاوے، خدشے اور طرح طرح کے واہمے سَر اُٹھانے لگی تبھی بھاگتے قدموں کی آواز پر اُن دونوں نے پلٹ کر دیکھا اور ششدر، بے یقین، خوفزدہ سے رُوحان کو دیکھ کر وہ دونوں کیا

www.novelsclubb.com

سب ساکن رہ گئے۔وہ یہاں،اِس حال میں۔۔۔زخموں سے چُور مگر ذُوالجلال کے لیئے فکر مند۔

"یہ سب کیسے ہوا؟تم کہاں تھے خضر؟"اُسکے کہے جانے پر خضر جو بغور اُسکو دیکھ رہا تھا چہرہ جُھکا گیا۔

"خضر کا قصور نہیں وہ اگر ہوتا بھی تو گولی کا مُقابلہ نہیں کر سکتا۔اور ذُوالجلال سیکورٹی نہ ہونے کے باوجود سوپر بھاری ہوتا ہے مگر گولی۔۔۔"آصف کے افسوس بھَرا انداز پر رُوحان نے دُھکتے سَر کے ساتھ بال پریشانی سے پیچھے کیئے اور پِھر ایک نظر آپریشن تھیٹر کے بالکل پاس ساکن سی بیٹھی حور عین کو دیکھا۔

"مجھے یقین ہے کہ گولی کس نے چلائی ہو گی۔"رُوحان کے کہے جانے پر آصف اور خضر تیزی سے سیدھے ہوئے۔ذُوالجلال نے جب اُس پر یقین کر لیا تھا تو اُنھیں بھی کرنا چاہیئے۔اُن دونوں کے چہرے دیکھ کر اُس نے گہرا سانس لیا اور اِس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھتا۔حور عین کی نگاہ چہرہ پھیرتے ہی رُوحان میر تک گئی۔ماؤف

ہوتے ذہن نے تیزی سے جاگ کر معلومات پروسیس کیں اور پھر وہ تیر کی سی تیزی سے اُسکی جانب لپک کر جھپٹ پڑی۔رُوحان جو اِس حملے کے لیئے تیار نہیں تھا لڑکھڑا کر پیچھے کو ہوا۔

"تم۔۔تم یہاں میرا تماشا دیکھنے آئے ہو نہ میری بے بسی دیکھنے، مجھے اُجڑتے دیکھنے۔۔۔"اُسکے چہرے پر پے دَر پے تھپڑ مارتے ہوئے، ہذیانی چیختے ہوئے وہ بالکل حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔رَب نِشتر صاحب نے خون ہوتے دِل کے ساتھ ایک بار پھر اپنے بیٹے کو، اپنی ہی غمگیں بیٹی کے ہاتھوں پِٹتے دیکھا۔دِل میں دَرد کہیں اندر تک سرائیت کرنے لگا۔

"نہیں حور عین!"وہ کہنا چاہتا تھا، اِس اِلزام کی تردید کرنا چاہتا تھا مگر کیا اُسکے ماضی میں روا رکھے گے سلوک کے بعد وہ خود کو بَری کروانے میں حق بجانب ہوتا۔اُسکے ہاتھ جو مفاہمتی انداز میں اُٹھنے لگے تھے، پہلو میں ہی گرے رہ گئے۔

www.novelsclubb.com

"تم نے۔۔۔میرے ذُوالجلال کو۔۔۔میرے جلال۔۔۔" وہ غم میں تھی، کلیجا پھٹ کر مُنہ کو آرہا تھااور ستم تو یہ تھا کہ اُس سے کچھ مزید کہا بھی نہیں جارہا تھا۔ تھک کر پیچھے کو ہوتے ہوئے اُس نے رُوحان کو دیکھا تک نہیں۔وہ مار کھا کھا کر تھکا نہیں تھا مگر وہ مار مار کر تھک گئی تھی، نڈھال ہو گئی تھی۔سُن ہوتے دماغ نے ہر حِس پھِر سے معدوم کر دی اور عظمیٰ اور ملیحہ کی چیخ کے ساتھ وہ زمین بُوس ہو گئی۔ کسی کو تھامنے کا موقعہ دیئے بغیر۔ذُوالجلال جو نہیں تھا، کوئی کیسے تھام سکتا تھااُسکو۔ عارض صاحب تیزی سے حور عین تک آئے۔اُسکا ہاتھ بینچ پر لگنے سے زمین پہ خون پھیلنے لگا، وہی ہاتھ جو پہلے ذُوالجلال کے خون سے رنگین تھا۔آصف اور خضر ڈاکٹرز کو بُلانے بھاگے اور وہ یونہی ساکن سا کھڑا اُسکے پھیلتے خون کو دیکھ رہا تھا جسکو اُس نے ساری زندگی کبھی خوش رہنے نہیں دیا، جسے اُس نے ہر لمحہ ذہنی اذیت دی تھی۔وہ ابھی سے تھکنے لگا تھا مگر نہیں برسوں حور عین پر زندگی تنگ کرنے والا کچھ ہفتوں میں ہی نہیں تھک سکتا۔ڈاکٹرز، نرسز آئے، سٹریچر پہ ڈال کر حور عین کو آئی۔سی۔

www.novelsclubb.com

یو میں لے گئے۔آصف نے چہرہ پھیر کر ساکن سے کھڑے رُوحان کو دیکھا اور اِس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتے، رُوحان کا سیل فون بجا۔جیب سے سیل نکال کر صوفیا کا نام چمکتے دیکھ کر وہ چونکا۔

"صُوفی میں!" اُسکے کہے جانے پر خضر ناگواری سے پیچھے ہوا جبکہ رُوحان متوجہ نہیں تھا۔

"کیا مطلب۔۔۔کیا کہہ رہی ہو؟" وہ سمجھ نہ سکا، اُسکی کانپتی آواز بھَرایا ہوا لہجہ بات سمجھنے نہیں دے رہا تھا۔

"آصف۔۔۔ایڈریس نوٹ کرو، جلدی۔جبّل فرار ہونے لگا ہے۔" آصف تیزی سے آگے بڑھا اور اپنے فون میں رُوحان کا بتائے جانے والا ایڈریس نوٹ کرنے لگا۔میر رَب نِشتر اُداسی سے اپنے بیٹے اور بیٹی کی واپسی دیکھ رہے تھے جبکہ خضر کی ساری ناگواری بھک سے اُڑ گئی۔

"کون تھا؟" کال کاٹتے ہی خضر نے کہا جبکہ رُوحان نے گہرا سانس لیا۔

"میری بہن، صوفیا تھی۔ وہ کہہ رہی ہے کہ یہ سب جَبل نے ذُوالجلال سے اِنتقام میں خود سے کیا ہے، اُسکا کوئی دخل نہیں اور یہ کہ وہ ملک سے فرار ہونے والا ہے۔" روحان نے تیزی سے کہا اور پھر اپنے باپ کی جانب بڑھا۔

"آپ سب کا خیال رکھیں، اپنا بھی۔ ہم تینوں بس کچھ دیر میں آتے ہیں۔" اُسکے کہے جانے پر آصف اور خضر نے چونک کر ایک دوسرے کو دیکھا۔ وہ کب سے اُن میں شامل ہو گیا تھا؟؟

"باقی سوالات راستے میں۔" اُن دونوں کے چہرے دیکھ کر کہتے ہوئے تیزی سے پلٹا اور حیران سے وہ دونوں بھی تیزی سے ہوش میں آکر اُسکے پیچھے بھاگے۔ خضر ساتھ میں آئی۔جی پشاور کو کال مِلا رہا تھا جبکہ میر رَب نِشتر نے چہرہ پھیر کر عارض صاحب کو دیکھا جو نم، بھیگی آنکھوں سے مُسکرا دیئے تھے۔

---

www.novelsclubb.com

"شُکر کریں،اِنکو غصّہ نکالنے کا موقع مل گیا و گرنہ نروس بریک ڈاؤن ہو سکتا تھا۔"

وہ عظمیٰ اور حور عین کی ورک پلیس تھی اِسی لیئے سب جاننے والے ڈاکٹرز حور عین کی تیمارداری کے لیئے باری باری آرہے تھے۔وہ دوائیوں کے زیرِاثر آنکھیں موند ہوئے تھی۔ملیحہ اور عظمیٰ نے اُسکے پٹی لگے ہاتھ کو دیکھا اور پھر دونوں پاؤں کو جو شدید زخمی ہونے کے بعد پٹی کروائے گئے تھے۔

"یہ سب کیا ہو گیا۔۔۔"ملیحہ کے کہے جانے پر عظمیٰ نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا اور پھر اُسکا شانہ تھپتھپایا۔

"سب اِنشاءاللہ ٹھیک ہو جائے گا۔"اُسکی تسلی کھوکھلی تھی،اُسکو بھی علم تھا۔وہ پچھلے تین گھنٹوں سے حور عین کے پاس بیٹھی تھیں مگر وہ تھی کہ ہر شے سے بے گانہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"جلال! "سَر اِدھر اُدھر پٹختے ہوئے وہ اُن دونوں کو پریشان کرنے لگی اور پِھر وہ ایک جھٹکے سے اُٹھ بیٹھی۔اِس سے پہلے اُٹھتی، ہاتھ میں لگی ڈرپ نے اُسکی کوشش ناکام بنادی۔

"لیٹی رہو، تمہیں آرام کی ضرورت ہے۔" عظمیٰ نے نرمی سے کہا۔وہ ذہن جو سویا ہوا تھا، بے دار ہونے لگا۔ہاتھ میں تکلیف ہو رہی تھی۔پاؤں جل رہے تھے مگر اُس نے ہاتھ بڑھا کر ایک جھٹکے سے ڈرپ کھینچ کر اُتار دی۔اُسکو پاؤں بیڈ سے اُتارتے دیکھ کر وہ دونوں تیزی سے اُس تک آئیں۔

"مجھے جلال کے پاس جانا ہے۔" ایک ہی رٹ تھی، ایک ہی استدعا تھی۔وہ اُن دونوں کے قابو سے باہر ہو رہی تھی تبھی عظمیٰ نے حور عین کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ہم تمہیں لے کر جاتے ہیں، تم پاؤں پر زور نہیں ڈال سکتی۔" آنکھیں جھپک کر آنکھوں میں دَر آتے اندھیرے جھٹک کر وہ عظمیٰ اور ملیحہ کا ہاتھ تھام کر لڑکھڑاتے ہوئے باہر آئی مگر وہ اُسکو آپریشن تھیٹر نہیں لے کر جا رہی تھیں۔

"ہم۔۔۔کہاں جارہے۔مجھے آپریشن تھیٹر۔۔۔"غنودگی نے اُسکی آواز بھی مدہم کردی تھی ورنہ وہ چیختی۔

"اُنکا آپریشن ہوگیا ہے آپی۔ذُوالجلال بھائی کو سی-سی-یو میں شفٹ کردیا ہے۔" ملیحہ کے کہنے پر وہ بے یقینی سے ٹھہری پھر ایک آس میں ڈوبی نظر عظمیٰ پر ڈالی۔اُس نے آنکھیں موند کر کھولتے ہوئے جیسے خاموش تسلی دی۔خوف سے سُکڑتے دِل کے ساتھ وہ لڑکھڑاتے قدموں سے اُس شیشے کے دروازے تک آئی جسکے پار ذُوالجلال تھا مُختلف مشینوں میں جکڑا اُسکا وجود ساکت تھا بالکل حورعین کے دِل کی طرح۔ بھیگتی آنکھوں سے وہ شیشے کے پار نظر آتے ذُوالجلال کو اِتنی بے یقینی، حسرت سے دیکھ رہی تھی کہ برابر کھڑی عظمیٰ اور ملیحہ کا دِل کٹنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"جلال!"شیشے پر اپنا زخمی ہاتھ رکھتے ہوئے اُس نے چہرہ بھی شیشے پر ٹِکا لیا۔

"مجھے جلال کے پاس جانا ہے۔"یہ پہلا طویل جملہ تھا جو اُس نے بغیر لڑکھڑائے اِن سات گھنٹوں میں کہا تھا۔وقت کا حساب جیسے سب کے ذہنوں سے نکل چُکا تھا۔

"ابھی وہ ہوش میں نہیں ہیں حور عین، تمہیں آرام کرنا چاہیئے تاکہ ذُوالجلال بھائی ہوش میں آئیں تو تم اُنہیں صحت مند نظر آؤ۔" اُسکے مٹی سے اٹے، بکھرے، اُجڑے حُلیئے کو دیکھ کر عظمیٰ نے اُسکو سمجھانا چاہا وہ اُسکو نہیں بتا سکتی تھی کہ ڈاکٹرز نے اگلے کچھ گھنٹے ذُوالجلال کے لیئے سخت کریٹیکل کہے تھے۔

"نہیں، مجھے کہیں نہیں جانا۔" کسی ناراض رُوٹھے بچے کی طرح اُس نے عظمیٰ کے ہاتھ اپنے شانے سے ہٹا کر ہنوز وہیں دیکھتے ہوئے کہا۔ ملیحہ اور عظمیٰ اُسکو دیکھ کر رہ گئے۔

"ملیحہ اور عظمیٰ بیٹا! آپ نِشتر اور رَمانی کے ساتھ گھر جائیں، شاباش۔" حور عین کے برابر آ کھڑے ہوتے عارض صاحب نے آ کر کہا۔ وہ اِن چند گھنٹوں میں ہی بہت بُوڑھے دِکھائی دے رہے تھے۔

"انکل! میں تو یہاں ڈاکٹر ہوں۔ میں یہیں رہ جاؤں۔" عظمیٰ کے کہے جانے پر وہ اُسکی بات سمجھ کر خاموش ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"ملیحہ بیٹا! مانی وہیں بینچ پہ سُو گیا ہے اُسکو گھر لے کر جاؤ۔" وہ جانتے تھے کہ ملیحہ کی بھی تازہ سرجری ہوئی ہے۔ ہسپتال کا سوگوار ماحول اُسکے دِل کے مواقف نہیں تھا۔ ملیحہ نے کچھ کہنا چاہا مگر اُنکی آنکھوں میں جو اِلتجا تھی اُس پر ملیحہ سَر ہلا کر عظمیٰ کے ساتھ پلٹ گئی۔ اب صرف حورعین اور وہ رہ گئے تھے اور شیشے کے اُس پار ساکن، خاموش ذُوالجلال۔ چہرہ پھیر کر اُنہوں نے حورعین کو دیکھا جسکا حلیہ بالکل بدل چُکا تھا۔ وہ اُن سے بھی زیادہ نڈھال، بیمار اور دُکھی معلوم ہو رہی تھی۔ اُنکی آنکھوں کی سطح تیزی سے نم ہونے لگی۔ اِیسا تو اُنہوں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔ وہ تو اُن دونوں کا گھر پہنچ کر عالی شان اِستقبال کرنے کا اِرادہ کے کر گئے اور کہاں یہ سب۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"حورعین۔۔۔ بیٹا!" کٹتے دِل سے اُنہوں نے اُسکو پُکارا جو اُنکے بیٹے، اپنے شوہر کو اِیسے پلک جھپکے بغیر خوف سے دیکھ رہی تھی جیسے پلک جھپکے گی تو سب ہو گا،

ذُوالجلال نہیں ہو گا۔اُسکا زرد ہوتا چہرہ اُنکو پریشان کر رہا تھا۔حور عین نے گردن پھیر کر اُنکو دیکھا جنکی آنکھوں میں اُسکے لیئے بے حد تفکر تھا۔

"جلال! ہمارے پاس واپس آ جائیں گے نہ؟"اُسکے لہجے میں جو آس، جو خوف، جو خدشے تھے اُس پر اُنکا دِل ڈوب کر اُبھرا۔اُسکی بنجر آنکھیں اُنکو دیکھ کر بھیگنے لگی تھیں۔

"اِنشاءاللہ، بیٹا! اللہ پاک سے دُعا کرو۔اللہ پاک سے اچھے کی اُمید رکھو۔"اُنکی آواز لرز رہی تھی مگر بول مضبوط تھے۔

"میں۔۔۔میں ہی وجہ ہوں۔۔۔میں ہی منحوس ہوں۔۔۔سب پیارے مُجھ سے ہی چِھن جاتے ہیں۔سب لوگ میری وجہ سے۔۔۔میری آنکھوں کے سامنے۔۔۔۔"کپکپاتے الفاظ اَبھی بھی اُسکی غائب دماغی، شدید صدمے کی نشاندہی کر رہے تھے۔عارض صاحب نے بے اِختیار گہرا سانس لیا۔

"اِیسا نہیں ہے بیٹا! اِیسا نہیں ہوتا۔۔۔یہ سب ہماری آزمائش ہوتی ہے۔اِسکا پھل مل جاتا ہے۔" اُسکے سَر پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ کہہ رہے تھے حالانکہ دِل اُنکو بھی لہو لہان تھا مگر وہ ڈھے جاتے تو حور عین کو کون سنبھالتا۔

"میں ہی کیوں آزمائی جاتی ہوں۔۔۔میری ہی آزمائش کیوں۔۔۔مجھے کیوں پھل نہیں ملتا۔" وہ اللہ پاک سے ناراض نہیں تھی لیکن شکوے تھے اور بہت تھے۔غم تھا اور شدید تھا۔اذیت تھی اور اِنتہا کی تھی۔گھٹتے دِل پر ضربیں مارتے ہوئے وہ بے جان ہوتے قدموں سے وہیں سَرد راہداری میں بیٹھ کر اپنے سب غم یاد کر رہی تھی۔ایک ذُوالجلال کے ہونے سے جو سب غم پسِ منظر میں چلے گئے تھے، محو ہو گئے تھے وہ اُسکے آنکھیں موندتے ہی، منظر سے ہٹتے ہی پھر سے سَر اُٹھانے لگے۔

www.novelsclubb.com

"جلال۔۔۔" وہ اُس نام کو پُکار پُکار کر رُوئے جا رہی تھی، بند ہوتے دِل پر ضربیں مارے جا رہی تھی۔وہ نام جو وجہِ تسکین تھا، وہ نام جو لیتے ہی وہ شخص سامنے آجاتا جسکا نعم البدل اِس جہاں میں کہیں بھی نہیں تھا اور عارض صاحب بے بسی سے،

بھیگتی آنکھوں سے اُسکو دیکھ رہے تھے جسے سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔ جو اُنکے بیٹے کے ساتھ پل پل مر رہی تھی۔

ہم سُنّی تھے مگر پھر بھی اِیک فرقت کی شدت سے

ہم نے اپنا دِل یہ پیٹا اور گریباں چاک کیا۔۔۔۔

"آپ اَب اندر جا سکتی ہیں مسز جلالل۔" وی-آئی-پی پینل کے ہیڈ جو ذُوالجلال کے خاص جاننے والے تھے۔ راہداری میں کھڑے حور عین کو غم سے نڈھال دیکھ کر قریب آئے اور اُنکو کہنا پڑا۔ حور عین اور عارض صاحب نے سَر اُٹھا کر اُنکو دیکھا اور پھر عارض صاحب کے چہرے پر جو ممنونیت دَر آئی اُس پر وہ سَر ہلا کر حور عین کو اندر جانے کا اِشارہ کر کے واپس چلے گئے۔ عارض خان اُسکو لڑکھڑاتے، زخمی قدموں سے تیزی سے اندر جاتے دیکھ رہے تھے۔

"جلالل۔۔۔" وہ گھنٹوں کا اِدراک بُھول گئی کہ کب سے وہ ساکن، خاموش سے ذُوالجلال کے سرہانے بیٹھی تھی۔ نیند اور بُھوک کا ہوش بُھلائے۔ عارض صاحب

اُسکو گھر جا کر فریش ہونے کا کہہ کہہ کر تھک گئے مگر وہ اِتنی ضدی، اِتنی ہٹ دَھرم ہو جائے گی ملیحہ اور آصف نے سوچا تک نہیں تھا۔ خضر پھر اُنکو گھر لے گیا اور رَب نِشتر آ گئے اور وہ بھی سمجھا سمجھا کر تھک گئے کہ ذُوالجلال بہتر ہے مگر جب تک وہ آنکھیں نہیں کھوُل لیتا حور عین کو سمجھانے کا مطلب تھا اپنا سر دیوار سے مارنا۔ وہ بھی اُسکو سمجھا بُجھا کے تھک ہار کر باہر چلے گئے کہ یہاں ایک وقت میں ایک ہی بندہ ٹھہر سکتا ہے اور ظاہر ہے حور عین اپنی جگہ چُھوڑنے کو کسی صورت تیار نہیں تھی۔

"حور عین ضد مت کرو اور کچھ دیر آرام کر لو، اپنا حلیہ دیکھو۔" بَس اُسکے سامنے ہاتھ جوڑنا رہ گیا تھا آصف کا مگر وہ یونہی ذُوالجلال کو دیکھے گئی۔ اگر جو ذُوالجلال نے آنکھیں کھوُلیں اور وہ نہیں موجود ہوئی پھِر کیا ہو گا؟ وہ نہیں اُٹھے گی، یہ طے تھا۔ دوپہر سے رات اور اگلی صبح سے شام ہو گئی مگر حور عین کو کوئی مائی کا لعل سمجھا نہ

www.novelsclubb.com

سکا۔سب کے جاتے ہی وہ پھِر سے سسکنے لگی۔خاموشی اُسکو پھِر سے کاٹ رہی تھی۔ذُوالجلال کو ساکن دیکھ کر اُسکے اندر باہر عجیب سی وحشت سَر اُٹھانے لگی۔

"ذُوالجلال۔۔۔!" وہ اُٹھ کر اُسکی جانب جُھک کر اُن بند آنکھوں کو چھلکتی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔اُسکو اَب مصنوعی سانس نہیں دیا جا رہا تھا مگر وہ پھِر بھی ہوش میں آنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔چھلک اُٹھتی آنکھوں سے سِسک کر وہ اُسکے سینے پر سَر رکھ کر یونہی کھڑے کھڑے آنکھیں موند گئی۔

"آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔اللہ کا واسطہ واپس آجائیں۔بابا کے بعد میں آپکو بھی نہیں کھوُ سکتی۔آپ کیوں نہیں جاگ رہے۔کیا آپکو مُجھ سے ذرا بھی محبت نہیں؟ کیا وہ محبت کے سارے دعاے جُھوٹے تھے۔۔" اُسکے سینے پر نرمی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے اُسکی مدہم مدہم دِل کی دھڑکنیں سُن کر وہ شکوے کیئے جا رہی تھی اور پھِر وہ جو کل صبح کی بُھوکی تھی،اُسکے پیٹ نے پھِر سے دُہائی دی مگر اَب

www.novelsclubb.com

کی بار اُس آواز پر وہ شرمندہ نہیں ہوئی بلکہ یونہی آنکھیں موند جُھک کر کھڑی رہی۔

"تم نے ابھی تک کھانا نہیں کھایا۔۔۔"نرم، نقاہت بھَری پُکار حور عین سکندر کو اپنا وہم محسوس ہوئی۔ لمحے بھَر کو ساکن رہی۔

"جلالِ۔۔۔"یونہی سَر اُٹھائے بغیر وہ جُھک کر پُکارتی رہی اور پِھر ذُوالجلال کے دِل کی یک دَم تیز ہوتی دَھڑکن نے اُسکو ٹھٹکایا۔ آنکھوں میں آنسو ٹھہر گئے۔ایک جھٹکے سے سَر اُٹھا کر اُس نے ٹھوڑی اُسکے سینے پر رکھے ہی سامنے دیکھا اور ذُوالجلال۔۔۔وہ نیم وا، تھکان کے بُوجھ سے بند ہوتی آنکھوں کو بامشکل کھوُلے اُسکو دیکھ رہا تھا جو کہیں سے بھی وہ حور عین نہیں لگ رہی تھی جِسے اُس نے آخری بار آنکھیں بند ہونے سے پہلے دیکھا تھا۔یہ پھیلتی سُرخ، سوجی ہوئی آنکھوں اور زرد اُجڑے ہوئے سَراپے کے ساتھ تو کوئی اور ہی غم سے نڈھال حور عین تھی۔

www.novelsclubb.com

"جلال۔۔۔"اُس نے یہ نام پھِر پُکارنا چاہا مگر ہونٹوں میں ہی پھڑ پھڑا کر رہ گیا اور نقاہت سے مُسکراتے اُس محبوب چہرے کو دیکھ کر اُسکی آنکھیں پھِر سے بھیگنے لگیں۔وہ خوبصورت چہرہ دُھندلانے لگا تبھی آنکھوں کو بے دَردی سے رگڑ کر اُس نے اُس دُھند کو رفع کرنا چاہا جو اُسے ذُوالجلال کو دیکھنے نہیں دے رہی تھی۔

"کیا حال کر لیا ہے تم نے اپنی اِتنی حسین آنکھوں کا۔"بیٹھی ہوئی، بھاری کمزور آواز پر حور عین کی آنکھوں سے کتنے ہی آنسو پھسل کر گرتے چلے گئے مگر وہ یونہی بے یقینی سے اُسکو دیکھے جا رہی تھی جو آنکھوں میں ڈھیروں تفکر، پریشانی اور محبت لیئے مُضمحل سا اُسکے حال کو دیکھ رہا تھا۔دائیاں بازو تکلیف میں تھا، زخم تازہ تھے تبھی اُس نے بائیاں بازو اُٹھا کر اُس کے نرم روئی جیسے گالوں پر رکھ کر آنسو پُونچھنے چاہے۔

"جلال۔۔"اُسکا مضبوط زندگی کی گرمائش سے پُر حدت ہاتھ جو اُسکے گال پر ٹھہرا تھا، اپنے سپید، زرد کانپتے ہاتھوں میں تھام لیا اور پھِر وہ جو کسی کے سامنے اِسطرح

www.novelsclubb.com

نہیں رُوئی تھی، کبھی نہیں رُوئی تھی اِیسے پُھوٹ پُھوٹ کر کسی بچے کی طرح آنکھیں موند کر رُونے لگی کہ ذُوالجلال کا پہلے سے غمزدہ دِل مزید غم سے ٹھہرنے لگا۔ وہ اُٹھنا چاہتا تھا، اُسکو چُپ کروا کر اپنے سینے سے لگانا چاہتا تھا مگر سینے اور دائیں بازو میں ہوتی تکلیف، وہ بہت زیادہ تھی۔ ایک جھٹکے سے اوپر کو ہو کر اُس نے بائیں بازو کا مضبوط حصار حور عین کی پُشت پر پھیلایا اور اُسکو مزید اپنے قریب کر کے سینے سے لگا لیا۔ وہ پناہ جس کے لیئے وہ اِتنے گھنٹوں سے ترس رہی تھی اُسکو پِھر سے مُیسر آ گئی تھی۔ وہ اَب بھی بچوں کی طرح ہچکیاں بھَر کے رُو رہی تھی مگر اَب کا یہ رونا خوشی کا رونا تھا، اَب کا رونا عمر بھَر کا نہیں تھا۔ اور ذُوالجلال وہ بائیں ہاتھ سے یونہی اُسکی پُشت تھپکتا رہا۔ جانتا تھا کہ وہ ہوش و خرد سے بیگانہ رہا تھا، باقی سب اور خاص طور پر حور عین کے لیئے وہ وقت یقیناً قیامت سے کم نہیں ہو گا۔ اندر آتا خِضر وہیں چونک کر ٹھہرا پِھر اپنے سَر کا تھپکتا ہاتھ دیکھ کر حیرانگی سے پیچھے کو ہوا، پِھر آگے۔

www.novelsclubb.com

"سَر۔۔۔" وہ وہاں سے واپس جانا چاہ رہا تھا مگر نہیں جا سکا۔اُسکے پُکارے جانے پر حور عین کا رونا تھما۔ تیزی سے آنسو صاف کر کے وہ پیچھے کو ہوئی اور بیڈ کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گئی مگر اُس نے ذُوالجلال کا بائیاں بازو ابھی بھی اُسی مضبوطی سے تھام رکھا تھا جیسے پِھر سے اُسکے کھوُ جانے کا اندیشہ لاحق ہو۔ذُوالجلال نے چہرہ پھیر کر دَنگ سے، تر آنکھوں سے اپنی جانب دیکھتی خضر کو دیکھا اور پِھر نقاہت سے مُسکرا دیا۔

"کیا کر رہے ہیں؟" اُسکو شرٹ سے زور آزمائی کرتے دیکھ کر وہ کھانے کی ٹرے تیزی سے سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اُسکی جانب آئی جسکو کل سے قمیض کے بجائے شرٹس پہنی پڑی رہی تھیں اور وہ سخت جُھنجھلایا ہوا تھا۔ حور عین کو بے چارگی سے دیکھ کر اُس نے ساری کوشش ترک کر دی۔ تیزی سے اُسکے ساتھ آ کر بیٹھتے

www.novelsclubb.com

ہوئے حور عین نے نرمی سے اُسکا بازو شرٹ میں ڈالا اور پِھر آگے کے بٹنز اِحتیاط سے بند کرنے لگی جبکہ ذُوالجلال چہرہ جُھکائے اُسکو دیکھ رہا تھا جو پرسوں رات سے اُسکی خدمت میں جتی ہوئی تھی۔ڈاکٹرز نے چار دِن ہاسپٹل میں رکھ کر اُسکو جانے دیا تھا۔وہ تو اُسی دِن نکل آتا یہ تو حور عین تھی جسکی فکر اور ناراضگی کے آگے بے بس ہو کر اُسکو وہاں اِتنے دِن رُکنا پڑا۔فارغ ہو کر حور عین نے چہرہ اُٹھا کر اُوپر دیکھا اور ذُوالجلال کو یوں دیکھ کر وہ ٹھٹھکی پِھر کھانے کی ٹرے لا کر سامنے رکھ کر پِھر سے ذُوالجلال کو دیکھا جو خفگی سے بیٹھا تھا۔

"طبیعت ٹھیک ہے نہ آپکی؟"اُسکے کہے جانے پر ذُوالجلال نے اُسکو دیکھا جس کی شادابی پِھر سے لوٹ رہی تھی مگر اُسکے گلابی،سفید رنگت میں ابھی بھی زردیاں گھلی ہوئی تھیں۔ساری رات اُسکے آرام کی وجہ سے وہ اُسکے سرہانے بیٹھی رہتی تھی اِس لیئے آنکھیں نیند پوری نہ ہونے کی غمازی کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"یار! اَب میں بالکل ٹھیک ہوں۔" مفاہمت سے کہا گیا۔ جانتا تھا کہ وہ اُسکے لیئے کتنا بے سُکون اور پریشان رہی ہے۔

"ڈاکٹر میں ہوں یا آپ؟" سُوپ کا باول اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے اُس نے پِھر سے وہی کہا اور ذُوالجلال گہری سانس بَھر کر رہ گیا۔

"کھانا کھائیں پِھر لان میں واک کرتے ہیں۔" چمچ اُسکے آگے لاتے ہوئے اُس نے مُسکرا کر نرمی سے کہا جبکہ ذُوالجلال اُسکے چہرے کو دیکھ کر خاموشی سے کھانا کھانے لگا۔ وہ اُسکے ساتھ تھی، اُسکے برابر۔ بے شک اُس نے اِسطرح سادگی سے حور عین کا اپنے گھر میں آنا نہیں چاہا تھا۔ وہ اُسکو بہت دُھوم دھام سے لانا چاہتا تھا مگر خیر تقدیر کو ایسا ہی منظور تھا۔ وہ اُسکے ساتھ تھی اور اِسکے سواء اُسکو کیا چاہیئے بَھلا۔

www.novelsclubb.com

"معاف کر دینا کیا اِتنا آسان ہوتا ہے؟" وہ دونوں باہر لان کی ٹھنڈی گھاس پر ننگے پیر چہل قدمی کر رہے تھے۔ حور عین نے اُسکا بائیاں بازو نرمی سے تھام رکھا تھا،

اِیسے میں ذُوالجلال کے کہے جانے پر چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا جسکے چہرے پر نرمی اور محبت ہی محبت تھی۔

"آسان تو نہیں ہوتا مگر بعض اُوقات کر دینا چاہیئے۔" وہ جانتی تھی کہ یہ سوال ذُوالجلال نے کیوں کیا ہے تبھی بغیر پُوچھے جواب دیا گیا اور ذُوالجلال خان پورے دِل سے مُسکرا دیا اُس اِنعام پر جو اللہ نے اُسکو عطا کیا تھا۔

"پِھر تمہاری دیکھا دیکھی میں بھی رُوحان کو معاف کر دیتا ہوں۔" اُسکی اگلی بات پر حور عین چونک گئی مگر اَب کی ذُوالجلال کو دیکھا نہیں۔

"اچھا کریں گے آپ۔۔۔اور صوفیا کو بھی معاف کر دیں۔" وہ ذُوالجلال کو بتا چُکی تھی کہ جبل کو پکڑوانے میں صُوفیا نے مدد کی تھی۔

"صُوفیا سے کبھی میری اِس قسم کی نفرت نہیں رہی یا پِھر میں نے کبھی اُسکو اِتنا سوچا اور جانا ہی نہیں۔" ذُوالجلال کے کہے جانے پر حور عین نے مُسکرا کر اُسکے شانے پر سَر رکھ دیا اور ذُوالجلال کو ٹھہر جانا پڑا۔

"اَب یہ ناانصافی ہے میرے ساتھ۔۔۔"اُسکے یوں رُوٹھے بچوں کی طرح کہے جانے نے حور عین سکندر کو قہقہہ لگا کر ہنسنے پر مجبور کر دیا۔ذُوالجلال چہرہ پھیرے محویت سے اُسکے سادہ، ہر زیبائش سے پاک چہرے کو دیکھے گیا۔وہ چہرہ جو اول روز کی طرح آج بھی اُسی طرح دھڑکن رُوک دینے کے فن سے آشناء تھا۔

"ولیمے پہ تم اچھا سا تیار ہو گی نہ؟"یاد آجانے پر اُس نے یونہی اچانک سے کہا۔ حور عین کو اُسکے اِندازنے مُسکراتے رہنے پر مجبور کر دیا۔

"ظاہر ہے!اِتنا اچھا تیار ہوں گی کہ آپ سب بُھول جائیں گے۔"یہ کہتے ہوئے اُسکی آنکھوں میں جو شرارت بھری چمک تھی اُس نے ذُوالجلال کو زندگی کے حُسن سے ایک بار پھر مُتعارف کروادیا۔

www.novelsclubb.com

"میں تو اُس دِن ہسپتال میں تمہیں اُس حلیئے میں دیکھ کر بھی سب بُھول گیا تھا۔" اُسکے جواب پر حور عین جو مزے سے اُسکے شانے پر سَر ٹِکا کر آنکھیں موند چکی تھی،

کرنٹ کھا کر پیچھے ہوئی۔ خفگی سے ذُوالجلال کو دیکھا ظاہر ہے اپنا وہ عجیب و غریب، مٹی سے اٹّا، بدحال سا حلیہ اُسکو بُھولا ہی کب تھا۔

"جلال۔۔۔!" اُسکی خفگی بھَر تنبیہی پر ذُوالجلال نے مُسکراہٹ دبائی۔

"اُس دِن تو تمہیں آنکھ بھَر کر دیکھنے کی وقت نے مُہلت نہیں دی مگر اگلے ہفتے میں صرف تمہیں دیکھتے رہنا چاہتا ہوں۔" اُسکا چہرہ جو خفگی سے گُلابی ہو رہا تھا اَب کے جھینپ سے، حیا سے سُرخ ہونے لگا اور ذُوالجلال کو سانس لینے میں دُشواری ہونے لگی۔ وہ اِیسا کیسے کر لیتی تھی اُسکے دِل کے ساتھ؟

"تم بڑی خطرناک ہو۔" اُسکے خُوابناک انداز پر حور عین نے ٹھٹھک کر اُسکو دیکھا جسکے الفاظ اُسکے چہرے کے تاثرات سے بالکل میل نہیں کھا رہے تھے۔

"کیا میں خطرناک۔۔۔" اُسکو جیسے حقیقتاً اِس بات پر یقین نہیں آیا تھا تبھی زور دے کر حیرانگی سے پُوچھا گیا کہ آیا اُسے سُننے میں غلطی تو نہیں ہوئی اگر نہیں ہوئی تو الفاظ کی ردوبدل کی جائے یا پِھر وضاحت تو ضرور ہی کی جائے۔

"ہاں تم۔۔۔۔میری دِل کی دھڑکن تک چھین لیتی ہوں اور میں تمہیں خطرناک بھی نہیں کہہ سکتا۔" مُسکراتے لہجے اور دِلرُبا انداز پر حور عین جو آں کھیں سُکیڑے اُسکو خفگی سے دیکھ رہی تھی، دَھڑکتے دِل کے ساتھ نگاہوں کا زاویہ بدل گئی۔اُسکو یوں خود سے دُور، اِدھر اُدھر دیکھتے پا کر ذُوالجلال نے اپنی مُسکراہٹ روک لینے کا تکلف بالکل بھی نہیں کیا تھا۔

"ایک تو مجھے باتوں میں لگا لیتے ہیں آپ۔۔۔۔آپ کے لیئے ایک سرپرائیز ہے آج۔" یاد آجانے پر اُس نے سَر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا جبکہ ذُوالجلال نے مُسکراہٹ دبا کر بائیاں ہاتھ بڑھا کر اُسکو ایک جھٹکے سے اپنے سامنے لا کھڑا کیا۔

"قریب سے بولا کرو۔دُور سے مجھے کچھ سُنائی نہیں دیتا۔" حور عین کی پھیلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے مُسکرا کر کہا گیا اور حور عین نے اَب کی بار نگاہ نہیں چُرائی یونہی چمکتی آنکھوں سے ذُوالجلال کی مُسکراتی آنکھوں میں دیکھے گئی جہاں صرف اُسکا عکس زندہ تھا، جہاں بَس وہی تھی۔اُسکی محویت محسوس کر کے ذُوالجلال نے

www.novelsclubb.com

ہاتھ آگے بڑھا کر اُسکے چہرے پر جُھولتی لِٹ پیچھے کی جو اُسکو مکمل، یکسر دیکھنے میں ممانعت لا رہی تھی اور حور عین نے پلکیں جَھپک کر اُسکو دیکھا جسکا مضبوط ہاتھ حور عین کے گال پر ٹھہر گیا تھا۔

"ضروری رابطے، فوری فرائض، قیمی قدریں

تمہیں میں دیکھ کر سارا تماشا بُھول جاتا ہوں۔۔۔"

لمحے بھَر کی خاموشی کے بعد ذُوالجلال کی آواز نے جیسے اُسکو کسی نئے اِحساس سے رُوشناس کروایا تھا۔ آنکھوں میں ڈھیروں حیرانگی لیئے وہ ذُوالجلال کو دیکھ رہی تھی کہ آیا یہ شعر ذُوالجلال نے ہی کہا ہے؟ اُسکے لیئے؟

"ہاں! میں نے ہی کہا ہے، تمہارے لیئے۔" ذُوالجلال جیسے اُسکو پَرت دَر پَرت پڑھ رہا تھا۔ وہ اَیک دَم ہنس دی۔

"میں جب سے تمہیں اپنے ساتھ لیا ہوں نہ یعنی اُس حادثے سے قبل تب سے میں بُھول بیٹھا ہوں کہ میں کون ہوں، میرے کیا فرائض، کیا ذمہ داریاں اور کیا عہدہ ہے۔ بس تم یاد ہو اور یہ کہ تم میرے ساتھ ہمیشہ رہو گی۔" اُسکے سَرد ہوتے ہاتھوں کو اپنے مضبوط، گرم ہاتھوں میں لیتے ہوئے وہ نرمی سے کہتے ہوئے حور عین پر کوئی اِسم پُھونک رہا تھا اور وہ چہرہ اُٹھائے، مسحور ہو کر اُس شخص کو دیکھ رہی تھی جو اِتنا عظیم، اِتنا باکمال ہونے کے باوجود اُسکے آگے ہمیشہ آسمان کی طرح جُھکا رہتا تھا۔ آنکھوں میں ڈھیروں پانی جمع ہونے لگا تھا اور پِھر وہ پانی، اَرزاں ہونے کو اُسکے گالوں پر پھسلتا چلا گیا۔ ذُوالجلال نے محبت سے اُس پانی کو انگلی کی پُوروں پر جذب کرتے ہوئے اَرزاں ہونے سے ایک بار پِھر بچا لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اِن آں کھوں میں آنسو اچھے نہیں لگتے مجھے۔" چہرہ نرمی سے تھپتھپا کر اُس نے دِلگرفتی سے کہا۔

"یہ غم کے نہیں خوشی کے آنسو ہیں جلال۔" نم آنکھوں کے ساتھ وہ جسطرح مُسکرائی اُس نے ذُوالجلال کو ساکن کر دیا۔ وہ یوں رُوتے رُوتے ہنس پڑتے ہوئے کوئی ماورائی سا منظر پیش کر رہی تھی۔ اور وہ سَرپرائیز کا بُھولے بس اُسکو دیکھنے میں مگن ہو گیا تھا۔

؎ میں ایک شخص کو ایمان جانتا ہوں تو کیا

خُدا کے نام پر لوگوں نے کیا نہیں کیا۔۔۔۔

---

www.novelsclubb.com

"اَب اللہ کا شُکر ہے ذُوالجلال کافی بہتر ہے۔" کھانے کی ٹیبل پر سَربراہی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اُنہوں نے رُوحان کو کہا جو فون پر مصروف تھا۔ چونک کر اُنکو دیکھا اور

پھر مُسکرا کر سیل فون ٹیبل پر رکھ کے اُنکی جانب پوری طرح متوجہ ہو گیا۔ میر رَب نِشتر اَب اِس اِحترام، اِس توجہ اور اپنائیت بھَری محبت کے عادی ہونے لگے تھے۔

"یہ تو بہت اچھی بات ہے۔" مُسکرا کر کہتے ہوئے اُس نے اُنکو پانی کا گلاس دِیا۔

"آپ پھِر آج جا رہے ہیں نہ عارض انکل کی طرف؟" کچھ یاد آنے پر اُس نے اچانک سے پُوچھا۔ پانی پیتے رَب نِشتر صاحب نے اثبات میں سَر ہلایا پھر چہرہ پھیر کر راہداری کے سرے پر موجود کمرے کے بند دروازے کو سُوگواری سے دیکھا۔

"ہاں! کہہ رہا تھا کوئی سرپرائیز تیار کر رکھا ہے ذُوالجلال کے لیئے۔" خاموشی کے وقفے کے بعد اُنہوں نے پھِر کہا۔ رُوحان سے اُنکی نگاہوں کی اُداسی چُھپی نہیں رہ سکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ کھانا بعد میں آ کر کھا لیتی ہے بابا۔ کچھ دِن اُسکو اکیلے رہنے دیں۔ بہت سی بے وقوفیاں اور حماقتوں کو سَرزد کر لینے کے بعد جب اِحساس ہوتا ہے تب اِنسان کو بہت سا وقت اکیلے دَرکار ہوتا ہے تاکہ شرمندگی اور ندامت کا بُوجھ قدرے پُرانا ہو

جائے پھر لوگوں کا سامنا کیا جائے۔"اُسکے کہے جانے پر رَب نِشتر صاحب نے بغور اُسکو دیکھا جو چند ہفتوں میں ہی بالکل بدل گیا تھا، سَر تا پا۔ جو اِتنا سمجھ دار، اِتنا میچور ہو گیا تھا کہ اُنکو اَبھی تک اِس بدلاؤ پر یقین کرنا مشکل لگتا تھا۔

"ہمم۔۔۔۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔" پُر سوچ لہجے میں کہتے ہوئے اُنہوں نے رُوحان کو مُسکرانے پر مجبور کر دیا۔ کچھ لوگ کتنے اچھے، کتنے سادہ دِل ہوتے ہیں، سب کچھ بُھول کر، معاف کر کے آسانی سے آگے بڑھ جاتے ہیں بغیر جتائے۔ اِیسے ہی بہت سے لوگوں سے اُسکا بھی سامنا ہوا تھا۔ اِیسے بہت سے لوگوں نے اُسکو معاف کر کے اُسکے ندامت کا بُوجھ کسی حد تک کم کر دیا تھا یقیناً یہی وقت صوفی کو بھی جلد مُیسر آئے گا۔

www.novelsclubb.com

"وہ جو حور عین اور عظمیٰ کی ساتھی ڈاکٹرز کا قتل ہوا تھا۔ اُسکے پیچھے بھی کیا جبل تھا؟" صوفیا کے بچھتاوے یاد آتے ہی اُنہوں نے رُوحان کو دیکھ کر دَریافت کرنا چاہا۔

"جی! صوفی بتا رہی تھی کہ وہ اُن دونوں لڑکیوں کا قتل کرنے کے بعد مُدعا ذُوالجلال پر ڈالنا چاہتا تھا مگر اُس سے پہلے ہی صُوفیا نے اُسکے ساتھ ڈیل کر لی تھی۔" رُوحان کے کہنے پر رَب نِشتر صاحب کا چہرہ بُجھنے لگا اور پِھر ٹیبل پر رکھے اُنکے ہاتھ پر نرمی سے ہاتھ رکھ کر رُوحان نے اُنکو خاموش تسلی دی۔

"بے فکر رہیں بابا! صوفی نے اُسکے سارے کارناموں کے ثبوت جو اکھٹے کیئے تھے پولیس کے حوالے کر دیئے ہیں۔ بعض اُوقات کچھ دیر اِنسان کو ہمیشہ کو سنوارنے میں کارآمد ثابت ہوتی ہے۔" اُسکے لہجے میں جو تسلی تھی اُس پر رَب نِشتر صاحب کا دِل ڈھارس پانے لگا۔ جیسے رُوحان سنبھل گیا تھا ویسے ہی اِنشاءاللہ صُوفیا بھی اپنی رُوٹین میں واپس آجائے گی، آگے بڑھے گی۔

www.novelsclubb.com

"واپسی پر میں آپکو لینے آؤں گا۔ مجھے ذُوالجلال سے کچھ کام بھی ہے۔" گاڑی کی چابی اُٹھاتے ہوئے کہہ کر وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔

"سہی ہے۔" اُنہوں نے مُسکراتے چہرے کے ساتھ اُسکو جاتے دیکھا جو یقیناً آفس جارہا تھا۔ نئی زندگی کی جانب آنے کے لیئے اُسکو چند ہفتے ہی لگے تھے۔ نِگار کا ڈسا ہوا زہر اپنا اثر بہت تیزی سے کھو بیٹھا تھا۔ وہ سالوں سینچ سینچ کر بُوئی گئی نفرت تھی، تناور درخت بننے کے بعد جِس نے بہت سے لوگوں کو زہر آلود، بے کار پھل دیئے تھے۔ شر مساری کے ایک جُھونکے نے اُس بَرسوں پرانے برگد کے درخت کو جڑ سے ہی اُکھاڑ پھینکا تھا۔ وہ مطمئن رہنے لگے تھے۔ زندگی سے اُنہوں نے اِیسی ہی آسانی بھَری زندگی چاہی تھی۔ ابھی بھی بہت سے خلا تھے جو پُر ہونے میں نہ جانے کِتنے عرصے کا وقت لینے والے تھے مگر خیر وہ پوری جان اور دِل سے مزید صبر کرنے کو بالکل تیار تھے وہی صبر جو رائیگاں نہیں جاتا، جسکا پھل ہمیشہ ملتا ہے، جِسے بے ثمر نہیں رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آخر ایسا کیا ہے سرپرائیز۔۔۔" کمرے میں اِدھر اُدھر ٹہلتے ہوئے وہ کب سے بڑبڑائے جا رہا تھا۔ آصف اور خضر کبھی ایک دوسرے کو دیکھتے اور کبھی اُسکو جس نے چل چل کر پیروں کے نیچے کی زمین گِھسا دی تھی۔

"کر کیا رہی ہے تمہاری بہن۔۔۔" صبح سے حور عین جو غائب ہوئی تھی تو اَب رات ہونے کو آئی تھی۔ نہ جانے اِیسے کونسی تیاریاں تھیں، کونسا سرپرائیز تھا جسکی وجہ سے وہ نظر نہیں آ رہا تھی اور اِسی بے بسی میں وہ کب سے جُھنجھلا رہا تھا کیونکہ حور عین نے اُسکو کمرے سے باہر نکلنے سے سختی سے منع جو کر دیا تھا۔

"میری بہن اور میری بیوی جو پتہ نہیں کیوں مجھے تمہارے سَر چوکیدار بٹھا گئی ہیں۔" آصف شاید اُس سے بھی زیادہ یہاں بیٹھ بیٹھ کر رَج چُکا تھا تبھی جَل کر بولا اور ذُوالجلال کے قدموں کی حرکت تیزی سے تھمی۔ حیرانگی سے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا۔ خضر کو اپنی مُسکراہٹ ضبط کرنے میں مشکل پیش آنے لگی۔ ابے! یہ کہاں پاگلوں میں پھنس گیا تھا وہ بچارا۔

www.novelsclubb.com

"اور تم۔۔۔۔ہنس لو ہماری حالت پر۔۔۔جس دن تمہاری شادی ہوئی ہمارا درد سمجھو گے۔" پاس سے آتی کھی کھی پر آصف نے اُسکو بھی گھرک دیا۔

"اِدھر دیکھو ذرا اِسکو۔۔۔بیمار میں ہوں، تنگ میں آگیا ہوں، بیوی میری نظروں سے غائب ہے اور اِسکے طعنے دیکھو تم۔۔۔" حیرانگی سے نِکل کر ذُوالجلال نے جِس انداز میں کہا خضر کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

"کس اِینگل سے تم بیمار لگ رہے ہو؟" اُسکے صحت مند سُرخ سپید چہرے کو دیکھتے ہوئے گہرا طنز کیا گیا اور ذُوالجلال نے دانت پیس کر دائیاں بازو قدرے اُوپر کیا جسکو پٹی سے لپیٹ کا اُسکے کندھے کے سہارے باندھا گیا تھا یعنی یہ دیکھو! بُھول گئے میں شدید زخمی رہا ہوں۔اُن دونوں کی بچگانہ حرکتوں پر خضر کو اَب حیرت نہیں ہوتی تھی۔

"کسی دِن میں آپکی ویڈیو بنا کر ریلیز کر دوں تو یقین مانے کوئی ایک شخص بھی آپ کو ووٹ نہیں دے گا۔" خضر نے غلط وقت پر پنگا لیا تھا۔آصف اور ذُوالجلال نے بیک

وقت کینہ توز نظروں سے اُسکو دیکھا جو اُنکی روزی روٹی، اُنکے شوق اور شعبے پر حملے کرنے پر اُتر آیا تھا۔

"تم ہمارے دوست ہو یا دُشمن۔۔؟" ذُوالجلال نے حقیقتاً اِس سیچوئیشن میں جاننا چاہا تھا تبھی دروازہ کھٹکھٹائے جانے پر جو چہرہ نظر آیا خضر نے گہرا سانس لیا۔

"بَس تمہاری ہی کمی تھی آجاؤ!۔" خضر کے بے کس انداز پر اندر آتا رُوحان لمحے بھَر کو ٹھٹکا پھِر ماحول کو جاننے کی کوشش کی مگر اُن تینوں کی مُختلف قِسم کی نظروں سے اُسکو کچھ سمجھ نہیں آسکی تبھی تیزی سے اندر آیا۔

"کیا۔۔۔! مجھے کیوں اِیسے گھور رہے ہو جیسے قصائی بکرے کو گھورتا ہے۔" رُوحان نے مفاہمتی انداز میں دونوں ہاتھ اُٹھاتے ہوئے صلح کا پرچم لہرانا چاہا۔

"تم کس کی ٹیم میں ہو پہلے یہ بتاؤ؟" ذُوالجلال کے سنجیدہ انداز پر رُوحان نے آصف اور خضر کو دیکھا جو ایک دَم پوری توجہ سے اُسکو دیکھنے لگے تھے۔

"اہمم۔۔۔کون کون سی ٹیمز ہیں؟"اُسکے سوال پر وہ تینوں کو بغور اُسکے جواب کے مُنتظر تھے بدمزہ ہو کر پیچھے ہوئے۔

"معلوم ہو گا تبھی آسانی ہو گی نہ میرے لیئے۔"اُس نے پھِر سے اِس نا سمجھ میں آنے والی سیچوئیشن کو سنبھلنا چاہا۔

"تم بھی ہماری سیاست ٹھپ کروانا چاہتے ہو۔۔۔"ذُوالجلال نے آگے بڑھتے ہوئے کڑے انداز میں کہتے ہوئے رُوحان کو گڑبڑانے پر مجبور کر دیا۔

"میں۔۔۔کیوں بَھلا یار۔۔۔میرے ووٹ ہمشیہ تمہارے لیئے ہی ہوں گے چاہئے توسی۔ایم کے۔پی۔کے کے لیئے کھڑے ہو کر دیکھ لو۔"اُسکے بَرجستہ انداز پر جہاں آصف کی ہنسی نکلی وہیں ذُوالجلال کے کندھے ڈھیلے پڑے اور تیز نظروں سے اُس نے خضر کو دیکھا۔

"یہ کہہ رہا تھا کہ آپکو ایک ووٹ بھی نہیں ملیں گے۔"آصف کے باغیانہ بیان پر ششدر خضر کو سمجھ نہیں آسکی کہ اِس کمینے اِنسان کو کس نظر سے دیکھے کہ سامنے

والے صرف دوست ہی نہیں اور بھی بہت کچھ تھے۔اَب کی بار اُن دو سخت گھورتی نظروں میں ایک اور کٹیلی، تیز نظر کا اِضافہ ہوتے دیکھ کر خضر نے گہرا سانس لیا۔

"معاف کر دیں مجھے۔۔۔میں اپنا بیان واپس لیتا ہوں۔" ہار مان لی گئی تھی۔آصف نے اپنی آنکھیں جو کب سے خضر پر ٹکی ہوئی تھیں پر ئیشر بنائے رکھنے کے لیئے، تیزی سے سہلائیں جبکہ ذُوالجلال نے رُوحان کو سامنے بیٹھنے کا اِشارہ کیا اور خود بھی بیڈ پر آکر بیٹھ گیا۔

"ٹی۔وی آن کر لو غلطی سے تو ہر جگہ ایک ہی خبر گردش کر رہی ہے کہ ذُوالجلال خان پُرو وینشیئل اسمبلی میں واپسی کا اعلان کب کریں گے۔" رُوحان کے کہے جانے پر ذُوالجلال نے گہرا سانس لیا۔معاف کر دینا آسان نہیں تھا مگر اُسکے نتائج مثبت نِکلے تھے۔

"ہاں! تبھی میں بھی کسی کی کال نہیں لے رہا۔" آصف نے کان میں اُنگلی ڈال کر جُھرجُھری لی کہ نیوز کاسٹرز، رپورٹرز، کالم نگارز نے کال کر کر کے اُسکا دماغ چاٹ

www.novelsclubb.com

لیا تھا اور اَب وہ فون ہی نہیں اُٹھا رہا تھا جب تک ذُوالجلال آفس نہیں جوائن کرتا، تب تک۔

"اگلے ہفتے سے اِنشاءاللہ۔۔۔بہت ہو گیا آرام۔۔"ذُوالجلال نے بازو سہلاتے ہوئے کہا جبکہ خضر سیدھا ہوا۔

"جَبّل کا نقشا تم نے بگاڑا تھا۔"رُوحان جانتا تھا وہ سوال نہیں ہے تبھی چہرہ جُھکا گیا۔

"پُرانا حساب چُکانا تھا اور کچھ اپنی ندامت، کم ہمتی، بے غیرتی کا بُوجھ بھی تو کم کرنا تھا۔"اُسکے جواب پر ذُوالجلال کئی لمحے خاموشی سے اُسکو دیکھے گیا جسکی جانب سے دِل تو صاف نہیں ہوا تھا مگر اَب وہ اُس طرح غیر نہیں لگتا تھا شاید معاف کرنے میں یہی خُوبی اور فائدہ ہے اِنسان کی یاداشت سے بُرے رویئے محو ہونے لگتے ہیں۔

"اُس نے ایک ایک کارنامہ کنفیس کر لیا اپنا۔دو ہاتھ کی مار تھا مگر رُوحان نے بھئی بہت مارا اُسکو۔چار دِن ہسپتال میں رہا ہے۔بہت سی ہڈیاں فریکچر کر دیں اُسکی۔"

آصف کے تفصیلی جواب پر رُوحان نے چہرہ اُٹھا کر اُسکو گھورا جس نے مجال ہے اُسکا اثر لیا ہو۔

"میری ساری خار تو نہیں نکالتے رہے اُس پر؟" ذُوالجلال کے کہے جانے پر رُوحان نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا جو اُسکی جانب ہی بڑی توجہ سے دیکھ رہا تھا۔

"پچھلے مہینے والا رُوحان ہوتا تو شاید تمہاری خار ہی نکالی ہوتی۔" اُسکے سنجیدہ تاثرات پر خضر اور آصف نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"تو کہاں گیا ہے وہ پچھلے مہینے والا رُوحان؟" وہ سَراسَر اُسکو اُکسا رہا تھا رُوحان کو معلوم تھا۔

"مار دیا ہے میں نے اُسکو۔" اُسکے انداز پر ذُوالجلال نے ٹھٹھک کر اُسکو دیکھا۔ اُسکا یہ انداز ذُوالجلال نے آج سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا شاید آصف اور خضر کو کچھ ایسا محسوس نہیں ہوا تھا۔

"اَب آپ لوگ باہر آ سکتے۔۔۔۔"دروازہ کھٹکھٹائے بغیر اندر آتی حورعین، رُوحان کو بیٹھے دیکھ کر ٹھٹھکی۔رُوحان کا چہرہ،اُسکی نظریں تیزی سے جُھک گئیں۔ اُسکا بَس چلتا تو وہ زمین کھوُد کر اُس میں پناہ لے لیتا۔

"اسلام و علیکم !رُوحان کیسے ہو؟"اُسکی پُکار پر رُوحان نے بامشکل سَر اُٹھا کر اُوپر دیکھا۔اُس عورت کو دیکھتے ہی اُسے اپنا آپ بے حد چُھوٹا،بہت حقیر محسوس ہونے لگا تھا۔مَلال،پچھتاوے اور افسوس اُسکے گرد گھیرہ تنگ کر کے اُسکو زندگی سے مایوس کرنے لگتے تھے۔

"م۔۔۔میں ٹھیک۔۔"ایک بار پھر اُسکو جواب دینے میں دِقت کا سامنا ہونے لگا۔ حورعین کو جتنی خُوشیاں،جتنی آزمائشیں مل چُکی تھیں اُسکے بعد اُسکے دِل میں رُوحان میر کے لیئے کچھ نہیں بچا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"نِشتر انکل کیسے ہیں؟" وہ اُسکو سمجھ سکتی تھی۔اَب وہ اِتنا زہر نہیں لگتا تھا کیونکہ وہ جان گئی تھی کہ اُسکے ساتھ یہی سب کچھ ہونا قسمت میں لکھا جا چُکا تھا۔شرمندہ، معافی مانگتے اِنسان کو معاف نہ کرنا اُسکو مُناسب نہیں لگا تھا۔

"اللہ کا شُکر۔۔" اُسکی آواز بتدریج آہستہ سے آہستہ ہونے لگی۔ذُوالجلال نے حورعین کو دیکھے جو نرم مُسکراہٹ سے رُوحان کو دیکھ رہی تھی اور اُسکے دِل میں حورعین کی عزت، محبت مزید بُلندیوں کو چُھونے لگی تھی۔

"آج ایک سرپرائیز ہے۔۔۔سب کے لیئے، رُوحان تمہارے لیئے بھی۔"

حورعین کے جملے کے اِختتام پر رُوحان نے چونک کر حیرانگی سے چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا جسکے بے رِیا چہرے پر بہت نرم سی مُسکراہٹ تھی۔اُسلا دِل یہ سوچ کر بُوجھل ہونے لگا کہ وہ اُسکو اپنے خاندان کے سرپرائیز میں شامل کر رہی ہے۔وہ یہ نہیں چاہتی تھی کہ رُوحان کو منفی محسوس ہو۔

www.novelsclubb.com

"میرے لیئے بھی؟" تعجب سے اُس سے اِتنا ہی کہا گیا۔ حور عین نے ذُوالجلال کو دیکھ کر چمکتی آنکھوں سے سَر ہلایا۔

"آپ سب اَب باہر آ سکتے ہیں۔" ذُوالجلال کی جانب بڑھتے ہوئے اُس نے ذُوالجلال کا بڑھا ہاتھ تھام کر اُسکو کھڑے ہونے میں مدد دی اور پِھر اُن سب کو مُسکراتی نظروں سے دیکھ کر وہ ذُوالجلال کا ہاتھ تھام کر دروازے کی جانب بڑھ گئی۔

"آ بھی جاؤ۔" چہرہ پھیر کر اُس نے اُن تینوں کو حیران دیکھ کر پِھر سے کہا جبکہ وہ تینوں گڑبڑا کر تیزی سے اُن دونوں کے پیچھے کمرے سے نِکل آئے۔

www.novelsclubb.com

"کچھ معلوم تو ہو کہ کیا سَرپرائیز ہے؟"اُسکے ساتھ چلتے ہوئے ذُوالجلال نے اُسکے کان میں سرگوشی کی جبکہ حورعین نے اُسکو مصنوعی گُھوری سے نوازا۔ گول حال کمرے میں رَب نِشتر اور عارض صاحب بیٹھے تھے اور اُنکے عین سامنے دو لڑکیاں تھیں جِن میں سے ظاہر ہے ایک تو عظمیٰ تھی جبکہ دوسری۔۔۔۔ذُوالجلال اُلجھا، قدموں کی آہٹ پر اُن دونوں لڑکیوں نے چہرہ پھیر کر پیچھے کو دیکھا اور اندر آتا ذُوالجلال جو صوفے پر کچھ قدم دُور تھا، وہیں ٹھہر گیا۔قدم زنجیر ہو گئے اور قوتِ گویائی بے یقینی سے سَلب کر لی۔وہ سامنے ہی تھا یا اُسکا گمان خواہش کا رُوپ دَھارے آ کھڑا ہوا تھا۔

"مہر۔۔۔۔"اُسکے لبوں سے بامشکل نِکلا۔حورعین نے مُسکرا کر اُسکا ہاتھ نرمی سے چُھوڑ دیا اور اُس ہاتھ کا چُھوڑنا تھا کہ ذُوالجلال کو حقیقیت کا باخوبی اِدراک ہونے لگا۔ آہستہ قدموں سے وہ اُسکی جانب بڑھ رہا تھا جو مُسکراتی، گیلی پڑتی آنکھوں سے اُسکو

www.novelsclubb.com

ہی اُٹھ کھڑے ہو کر دیکھ رہی تھی۔ وہی جو اُسکی بہن تھی، مہروشہ خان۔ جِس سے اُس نے بے حد محبت کی تھی۔ وہ اپنے قدموں پر کھڑی تھی، کیسے، کب سے؟

"لعل!" مہروشہ نے آگے قدم بڑھتے ہوئے اُس جَم چُکے شخص کو پُکارا اور ذُوالجلال خان کو لگا اُسے اُسکی بہن نے نہیں جا چُکی ماں نے آواز دی ہو۔ لڑکھڑاتے قدموں سے وہ آگے بڑھا۔

"ی۔۔۔ یہ تم ہی ہو نہ مہر، میری بہن؟" وہ جیسے یقین نہیں کر پا رہا تھا۔ آنکھوں دیکھا جُھوٹ بھی تو ہو سکتا ہے۔ مہروشہ کی مُسکراہٹ گہری ہوئی اور وہ تیزی سے آگے بڑھ کر ذُوالجلال کے کندھے سے آ لگی وہی ذُوالجلال جو اُسکا رضاعی بھائی، دوست، خیر خواہ سب کچھ ہی تھا۔ آنکھیں موندتے ذُوالجلال نے مہروشہ کا سَر ہاتھ کی تکلیف بُھلا کر شفقت سے، محبت سے تھپکا۔ کتنے ہی آنسو اُسکی آنکھوں سے گرتے چلے گئے۔ حور عین جانتی تھی کہ وہ آنسو شُکر کے ہیں، صبر کے بعد حاصل ہونے والی خوشی کے خراج میں ہیں۔

www.novelsclubb.com

"کیا کر لیا آپ نے اپنے ساتھ؟" اُسکا ہاتھ پر نرمی سے ہاتھ رکھتے ہوئے وہ ہمیشہ والی فکر سے کہہ رہی تھی۔ پیچھے کو ہو کر ذُوالجلال نے اُسکو فرصت سے دیکھا اور پھِر چہرہ پھیر کر حور عین کو دیکھا جو نم آنکھوں سے اُسکو دیکھ کر مُسکرائے جا رہی تھی۔

"تم ٹھیک ہو نہ مہر؟" اُسکی آواز میں خدشے تھے ظاہر ہے آخری بَھر اُس نے مہر کو بِستر پر کومے میں دیکھا تھا۔ وہ منظرِ دِل اور آنکھوں میں جیسے ثبت ہو کر رہ گیا تھا۔ مہروشہ نے اُسکے چہرے پر ٹھہر جانے والے آنسو اپنے ہاتھوں سے صاف کیئے۔

"بالکل ٹھیک اور آپ نے میری دوست سے مجھے بتائے بغیر ہی شادی کر لی۔" اُسکے شکوے پر ذُوالجلال نے بُوکھلا کر حور عین کو دیکھا جو کِھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اُسکی نِگاہ اپنے بابا جان اور نِشتر انکل تک گئی اور اُن دونوں کو بھی متوجہ دیکھ کر وہ اپنے گڑبڑانے پر جھینپ گیا۔

"تم بھی تو مجھے بتائے بغیر یہاں آئی ہو۔" شکوہ یہاں بھی تیار تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں! الیکشن قریب ہیں، میں تو آپکو ووٹ دینے یہاں آئی ہوں اِتنی دور سے۔"

اُسکے یوں کہنے پر ذُوالجلال قہقہ لگا کر ہنسا۔ حور عین اُسکو آنکھوں میں محبت لیئے دیکھتی رہی کہ یہی بے فکر ہنسی تو تھی جِس نے اُسکے دِل میں محبت کو بیدار کیا تھا۔

"میرے مزید ووٹ ہو گئے ہیں خضر صاحب۔۔۔" چہرہ پیچھے پھیر کر اُس نے خضر اور آصف پر گہری چُوٹ کی۔ جہاں خضر نے ایک چُور نظر عظمیٰ پر ڈالتے ہوئے جَھینپ کر سَر ہلایا وہیں آصف کی مُسکراہٹ بھی گہری ہو گئی۔ یاد آنے پر ذُوالجلال نے مزید پیچھے پلٹ کر دیکھا مگر وہاں وہ نہیں تھا۔ اُسکی دیکھا دیکھی آصف اور خضر نے بھی تیزی سے دیکھا مگر۔۔۔ وہ جو وہاں شاید پہلے تھا، اَب جا چُکا تھا۔

"کیا ہوا؟" عظمیٰ کے کہے جانے پر اُن تینوں نے چونک کر ایک دوسرے کو دیکھا۔ آنکھوں آنکھوں میں ایک دوسرے سے سوال جواب ہوئے اور پِھر وہ اندر ہال میں بڑھ آئے جہاں سب خوش گپیاں لگانا چاہ رہے تھے۔ مہروشہ کو حور عین کے ساتھ باتوں میں لگتا دیکھ کر ذُوالجلال تیزی سے رَب نِشتر انکل تک گیا۔

www.novelsclubb.com

"انکل!" اُسکی مدہم پُکار پر عارض صاحب کی کسی بات کا ہنس کر جواب دیتے رَب نِشتر نے اُسکو دیکھا جو آنکھوں میں ڈھیروں تفکر لیئے اُنکو دیکھ رہا تھا۔

"مجھے لگتا ہے رُوحان نے مہر کو دیکھ لیا تھا اور وہ۔۔۔وہ باہر چلا گیا ہے۔" اُسکے بتائے جانے پر عارض صاحب اور رَب نِشتر کے چہروں سے مُسکراہٹ غائب ہوئی اور پھِر رَب نِشتر صاحب تیزی سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

"میں بیٹا آتا ہوں، آپ لوگ باتیں کریں۔۔۔" عظمیٰ، مہروشہ اور حور عین کو اپنی جانب متوجہ ہوتے دیکھ کر اُنہوں نے تیزی سے کہا اور اِس سے پہلے کہ وہ نکلتے ذُوالجلال بھی اُنکے ساتھ ہال سے باہر نِکل گیا۔ حور عین نے چونک کر حیرانگی سے ذُوالجلال کو باہر جاتے دیکھا لیکن پھِر مہروشہ کو یوں چھُوڑ کر ذُوالجلال کے پیچھے جانا مُناسب نہیں لگا۔ اُس نے چہرہ پھیر کر عارض صاحب کو دیکھا جنہوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اُسے سب ٹھیک ہونے کا کہہ کر قدرے مُطمئن کیا اور خود اُٹھ کر مہروشہ کے پاس آئے۔

www.novelsclubb.com

"میری بیٹی! کیا مُجھ سے باتیں نہیں کرے گی؟" اُنہوں نے حور عین کو اِشارے سے جانے کا کہا اور حور عین مہروشہ کا ہاتھ تھپتھپا کر اُٹھ کھڑی ہوئی پِھر عظمیٰ کو آنے کا کہہ کر وہ بھی باہر نِکل گئی۔ وہ ذُوالجلال کو اِس حالت میں فلحال کہیں بھی جانے نہیں دے سکتی تھی۔

"وہ۔۔۔۔ وہ مہروشہ ہی تھی۔۔۔" پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ اِدھر سے اُدھر چکر لگاتے ایک ہی بات دُوہرائے جا رہا تھا۔ آنکھوں نے جِس چہرے کو ہر جگہ دیکھنے کی خواہش تھی وہ اِیسے سامنے آ بھی سکتا ہے یہ تو اُس نے سوچا تک نہیں مگر اُسکا دِل ہنوز ڈرا ہوا تھا اِس خیال سے کہیں یہ سب بھی اُسکا کوئی خواب ہوا تو پِھر؟ آنکھ کھل جانے کے بعد وہ کیا کرے گا؟؟ کیسے اِس ضمیر کی مار، دِل کی تکلیف اور پچھتاؤں کے بُوجھ کے ساتھ مزید یہ تھکان میں مبتلا کرتی زندگی گزُارے گا؟ وہ آنکھیں جو رونا

www.novelsclubb.com

بُھول چُکی تھیں، زخموں کے اُدھڑنے پر پِھر سے برسنے لگیں۔ دروازہ کھولے جانے پر اُس نے پلٹ کر پیچھے دیکھا اور دروازے سے اپنے باپ کو آتے دیکھ کر اُسکا دِل ٹھہر گیا۔ تو کیا وہ سچ میں وہاں تھی تبھی اُسکے بابا اُسکے۔۔۔ پیچھے آئے تھے، اُسکی خبر لینے۔

"بابا۔۔۔" وہ آہستگی سے بڑبڑا کر اُن تک تیر کی سی تیزی سے آیا۔ حور عین جو دروازے پر ہی رُک گئی تھی، ذُوالجلال نے اُسکو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچ لیا اور وہ سیدھا بُوکھلا کر ذُوالجلال کے کندھے سے آلگی۔ پریشانی سے اُس نے ذُوالجلال کے بازو کو دیکھا مگر ذُوالجلال نے اُنگلی اُسکے ہونٹوں پر رکھتے ہوئے خاموش کروا دیا۔ دَھڑک اُٹھتے دِل اور گُلابی ہوتے چہرے کے ساتھ وہ ذُوالجلال کو پِھر سے ہر معاملے سے بے خبر ہو جانے پر مجبور کر رہی تھی۔

"با۔۔۔ بابا۔۔" اُنکے پھیلے ہوئے دونوں ہاتھوں کو تھام کر لڑکھڑاتے ہوئے وہ بامشکل بولا۔ رَب نِشتر صاحب نے بامشکل اُس اُونچے، لمبے بیٹے کو سہارا دیا۔

www.novelsclubb.com

"وہ۔۔۔مہر۔۔۔۔میرا خواب۔۔۔"اُس سے بات کہی نہیں جا رہی تھی، بنائی نہیں جا رہی تھی۔رَب نِشتر صاحب نے اُسکے گال پر پھسلتے آنسو صاف کر کے اُسکے کانپتے ہاتھ نرمی سے سہلا کر اُسکو جیسے سنبھلنے کا خاموش عندیا دیا۔

"ہاں۔۔۔بیٹا! وہ مہروشہ ہی ہے۔وہ صیح سلامت تمہاری، ہم سب کی آنکھوں کے سامنے آئی ہے۔وہ زندہ تھی، کوُمے میں تھی مگر کیا یہ سب باتیں اَب اہم رکھتی ہیں؟"اُنکے کہے جانے پر اُس نے چکنا چُور ہوتے دِل سے بامشکل اِثبات میں سَر ہلایا۔

"میں کہتا تھا نہ آپ سے وہ نہیں جا سکتی۔۔۔وہ نہیں مرِ سکتی۔۔"اُسکے اپنے مَلال تھے۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تم سہی کہتے تھے۔"اُسکا کندھا نرمی سے تھپتھپا کر اُنہوں نے اُسکو حوصلہ دینا چاہا مگر وہ آج بُھر بُھری دیوار کی مَانند ویسے ہی مسمار ہو رہا تھا جیسے حور عین کو کیا تھا۔

اگر اِسی کو مکافاتِ عمل کہتے ہیں تو یہ بڑی سخت چیز تھی۔اُسکو لگ رہا تھا اُسکا دِل پھَٹ کر کئی حصوں میں تقسیم ہو جائے گا۔

"حور عین اور ذُوالجلال نے تمہیں سچے دل سے معاف کیا ہے بیٹا۔وہ دل میں سخت بات رکھنے والے لوگ نہیں ہیں۔"اُنہوں نے اُسکے پچھتاوے قدرے کم کرنے چاہے۔

"اِسی بات کا تو رونا ہے۔اُن دونوں نے مُجھ جیسے شخص کو اِیسے کیسے آسانی سے معاف کر دیا۔۔۔میں،اُس نرم دِل،نازک،اِتنی اچھی حور عین کے ساتھ اِیسا ظلم کیسے کرتا رہا۔۔۔میں بہت تکلیف میں ہوں بابا۔میں یہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتا۔۔میں معاف کیئے جانے کے اِس عمل سے مر رہا ہوں۔"وہ اُنکو پِھر سے چھ سال پُرانا رُوتا،بِلکتا رُوحان لگنے لگا تھا۔رُوحان کو اپنا بُوجھ برداشت کرنے میں دِقت ہونے لگی۔ذُوالجلال اور حور عین نے چونک کر ایک دوسرے کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اور میں۔۔۔مجھے حور عین اُسکی قاتل لگنے لگی تھی۔۔۔سارا قصور میرا، سارے گناہ میرے ہیں۔میں تھا جو اپنی ماں کی محبت میں اندھا، گونگا اور بہرا بَن گیا تھا۔" اُسکے غم اور مَلال بہت زیادہ تھے۔

"تم مہر سے مل تو لیتے؟" اُنکے کہے جانے پر وہ جو اُنکے سینے سے لگ گیا تھا ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا۔آنسو اِس سوچ کے ساتھ ہی آنکھوں میں ٹھٹھر گئے۔

"میں اُسکو زندگی بھَر آنکھ اُٹھا کر دیکھنے کے قابل نہیں رہا اور آپ کہہ رہے ہیں، مل لیتے۔۔میں نے اُسکی دوست، اُسکی بھَابھی، حور عین کو دُکھ اور تکلیفیں دی ہیں اور میں اِتنا خود غرض بھی نہیں ہوں کہ سب بُھول کر اُسکا سامنا کروں۔" اُسکے لہجے میں خود کے لیئے اِتنی نفرت تھی کہ حور عین نے ترحم اور افسوس سے ذُوالجلال کو دیکھا جو اُسکی طرح ہی ساکن تھا۔

www.novelsclubb.com

خاموشی سے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر وہ نہ جانے کب سے یونہی اندھیرے میں بیٹھی ہوئی تھی تبھی دروازہ کھٹکھٹا اور چونک کر وہ اندر مُسکرا کر آتی حورعین کو دیکھ کر سیدھی ہوئی۔

"روشنی کیوں نہیں کی ہوئی؟" سوئچ بُورڈ پر ہاتھ مارتے ہوئے اُس نے نرمی سے پُوچھ کر کمرے کو روشن کر دیا۔ اندھیرے میں کافی دیر بیٹھے رہنے سے آنکھوں کو روشنی ناگوار لگی تبھی اُس نے آنکھوں کے آگے تیزی سے ہاتھ رکھ لیا۔

"بَس آنکھیں اَبھی تک زیادہ رُوشنی کی عادی نہیں ہوئیں نہ۔" اُسکو سامنے بِستر پر بیٹھنے کا اِشارہ کرتے ہوئے بتایا۔ حورعین نے اُسکے عین سامنے بیٹھتے ہوئے اُسکے زرد چہرے کو بغور دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ہو جائیں گی رُوشنی کی عادی۔ کچھ چیزیں وقت لیتی ہیں جیسے زخم بھَرنے میں، کسی کو معاف کرنے میں، پُرانی باتوں کو بُھلانے میں وقت لگتا ہے۔" اُسکے اپنائیت سے

کہے جانے پر مہروشہ نے چونک کر اُسکو دیکھا جسکی آنکھوں میں اُسکے لیئے بے حد نرمی، محبت اور اطمینان تھا۔

"جلال بھائی کیا کر رہے ہیں؟" اُسکے سوال پر حورعین اُسکو یونہی دیکھے گئی۔ وہ جانتی تھی کہ مہروشہ کے لیئے سب کتنا عجیب اور مشکل ہو رہا ہے۔

"وہ مانی کے ساتھ کوئی گیم کھیل رہے تھے۔" اُسکے جواب کے بعد کمرے میں خاموشی دَبیز ہونے لگی۔ حورعین اُسکے جُھکے چہرے کو بغور دیکھ رہی تھی جہاں کچھ سوال، تذبذب کی سی کیفیت تھی۔

"رُوحان ٹھیک ہے بالکل۔۔۔ اور اُسکی زندگی میں کوئی عورت نہیں ہے۔" حورعین کے ایک دَم کہے جانے نے اُسکو بُوکھلانے پر مجبور کر دیا۔ خجل ہو کر حورعین کو دیکھا جسکے چہرے پر شریر مُسکراہٹ ڈیرہ جما چکی تھی۔

"کون رُوحان۔۔۔" اُسکے یوں کہنے پر حورعین نے اُسکو مصنوعی حیرانگی سے دیکھا۔

"اچھا! پِھر مجھے غلط لگا ہو گا۔" حور عین نے بھی اُسکا ہی انداز اپنا لیا۔

"کیا لگا تمہیں؟" مہروشہ نے ہر ممکن اپنا چہرہ بے تاثُر رکھا۔

"معاف کرنا ایک بہت مشکل مرحلہ ہے مہر کیونکہ یہ خُدائی وصف ہے لیکن محبت معافی کو بہت سہل بنا دیتی ہے۔ جب میں نے، جلال نے رُوحان کو سچے دِل سے معاف کر دیا ہے پِھر تم کیوں ہچکچا رہی ہو؟"

اُسکے کہنے پر مہروشہ چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھے گئی۔

"تم تو اُس سے محبت میں مبتلا ہو مہروشہ۔۔۔ اور میں نے کہیں پڑھا تھا کہ محبت اندھی نہیں ہوتی وسیع النظر ہوتی ہے، عیب نظر آتے ہیں مگر یہ نظر انداز کر دیتی ہے تو تم بھی خود کو اِتنا مَت تھکاؤ۔ محبت کے معاملے میں دِل اِنسان کے اِختیار میں نہیں ہوتا۔" اُسکا ہاتھ نرمی سے تھامتے ہوئے وہ بہت سمجھداری سے سمجھا رہی تھی۔

"جیسے تمہارا دل تمہارے اختیار میں نہیں رہا۔۔۔" وہ سوال نہیں تھا، حور عین جانتی تھی تبھی آہستگی سے مُسکرا دی۔ سُوتے ہوئے مانی کو اُٹھا کر اُسکے کمرے میں لِٹا کر آتا ذُوالجلال، مہروشہ کے کمرے کی لائٹ جلتی دیکھ کر اُس طرف آ گیا مگر اُسکو ٹھہر جانا پڑا۔ وہ حور عین کا جواب سُننا چاہتا تھا۔

"میں نے ذُوالجلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے جب گرتے دیکھا تھا تو جانتی ہو اُس لمحے مجھے کس بات کا خیال سب سے پہلے آیا؟" اُسکے سوال پر مہروشہ نے بے اختیار نفی میں سر ہلایا۔

"میں نے کچھ دن پہلے سوچا تھا کہ شاید میں رُوحان کو عمر بھر معاف نہیں کر سکتی شاید میں اِتنی اعلیٰ ظرف نہیں ہوں مگر جس دِن میں نے ذُوالجلال کو گرتے دیکھا اُس دِن مجھے احساس ہوا کہ زندگی دراصل ہے کیا؟ ہاتھوں سے زندگی کو سرکتے دیکھنا کس قدر کربناک ہے یہ مجھے اُس دِن معلوم ہوا اور اُس دِن میں نے رُوحان کو معاف کر دیا۔ میں سب بُھول گئی جو کچھ بھی میرے ساتھ ہوا اِس لیئے کہ رُوحان

www.novelsclubb.com

نے بھی تو اپنی محبت کو اپنی آنکھوں کے سامنے زندگی سے دُور جاتے دیکھا تھا۔اِس لیئے کہ اُس دِن مجھے اندازہ ہوا کہ رُوحان میرا مسئلہ نہیں ہے۔اُس دِن میری دُنیا میں ذُوالجلال کے علاوہ کوئی بھی باقی نہیں رہا اور سب ثانوی ہو گئے۔" وہ کہہ رہی تھی اور مہروشہ ساکن سی اُسکو دیکھ رہی تھی۔دروازے سے اندر آ چُکے ذُوالجلال کو بھی لگا وہ ایک بار پھر اُس عورت کا اَسیر ہو رہا ہے، نئے سرے سے۔۔۔

"رُوحان سے میرا کوئی ایسا لینا دینا نہیں ہے مہر کے میں اُسکو معاف نہ کر سکوں لیکن تمہارے اور ذُوالجلال کے لیئے معاف کرنے کے بعد میں تنگ نظری کا مظاہرہ بھی عمر بھر نہیں کروں گی اِس لیئے تم رُوحان کو بتاؤ کہ اِس بار تم اُسکی مُنتظر ہو۔اِس بار اُسے آنا ہو گا تم تک کہ محبت میں صرف ایک فریق ہی جُھکتا ہوا اچھا نہیں لگتا کیونکہ محبت دو لوگوں کا معاملہ ہے۔۔۔جِس میں دونوں کو ایک دوسرے تک آنے کے لیئے برابر ایک جیسی کوشش کرنی ہوتی ہے۔ سمجھ گئی؟" اُسکی باتوں کو حیرانگی سے سُنتی مہروشہ نے چونک کر حورعین کو دیکھا جو اَب چمکتی آنکھوں سے مُسکرا

www.novelsclubb.com

رہی تھی اور مہروشہ اُسکو آنکھیں پھیلائے حیرانگی سے دیکھے گئی۔ کوئی ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ کوئی کیسے خود کے ساتھ ظلم کرنے والے کو مظلوم بنا سکتا ہے؟ کوئی کیسے معاف کرنے کو اتنا سہل بنا سکتا ہے؟؟

"کیا ہوا؟" اُسکو یوں اپنی جانب یک ٹک دیکھتے پا کر اُس نے مُسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ حیران ہو رہی ہے کہ اسکا بھائی کس قدر خُوش بختِ انسان ہے۔" ذُوالجلال کی آواز پر حور عین نے حیرانگی سے پلٹ کر اُسکو دیکھا جو سیاہ قمیض شلوار میں شانوں پر چادر پھیلائے اُسکو اندر تک شاد کر گیا۔

"اللہ! آپکو کیسے پتا چلا۔۔" مہر کا حیران ہونا، دَنگ ہو جانا جائز تھا کیونکہ وہ بالکل ایسا ہی سوچ رہی تھی اور حور عین کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

"اَب تم آرام سے سو جاؤ ٹھیک ہے؟" اُٹھ کھڑے ہوتے ہوئے اُسکے گرد چادر دُرست کرتے ہوئے حور عین نے کہا جبکہ مہروشہ نے سَر اثبات میں ہلا کر لیٹتے

ہوئے سَر کشُن پر رکھتے ہوئے اپنے بھائی کو دیکھا جو چمکتی آنکھوں سے اُسکی دوست، اُسکی بھَابھی کو دیکھ رہا تھا۔

"تم نے کبھی غور کیا ہے حور عین؟" لیمپ جلاتی حور عین نے ٹھٹھک کر مہروشہ کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"بھائی جب تمہیں دیکھتے ہیں تو اُنکی آنکھیں چمکنے لگتی ہیں۔" اُسکے مُسکراتے لہجے پر ذُوالجلال کی آنکھوں میں جولا علمی بھَری حیرت اُتر آئی اُس پر حور عین کا چہرہ گُلابی پڑنے لگا۔

"کیا واقعی؟ سچ میں؟؟" ذُوالجلال کی خوشی سے مغلوب حیرت بہت زیادہ تھی۔

"چلیں یہاں سے اور اَب مہر کو آرام کرنے دیں۔" اُسکو پیچھے پُشت سے دروازے کی جانب دھکیلتے ہوئے اُسکی بات یقیناً حور عین نے گول کر دی اور بِستر پر سَر رکھے مہروشہ آسودگی سے اُن دونوں کو ہنستے مُسکراتے، نوک جُھوک کرتے باہر جاتے دیکھ رہی تھی۔

"کیا تم سچ کہہ رہی ہو مہر؟؟"اُسکے سوالوں کے باجود حور عین اُسکو دھکیلتے ہوئے باہر لے ہی آئی۔اُسکی بے چینی، حیرانگی حور عین کو حیران کر رہی تھی۔

"اندر کمرے میں چل کر آرام کریں اور جو پُوچھنا ہے مُجھ سے پُوچھیں۔۔۔"کہہ کر اُسکو بائیں بازو سے تھام کر وہ اَب اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی۔

"ہیں۔۔۔تم بتاؤ گی۔۔۔"اُسکا چونک جانا تو بَنتا تھا حور عین نے کبھی اُسکے بارے میں اِیسا کچھ نہیں بتایا تھا۔

"یہ کیا بچوں جیسی حرکتیں کر رہا ہے جلال؟"پیچھے سے آتی عارض صاحب کی آواز پر اُن دونوں نے بیک وقت اُنکو دیکھا جو اُنکی طرح سونے کے لیئے اپنے اور مَانی کے مشترکہ کمرے میں جا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"بابا!"حور عین کا ہاتھ نرمی سے چھوڑتے ہوئے وہ جُوش سے اُنکی جانب بڑھتا ہوا حور عین کو دَنگ کر گیا۔

"کیا ہو گیا ہے بھئی۔۔۔"اُسکی تیزی پر عارض صاحب تیزی سے بُوکھلا کر پیچھے ہوئے کہ کہیں اُنکا بیٹا اپنے زخمی ہاتھ سمیت اُنکے ساتھ نہ آ لگے۔

"ایک بات تو بتائیں۔۔۔"اُسکے کہے جانے پر حور عین جو وہیں کھڑی تھی، ہوش میں آ کر تیزی سے اُسکی سمت آئی۔

"جلال۔۔۔"اُسکے یوں چیخنے پر عارض صاحب کا ماتھا ٹھنکا۔

"کیا بتاؤں۔۔"اُنکے مشکوک انداز پر حور عین نے اُنکے مُسکراتے چہرے کو دیکھ کر گہری سانس لی۔اَب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

"میں جب حور کو دیکھتا ہوں تو کیسا لگتا ہوں۔۔۔"اُسکے بے تُکے سوال پر لمحے بھَر کو وہ ہونق ہوئے جو نہ جانے کیا سمجھے بیٹھے تھے۔اپنے میچور، عقل والے، منسٹر بیٹے کو اِس بے تُکے سوال پر دیکھ کر رہ گئے۔

"مجھے کیا پتہ۔۔۔"اُنکی بات بھی مکمل ہونے نہیں دی گئی۔۔۔

"غور سے دیکھیں مجھے اور پھر بتائیں۔۔۔"اُسکے بے تاب انداز پر اُنہوں نے پیچھے جھجھکتی، گھبرائی سی حور عین کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"اِسے کیا ہوا ہے؟"وہ اُسکی بے تابی پر واقعتاً تشویش کا شکار ہونے لگے۔حور عین نے گہرا سانس لے کر بے بَسی اور خجالت سے کندھے اَچکائے۔

"بابا۔۔۔بتائیں نہ۔۔۔"اُسکے پِھر سے اُسی انداز پر عارض صاحب سنبھلے۔پِھر بغور اُسکو چہرہ قریب کر کے دیکھا اور پِھر قدرے پیچھے ہو کر دیکھا۔

"تم۔۔۔تمہاری آنکھیں چمکتی ہیں۔۔"اُنکو یہی سمجھ آیا اور ذُوالجلال کے چہرے کے جو تاثرات تھے اُنہوں نے حور عین کو بالکل گم صُم کر دیا۔پِھر وہ اُسکی سمت بڑھا جو خاموشی سے اُسکو اپنی جانب اِس قدر خوشی اور سَرمستی سے بڑھتے دیکھ رہی تھی جیسے اُسے ساری جہاں کی دولت دان کر دی گئی ہو۔

"اَب آپ سونے جا سکتے ہیں۔"مُسکرا کر بابا جان کو دیکھتے ہوئے اُس نے جُھک کر حور عین کا ہاتھ تھاما جو یونہی خاموش سے،اُسکے ساتھ کھنچی چلی جا رہی تھی چہرہ

اُٹھائے اُسکو بِناپلک جھپکے دیکھتے ہوئے۔کمرے میں آکر ذُوالجلال نے اُسکا ہاتھ چُھوڑا تب بھی وہ نہیں چونکی۔یونہی کمرے کے بیچوں بیچ کھڑے ہو کر وہ ذُوالجلال کو باتھ روم میں جاتے دیکھتی رہی اور اُسکے جاتے ہی آنکھیں جَھپک کر وہ پلٹی، سامنے ہی دیوار گیر تصویر کو دیکھ کر آنکھوں میں ڈھیروں حیرانگی لیئے آگے بڑھی۔

وہ ذُوالجلال کی اُسی تصویر کو قریب سے دیکھ رہی تھی جِس کو پہلی بار دیکھ کر اُسکا دِل چُونکا تھا۔اِس کمرے میں،اِسی تصویر کو دیکھتے ہوئے اُس نے دو ہفتے کی راتیں اور صبحیں گزُار لیں تھیں مگر اُسکی نظروں میں جو حیرانگی تھی،وہ نئی تھی۔تولیئے سے گیلے بال صاف کر کے باہر نکلتے ذُوالجلال نے کمرے میں اُسکی غیر موجودگی محسوس کر کے اِدھر اُدھر دیکھا تو اُسکو اپنی تصویر کی جانب متوجہ دیکھ کر ٹھٹھکا۔چہرے پر بے ساختہ خوبصورت سی مُسکراہٹ دَر آئی۔تولیہ دائیں ہاتھ سے سٹینڈ پر رکھتے ہوئے وہ اُسکی جانب بڑھا جسکو اِرد گرد کی کوئی خبر نہیں تھی۔پَرسوں اُسکے ہاتھ سے کاسٹ اُترا تھا اِس لیئے اَب وہ اپنے ہلکے پُھلکے کام خود کرنے لگ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں تصویر کے علاوہ بھی تمہیں مُیسر ہوں، جنابِ مَنّ!" اُسکی گھمبیر، مُسکراتی آواز پر حور عین نے چونک کر اُسکو دیکھا اور ذُوالجلال کو اُسکے کھوئے کھوئے انداز نے ٹھٹکا دیا۔

"کیا ہوا؟" اُسکو یوں اپنی جانب دیکھتے پا کر وہ چونکا۔ پہلے بھی وہ اُسکی نظریں خود پر محسوس کر چُکا تھا مگر اُسکو لگا شاید وہ اُسکی حرکت کی وجہ سے اُسکو دیکھ رہی ہو مگر نہیں، اُسکی نظروں کے گہرے اِرتکاز میں کچھ اور بھی تھا۔

"حور۔۔۔!" دونوں ہاتھ نرمی سے اُسکے شانے پر رکھتے ہوئے ذُوالجلال کو تفکر گھیرنے لگا۔ اُسکے انداز پریشان کرنے والے تھے۔ حور عین اُسکے قریب آئی اور اُسکے شانے پر سَر رکھتے ہوئے وہ آنکھیں موند گئی جبکہ ذُوالجلال کے ہاتھ یونہی پہلو میں آ گرے۔

"آپ جانتے ہیں نہ کہ مجھے آپ سے بہت محبت ہے۔" اُسکا انداز سوالیہ نہیں تھا لیکن دِل کے مقام پر رکھے گئے اُسکے ہاتھ کے نیچے ذُوالجلال خان کا مضبوط دِل پوری

www.novelsclubb.com

قوت سے لرزا اور حور عین دھیرے سے مُسکرا دی جبکہ ذُوالجلال نے اُسکو شانوں سے تھام کر پیچھے کیا۔

"کیا کہا تم نے ابھی؟" اُسکو واقعی یقین نہیں آیا تھا کہ یہ حور عین نے کہا ہے کیونکہ اُنکی ازدواجی زندگی کی شروعات کے بعد محبت کے اِظہار صرف ذُوالجلال نے خود پر فرض کر لیئے تھے اور یہ پہلی بار تھا کہ حور عین واضح اُسکو محبت کا بتا رہی تھی۔اِظہار محبت کا تھا، کہنے والی اُسکی محبوب بیوی حور عین سکندر ذُوالجلال تھی۔وہ آنکھوں میں وہی مخصوص چمک لیئے اُسکو چہرہ جُھکائے دیکھ رہا تھا جس نے کہہ کر آنکھیں نہیں چُرائی تھیں بلکہ چہرہ اُٹھائے آنکھوں میں ڈھیروں محبت اور روشنیاں لیئے اُسکی بے رَنگ، دَھمک اُٹھتی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے مسحور کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو معلوم ہے نہ مجھے آپ سے کتنی محبت ہے۔" دوبارہ سے کہا گیا۔بات وہی تھی، الفاظ تبدیل کیئے گئے۔اور ذُوالجلال اپنی تیز ہوتی دَھڑکیں باآسانی سُن سکتا

تھا۔قدم بھر دُور کھڑی حور عین بھی۔ایک ٹرانس میں حور عین نے اپنا ہاتھ اُٹھایا اور اپنی جانب جُھکی دِلکش آنکھوں کو نرمی سے چُھو لیا۔

"مہر اور بابا جان سہی کہہ رہے تھے۔"اُسکے خوابناک لہجے پر ذُوالجلال خان کو سانس لینے میں دُشواری ہونے لگی۔اُسکو شانوں سے تھام کر مزید قریب کر لیا گیا۔

"کیا کہہ رہے تھے؟"اُسکا ذہن سب بُھول جانے لگا تھا تبھی نا سمجھی سے کہا گیا۔

حور عین کا ہاتھ اُسکی آنکھوں سے ہوتا ہوا،اُسکے رُخسار تک آیا اور وہیں ٹھہر گیا۔

چہرہ اُٹھائے وہ اُس سوال پر اِس قدر دِلکش ہنسی کے ذُوالجلال خود کو اُسکے سامنے اپنا دِل جُھکتے دیکھتا رہ گیا۔

"یہی کہ مجھے دیکھتے ہی آپکی آنکھیں چمکنے لگتی ہیں۔"اپنے پاؤں کے پنجوں پر کھڑے ہوتے ہوئے اُس نے اُن آنکھوں پر آگے ہو کر پُھونک ماری۔بے ساختہ آنکھیں بند کرتے ذُوالجلال کو اُس پُھونک نے اندر باہر تک سے مُعطر کر دیا۔

"یہ اِس دُنیا کا سب سے دِلکش، خوبصورت اور دَھڑکن روک دینے والا اِظہار تھا۔" فُسوں خیز لہجے میں کہتے ہوئے وہ حور عین کی دھڑکنیں بھی مُنتشر کر گیا۔اُسکی حیرت پر آگے کو ہو کر اُسکی پیشانی سے معمول کی طرح پیشانی ٹکراتے ہوئے مُسکرا کر بتایا گیا۔اور نفی میں سَر ہلاتی حور عین چہرہ جُھکائے ہنستی چلی گئی۔

"سچ کہہ رہا ہوں۔۔"اُسکو مسلسل نفی میں سَر ہلاتے دیکھ کر ذُوالجلال کو مُسکراہٹ رُوک کر، مدہم آواز میں کہنا ہی پڑا۔حور عین کی ہنسی تھمی اُس نے چہرہ اُٹھا کر پھر سے ذُوالجلال کو دیکھا جسکے چہرے سے سچ کے سوا، محبت کے سواء کچھ بھی اور عیاں نہیں تھا۔۔۔

"کیسے یقین کرو گی؟"اُسکو یونہی دیکھتے پا کر اُسکو لگا شاید وہ سہی سے یقین نہیں دِلا سکا اور حور عین کی آنکھیں شرارت سے چمکنے لگیں۔

"کیسے یقین دِلائیں گے؟"اپنا ہاتھ اُٹھا کر اُسکے شانے پر رکھتے ہوئے بڑے ہی کروفر سے، اَدا سے اِستفسار کیا گیا۔ذُوالجلال نے آنکھ بھر کر اُسکی مان سے اُٹھی ہوئی

ٹھوڑی دیکھی اور پھر اُس نے ذُوالجلال کو اپنی ٹھوڑی کی جانب جُھکتے دیکھ کر آنکھیں دَھڑک اُٹھتے دِل کے ساتھ موند لیں۔

"اگر تُو کہے! بُخارا، سَمرقَند، شیراز، لاہور اور قُرطبہ کی فضاؤں سے خوشبو چُراؤں، اُسے اپنی آنکھوں میں بَھر کہ تُجھے پیش کروں کہ لے! میری چاہتوں کے فُسوں پر یقین کر۔۔۔" پیچھے ہو کر وہ بے حد ٹھہر ٹھہر کر فُسوں خیز لہجے میں کہتے ہوئے اُسکی سماعتوں میں رَس گھُول رہا تھا۔ سُرخ چہرے کے ساتھ، پلکیں اُٹھاتی، جُھکاتی وہ ذُوالجلال کو قہقہہ لگانے پر مجبور کر گئی۔ کھڑکی سے جَھانکتا چاند ٹِکٹکی باندھے اُن محبت میں مبتلا، پُور پُور ڈوبے محب اور محبوب کو دیکھ رہا تھا جِن کو دیکھ کر اندازہ لگانا مشکل ہو رہا تھا کہ کون مُحب ہے اور کون بَھلا محبوب۔

www.novelsclubb.com

"تم اِتنا تیار ہو کر رَجھتی نہیں ہو؟" آئینے میں نظر آتے آصف کے عکس نے اُسکو بَنتے سنورتے دیکھ کر مُسکراہٹ دباتے ہوئے کہا اور وہ جو ٹھہر کر کسی خوبصورت

سے اِظہار کی مُنتظر تھی تَپ کر اُسکو دیکھنے لگی جو اُس سے پنگا لینے کے بعد بڑے مزے سے اپنے بال سنوارنے میں مصروف ہو گیا۔

"یہ تم شوہر بَن کر کوئی بہت اُونچی ہواؤں میں نہیں اُڑنے لگے "ملیحہ کے سنجیدگی سے کہے جانے پر وہ جو کب سے جوابی حملے کی توقع کر رہا تھا، قہقہ لگانے پر مجبور ہو گیا۔

"شرم نہیں آتی شوہر کو ایسے کہتے ہوئے۔ "مصنوعی خفگی سے کہتے ہوئے اُس نے ملیحہ کو مزید تپا دیا۔ایک گھُورتی نظر اُس پر ڈال کر چہرہ پھِر سے ڈریسنگ ٹیبل کی جانب کر لیا۔

"تمہیں تو بہت شرم آتی ہے نہ فضول بولنے سے پہلے۔ "کانوں میں بالیاں پہنتے ہوئے اُس نے ہمیشہ کی طرح ناک چِڑھا کر کہتے ہوئے آصف کے دِل کو گدگُدا دیا۔

"لاؤ میں مدد کر دوں۔ "مُسکراہٹ دبا کر صلح کی پیش کش کی گئی۔ملیحہ نے خفگی سے اُسکے عکس کو دیکھ کر سَر جھٹکا جیسے نہ بھئی، تم سے طعنے مفت کے کون سُنے پھِر۔

آصف نے نرمی سے اُسکو شانوں سے تھام کر اپنی جانب گھُمایا مگر اُسکے چہرے پر ہنوز خفگی تھی۔

"اس لیئے کہہ رہا ہوں کیونکہ تم اِس سب کے بغیر بھی خوبصورت اور حسین لگتی ہو۔" صلح کی جھنڈی لہرا کر اُس نے سنجیدگی سے کہا مگر آنکھیں ہنوز مُسکرا رہی تھیں۔ ملیحہ کے تاثرات قدرے نرم پڑے مگر خفگی ابھی بھی بَرقرار تھی۔

"اَب جُھوٹی تعریف کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ذُوالجلال بھائی کے ساتھ ہر وقت ہونے کے باوجود تمہیں اُنکی طرح بیوی کی تعریف کرنا نہیں آسکتا۔" اُسکے یوں کہے جانے پر آصف نے اُسکے جُھنجھلائے لہجے پر گھُورا مگر وہاں پرواہ کسے تھی۔

"اُو! میں تو بُھول گئی کہ ذُوالجلال بھائی کی تو آپی محبوب بیوی ہیں جبکہ تمہیں میں جُھونگے میں مل گئی ہوں۔" یاد آجانے پر جیسے ہی اُس نے جل کر کہا آصف کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ کانوں پر تیزی سے ہاتھ رکھتے ہوئے آصف کو تاسف سے گھُور کر بالیاں وہیں ڈریسنگ ٹیبل پر پٹختے ہوئے وہ اُسکے بَرابر سے نکلنے لگی۔

"ارے۔۔۔ارے۔۔۔" تیزی سے اُسکے آگے آتے ہوئے وہ حقیقتاً ملیحہ کے انداز پر حیران ہوا تھا۔ وہ ایسے تعریف نہ کرنے پر کبھی خفا نہیں ہوئی تھی اِس لیئے اُسکی حیرت بجا تھی۔

"اِدھر دیکھو میری طرف۔۔۔" اُسکا چہرہ اپنی جانب پھیرتے ہوئے وہ سو فیصد پُر یقین تھا کہ ملیحہ کو تعریف نہ کرنا بُرا لگا ہے۔

"مجھے آپی سے ملنے جانا ہے اور تم میرا ٹائم ضائع کر رہے ہو۔" ایک نظر آصف کے حیران چہرے کو دیکھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ پڑا بیگ اُٹھاتے ہوئے مطلع کیا گیا۔

"میرے بغیر جاؤ گی تم؟" آصف کو جیسے اُسکی ٹون سے ایک دَم اُسکے پلان کا اندازہ ہوا۔ اُسکے رنگ اب حقیقی معنوں میں اُڑے اور ملیحہ کا دِل کیا یہیں بَھنگڑے ڈالے کیونکہ اَب آیا تھا اُونٹ پہاڑ کے نیچے۔

"ظاہر ہے! تم تو آفس جا رہے ہو نہ آج سے۔" اُسکو بڑی فرصت سے پَرے ہٹاتے ہوئے ایک اَدا سے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ آصف کو اُسکی وہی مصروفیات یاد دِلا رہی تھی جسکی وجہ سے وہ دو دِن سے اُسکو وقت نہیں دے رہا تھا۔

"ایک سیکنڈ۔۔ایک سیکنڈ" اُسکے حلیئے کو دیکھتے ہوئے آصف کا دماغ ہل گیا تو یعنی وہ اِتنی فرصت اور محویت سے حور عین کے گھر جانے کے لیئے تیار ہو رہی تھی اور وہ اُسکو ایویں شوخا ہو کر چھیڑ رہا تھا

"کیا ہوا؟" اُسکو یوں مُنہ کھول کر اپنی جانب دیکھتے پا کر ملیحہ ٹھٹھکی۔

"تم اِتنا تیار حور عین کے گھر جانے کے لیئے ہوئی ہو؟" اُسکی بے یقینی بہت زیادہ تھی۔اُسکو نہیں معلوم تھا کہ اُسکا جملہ اُسکو اِتنا بھاری پڑ سکتا ہے۔ملیحہ نے مُسکرا کر اُسکو دیکھا یعنی اَب اُسکا دِل بھی ویسے ہی جلایا جا سکتا ہے جیسے اُسکی تعریف سُننے کی مُنتظر سماعتوں کو جلایا گیا۔

"ظاہر ہے! تمہارے لیئے بَھلا کیوں تیار ہوں گی وہ بھی تب جب تمہیں تیار ہوتے میں زہر سے زیادہ بُری لگتی ہوں۔" بغیر لگی لپٹی رکھے اُسکی زُبان فراٹے سے چل رہی تھی اور اب وہ چہرہ پھیرے آئینے میں نظر آتے آصف کے ہونق، پریشان، بے چین سے تاثرات باآسانی دیکھ سکتی تھی۔ چند لمحے اَسفی اُسکو یونہی دیکھے گیا اور پِھر جاتی ہوئی ملیحہ کا ہاتھ تھام کر ایک جھٹکے سے اپنے سامنے کیا۔

"تم۔۔۔۔ مجھے چُھوڑ کر جا رہی ہو؟" ملیحہ کی پھیلتی دلنشیں آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ ٹھہر ٹھہر کر کہہ رہا تھا۔ ملیحہ کو اُس اُضطراب میں مبتلا ہوتے چہرے پر ٹوٹ کر پیار آنے لگا مگر۔۔۔۔ آصف نے ایک جھٹکے سے اُسکو شانوں سے تھام کر وہ دو قدم کا فاصلہ بھی ختم کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"یار! مزاق کر رہا تھا قسم سے۔۔۔ اَب جان لو گی کیا میری۔" اُسکے یوں کہے جانے پر گُلابی پڑتے چہرے کے ساتھ ملیحہ کھلکھلا کر ہنس دی اور پِھر اُسکے شانے پر ہلکا سا مکہ مارا۔

"جب معلوم ہے میرے بغیر گزارا نہیں ہے تو پنگے کیوں لیتے ہو؟" نرمی سے اُسکی شرٹ کے کالر دُرست کرتے ہوئے وہ بے حد مان سے غرور سے کہہ رہی تھی۔ آصف کے چہرے کے تاثرات ایک دَم سے سیدھے ہوئے۔ چمکتی آنکھوں سے وہ اُسکو ہنستے دیکھ رہا تھا۔ دِل اِتنی زور سے دَھڑک رہا تھا کہ حد نہیں۔

"تم دونوں بہنیں جادو گرنیاں ہو۔" ایک ٹرانس سے اُسکے چہرے پر آئی لِٹ پیچھے کو کرتے ہوئے آصف نے مدہم لہجے میں کہتے ہوئے مُسکراتی ہوئی ملیحہ کو چونکا دیا۔

"کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ کہا ہمیں؟" اُسکو لگا شاید سُننے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔

"جادو گرنیاں!" اُسکے ہاتھ نرمی سے تھامتے ہوئے شریر انداز میں کہتے ہوئے وہ اُسکے پِھر سے خفا ہوتے چہرے کو لُٹ جاتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"اَسفی کہ بچے تم۔۔۔ آپی کو کیوں کھینچ کر لاتے ہو لڑائی میں؟" اُس سے ہاتھ جُھنجھلا کر چُھڑوانے چاہے مگر آصف کی گرفت مضبوط تھی۔ وہ یہ بات اُسکو کوئی چھتیس ہزار بار کہہ چُکا تھا اِس لیئے ملیحہ کا بگڑنا بنتا تھا۔

"کیونکہ تمہاری آپی بھی میرے معصوم دوست کے دِل کے ساتھ ایسے ہی کھیلتی ہے جیسے تم میرے دِل کے ساتھ۔" آصف کی اگلی بات پر اُس نے آنکھیں سُکیڑ کر آصف کو دیکھا جسکا انداز محبوبانہ تھا۔ ملیحہ کی ساری ناراضگی، خفگی، سراہے جانے کی چاہت معدوم ہونے لگی۔

"کچھ دیر پہلے تک تو کہہ رہے تھے کہ میک اَپ کر کر کے رَجھتی نہیں ہو۔" پلکیں جھپکا کر بڑی معصومیت سے اُسکی کوتاہی یاد دِلائی گئی۔ آصف نے مُسکراتے ہوئے اُسکو گھُورا اور پھر اُسکے ہاتھ باری باری ہونٹوں سے چُھو لیئے۔ ملیحہ کے ہاتھوں میں زندگی لہو بن کر دوڑنے لگی، دِل پوری قوت سے دَھڑک کر اپنے صحت مند ہونے کا اعلان کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کفُر بک رہا تھا۔ دَر گزر سے کام لو نہ۔" بڑی منت سے اِستدعا کی گئی اور ملیحہ کی مُسکراہٹ گہری ہونے لگی۔

"ورنہ تم جانتی ہو نہ کہ تم سے کیسی محبت کرتا ہوں میں۔ وہ تو تم خفا ہو کر جب ناک چڑھا کے سُرخ ہوتی ہو نہ میرے دِل کو بہت پیاری لگتی ہو۔" اُسکی ننھی سی ناک ہلاتے ہوئے کہہ کر اُس نے ملیحہ کو جَھنپینے پر مجبور کر دیا۔

"ایک دِن تم نہ آسفی میری ناک کھینچ کھینچ کر پکوڑے جیسی کر دو گے۔" آصف کے چھوڑتے ہی ناک سہلاتے ہوئے اُس نے پِھر سے خفگی سے کہا اور اَب کے آصف کا قہقہ اُنکے کمرے سے باہر کی راہداری میں بہت دُور تک گیا۔

"آہستہ! مامی آرام کر رہی ہیں۔" اُسکے شانے پر تھپڑ مارتے ہوئے اُس نے جِس بَرجستگی سے کہا آصف اُسکے دِلکش چہرے کو دیکھے گیا۔ زندگی کی ساری رونق اور خوبصورتی بَس اُسکے دَم سے تھی جو اُسکی ماں کا خیال ایک بیٹی کی طرح ہی رکھ رہی تھی۔ اُسکے ہنستے چہرے کو دیکھتے ہوئے آصف نے آگے جُھک کر اُسکی صبیح پیشانی چُھولی۔ آنکھیں موندتی ملیحہ کا پورا وجود اُس ایک لمس سے مہکنے لگا تھا۔ اُسی کے

www.novelsclubb.com

لمس سے جِس سے وہ ہر وقت لڑتی تھی مگر اُسکے بغیر قرار کہیں بھی نہیں تھا۔اُسکا شوہر، محرم، دوست، غمگسار۔

گاڑی جھیل کے کنارے رُوکتے ہوئے وہ آہستہ قدموں سے نیچے اُتر کر جُھکے کندھوں اور جُھکے چہرے کے ساتھ جیپ کے بُونٹ سے پُشت ٹِکا کر کھڑا ہو گیا۔چند لمحے وہ یونہی چہرہ گرائے پاؤں کے نیچے آئی بجری اِدھر اُدھر کرتا رہا پھر چہرہ اُٹھا کر آسمان کو دیکھا۔نیلا آسمان بغیر بادلوں کے بالکل صاف تھا۔گہرا سانس لے کر اُس نے چہرہ نیچے کیا اور چہرہ پھیرا۔لمحے بھَر کے لیئے کائنات کی ہر حرکت تھم گئی۔ سب جیسے ہوا میں تحلیل ہونے لگا صرف ایک منظر رہ گیا تھا جو خواب ہر گز نہیں تھا۔نیچے دیکھتے ہوئے وہی آہستہ آہستہ اُسکی جانب آ رہی تھی جسکے لیئے اُسکا دِل بڑی شدت سے دَھڑکتا تھا۔جِس سے محبت میں اُس نے خود کو اور اُسے اپنے ہی ہاتھوں سے تباہ کیا تھا۔گیلی پڑتی آنکھوں کو بے دردی سے رگڑ کر وہ نظر آتے منظر کو لے

www.novelsclubb.com

کر بے یقین نظر آرہا تھا۔ چہرہ اُٹھا کر سامنے دیکھتی وہ مہروشہ ہی تھی جو ٹھٹک گئی۔ لمحے بھَر کے لیئے وہ دونوں ایک دوسرے کو یونہی دیکھے گئے اور پِھر بیٹھتے دِل سے رُوحان اُسکو واپس پلٹتے دیکھ رہا تھا۔ وہ جو ہمیشہ سے اُسکی جانب بڑھتی تھی، ہمیشہ پہل کرتی آئی تھی، نظر نہیں پھیرتی تھی وہ اُسکو دیکھ کر آج واپس پلٹ رہی تھی۔

"مہر۔۔۔" کسی ٹرانس میں وہ جو اُسکی جانب بڑھنے لگا تھا، وہیں جَم گیا۔ اَب وہ پہلے والا وقت نہیں تھا، نہ پہلا والا نفرتوں میں لپٹا رُوحان میر تھا اور نہ پُورپُور محبت میں ڈوبی مہروشہ اُسکی جانب پُشت کر کے جا رہی تھی۔ کچھ سوچ کر بہت سا بُوجھ شانوں پر لیئے وہ آہستہ قدموں سے اُس جانب بڑھ رہا تھا جہاں ایک بینچ پر مہروشہ چہرہ جُھکائے خاموشی سے بیٹھی تھی۔ بغیر آہٹ پیدا کیئے وہ جو اُسکے سامنے برسوں کی مسافت طے کر کے پہنچا تھا، ندامت، پچھتاوے اور بھاری ہوتے دِل کا بُوجھ نہ سہار پاتے اُسکے قدموں میں بیٹھتا چلا گیا۔ مہروشہ نے دھیرے سے چہرہ اُٹھا کر اُوپر دیکھا اور اُسکا لگاوہ پِھر سانس نہیں لے سکے گی۔ وہ چہرہ اُسکے عین سامنے تھا جِس سے اُس

www.novelsclubb.com

نے ٹوٹ کر محبت کی تھی اور خود ہی ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو کر اُسکے قدموں میں بکھر گئی تھی۔

"مہر۔۔۔مہروشہ۔۔۔"اُسکی بھیگتی، مدہم آواز پر مہروشہ کا دل عرصے بعد دَھڑک کر کانپا اور پھر رُوحان نے چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا اور وہ حیرانگی سے گنگ رُوحان کی آنکھوں سے آنسو پھسلتے دیکھ رہی تھی۔اُسکے چہرے پر اِتنی نرمی، محبت اور لگن تھی کہ اُسکا لگا وہ خواب دیکھ رہی ہے مگر نہیں وہ تو خواب میں بھی اِیسا کچھ دیکھنے سے کتراتی تھی۔رُوحان چہرہ اُٹھائے اُس حیران سے چہرے کو دیکھے گیا جِس نے دُور ہو کر اُسے زندہ رہنے کا مفہوم چھین لیا تھا۔ایک ٹرانس میں اُسکا ہاتھ آہستگی سے اُٹھا لیکن اِس سے پہلے کہ وہ اُس چہرے کو چُھوتا جِس سے رُوحان میر بڑی محبت تھی، اُس نے خود ہی ہاتھ نیچے کر لیا۔وہ اُسکو دیکھنے تک کے قابل نہیں تھا، ہاتھ بڑھا کر محسوس کیسے کر لیتا۔

www.novelsclubb.com

"میں۔۔۔میں نے تمہیں بہت یاد کیا، حد سے زیادہ۔۔۔اِتنا کہ میں خود کو بُھولنے لگ گیا۔میں جانتا ہوں تم۔۔۔تم میری شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتی ہو گی اُس سب کے بعد جو میں نے کیا ہے نہ میں تم سے معافی چاہتا ہوں۔" چہرہ جُھکا کر مدہم سوگوار آواز میں کہتے ہوئے وہ مہروشہ کو حیرت میں مبتلا کر رہا تھا۔اُسکے لہجے کی عاجزی، دِلگرفتگی اُسکا دِل جھکڑنے لگی۔

"میں تم سب کے ظرف سے آگاہ ہوں۔جانتا ہوں کہ تم سب کے پاس بڑے وسیع دِل ہیں مگر معافی کی خواہش میرے دِل میں ندامت اور شرمندگی نے دفن کر دی ہے۔تمہارے سامنے میں آنکھ اُٹھانے کے قابل نہیں رہا، معافی کیسے مانگ سکتا ہوں اور تب جب تمہارے اور حورعین کی ایک ایک تکلیف اور اذیت کا مداوا بھی نہ ہو کبھی۔" پنجوں کے بل بیٹھا وہ مٹی ہو رہا تھا اُسکے قدموں میں۔وہ جو ایک شان سے سَر اُٹھائے کسی زمانے میں اُس سے محبت کی نفی کرتا تھا اَب اُسکے قدموں میں جُھکا جا رہا تھا۔مہروشہ کی آنکھوں کی سطح تیزی سے گیلی ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تمہاری حور عین کو بڑا اُرلایا، بڑا ستایا ہے مہروشہ۔۔۔میں نے اُسکو بہت دُکھ دیئے ہیں، بے حساب غم۔اُنکا کوئی مداوا، کوئی تلافی اِس جہاں میں نہیں ہے اِسی لیئے تمہارے سامنے اپنے جرائم کا اعتراف کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ماں کی محبت میں اندھا ہو کر ظلم کی ابتداء میں نے تم سے ہی کی تھی اور اِنتہا حور عین پر۔"

مہروشہ ٹھٹھرتے دِل سے چہرہ جُھکا کر بیٹھے اُس شخص کے گھنے سیاہ بالوں والے جُھکے سَر کو دیکھ رہی تھی۔وہ شخص جو اُسکے دِل سے کبھی رُخصت نہیں ہوا تھا۔جِس سے نفرت نہیں ہوتی تھی، نہیں کی جاسکتی تھی۔

اِتنے ستم کے بعد بھی مُجھ کو عزیز تَر ہے تُو

اِتنے غموں کے بعد بھی قائم ہے تیری چاہ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"حور عین نے مجھے معاف کر دیا ہے مگر پلیز تم کبھی معاف نہ کرنا۔میں جانتا ہوں معافی میرے لیئے نہیں ہے کیونکہ میں تمہارے ساتھ ساتھ اُس پاک محبت کا بھی مُجرم ہو جو میرے دِل میں تمہارے لیئے ہے۔"وہ جو بھیگتی آنکھوں سے اُسکے

جُھکے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔آخری بات پر اُسکی جھیل جیسی آنکھوں میں آنسو ٹھہر گئے۔رُوحان نے بامشکل چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا جسکی حیران، کہکشاں جیسی آنکھوں میں بے یقینی کے آنسو ساکن ہو گئے تھے۔

"میں تم سے آخری بات یہی کہنا چاہتا تھا مہر۔۔۔مہروشہ، ہمیشہ سے۔"اُسکی ٹھٹھرتی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ ایسی اُداسی سے کہہ رہا تھا کہ اُس جھیل کے کنارے پر ہر سُو حزن پھیلنے لگا۔ظلم کرنے والے مظلوم بَن جاتے ہیں تو وقت کا اُلٹ پھیر اِنسان کو دَنگ اور حیران کر دیتا ہے۔وہ اُسکو مہر نہیں کہہ پا رہا تھا، کہہ ہی نہیں سکتا تھا۔

"مہروشہ۔۔۔۔!"اُسکے خاموش مُجسمے کی مانند ساکن وجود کو اُٹھتی گرتی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اُس نے بامشکل پُکارا۔مہروشہ کی پلکیں تیزی سے لرزنے لگیں۔ اُسکی پُکار آج بھی دِل کو اپنے مقام سے ہلا ڈالنے کی طاقت رکھتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں۔۔۔۔میں تم سے بہت محبت کرتا تھا، کرتا ہوں اور مرگ تک کرتا رہوں گا۔" وہ الفاظ بھاری تھے تبھی رُوحان کے کندھے جُھکنے لگے اُس محبت کے رُعب سے اور مہروشہ کی ٹھٹھر چکی آنکھوں سے کتنے ہی آنسو اُسکے سُرخ ہوتے گالوں پر پِھسلتے چلے گئے۔اُن آنسوؤں کے بَند کو یوں ٹوٹتا دیکھ کر رُوحان کو لگا وہ یہاں سے تاعمر ہل نہیں سکے گا۔

"میں آج تمہیں اپنی محبت سے آزاد کرتا ہوں۔۔۔مہروشہ اور میں۔۔۔میں تاحشر تمہاری محبت کا پابند رہوں گا۔" نرمی سے کہہ کر وہ اُسکے قدموں سے اُٹھ گیا۔ محبوب زیادہ دیر تک قدموں میں بیٹھ نہیں سکتا۔ محبوب کو اُٹھ جانا پڑتا ہے۔آنسو سے تَر چہرے کے ساتھ وہ اُسکو لمحہ بہ لمحہ دُور جاتے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"رُوحان۔۔۔۔!" اُس نے خود کو بے حد مدہم سا پُکارتے سُنا، صرف ہونٹ پھڑپھڑائے۔وہ جانتی تھی کہ اُسکی کمزور، ناتواں آواز بہت دُور جا چُکے رُوحان میر کو واپس پلٹنے پر مجبور نہیں کر سکتی مگر اُسکو ٹھہرتے دیکھ کر روتی ہوئی مہروشہ نے ہچکی لی

اور پھر وہ اُسکو ناسمجھی سے اپنی جانب بڑھتے دیکھ رہا تھا مگر اِس سے پہلے کہ وہ اُسکے قریب پھِر سے آتا، مہروشہ خان کے دماغ نے سارا منظر دُھندلا کر دیا۔اُسکو یوں آنکھیں موندتے دیکھ کر دَنگ ہوتا رُوحان تیر کی سی تیزی سے اُسکی جانب بڑھا۔ اِس سے پہلے کہ وہ کٹے ہوئے شہتیر کی مانند زمین پر گرتی رُوحان نے اُسکا ہاتھ تھام کر اپنے شانے سے لگالیا۔

"مہر۔۔۔۔مہر۔۔۔"اُسکا سفید پڑتا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے اُسکے ہاتھ خوف سے، کھو دینے کے اِحساس سے کانپ رہے تھے۔دماغ جو ماؤف ہونے لگا تھا اُسکو جھٹک کر وہ یونہی اُسکا سَر شانے سے لگائے اپنے حصار میں لیئے تیزی سے، لرزتے قدموں سے اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔وہ گاڑی دُوڑاتا ہوا نہیں، اُڑاتا ہوا عارض صاحب کے گھر لایا اور پورچ میں گاڑی کھڑی کرتے ہوئے وہ تیزی سے دروازے تک بھاگ کر آیا۔

www.novelsclubb.com

"حور عین۔۔۔۔ذُوالجلال۔۔۔"اُسکی لرزتی آواز بامشکل راہداری کے ساتھ موجود ہال کمرے میں موجود اُن سب نفوس تک گئی اور پھر وہ سب حیرانگی سے باہر کی جانب بھاگے۔

"کیا ہوا؟"ذُوالجلال نے آگے بڑھ کر اُسکے سفید ہوتے، آنسوؤں سے تر چہرے کو دیکھا۔دِل کسی اِنہونی کے اِحساس سے دَھڑک کر ٹھہرا۔اِس سے پہلے کہ وہ کمزور پڑتی ٹانگوں کے ساتھ نیچے بیٹھتا، ذُوالجلال اور خضر نے بروقت اُسکو تھام لیا۔

"مہر۔۔۔۔حور عین کو کہو مہر کو دیکھے۔۔۔" بامشکل گاڑی کی جانبِ اشارہ کرتے ہوئے لفظ اُس نے ٹوٹ ٹوٹ کر ادا کیئے۔عارض صاحب نے دِل پر ہاتھ رکھتے ہوئے رُوحان کی بدترین حالت کو دیکھا۔حور عین بھاگ کر اُسکی گاڑی تک گئی۔ دروازہ کھول کر اندر بے سُدھ پڑی مہر کا ہاتھ تھام کر اُسکی نبض ٹٹولی جو معتدل تھی پھر اُسکے چہرے کو بغور دیکھا اور گہری تشکرانہ سانس لے کر پیچھے ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"مہر ٹھیک ہے، بس کمزوری ہے۔" حور عین کے کہے جانے پر قدموں میں جان آنے کے بجائے وہ ذُوالجلال اور خضر کے سہارے کے باجود نیچے بیٹھتا چلا گیا۔

ذُوالجلال نے بے یقینی سے چہرہ اُٹھا کر اپنی طرح حیران سے باباجان اور حور عین کو دیکھا۔

"تم ٹھیک ہو؟" اُسکے پسینے سے تر چہرے کو دیکھتے ہوئے ذُوالجلال کو تشویش ہونے لگی۔ اُسکا ہاتھ تھام کر بامشکل کھڑے ہوتے ہوئے اُس نے آہستگی سے سَر ہلایا اور پھر اُسکو اِشارہ سے مہر کی جانب جانے کا کہا یعنی اُسکو اندر لے جایا جائے۔ ذُوالجلال اُسکو تیزی سے خضر کے سہارے چُھوڑ کر گاڑی کی جانب بڑھا اور پھر وہ مہروشہ کو اُٹھائے اندر کی جانب بڑھ گیا۔ حور عین اور عارض خان پیچھے پیچھے گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تھینکس یار!" خضر کاشانہ تھپتھپا کر اپنے قدموں پر کھڑے ہوتے ہوئے وہ اپنی گاڑی کی سمت جا رہا تھا۔ خضر نے چونک کر اندر جاتی راہداری کو دیکھ کر اُسکو دیکھا جو اپنی گاڑی میں بیٹھ کر لمحوں میں اُسکی نگاہوں سے غائب ہو گیا۔

"رُوحان کہاں ہے؟" عارض صاحب کے کہنے پر مہروشہ کے کمرے سے باہر نِکلتا ذُوالجلال بھی ٹھٹھک کر تھم گیا۔

"وہ تو واپس چلا گیا۔۔۔" خضر نے اُلجھن سے کہا۔

"لیکن وہ اِیسی کنڈیشن میں نہیں تھا کہ گاڑی چلائے۔" عارض صاحب نے تفکر سے کہا

"آپ پریشان نہ ہوں، اُسکے مضبوط اعصاب ہیں۔ خیر سے پہنچ جائے گا اپنے گھر۔" ذُوالجلال نے اُنکو تسلی دیتے لہجے میں کہا۔ اُنہوں نے چہرہ پھیر کر مہروشہ کے بند کمرے کو دیکھا۔

"حور اُسکے پاس ہے اور وہ بالکل ٹھیک ہے بابا۔" ذُوالجلال کو پھِر کہنا پڑا۔ بے ساختہ گہرا سانس لے کر انہوں نے گھڑی پر ٹائم دیکھا اور ذُوالجلال کا شانہ تھپتھپا کر لاؤنج کی جانب بڑھ گئے جہاں مَانی پھِر سے فٹبال میچ دیکھنے میں مگن تھا۔

"کیسی طبیعت ہے اَب مہر کی؟" دروازہ بند کرنے کی آواز پر وہ چونک کر پلٹا اور پھر حور عین کو دیکھ کر تیزی سے اُسکی جانب بڑھ گیا۔

"اللہ کا شُکر! بس کمزوری ہے اُسکو جلال۔اِنشاءاللہ اچھی خوراک سے وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔" حور عین نے اُسکے چہرے سے پریشانی بھانپ لیتے ہوئے کہا۔

"رُوحان چلا گیا؟" اُسکے اگلے حیران سوال پر ذُوالجلال نے چونک کر اُسکو دیکھا۔

"تمہیں کیسے معلوم؟" اُسکی حیرانگی پر حور عین کو نہ جانے کیوں ہنسی آنے لگی۔وہ رُوحان کے لیئے پریشان ہو رہا تھا مگر حور عین پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"مہر کہہ رہی تھی کہ وہ چلا گیا ہے۔میرے خیال سے آپکو کچھ سمجھانا چاہیئے رُوحان کو۔" اُسکے کہے جانے پر ذُوالجلال نے اُسکا چہرہ بغور دیکھا جہاں مہروشہ کی فکر کے علاوہ کوئی جذبہ موجزن نہیں تھا۔ذُوالجلال نے آگے بڑھ کر اُسکی صبیح،روشن پیشانی چوم لی۔لمحے بھَر کے لیئے ساکن رہ کر حور عین نے چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا جو مُسکراتے ہوئے اَب اُسکی جانب متوجہ تھا۔

"بے فکر رہو! میں سب ٹھیک کر دوں گا۔" اُسکا چہرہ نرمی سے تھپتھپا کر کہتے ہوئے اُس نے حور عین کے گلابی چہرے کو مُسکراہٹ عطا کر دی۔

"اسلام و علیکم!" اندر آتے ہوئے اُس نے ٹی-وی دیکھتی صوفیا کو چونکا دیا۔ وہ اُسکو دیکھ کر مُسکراتی ہوتی تیزی سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"وعلیکم اسلام! کیسے ہیں آپ؟" پہلے والے انداز ایک ماہ سے مفقود تھے۔ بہت ہی احترام اور نرمی سے پوچھا گیا۔ جبکہ ذُوالجلال نے مُسکرا کر سَر ہلایا۔

"اللہ کا شُکر! آپ کیسی ہیں اور رُوحان کہاں ہے؟" اُسکے کہے جانے پر صوفیا نے چہرہ اُٹھا کر اُپر دیکھا اور ذُوالجلال کی نگاہیں بھی اُوپر تک گئیں۔

"آپ پلیز رُوحی کو سمجھائیں۔۔۔ اُس نے ضد لگالی ہے۔" اُسکے کہے جانے پر ذُوالجلال نے چونک کر اُسکو دیکھا۔

"کیا مطلب، کیسی ضد۔۔۔؟" اُسکے انداز پر صوفیا ٹھٹکی یعنی رُوحان نے اُن سب کو بے خبر رکھا ہوا تھا۔

"وہ یو- کے جانے پر بضد ہے اور بابا جان اُسکو کہہ کہہ کر تھک چُکے ہیں۔" صوفیا کے کہے جانے پر ذُوالجلال کے چہرے پر تفکر چھانے لگا۔

"آپ پریشان نہ ہوں میں اُسکے پیچ ٹائٹ کر کے آتا ہوں۔" سنجیدگی سے کہتے ہوئے اُس نے صوفیا کو ہنسنے پر مجبور کر دیا۔

"تھینک یو!" اُسکے کہنے پر ذُوالجلال اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا جبکہ پیچھے کھڑی صوفیا کی مُسکراہٹ جو معدوم ہونے لگی تھی مزید گہری ہو گئی ہاں البتہ اُسکی آنکھیں اُس مُسکراہٹ کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔ محبت سے دست برداری آسان کام نہیں تھا مگر یک طرفہ محبت نے اُسکو سہل بنا دیا تھا اور اَب وہ اپنی قسمت کو سمجھ چُکی تھی۔ جو اِنسان ہاتھ کی لکیروں میں نہ ہو اُسکو

کھینچ کر قریب نہیں کیا جا سکتا۔ جبری فعل محبت کو زندگی سے رخصت کر دیتے ہیں۔

یہ بات اُسکو دیر سے ہی سہی مگر سمجھ آگئی تھی کہ نصیب سے جنگ مُناسب نہیں ہے کیونکہ اِس جنگ میں ضمیر اگر زندہ ہو تو جیتنے نہیں دیتا اور وہ ذُوالجلال اور حور عین کی محبت کی داستان میں وِلن نہیں بننا چاہتی تھی۔ آنکھوں میں حِزن لیئے وہ سردار ذُوالجلال خان کو سیڑھیاں طے کر کے اُوپر جاتے چہرہ اُٹھائے دیکھ رہی تھی۔ وہی ذُوالجلال جو اُسکے دِل ہر گہرا اثر چھوڑ کر گیا تھا۔ چُوٹ سخت تھی مگر زخم مندمل ہو رہے تھے۔ اُس نے جبری، ضدی محبت کے اُس پنجرے سے خود کو آزاد کروالیا تھا جس میں اُس نے خود کو خود اپنے ہاتھوں سے ہی قید کیا تھا۔ آزادی آسان نہیں تھی مگر اِس آزادی میں گِلٹ، حسد، رقابت، قتل کر دینے کی چاہ نہیں تھی اِس لیئے وہ اَب کھل کر سانس لینے لگی تھی۔ گہرا معطر سانس لے کر اُس نے سَر جھٹکا اور پھِر سے صوفے پر بیٹھ کر ٹی-وی کی جانب متوجہ ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہے صوفی! تنگ مت کرو۔" دروازہ کھٹکانے پر رُوحان کی بے زار سی آواز پر وہ دروازہ آہستگی سے کھول کر اندر کی جانب بڑھ آیا۔اندھیرے کمرے میں وہ قد آدم کھڑکی کے پاس صوفے پہ آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹا تھا اور اُسکا کھانا اِیسے ہی ٹیبل پر پڑا اپنی ناقدری پر آنسو بہا رہا تھا۔

"بھاگ جانے والی تمہاری عادت نہیں گئی؟" اُس سوالیہ لہجے پر رُوحان نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر دیکھا اور پھِر ذُوالجلال کو دیکھ کر تیزی سے سیدھا ہوا اور کسی حد تک محتاط، مؤدب سا ہو کر بیٹھ گیا ذُوالجلال اُسکا ایک ایک انداز غور سے دیکھ رہا تھا۔

"کونسی عادت؟" بالوں میں ہاتھ پھیر کر اُنکو سُلجھاتے ہوئے اُس نے سوال کیا شاید وہ سہی سے سُن نہیں سکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"منظر سے، موقعہ وردات سے بھاگ جانے کی عادت کے بارے میں پُوچھ رہا ہوں۔" بڑے ہی آرام اور سکون سے وہ اُس پر ٹھنڈا طنز کر رہا تھا۔ لمحے بھَر کو رُوحان کو چہرہ ندامت نے سُرخ کیا۔

"اِیسا نہیں ہے۔ میں کام کے سلسلے میں جانا چاہ رہا ہوں۔" اُسکو معلوم تھا کہ اَب تک صوفیا یا باباجان اُسکو بتا ہی چُکے ہوں گے تو اِیسے میں پہلو تہی کرنا اچھی بات نہیں تھی۔ دونوں ہاتھ پُشت پر باندھے وہ قدم قدم اُسکی جانب بڑھ رہا تھا جِس نے ہنوز چہرہ جُھکایا ہوا تھا۔

"کیوں یہاں کیا مسئلہ ہے؟" کروفر سے اُسکے عین سامنے دیوان پر بیٹھتے ہوئے اُسکے انداز کی لاعلمی پر رُوحان نے اَب کے چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا جو بغور اُسکی جانب ہی متوجہ تھا۔

"ک۔۔۔ کوئی مسئلہ نہیں یہاں۔" یہ کہتے ہوئے اُسکی زُبان لڑکھڑائی اور پِھر وہ چہرہ جُھکا گیا۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر بھگوڑوں کی طرح بھاگنے کے بجائے اِس سچویشن کا مقابلہ کرو۔" اُسکے کہے جانے پر رُوحان نے بے یقینی سے چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا جسکے چہرے پر ڈھونڈنے سے بھی کوئی ناراضگی، خفگی کا سخت تاثر نہیں مل رہا تھا۔

"کس سچویشن کا؟" اُس نے آنکھیں چرائیں اور ذُوالجلال ٹیک چھوڑ کر سیدھا ہوا۔

"میں یہاں سوال نامے حل کرنے نہیں تم سے یہ پُوچھنے آیا ہوں کہ کیا تم ہارمان کر بھاگ رہے ہو یا کوئی اور وجہ ہے؟" رُوحان نے پھر سے چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا جسکی آنکھوں میں سنجیدگی اُتر آئی تھی۔

"میں ہارمان کر نہیں بھاگ رہا ذُوالجلال۔" اُسکے انداز کی سوگواری پر ذُوالجلال اُسکو بغور دیکھے گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں بس نہیں چاہتا کہ مہروشہ بھی مجھے ویسے ہی جلدی معاف کر دے جیسے حور عین اور تم نے کیا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ میں یکسر معاف کر دیا جاؤں۔" وہ

چہرہ پھیر کر کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔جب بُرا تھا تو زہر سے زیادہ بُرا لگتا تھا مگر اَب اُس پر ترس، ہمدردی اور افسوس ہوتا تھا۔

"تمہیں کسی نے کبھی بتایا نہیں ہوگا رُوحان مگر محبت میں معافی تلافی نہیں ہوتی۔ اپنا رویہ بہتر سے بہترین کیا جاتا ہے۔پچھلی باتوں کے حوالے نہیں دیئے جاتے، بدلا جاتا ہے خود کو نامحسوس طریقے سے اِیسے کہ خود کو بھی خبر نہیں ہوتی۔"

رُوحان نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا جسکی آنکھوں میں اُسکے لیئے اپنائیت تھی۔وہ کتنا بہت سا وقت اِتنے مُخلص لوگوں سے دور رہ کر برباد کر چُکا ہے۔۔۔پھر سے ملال اور پچھتاوے سَر اُٹھانے لگے۔

"تمہیں نہیں لگتا کہ اَب محبت میں کوشش کی، آگے قدم بڑھانے کی، سب سدھارنے کی، اِظہار کرنے کی تمہاری باری ہے۔"رُوحان چونک کر اُسکو دیکھنے لگا۔آنکھیں گُلابی پڑنے لگیں اِس خیال سے کہ وہ اُس جیسے شخص کو اپنی بہن جیتنے کا موقعہ فراہم کر رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

"مہر نے بہت کر لیا۔۔۔اَب تمہاری باری ہے رُوحان۔ محبت دونوں ہاتھوں سے نکھاری جاتی ہے یعنی دو فریقین ایک جیسے طریقے سے اِسکو چلا سکتے ہیں، آگے بڑھا سکتے ہیں اگر ایک ہی اپنی ساری کوششیں صرف کرتا رہے اور دوسرا محبت کو لٹکتا چُھوڑ دے تو محبت پروان نہیں چڑھتی، حاصل نہیں ہوتی۔ یہ میں تمہیں اپنے ذاتی تجربے سے بتا رہا ہوں۔" وہ اُسکو بالکل اِیسے سمجھا رہا تھا جیسے وہ اُسکا بھائی یا غمگُسار ہو۔

"میں مہروشہ کے قابل نہیں ہوں۔" ندامت سے ایک بار پھر چہرہ جُھکا لیا گیا۔ چند لمحے ذُوالجلال اُسکے جُھکے سَر کو دیکھے گیا۔

"ہاں تم واقعی قابل نہیں ہو۔ سچ بات تو یہ ہے رُوحان مجھے تم سے زیادہ مہروز پسند تھا اپنی بہن کے لیئے لیکن کاش اگر۔۔۔" صاف گوئی سے کہتے ہوئے وہ ٹھہر گیا اور رُوحان چہرہ اُٹھائے اُسکی ظالم صاف گوئی سُن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بات ساری اِس کاش اور اگر پر آکر ٹھہر جاتی ہے۔ مہروز اَب یہاں کہیں بھی نہیں ہے مگر تم ہو اور تم وہ ہو جسے مہر نے مہروز پر فوقیت دی تھی۔ تمہاری بے رُخی کے باوجود، میرے سمجھانے کے باوجود، تمہاری نفرت کا سبب جاننے کے باوجود تو کیا تم اِس بات کا بھی پاس نہیں رکھو گے؟" اُسکی بات، اُسکا اِحتساب رُوحان میر کو بے حد کڑا لگ رہا تھا۔ آنکھوں میں جمع ہوتے پانی کو جھٹک کر اُس نے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔ وہ آخری سوال رُوح میں کسی تیر کی مانند جا کر پیوست ہو گیا اور رُوحان جانتا تھا اُسکی بقا اَب اُسکے فرار میں بھی نہیں ہے۔ مہر نے اُسکو سب پر فوقیت دی تھی۔ یہ بات دِل کو مسحور کر دینے والی تھی مگر اُسکا دِل مزید سوگوار ہو کر ڈھے جانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"میں کیا کروں؟" اُس نے خود کو بے حد آہستگی سے کہتے سُنا۔ ذُوالجلال نے دیوان کی پُشت سے ٹیک لگاتے ہوئے ایک ہاتھ دیوان کی پُشت پر پھیلا کر ایک ٹانگ دوسری پر رکھتے ہوئے اُسکو فرصت سے دیکھا۔

"میں اپنا اِتنا مصروف اور ٹف شیڈول چھوڑ کر تمہارے بھیجے میں عقل ڈالنے آیا ہوں اور تم مُجھ سے ابھی بھی یہی سوال کر رہے ہو۔" اُسکے سخت انداز پر رُوحان سوگواری سے مُسکرا دیا۔

"تمہیں دُکھ ہو گا مہروز کی جگہ مجھے لیتے دیکھ کر۔ میں تمہیں اِس دُکھ سے بچانا چاہتا ہوں۔" اُسکے کہنے پر ذُوالجلال تاسف سے اُسے دیکھ کر رہ گیا۔

"دُکھ تو ظاہر ہے ہو گا ہی مگر قسمت سے کوئی نہیں لڑ سکتا رُوحان میر۔" اُسکے بیچارے انداز پر رُوحان نے اُسکو دیکھا جسکی آنکھوں میں حِزن مگر چہرے پر مُسکراہٹ تھی۔

"تم بھی نہیں لڑ سکتے قسمت سے۔۔۔" ذُوالجلال جانتا تھا وہ سوال نہیں ہے۔

"میں بھی نہیں۔۔۔ لیکن ایک چیز ہے جو قسمت پر سبقت لے جا سکتی ہے۔" اُسکے کہے جانے پر رُوحان چونکا۔

"کیا۔۔۔؟" بے صبری سے کہہ کر وہ آگے کو ہوا۔

"دُعا۔۔۔اِس میں ہر چیز کو توڑنے کی، پھیرنے کی، بدلنے کی طاقت ہے رُوحان۔" اُس مُدبرانہ انداز پر رُوحان کے چہرے کی مُسکراہٹ بحال ہونے لگی۔

"خیر! میں یہاں تمہیں موٹیویشنل سپیچ دینے نہیں آیا۔ جو کہنا تھا، کہہ چُکا اب آگے تمہاری عقل اور دِل کے معاملے ہیں۔" کہہ کر وہ دیوان سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ رُوحان نے چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا جو سیاہ قمیض شلوار میں آج بھی اول روز کی طرح وجاہت سے بھرپور تھا۔

"میں مہر کے لیئے اپنی جان مار دوں گا۔ تم مجھے اَب مہر کے لیئے پیچھے ہٹتا نہیں دیکھو گے۔" چند لمحے اُسکو دیکھتے رہنے کے بعد اُسکے پُرجوش انداز پر ذُوالجلال نے چہرہ جُھکا کر اُسکو دیکھا اور پھر اثبات میں سَر ہلا کر دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ رُوحان نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا جو خاموشی سے جا رہا تھا۔ اور وہ دروازے پر جاتے ہی ٹھہر گیا۔ رُوحان کو لگا اُسکا دِل بھی رُک گیا ہے۔ رُکتی سانس کے ساتھ وہ ذُوالجلال

خان کو پلٹتے دیکھ رہا تھا اور پھر اُسکے سنجیدہ چہرے کو مُسکراہٹ نے چُھو لیا۔رُوحان آنکھیں پھیلائے اُسکو مُسکراتے دیکھ رہا تھا اور پھر وہ دروازہ کھول کر اُسکے کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ پیچھے ساکت سا رُوحان ابھی تک چہرہ پھیرے وہیں دیکھ رہا تھا جہاں سے ذُوالجلال کو گئے کئی لمحے گزر چُکے تھے۔

"ہیں۔۔۔پھر سے پھول۔۔۔"اندر آتی ملیحہ کے ہاتھ میں ایک سُرخ پھول پلاسٹک ریپر میں لپٹا دیکھ کر عظمیٰ نے چونکتے ہوئے کہا جبکہ کھڑکی سے باہر دیکھتی مہروشہ تیزی سے پلٹی۔اُسکی تیزی پر سیب چھیلتی حورعین نے اُسکو بغور دیکھا۔

"یہ کون نکل آیا ہے تمہارا عاشق۔کم بخت نام بھی نہیں لکھتا۔"ملیحہ کو وہ پُھول گُلدان میں رکھتے دیکھ کر عظمیٰ کی زُبان پر پھر خارش ہونے لگی۔حورعین پلیٹ اُٹھاتے ہوئے مہروشہ کی جانب آئی۔

"شاباش جلدی سے یہ ختم کرو۔" اُسکی بے توجہی اور مُنہ بنانے پر حور عین نے سختی سے کہا جبکہ بے زاری سے مہروشہ نے اُسکے ہاتھ سے پلیٹ تھام لی۔

"ویسے کتنے دِن ہو گئے ہیں مہر اِس پھولوں کے سلسلے کو؟" عظمیٰ کے کہے جانے پر حور عین نے چہرہ پھیر کر عظمیٰ کو گھورا۔

"دو ہفتے تین دِن۔۔۔" مہر نے سیب کی قاش کترتے ہوئے کہا جبکہ عظمیٰ جو بیڈ پر بیٹھ ٹانگیں جھلا رہی تھی تیزی سے سیدھی ہوئی۔

"ایک منٹ۔۔۔اور تم نے جاننے کی کوشش بھی نہیں کہ کون ہے۔ یااللہ! کون لوگ ہیں یہ بھئی؟" عظمیٰ تیزی سے اُس تک آئی جواب کھڑکی کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے سیب کھا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیا تکلیف ہے؟" حور عین کے کہے جانے پر عظمیٰ کی آنکھیں پھٹنے کے قریب تھیں۔

"سُرخ پھول محبت کی نشانی ہوتے ہیں بہن اِسکا مطلب یہ ہے کہ مہر سے کوئی محبت میں مبتلا ہے اور یہ اُن پھولوں کو ایسے اگنور کر رہی ہے جیسے سفید پھول ہوں۔" عظمیٰ کے غم کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا۔

"میں خضر بھائی سے کہوں گی کہ وہ آپکو بھی سُرخ پھول دیں تاکہ آپکی یہ حالت نہ ہو۔" ملیحہ کے کہے جانے پر حور عین اور مہروشہ کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

"ہاں تو اگر جو میری ناراضگی پر اُس نے مجھے سُرخ گُلاب نہ دیئے تو اُسکا سَر پھاڑ دوں گی میں۔" عظمیٰ کے انداز میں وہم بول رہا تھا۔

"شرم کرلو اُس بچارے نے ہی تمہیں اِدریس کے شر سے بچایا ہے۔" حور عین کے انداز میں افسوس تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایک تو اُسکو کچھ کہو نہ تو تم اُسکی باس لیڈی کو مرچیں لگ جاتی ہیں۔" حور عین نے اُٹھ کر عظمیٰ کو دو شانے پر لگائیں۔

"ظاہر ہے وہ میرے لیئے مانی جیسا ہے سمجھیں۔"اُسکے کہے جانے پر عظمیٰ نے دونوں کان پکڑتے ہوئے معافی چاہی مگر حور عین نے ایک اور تھپڑ اُسکے ہاتھ پر رسید کیا۔

"میرے نہیں،اپنے پکڑو۔"حور عین کے انداز پر ملیحہ کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

"مہر!"حور عین نے چہرہ پھیر کر مہروشہ کو دیکھا جو گلدانوں میں تیزی سے بھرتے پھولوں کو خاموشی سے دیکھ رہی تھی اور اُسکی پُکار پر بھی نہیں چونکی۔ عظمیٰ اور ملیحہ نے بھی چہرہ پھیر کر اُسکی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا۔

"اُسکو کہنا کہ آئیندہ پھول نہ بھیجے۔"اُسکے بے تاثر لہجے پر اُن تینوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کس کو کہوں؟"حور عین نے جان بُوجھ کر لاعلمی کا اِظہار کیا۔

"اُسکو ہی جو پھول بھیجتا ہے۔" اُسکے نام سے ایک بار پھر اِحتراز برتا گیا۔ عظمیٰ اور ملیحہ نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

"تو وہ پھول بھیجتا ہی کیوں ہے جب سامنے آنے کی اُس بزدل اِنسان میں ہمت نہیں۔" ایک دَم سے عظمیٰ نے جِس انداز میں کہا مہروشہ نے چونک کر اُسکو دیکھا اور یہ پہلی بار تھا کہ حور عین نے اُسکے چہرے پر کسی تاثر کو ظاہر ہوتے دیکھا۔

"اِی۔۔۔اِیسا نہیں ہے۔" اُسکی بہت مدہم آواز پر اُن تینوں نے چونک کر ایک دوسرے کو دیکھا۔

"تو پھر کیا ہے۔۔۔ہمت ہوتی تو سامنے آکر معافی تلافی کرتا نہ یہ کیا کہ چُھپ لک کر بس پھول بھیجتا رہتا۔" عظمیٰ تو جیسے بھری بیٹھی تھی۔ حور عین بغور مہروشہ کے غیر آرام دِہ تاثرات دیکھ رہی تھی جبکہ ملیحہ آنکھوں کی آنکھوں میں اُسکو خاموش رہنے کا کہہ رہی تھی مگر وہ عظمیٰ ہی کیا جو کسی کی سُن لے۔

"پتا نہیں کون کم بخت ہے۔" عظمیٰ نے ترچھی نظروں سے مہروشہ کو دیکھ کر مزید تیز لہجے میں کہا۔

"عظمیٰ آپی! آپ کو بابا جان بُلا رہے ہیں۔" ملیحہ سے مزید برداشت نہیں ہوا تبھی دانت کچکچا کر کہا گیا۔ جبکہ اُسکی نظروں کا مفہوم سمجھ کر عظمیٰ تیزی سے اُٹھی مگر دروازے کی جانب جانے کے بجائے سیدھا مہروشہ کے سامنے آئی۔

"اگر کوئی تمہیں تنگ کر رہا ہے تو مجھے بتاؤ۔ ابھی جا کر ایسی ٹھکائی لگاؤں گی کہ اِدھر کا رستہ بُھول جائے گا۔" اُسکے پُرعزم انداز پر ملیحہ کا جی چاہا اپنا سَر پیٹ لے کیونکہ اَب یہ کچھ زیادہ ہو گیا تھا جبکہ حورعین یونہی خاموشی سے مہروشہ کے بے چین ثاترات دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں۔۔۔۔اِیسا نہیں ہے عظمیٰ۔" آہستگی سے کہہ کر اُس نے پلیٹ آگے کو ہو کر ٹیبل پر رکھ دی۔ حورعین نے چہرہ پھیر کر پلیٹ کو دیکھا جِس میں سے ایک ہی سیب کی قاش کھائی گئی تھی۔

"جو بھی ہے بتاؤ مجھے اگر کوئی تمہیں تنگ کر رہا ہے۔" عظمیٰ کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ آج اُس سے اُگلوا ہی لے۔

"کوئی تنگ نہیں کر رہا۔" مہروشہ نے بڑے ضبط سے اُسکو دیکھا جو مرنے مارنے والے انداز سے اُسکو دیکھ رہی تھی۔

"تو پھر یہ کون ہے بھئی؟" دونوں ہاتھ کہنیوں پر ٹِکاتے ہوئے وہ لڑاکا عورتوں کی طرح باز پُرس کر رہی تھی۔

"رُوحان ہے۔۔۔" اُسکی آواز اِتنی مدہم تھی کہ وہ تینوں بامشکل سُن سکے۔

"کون رُوحان۔۔۔" عظمیٰ کی لاعلمی پر مہروشہ نے چہرہ اُٹھا کر اُسکو اور پھر ساکن سی حورعین اور ملیحہ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"جیسے تمہیں خضر سے محبت ہوئی ہے نہ ایسے ہی کئی زمانے پہلے مجھے بھی اِس شخص سے محبت ہو گئی تھی۔" اُسکے کہے پر حور عین کے سیل فون کی تاریک سکرین کی دوسری جانب موجود رُوحان میر کو لگا وہ دوبارہ کبھی سانس نہیں لے سکے گا۔

"خضر کو پہلے ہوئی تھی محبت۔" عظمیٰ کے کہے جانے پر مہروشہ کے چہرے کو مُسکراہٹ چُھو گئی۔

"رُوحان کو بھی پہلے ہوئی تھی اور مجھے بعد میں مگر بعد میں محبت میں مبتلا ہونے والے لوگوں پر محبت کا بوجھ زیادہ پڑ جاتا ہے۔" چہرہ پھیر کر کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے وہ باہر شام اُترتے دیکھ رہی تھی۔

"ملیحہ کو بھی آصف سے بعد میں ہوئی اور حور عین، تمہیں بھی تو جلال بھائی سے بعد میں محبت ہوئی نہ۔۔۔" اُسکے اِستفسار پر وہ تینوں ایک دوسرے کا مُنہ دیکھنے لگیں۔

"انگریزی میں اِسکو معلوم ہے کیا کہتے ہیں۔" اُسکے انداز میں اِستفسار نہیں تھا۔

"He fell first but she fell Harder"

اُسکے کہے جانے پر دوسری جانب رُوحان کے دِل کی دھڑکنیں سُست پڑنے لگیں اور وہ تینوں بُری طرح جھینپ کر پیچھے کو ہوئیں ظاہر ہے بات تو سچ ہے مگر بات تھی رسوائی کی۔

"تو یعنی تم۔۔۔۔"اِس سے پہلے کہ عظمیٰ کچھ کہتی۔

"یعنی ہم سب۔۔۔۔پہل کرنے والوں کے تو کندھوں سے اِظہار کے بعد گویا منوں بُوجھ اُتر جاتا ہے مگر سُننے والے تاحشر وہیں پابند ہو کر کھڑے رہ جاتے ہیں۔ میں جانتی ہوں کہ میں اُسکے علاوہ کسی اور کا اِنتخاب نہیں کر سکتی مگر شاید میں اُسکو آزما رہی ہوں۔ہر بار جُھک جُھک کر میری کمر تختہ ہو گئی تھی اِس لیئے اِس بار میں نہیں جُھک سکی۔یہ انا نہیں ہے، یہ ہمت کے رخصت ہو جانے کی وجہ سے ہے۔"

اُسکے انداز پر وہ تینوں افسردگی سے اُسکو دیکھنے لگیں جبکہ رُوحان نے ضبط سے آنکھیں موند لیں۔

"تو تم اُسے معاف کر دو گی؟" حور عین کے کہے جانے پر مہروشہ نے چونک کر اُسکو دیکھا۔

"معافی کس بات کی۔ تم نے ہی تو کہا تھا مجھے کہ محبوب کی غلطیاں، کوتاہیاں نظر آتی ہیں مگر محبت نظر انداز کر سکتی ہے کیونکہ محبت تنگ نظر نہیں وسیع النظر ہوتی ہے۔ میں بَس دیکھ رہی ہوں کہ کہیں میرے اِتنے سالوں منظر سے غائب رہنے نے اُسکے سخت ہو چُکے دِل کو بدل تو نہیں دیا۔" اُسکے کہتے ہی دوسری جانب اپنے گھر کے دالان میں بیٹھا رُوحان تیزی سے گاڑی کی چابیوں کی یقین دہانی جیب میں کر کے پورچ کی جانب بھاگا جبکہ پیچھے وہ تینوں اُسکو خاموشی سے دیکھ رہی تھیں جسکے خدشے غلط نہیں تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ لوگوں کو باہر بُلا رہے ہیں سب۔" اُنکی خاموشی کو ننھے ننھے ہاتھوں کی دستک نے توڑا اور پھر چھوٹا سا سَر اندر آیا۔ وہ خود تو پورا باہر ہی تھا۔ یونہی جھانک کر پیغام دیتے ہوئے مانی تیزی سے واپس بھاگ گیا۔

"چلیں سب۔ کھانا بھی لگانا ہو گا۔" ملیحہ نے عظمیٰ کو دیکھ کر فوراً کہا جانتی جو تھی کہ اُسکی زُبان میں پِھر سے خارش ہو رہی ہے۔ حور عین نے مہروشہ کو دیکھ کر اُن دونوں کو اِشارہ کیا اور اُٹھ کر دروازے تک آ گئیں۔

"کھانے کا ٹائم ہونے والا ہے، نیچے آ جانا اچھا۔" مہر کو کہہ کر اُسکے جواب کا اِنتظار کیئے بغیر وہ تینوں باہر چلی گئیں۔ جانتی تھیں کہ مہروشہ کو اپنی سوچوں کو یکجا کرنے کا وقت چاہیئے۔

"مہر نہیں آئی؟" اُن تینوں سے سلام دُعا کرنے کے بعد دروازے کی جانب متلاشی نظروں سے دیکھتے رَب نِشتر صاحب نے کہا جبکہ باقی سب سے اُنکی بے چینی چُھپی نہیں رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ کھانے کے وقت آ جائے گی۔" حور عین نے اُنکا مرجھاتا چہرہ دیکھ کر تشفی کروانی چاہی۔ اِس سے پہلے کہ کوئی اُن میں سے کچھ کہتا دروازے سے عجلت میں

نمودار ہوتے رُوحان کو دیکھ کر وہ سب چونک گئے جِس کے ہاتھ میں آج بھی ایک سُرخ گُلاب تھا۔

"اسلام و علیکم ؟"سب کو مشترکہ سلام کر کے وہ سیدھا عارض صاحب کے سامنے آیا۔

"انکل ! کیا میں مہر سے بات کر سکتا ہوں ؟"نہایت نرمی سے سَر جُھکا کر کہتے ہوئے اُس نے سب کو حیرت بھری خوشی سے ہمکنار کر دیا۔عارض صاحب نے چونک کر ذُوالجلال کو سوالیہ نظروں سے دیکھا جِس نے مُسکرا کر اُنکو اِجازت دے دینے کا عندیا دیا تھا۔

"ہاں بیٹا جاؤ۔اُسکو منا کر ہی واپس آنا۔"اُنکے کہے جانے پر رُوحان نے مُسکرا کر چہرہ پھیرتے ہوئے وہاں موجود سب افراد پر نظر دوڑائی۔وہاں سب کے سب اُسکے اپنے تھے۔اُسکے لیئے حیران اور خوش۔

"پلیز رُوحی! میرے سے اور اِنتظار نہیں ہوتا۔" صوفیا کے کہے جانے پر سب کے چہروں کو مُسکراہٹ چُھو گئی۔ پلٹ کر وہ تیزی سے سیڑھیوں کی جانب بھاگا۔ اُسکی اِس قدر عجلت پر وہ سب ارے تک نہ کہہ سکے۔

"مہر کا کمرہ تو پوچھا ہی نہیں۔" حور عین نے حیرانگی سے کہتے ہوئے اوپر جاتی سیڑھیوں کو دیکھا اور پھر مُسکرا کر سب کے ساتھ باتوں میں شریک ہو گئی۔ اوپر وہ راہداری میں بہت سارے کمرے دیکھ کر لمحے بھر کو وہ وہاں تھم گیا۔

"ہیں۔۔۔" سَر کے پیچھے ہاتھ پھیرتے ہوئے نیچے جانے کا اِرادہ ملتوی کر کے وہ تیزی سے سب سے آخر والے کمرے کے دروازے تک گیا۔ دروازہ کھٹکا کر خاموش قدموں سے اندر آیا جہاں نیم اندھیرا تھا اور نیم اندھیرے میں وہ مہروشہ کو باہر ٹیرس میں کھڑے نیچے جھانکتے دیکھ سکتا تھا۔ اُس نے اِسی لیئے دستک کی آواز نہیں سُنی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مہر۔۔۔!" وہ جو بھاگتے دوڑتے بچوں کو چہرہ نیچے جُھکا کر دیکھ رہی تھی اُس آواز پر ایک جھٹکے سے پیچھے پلٹی۔ وہ اُسکا وہم نہیں تھا، رُوحان ہی تھا۔ آنکھیں پھیلائے وہ اُسکو قدم قدم اپنی جانب بڑھتی دیکھ رہی تھی جِس نے دونوں ہاتھ پُشت پر باندھ رکھے تھے۔ وہی شخص جو اِتنا بُرا کرنے کے باوجود بُرا نہیں لگتا تھا۔ جسکی کوتاہیوں اور غلطیوں پر نظرِ ثانی کرنا کا جی چاہتا تھا۔ جو ہر حال میں دِل کو اچھا ہی لگتا تھا۔ اُسکے عین سامنے آ کھڑے ہوتے ہوئے اُس نے آج چہرہ نہیں جُھکایا بلکہ پورا کا پورا خود اُسکے قدموں میں گھٹنوں کے بل جُھک گیا۔ یونہی ساکن سی مہروشہ نے چہرہ جُھکا کر اُسکو دیکھا جو چہرہ اُٹھا کر اُسکو بے حد محبت اور عقیدت سے دیکھ رہا تھا۔ منظر دُھندلانے لگا مگر اُس نے پلکیں جھپک کر بہت سا پانی اندر کر لیا۔ وہ چونک کر رُوحان کے اپنی جانب بڑھتے دائیں ہاتھ کو دیکھ رہی تھی جِس میں آج بھی اُس نے سُرخ پُھول اُٹھا رکھا تھا۔

"بَس یہ بیکار سے چند پُھول اُٹھالایا ہوں

www.novelsclubb.com

اِتنی عُجلت میں فلک تک نہیں جا سکتا تھا۔۔۔"

وہ رُوحان شعر کہہ رہا تھا بڑے ہی دِلرُبا انداز میں جِس کو وہ 'بدذوق' کہا کرتی تھی کیونکہ اُسکو شعر و شاعری سے کوئی شُغف نہیں تھا۔اُسکی آنکھوں سے کتنے ہی نمکین پانی کے قطرے پِھسل کر اُس بڑھے ہوئے پھول پر شبنم کی مانند گرنے لگے اور رُوحان چہرہ اُٹھائے نمناک آنکھوں سے اُسکو دیکھ رہا تھا جس کی محبت میں وہ کہیں کا نہیں رہا تھا۔ جس سے محبت کا بھگتان اُس نے اور سب نے بھرا تھا۔

"مہر!" اُس نے پھر سے اُسکا نام پُکارا اور اِک سسکی مہروشہ خان کے ہونٹوں سے آزاد ہو کر روحان میر کی سماعتوں میں داخل ہو گئی۔یونہی پھول بڑھا کر وہ اُٹھ کھڑا ہوا اور مزید دو قدم کا فاصلہ بھی خارج کر دیا گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم مُجھ سے شادی کرو گی؟" وہ الفاظ نہیں تھے اِذن تھے محبت کی باریابی کے۔ پھیلتی آنکھوں سے مہروشہ اُسکو چہرہ اُٹھائے گنگ ہو کر دیکھ رہی تھی اور رُوحان رُکتی دھڑکن سے اُسکو دیکھ رہا تھا جسکے الفاظ اُسکی زندگی کا تعین کرنے والے تھے۔

"مہر۔۔۔کچھ تو کہو۔۔۔کوئی دِل دُکھانے والی بات، کوئی اِنکار ہی سہی۔"اُسکو یونہی خاموش سا دیکھ کر رُوحان کے لہجے میں ہزاروں خدشے بول رہے تھے۔

"ہاں۔۔۔میں کروں گی لیکن۔۔۔"اُسکے الفاظ پر رُوحان کو لگا اُسکو سُننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔

"للیکن۔۔۔"مہروشہ کو اُسکی آواز میں واضح کپکپاہٹ سُنائی دی۔نگاہ جُھکا کر اُس نے رُوحان کے ہاتھ میں تھاما وہ واحد سُرخ پُھول لے لیا۔وہ سانس روکے اُسکو دیکھ رہا تھا جو پھول چہرے کے قریب لے جا کر اُسکی خوشبو محسوس کر رہی تھی۔

"مجھے تمہاری ہر شرط دِل و جان سے قبول ہو گی مہر۔"اُسکو لگا وہ یہیں ڈھے جائے گا۔

www.novelsclubb.com

"محبت شرطوں پر تو نہیں ہوتی رُوحان۔"کتنے زمانوں بعد وہ اُسکو پہلے جیسے لہجے، پہلی جیسی نرمی اور محبت سے پُکار رہی تھی۔اُسکی آنکھوں کی سطح تیزی سے بھیگنے لگی۔

"لیکن مجھے تم کبھی سُرخ گلاب نہیں دو گے۔" وہ جو دِل تھامے اُسکی بات کی جانب کان لگائے ہوئے تھا، ہونق سا اُسکو دیکھے گیا جو نرمی سے گلاب کی پتیاں چُھو رہی تھی۔

"پُھول اور محبت کو شاخ سے الگ نہیں کرتے رُوحان۔ یہ دونوں پانی نہ ملنے سے اِتنی جلدی نہیں مرجھاتے جتنی جلدی شاخ سے علیحدگی اِن کو باسی کرتی ہے۔" اُسکے جملے پر رُوحان نے بامشکل سانس فضا کے سُپرد کی۔

"آئیندہ ایسا نہیں ہو گا۔" اُسکے ہاتھ میں تھامے پُھول کی جانب جُھک کر اُسکو ہونٹوں سے چُھوتے ہوئے اُس نے مہروشہ کو مُسکرانے پر مجبور کر دیا۔

"تمہارا شکریہ مہر!" چہرہ پیچھے کرتے ہوئے اُسکے چہرے پر بڑی گہری سنجیدگی تھی۔

"کس بات کے لیئے؟" وہ سمجھتی نہیں۔

""مجھے قبول کرنے کے لیئے ورنہ میں تھک رہا تھا۔"اُسکی سنجیدگی پر مہروشہ کا دِل کانوں میں آکر دھڑکنے لگا۔

"کیوں تھکنے لگے تھے؟"اُسکے سوال پر بھی رُوحان نے چہرہ جُھکا کر اُسکو نہیں دیکھا جو اُسکو ہی دیکھ رہی تھی۔

"کیونکہ میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔"اُس بات پر مہروشہ نے ہونق ہو کر اُسکو دیکھا جو اَب چہرہ جُھکا رہا تھا۔

"تم تو جلال بھائی سے ایک سال چُھوٹے ہو عمر میں۔"اُسکے انداز کے تفکر پر رُوحان کا دِل مُسکرانے لگا۔

"ہاں!"اعتراف پر مہروشہ کی آنکھیں حیرانگی سے پھیل گئیں۔

"وہ تو بوڑھے نہیں ہوئے۔"اُس معصومانہ پَن پر رُوحان کا دِل دھڑکن بھولنے لگا۔

"مگر میں بوڑھا ہو گیا ہوں۔" مُسکراہٹ دبا کر اُس نے مہروشہ کے حیران، ناسمجھ انداز دیکھے۔ وہ اِیسے اُلجھ رہی تھی جیسے کوئی مشکل ریاضی کا سوال درپیش ہو۔

"کیسے۔۔۔۔" اُسکے سوال پر رُوحان نے براہِ راست اُسکی چمکتی، محو کرتی آنکھوں میں دیکھا۔

"تمہارے اِنتظار سے۔" مہروشہ نے چہرہ اُٹھا کر اُسکو دیکھا اور اُن آنکھوں میں اول روز کی طرح کوئی جذبہ اُترتے دیکھ کر اُسکی پلکوں پر جیسے بھاری بوجھ آپڑا اور وہ سُرخ ہوتے گالوں پر جُھکتی چلی گئیں جبکہ رُوحان حیرت سے، دھڑکتے دِل کے ساتھ اُسکو دیکھ رہا تھا جس نے اُسکو سُدھ بُدھ بُھلانے پر مجبور کر رکھا تھا۔

"آج تو بڑے دِل سے تیار ہوئی ہو۔۔۔۔ اہم اہم۔۔۔" شیشے میں نظر آتے عظمیٰ کے عکس کو دیکھ کر وہ دھیرے سے مُسکرا دی۔ آج اُسکے اور ملیحہ کے ولیمے کی

www.novelsclubb.com

تقریب تھی اور اُس نے جو جلال سے وعدہ کیا تھا اُسکے مطابق دِل سے تیار ہو رہی تھی تبھی عظمیٰ کی بات نے اُسکو حقیقتاً خوش کر دیا تھا۔

"جلال کہاں ہیں؟" اُسکے سوال پر اپنے ہونٹوں پر لپ-سٹیک لگاتی عظمیٰ نے چہرہ پھیر کر اُسکو دیکھا جو مُسکراتے ہوئے اپنا دوپٹہ دُرست کر رہی تھی۔

"باہر ہیں اپنے گینگ کے ساتھ۔" عظمیٰ کے کہے جانے پر حور عین کی ہنسی بے ساختہ تھی۔

"تم کیوں اِتنا جل بُھن رہی ہو؟" اُسکے لُطف اُٹھاتے انداز پر عظمیٰ نے پیر پٹخا۔

"خُدا کی قسم! میں تمہارے اُس چہیتے خضر کو گنجا کر دوں گی۔" لپ-سٹیک پٹخ کر ٹیبل پر رکھی گئی۔

www.novelsclubb.com

"اَب کیا کر دیا اُس بیچارے نے؟" اُسکی جانب پلٹتے ہوئے یہ کہہ کر اُس نے عظمیٰ کو تپ چڑھا دی۔

"بیچارہ۔۔۔۔وہ ایک بار اپنے گینگ سے نکل کر آئے وہ تو گیا میرے ہاتھوں۔"اُسکا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ وہ خضر کو کچا چبھا جاتی۔

"کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔۔سب خیر ہے نہ؟"اب کے حور عین نے ٹھٹک کر اُسکو دیکھا جو اِتنا سجے سنورے ہونے کے باوجود بے حد جُھنجھلائی ہوئی تھی اور یقیناً کوئی چُھوٹی بات نہیں تھی۔

"کل اِدریس مجھے طعنہ مار کر گیا ہے کہ خضر تم سے شادی نہیں کرے گا، لارے لگائے رکھے گا۔"اُسکے یوں کہنے پر جھکا ٹھیک کرتا حور عین کا ہاتھ رکا۔

"کیا فضول بکواس ہے۔کل خضر نے مُجھ سے اور جلال سے خود کہا کہ ہم اُسکا رشتہ تمہارے گھر لے کر جائیں کیونکہ اُسکے والدین تو ہیں نہیں۔"حور عین کے کہے جانے پر عظمیٰ تیزی سے اُس تک آئی۔بے یقینی اور عجیب سی خوشی سے اُسکا چہرہ یک دَم کھل اُٹھا۔

"سچ کہہ رہی ہو؟"اُسکی خوشگوار حیرت بہت زیادہ تھی۔

"اِیسی بات جُھوٹ میں کہی جاسکتی ہے؟"اُسکے جل کر سوال کرنے نے عظمیٰ کو ہلکا پُھلکا کر کے مُسکرانے پر مجبور کر دیا۔

"اَب جاؤاور جلال کو بھیج دو۔"اُسکے چہرے کی رونق بحال ہوتے دیکھ کر حور عین نے مُسکرا کر کہا جبکہ عظمیٰ تیزی سے سَر ہلا کر باہر کی جانب گئی۔راہداری سے گزرتے ہوئے سامنے سے آتے خضر سے ٹکرا کر جیسے ہی وہ پیچھے ہوئی۔خضر کو دیکھ کر چہرے پر خود ہی خوبصورت سی مُسکراہٹ نے ڈیرہ جمالیا۔

"خیر ہے نہ،یہ اِتنی مہربان نظروں سے مجھے کیوں دیکھ رہی ہو؟"اُسکے دلنشیں چہرے کو نگاہ بھر کر دیکھتے ہوئے خضر کو محتاط ہونا پڑا کیونکہ وہ مسلسل مُسکرائے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھے لگ رہے ہو تم۔"اُسکے قریب آکر اُسکی قمیض کا کالر نفاست سے دُرست کرتے ہوئے بڑی ہی اپنائیت سے کہا گیا۔خضر نے چہرہ جُھکا کر اُسکو دیکھے جو

مُسکراتے ہوئے اُس نے نگاہ نہیں ہِلا رہی تھی۔ وہ سانس روکے اُسکے چہرے کو دیکھے گیا۔

"تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نہ؟" وہ جو خود اب اپنی تعریف سُننا چاہ رہی تھی، بدمزہ ہو کر پیچھے کو ہوئی۔

"کیوں میری طبیعت خراب ہو گی تبھی تمہاری تعریف کر سکتی ہوں۔" اُسکے جل کر کہنے نے خضر کے چہرے پر مُسکراہٹ دوڑا دی۔ اُسکا جُھنجھلاتا چہرہ بڑا بھلا لگ رہا تھا۔

"ہاں! اب لگ رہی ہو میری عظمیٰ۔" اُسکے چہرے پر آتی لِٹ ہاتھ بڑھا کر پیچھے کرتے ہوئے اُس نے عظمیٰ کے دِل کی دھڑکن کی رفتار بڑھا دی۔ وہ جو چہرہ اُٹھائے اُسے دیکھ رہی تھی، آنکھوں پر مَنوں بوجھ محسوس کر کے پلکیں جُھکا گئی۔ اِدریس کی کہی ساری باتیں دماغ سے محو ہو گئیں تھیں کہ سامنے نگاہ بھر کر اُسکو دیکھتا مرد، عظمیٰ اِبتسام ہر اِتنا ہی گہرا اثر رکھتا تھا۔

"یہ تم میری طرف دیکھ کیوں نہیں رہی؟ بار بار آنکھیں کیوں پھیر رہی ہو؟"اُسکی مُسکراہٹ اور یوں نگاہ بدلنا نیا تھا کیونکہ خضر کے پٹڑی سے اُترتے ہی وہ پنجے جھاڑ کر اُسکے پیچھے پڑ جاتی تھی۔اِس سے پہلے کے وہ ہاتھ بڑھا کر اُسکی ٹھوڑی چُھوتا، عظمیٰ تیر کی سی تیزی سے اُسکے برابر سے نکل گئی۔

"ارے۔۔۔کہاں بھاگ رہی ہو؟"دو قدم آگے بڑھ کر اُسکو کہنی سے تھام کر وہ اُسکے عین سامنے آ کھڑا ہوا۔

"ذُوالجلال بھائی کو بلانے جا رہی ہوں۔"اُس سے نگاہیں چُرا کر تیزی سے کہنی چُھڑاتے ہوئے وہ اُسکو یونہی ہکا بکا چُھوڑ کر بھاگ گئی۔

"یہ تم یہاں اکیلے کھڑے پاگلوں کی طرح کیوں ہنس رہے ہو؟"قریب سے آتی ذُوالجلال کی آواز پر وہ بُری طرح چونکا پھر چہرہ پھیر کر وہ دیکھا جہاں عظمیٰ گئی تھی۔

"وہ۔۔۔۔وہ حور عین بھابھی آپ کو بُلا رہی ہیں" گردن کی پُشت پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ جھینپ گیا۔ذُوالجلال نے اُسکو بغور دیکھا اور پِھر سَر جھٹک کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

"عظمیٰ نے اِتنی عُجلت میں مجھے بھیجا ہے۔سب خیر ہے نہ حور؟" شیشے کے آگے کھڑی حور عین کی جانب بڑھتے ہوئے وہ پریشانی سے کہہ رہا تھا مگر حور عین نہیں پلٹی۔

"کیا ہوا ہے؟" وہ یونہی کھڑی رہی جیسے ذُوالجلال کی بات سُنی ہی نہ ہو۔

حور!" تیزی سے اُسکا بازو پکڑ کر اپنی جانب گُھمایا اور وہ چہرے پر دونوں ہاتھ رکھے اُسکی طرف ڈال کی طرح کھنچی چلی آئی۔

"تمہیں کیا ہوا ہے؟" اُسکو دونوں شانوں سے تھامتے ہوئے وہ بے حد نرمی سے کہہ رہا تھا کہ حور عین کی ہنسی نے اُسکو ٹھٹکا دیا۔

"آپ آنکھیں بند کریں پہلے۔" حور عین نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا جبکہ چند لمحے اُسے یونہی اُلجھ کر دیکھتے ذُوالجلال نے آنکھیں موند لیں۔ انگلیوں کی دَرز سے حور عین نے اُسکو دیکھا اور پھر قدرے دور ہٹ کر کھڑی ہوئی۔

"اَب دیکھیں مجھے۔" اُسکے کہتے ہی ذُوالجلال نے آنکھیں کھولیں اور پھر اُسکو چند قدم دور کھڑے ششدر آنکھوں سے دیکھ رہا تھا جو گول گھومتے ہوئے اُسکو اپنا فراک دِکھا رہی تھی۔

"کیسی لگ رہی ہوں میں؟" یونہی گھومتے ہوئے کِھلکھلا کر پوچھا گیا۔ ذُوالجلال جو ساکن سا تھا، ایک ٹرانس میں اُسکی جانب بڑھا اور ہاتھ بڑھا کر اُسکو اُس مدار سے جس میں وہ گھومے جا رہی تھی، باہر نکال کر اپنی جانب لے آیا۔ حور عین پھیلتی

آنکھوں سے اُسکی جانب آئی اور توازن رکھنے کی چاہ میں اُسکے کندھے کو مضبوطی سے تھام لیا۔

"کیسی لگ رہی ہوں؟" اُسکو یونہی گُم صُم سا دیکھ کر پھر سے جوش سے پوچھا گیا۔

چونک کر ذُوالجلال جیسے کسی سحر سے باہر نِکلا۔

"خود ہی دیکھ لو۔" مزید خود سے قریب کرتے ہوئے وہ چہرہ جُھکائے اُسکی دِن سے روشن آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہہ رہا تھا اور اُن رنگوں سے ناآشناء آنکھوں میں اُسکا عکس اِتنا ماورائی لگ رہا تھا کہ وہ بالکل ساکن و جامد، چہرہ اُٹھائے، بنا پلکیں جھپکائے، رُکتی دھڑکنوں سے اُن میں دیکھے گئی۔

"مجھے آپ سے تعریف سُننی تھی۔" جھینپ کر چہرہ جُھکاتے ہوئے بتایا گیا۔

ذُوالجلال جانتا تھا کہ وہ کوئی بات دِل میں نہیں رکھتی تبھی دھیرے سے مُسکرا دیا۔

دونوں ہاتھوں میں اُسکے چہرے کو کسی قیمتی متاع کی طرح تھام کر اُٹھایا۔

"اور منکرِ خُدا تیرے چہرے کو دیکھ کر

حیرت زدہ ہوئے تو خُدا کی طرف گئے۔"

مسحور کن انداز میں اُسکی پیشانی پر جُھکتے ہوئے شعر کہا گیا اور حور عین کی ہنسی اُس خوبصورتی سے سجے کمرے کے در و دیوار کی سماعتوں میں رَس گھولنے لگی

"باقی سب حیرت زدہ ہوئے تو خُدا کی طرف چلے گے اور آپ جب ہوئے تو کہاں گئے۔" اُسکے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اُس نے مُسکراتے انداز میں پوچھا اور ذُوالجلال نے اُسکی پیشانی ہونٹوں سے چُھولی۔

"میں۔۔۔خُدا کی طرف ہی گیا تھا مگر اُس نے مجھے تمہاری طرف بھیج دیا۔" اُسکے کہے جانے پر حور عین نے ہنستے ہوئے پیشانی اُسکے شانے پر ٹِکالی۔

"تو کیا آپ منکرِ خُدا تھے؟" چہرہ پیشانی سے اُٹھا کر نیا سوال پوچھا گیا۔

"نہیں، خُدا کا تو نہیں محبت کا منکر ضرور تھا۔" اُسکے چہرے کو محویت سے دیکھتے ہوئے جواب دیا گیا اور حور عین کا دِل خوشی کے ہر انوکھے احساس سے مغلوب ہو کر

دھڑکنے لگا۔اُس نے مُسکراتے ہوئے پھر سے پیشانی اُس شانے پر رکھ دی جہاں اُسکے لیئے امان ہی امان تھی۔اور ذُوالجلال نے جُھک کر اُسکے بالوں کو ہونٹوں سے چُھو لیا۔وہ جانتا تھا کہ وہ یقیناً سیاہ لباس میں ہی ملبوس ہو گی۔

ختم شُد

www.novelsclubb.com